بعونہٖ تعالیٰ

جلد اوّل

وقایع شاہزادہ منصور الزمان

من تصنیف شاعر نازک خیال ناثر بے مثال کاشف رموز خفی و
جلی سید اصغر علی اکبر آبادی

حسب فرمایش

خلاصۂ خاندان مصطفوی نقاوۂ دودمان مرتضوی منبع تفضلات
لم یزلی جناب سید عنایت علی صاحب جرنیل فوج ریاست پٹیالہ حال ناظم نارنول علاقہ ریاست
موصوف

مطبع اعجاز محمدی آگرہ میں شیخ محمد علی کے اہتمام سے چھپی

۱۲۵

وَمَن يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ

بعون رنگین فزای ریاض رضوان و خندان نمای بستان جہان
کتاب لاجواب نور بخش دیدۂ نظارگیان رونق گلزار جنان یعنے

وقائع شاہزادہ منصور الزمان

از تصنیفات افضل الشعرا ناثر یکتا کشاف دقایق اصلی و نقلی سید اصغر علی
مرحوم و مغفور حسب فرمائش سخن فہم نکتہ سنج جناب سید عنایت علی صاحب [illegible]

در مطبع اعجاز محمدی آگرہ باہتمام محمد علی طبع شد
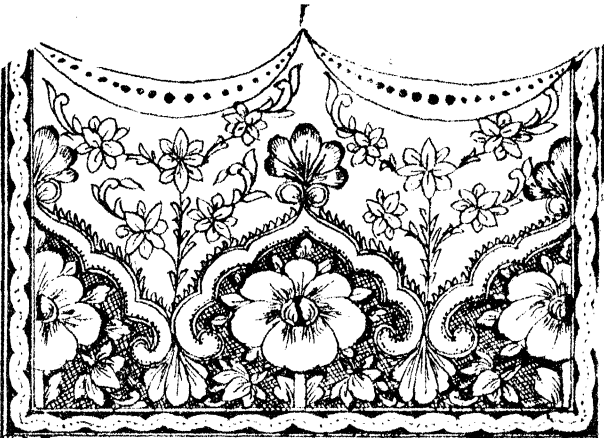
بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد بیحد اوس خالق ارض و سما کو سزاوار ہے کہ جسنے اپنے نام نامی کی عظمت سے بسم اللہ الرحمن الرحیم کو
قرآن مجید کا دروازہ بنایا اور سب سے اول روز نازل کو اسی جامع جمیع اسماء حسنیٰ کے لکھنے کا قلم ارادت
رقم کو حکم فرمایا جیسا کہ اکثر کتب معتبرہ مین مرقوم ہے اور درود نا محدود اوس خاتم الانبیاء شافع روز جزا
احمد مجتبیٰ محمد المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات بابرکات کے واسطے لائق ہے کہ جسکے عہد نبوت مین
اس آیۂ رحمت نے نزول اجلال فرما کر امت مرحومہ کو غضب آلہی سے محفوظ رکھا کیونکہ قبل نازل ہونے
اس کلام واجب الاعتصام کے بقول اکابران دین ہر ایک عنصر اپنی اپنی قوت سے انسان ضعیف البنیان
پر غلبہ کرنا چاہتا تھا جیسا کہ حضرت نوحؑ کے وقت مین پانی کی طغیانی نے تمام عالم امکان کو سطح آب بنادیا
اور حضرت عادؑ کے زمانہ مین سیلان باد نے ساری قوم نامراد کو برباد کر ڈالا اور حضرت ابراہیم خلیل
کے عہد جلیل مین نار گلنار کی سرکشی سے اعیان نمرود و نظارگیان نابہبود خاک سیاہ بنکر رہگئے اور
حضرت کلیم کے دور سلیم مین مشت خاک نے ایسا مونہہ پھیلایا کہ قارون مع مایہ المقرون کے ایک ہی
لقمہ ہوگیا پس جبکی امت عاصی اس رحمت خاص سے مخصوص کی گئی ہو اوس سرور کائنات کی نعت

آدم خاکی نژاد سے کیونکر ادا ہوسکتی ہے بہتر یہی ہے کہ انہین دو کلمون پر اکتفا کرکے اپنا مطلب لکھنا
شروع کردون تاکہ بسم اللہ کی برکت سے حسب مراد انجام کو ہونچے اور شایقین بدل وجان اوسے
پسند فرمائین واللہ مویدہ والمستعان بالاتمام **التماس مؤلف** مین ایسا خیال کرتا ہون کہ فن
قصہ گوئی خاص علم تواریخ سے اخذ کیا گیا ہے کیا معنی پہلے کسی زمانہ مین رؤسا وعظام کو علم تواریخ سے
اسقدر شوق تہا کہ ہر روز بلاناغہ بعد فراغت امور سلطنت سوتے وقت بادشاہان گذشتہ کا حال
خاص اپنے کسی ملازم کی زبانی استماع فرمایا کرتے تہے تاکہ انتظام ریاست اور قواعد سیاست مین (مثل
تسخیر بلاد وتسکین قلوب عباد و دفع مضرت وجلب منفعت وغیرہ کے) ہر وقت نیا تجربہ حاصل ہوتا رہے اور
حتی المقدور کوئی امر خلاف عقل ونقل جو باعث تخریب مملکت ہو ظہور مین نہ آوے اسی وجہ سے اکثر
وقایع نگاران جادو رقم نے پوشیدہ ہر ایک بادشاہ کا حال اپنے اپنے زمانہ مین تحریر کیا ہے اور اخیر
کو وہ مورخین کی ہمت سے جمع ہوکے کتب تواریخ مین شامل کردیا گیا ہے لیکن جب سے وہ کتب
تواریخ شعراے نازک خیال کے ہاتھ مین آئین بالکل پایۂ اعتبار سے گرگئین کیونکہ ان حضرات نے
ازراہ تعلی بعض بعض مقام پر اپنی تصانیف مین اسقدر مبالغہ کیا کہ اسکو ہرگز عقل سلیم تسلیم نہین کرسکتی لیکن
اس تقریر سے میری غرض ان بزرگوار پر الزام دینے کی نہین ہے بلکہ صرف تقلید کے عیوب بیان کرنا
چاہتا ہون کیونکہ شعرا پر اس قسم کا اعتراض عاید نہین ہوسکتا وہ پہلے ہی مبالغہ کی تین قسمین کرگئے
ہین ایک **تبلیغ** جو قریب القیاس اور ممکن الوقوع ہو جیسے مولانا نظامی کسی حبشی کی تعریف مین فرماتے ہین **شعر**

سیاہی بگردار نخل بلند	ہراسان ازو دیدۂ نحل بند

دوم **اغراق** جو قریب القیاس اور غیر ممکن الوقوع ہو جیسا کسی شاعر نے لکہا ہے **شعر**

اگرچہ در چمن حسن تو زنبور عسل	چہ عجب گر ز گل شمع بگیرند گلاب

تیسرا **غلو** جو خلاف قیاس اور غیر ممکن الوقوع ہو جیسا زلالی نے لکہا ہے **شعر**

ز جستن جستن او سایہ در دشت	چو زاغ آشیان گم کردہ می گشت

غرض اون حضرات نے جو کچھ فرمایا درست فرمایا اور صاحب دانش آسانی اونکی تصانیف سے اپنا مطلب

حاصل کر سکتا ہے البتہ رفتہ رفتہ اوس مبالغہ کا نتیجہ ہم مقلدین کے واسطے یہہ نکلا کہ از سرتاپا اوس مضمون
ہی کو ہاتھہ سے دے بیٹھے یعنی مختلف رنگین عبارتون مین اساتذہ کا صحیح حال بیان کرتے کرتے جب
کوئی لباس نیا شاہد مدعا کیواسطے باقی نرہا یا ہاتھہ نہ لگا تو بقول شخصے ہر کہ آمد بران مزید کرد
ناچار فرضی بادشاہون کی جھوٹی تاریخین بنانا شروع کردین اگرچہ (مین جانتا ہون) اس قسم
کی سب سے پہلی تالیف مین مولف نے اصلی غرض فوت ہونے دی ہوگی بلکہ بہ نسبت تواریخ صحیح کے
کسیقدر زیادہ اوسے نصیحت و پند سے آراستہ و پیراستہ کیا ہوگا جیسا کہ کلیلہ دمنہ وغیرہ کتابون سے
ثابت ہے لیکن جب اصلی تواریخ کو حضرات نے بگاڑتے بگاڑتے نقلی بنا دیا تو اوس طرز نو ایجاد کو
کب قایم رہنے دیتے تھے یہہ تو سوچے نہین کہ خاص منشار موجد کا اسکے بدلنے مین کیا تہا بس جو کچھہ
جو کچھہ زبان پر آیا نوک قلم کے حوالے کرنے لگے خصوصاً جب یہہ ثابت ہوگیا کہ عشق و محبت کی داستان
ہر کہ و مہ کی طبیعت پر زیادہ اثر رکہتی ہے تو تمام مطالب چہوڑ چہاڑ صرف اس مضمون پر آگرے
کہ کسی ملک مین کوئی بادشاہ تہا اوسکے لڑکا نہوتا تہا بعد ہزار ہا آرزو و تمنا کے لڑکا پیدا ہوا اور
وہ لڑکا سن تمیز کو پہونچکر کسی تقریب سے فلانی شاہزادی یا کسی اور حور شمایل پر عاشق ہوگیا
جب اوسکی تلاش مین گہر سے نکلا تو قضا عند اللہ راستہ مین کوئی پری اوٹہا لیگئی یا کسی اور
مصیبت مین مثل جادو وغیرہ کے پہنس گیا آخر ش بمشکل تمام دربانان تک رسائی ہوئی اور اوسے
اپنے قبضہ مین لا کر وطن مالوفہ کو واپس آیا" غرض کوئی قصہ ایسا نہین کہ جسکا خلاصہ (تمام فضولیات
چہوڑ کر) کیا جائے اور میری ان دو تین سطرون کے مضمون سے نہ ملجائے البتہ دوری کی شرح
مہجوری کی حکایت عشاق کی گریہ و زاری معشوق کی جفاشعاری حسن کی تعریف باغون کی توصیف
وغیرہ تمام کتاب مین نئی نئی بندشون سے بہری ہوئی ہوگی سو اوسے ہر ایک انشا پرداز موافق اپنے
زور قلم کے گہٹا بڑہا سکتا ہے قصہ مختصر اس طور سے کتب تواریخ کے عوض قصے کہانیان تالیف ہونے
لگے ہین اور عوام ایسے اون کہانیون کے عادی ہوگئے ہین کہ ہرگز کسی سچے حال کیطرف یکبیک
اپنی طبیعت کو مائل نہین کرسکتے ہان اگر آہستہ آہستہ اونکے خیالات اوسیطرح بدل دئے جائین

جسطرح کہ وہ بگاڑے گئے ہین تو ممکن ہے کہ چند روز بعد طبیعت کو اون پرانے مضمونون سے نفرت اور کتب تواریخ کے دیکھنے کی رغبت حاصل ہوجائے چنانچہ بالفعل خاکسار ہیچمدان سید اصغر علی خلف جناب قبلہ دوجہان وکعبۂ دین وایمان مقبول بارگاہ لم یزلی جناب سید ارشد علی صاحب اکبرآبادی دام ظلہم ایک افسانہ اپنے انہین خیالات کے موافق حسب فرمایش اپنے عنایت فرماے قلبی خلاصۂ خاندان مصطفوی نقاوہ دودمان مرتضوی جناب سید عنایت علی صاحب جرنل فوج ریاست پٹیالہ تحریر کرتا ہے گو اوسمین بہی واسطے ترغیب عوام کے نئے نئے ڈہنگ سے عشق ومحبت کی داستانین بیان کی جائین گی لیکن مطلب اصلی وہی ہے جو اوپر گذارش کیا گیا یعنے خیالات کا بدل دینا اسی لحاظ سے ازابتدا تا انتہا کئی امر کا التزام کیا گیا ہے **اول** یہ کہ ہزار سال پیشتر کی جنتری تیار کرکے تاریخ ہجری وعیسوی کو یوم بیوم مطابق کردیا ہے تاکہ واقعات گذشتہ بطور تواریخ کے سامعین کو یاد رکھنے پڑین **دوم** ہر ایک ملک اور ہر ایک شہر کا پتہ اور نشان صحیح ومشرح درج کیا گیا ہے جسکے باعث خواہ مخواہ شایقین کو جغرافیہ پر عبور ہو اور طبیعت کا خلجان مٹانے کے واسطے نقشہ وغیرہ دیکھنے اور اوسکے سمجھنے کی بہی ضرورت پڑے **سوم** کوئی مضمون خلاف قیاس اور غیر ممکن الوقوع نہین لکھا گیا تاکہ آہستہ آہستہ سچے حالات دیکھنے کی رغبت بڑہتی جائے **چہارم** قواعد حرب وضرب اسطور سے بیان کیے گئے ہین کہ وقت پر کام آسکین اور عوام اون سے مستفیض ہون **پنجم** حسب موقع ومحل نصیحت وپند کی بہی چہیڑ چہاڑ چلی گئی ہے تاکہ جو لوگ ناصح کو بالطبع برا جانتے ہین اور خوشامد کرنے والونکو عزیز رکہتے ہین بخوبی اپنے عیوب سے واقف ہوجائین **ششم** بعض بعض مقام پر مختلف قسم کے علوم کا بہی مباحثہ کردیا گیا ہے اور ارادہ ہے کہ قصہ ختم ہوتے ہوتے اکثر علوم خصوصا مسائل علم طبعی اس خوبصورتی سے تحریر کیے جائین کہ خواہ مخواہ لوگونکو اونکے دیکھنے کی خواہش پیدا ہو اور جہوٹے رواجی قصون سے بالکل طبیعت متنفر ہوجائے آیندہ خداوند کریم کے اختیار ہے اور بندہ بیچارہ مجبور وناچار - اب حسب وعدہ داستان شروع کیجاتی ہے کان لگاکر سنئے اور ہمہ تن گوش بارادہ دیجئے کا متوجہ ہوجیے **شعر**

برحسب رہ ہوشیار

شکار دوست تہا اسواسطے بادشاہ **گردون رکاب** اپنے چہوٹے بیٹے کو بسبب اوسکی حسن لیاقت
اور حلم ومتانت اور وقوف آئین ملک داری کے از بس عزیز رکہتا تہا بلکہ اخیر عمر مین حسب تجویز ارکان
سلطنت روم اور شام دونون ولایتون کی حکومت اوسکے نام لکہدی یعنی سنہ ۱۲۳۳ ہجری نبوی
مین اپنے چہوٹے بیٹے **عبد المعالی** کو ولیعہد سلطنت بنالیا یہہ امر **عبد الباقی** کو ازبس ناگوار
گذرا اور خفا ہوکر بغیر اطلاع اپنے باپ کے مع چند رفقا و ملازمین ۱۸ صفر سنہ ۱۲۳۳ ہجری نبوی روز دوشنبہ
کو خاص بر **اعظم افریقہ** کیطرف اوتر گیا اور عرصہ دراز تک اس امید پر کہ شاید بادشاہ میرے حال
سے آگاہ ہوکر برسر رحم آئے اور طلب فرمائے اوسی ملک مین سرگردان پہرتا رہا لیکن **عبد الباقی** کے چلے
جانے کے بعد بادشاہ نے یکایک مرض ذات الجنب مین مبتلا ہوکر ہفتم رجب سنہ ۱۲۳۳ ہجری روز دوشنبہ
مطابق یکم اپریل سنہ ۱۸۱۸ء کو رحلت فرمائی اور **ہمایون بخت** اوسی روز اوسکی جگہ تخت پر بیٹھ گیا جب
عبد الباقی کو اس امر کی اطلاع ہوئی تو ایک آہ سرد سینۂ پر درد سے کہینچکر کہنے لگا **مثنوی**

چرا دل نہد کس بہ مہر جہان	کہ ناپایدار است و نامہربان
مشو دل بدین گردش چرخ دون	کہ دون پرور است این خم واژگون

اور اوسیوقت عروس مملکت کا خیال دل سے نکالکر ترک علایق کا ارادہ کر بیٹہا یعنی چاہا دنیاے دون کو
چہوڑ چہاڑ کسی گوشۂ عافیت مین ہو بیٹہون اور اللہ اللہ کرکے یہہ چند انفاس باقی عالم باقی کی تدبیر
تسخیر مین کاٹ ڈالون **مثنوی**

قعر چہ بگزید ہر کو عاقل است	زانکہ در خلوت صفاہاے دل است
ظلمت چہ بہ کہ ظلمتہاے خلق	سر نبرد آنکہ گیرد پاے خلق
ہمیگریزد عاقل از غوغاے خلق	

لیکن رفقا کو مطلق اپنے اس عندیہ سے
آگاہ نہ کیا کہ شاید منع کرین اور براہین قاطع پیش کرکے مجہے اپنے اس ارادے سے باز رکہین اسلئے
ایک روز دہوکہا دیکر بہ تقریب شکار **کوہ لقوتا** پر جو خط استواے جنوب مین واقع ہے تشریف لیگیا
اور دلمین مصمم ارادہ کرلیا کہ کسی مقام پر پہونچکر رفقا کو جواب دیدونگا اور آپ وہین رہ جاؤنگا **بیت**

خلوتے خواہم کہ دور چرخ اگر چون گردباد	خاک آن وہرا ہمہ دنیا بہ گردمن

اتفاقیہ اوسی پہاڑ کی کسی چوٹی پر رفقا سے جدا ہوکر ایک ایسے مقام پر پہونچا جو بلا تشبیہ بہشت
برین کا نمونہ معلوم ہوتا تہا **مثنوی**

لطیف و دلکشا آب و ہوائے
درختان چون بتان قد کشیدہ
نہال سرو کز جنت سبق برداشتہ

مبارک منزلے فرخندہ جائے
زیکدیگر بخوبی قد کشیدہ
خط طوبیٰ لہم بر ہر ورق داشتہ

ریاحین بر کنار جوی رستہ
فراز شاخ مرغان خوش آوا

ز آب ژالہ دست و روے شستہ
بالحان ارغنون ہا کردہ برپا

عبدالباقی اوس قطعہ دلپذیر رشک کشمیر کو دیکھکر از بس محظوظ ہوا اور ایک حالت وجد مین آہستہ آہستہ ہر سمت گلگشت کرنے لگا ناگہان اوسی باغ کی ایک روش پر ایک بزرگ فقیر با صورت فرشتہ سیرت سے دو چار ہوگیا سمجھا یہ بیشک کوئی ولی کامل ہے اس سے ضرور رعندیہ ظاہر کرنا چاہیے چنانچہ اوس بزرگ کی خدمت مین حاضر ہوکر با دب تمام پہلے اپنا حسب و نسب ظاہر کیا بعدہ لوازمات درویشی کی ہدایت کا خواستگار ہوا وہ بزرگ اصل مین حکماے یونان کی نسل مین سے تھا اور مسایل حکمت کی تفتیش اور اونکے ثبوت کی تشویش مین کوہ و بیابان کی سیر کرتا ہوا وہان بھی آن پہونچا تھا عبدالباقی کی سرگذشت سنکر پہلے نہایت متامل ہوا پھر گردش کواکب پر نظر کرکے کہنے لگا تیرا برج طالع اسقدر صاحب قوت اور تحویل کواکب اس مرتبہ محمود و مسعود واقع ہوئی ہے کہ باوجود اس سن و سال کے آجتک میری نظر سے نہین گذری بلکہ سننے مین نہین آئی اگر دورہ زحل مین ایک دقیقہ کا وقفہ پڑجاتا تو آج تو ہفت اقلیم پر حکومت کرتا ہوتا لیکن افسوس آفتاب خانۂ شرف سے نکلنے نہین پایا کہ زحل برج حمل مین داخل ہوگیا جسکے باعث نیر اعظم اپنا پورا اثر نکرسکا اب بھی یہ سعادت تیرے نطفہ کے ذریعہ سے تیرے بچہ کا یا اولاد کو منتقل ہوسکتی ہے بشرطیکہ ایسی عورت سے عقد کیا جائے کہ جسکے برج ولادت مین زہرہ و مشتری نے قران کیا ہوا اور نیر اعظم خانۂ اصلی یعنی برج اسد سے زحل کو بہ نظر دشمنی دیکھ رہا ہو جسے اہل نجوم کی اصطلاح مین مقابلہ کہتے ہین یا ہندوی جسے برج اسد سے خانہ ہفتم مین واقع ہوتا کہ وہ نحوست جو زحل نے کمال شرف آفتاب مین ہادی ہے دور ہو جائے عبدالباقی نے عرض کیا جسکو اپنے برج ولادت کی خبر نہو ... کا خیال کیا جانے ہان اگر آپ کی دستگیری اور رہنمائی سے منزل مقصود تک پہونچ جاؤن تو عجب نہین فرمایا اسکا جواب شافی انشاءاللہ تعالےٰ ہم کل تک دینگے آپ جب تک اسی پہاڑ پر سیر و شکار سے دل بہلائین اگر اس قسم کی عورت فی زماننا بر روئے دنیا پر موجود ہے تو بیشک جو شاہزادہ آپکے اختلاط کامل کے بعد اوسکے بطن سے پیدا ہوگا وہ

وہی شاہزادہ ہے جسکی نسبت **افلاطون الٰہی** نے اپنے ملفوظات مین اشارہ کیا ہے اور ہم لوگ جسکے
دیدار فیض آثار کے مدت سے مشتاق ہین **عبد الباقی** اگرچہ اس کنایہ کو مطلق نہ سمجھا لیکن دست بستہ
عرض کیا اب بغیر اپنے مقصد دلی کے پہونچے آپکے قدم سراپا کرم چھوڑکر ہرگز کہین آنے جانیکو جی نہین
چاہتا امیدوار ہون کہ آپ بہی باوجود اس لطف و عنایت کے غلام کو اس آستانۂ فیض کاشانہ سے باہر
جانے کا حکم نفرمائین **شعر** این عنایت ازلی بود کہ رہ پرسیدم | وین ہدایت ابدی گشت کہ رو بتو دیدم
اوس بزرگ نے فرمایا مجہے صرف آپکی تکلیف کا خیال تہا ورنہ این خانہ خانۂ شماست شوق سے اپنے قدم
کی سر آنکہون پر تشریف رکہئے اور کلبۂ تاریک کو منور فرمائیے یہہ کہکر کچہہ تر و خشک میوہ اپنے ایک ملازم سے
منگاکر **عبد الباقی** کو کہلایا اور آپ فرش خاک پر انگلی سے زائچے کہینچ کہینچکر مٹانے لگا یہانتک کہ صبح سے
شام تک ہزارون زائچے بنائے اور مٹا ڈالے بعد غروب آفتاب کے خوش ہوکر فرمانے لگا لو مبارک ہو
ایک عورت کامنی برن نام **راجہ سنگھے** کے خاندان مین جسکا زائچۂ ولادت انہین صفات سے موصوف
ہے شہر **کانڈی** مین جو جزیرۂ **سیلان** کے وسط مین واقع ہے بالفعل موجود ہے اب آپ مع الخیر
یہانسے تشریف لیجائین اور بزور شمشیر جزیرۂ **سیلان** کو فتح کرکے اوس عورت کو اپنے تصرف مین لائین
انشاء اللہ تعالیٰ جو لڑکا اوسکے بطن سے پیدا ہوگا ہفت اقلیم پر حکومت کریگا بلکہ یقین یون ہے کہ جو عجائبات
بعد فتح ہونے ہفت اقلیم کے وہ دیکہے گا وہ آجتک پیر فلک کی نظر سے نہ گذرے ہونگے **عبد الباقی** نے عرض
کیا اگرچہ التماس کرنا بے ادبی مین داخل ہے لیکن **مصرع** کرم ہائے تو ما را کرد گستاخ اگر آپ بہی بنظر
عنایت تشریف لیچلین اور جزیرۂ **سیلان** کو اپنے قدوم میمنت لزوم سے مشرف فرمائین تو عین غلام
کی سرفرازی ہے فرمایا مین بیشک آپکے ساتہ چلتا اور شاہزادۂ گردون وقار کے دیدار سے اپنی آنکہین
روشن کرتا لیکن بالفعل ایک ایسے سخت کام مین مبتلا ہون کہ سر اوٹہانے کی فرصت نہین انشاء اللہ تعالیٰ
زندگی ہے تو پہر کبہی ملاقات ہوگی ہان میرے عوض میرے ہاتہ کی انگوٹہی البتہ لیجائیے تا فتح جزیرۂ سیلان
اسے اپنے ہاتہ مین رکہئے گا بعد فتح جزیرۂ **سیلان کامنی برن** کے بازو پر باندہ دیجئے گا
جب اوسکے بطن سے کوئی لڑکا پیدا ہو تو تبرکاً و تیمناً اوسکے گلے مین ڈال دیجئے گا اور جب وہ ہوشیار ہو

تو ہدایت کردیجئے گا کہ ہمیشہ انگشتری کو اپنی انگلی مین بہ حفاظت رکھے یہہ کہکر اپنی انگوٹھی اوتار دی اور عبد الباقی کو اپنے پاس سے رخصت کیا عبد الباقی یہہ مژدہ سنکر اسقدر خوشی سے پہولا کہ پیرہن مین سمانا اور وہان سے قدم اوٹھانا مشکل ہو گیا لیکن بموجب حکم شاہ صاحب کے بجا لا تمام گرتا پڑتا پہاڑ کے نیچے اوترا دامن کوہ مین تمام رفقا و ملازمین سے ملاقات ہو گئی سب نے دیکھتے ہی نذرین گذرانین اور عرض کیا آج حضور کی تلاش مین غلام اپنی زندگی سے ناامید ہو چکے تھے مگر شکر خداوند کریم کا کہ اوسنے دوبارا جمال جہان آراسے طالبان دیدار کی آنکھین روشن فرمائین عبد الباقی نے فرمایا بڑا تعجب ہے مین تو اسی پہاڑ کی چوٹی پر فلانے قطعہ دلپذیر مین جو شاید یہان سے دکھائی بھی دیتا ہو گا صبح سے اسوقت تک ایک بزرگ کی خدمت مین حاضر رہا تم ڈھونڈھتے کہان پھرے بعدہ تمام قصہ اول سے آخر تک اوس بزرگ کی ملاقات کا رفقا کے روبرو بیان کیا سب نے ایک زبان ہو کر عرض کیا خداوند نعمت اس پہاڑ کی چوٹی پر تو ایک ایک ملازم کمسے کم دس دس مرتبہ گیا ہو گا مگر کوئی اس قسم کا قطعہ نظر نہین آیا بلکہ اس سے پہلے بھی بارہا ادہر آنے کا اتفاق ہوا ہے نہ کبھی دیکھا نہ سنا شاید یہہ بھی اونہین بزرگ کے تصرفات سے ہو گا امیدوار ہین کہ حضور کے طفیل سے ہم بھی اون بزرگ کے قدم آنکھون سے لگائین بلکہ ایک بات دریافت طلب رہ گئی ہے وہ بھی پوچھہ لیجائے یعنی کامنی برن کو حبالہ عقد مین لانے کے بعد جو انگوٹھی شاہ صاحب نے عنایت فرمائی ہے سیدہ بازو پر باندہی جائے یا بائین پر عبد الباقی نے فرمایا بیشک مین بھی یہہ دریافت کرنا بھول گیا اور اسوقت شاہ صاحب کو تکلیف دینا سراسر بے ادبی ہے کیونکہ تمام دن جناب ممدوح نے محض اپنی عنایت سے میرے باعث وہ محنت شاقہ اوٹھائی ہے کہ مین کچھہ بیان نہین کرسکتا ہان آج شب کو یہین مقام کیجئے صبح تم سبکو اپنے ساتھہ لیچلونگا چنانچہ رات کو اوسی دامن کوہ مین استراحت فرمایئے علی الصباح اوٹھکر مع حشم و خدم پہاڑ کی چوٹی پر پہونچا لیکن اوس خلد برین کے عوض کسی جگہہ ایک درخت کا بھی نشان نہ پایا سمجھا شاید راستہ بھول گیا ہر چہار طرف خدام کو روانہ فرمایا اور دور دور تک مع رفقا آپ بھی تلاش کرتا رہا لیکن کہین پتہ نہ ملا آخر رفقا نے عرض کیا اب حضور زیادہ تصدیعہ نفرمائین

اور بموجب ہدایت شاہ صاحب کے بہ تعجیل تمام جزیرہ **سیلان** کو تشریف لے چلین معلوم ہوا وہ تمام
کرشمہ شاہ صاحب ہی کی کرامات کا تہا اور اب یکبارگی نظر سے غایب ہوجانے کا صرف یہہ سبب تہا
کہ جناب اقدس کو ہم لوگون کی ملاقات منظور نہین پہر ناحق تکلیف دینے سے کیا حاصل غرض **عبد الباقی**
نے حسب صلاح رفقا اوسی روز تہیہ سفر کا کرکے کوچ کیا اور آٹہہ دس روز مین خشکی کا راستہ طے کر
دوازدہم شوال سنہ ۱۲۲۱ ہجری بروز پنجشنبہ جہاز پر سوار ہو **سیلان** کیطرف روانہ ہوگیا کہتے ہین
جہاز ... ہوا پاکر چند روز بعد **گیلی** نامی بندر پر جو جزیرہ کے جنوبی حصہ مین واقع ہے لنگر کیا
شخص **نربل** نامی راجہ **سنجے** کی اولاد سے اوس جزیرہ کا حکران تہا اور
رہتا تہا لیکن فوج مین سواے **سنگہالیون یا مالاباریون** کے
... جزیرہ کے ہین اور کسیقدر ضعیف و ناتوان ہی ہوتے ہین دوسری قوم ...
... **عبد الباقی** کے ساتہہ اگرچہ سو آدمی سے زیادہ کسیطرح جمیعت ...
... قدم ... دہ کار اور قوی ہیکل تہے اسواسطے میدان کارزار مین مقابلہ کے
... **نربل** ... لے نہ جم سکے یعنی سبکے سب دوچار حملون مین پیٹہہ دکہا گئے اور
سیت بند رامیشور کی راہ ہوکر ہندوستان کو بہاگ گیا یہہ سیت بند ... کا ایک ٹاپو سا ہے
جسے ہندو راجہ **رامچندر** کا باندہا ہوا پل بتاتے ہین قصہ مختصر **عبد الباقی** ... جزیرہ **سیلان**
پر قبضہ کرنے کے بعد **کولمبو** نامی ایک شہر کو جو جزیرہ کے مغربی کنارہ پر جنوب ... واقع ہے اپنا
دار الخلافت قرار دیا اور ۲۳ ذی الحجہ سنہ ۱۲۳۳ ہجری مطابق ۴ ستمبر سنہ ۱۸۴۲ء ... حکومت پر جلوس
فرمایا بعد فارغ ہونے مہمات ملکی و مالی کے دو مہینے بعد یعنی سیوم ربیع الثانی سنہ ۱۲۳۴ ہجری ... دسمبر سنہ ۱۸۴۲ء
روز یکشنبہ کو حسب نشاء ہی جناب شاہ صاحب کوہ نشین **کامنی بدن** کو اپنے حبالہ ... یا
یہہ عورت فی الواقع حسب ارشاد جناب شاہ صاحب راجہ **سنجے** کے خاندان مین پالی گئی اور
... بدہ مذہب رکہتی تہی لیکن بادشاہ کے محل مین داخل ہونیکے بعد مذہب خدا پرستی اختیار کر لیا تہا اور
نازک بدن اور **عمدۃ المحل** کا خطاب پایا تہا عقد ہونے کے تہوڑے ہی دن بعد خدا کے فضل سے

ملکہ نازک بدن کو حمل رہا بعد نو مہینے کے ساتوین ربیع الاول سنہ [illegible] ہجری مطابق ۱۳ اکتوبر سنہ [illegible]
روز یکشنبہ کو ایک لڑکا نہایت حسین صاحب جمال از سرتا پا صورت اقبال پیدا ہوا جسکا نام حسب تجویز
منجمان جزیرہ سیلان شاہزادہ منصور الزمان تاج بخش گیتی ستان رکھا گیا بعد
پیدا ہونے شاہزادہ کے عبد الباقی نے اپنے بھائی ہمایون بخت والی ملک شام کو بھی
اپنے حال سے مطلع کیا خدا کی قدرت سے اوسی زمانہ مین ہمایون بخت کے بھی ایک لڑکی بخیرت
ناہید رشک ماہ و خورشید پیدا ہوئی جسکا نام بصلاح اختر شناسان ملک شام حسن آرا خورشید
طلعت رکھا گیا جسوقت ہمایون بخت نے حسن آرا کی ولادت کا مژدہ سنا نہایت یاس سے
اپنے بھائی عبد الباقی کو یاد کیا اور کہا کاش اگر وہ زندہ ہوتا اور خداوند کریم اوسے کوئی لڑکا
عنایت فرماتا تو گھر ہی گھر مین دونون کا سابقہ ہوجاتا اب دیکھیے اس لڑکی کے مقدر مین کہان کا ابتلا
لکھا ہے اسکے دو ہی دن بعد عبد الباقی کا نامہ پہونچا ہمایون بخت یکایک اپنے بھائی کے
زندہ ہونے کی خبر اور منصور الزمان کے پیدا ہونے کا مژدہ سنکر اسقدر خوش و شادمان ہوا
کہ تحریر و تقریر مین نہین آسکتا قریب تھا کہ شادی مرگ ہوجائے لیکن زمانہ مفارقت کا رنج و الم اکسیر
کی خاصیت دکھا گیا حکم دیا کہ آج ہی شہر کو آئینہ بند کرواکر ہر چہار سمت خوشی کی نوبتین بجائی جاتین
اور چالیس روز برابر جشن شادی ہر ایک امیر و فقیر کے گھر اسی خوشی کی تقریب مین ہوتا رہے اور ایک
نامہ بہت طول و طویل مع چند تحفہ تحایف اوسیوقت بھائی کی خدمت مین ابلاغ کیا اور حسن آرا
کے پیدا ہونے کا حال بھی تحریر فرمایا عبد الباقی کو یہہ مژدہ سنکر بھائی سے بھی زیادہ خوشی ہوئی
اور مثل ہمایون بخت کے چالیس روز تک جشن شادی اپنے ملک مین بھی برپا رکھا بعدہ
منصور الزمان کی نسبت کا پیغام خورشید طلعت کے ساتھ بھیجا ہمایون بخت کو تو پہلے
ہی منظور تھا فوراً بسر و چشم قبول کر لیا اب صلح ہوجانے کے بعد عبد الباقی کو اوس بزرگ کو وہ نشین
کے قول کا زیادہ تر اعتماد اور اعتقاد ہو گیا بلکہ اس امر کو بھی اونہین کے تصرفات مین سے سمجھکر بدل و جان
شاہزادہ کی پرورش مین مصروف ہوا تھوڑے عرصہ مین شاہزادہ منصور الزمان نے سن تمیز

کو پہنچ کر ہر فن مین اسقدر کمال حاصل کیا کہ وحید عصر اور علامۂ روزگار ہوا اور علی ہذا القیاس حسن وجمال مین بہی اپنا ثانی نرکہتا تہا پندہرین سال یعنی ۲۲ شوال ۱۲۴۹ ہجری مطابق ۴ جنوری ۱۸۶۴ء روز جمعہ کو وہ انگشتری عطیہ شاہصاحب منصور الزمان کے گلے سے کہولکر ہاتہ مین پہنائی گئی اور اس تقریب مین کئی مہینے برابر جزیرہ سیلان بلکہ ملک روم وشام مین بہی جشن شاہانہ ہوتا رہا اس عرصہ مین کئی بار عبد الباقی کشورکشا نے کوہ لقوطا یہ شاہ کو صاحب کی تلاش مین آدمی روانہ کئے لیکن کہین پتہ نملا جب بفضل خدا شاہزادہ نے سولہوین سال مین قدم رکہا تو بادشاہ ہمایون بخت کیطرف سے شادی کا تقاضا ہونا شروع ہوا اور ادہر عبد الباقی کو بہی اسی عمر مین شادی کردینا بدل منظور تہا اسواسطے طرفین سے شادی کا سامان ہونے لگا اور دور دور سے تجار ہر قسم کا اسباب شادی کے لایق لیکر جزیرہ سیلان مین حاضر ہونے لگے ظاہرا اسی تقریب سے ایک سوداگرزادہ ملک امریکہ کا رہنے والا کچہ اسباب نفیس لیکر جزیرہ سیلان مین وارد ہوا اور ایک مرقع شاہان امریکہ کی تصاویر کا بہی اپنے ہمراہ لایا یہہ مرقع ۱۰ ذی الحجہ ۱۲۵۰ ہجری مطابق ۱۳ جنوری ۱۸۶۶ء روز یکشنبہ کو شاہزادہ منصور الزمان کے حضور مین پیش کیا گیا اور شاہزادہ کمال ذوق وشوق سے اوسکے ایک ایک پرچہ کو ملاحظہ فرمانے لگا ناگہان دیکہتے دیکہتے مرقع کے اخیر مین ایک ورق اولٹا کسی پشت تصویر سے ایسا چسپان نظر پڑگیا جیسے اکثر اوراق بسبب نمی کے آپسمین چپک کر رہ جاتے ہین شاہزادہ نے جو باحتیاط اوسے علحدہ کیا تو وہ ہی عورت حسین پانزدہ سالہ کی ناتمام تصویر نکلی یعنے ایسا معلوم ہوتا تہا کہ کسی مصور نے بناتے بناتے اسے چہوڑ دیا ہے یا ضایع ہوجانے کے خوف سے چسپان ہوجانیکے بعد پہر جدا نکیا اوس تصویر کو دیکہتے ہی شاہزادہ ہزار جان سے عاشق ہوگیا اور اوسیوقت اوس سوداگرزادہ کو تخلیہ مین بلاکر دریافت فرمایا کہ یہہ کسکی تصویر ہے کیونکہ بسبب ناتمام رہ جانے کے کاریگر نے حسب قاعدہ ذیل مین اسکا نام ونشان درج نہین کیا اوسنے بغور دیکہکر عرض کیا خداوند نعمت اس تصویر کی اصلیت سے غلام مطلق واقف نہین اور نہ مینے آجتک اس مرقع مین اس تصویر کو کبہی دیکہا ظاہرا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جس مصور نے ان تصویرون

کی مدت کی ہے اوسنے اسے بہی بنایا ہے بلکہ شاید بناتے بناتے اس مرقع مین رکہکر بہول گیا ہے جو نادر
ساتہہ چلی آئی ہے اگر میرا زعم درست ہے تو وہ مصور بیشک صاحب تصویر سے واقف ہوگا اور جو نہین
تو جس شخص نے یہہ مرقع مجھے حضور کی نذر کیواسطے عنایت کیا ہے اوسسے تو خواہ مخواہ ہی اس راز سربستہ
سے آگاہی ہوگی شاہزادہ نے فرمایا وہ کون شخص تہا جسنے یہہ مرقع میری نذر کیواسطے تجہے دیا ہے
سوداگرزادہ یہہ سنکر سوچا کہ اب کل اپنا حال بے کم وکاست بیان کردینے کا موقع ہے تاکہ اپنے مونہہ
سے اپنے مطلب کا سوال بہی نکرنا پڑے اور شاہزادہ آپ ہی میرے حاضر ہونے کا سبب سمجہہ جائے سودا
گذارش کیا کہ خداوند نعمت یہہ امر قصہ طلب ہے اگر حضور کو تصدیعہ نہو تو مفصل عرض کرون کیونکہ مختصر
مین اکثر مطلب اصلی فوت ہوجاتا ہے فرمایا بیان کر ہم ہمہ تن گوش ہو کر سنتے ہین ؛

بیان کرنا سوداگرزادہ کا اصلیت مرقع کی بعد اپنی داستان عشق کے

عرض کیا خداوند نعمت کمترین اصل باشندہ بر اعظم امریکہ کا ہے جو دنیا کے سب حصون سے ایک بڑا حصہ مشہور
ہے شمال مین اوسکے بحر منجمد ہے مشرق مین بحر ظلمات مغرب مین بحر الکاہل [illegible] اور دکہن مین بحر
جنوبی چونکہ مدت دراز تک اس قطعہ سے کوئی شخص واقف نہ تہا اسلیئے اکثر لوگ اوسے نئی دنیا
بہی کہتے ہین اور اہل یورپ مغربی بر اعظم کے نام سے مشہور کرتے ہین یہہ بر اعظم شمال سے جنوب
کو بہت دور تک پہیلتا چلا گیا ہے اور دو حصون پر منقسم ہے ایک ٹکڑے کو شمالی امریکہ کہتے ہین اور
دوسرے کو جنوبی امریکہ ان دونون ٹکڑونکو ایک خاکناے پانامہ جسکا عرض بعض بعض
مقام پر صرف چودہ کوس کا ہے ملاتی ہے اور اوسیکے ذریعہ سے خشکی کی آمد و رفت بہی ہوتی ہے
لیکن اس خاکناے کے سبب ان دو ٹکڑون کی صورت مثل جزیرہ نما کے بنگئی ہے اور دونو
ٹکڑے علیحدہ علیحدہ شمار کیئے جاتے ہین جنمین سے شمالی امریکہ بہ نسبت جنوبی امریکہ کے زیادہ
وسیع ہے اور آب و ہوا مین بہی بہتر سمجہی جاتی ہے اسکے گوشہ شمال و مشرق مین ایک چہوٹا سا جزیرہ
ہے گرین لینڈ کے نام سے مشہور وہی کمترین کا خاص وطن مالوف ہے اور وہین سے غلام کے
آبا و اجداد کی بنیاد قایم ہوئی ہے اگرچہ اپنے وطن کی کسیطرح ہجو کرنا مناسب نہین لیکن

مین آیا ہے کہ گرین لینڈ مین سوای برف اور پتہر کے کوئی شے پیدا نہین ہوتی اور عمدہ غذا
باشندگان جزیرہ کی صرف مچھلیان ہین یا اور دوسرے دریائی جانور انہین وجوہات سے وہان
کے رہنے والے اکثر پست قد اور بدصورت ہوتے ہین اور عقل و شعور مین بھی کچھہ واجبی ہی حصہ
اونکے ہاتہہ لگا ہے لیکن شکر خداوند کریم کا کہ قبل میری پیدایش کے سنہ ۱۸۴۳ء مین میرے باپ جہیوا
نے گرین لینڈ کو چھوڑ کر اپنی بود و باش خاص شہر کوئی بک مین اختیار کر لی تہی جو ملک
کینیڈا کا دار السلطنت ہے اور دریاے سینٹ لارنس پر واقع ہے کیونکہ ابتدا مین اوسکی
تجارت صرف جہازون کے تختون اور پوستین وغیرہ پر منحصر تہی جو خاص اس ملک مین بہ کثرت پیدا ہوتا ہے
اور آب و ہوا بھی یہان کی بہ نسبت گرین لینڈ کے بدرجہا نفیس اور فرح بخش ہے طول اس ملک
یعنی کینیڈا کا چودہ سو میل کا اور عرض دو سو سے چار سو میل تک کا ہے اور شاید آدمی بھی قریب
بیس لاکہہ کے آباد ہین رفتہ رفتہ خدا کی عنایت سے بعد میری ولادت کے سنہ ۱۸۴۹ء مین اسقدر ترقی میرے
باپنے حاصل کی کہ پانچ نائب اپنی طرف سے شمالی امریکہ کے مختلف اضلاع مین مقرر فرمائے یعنی گرین
لینڈ و نووا اسکوشیا و واشنگٹن و میکسیکو اور گوئٹیمالا مین جہان سے مختلف قسم کا اسباب
آنے جانے لگا اور تمام تاجر حد سے زیادہ عزت و توقیر کرنے لگے چنانچہ اسیواسطے اگرچہ اصلی نام میرا
سملیوا ہے لیکن ماباپ پیار سے ولیکم ولیکم کہتے ہین اور خاطر داری مین بھی کوئی دقیقہ فروگذاشت
نہین کرتے کیونکہ علاوہ اس مبارک قدمی کے اکہا ہون کبھی مین اکیلوتہ اور ماباپ کی عدول حکمی مین بھی
دانستہ کبھی کسیطرح کی جرأت نہین کی غرض جبکہ سن تابعدار کا قریب پانچ برس کے پہونچا اور کچھہ
قابلیت قبولیت کی حاصل کی تو اکثر طبیعت خاکسار کی بہ سبب زیادتی سردی کے ملک کینیڈا
مین علیل رہنے لگی اور باوجود اسقدر نفاست کے ہرگز آب و ہوا وہان کی میرے مزاج کے موافق
نہ پڑی ناچار میرے باپنے بہ سبب میری محبت کے سنہ ۱۸۵۲ء مین اپنی بود و باش شہر نیو یورک
مین جو ملک نووا کے بڑے شہرون مین سے خاص ملک کینیڈا کے جنوب مین واقع ہے اختیار کر لی
کیونکہ یہہ ملک بہ نسبت کینیڈا کے کسیقدر زرخیز اور سیراب ہے اور ہر ملک کی اجناس اور فلزات

جو یہان پیدا ہوتی ہے باشندے یہان کے جفاکش مہمان نواز اور ہر قسم کے آلات بنانے مین نہایت ہوشیار ہین اور عمارتین یہان کی نفیس پوشاک معقول اور دستکاریان سب کی سب قابل تحسین و آفرین ہین - یہان پہونچکر خدا کے فضل و کرم سے میرے باپ کو اور بھی زیادہ عروج حاصل ہوا یہانتک کہ اکثر حکام قرب وجوار بسبب جنگ وجدل باہمی کے جو ہمیشہ سرحدات پر واقع ہوتی رہتی ہین میرے باپ کے مقروض ہوگئے اور ملک التجار کے خطاب سے نزدیک و دور ہر ایک شخص مشہور کرنے لگا جب یہہ نوبت پہونچی تو جھٹوا ملک التجار نے اپنے چھوٹے بھائی وینچوریا کو جنوبی امریکہ کیطرف روانہ کیا اور فرمایا اگر کوئی صورت بہبودی اور ترقی کی نظر آوے تو کسی مقام دلکش مین قیام کر کے ہمین اطلاع دینا تاکہ وہان کے مختلف اضلاع مین بھی گماشتے بٹھلا کر اپنا کاروبار جاری کیا جائے چنانچہ بموجب ہدایت اپنے بھائی کے وینچوریا نیویورک سے روانہ ہوکر گوانا مین پہونچا جو جنوبی امریکہ کے شمال مین ہے اور جہان سوائے روئی کے کوئی اور چیز تجارت کی نہین پیدا ہوتی وہان سے کولمبیا گیا جو گوانا کے مغرب مین ہے اور کولمبیا سے پیرو و بولیویا و لاپلاٹا و چلی و پاٹیگونیا و پانڈا اور پیگو وغیرہ اضلاع کی سیر کرتا ہوا بریزل مین آیا اور بریزل سے ریجانا مین جو اس ملک کا دارالخلافت اور بڑا مشہور بندرگاہ بحر اوقیانوس پر واقع ہے پہونچکر ۱۸۵۵ء مین ایک کوٹھی مختلف اشیا کی جھٹوا کے نام سے قایم کردی کیونکہ اس ملک مین جواہرات اور سونا چاندی بکثرت پیدا ہوتا ہے اور تاجر ہر ایک سمت کے ہمیشہ آتے جاتے رہتے ہین قصہ مختصر تھوڑے ہی دن مین وہان بھی دس بارہ کوٹھیان قایم ہوگئین اور بخوبی کاروبار چل نکلا اس عرصہ مین میرا سن و سال بھی قریب پندرہ سولہ برس کے پہونچگیا اور میری شادی میری چچازاد بہن فوینم سے کردی گئی چونکہ صورت شکل میری بی بی کی گوشہ پاکیزہ تھی اور نزاکت مین بھی کسیطرح کا قصور نکرتی تھی اسواسطے مجھے اسکے ساتھ ایکطور کی وابستگی ہوگئی لیکن وینچوریا یعنی میرا چچا ہمیشہ تک بریزل مین رہتا تھا اور سوائے اس لڑکی کے کچھ آل واولاد بھی نرکھتا تھا اسلئے فوینم یعنی میری بی بی آٹھ مہینے نیویورک مین رہتی تھی اور چار مہینے کیواسطے

اپنے باپ کے پاس چلی جاتی تھی چنانچہ دو ایکمرتبہ مجھے بھی بسبب دلبستگی کے اپنی زوجہ کے ساتھ جانا
پڑا اور اسی آمد و رفت مین اکثر اہل برازیل سے ربط وضبط بھی بہت سا بڑھ گیا خصوصاً باشندگان
ملک حبش سے جو خاص ہمارے کارخانون مین بہ کثرت کاروبار کرتے تھے اور پہاڑون سے سونا
ڈھونڈھ نکالتے تھے ازبس انس ہوگیا کیونکہ ملک برازیل مین کان کنی کا کام انہین لوگون سے لیا جاتا
ہے اتفاقیہ ایک روز ایک حبشی نے جو قحفزہ نام سے مشہور ہے اور اپنی قوم پر بطور افسر کے تھا کسیطرح
اپنے تقریب سے بسلسلۂ تذکرہ مجھ سے بیان کیا کہ اگر آپکے والد ماجد ملک افریقہ وغیرہ مین بھی اپنی کوٹھیان
قائم کرین تو حد سے زیادہ فائدہ اوٹھائین اور نام بھی دور دور پھیل جائے یہہ سنکر اوسوقت تو چپکا
خاموش ہو رہا لیکن جسوقت اپنے باپ کی خدمت مین حاضر ہوا اور ملک برازیل کا کچھ ذکر آیا تو یہہ تذکرہ
قحفزہ کا بھی بیان ہو گذارش کر دیا اونکے سنتے ہی بکمال تجربہ کے سبب دوسرے ہی دن کچھ اپنے
ملازمین ملک افریقہ و فرنگستان و ایشیا وغیرہ کیطرف روانہ فرمائے اور کہہ دیا کہ ہر ایک ملک کا
تجارتی حال دریافت کرین جنسے کسیقدر فائدہ متصور ہو بخوبی دریافت کرکے ہمکو مطلع کرو چنانچہ چھہ مہینے کے عرصہ
تمام ملازمین ہر ایک ملک سے واپس آگئے اور ایک فہرست اشیاء تجارتی کی ملک التجار کی خدمت مین
پیش کی گئی جسکی نقل میرے پاس موجود ہے اگر حکم ہوا تو نظر فیض اثر سے گذرانی جائیگی بالفعل غلام اپنا
حال گذارش کرتا ہے کہ بعد واپس آنے ملازمین کے خاکسار نے حکم دیا کہ ہر ایک ملازم ماموره اقالیم اپنی سیر کی
بابت ہر شب حاضر ہو کر ہر ایک ملک کی کیفیت بطور قصہ عرض کیا کرے اور دو گھڑی ہمارا دل بہلایا
کرے اس تقریب مین ایک شخص نے ملک فرنگستان کی آب وہوا اور حسن وخوبی کی اس شدومد سے
توصیف بیان کی کہ خواہ مخواہ دلکو اوسکے دیکھنے کی آرزو پیدا ہوئی اور تا بمقدور بمشکل والد بزرگوار
سے رخصت لیکر یکم مئی سنہ ۶۳ء کو ملک فرنگستان کیطرف چل نکلا پہلی ہی بسم اللہ خلیج بسکی مین ہو کر ملک
اسپانیہ مین پہونچا اور آسطوریس و گلیشیا و لیون و کسٹائل وغیرہ شمالی اضلاع کی سیر
کرتا ہوا ۱۰ نومبر سنہ ۶۳ء کو شہر میڈرڈ مین جو دریاے منزنی نیرش پر واقع ہے اور اوس
ملک کا دار السلطنت ہے وارد ہوا باشندگان شہر کو اگرچہ کینہ ور بد دماغ متعصب اور بالکل جاہل پایا

لیکن وہانکی شاہزادی لارڈ لی کے حسن وجمال کی حد سے زیادہ تعریف سننے مین آئی جسنے اوسکے
دلکو اوسکے دیکھنے کا شوق پیدا ہوا اور خیال آیا کہ ضرور شاہزادی کو ایک نظر دیکھہ چلنا چاہیے تاکہ صعوبت
سفر کی دور او طبیعت مسرور ہوجائے یہہ سوچکر اکثر تاجران ہسپانیہ سے جنسے ملاقات ہوگئی تھی تدبیر
اوسکے دیکھنے کی پوچھنے لگا اور اپنے دوستون سے صلاح ومشورہ لینے لگا لیکن ہر ایک نے یہی جواب
دیا اوسکے دیکھنے سے کیا حاصل اور ناحق دردسر خریدنے سے کیا فائدہ وہ تو اسقدر متکبر اور بیباک
مغرور حسن ہے کہ شاہنشاہ ہفت اقلیم کی بھی اپنے روبرو کچھہ اصل نہین سمجھتی خودبینی خودنمائی کو اپنا
فخر جانتی ہے اور عشق ومحبت کے نام سے گھبراتی ہے بلکہ اسی سببسے نہ کبھی کہین سیر وتماشے کو نکلے نہ
مثل اور شاہزادیون کے اپنی خواصون سے ہنسے بولے ایک باغ وسیع مین جو لب دریا واقع ہے رات
دن منہہ بنائے پڑی رہتی ہے اور ہمیشہ نئی نئی جفاکاریان اپنے دل سے ایجاد کیا کرتی ہے ہان
سنا ہے کہ صبح شام دریا کنارے دو گھڑی کے واسطے ہواخوری کو نکلتی ہے اور وہین گھنٹہ دو گھنٹہ
بیٹھہ کر مچھلی کا شکار بھی کھیلتی ہے کیونکہ مچھلی کا خشکی مین تڑپنا جفاکاری کے سبب اوسے کچھہ اچھا معلوم
ہوتا ہے باقی باغ کے دونون طرف ایک دستہ سوارونکا مقرر ہے تاکہ اوس طرف سے پرندہ بھی پر
نہ مار سکے اور کوئی کشتی دریا کی راہ بغیر اجازت عبور یا مرور نکرنے پائے مین نے کہا ہم تو سیاح آدمی
ہین اوسکے غرور یا تند مزاجی سے کیا غرض صرف اتنا مطلب ہے کہ کوئی چیز کسی ملک کی جو قابل دید ہو
نظر سے نرہ جائے اور وطن واپس جاکر ہمکو اوسکا افسوس نکرنا پڑے یہہ سنکر ایک شخص نے کہا اگر زیادہ
ہوس نہین تو باغ کے مقابل دریا کے اوس پار کسی درخت کی آڑ سے ایک دوربین عمدہ لگا کر دیکھہ
لیجیے اور ٹھنڈے ٹھنڈے اپنے گھر کو چل دیجیے یہہ بات مجھے بھی پسند آئی دوسرے ہی دن کچھہ رات سے
ایک دوربین عمدہ لے دریائے ٹینز ہی نیرس کے پار پہونچا اور خاص شاہزادی کے باغ کے
مقابل ایک درخت کے غنچہ مین پوشیدہ ہو بیٹھہ رہا اتفاقیہ اوس روز صبح کو شاہزادی کسی سببسے
تشریف نلائی تمام روز انتظار ہی مین گذر گیا شام کو غروب آفتاب سے پہلے یکایک باغ کا دروازہ جو
دریا کیطرف تھا کھلا اور چند خواصون نے جھٹ پٹ نکل ایک چبوترہ سنگین پر جو لب دریا فصیل باغ

سے ملا ہوا تہا فرش پر تکلف بچہا چوکی جواہر نگار بچہا دی اور آپ نشست ڈال زیر چبوترہ دریا کے
کنارے بیٹہہ گئین مینے قرینہ سے جانا شاہزادی ابہی تشریف نہین لائی اگر آئی تو وہ ہی اس کرسی
پر جلوس فرمایگی اور میان سے انشاء اللہ تعالے بخوبی دکہائی دیگی اتنے مین شاہزادی بہی
دس بیس سہیلیون کے ساتہ تشریف لائی اور آتے ہی ایک بڑی تمکنت سے اوسی چوکی جواہر نگار
پر ہو بیٹہی ہاگرچہ اوسکے ناز و انداز سے مینے عقلیہ جان لیا کہ یہہ ہی شاہزادی لالہ رخ دلی ہے لیکن رنگ
و روغن اور نقش و نگار مین بخوبی تمیز نہوسکی اسواسطے فوراً دوربین کو اوٹہا مین نے اپنی آنکہہ
سے لگایا اور شاہزادی کے حسن و جمال کی اوسکی شہرت کے ساتہ مطابقت کرنے لگا بس ادہر
دوربین کو آنکہہ سے لگایا ادہر ہاتہہ سے دل جاتا رہا اور ایک حالت بیخودی مین سر زانو پر رکہہ
کر تہوڑی دیر کے لئے ایسا غافل ہوگیا کہ مطلق دین و دنیا کی خبر نہ رہی **شعر**

خواستم کز گلشن دیدار او چینم گلے	چشم وا کردن در حیرت بر ویم باز کرد

تہوڑی دیر بعد جب وہ
کیفیت دور ہوئی تو بمشکل ایک ہاتہہ سے کلیجہ کو تہا نبا اور دوسرے ہاتہہ سے دوربین کو اوٹہا
پہر آنکہہ سے لگا لیا لیکن اوسکے لگاتے ہی پہر آگ لگ اوٹہی اور اوسی طرح بدستور دل سینے مین
برہمی کرنے لگا مگر مین بہی مانا ہی نہین ایک درخت کے سہارے سے تو لگ گیا اور شام تک بحسرت
و یاس اوسکے جمال جہان آرا کی سیر ہی دیکہا کیا **شعر** چشم ما نشانۂ پیکان غمزہ ساخت ٭ وہ چون کنم کہ تیر بلا
را شدم ہدف ٭ جب شام ہوئی اور بعد غروب ہوجانے آفتاب کے وہ غیرت شمشاد بہی فتنۂ خوابیدہ
کیطرح اوٹہکر باغ مین تشریف لیگئی تو مینے بہی اپنے گہر کوچ کرنا چاہا لیکن ہاتہہ پاؤن نے مطلق یاری
نہ دی اور حضرت دل نے وہان سے اوٹہنا گوارا ہی نہ کیا ہر چند زور لگا کر ہاتہہ پاؤن کو اوٹہاتا
تہا مگر دل بیٹہا جاتا تہا اور یہی خیال آتا تہا آخر گہر بہی جاکر پڑا ہی رہنا ہے اس سے بہتر ہے یہین بآرام
تمام سو رہو اور انہین درختونکو اپنا گہر سمجہہ لو **شعر** خدا را یادگار اے باد سوے من مگذر ٭ کہ من بکوے
کسے خاک آستان شدہ ام ٭ اس سے زیادہ خبط کی بات ایک اور سنئے اگرچہ جانتا تہا وہ سرو
خرامان باغ مین تشریف لیگئی اور اب بسبب تاریکی کے نظر بہی کام نہین کرسکتی لیکن بار بار دوربین

کو آنکھوں سے لگاتا تھا اور نہایت غور کرکے باغ کیطرف دیکھتا تھا جب کچھ نظر نہ آتا تھا تو جھنجھلا کر دور
کو پھینک دیتا تھا اور کہتا تھا بھلا اس سے دکھائی کیا خاک دے یہہ کانا تو آدمی کو پہلے ہی بنا
دیتا ہے اور دو آنکھوں کے عوض ایک آنکھہ تو اسکے ہاتھہ مین آتے ہی رہ جاتی ہے یہان چاہئے
آدمی ہمہ تن چشم ہو جائے اور دو آنکھوں کی عوض کسیطرح دو ہزار آنکھین پیدا کرلے شعر

بدو دیدہ [illegible] تو سیر نشد	دو ہزار دیدہ خواہم کہ کنم نظارہ

وہ اتنے ہی مین حضرت ناظم
جنہین شاہزادی کے گھر کی خوشی سے مین دور بیٹھا آیا تھا [illegible] رکھتے تھے اور جنہین در حقیقت [illegible]
آن پہونچے اور [illegible] ہاتھہ مین دوربین دیکھتے ہی [illegible] اب حقیقی میان کو [illegible]
دور کی سوجھنے لگی اور بیٹھک کا شیشہ دل دوربین کے منہ پہ آ لگا لیکن مجھپا اس [illegible]
اطلاق ظاہر ہونے دیا بلکہ سوکھا سا منہ بنا کر کہنے لگے حضور اب بات زیادہ گئی [illegible]
[illegible] جاہل سے اگر مکان پر تشریف لے چلئے تو نہایت ہی مناسب ہے یہہ سنتے ہی میری زبان
سے نکل گیا شعر

[illegible] سر شکستہ شود بگرد ایسے گرفتارم	اگر عمر نوح گردیم [illegible]

اور اٹھا کر چلوں تو تمہارے ہی انتظار مین بڑی دیر سے بیٹھا ہاتھہ پاؤن سمیٹے رہتا تھا کیونکہ
دن ایکہی نشست بیٹھے بیٹھے پاؤن سن ہوگئے ہمت ہر چند کرتا ہون مگر اٹھا نہین جاتا
اچھا تماشا دیکھنے آئے آپ ہی تماشا بنکے رہ گئے اس فقرہ پر تو اور بھی [illegible] ہوگئے
میان ہاتھہ سے گئے اور اب خدا جانے حضرت کیا کیا پاؤن پسارینگے غرض بمشکل دو آدمیوں نے
اٹھا کر مجھے کشتی مین ڈالا اور بہ دشواری پار اترا اوسیطرح قیام گاہ تک لے پہونچے قافلے والے
صورت سے آتے دیکھا کہنے لگے لو حضرت کو لقوہ ہوگیا یا خدانخواستہ مرطوب جگہہ مین بیٹھے
رہنے کے سبب یہہ [illegible] میری طرف دوڑ پڑے لیکن جب ملازمین کو مسکراتے دیکھا تو سمجھ گئے یہہ
عشق مین لقوہ ہے نہ فالج ہے اور اس مرض خاص کا دنیا مین کوئی طبیب ہے نہ معالج ہے دانتون
انگلیان دبا دبا کر کمال افسوس سے نصیحت کرنے لگے اور نہایت دلسوزی سے مجھے چار دن طرف
تو سیر کرا دیتے لیکن غلام کو تو افشا کرنا اس راز کا کسیطرح منظور رہی نہ تھا جھنجھلا کر کہنے لگا شعر

دو تو کرون اور اوسکی چوٹ کا مجھے خیال | کانٹو نہین کیون گھسیٹتے ہو مجھ غریب کو | کیسا عشق کہان کی

محبت مین اپنی مصیبت مین گرفتار ہون تمکو دل لگی سوجھی ہے اتنا نہین سمجھتے آدمی کا دل ٹھکانے
ہو تو خوش طبعی بھی اچھی معلوم ہوتی ہے نہ موقع دیکھو نہ بے موقع اپنی بر ہانکے اوڑتے ہو مگر وہ
پھر بھی اس خفگی کو خیال مین بھی نہ لائے ہنسا کرنے لگے ہم بھی تو یہی چاہتے ہین کسی طرح آپکا دل بہلے
اور بیکلی دور ہو خار محبت کلیجہ سے نکل جائے راز محبت کے چھپانے کا انجام برا ہے ابھی آپکو خبر کیا ہے

شعر | نصیحت ہے کہ پیارے حال دل دیوانہ | تجھسے نہ چھپا ظالم ہم یار ہین یارون کے | قصہ مختصر

ہرچند مین نے اخفائے راز مین کوشش کی مگر ظالمون نے ایک نہ مانی آخر چھاتی پر چڑھ کے قبول
کرا ہی لیا اور مجھکو بھی قبول کر ہی دینا پڑا شعر جہان از ہمہ مان دارم نہان راز دل خود را
که تا بیرون نہ نفس در سینہ من نالہ گردد جب بات کھل گئی تو مین نے کہا صرف اتنی تمنا تو ہمارے
دل مین ہے کہ ایکبار بستر پر بیٹھا ہو کر دیکھ لیجئے اور طبیعت خوش کر کے ٹھنڈے ٹھنڈے گھر کو چلے جائیے
ہم نے [illegible] دیکھ لیا دل بہلا و کیا تو شوق [illegible] اور چل نکلے تو اوسون نے کہا کیا آپ پہلے نہین سمجھے
وہان تک پہونچنا محال ہے اور بالفرض محال کوئی پہونچ بھی گیا تو زندہ واپس آنا مشکل ہے شعر

وہ مقام ہے کہ بے حکم کوئی آئے نہ جاوے | اور بے خبر آجائے تو پھر جانے نہ پاوے | مین نے کہا ہرچہ بادا باد

جان رہے یا جائے مگر تم کوئی تدبیر وہان تک پہونچنے کی ضرور نکالو خالی باتون ہی باتون مین مشتاق بنا
دیتے تھے اور وہ بیچارے ایک دو روز تو بہلاتے رہے مگر جب دیکھا کہ نصیحت کچھ اثر ہی نہین کرتی اور روز
بروز اسکی حالت ردی ہوتی جاتی ہے تو پاسبانان متعینہ اطراف بوستان سے ملاقات پیدا کی اور
رفتہ رفتہ ربط ضبط بڑھا کر اپنا مختار اس تمہید سے ظاہر کیا کہ ہم سوائے باغ شاہزادی کے کل مکانات
شاہی کی سیر کر چکے اب دو چار دن مین وطن لوٹ جانے کا ارادہ ہے لیکن اس باغ کا داغ لالہ
کیطرح کلیجہ پر لیے جاتے ہین ہر چند تدبیرین اوسکے دیکھنے کی کین مگر کوئی پیش نہین گئی حتی کہ
تمہین باغ بھی نظر سے نہین گذری ہان اگر تمہاری مدد و عنایت سے ایک کشتی پر سوار ہو کر دریا
کی جانب سے کچھ دیکھ لین تو تمام عمر تمہارے ممنون احسان رہین کیونکہ سنا ہے عمدہ مکانات دریا

ہی کی جانب واقع ہین وہ یہہ سنتے ہی کانپ اوٹھے اور کہا کہ اگر ہم ایسا کرین تو شاہزادی ہمارے
زن و بچہ کو کولہو مین پلوا ڈالے اور صفحہ دنیا پر نام و نشان بہی باقی نہ رہنے دے میرے رفقا نے
یہہ سنتے ہی ایک آہ سرد بہر کر کہا پہر تم ہی کوئی تدبیر بتاؤ ہمارے آقا کو تو از حد اس باغ کے دیکہنے کا اشتیاق
ہے بلکہ فرمایا ہے جسکی مدد سے ہم اس باغ کو صرف دریا کی جانب سے ایک نظر دیکہہ لین ایک لاکہہ روپیہ
نقد عنایت فرمائین لاکہہ روپیہ کا نام سنکر تو سپاہیون کے مونہہ مین پانی بہر آیا اور کہا اچہا کل
آپ تشریف لائین ہم آپس مین مشورہ کر کے کوئی تجویز نکالین گے غرض دوسرے روز اونہون
نے قبول کر لیا مگر اس طرح سے کہ کشتی مین صرف ایک ملاح اور ایک آپکا آقا ہو اور ملاح کو شراب پلا کر
مطلق بیہوش کر دیا جاوے تا کہ دانستہ کشتی اودہر لیجانے کا الزام عاید نہو اور تمہارا آقا جسوقت
قریب باغ کے پہونچے ظاہرا کشتی کے روکنے مین نہایت کوشش کرے لیکن چونکہ دہار دریا کی اوس
مقام پر از بس تیز ہے اور باغ کے چبوترہ سے ٹکرا کر جاتی ہے اسواسطے کشتی ہرگز نہ رک سکے گی اور
خواہ مخواہ قریب باغ کے ہو کر گذر جائیگی اگر قضا عند اللہ شاہزادی طلب فرما کر کچہہ استفسار فرمائے
تو اپنی ناواقفی اور ملاح کی مدہوشی بیان کر دے اور جہانتک ممکن ہو ہم لوگون پر آنچ نہ آنے دے
یہہ رائے سبنے پسند کی اور مین بہی سنکر از بس خوش ہوا قصہ مختصر رفقا نے اوسیوقت لاکہہ روپیہ
نقد اونکے افسر ونکو پہونچا دئے اور ایک ملاح کو بمشکل ایک ہزار روپیہ کی طمع سے راضی کیا دوسرے
روز شام کو کہ شاہزادی کے نکلنے کا یقینی وقت تہا بندہ نہا دہو پوشاک بدل کشتی مین سوار ہو
باغ کیجانب روانہ ہوا ملاح نے تہوڑی شراب پیکر کچہہ اپنے کپڑون پر چہڑک لی اور کہا اگر زیادہ پیکر
مدہوش ہو جاؤن تو خدا جانے کشتی کدہر کی کدہر نکل جائے غرض جب دور سے باغ دکہائی دیا تو
ملاح کشتی کو چہوڑ خود بخود ناچنے لگا اور قریب پہونچتے پہونچتے دانستہ بیہوش ہو ایک کونے مین گر پڑا
مینے ظاہرا حکمت عملی سے کشتی کو روکنا شروع کیا مگر جون جون آگے بڑہتا تہا دل تہر تہر کانپتا تہا اور
کلیجہ قابو سے نکلا جاتا تہا جب نزدیک پہونچا تو دیکہا شاہزادی اوسی جلوس سے شراب حسن مین مست
آنکہین چرہائے بیٹہی ہے دیکہتے ہی آنکہون مین چکا چوند آگئی ہاتہہ پاؤن پہول گئے رشتہ رسن گم

کشتی کو پکڑ کہڑے کا کہڑا رہ گیا محافظان دریا نے غل مچانا شروع کیا بلکہ دو ایک تیر بہی باد ہوائی چلا دئے
لیکن یہان کسکو ہوش تہا جو اونکا جواب دیتا یا کشتی کو روکتا ملاح شراب سے مست مین جی عشق سے
سرشار آخر سب جہک مارکے خاموش ہو رہے اتنے مین کشتی لے اوسی باغ کے چبوترہ سے ٹکر کہائی
دوربین حسب حکم شاہزادی کے پکڑے گئے خواصون نے فوراً میری مشکین باندہ شاہزادی کے روبرو
کہڑا کر دیا ارادہ تہا کہ اگر اوس دریاے حسن کے قریب پہونچا تو جان سے ہاتہ دہوکر جو زبان پر آئیگا
کہہ گذرونگا لیکن وہ حسن خداداد قریب سے دیکہتے ہی ہوش باختہ ہوگئے اور زبان پر گویا کسی نے
قفل جڑ دیا شاہزادی نے کئی بار سر سے پاؤن تک مجہے دیکہا ایک خواص کیطرف دیکہا اوسنے آگے بڑہکر
مجہسے کہا ملکۂ آفاق اس جرم بے معنی کا سبب دریافت فرماتی ہین میری زبان سے نکلا ملکۂ آفاق کو
خداوند کریم تا قیامت سلامت رکہے اور اس سے زیادہ رحم و کرم عنایت فرمائے وہ تو کچہہ نہین فرماتین
بلکہ میری پریشانی اور سرگردانی ملاحظہ فرماکر کچہہ انعام مرحمت فرمائین تو تعجب نہین مگر تو ناحق کی شفقت
بگہارتی ہے یہہ سنکر شاہزادی نے موہنہ پہیر لیا مین قیاس کہتا ہون کہ شاید اس بات پر اوس غنچہ
محبوبی کو ہنسی آئی ہوگی مگر اوس خواص قطامہ نے آنکہین نکالکر کہا بس بس یہہ بادشاہون کا
دربار ہے زیادہ بیہودہ بڑبڑ لگا کر جو بات پوچہی گئی ہے اوسکا جواب دے اتنے مین شاہزادی نے
جو موہنہ پہیرا تو پہلے سے زیادہ میری آنکہون مین سرخ معلوم ہوا تب تو میرے اوسان خطا ہوگئے
عرض کیا جہان پناہ مین غریب الوطن امریکہ کا رہنے والا تجارت پیشہ اس شہر مین نووارد ہون
واسطے سیر دریا کے اس کشتی پر دو روپیہ ملاح کو دیکر سوار ہوا تہا اور جسوقت سوار ہوا تہا یہہ ملاح
بہلا چنگا ہوش مین تہا مگر بعد سوار ہونیکے اور تہوڑی دور نکل جانے کے معلوم ہوا کہ یہہ شراب
حد سے زیادہ پئے ہوئے ہے کیونکہ جون جون ٹہنڈی ہوا دریا کی اسکے جسم کو لگتی گئی نشہ بڑہتا گیا
حتی کہ کئی بار اسنے مجہے ڈہکیل دینے کا ارادہ کیا لیکن کچہہ حیات مستعار باقی تہی اور حضور کے دیدار
سے مشرف ہونا لکہا تہا نشے مین اسکا ہاتہ پورا نہ پڑا آخرش جب قریب اس باغ کے کشتی پہونچی اور
محافظان دریا نے شور و غل مچانا شروع کیا تب خیال آیا کہ شاید ادہر سے کسی کشتی کے گذرنے کا حکم

تھین اگرچہ فن ملاحی سے واقف نتھا مگر مجبور پتوار لیکر کھڑا ہوگیا اور ملاحونکی نقل کرنے لگا اتنے مین پاسبانان باغ کا ایک تیر اسقدر قریب ہوکر نکلا کہ جسکے سناٹے سے پتوار ہاتھ سے چھوٹ پڑا اور مین سکتے کے عالم مین سکان کشتی کو پکڑ کے کھڑے کا کھڑا رہ گیا بخدا ہوش مین جب آیا ہون جب حضور کے قدمون تک پہونچ چکا ہون اب حضور مختار ہین اس جرم کیواسطے جاہے جو کچھہ سزا تجویز فرمائین یہہ تمام مصیبت نامہ سنکر فرمایا ملاح کو صرف چوبیس بیت لگاکر چھوڑ دیا جائے اور کشتی کو اسی جگہہ آگ لگا دیجائے اور میری نسبت نہایت رحم سے ارشاد ہوا اسکے واسطے اسیقدر کافی ہے کہ تین شبانہ روز اس چبوترہ کے نیچے گلے گلے پانی مین کھڑا رہے اگرچہ یہہ حکم میرے ترپنے کے لئے کچھہ کم نتھا لیکن مین یہہ سوچکر نہایت خوش ہوا کہ بلا سے پانی کی آفت سہی لیکن اوس دربائے حسن کی زیارت تو بلا تشویش تین روز تک دونون وقت میسر آئیگی اور کیون نہ خوش ہوتا لاکھہ روپیہ صرف کرکے یہہ آفت مول لی تھی غرض بموجب حکم اوس فتنۂ عالم کے ملاح کو چوبیس بیت لگاکر چھوڑ دیا اور کشتی اوسیوقت جلاکر خاک کر دی گئی اور مجھے دو شخصون نے پکڑ کر گلے گلے پانی مین کھڑا کر دیا وہ رات بمشکل بھوکے پیاسے تڑپ تڑپ کر اس امید پر کاٹی کہ علی الصباح وہ جمال جہان آرا خوب سیر ہوکر دیکھینگے لیکن اللہ رے ستم ایجادی ہواخوری ہی چھوڑ دی جب قریب پہر بہر کے دن چڑہ گیا اور بالکل تشریف آوری سے مین ناامید ہوگیا تو ایک خواص کو سامنے ایک دریچہ مین کھڑا دیکھکر باواز بلند مینے کہا آج ملکۂ آفاق ہواخوری کے واسطے تشریف نلائین جو ہم اسیر اپنے آب و دانہ کی نسبت کچھہ گذارش کرتے یہہ سنکر خواص نے جواب دیا جہان پناہ نے حکم دیا ہے تین روز تک ہم ہواخوری کو نہین جائینگے یہہ سنکر بے اختیار میرے آنسو نکل پڑے اور چاہتا تھا کہ باواز بلند اس شعر کا مضمون ادا کرون

شعر

نصیب ما زباغ آفرینش میوۂ غم شد	نہالے راکہ پروردیم آخر نخل ماتم شد

لیکن خواص نے رحم کہا کر انگلی سے دائین طرف اشارہ کیا کہ خبردار شاہزادی بیٹھی ہے کچھہ بیجا بول نہ اوٹھیو مینے جو گردن پھیری دیکھتا کیا ہون آفتاب جہانتاب کیطرح دریچہ سے گردن نکالے میری طرف دیکھہ رہی ہے مگر میرے دیکھتے ہی پیچھے ہٹ گئی اور ایک خواص کی معرفت حکم دیا خبردار

اگر اب گردن اونچی کی تو سر اوتر دا دیا جائیگا مینے خاموش حکم سنتے ہی سر نیچا کر لیا تہوڑی دیر بعد وہ
ہی خواص ایک گلاس پانی کا لبریز بہرا ہوا لیکر میری طرف آئی مین نے اپنے دل مین کہا دیکہیئے اب کیا گل
کہلتا ہے خدا خیر کرے کیونکہ منع کرنے کے بعد بہی دو ایک مرتبہ ذرہ گردن اونچی کر کے کن آنکہون سے
دیکہا تو بیشک ہے شاید اسی تعزیر مین زہر ہلاہل گہولکر تیرے پینے کے واسطے بہیجا ہو ورنہ خالی پانی
کی کیا ضرورت تہی در یا مین تو مین آپ ہی کہڑا ہون اتنے مین اوسی قطامہ نے پاس آکر وہ گلاس
کو دیا اور کہا اسے جا کر اس شخص کے سر پر رکہہ دے اور سمجہا دے کہ اگر ایک قطرہ اسمین سے
پیمانہ عمر تیرا چہلکا دیا جائیگا مگر خاطر جمع رہے رات کو یہہ گلاس اوتار لیا جائیگا اب مجہے مجبوراً
خاموش کہڑا رہنا پڑا لیکن جب کہڑکی مین سے معشوق کی آواز آتی تہی بے اختیار یہہ ہی جی
تہا جو ہو سو ہو ذرا گردن اوٹہا کر دیکہہ تو لو چنانچہ قریب شام کے ایسا خیال جانان مین مدہوش
ہوا کہ بے اختیار گردن اوٹہ گئی اور گلاس پانی مین گر پڑا اوسوقت شاہزادی تنہا دریچہ مین بیٹہی
کچہہ لکہہ رہی تہی گلاس کے گرتے ہی میرا ایسا حال ہوا جیسے کوئی سوتے سوتے چونک پڑتا ہے فوراً غوطہ
مار کر گلاس کو آدہی دور سے پکڑ لیا اور جہٹ پٹ پانی سے لبریز کر سر پر رکہہ لیا غرض اسی جانکاہی سے
بمشکل شام ہوئی کچہہ اندہیرا ہو جانے کے بعد وہ گلاس میرے سر سے اوتار لیا گیا اور دروازہ باغ کا
بند ہو گیا اگرچہ ایک شب اور ایک دن مجہے فاقہ سے گذر گیا لیکن شاہزادی کے تصور مین اور وصل
جانان کی اودہیڑ بن مین مطلق بہوک کی خواہش نہ معلوم ہوئی اور پانی مین کہڑے رہنے کے باعث
کچہہ نیند بہی اوڑ گئی تہی جسوقت آدہی رات ہوئی آہستہ سے کسی نے باغ کا دروازہ کہولا اور کنارہ
پر آکر مجہے آواز دی مین ڈرتے ڈرتے کنارہ پر آیا دیکہا ایک عورت نقاب پوش میلے کچیلے کپڑے پہنے
ہوئے ایک سینی مین کہانا لیئے بیٹہی ہے جب مین پاس پہونچا تو آہستہ سے کہا مین شاہزادی کی کا بڑا
ہون تیری بیکسی اور بے بسی پر رحم کہا کر شاہزادی سے پوشیدہ یہہ کہانا لائی ہون چپکے سے کہا لے
اور اسی چبوترہ پر سو رہ صبح اوٹہکر پہر پانی مین کہڑا ہو جائیو ہماری شاہزادی لاڈلی بہت دن
چڑہے آرام فرما کر اوٹہتی ہین اور بغیر اونکی اجازت کسیکی مجال نہین کہ اسطرف کے کواڑ کہولے یا ادہر

مین آیا ہے کہ گرین لینڈ مین سوا یخ برف اور پتھر کے کوئی شے پیدا نہین ہوتی اور عمدہ غذا
باشندگان جزیرہ کی صرف مچھلیان ہین یا اور دوسرے دریائی جانور انہین وجوہات سے وہان
کے رہنے والے اکثر پست قد اور بدصورت ہوتے ہین اور عقل وشعور مین بہی کچھہ واجبی ہی حصہ
اونکے ہاتھہ لگا ہے لیکن شکر خداوند کریم کا کہ قبل میری پیدایش کے سنہ ۱۸۴۲ء مین میرے باپ جنہیوا
نے گرین لینڈ کو چھوڑ کر اپنی بود وباش خاص شہر کوئی بک مین اختیار کر لی تہی جو ملک
کینیڈا کا دار السلطنت ہے اور دریاے سینٹ لارنس پر واقع ہے کیونکہ ابتدا مین اوسکی
تجارت صرف جہاز کے تختون اور پوستین وغیرہ پر منحصر تہی جو خاص اس ملک مین بکثرت پیدا ہوتا ہے
اور آب وہوا بہی یہان کی بہ نسبت گرین لینڈ کے بدرجہا نفیس اور فرح بخش ہے طول اس ملک
یعنی کینیڈا کا چودہ سو میل کا اور عرض دو سو سے چار سو میل تک کا ہے اور شاید آدمی بہی قریب
بیس لاکھہ کے آباد ہین رفتہ رفتہ خدا کی عنایت سے بعد میری ولادت کے سنہ ۱۸۴۹ء مین اسقدر ترقی میرے
باپنے حاصل کی کہ پانچ نائب اپنی طرف سے شمالی امریکہ کے مختلف اضلاع مین مقرر فرمائے یعنی گرین
لینڈ و نووا اسکوشیا و واشنگٹن و میکسیکو اور گوئٹیمالا مین جہان سے مختلف قسم کا اسباب
آنے جانے لگا اور تمام تاجر حد سے زیادہ عزت وتوقیر کرنے لگے چنانچہ اسیواسطے اگرچہ اصلی نام میرا
سملیوا ہے لیکن ماباپ پیار سے ویلکم ویلکم کہتے ہین اور خاطر داری مین بہی کوئی دقیقہ فروگذاشت
نہین کرتے کیونکہ علاوہ اس مبارک قدمی کے اکلوتہ ہون کبہی مین اکیلو تہ اور ماباپ کی عدول حکمی مین بہی
دانستہ کبہی کسیطرح کی جرأت نہین کی غرض جبکہ سن تابعدار کا قریب پانچ برس کے پہونچا اور کچہہ
قابلیت قبولیت کی حاصل کی تو اکثر طبیعت خاکسار کی بسبب زیادتی سردی کے ملک کینیڈا
مین علیل رہنے لگی اور باوجود اسقدر نفاست کے ہرگز آب وہوا وہان کی میرے مزاج کے موافق
نہ پڑی ناچار میرے باپنے بسبب میری محبت کے سنہ ۱۸۵۲ء مین اپنی بود وباش شہر نیو یورک
مین جو ملک نووا کے بڑے شہرون مین سے خاص ملک کینیڈا کے جنوب مین واقع ہے اختیار کر لی
کیونکہ یہہ ملک بہ نسبت کینیڈا کے کسیقدر زرخیز اور سیراب ہے اور ہر ملک کی اجناس اور فلزات

دوستانہ سمجہاتی ہون خبردار یہہ ذکر زنہار کسی اگر زندگی ہے تو تادم واپسین اسکا شکر ادا کرتا رہونگا
تو زندہ زمین مین گڑوا دیا جائیگا کیونکہ ہماری | کاش صد داغ دگر می بود بر بالاے او | بیتہ
استغفر اللہ مین کیا ایسا دیوانہ ہون جو ہر کس وناکس تمام رفیق وملازم میری زندگی سے مایوس
تو صرف اسواسطے بیان کیا ہے کہ آپ میری شکستہ حالی دیکہہ کر ہمسے ہوئے اور کہا آج تین روز سے
بہی معلوم ہوتی ہین فرمایا مجہہ سے بہی بیان کرنیکو کہون کے آنسو خشک ہوگئے دل قابو مین نہین
راز خود ایسا صاحب بینش کمن زنہار فاش تم سب پتہرون سے سر پہوڑ پہوڑ کر مرجاتے اب یہہ تو فرمایئے
آج چونکہ زیادہ ترحد تک گفتگو کی نوبت معاملہ پیش آیا تب مینے ابتدا سے انتہا تک موبمو اپنا سب
بہی اتفاقیہ سن پائی تہی مجہے اوس وجمال کی حد سے زیادہ تعریف کی سبکے سنتے ہی سر پیٹ لیا اور کہا
معلوم ہوئی مینے پوست کندہ بلا تامل ہے | دل مگر ایسے کو دے بیٹہنا نادانی ہے | استغفر اللہ
مقال شاہزادی للارخ دیکہنے مین کیا سننے مین نہین آئی جو شمع وہو کر تیر کا کلیجہ رکہے اوس سے
کون مجہے قبول زوال لگائے اور آپکی عقل پر تعجب آتا ہے کہ باوصفیکہ اوسکی جفاکاری کا حال
بہی سن چکے تہے پہر اوسکے دیکہنے کا قصد کیا اور دیدہ ودانستہ مصیبت مین مبتلا ہوئے اب ہرگز
اس شہر مین رہنے کی صلاح نہ دینگے شب بخیر کل یہان سے کوچ کیجئے مین نے کہا بہتہ مجہہ سے
ملکجی نے دو خدا خدا کرکے اوس بت کافر کے ظلم وستم سے جان بچی ہے سو تم دوستی کے پردہ مین مجہولی
لیکر تمام کرڈالو یون نہ مرے یون گئے ہمارا تو ہر طرح قتل ہوا اونہون نے جواب دیا مین ہزار بار
حال درست ہوگا فضل الہی سے آپکی کلفت بہی دور ہوجائیگی ہم دوست نہین آج شام کو پہر
اختیار کیا ہوتا ہے دانا ہین جو کام کرینگے سمجہہ بوجہہ کر کرینگے غرض دوسرے روز سے تہیہ سفر ہوا
لیکن افسوس ہفتہ بہر سامان درست کرکے آن گہیرا کہ بس اب کل یہان سے تشریف لے چلیے مینے
سخت غم واسطے ذرا میری داستان تو سن لو تمکو معلوم ہے کہ مینے یہہ آٹہہ دس روز محبوب
تو سمجہو کہ ہین کس عذاب سے کاٹے ہین نہ دنکو آرام ملا ہے نہ رات کو نیند آئی ہے روتے روتے
اسامنے صبح ہوگئی ہے تڑپ تڑپ صبح سے شام کر پائی ہے نہ کہانے کو جی چاہتا ہے نہ ہوا خوری سے

دل بہلتا ہے چلنے کا ذکر گو تم دل لگی سے کرو مگر میرا سنگ کلیجہ دہلتا ہے آج تک تمہاری شرم سے اگرچہ
اُف کا کلمہ زبان سے نہین نکالا مگر جگر پارہ پارہ ہو گیا صدمۂ ہجر اوٹھانے کی طاقت نہ رہی دل مضمحل
ہو کر ناکارہ ہو گیا باوجود اس زور شور کے ہیچ بنا دون فقط اتنی آرزو ہے کہ ایکبار اور سیر ہو کر وہ
جمال جہان آرا دیکھ لون اور کیا تم نہین جانتے کسی قیامت قامت کے روبرو پہلے ہی پہلے جانا
دانستہ مردم دیدہ کو سولی چڑھانا ہے بیچارہ عاشق دل روکے یا طبیعت کو تھامے بیہوشی کا کالا ہو
معشوق کی شکل کس صورت سے دیکھنے پائے دوسری مرتبہ البتہ کچھ دکھا بھالی کی نوبت آتی ہوگی
سوا اسکے بہت ہی آزما دیکھون لیکن مشکل یہہ ہے کہ کیونکر سمجھاؤن رحم و کرم اس ملک مین
عنقا ہے وہ تمہارے واسطے کہان سے لاؤن **شعر**

نکوہش ناصح بیربطی شور جنون آئی | ہوا ہے خندۂ احباب بخیہ جیب و دامن مین
سنجا ہون نیک ہون یا بد ہون پر صحبت مخالف ہے | جو گل ہون تو ہون گلخن مین جو خس ہون تو ہون گلشن مین

رفقا یہہ سنکر کہنے لگے کسی نے سچ کہا ہے دیوانہ بکار خویش ہوشیار۔ ماشاء اللہ ابھی دیدار یار سے
کبھی تمہاری طبیعت سیر نہین ہوئی حالانکہ دریائے حسن مین غوطے کہائے کچھ دیر نہین ہوئی آپ برا مانین یا
باغ کا یار تو ہرگز صلاح نہ دینگے کہ آپکے دشمن تکلیف اوٹھائین اور ہم بیٹھے تماشا دیکھا کرین مین نے کہا
مین جہان ناملہ ہے ظالم کے نیچے ہون کوئی پتنے چپکے کیسے چہوئین اول سے آخر تک زلیخا سن گئے عورت
داخل ہونے لے ہوئے تو فرمائیے مین شکایت کس بات کی کر رہا ہون شوخی کی یا ایام دوری کی اس
چشم انتظار کیطرح اسکے عرصہ مین کبھی تمنے میری زبان سے یہہ بھی سُنا اوف تو تین روز دریا مین
جاتا ہون کہ
برسے لہرے میرا اک مین دم آگیا اور کیا مین ایسا باولا تھا جو یہ کلمہ زبان پر لاتا سننے والے نہ کہتے
ماشاء اللہ کیا آپ نمک لاہوری کے اوگالدان تھے کالے باغ کے بنے ہوئے یا دیوالی کے کھلونے تھے
شکر کے ڈلے ہوئے جو سیلاب پاتے ہی بہہ گئے یا پانی کے صدمے سے گھل کر رہ گئے اور تم اتنا غنیمت
نہین سمجھتے ہو۔ اب تک مین سبکا لحاظ و پاس کیے جاتا ہون یعنی چلنے کو تیار ہون صرف ایک بار دیکھنے
کی آرزو بیان کرتا ہون ورنہ تم جانتے ہو معشوق کا شہر چھوڑنے کو میرا جی چاہتا ہوگا **شعر**

چنان از دام عشق او بریدن ننگ میدانم | کہ رنگے گر ز رخسارم پرد مجبوب میگردم

یہہ سنکر تو وہ اپنے دل مین قایل ہوئے کہ فی الواقع اگر یہہ چلنے سے انکار کردے تو ہم کیا کر سکتے ہین آخر تا بمقدار رہی ہین اس لحاظ سے کہنے لگے خیر اگر ایسا ہی جی چاہتا ہے تو شغل سابق کے بارے دو دن لگا کر دیکھہ لیجئے بلکہ ایک روز کے عوض دو دو روز مین سیر حاصل کر لیجئے مینے کہا اور کیا تمنے مجھے بالکل ہی سودائی مقرر کر لیا کیا مین یہہ چاہتا ہون کہ کشتی مین سوار ہوکر ادہر پہونچون اور اپنے ہاتھون اپنے اوپر آفت برپا کرون **شعر**

حیف رسوا شدم از عشق من شیدائے | عشق خوب است ولیکن نہ باین سوائی

غرض بہ ہزار مشکل یہہ دم دے سبکو راضی کیا اور دوسرے روز علی الصباح یار چار آدمیون کو تو وہین ایک گوشہ مین بٹھا دیا اور آپ اونہین درختون کے غنچہ مین جا چھپا جسوقت آفتاب نے دریچہ مشرق سے سر نکالا اور اوس ماہ بے مہر نے خورشید جہانتاب کی مانند باغ سے طلوع فرمایا بس دیکھتے ہی زخم جگر ہرے ہوگئے اور یہہ ہی خیال آیا ہزار رفیق جھک مارین ایک نہ مانو اسی شہر مین اسی باغ کے لگے جان دو غرض دیر تک شاہزادی تو بیٹھی شکار کھیلا کی اور مین اپنے دل مین یہہ ہی منصوبے گانٹھا کیا اتنے مین آفتاب تیز ہوگیا اور شاہزادی لاڈلی بہار بوستان کیطرح باغ مین تشریف لیگئی جیسے اوٹھتے ہی بے اختیار میری زبان سے نکلا **شعر**

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد | بوئے گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد

آخر ش اوس غنچہ محبوبی کے تشریف لیجانے کے بعد مین نے بھی اوٹھکر گھر کو جانا چاہا مگر پھر سوچا رفیق بڑی بلا ہین ہزار باتین پھسلاؤن لیکن ایک نہ مانین گے زبردستی کھینچکر وطن کو لیجائین گے اس سے بہتر ہے آج شام کو پھر زیارت کرلو اور دلکو سمجھاؤ ایسے ستم شعار سے آنکھہ لڑانا جانکر قضا کو مہمان بلانا ہے یہہ سوچکر پھر بیٹھہ گیا اور شام تک واہی تباہی مباحثہ دل سے کرتا رہا جب تھوڑا سا دن باقی رہا تو شاہزادی بوئے گل کیطرح پھر باغ سے باہر تشریف لائی اوسوقت سرخ پوشاک سر سے پاؤن تک پہنے ہوئے تھی جسکے دیکھتے ہی آفتاب مشرق کا راستہ بھول گیا میری آنکھون مین شفق پھول گیا وہین بیٹھے بیٹھے سر سے پاؤن تک بلائین لین اور کلیجہ پکڑ کر بیقرار ہوگیا ایک کانٹا سا سینے کے پار ہوگیا جب کچھہ

دل کی تپش کم ہوئی تو بے سوچے سمجھے کپڑون سمیت دہم سے پانی مین کود پڑا اور وہان سے ترچہا شاہزادی کی آنکہہ بچا بلا خوف وخطر تیرتا ہوا اوسی چبوترہ کے نیچے آ نکلا ابہی پیٹ مین سانس بہی نسمائی تہی کہ دل کی اضطرابی کے سبب اوسیطرح بہیگا بہاگا سر سے پاؤن تک تر بتر کپڑے پانی مین شرابور دونون ہاتہہ بغلون مین مارے ہوئے ضعف سے ہانپتا سردی سے کانپتا حاضر شاہزادی کے روبرو خاموش صورت تصویر جا کہڑا ہوا اوسوقت شاید میری کچہہ عجیب ہیئت ہوگئی ہوگی کہ یکایک تمام خواصین کہلکہلا کر ہنس پڑین اور وہ کان ملاحت بہی اپنے ہونٹہہ دانتون مین دبا کر رہ گئی اونکو دیکہکر مین بہی اپنی بغلین جہانکنے لگا اور چاہا کچہہ بولون مگر زبان نے بالکل یاری نہ دی ناچار وحشیون کیطرح ہر ایک کا مونہہ گہورنے لگا اور خود اپنی اس حرکت پر بہت نادم ہوا ادہر تو میرا یہہ حال تہا اودہر شاہزادی نے تہوڑی دیر سر سے پاؤن تک کئی بار بغور مجہے ملاحظہ فرمایا پہر ایک خواص کو حکم دیا اس غریب کے چارون طرف خوب آگ روشن کرکے صبح تک اسی جگہہ کہڑا رہنے دو تاکہ بیچارے کے کپڑے اچہی طرح سوکہہ جائین صبح کو ہمارے باغ کی سرحد سے باہر نکالدینا اور کہہ دینا پہر ایسی حرکت نکرے یہنے چاہا جواب دون کیا اس آشنائی کا یہہ ہی انعام تہا یا صرف یہہ شعر سنا دون **شعر**

تنم زار است وجان محزون جگر پر درد ودل پر خون	ترحم کن کہ دیگر نیست تاب تندی خوئیت

مگر سردی کے مارے زبان سے بولا نہ گیا فقط ہکلا کر رہ گیا اور دانت بجنے لگے اسپر اور بہی سبنے قہقہہ لگایا اور شاہزادی لا ترد لی مسکرا کر اوٹہہ کہڑی ہوئی اوسکے اوٹہتے ہی خواصون نے میرے چارون طرف لکڑیون کا انبار لگا بلا خوف وخطر اوسمین آگ لگا دی اگرچہ آگ کے شعلے میرے جسم تک نہین پہونچ سکتے تہے مگر پہر بہی معاذ اللہ سنہا اوسکی لپیٹ سے تہوڑی دیر بعد مین کباب کیطرح سکنے اور شعلے کیطرح تہرانے لگا ہر چند کروٹین بدلتا تہا مگر کسی پہلو آرام نہ آتا تہا اور نہ کسیطرف راستہ پاتا تہا کہ بلا سے نکلکر بہاگ ہی جاؤن صبح تک مجبور رہا ہی ہے آب کیطرح اونہین انگارون پر تڑپتا رہا اور باغ کیطرف نگاہ حسرت ویاس سے دیکہہ دیکہہ کر یہہ شعر پڑہتا رہا **شعر**

بہ گلزار محبت آشیان بستم تماشا کن	چمن بر آتش و من تکیہ بر یکمشت خس دارم	جسو قت سپیدۂ

سحر نمودار ہوا اور سینہ سپہر کے مرہم آفتاب سے پہپولے پہوٹنے لگے خواصون نے باغ سے نکلا اوس آگ کو ٹہنڈا کیا اور میرا ہاتہ پکڑ سیدہا گہر کا راستہ بتادیا مین مجبور اوس آگ سے باہر آکر جسکو فی الواقع گلزار خلیل سمجہے ہوئے تہا بہ ہزار دقت گہر پہونچا اور تسکین خاطر کے لیے تمام راستہ یہ شعر پڑہتا گیا شعر

چون توان گفتن کہ جور ش کاش بودی اندکے	اندکے بودی بقدر بسیار بودے کاشکے

جب گہر پہونچا تو رفقا نے میرا حال دگرگون دیکہہ کر سر پیٹ لیا اور کہا افسوس ہر چند ہمنے آپکو سمجہایا مگر مطلق ہمارا کہنا آپکی سمجہہ مین نہ آیا بہلا ایسے معشوق ستمگر سے کوئی بہی دل لگاتا ہے اور کسیکو بہی آپنے معشوق کے ہاتہ سے جور و ستم اوٹہاتے سُنا ہے شعر

یار ہر چند کہ رعنا و سہی قد باشد	چون بعشاق نکوئی نکند بد باشد	آپ تو ایسے آپکو بہی

اپنی جانفشانی کا ثمرہ حاصل ہوگیا اور اپنی سینہ کاوی کا اچہی طرح انعام بہر پایا یقین ہے دوبارا یہہ سودا جوش نکرے اور دل کی آرزو پورا کرنے کی ہوس باقی نرہے یہہ ناحق کے طعن و تشنیع سنکر مین بالکل گہنتی سادہ گیا اور خاموش پلنگ پر چادر ہ تان جو تہہ موتہہ خر اٹے لینے لگا مگر آگ نے دل و دماغ تک اسقدر اثر کیا تہا کہ اوسی رات کو سرسام ہوگیا اور صبح ہوتے ہوتے نوبت جانکنی کی پہونچگئی رفقا نے جو دیکہا اب انہین کچہہ بہی باقی نہین گہبرا کر والد بزرگوار کو لکہہ بہیجا اور اطبا حاذق کا علاج معالجہ شروع کر دیا لیکن ایسا سہل علاج پذیر تو یہہ مرض تہا ہی نہین دو مہینے کامل مین بدقت مینے آنکہہ کہولی اور بمشکل بات چیت کرنے کی طاقت حاصل ہوئی ابہی پلنگ سے اوٹہنے کی نوبت نہین آئی تہی کہ رفیقون نے چاہا اسی حال مین اسے یہان سے لے چلین اور اسی حالت نزع مین اٹرکیہ چلکر اسے ٹہنک دین لیکن مینے انکار کیا اور کہا اب تکو یقین ہے کہ مین یہہ صدمہ اوٹہا کر پہر دریا تک جانیکی ہوس کرون گا ذرا مجہہ مین طاقت آجانے دو مین خود چلنے کو تیار ہون بلکہ زندگی ہے تو انشاء اللہ تعالیٰ پہر کبہی اسطرف کا نام بہی میری زبان سے نہ سنو گے شعر

میر دم از در تو باز بتو رو نہ کنم	گر در ت قبلہ شود سجدہ بآنسو نہ کنم

وہ بولے بیشک حضور کی عقل و شعور سے تو ہمین سب طرح اطمینان ہے لیکن اوس ستمگر کو بیٹھے بٹھائے یہ
اودھنگ دشنہ کہڑی ہو تو اوسکا کیا علاج مینے کہا اودہنگ کیسی کہا آپکے تشریف لانے کے پندرہ دن بعد
آدہی رات کے قریب ایک سوار آپکو پوچہتا ہوا آیا تہا مگر اوسکی آواز و انداز سے ایسا ثابت ہوتا تہا کہ
یہ عورت ہے مردانہ بہیس کیے ہوے ہم فوراً تاڑ گئے کہ یہ اوسی جفاجو تندخو کی کوئی خواص
بہیجی ہوئی ہے اور اس بہانہ سے آپکی خبر منگائی ہے کہ آیا زندہ ہے یا نہین اگر زندہ ہے تو کچھ
اور سزا تجویز کیجائے کیونکہ زندہ رہنے پر خوف ہے کہ مبادا پہر ادہر کا قصد کر بیٹھے اور ہمارا عیش
منغص کرے اسواسطے ہمنے بات بنا دی کہ آج ایک ہفتہ ہوا اوسکے رفقا اوسکو اوٹھا لے گئے کیونکہ بیمار شدت
سے تہا اور کوئی صورت بچنے کی نظر نہ آتی تہی اب ہمین یہ خیال ہے کہ اگر خدانخواستہ آپکو کسی نے اوسکے
ملازمین مین سے دیکھ پایا اور رفتہ رفتہ اوس ظالم کو خبر ہو پہنچ گئی تو کیا آفت برپا ہوگی مین نے کہا
تمنے بڑی غلطی کی اگر ایسا ہی تہا تو بتا دیا ہوتا شاید اسی بہانہ سے ایک بار اور آنکہین سینک لیتے شعر

سپند آسا اگر پیش خودم در آتش اندازد	وزان بہتر کہ دور از خویش چون چشم بدم سازد

وہ یہ سنکر بہت ہنسے اور کہا شاید وہ عہد و پیمان جو ابہی کیا تہا یاد نہین رہا یعنی تا بہ زیست پہر اوسطرف
مونہہ نکرینگے مینے کہا ابہی یہ قول و فعل کا کچھہ اعتبار نہین کیونکہ ہوش و حواس اچہی طرح درست نہین ہوئے ہین وہ دونون ہنسے کہا ہمین تو ہوش و حواس
درست ہونیکے بعد بہی آپکا اعتبار نہین شعر

نیست درد عشق خوبان زاہدا درمان احتیاج	گر طبیب این درد بیند ترک درمان میکند

غرض اسی مباحثہ مین آٹھہ سات روز گذر گئے اور مجھہ مین بخوبی چلنے پہرنے کی طاقت آگئی پلنگ سے اوٹھتے
ہی پہر اون تکلیفون کا خیال دل سے جاتا رہا ادہر تو رفقا سفر کی تیاری کرنے لگے ادہر مین در یار تک
پہونچنے کی تدبیرین سوچنے لگا مگر کوئی بات سمجھہ مین نہ آئی آخر ناچار رفقا پر اپنا عندیہ ظاہر کر دیا کہ اگر
ایکبار اور کسیطرح اوس رشک مسیحا کی زیارت کرا دو تو مین ابہی تمہارے ساتھہ جہان کہو چلا چلون یہ
سنتے ہی دانتون مین انگلی دبا کر کہنے لگے افسوس کیا تمنے کبہی عشق کا افسون اور محبت کا افسانہ نہین سنا

اسی سے ہے گلگونہ جگر باش باش	اسی سے ہے غم بلبلونکی معاش	یہی داغ چہاتی پہ لالہ کے ہے	یہی طوق گردن مین ہالہ کے ہے
اسی سے ہوا تلخ شیرین کا عیش	ہے کوہکن کا ہی خواب گران	لگایا گلے اسنے قمری کے طوق	دیا اسنے جعفر کو مجنون پہ فوق

غرض اسقدر عشق و محبت کے عیوب بیان کئے کہ نہ تحریر مین آسکین نہ تقریر مین وہ وس مین اکیلا بہلا کس کا ہوا ہے دبتا آخر زبردستی قایل ہوجانا پڑا اور اس راز کے افشا کردینے کا نتیجہ یہہ نکلا کہ ہردم رفقا میرے ساتھ رہنے لگے تاکہ پوشیدہ کوئیہ دلدار کا قصد نہ کر بیٹھون اور بیٹھے بٹھائے کوئی آفت اپنے واسطے مول نہ لے لون چند روز مین اس قید شدید سے گھبرا کر میرا بھی ناک مین دم آگیا اور مجبور چلنے پر رضامند ہوگیا رفیق تو تیار ہی بیٹھے تھے کہا بسم اللہ کل تشریف لے چلئے مگر اس خوف سے کہ کہین صبح ہوتے ہوتے رائے نہ بدل جائے مجھکو چپاتا اوسیوقت احباب کی ملاقات کو لے نکلے قضا عند اللہ پہلے ہی ہیل ایک سوداگر کی کوٹھی پر پہونچے جیسے بیٹھنے ہی بعد مزاج پرسی کے پوچھا آپکے پاس مرض یرقان کا تو کوئی مجرب نسخہ ہوگا میںنے کہا خیر باشد کیا کیجیے گا کہا آپکو نہیں معلوم یہان کی شاہزادی مس لارڈلی ایک مہینے سے اسی مرض مین مبتلا ہے ہرچند اطبا حاذق علاج مین مصروف ہین مگر کوئی صورت فائدہ کی نظر نہین آتی بلکہ جون جون دوا ہوتی ہے مرض ترقی پکڑتا جاتا ہے اور بادشاہ نے فرط محبت کے سبب تمام سلطنت کا کاروبار چہوڑ رکہا ہے چنانچہ ہمارے اسباب کی فہرست بہی دفتر شاہی مین پڑی جہک مار رہی ہے بادشاہ کا مزاج ٹہکانے ہو اور کاغذات پر دستخط کرے تو قیمت کا روپیہ ہاتھہ آئے یہہ فقرہ سنتے ہی میرا دل دہک سے ہوگیا اوسیوقت گھبرا کر وہان سے اوٹھہ کھڑا ہوا راستہ مین رفقا سے کہا تا صحت شاہزادی لارڈلی کے مین تو اس شہر سے قدم باہر نکالتا نہین اگر تمکو میرے ساتھ رہنا منظور نہین تو خیر امریکہ کو چلے جاؤ وہ بیچارے یہہ سنکر خاموش ہو رہے مگر والد بزرگوار کو تو پہلے ہی لکھہ چکے تھے وہ میری بیماری کا حال سنتے ہی امریکہ سے چل نکلے اور تھوڑے دن بعد ملک ہسپانیہ مین آ اپنے ساتھہ نیویورک کو لیگئے بعد پہونچنے نیویورک کے جو فراق یار مین میرا حال ہوا وہ کچہہ عرض نہین کرسکتا اور ظاہر ہے جسقدر معشوق سے دوری ہوتی جائیگی اوسیقدر دل کا اضطراب بڑہتا جائیگا **شعر**

جدائی از تو بناچار در اوایل عشق		نہان بود کہ بحسرت کسے جوان میرد

غرض مجبور اندر ہی اندر طبیعت پر ضبط اور خاموشی سے رہا کرنا پڑا آخرش رفتہ رفتہ حال دگرگون ہوگیا دل قابو سے جاتا رہا جگر خون ہوگیا **قطعہ**

دل خون شد از امید و نشد یار یار من	اے وائے بر من و دل امیدوار من
از جور روزگار گریم که در فراق	هم روز من سیه شد و هم روزگار من

اتفاقیہ اون هی عرصہ مین ایک حکیم یونانی **مقیاس الامراض** نام بطور سیاحت شہر نیو یورک مین آ نکلے اونکے ہاتھ سے اکثر ایسے مریضون نے شفا پائی جنکی زندگی کی امید بالکل منقطع ہو چکی تہی بلکہ اطبا حاذق جواب دے چکے تہے باوجود اسکے نہ کبھی نبض و قارورہ ملاحظہ کرتے دیکھا نہ کبھی کوئی نسخہ بہلتے سنا چند عرصہ مین گہر گہر اونکی شہرت ہو گئی اور میرے کان تک بہی بہنک پہونچ گئی مین سنتے ہی دوڑا گیا اور مرض یرقان کے بہر با نسخہ کا طلب گار ہوا وہ سنتے ہی یکا یک حالت وجد مین آ کر کہنے لگی روحی فداک یا اوستاد مینے اپنے دل مین کہا یہ حکیم صاحب تو ہم سے بہی زیادہ کسی خبط مین گرفتار معلوم ہوتے ہین علاج کیا خاک کرتے ہونگے اور کوئی انکے ہاتہ سے شفا کیا پاتا ہوگا لیکن اونکے خوف سے دم نہ مار چپکا بیٹہا رہا تہوڑی دیر بعد جب خود بخود جوش و خروش کم ہو گیا تو میری طرف مخاطب ہو کر فرمانے لگے اس مرض کیواسطے سنگ یرقان سے بہتر کوئی علاج نہین فقط اسکا گلے مین باندہ دینا کفایت کرتا ہے لیکن جزیرہ سیلان کے سوائے کسی اور ولایت مین یہہ پیدا نہین ہوتا اکثر حکما نے اسکے بہم پہونچانے کی یہہ تدبیر نکالی ہے کہ **فتح اللقا** کے چہوٹے بچہ کو جسکو بیگدی کہتے ہین ہلدی سے رنگ کر اوسکے آشیانہ مین ڈال دیتے ہین جب وہ آ کر بچہ کو زرد رنگا ہوا دیکہتا ہے تو مرض یرقان کے شبہ مین جزیرہ سیلان کیطرف پرواز کرتا ہے اور **سنگ یرقان** لا کر اپنے آشیانہ مین رکہ دیتا ہے جسکو حکما تلاش کر کے نکال لیتے ہین لیکن یہہ امر کچہہ قابل اعتبار کے نہین کیا معنی فتح اللقا جا تو رہے اگر سنگ یرقان نہ دستیاب ہوا تو خالی لوٹ آئیگا سوائے اسکے یہہ امر مشروط ہے اوسکے چہوٹے بچہ ہونے پر جو خاص ملک اور خاص موسم مین ہی ہو سکتا ہے ہان اگر تو خود جزیرہ سیلان کا قصد کرے تو ایک سہل ترکیب اوسکے میسر آنیکی بتا دی جائے مین یہہ سنتے ہی قدمون پر گر پڑا کہ خدا کے واسطے کوئی تدبیر بتائیے مین ابہی سر آنکھون سے جانے کو موجود ہون فرمایا بادشاہ سیلان کے دواخانہ مین ہینے بچشم خود دیکہا ہے ایک سونے کی ڈبیہ مین زرد مخمل کاشانی مین لپٹا ہوا داہنی سمت ایک صندلی

کی الماری مین رکہا ہے لیکن بسبب اسکے کہ وہ ایکہی ہی گذارہ گیاہے شاید بادشاہ دینے مین انکار کرے ہان وہان کا شاہزادہ جسکا نام نامی **منصور الزمان تاج بخش گیتی ستان** ہے بادشاہان روے زمین کی تصویرون سے ازبس شوق رکہتا ہے مین ایک مرقع اوسکی نذر کے واسطے دیے دیتا ہون تو خود لیجاکر اوسکی خدمت مین پیش کر یقین ہے ملاحظہ فرماکر نہایت محظوظ ہوگا اور حسب الطلب اوسکے صلہ مین سنگ یرقان عنایت فرمائیگا مینے کہا للہ وہ مرقع جلد مرحمت فرمائے تاکہ آپکی عنایت سے اپنی مراد کو پہونچون حکیم صاحبنے اوسیوقت اپنے جزدان سے یہی مرقع جو حضور کے روبرو رکہا ہے اور جسمین تمام اون بادشاہان ملک آمریکہ کی تصویرین ہین جو بالفعل حکمرانی کررہے ہین نکال کر دیا اور فرمایا کہ اسکی مرمت کسی کامل مصور سے کرالینی چاہیے کیونکہ طوفان نوح مین اکثر تصویرین بہیگکر کسیقدر خراب ہوگئین ہین بعد تیار ہوجانیکے ایک نظر سکو پہر دکہا لینا مین یہہ سنکر حیرت سے حکیم صاحب کا مونہہ دیکہنے لگا اور اپنے دل مین سوچا بادشاہان حال کو طوفان نوح کے زمانہ سے کیا نسبت شاید حکیم صاحب کی حواس اچھی طرح نہین لیکن بسبب لحاظ کے کچہہ بول نہ سکا آداب عرض کرکے دم بخود چلا آیا گہر آتے ہی ایک مصور پینٹر نامی کو کہ فی الجملہ اس فن مین کمال رکہتا ہے بلاکر یہہ مرقع درست کرنے کو دیا اور خود والد بزرگوار کی خدمت مین حاضر ہوکر گذارش کیا غلام کی طبیعت دوچار دن سے ازبس پریشان رہتی ہے اگر حکم ہو چند روز کے واسطے ملک برزیل اپنے چچا کے پاس ہو آؤن شاید آب وہوا کی تبدیلی سے کچہہ دل محزون سنبہل جائے فرمایا اگر یہہ علاج اپنے حق مین بہتر جانتے ہو تو بسم اللہ ہو آؤ ہم بخوشی اجازت دیتے ہین مینے ادہر سے اطمینان حاصل کرکے مصور سے تصویرون کا تقاضا کرنا شروع کیا اوسنے آٹہہ دس روز مین حسب دلخواہ مرقع درست کرکے میرے حوالہ کیا مین وہ مرقع لیکر حکیم صاحب کی خدمت مین حاضر ہوا فرمایا ہان اب شاہزادہ منصور الزمان کے پیش کرنے کے قابل ہوگیا مگر بالفعل ہمارے پاس چہوڑ جاؤ جس روز کوچ کی تیاری ہولے جانا مین نے عرض کیا صبح کو انشاءاللہ تعالے مصمم ارادہ ہے فرمایا خیر رات کو ہم دیکہہ رکہین گے صبح ادہری سے

اسے لیتے ہوئے چلے جانا ہین بموجب حکم کے مرقع چھوڑکر گھر چلا آیا سامان سفر کا تو پہلے ہی سے درست
کر رکھا تھا علی الصباح والدین سے رخصت ہو پہر حکیم صاحب کی خدمت ہین حاضر ہوا وہ میرے
منتظر ہی بیٹھے تھے دیکھتے ہی مرقع حوالہ کردیا مینے اوسیطرح رومال مین لپٹا لپٹایا بغیر دیکھے صندوق
مین رکھہ لیا اور کوچ درکوچ چند روز مین ملک برنزل اور وہان سے رنگیا نا اپنے چچا کے
گھر پہونچا چچا یکایک مجھے دیکھہ کر گھبرا گیا اور آنے کا سبب پوچھنے لگا مینے کہا والد بزرگوار سے کسی
معتبر شخص نے بیان کیا ہے کہ جزیرہ سیلان مین موتی اور مونگا بکثرت پیدا ہوتا ہے اور بادشاہ
ہمیشہ پانچ سال کے واسطے ان چیزون کا ٹھیکہ رعیت کو دیتا ہے جسنے یہہ ٹھیکہ ایکبار لے لیا ہی
تمام عمر کو نہال ہوگیا۔ اب پہلے ٹھیکہ کی میعاد قریب الاختتام ہے اور شاید دوسرے مہینے کے اخیر
پہر نیلام جدید ہوا چاہتا ہے اسواسطے بہ تعجیل تمام مجھے روانہ فرمایا ہے تاکہ خود موقع پر پہونچکر اپنے
نام سے یہہ نیلام خریدلون چونکہ آپکی قدمبوسی کو ایک عرصہ دراز گذر گیا تھا اسواسطے ادہر ہوکر
چلا آیا کل انشاء اللہ تعالے جزیرہ سیلان روانہ ہوجاؤنگا آپ ابہوقت حکم دیدین کہ دو جہاز
میری ہمراہی کیواسطے تیار رہین چچا میرے اس فقرہ مین ایسا آیا کہ خود دوسرے دن بتاکید مجھے
جہاز پر سوار کراسطرف کو روانہ کردیا خدا کی عنایت سے ہوا موافق تہی غلام چند روز مین یہان
پہونچ گیا اور یاوری طالع سے دوسرے ہی دن قدمبوسی حاصل ہوگئی اصل کیفیت اس مرقع
کے ہاتھہ آنے کی یہہ تہی جو خدمت اقدس مین گذارش کی گئی اب نہین معلوم بنفیر اسکو مرقع مین
رکھکر بہول گیا ہے یا حکیم مقیاس الامراض نے دانستہ رکھدی ہے شاہزادہ نے یہہ داستان استماع
فرماکر چاہا کہ اپنے سوز باطنی سے وزیر کو بہی آگاہ کردے لیکن معاً خیال آگیا کہ ہرکس وناکس کے
روبرو اپنا راز افشا کرنا مناسب نہین اسلئے سنگ یرقان کی ڈبیہ اوسی پتہ سے جو حکیم مقیاس الامراض
نے بیان کیا تھا نکالکر مع خلعت بیش بہا اور زر نقد کثیر وزیر کو عنایت فرمائی وزیر نہایت شاد
و فرحان شاہزادہ منصور الزمان کی خدمت مین آداب بجالاکر رخصت ہوا ؛

شاہزادہ منصور الزمان کا ولولہ عشق سے بیتاب ہو کر امریکہ کیطرف روانہ

ہونا اور وہان سے ایک امید موہوم پر پرتگیز کی جانب کوچ فرمانا راستہ مین جہاز کی تباہی ہے اور صرف غم مفارقت کی ہمراہی ۔ رباعی

آنانکہ زعشق رنگ و بوی دارند | از آب دو دیدہ آبروی دارند | چون غنچہ بصد زبان خموشند ولی | در پردہ بخویش گفتگوی دارند

لکھا ہے کہ ہولنگر کے چلے جانے کے بعد شاہزادہ کئی دن متواتر شب و روز اپنی طبیعت سے مباحثہ کرتا رہا لیکن انجام کار طبیعت عقل پر غالب پڑی اور شاہزادہ اندیشہ ہاے دور دراز مین مبتلا ہوگیا رفتہ رفتہ چہرہ کی رونق کم ہونے لگی تنہائی سے انس ہوا ہنسنا بولنا چھوٹ گیا سیر و شکار کی ہوس دل سے جاتی رہی رفیقون کی صحبت سے جی گہبرانے لگا کہانے کے نام سے کلیجہ مونہہ کو آنے لگا اور ایسی جلد طبیعت کے بگڑ جانے کا سبب یہہ ہوا کہ اندر ہی اندر دم گہونٹا اور رو کا اپنا حال کسی سے بیان نہ کیا آخر کار چہپاتے چہپاتے کلیجہ مین درد ہوگیا رنگ زرد ہوگیا اور ظاہر ہے کہ جب بہت سی سلگتی ہوئی آگ انگشت ناک سے دبائی جائیگی تو خواہ مخواہ دہوان دیکر ہمسایون تک ظاہر ہو جائیگی شعر

چند بسینہ در کشم آہ جگر شگاف را | ضبط چسان کند کسے خنجر خوش غلاف را

کہتے ہین شاہزادہ منصور الزمان کی خدمت مین امرازادگان سلطنت ہر وقت کمربستہ حاضر رہتے تھے اون سب مین ایک رفیق عماد بن عمید نام جسکا باپ عبد الباقی کی رفاقت مین ملک شام سے آیا تہا اور اب جزیرہ سیلان مین عہدہ وزارت سے سرفراز ہے شاہزادہ کے مزاج مین حد سے زیادہ دخل رکھتا تہا اور شاہزادہ بہی اوسپر بسبب اوسکے حسن لیاقت کے نہایت عنایت فرماتا تہا بلکہ اکثر اوقات نوبت دل لگی اور ظرافت کی بہی پہونچ جاتی تہی رفقا کو شاہزادہ کی یہہ حالت دیکہکر از بس تشویش پیدا ہوئی لیکن بسبب اسکے کہ شاہزادہ نے کئی روز سے خود بخود بات چیت کرنی چہوڑ دی تہی سب کے دل پر اسقدر خوف غالب ہوگیا تہا کہ کوئی عرض معروض کی جرأت نہ کرسکتا تہا ایک دن عماد بن عمید نے تنہائی مین موقع پاکر سر قدمون پہ رکہدیا اور دست بستہ گذارش کیا قطعہ

تا بستر د بدست صباد ایرہ چمن گلزار دولت تو کہ دارد نسیم خلد	گوداز جبین لالہ و رخسار ارغوان محفوظ باد از اثر غارت خزان	

ماہو
مسودہ

خداوند نعمت راسے مہر انجلاسے پر بخوبی روشن ہے کہ ملازمین صرف اسواسطے ہوتے ہین کہ خدا نخواستہ
اگر آقا کو کوئی صعوبت پیش آئے تو اپنی جان و مال سے دریغ نکرین اور آقا کو بھی واجب ہے کہ جو راز
چھپانے کے قابل نہو وہ اپنے جان نثار سے پوشیدہ نرکھے تاکہ خود اندیشہ ہاے دور دراز مین
مبتلا ہوکر کسی تشویش مین نہ گرفتار ہو جاے جسکے باعث تمام کاروبار سلطنت کے معطل ہوجائین
مفصل یون ہے کہ آج کئی روز سے خدام حضور کو مشوش دیکھکر اپنی زندگی سے تنگ ہین اور کھانا
پینا مطلق اپنے اوپر حرام کر رکھا ہے آجتک بسبب خوف کے کسی نے عرض معروض کی جرات نہین کی
اسوقت غلام اپنی جان پر کھیل کر حاضر ہوا ہے اور اس غوض و تعمق کا سبب زبان فیض ترجمان سے
سنا چاہتا ہے شاہزادہ نے فرمایا مین اس غوض و تعمق مین پڑا ہون کہ اگر اپنی تشویش کا سبب تجھسے
روبرو بیان کرنا چاہون تو کیا بیان کرون اور سنانا چاہون تو کیا سناؤن ایک ایسی پوچ حکایت
اور لغو داستان ہے کہ جسے مین خود اپنے دل مین سوچکر شرمندہ اور نادم ہوتا ہون ابن عمار
نے عرض کیا اگر بنظر پرورش یہہ عقدہ ندامت خادم کو تفویض فرمایا جاوے تو سب سے زیادہ مناسب ہے
شاہزادہ یہہ فقرہ سنکر مسکرانے لگا اور ایک آہ سرد کھینچکر فرمایا رباعی

عشق آمد و گرد فتنہ بر جانم ریخت	عقلم شد و ہوش رفت و دانش بگریخت
زین واقعہ ہیچ دوست دستم نگرفت	جز دیدہ کہ ہرچہ داشت در پایم ریخت

بعدہ وہ تصویر ناتمام مع مرقع کے نکال سامنے رکھدی اور کہا اس پیکر کاغذی نے تمام خاکا اوڑا
رکھا ہے اور تحیر سے نقش دیوار بنا دیا ہے لیکن نہین معلوم یہہ کسکی شبیہ ہے اور کس نے بنائی ہے
ایک سوداگرزادہ نے اپنی داستان کے ضمن مین صرف اتنا بیان کیا ہے کہ یہہ مرقع آپکی نذر کیواسطے
ایک حکیم مقیاس الامراض نے دیا ہے اور ان تصویرون کی مرمت بہیتر نامی مصور نے کی ہے جو ملک امریکہ
کے ایک شہر نیویورک مین رہتا ہے اب نہین معلوم بہیتر نے اس تصویر کو مرقع مین بھولکر رکھ دیا ہے
یا سوداگرزادہ کی کارستانی ہے یا صرف اون حکیم صاحب کی مہربانی ہے اور ناتمام رہ جانے
کا کوئی سبب سمجھ مین نہین آتا علاوہ برین یہہ بھی نہین کہا جاتا کہ یہہ تصویر خیالی ہے یا

شخص کی شبیہ ہے اسی حسن وجمال اور خط وخال کا آدمی تو آج تک ہماری نظر سے نہین گذرا یون اوسکی قدرت
ہے اور فضلنا بعضکم علی بعض ہمارے توہمات کا جواب شافی ہوسکتا ہے یہانتک بیان کرکے شاہزادہ
نے ابن عماد سے فرمایا کچھہ سمجھے اس کہانی کا سمجھے یا نہین عرض کیا خوب سمجھہ گیا حضور کا صرف اتنا مطلب
ہے کہ عقلمندون کو ایسے خیالی نقش ونگار پر اعتبار کرنا نہ چاہیے اور نہ تصویر کی خوبیون کو اپنے
دل مین جگہہ دینی لازم کیونکہ اسکی برائی بھلائی صرف مصور کے اختیار مین ہے اور ظاہر ہے کہ
تصویر کا حسن وجمال قابل تعشق کے نہین ہوتا اور نہ آجتک کسیکا تصویر سے دل لگاتے سنا گیا
یعنی اسکے نقش ونگار مصنوعی ہوتے ہین اور اسیواسطے دل پر اثر نہین کرسکتے البتہ معشوق
کی تصویر جو بعد عاشق ہونے کے کھچوائی جائے بسبب شبیہ ہونیکے کسیقدر طبیعت کو تسکین بخشتی
ہے کیونکہ اسکے ذریعہ سے عشاق کے خیالات پختہ ہوجاتے ہین فرمایا خوب سمجھے بس ہم اسی دلیل سے
کہہ سکتے ہین کہ یہہ تصویر ہمارے معشوق کی ہے کیا یعنی اسکے نقش ونگار دل پر اثر کرتے ہین
اور دیکھتے ہی اصلی صورت آنکھون مین پھر جاتی ہے ورنہ آج تک لاکھون تصویرین نظر سے
گذری ہین سواے بیساختہ تعریف زبان سے نکل جانے کے کبھی دل پر چوٹ نہین لگی اور
فی الواقع کوئی کیسی عمدہ خیالی تصویر یا کسی مردہ کی شبیہ ہو طبیعت کو اوس سے تعلق انس
نہین پیدا ہوتا لیکن اسکے دیکھنے سے خون جوش کھانے لگتا ہے سوا اسکے اور بھی بہت سے
جواب تمھارے اعتراض کے ہمارے پاس موجود ہین مگر اونکا بیان کرنا سراسر فضول ہے اور تم بھی
اس بے معنی تقریر سے باز آؤ اور کوئی ایسی تجویز نکالو جس سے بادشاہ ہمین امریکہ تک جانیکی
اجازت عنایت فرمائے مین یہہ سوچتا ہون اصل معاملہ تو بغیر نام ونشان دریافت کیے بادشاہ
کی خدمت مین عرض نہین کرسکتا کیونکہ ایکطرح کی حماقت ثابت ہوتی ہے پھر اگر بہانے سے کہین جانے
کی درخواست کرون تو چونکہ شادی کے دن بہت قریب آگئے ہین منظور فرمانے کی امید نہین جو
خاموش ہو رہون تو رہا نہین جاتا اور نہ یہہ خیال دل سے دور ہوسکے بلکہ روز بروز ترقی
کرکے سودے تک نوبت پہونچتی نظر آتی ہے اور انجام اسکا یہہ ہی ہے مجنون کیطرح بدنام ہونا

اور جان کا تلف کرنا   رباعی

خواہد دلم از سوز درون گشت کباب — کے کر شود از سعی طبیبان تب و تاب
از سوختن ایمن نہ نشینہ ہرچند — دریائے چنار باغبان ریزد آب

عماد بن عمید شاہزادہ کی یہہ تقریر سنکر سوچا فی الواقع یہہ مرض علاج پذیر نہین اور اسوقت بالکل
ہی موقع نصیحت و پند کا نکل گیا پھر ناحق شاہزادہ کو آزردہ خاطر کرنا اور اپنے تئین عتاب مین
ڈالنا کیا ضرور جہانتک ہوسکے زخم جگر کے التیام کی کوئی تدبیر نکالنی چاہئے یہہ سوچکر فوراً ذہن
کی رسائی سے ایک بات پیدا کی اور شاہزادہ منصور الزمان سے پوچھنے لگا خداوند نعمت حضور
کو اس انگشتری کی بھی کچھ حقیقت معلوم ہے جو اسوقت دست مبارک مین ہے فرمایا ہان وقایع
کشورکشائی مین لکھا دیکھا ہے کہ یہہ انگوٹھی کسی حکیم یا منجم نے کوہ لقوتا پر ظل سبحانی کے نذر کی
تھی جو موجب ہدایت اوسی حکیم کے نوبت بہ نوبت مجھہ تک پہونچی ہے اور وقایع نگار نے یون ہی
لکھا ہے کہ دوبارا اوسی حکیم سے دوسرے دن جہان پناہ نے ملاقات کرنا چاہا تھا مگر تمام پہاڑ
پر کسی جگہہ پتہ نہ لگا ابن عماد نے عرض کیا درست ہے بلکہ ابتک ظل سبحانی کو ملاقات کی تمنا باقی
ہے اور اس عرصہ مین کئی دفعہ ارکین سلطنت کوہ لقوتا پر حکیم صاحب کی تلاش مین جا بھی چکے
ہین مگر بے نیل مرام واپس آئے ہین اگر حکم ہو جہان پناہ کی خدمت مین حاضر ہوکر حضور کیطرف سے
کوہ لقوتا پر حکیم صاحب کی قدمبوسی کے واسطے جانے کی آرزو بیان کرون اور یہہ بھی عرض
کرون کہ عالم رویا مین حکیم صاحب نے اپنی ملاقات کی شاہزادہ گردون وقار کو بشارت دی ہے
یقین ہے کہ ظل سبحانی حضور کو اس ارادہ سے باز نرکھین اور بسر و چشم منظور فرمالین بعد اجازت
حاصل ہوجانیکے حضور کو اختیار ہے خواہ کوہ لقوتا پر تشریف لیجایئن خواہ ملک امریکہ شاہزادہ
نے یہہ سنتے ہی ابن عماد کو چھاتی سے لگا لیا اور فرمایا فی الحقیقت خوب ذہن لڑا بسم اللہ جاؤ
اور جسطرح ممکن ہو اجازت حاصل کرکے ہمین مژدہ سناؤ عماد بن عمید اوسیوقت مجرا بجا لاکر
رخصت ہوا اور تھوڑی دیر بعد بادشاہ کے حضور مین حاضر ہوکر واپس آیا اور عرض کیا

مبارک ہو درخواست منظور ہو گئی اور چھ مہینے کی اجازت بخوشی عنایت ہوئی ہے اور رفقا میں سے
امیرزادہ تیمور اور ثریا جاہ اور والا قدر اور مفتاح الملک اور سہیل یمنی اور
بہرام رومی وغیرہ کو ہمراہ رکاب جانیکا حکم ہوا ہے اور افسران فوج بحری کے نام میرے روبرو
پروانجات روانہ کردیئے گئے ہیں کہ بندرگاہ گیلی پر دس جہاز شاہزادہ بلند اقبال کی ہمراہی
کیواسطے تیار رہیں اور تمام افسر بھی موجود رہیں جس جس کے واسطے شاہزادہ گردون وقار
ارشاد فرمائے وہ ساتھ چلنے میں جائے شاہزادہ نے یہ مژدہ سنتے ہی ملبوس خاص عماد کو عنایت
فرمایا اور حکم دیا کل علی الصباح یہان سے کوچ کرنا چاہیے جب تک جہازون پر سامان سفر تیار
ہو ہم بھی سمندر کے مغربی کنارے شکار کھیلتے ہوئے پہونچ جائینگے چنانچہ دوسرے
دن ۲۰ ذی الحجہ سنہ ۱۲۱۱ ہجری مطابق ۱۷ فروری سنہ ۱۷۹۶ء روز یکشنبہ کو شاہزادہ بلند اقبال
نے مع عماد بن حمید و دیگر امرازادگان مذکورہ بالا شہر کولمبو سے بندرگاہ گیلی کی جانب کوچ
کیا اور بندر پر پہونچتے ہی مع الخیر مع رفقاء ملازمین سوار ہو جہازون کے لنگر اوٹھوا دیئے
اور رشاد بن رشید کو جو جہازون کا افسر تھا حکم دیا کہ پہلے شہر انور شہر نیویورک کو جو ملک
امریکہ کے شمالی حصہ میں ہے چلانا چاہیے ہم واپس ہوتے وقت کوہ لقوتا پر تشریف لیجائینگے
اوس نے عرض کیا بہت مبارک اور اوسیوقت جہازون کے رخ امریکہ کی جانب پھیر دیئے
چند روز میں ہوا موافق پاکر لشکر فیروزی اثر قریب شہر نیویارک پہونچ گیا شاہزادہ نے
قریب جزیرہ برمندا کے دو روز مقام کرکے ابن عماد کو پیشتر روانہ فرمایا کہ روسا شہر اوسکے
استقبال کے حاضر ہون چنانچہ ۳ ربیع الاول سنہ ۱۲۵۲ ہجری روز دوشنبہ کو حاکم ملک کینیڈا
خود ایک منزل آگے آکے شاہزادہ عالی تبار کو بہ تعظیم و تکریم شہر نیویورک میں لیگیا اور اپنے زیر
ارکین سلطنت اور افسران فوج اور روسا شہر سے شاہزادہ کو نذرین دلوائین اور کوئی
درجہ خاطر و تواضع کا باقی نہین رکھا شاہزادہ نے بھی موافق مرتبہ اور لیاقت کے ہر ایک کو خلعت
عنایت فرمایا اور اپنی شیرین کلامی سے خوش کیا راوی لکھتا ہے کہ یہ تمام سبب عبد المعالی

ہمایون بخت حاکم ملک شام کی پاس خاطر کا تھا ورنہ عبد الباقی سے کوئی متنفس ملک امریکہ کا بسبب ریاست چھوٹی ہونے کے واقف نہ تھا قصہ مختصر شاہزادہ منصور الزمان نے ان امور سے فراغت پانے کے بعد پوشیدہ بیٹے منصور کو طلب فرمایا اور معرفت عماد بن عمید کے وہ تصویر مع مرقع کے دکہا کے اصل حال دریافت کیا پینٹر نے وہ تصویر بغور دیکھکر عرض کیا ظاہرا یہ شبیہ کسی حسین عورت صاحب جمال کی معلوم ہوتی ہے یعنی خیالی نہین ہے اور کسی کامل استاد نے اسے بنایا ہے میری مجال نہین کہ عشر عشیر بھی اس سے مین بنا سکون اور نہ پہلے اس مرقع کے ساتھ یہ تصویر وابیندہ میری نظر سے گذری حالانکہ مرقع کا ایک ایک ورق دن میں کئی کئی بار میرے ہاتھ سے نکلتا رہا ہے شاہزادہ نے یہ کیفیت سنکر بتاسف تمام ابن عماد سے فرمایا اب اون حکیم صاحب مقیاس الامراض کو تلاش کرنا چاہئے جنھون نے اس درد بے درمان مین مبتلا کیا ہے عماد نے بموجب حکم کے عمایدین شہر سے حکیم صاحب کا پتہ دریافت کیا معلوم ہوا کہ چند روز یہان رہکر جنوبی امریکہ کی طرف تشریف لیگئے اور اودہر سے آئے ہی تھے جسوقت شاہزادہ کی خدمت مین یہہ کیفیت گذارش کیگئی بے اختیار آنسو نکل نکلے مایوس ہوکر فرمایا شعر

کف دریا نشود پنبۂ داغ ماہی	ہر کہ مفلس نہ نہد تکیہ بر ارباب کرم	بھلا ایسے سیاح آدمی

کا کیا ٹھکانا خدا جانے کہان سے آئے تھے اور کہہ غائب ہوگئے اب تک ایک امید موہوم چلی جاتی تھی کہ شاید ان دونون مین سے کسیکے ذریعے سے صاحب تصویر کا پتہ لگ جائیگا سو ایک نے صاف لاعلمی بیان کر دی دوسرے دانستہ مفقود الخبر ہوگئے اب سوا اسکے کہ وادی نجد کا رخ کرین یا بیستون پر جاکر بیٹھ رہین کوئی علاج نہین سوجھتا کیا ہماری قسمت مین یہہ ہی لکھا ہے کہ غریب الوطن ہوکر حسرت دیدار مین جان ضایع کرین ایسے حکیم کو قابض الارواح کا خطاب دیا جاتا تو بجا تھا خدا جانے مقیاس الامراض کسنے نام رکھا ہے یہہ کہکر زار زار رونے اور اس رباعی کو پڑہ پڑہ کر گریبان کہونے لگا رباعی

جان رفت و رفت در دیا نگاہ ہنوز	ما را شیشہ نزد ... آگاہ ہنوز	ما گرچہ رسیدیم بمنزل اما	آسایش منزل است در راہ ہنوز

عماد بن عمید یہہ حالت دیکھکر ڈرا اور دست بستہ گذارش کرنے لگا خداوند نعمت یہہ تو غلام عرض نہین
کرسکتا کہ یہہ پیکر خیالی قابل اعتبار نہین اور ایک امر موہوم کیواسطے جان ضایع کرنا یا اپنے تئین
ضیق مین ڈالنا عقلمندی سے بعید ہے لیکن اتنا جانتا ہون کہ مذہب عشق مین کلمہ یاس زبان پر
لانا یا ابتدا مرض مین علاج سے ناامید ہوجانا بالکل منع بلکہ حرام ہے اگر کمر ہمت باندہی ہے تو چند
کوشش کیجیے عنان صبر و استقلال ہاتھ سے نہ دیجیے اور مین یقینی عرض کرسکتا ہون کہ اگر
حکیم صاحب نے یہہ تصویر حضور کی خدمت مین بھیجی ہے تو خالی از اسرار نہین انشاءاللہ تعالے خود
بخود کچھہ روز مین نتیجہ اسکا ظاہر ہوجائیگا اور جو صرف سوداگر زادہ کی چالاکی ہے تو اسکا انجام
کار سواے مشقت اور ندامت کے کچھہ حاصل نہوگا اسواسطے بالفعل علاج وقت یہہ ہی معلوم ہوتا
ہے کہ حضور جنوبی امریکہ کی سیر کرتے ہوئے جزیرہ سیلان کو تشریف لیجاوین اور لطیفہ غیبی کے
امیدوار رہین ع تا ببینیم کہ چہ از پردہ برون می آید۔ شاہزادہ نے فرمایا بڑی حماقت
ہم سے یہہ ہوئی کہ ویلیم کو اپنے ساتھہ ہمراہ جزیرہ سیلان ہی سے رخصت کردیا ورنہ [illegible]
مین اوس سے مدد ملتی اور آخر کار جو نتیجہ ہوتا وہی کہ روبرو کھل جاتا اب اگر [illegible] صاحب
ملے بھی تو ہم اونکی صورت شکل سے تو واقف ہی نہین پہچانینگے کیونکر اور نہ ملے تو الزام کسکو [illegible]

شعر	افسوس کہ کار مشکل افتاد	تسلیم رضاے قاتل افتاد

عماد نے عرض کیا حکیم صاحب کا
پہچاننا تو کچھہ مشکل نہین کیا معنی بقول ویلیم کے ایک نامی گرامی شخص ہین جس شہر مین تشریف رکھتے
ہونگے آفتاب سے زیادہ مشہور ہونگے اور ہر کہ ومہ اونکی صورت اور شکل سے واقف ہوگا البتہ اوسکا
پتہ لگنا دشوار ہے اور ویلیم کا حال اگر حکم ہو اوسکے باپ ملک التجار سے دریافت کرون اور مجھے
یاد پڑتا ہے کہ جب اوسکا باپ سلام کو حاضر ہوا ہے حضور نے کچھہ ویلیم کا ذکر کیا تو فرمایا ہان ہمنے
پوچھا تھا ویلیم تمہارا لڑکا کہان ہے جواب دیا چند روز سے ملک برزیل اپنے چچا کے پاس چلا گیا ہے
ظاہرا اوسکا پتہ سواے ملک ہسپانیہ کے کہین نہ لگے گا اب تم ہماری طرف سے رشاد بن رشید کو
حکم دو کہ بحر ظلمات مین ہوکر جہازون کو جنوبی امریکہ کو لیچلے اور بندرگاہ [illegible] جو ملک [illegible]

مین واقع ہے حاضر رکھے ہم خشکی کی راہ اضلاع جنوبی کی سیر کرتے ہوئے اوسی مقام پر آکر سوار ہونگے
چنانچہ دوسرے روز یعنی ۱۰ ربیع الاول سنہ ۲۵۲ ہجری مطابق ۲۶ اپریل سنہ ۶۶ء روز دوشنبہ
کو نیویورک سے جہازون کے لنگر اوٹہائے گئے اور شاہزادہ مع رفقا میکسیکو اور گوئٹیمالا کو
دیکتا ہوا خاکناے پانامہ کی راہ وینیزوئلا کو روانہ ہوا یہان پہونچکر رفقا کو حکم دیا ہر ایک
شخص جنوبی امریکہ کے متفرق اضلاع مین حکیم مقیاس الامراض کو تلاش کرے اور عند الملاقات جناب
ممدوح کو ہمراہ لیکر شہر ریجانا مین حاضر ہو خود بدولت بہی ملک برزیل کی سیر کرتے ہوئے عنقریب
شہر مذکور مین پہونچتے ہین راوی لکہتا ہے کہ آجتک رفقا مین سے کسیکو سوا عماد بن عمید کے اس
سفر دور دراز کا سبب معلوم نہ تہا ہرچند غوص کرتے تہے مگر مطلق ذہن نہ لڑتا تہا آج سبب یکقدر
کہل گیا کہ شاہزادہ بلند اقبال کسی حکیم کامل کی تلاش مین یہانتک پہونچا ہے لیکن یہہ اب بہی
کسیکو ثابت نہوا کہ ایسا کونسا ضروری کام اوس سے متعلق ہے جسکے سبب شاہزادہ نے یہہ تکلیف
شاقہ اپنے اوپر گوارا کی ہے کہتے ہین سہیل یمنی ان سب مین علم نجوم سے خوب واقف تہا اور جبتک
گردش فلکی پر نظر نہ کر لیتا تہا کبہی کسی کام مین ہاتہہ نہ ڈالتا تہا چنانچہ جسوقت حسب الحکم شاہزادہ
عالی تبار حکیم صاحب کی تلاش مین روانہ ہونے لگا تو اصطرلاب کو آفتاب کے مقابل کرکے دیکہا معلوم
ہوا کہ عنقریب کسی حکیم سے شاہزادہ منصور الزمان کی ملاقات ایک مقام بلند پر ہوگی وہان حکیم کے
ملنے سے درد باطنی کو کسیقدر ترقی ہوگی مگر یہہ وحشت باقی رہیگی سہیل یمنی نے تمام رفقا کو جمع
کرکے یہہ ماجرا بیان کیا اور کہا ظاہرا شاہزادہ کسیکے خنجر نگاہ کا مجروح معلوم ہوتا ہے خدا خیر کرے
ایسا نہو ہم سبکو ظل سبحانی کے روبرو شرمندہ ہونا پڑے جسطرح ممکن ہو سمجہا بجہا کے شاہزادہ کو
جزیرہ سیلان کیطرف لیچلو ورنہ مرض نے ترقی کی تو ایک تدبیر پیش نہ جائیگی

شعر

کہ مشکل میشود دل کندن از خوبان بیرا الفت	ہنوز آب از غم یوسف بچشم چاہ می آید

یہہ سنتے ہی عماد بن عمید کے کان کہڑے ہوئے اسواسطے کہ اگر شاہزادہ کے روبرو کسی تقریب سے
یہہ داستان بیان کی گئی تو وہ یقینی سمجہیگا کہ عماد نے میرا راز افشا کردیا کیونکہ سواے اوس کے

آجتک کوئی اس حال سے واقف نتھا اسلیے تمھین یمنی سے مخاطب ہوکر کہنے لگا کہ یہہ وہم تمہارا سراسر غلط
ہے کیا معنی اگر شاہزادہ مرض عشق مین مبتلا ہوتا تو ضرور ہم لوگون سے ظاہر کردیتا کیونکہ محبت کی
آگ دبانے سے دونی سلگ اوٹھتی ہے اور بالفرض نہ ظاہر کرتا تو عشق کے آثار ایسے بہی ہین جو
ابتک پوشیدہ رہ سکتے میری دانست مین بغیر تحقیق اس قسم کا ذکر زبان پر لانا مناسب نہین
آگے تم جانو شعر

چراغ مجلسم نبود مرا تاب جدل باکس | اگر در پیش من دم میزنی خاموش میگردم

یمین یمنی نے کہا کیا تمکو یاد نہین کہ ادہر آنے سے بیشتر شاہزادہ کے حرکات وسکنات سے
اس قسم کی تشویش پائی جاتی تہی کہ ہم سب نے بالاجتماع محبت کا حکم لگا دیا تہا اور اب بہی نہ کہانے
کا ہوش ہے نہ پینے کی پروا رات رات بہر جاگتے گذر جاتی ہے مصاحبون سے کبہی بات نہین
کرتے لب خشک رنگ زرد آنکہین ایک طور کے نشے مین سرشار زبان پر عاشقانہ اشعار اس سے
زیادہ اور کیا محبت کے آثار ہوتے ہونگے شعر

دل خستہ را بتیر آہ و فغان کنند | ظرف شکستہ را بہ صہبا امتحان کنند

ابن عماد نے کہا
ایسا معاملہ تو اکثر ہم لوگون پر بہی گذرتا رہتا ہے یعنی بلاسبب کبہی کبہی دن ہنسنے بولنے کو جی
نہین چاہتا نیند اوچٹ جاتی ہے ایک قسم کی تشویش ہر وقت لاحق حال رہتی ہے بلکہ مسایل
حکمت کی رو سے بہی غم واہم دونون ثابت ہین جو کسی سبب سے ہو اوسے غم کہتے ہین جو بلا سبب ہو
اوسے اہم پہر اگر شاہزادہ بغیر کسی وجہ کے چند روز مشوش رہا تو کیا تعجب ہے اور ہم کس سند
سے محبت کا الزام اوسپر لگا سکتے ہین اور آجکل سفر کے ایام قابل اعتبار کے نہین شاہزادہ تو
شاہزادہ ہی ہے ذرا اپنی ہی صورت دیکہیے خدا کے فضل سے کیا خاک اوڑتی ہے اور کیسی وحشت
برستی ہے پہر کیا ہم سب ہی ایکبار اس مرض مین مبتلا ہوگئے علاوہ ازین فرض کیجیے کہ شاہزادہ
کسی پر عاشق ہے لیکن جب اوسنے کسی وجہ سے اپنا راز ہم لوگون سے افشا نہین کیا تو ہمکو خواہ
مخواہ دخل در معقولات دینا اور اپنی حماقت جتانا کب زیبا ہے ہان کسی پیرایہ مین سمجہاؤ اور
جزیرہ ستیلان کی طرف لیے چلو دل ناخوش چشم ما روشن شعر

وقت بلا اپنا اندر سخن غیب است دانا چون ہلال | مصرعہ بہ بیست باید گوپس ناخن رسد

ہے۔ بات سب کو پسند آئی اور سہیل یمنی نے شاہزادہ کی خدمت مین حاضر ہو کر اسطرح گذارش
کیا خداوند نعمت اسوقت کی گردش کواکب سے ایسا ثابت ہوتا ہے کہ عنقریب کوئی شخص دانشمند
حضور سے کسی مقام بلند پر ملاقات کریگا میری دانست مین مقیاس الامراض اونہین حکیم صاحب کا
لقب ہے جنہون نے ظل سبحانی کو انگشتری عنایت فرمائی ہے اور مقام بلند کوہ لقوتا سے مراد ہے
جو خاص حکیم صاحب کا مسکن ہے اس صورت مین عجب نہین کہ واپس ہوتے وقت ملک افریقہ مین
جناب حکمت مآب کی زیارت نصیب ہو جائے شاہزادہ نے فرمایا یہہ تو ہم پہلے ہی حکم دے چکے ہین کہ
لوٹتے وقت چند روز کوہ لقوتا پر مقام کرینگے لیکن یہہ کیا ضرور ہے کہ مقیاس الامراض اونہین
حکیم صاحب کا لقب ہے اور وہ ہی جہان مین دانشمند ہین اور مقام بلند خاص کوہ لقوتا ہی
سے مراد ہے دنیا کے پردہ پر ہزارون دانشمند ہین سیکڑون پہاڑ ہین چنانچہ اسی جنوبی
امریکہ مین ایک پہاڑ کارڈلی نام سے مشہور ہے جو اس بحر اعظم کے مغربی کنارہ پر شمال سے جنوب
تک پھیلتا چلا گیا ہے اور جسکی بعضی چوٹیان چھبیس ہزار فٹ سے بھی زیادہ بلند ہین
اگر اسی پہاڑ پر کوئی حکیم ہم سے ملاقات کرے تو تم منع کر سکتے ہو ہماری دانست مین تم سب
پہلے اسی پہاڑ پر شمال سے جنوب تک حکیم صاحب کو تلاش کرو اور ریجانا مین حاضر ہو کر بادبان
کو اطلاع دو ہم براہ راست صرف عماد بن عمید کو ہمراہ لیکر آگے چلتے ہین سہیل یمنی نے اپنے دل
مین کہا ع اے روشنی طبع تو بر من بلا شدی۔ اور آکر سمجھائے اور سیدے جزیرہ سیلان
کو لیجائے سچ ہے شعر

نمی آید بکار تیز طبعان جوہر ذاتی	ز آب خود لب شمشیر ہرگز تر نمیگردد

غرض حکم حاکم مرگ مفاجات بلا عذر تمام مصاحب اوسی روز یعنی ۲۸ جمادی الاول ۱۲۵۲ ہجری
روز دوشنبہ کو کوہ کارڈلی کی جانب روانہ ہو گئے اور شاہزادہ نے ریجانا کیطرف کوچ کیا
لکھا ہے کہ شاہزادہ حکیم صاحب کو ائمیز و نیا و پارا دسیرا دبا ہیا و سن پاز گو دیرانا
وغیرہ شہرون مین تلاش کرتا ہوا ۲۰ رجب ۱۲۵۲ ہجری روز یکشنبہ کو بندرگاہ ریجانا مین جو

ل ملک کا دار السلطنت ہے وارد ہوا موافق دستور کے حاکم وقت نے مع عمایدین شہر ایک منزل تک استقبال کیا
اور شاہزادہ نے شہر مین داخل ہونے کے بعد مثل نیویورک کے دربار عام کرکے ہر ایک کو انعام و اکرام سے سرفراز فرمایا
تیغجورا نے جو سنا یہہ جزیرہ سیلان کا شاہزادہ ہے اور بادشاہی خلیق دوسرے ہی روز دربار کے تہنا کچہہ تحفے تحایف
اوس ملک کے لیکر اس غرض سے حضور دولت پر حاضر ہوا کہ شاید کچہہ خیر خیریت ملکہ کی معلوم ہوجاوے اور شاہزادہ کو
خود خیال تہا کہ کسیطرح تیغجورا سے ملکہ کا حال پوچہنا چاہیے جسوقت عرض بیگی سے تیغجورا کا نام سنا فوراً
بلوالیا اور دیکہتے ہی فرمایا شہر نیویورک مین ملک التجار نے سب تذکرہ تمہارا حال گذارش کیا تہا اور اپنے
لڑکے کو ملکہ کی بہی اسی جگہہ بتایا تہا وہ کیون نہین حاضر ہوا عرض کیا جہان پناہ وہ اس جگہہ موجود نہین ہے
چند روز ہوئے جزیرہ سیلان کیطرف گیا ہے ابتک واپس نہین آیا ورنہ کون ایسا شخص ہے جو حضور کے دیدار
فیض آثار کا دل و جان سے مشتاق نہین جسدن سے حضور پر نور کی تشریف آوری کی دہوم ملک امریکہ مین ہوئی
ہے اور حسن اخلاق اور دریا دلی کا غلغلہ مچا ہے ہر کہ ومہ شب و روز دعا کرتا تہا کہ خداوندا کوئی ایسا سبب ہو
کہ ایسے شاہزادۂ بلند اقبال کی زیارت سراپا برکت سے ہم محروم نرہین بارے ہزار ہزار شکر کہ ہم غریبونکی دعائے
درجۂ قبولیت کا پایا اور حضور کے قدم سراپا کرم آنکہون سے لگائے شعر خاکے کہ بر گذر کنی جان بخشید | شکلے کہ در و نظر کنی
شہزادہ نے فرمایا اس شہر مین کس کس ملک کے آدمی سکونت رکہتے ہین عرض کیا سوائے ملکی آدمیون کے اہل افریقہ اور
پرتگیز بکثرت رہتے ہین باقی ہر ایک ملک کا آدمی بطور تجارت آتا ہے اور چلا جاتا ہے فرمایا آجکل کوئی تازہ خبر ملک ہسپانیہ
کی تو سننے مین نہین آئی عرض کیا ابہی دو چار دن ہوئے ایک سوداگر بچہ ملک پرتگیز سے آیا تہا اوسکی زبانی ہے
کہ ہسپانیہ اور پرتگیز مین سامان جنگ ہو رہا ہے شاہزادہ نے فرمایا آخر سبب اس لڑائی کا کیا بیان کرتا ہے
عرض کیا یون سنا ہے کہ یہہ دونون بادشاہ ایکطرف ہوکر شاہ فرانس سے لڑنا چاہتے ہین تفصیل اس اجمال کی
اسطرح ہے کہ ملک ہسپانیہ اور پرتگیز برابر برابر یورپ یعنی فرنگستان کے گوشۂ جنوب و مغرب مین واقع ہین
پرتگیز ہسپانیہ کے مغرب مین ایک چہوٹا سا ملک ہے جہان کی شاہزادی سنبئیم نام جسکا ترجمہ خورشید لقا
ہوسکتا ہے اسقدر حسین اور صاحب جمال ہے کہ فرنگستان کے اکثر ملکون مین اوسکی رعنائی اور دلربائی کی شہرت
ہو رہی ہے اور بہت بادشاہون اور شاہزادون نے اوسکی درخواست بہی کی مگر چونکہ اوسکا عقد حسب رواج

ملک زنگستان خاص اوسی کی مرضی پر منحصر ہے ابتک کوئی کامیاب نہین ہوا بالفعل شاہ زیلیس والی ملک فرانس نے
اپنے شاہزادہ فیلیپ سن کی نسبت درخواست کی تھی مگر چونکہ خورشید لقا نے منظور نفرمایا اسواسطے ویلیوسن
شاہ پرتگیز نے صاف جواب دیدیا یہہ جواب زیلس کو ناگوار گذرا حتی کہ ارادہ جنگ وجدال کا کر بیٹھا لیکن ملک
فرانس چونکہ ہسپانیہ کے گوشہ شمال ومشرق مین واقع ہے اور پرتگیز کا راستہ خشکی سے ہسپانیہ مین ہو کر ہے اسواسطے
زیلس نے شاہ ہسپانیہ سے اپنی فوج نکل جانے کی اجازت چاہی لیکن چارلس شاہ ہسپانیہ نے بسبب عہدنامہ
قدیم کے جو پرتگیز کے ساتھہ ہے ایک حیلۂ شرعی کردیا یعنی لکھہ بھیجا کہ زبردست کو زیردست سے مقابلہ کرنا کشتی
مین روا نہین اور جوانمرد اسکو اپنی ہتک ہی جانتے ہین کیونکہ اگر فتحیاب ہوئے تو قابل تحسین وآفرین نہین
ہوسکتے اور جو شکست کہائی تو مونہہ دکہانے کی کوئی جگہہ باقی نہین رہی یہہ ہی معاملہ آپ مین اور پرتگیز مین
واقع ہے کیا معنی آپکا ملک اسقدر وسیع ہے کہ جسمین تین کرور ساٹھہ لاکہہ آدمی بستے ہین اور پرتگیز مین صرف
۳۵ لاکہہ کی مردم شماری ہے پہر کہان آپ اور کہان پرتگیز اور جو لڑنا ہی منظور ہے تو خیر خلیج بسکی مین ہوکر
پرتگیز مین اوتر جایئے ہم راستہ نہین دیسکتے اور سنتے ہین کہ خلیج بسکی فرانس کے مغرب مین اور پرتگیز کے
شمال مین ہے اور ادہر سے حملہ کرنا ہی آسان ہے لیکن چونکہ شاہ فرانس اپنی بہادری کے زعم مین پردہ
دنیا پر کسیکی اصل نہین سمجہتا اسواسطے شاہ ہسپانیہ کو لکھہ بھیجا ہم اپنے حکم کو رد نہین کرسکتے اگر آپکو راستہ دینا
نہین ہے تو روکنے کا سامان کیجیے چنانچہ طرفین سے لڑائی کے سامان ہو رہے ہین دیکھیے کسکو فتح نصیب
ہو کون شکست کہائے عماد بن عمید نے عرض کیا پرتگیز کو یہہ ۔۔ خداداد ملکی کیونکہ جزیرہ نما ہسپانیہ ہی کچھہ
فرانس سے کم نہین گو وہان تین کرور ساٹھہ لاکہہ آدمی بستے ہین اور یہان صرف ڈیڑہہ کرور کی آبادی ہے
لیکن یہہ لوگ اہل فرانس سے زیادہ شجاعت کا دم بہرتے ہین کیونکہ کینہ ور اور جاہل ہین شاہزادہ نے
یہہ قصہ استماع فرماکر دستخور اکو خلعت رخصت عنایت فرمایا اور عماد بن عمید سے تخلیہ مین ارشاد کیا خورشید لقا
کی تعریف سُنکر بے اختیار دیکھنے کو جی چاہتا ہے اور عجب نہین کہ یہہ ہی شاہزادی صاحب تصویر ہو کیونکہ
ملک زنگستان مین جسکی اسقدر دہوم ہے وہ کیا کچھہ حسن وجمال نہ رکھتی ہوگی

شعر

زہے سعادت طالع اگر شبے آن ماہ ‖ بہ کلبۂ من بیخانمان فرود آید

عماد بن عمید نے اس موقع پر تمام

قصہ سہیل یمنی کے مباحثہ کا عرض کر دیا اور گذارش کیا کہ اب اگر اخفاء راز منظور ہے تو حضور سوائے جزیرۂ
سیلان کے کسیطرف تشریف نہ لے چلین ورنہ مصاحبین کو سہیل یمنی کے قول کا یقین کامل ہو جاویگا اور
انجام کار مجبور ہو کر ظل سبحانی کو خبر کر دینگے پھر اتنی آزادی جو جواب حاصل ہے جاتی رہیگی اور تا قیامت
تدارک اسکا نہو سکیگا شاہزادہ یہہ سنکر دیر تک خاموش رہا بعدہ فرمایا ہماری صلاح ہے کہ جبتک
مصاحبین کو خود کار دلی سے واپس آوین ہم بطور سیر پرتگیز تک ہو آوین خورشید لقا کے دیکھ لینے کے بعد
مطلق ہوس اس تصویر کی دل سے نکال ڈالینگے اور سیدھے جزیرۂ سیلان کو چلے چلینگے ہمکو بھی کسیطرح
منظور نہین کہ ظل سبحانی کو ہمارے تعشق کی خبر ہو اور ہمین اپنی حماقت پر نادم ہونا پڑے شعر

وصلے کہ درو ملال باشد	ز ہجران بہ از آن وصال باشد	عماد نے عرض کیا غلام ہرطور تابع فرمان ہے
اور جسطرف حضور خورشید وار تشریف لیچلینگے اسیطرح ہمراہ ہے	برہنہ خیزم ز سرکو بتو تا جان دارم	ور نکار ستجاز ہم

یہہ سنتے ہی شاہزادہ نے رشاد بن رشید کو طلب فرما کر حکم دیا کہ کل علی الصباح ایک جہاز تیار رہے ماہدولت بطریق ہواخوری
تھوڑی دور تک بحر ظلمات جنوبی مین خط استوا کیجانب تشریف لیجاوینگے چنانچہ دوسرے روز ۸ رجب
۱۲۵۲ ہجری روز یکشنبہ کو مع عماد بن حمید جہاز پر سوار ہو توکلت علی اللہ بادبان اوٹھادیے اور ارشاد فرمایا
جب تک ہم حکم ندین سیدہا شمال کیطرف چلنے دو چونکہ ہوا موافق تھی جہاز بہت جلد بحر جنوبی سے نکلکر بحر شمالی مین
پہونچ گیا ابھی بحر شمالی کی دو چار ہی منزلین طے کی ہونگی کہ مینہ بارش شروع ہوئی اور ہوا تیز چلنے لگی آسمان
ابر سیاہ محیط ہوگیا تین روز تک علی الاتصال یہہ ہی حال رہا لیکن شاہزادہ چونکہ خورشید لقا کے اشتیاق
مین ماہی بے آب کیطرح ہر وقت تڑپتا تھا اور چاہتا تھا اگر پر ہون تو ابھی پرتگیز اوڑکر پہونچ جاؤن اسواسطے
اس حال مین بھی جہاز روکا نگیا بذریعہ قطب نما کے چلتا رہا تیسرے روز غروب آفتاب کے وقت کہ شاید ۱۱ شعبان
۱۲۵۲ ہجری روز دوشنبہ تھا ناخدا نے عرض کیا جہان پناہ یہہ جو ابر تیرہ و تار دمبدم بڑہتا نظر آتا ہے یہہ فقط
ہوا کا اجتماع ہے اور یقیناً معلوم ہوتا ہے کہ آج شبکو سخت طوفان برپا ہوگا جہاز کی نسبت کیا حکم ہوتا ہے فرمایا
خدا حافظ ہے بدستور چلے چلو جو گذر گیا دیکھ لیا اور جو گذریگا دیکھ لینگے ناخدا اس حکم سے مایوس ہو کر بطور خود
جہاز کا انتظام کرنے لگا یعنی اوپر کے درجہ کو سب تختون سے بند کر دیا اور نیچے کے کمرون مین جہان کہڑکیان

تہین اونہین ایکقسم کا دبیز شیشہ جڑوا کر بادبان اوتروا ڈالے اور بغیر اجازت شاہزادہ کے جہاز کو لنگر کرادیا
فی الواقع جون جون رات زیادہ ہوتی گئی ہوا کی تیزی بڑہتی گئی یہانتک کہ جسوقت قریب پہر بہر رات کے گذری جہاز
نے مستول کے جہوکو آتے مست سرشار کیطرح جہومنا شروع کیا نیچے کے کمرون مین جو آدمی بیٹہے وہ ہر جہوکے کے
ساتہہ دائین سے بائین کو گرتے تہے اور بائین سے دائین کو اور تمام اسباب کمرہ کا اونکے اوپر ہوتا تہا بعضو
نے اس صدمے سے اپنی جان ضایع کی اور بعضے استفراغ مین مبتلا ہوکر مرگئے ناخدا نے شاہزادے کے واسطے ایک علیحدہ
کمرہ مین بطور پالنے کے ایک کوچ زنجیرون کے ذریعہ سے کمرہ کی چہت مین لٹکا دی تہی وہ اوسمین پڑا جہولا
جہول رہا تہا لیکن خورشید لقا کی تصور مین ایسا محو تہا کہ متعلق اس حادثہ جانگاہ کی خبر نہ رکہتا تہا بلکہ جبکہ ناخدا
حاضر ہوتا تہا یہہ ہی پوچہتا تہا اب جہاز کسقدر دور نکل گیا ہوگا لیکن اور لوگون کی جان پر بنی ہوئی تہی
اور ناخدا جہاز کے سلامت رہنے سے مایوس بار بار درگاہ کبریا مین دعا کرتا تہا کہ خداوندا کسیطرح شاہزادہ
بلند اقبال کو جزیرہ سیلان تک صحیح وسلامت لے پہونچون آخرش جب اور بہی ہوا تیز ہوئی تو ناخدا نے شاہزادہ
سے اجازت لیکر نصف سے زیادہ اسباب سمندر مین پہینک دیا اور مستول کے گرا دینے کا حکم دیا قریب نصف
شب کے تمام اہل جہاز کی مدد سے مستول گرایا گیا لیکن اوسوقت اسقدر ہوا کی شدت تہی کہ اکثر جہاز رانون کے
گوشت پوست پہٹ گئے کیونکہ وہ بیچارے اوس ہوا مین بہی ایک ایک سی پہ دوڑتے پہرتے تہے اور کبہی
مستول کے اوپر ہوتے تہے اور کبہی نیچے البتہ مستول گرائے جانے سے کسیقدر جہاز کی گردشین بدلنے مین
کمی ہوئی لیکن یکایک ہوا کے صدمہ سے لنگر ٹوٹ گیا اور جہاز پیل مست کی مانند شتر بے مہار ایک طرف کو
چل نکلا اس واردات سے اور بہی لوگ سراسیمہ ہوگئے لیکن ناخدا نے سب کا اطمینان کیا اور کہا حتی المقدور
ہم لوگ ہوشیار رہتے ہین اور جہاز کو اوسکی مرضی پر چلنے دیتے ہین جب ہوا کم ہوجائیگی راہ راست پر لے آئینگے
اس ترکیب سے البتہ وہ صدمہ تلاطم کا جاتا رہا اور جہاز تیر کی مانند خدا جانے ایک پہر کے عرصے مین کہانکا
کہان جا پہونچا اتفاقیہ بحر منجمد شمالی سے ایک بڑا ٹکڑا برف کا برف کے پہاڑ سے ہوا کے جہکولون کے سبب
جدا ہوکر سطح آب پر تیرتا پہرتا تہا کہ یکایک جہاز نے اوسی سرعت مین اوس سے ٹکر کہائی اور ٹکر کہاتے ہی چور چور
ہوگیا اوسوقت کسیکو کسیکی خبر نہ تہی کہ کون کہان گیا اور کون جیتا رہا اور کون مرگیا راوی لکہتا ہے کہ

ایک چھوٹی پنسوئی جسکے ذریعہ سے اکثر اہل جہاز ٹاپوؤن کے کنارے تک آتے جاتے ہین اور بعد کام لینے کے
جہاز کے پہلو مین زنجیرون سے لٹکا دیتے ہین قبل جہاز ٹوٹنے کے ہوا کے ہچکولون سے کھل کر جہاز کے قریب تیر رہی
تھی خدا کی قدرت سے جہاز کے ٹوٹتے ہی شاہزادہ اپنے ہنڈولے مین سے نکل کر معلق اوس پنسوئی مین گرا
اور گرتے ہی تختون کے صدمے سے بیہوش ہو گیا یہہ تو نہین معلوم کس عرصہ تک اوسی مین بیہوش پڑا رہا لیکن جب
آنکھہ کھلی تو پنسوئی کو ایک جزیرے کے کنارے سے لگا پایا اور اوس طوفان کا کہین نام و نشان بھی نہ تھا
البتہ بدن کے ضعف و نقاہت سے ثابت ہوتا تھا کہ کئی روز بعد آنکھہ کھلی ہے اوٹھتے ہی سجدہ شکر ادا کیا کہ
اب خورشید لقا کے جمال جہان آرا دیکھنے کی امید قایم رہی لیکن تنہائی سے کلیجہ مونہ کو آگیا خصوصاً عماد و عنبر
کیواسطے پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا کہ ایسا یار دلدار اور سچا جان نثار قیامت تک ہاتھہ آنا دشوار ہے تھوڑی
دیر بعد جب روتے روتے دل کا بخار کم ہو گیا تو پنسوئی کو ایک پتھر سے اٹکا دیا اور آپ اوس جزیرہ کی سیر کرنے
لگا دیکھا جنگل کا جنگل انگور دانے لدا کھڑا ہے مگر آبادی کا نشان کوسون نظر نہ آیا اور بھی دل پہ بھوک تھی
لیکن مجبور تھا مثل مشہور ہے عمر دگرہ را علاجے نیست دلکو سمجھا کر تھوڑے سے انگور توڑے اور اون سے آتش
اشتہا کو رفع کر کے ایک درخت کے سایہ مین سو رہا پہر پہر رات گئے جب آنکھہ کھلی تو بیکایک اوٹھکر شاہزادی
خورشید لقا کے تصور مین ادہر اودہر ٹہلنے لگا اور ستارونکو دیکھکر اپنے دلمین سوچا اب ملک تبریزال سے مین
بہت گوشہ شمال و مشرق مین پہونچگیا ہون یقین ہے ملک پرتنگیز یہان سے بہت قریب رہ گیا ہوگا کہ اتنے
مین ایک سمت سے آواز آئی بہلا اب تیرے دیوانہ ہونے مین کیا شک رہا کہان ملک پرتنگیز کہان یہہ جزیرہ
بلاخیز یہہ سنتے ہی شاہزادہ کی آنکھین سی کھل گئین اور سمجھا یہہ ملہم غیبی سے ہدایت ہوئی ہے یا کوئی فقیر
صاحب باطن اس ویرانہ مین رہتا ہے یہہ سوچکر اوسی آواز کیطرف چل نکلا تھوڑی دور آگے بڑہکر دیکھتا
کیا ہے ایک شخص وجیہ حسین لباس مکلف پہنے ہوئے وہی کلمات متواتر کہتا چلا آتا ہے شاہزادہ کو دیکھتے ہی
موافق راہ و رسم اوس ملک کے سلام کیا اور کہا اے شخص تو بھی کچھہ مجھسا ہی مصیبت زدہ معلوم ہوتا ہے جو
اسوقت ایسے ویرانہ جنگل مین تن تنہا پہر رہا ہے شاہزادہ نے فرمایا مین تمہاری ہی تلاش مین پہرتا تھا تا
اس سرزمین کا حال پوچھون اور ان کلمات کی جو تم متواتر فرما رہے ہو شان نزول دریافت کرون کہ آیا

یہہ کیا کہتے ہو اور کسکی شان مین کہتے ہو اوسنے جواب دیا جو کچہہ مین کہتا ہون اپنی ہی شان مین کہتا ہون
یہہ سنکر شاہزادہ کو اور بہی زیادہ تشویش پیدا ہوئی کہ کہین یہہ بہی اوسی شمع کا پروانہ اور اوسی پری
کا دیوانہ نہو بالسرار تمام اوسکا حال پوچہنے لگا اور اوسنے بہی بیان کرنے مین کسیطرح کا عذر پیش نہ کیا

مفصل حال گذارش کرنا اوس جگر افگار کا روبروے شاہزادہ عالی تبار کے یعنی عاشق ہونا ایک مسیحاے روزگار پر اور بذریعہ پیشہ طبابت کے پہونچنا در دلدار تک بعدہ تپ مہاجرت مین مبتلا ہونا اور جان شیرین سے ہاتہہ دہونا

عرض کیا اے ابر کرم بحر نوال مجہہ مبتلاے اندوہ وملال کا نام فیوزن آشفتہ حال ہے اور میرے باپکو
گولڈن وائین مرچنٹ کہتے ہین یہہ سرزمین جزیرہ مڈیرہ مین سے ہے جو مراکو کے مغرب مین
واقع ہے اور مراکو ملک افریقہ کے گوشہ شمال ومغرب مین ہے یہان انگور بکثرت پیدا ہوتا ہے اور اکثر باشندگان
جزایر کی یہہ ہی وجہ معاش ہے یعنی شراب انگوری نکالنا اور جمع کرکے بیچ ڈالنا اگرچہ یہہ جزایر جو ملک شاہ
پرتگال سے متعلق ہین اسواسطے یہانکی شراب شراب پرتگال کے نام سے تمام جہان مین مشہور ہے میرا باپ
یہان کے بڑے تجارون مین سے ہے حتی کہ والی ملک کو تمام جنگل کی قیمت ایکمشت ادا کرکے اپنے طور پر شراب
نکلواتا ہے اور مختلف ملکونمین بہیجدیتا ہے اسی سبب سے اکثر شاہان یورپ میرے باپکے نام ونشان سے بخوبی
واقف ہین اور خال خال حورت آشنا بہی ہونگے میری طبیعت عہد طفلی سے فن سپہ گری کیطرف اسقدر مائل
تہی کہ لکہنا پڑہنا چہوڑکر جہانتک ممکن ہوسکا اس فن کو حاصل کیا اور جس جگہہ اس فن کا کوئی کامل سننے مین
آیا بغیر نشیب وفراز سمجہے خود دوڑ گیا یا اوسکو اپنے پاس بلا لیا ایکبار ایک دوست کی زبانی سُنا کہ شاہ پرتگال کا
سپہ سالار اسمعیل ترک نام فن نیزہ بازی مین آجکل دور دور اپنا جواب نہین رکہتا سنتے ہی موافق عادت
کے ملاقات کا اشتیاق پیدا ہوا اور والدسے پرتگیز جانے کی اجازت چاہی وہ تو میری خو بوسے واقف ہی تہا
بخوشی اجازت دیدی بلکہ اسمعیل کو بسبب تعارف قدیمی کے سفارش کا ایک خط بہی لکہدیا مین اونہین جہازون
پر جو ملک یورپ کو شراب لیکر جانیوالے تہے ۱۲ر فروری [illegible]ء روز یکشنبہ کو سوار ہوکر پرتگیز پہونچا اور یکم مارچ
[illegible]ء روز دوشنبہ کو شہر لزبن مین جو وہان کا دار السلطنت ہے اور دریاے ٹیگس پر واقع ہے اوتر

پڑا جسوقت مین شہر مین داخل ہوا قریب پہر بہر کے دن باقی تہا اوسیوقت جلدی جلدی نہا دہو شتا فانہ سا پالا رکے مکان پر پہونچا سُنا کہ ابہی حسب الطلب سرکار دولتمدار ایوان شاہی کی جانب تشریف لیگئے ہین مگر اونکا ایک شاگرد شمعون نام موجود ہے مینے اوس سے ملاقات کرکے طلبی کا سبب دریافت کیا اوس نے جواب دیا ایک شخص ایڈورڈ نام شاہ ریونیجر والی ملک الیمان نے جسے جرمن بہی کہتے ہین واسطے آزمایش فن نیزہ بازی کے بڑے دعوی سے بہیجا ہے اسواسطے بادشاہ نے اسمٰعیل کو طلب فرمایا ہے امید ہے اسوقت انہی دونون کا مقابلہ کیا جائے یہہ سنکر مینے تمام قصہ اپنے آنیکا بیان کیا اور کہا خدا کی قدرت سے مین پہونچا تو عین موقع پر لیکن حیف ہے ڈہب کیا معنی ایوان شاہی تک ہمارا گذر کیونکر ہوسکتا ہے اور یہہ نیا دستور اسی ملک کا دیکہنے مین آیا کہ فن سپہ گری کا امتحان ایوان شاہی کے اندر لیا جائے ہمارے یہان تو ایسے موقع پر ایک میدان وسیع مقرر کرکے چند روز پیشتر اہل شہر کو بذریعہ اشتہار کے مطلع کردیا جاتا ہے کہ جو شایق ہے طرفین کے ہنر کا تماشا دیکہے اور داد دے اسمین بڑا فائدہ یہہ ہے کہ اکثر لوگونکو دیکہا دیکہی سے ہر قسم کے کمال حاصل کرنیکا شوق پیدا ہوتا ہے اور رفتہ رفتہ شایستگی ملک کی بڑہتی جاتی ہے اور جہل ونادانی کم ہوتی جاتی ہے اوسنے کہا ہمارے ملک کا بہی یہہ ہی قاعدہ ہے لیکن نصیب دشمنان چند روز سے طبیعت بادشاہ کی کچہہ علیل ہے اور ایڈورڈ کو موجب حکم اپنے آقا کے زیادہ ٹہرنا منظور نہین اسواسطے مجبور ایوان شاہی کے اندر بلوالیا گیا اور اسمٰعیل ترک ایسا آدمی نہین جسکا ہنر ہزارون مرتبہ اہل یورپ کی نظر سے نہ گذر چکا ہو یا کوئی شخص اوسکی صورت سے آشنا اور اوسکے کمال سے واقف نہو آپ فرمائیے اگر زیادہ مشتاق ہین تو کسی حیلہ سے ایوان شاہی تک لے چلون مگر وعدہ واثق نہین کرسکتا کہ مقام خاص تک بارمل ہی جاوے کیونکہ ملازمین شاہی اگرچہ مجہے اچہی طرح جانتے ہین کہ یہہ اسمٰعیل کا شاگرد اور اوسکے امورات جزدی وکلی کا مدار المہام ہے لیکن فقرہ کا چل جانا شرط ہے مینے کہا خیر آپ بسم اللہ کرکے تشریف تو لے چلین آیندہ میرا مقسوم وہ یہہ سنکر کمال مہربانی سے اوٹہا اور کچہہ آلات حرب مثل تیر وکمان وگرز وکمند وغیرہ کے آپ لیے اور کچہہ مجہے دیکر فرمایا یہہ بوجہہ ایوان شاہی تک آپکو اوٹہانا پڑے گا مین نے کہا اگر فرمائیے تو آپکو بہی سر آنکہون پر اوٹہا کر لیچلون وہ یہہ سنکر ہنسنے لگا غرض ہم دونون بہ تعجیل تمام ایوان شاہی تک پہونچے شمعون نے بہ جرأت

تمام دربانان ایوان شاہی سے بیان کیا کہ اسمعیل ترک نے آلات خاص طلب فرمائے ہین کیونکہ ایڈورڈ نے سوائے
ہنر نیزہ بازی کے اور فنون سپہ گری کے امتحان کی بہی درخواست بادشاہ کی حضور مین کی ہے اور بادشاہ
نے منظور فرمائی ہے اسواسطے مین خود یہہ ہتیار لیکر حاضر ہوا ہون اور اندر جانا چاہتا ہون کیونکہ یہہ تمام
آلات عطیہ سرکار مین کسی دوسرے شخص کے حوالہ نہین کرسکتا اور یہہ بہی تم بخوبی جانتے ہو کہ اکثر مین اسمعیل
ترک کے ساتہہ محلات خاص تک جاچکا ہون یہہ سنکر پہلے تو متامل ہوئے پہر کچہہ سوچکر کہنے لگے اگر حضور نے
طلب فرمایا ہے تو کیا مضایقہ ہے چلے جاؤ شمعون بلا تشویش مجہے ساتہہ لیکر اندر داخل ہوا اور رفتہ رفتہ اوس
مقام پر پہونچا جہان چارون طرف محلات شاہی واقع تہے اور بیچ مین ایک چہوٹا سا میدان تہا اوسی میدان
مین اسمعیل ترک اپنے کرتب دکہا رہا تہا اور بادشاہ ایک مقام بلند پر بیٹہا ملاحظہ فرما رہا تہا ہم دونون بلا دفعتہ
بادشاہ سے اوجہل ایک گوشہ مین جا کہڑے ہوئے اور بفراغت تمام اوسکے مقابلہ کی سیر دیکہنے لگے فی الواقع اسمعیل
ترک کو اس فن خاص مین برق لامع سے زیادہ تیز پایا لیکن افسوس مرد مقابل اوسکا اصول فن سپہ گری
سے ایسا ناواقف تہا کہ ہر بار سپلار ناک بہون چڑہاتا جاتا تہا اور اپنے ہنر کو اپنی طبیعت کے موافق وسعت
نہ دے سکتا تہا مینے شمعون سے کہا یہہ شخص بادشاہ اٹلیان کا بہیجا ہوا تو کچہہ بہی نہین جانتا اور ایک ہاتہہ
بہی اسمعیل کے مقابلہ مین نہین نکال سکتا واللہ اعلم کس علم پر بادشاہ نے دعوی اور اس کندہ ناتراش نے جرأت
کی ہے اور اسمعیل ترک کیون نہین اسکے ہاتہہ سے نیزہ گرا دیتا اوسنے جواب دیا شاید حضور انور نے اس بیہودہ سر کا
رقص بہی دیکہکر اسمعیل کو اشارہ کردیا ہوگا اسواسطے برائے تمسخر بادشاہ کے ہنسانے کو نچاتا پہرتا ہے مین نے
کہا ہمکو ایسا ناچ پسند نہین آتا یہہ کہکر مکانات شاہی کی صنعت دیکہنے لگا اور شمعون بہی اونکی تراش خراش کی
تعریف کرنے لگا اور حقیقت مین تہے بہی قابل تعریف ہی کے خصوصاً خاص میرے مقابل کے مکان ایسے خوش قطع
سنگ سپید کے بنے ہوئے تہے اور استادون نے ایسا باریک دلپسند کام قلم فولاد سے اونپر کیا تہا کہ ہر بار نظر
اونہین پر جمتی تہی تیسری منزل پر اونمین متعدد دریچے تہے اور ہر ایک مین عمدہ نفیس چلمنین چہوٹی ہوئی
تہین مینے شمعون سے کہا انکے مقابل کا تمام ایوان شاہی مین ایک بہی مکان نظر نہین آتا اتنے مین بسبب
شدت ہوا کے جو اتفاقیہ اوس روز چل رہی تہی یکایک ایک چلمن بالکل اولٹ گئی اور بموجب قاعدہ کلیہ کے

چلمن کے اوٹہتے ہی میری نظر اوس دروازہ پر جا پڑی دیکہتا کیا ہون دو عورتین جدا جدا کرسی زرنگار پر بیٹہی ہین ایک اونمین سن رسیدہ ہے اور دوسری نوجوان پندرہ سولہ برس کے سن سے بہی کچہہ کم اوسکے دیکہتے ہی بے اختیار میری زبان سے نکل گیا ہاے یہہ کون شمعون نے فوراً میرے ہاتہہ کو دبایا اور کہا خاموش یہہ مقام ادب ہے نہ جاے لہو ولعب ہے مینے کہا آخر یہہ تو فرماؤ یہہ بجلی یکایک کدہر سے ٹوٹ پڑی اور انکا نام ونشان کیا ہے اوسنے کہا یہہ عورت جو دائین طرف سن رسیدہ سی بیٹہی تہی یہانکی شاہزادی خورشید لقا کی دایہ ہے جلیسمائمن اسکا نام ہے اور جو بائین جانب تہی اس دایہ کی لڑکی ہے اسے روزی کہتے ہین ابہی اوس نے یہہ فقرہ ختم بہی نہ کیا تہا کہ سپہ سالار نے آئیڈ ورڈ کا نیزہ چہین کر زمین مین گاڑ دیا اور پادشاہ کو سلام کر کے چل دیا اب ہمین وہان کون ٹہرنے دیتا تہا زبردستی باغ بہشت سے نکالے گئے مین حسرت کی نگاہ سے پیچہے مڑ مڑ کر اوسی چلمن کو دیکہتا جاتا تہا اور شمعون سے کہتا تہا خدا کیواسطے ظالم ذرا آہستہ آہستہ قدم رکہہ مگر وہ میرا حال دگرگون دیکہکر اور بہی عجلت کرتا تہا اور کہتا تہا اب یہان توقف کرنا اپنا ہاتہہ اپنے خون مین بہرنا ہے آخرش بہزار خرابی کہینچ کہانچ کر مجہے ایوان شاہی سے باہر نکال ہی لیگیا اندر تو مین بہی کچہہ لحاظ سے کچہہ خوف سے دم بخود تہا باہر پہونچتے ہی سر راہ بیٹہہ گیا کہ اب مجہہ سے آگے قدم نہین اوٹہایا جاتا

شعر

بسکہ مانند کمان پیکرم از پیری کاست ‖ تا نگیرد کمرم کس نتوانم برخاست

اوسنے پوچہا آخر کچہہ سبب بہی مینے کہا کیا تمہین نہین معلوم ایوان شاہی مین چلمن کے اوٹہتے ہی نقد دل ہاتہہ سے چہوٹ پڑا آسمان ظلم وستم کا اس مفلسی اور غریب الوطنی مین ٹوٹ پڑا اب فرمائیے آپکے ساتہہ چلون یا دل گم گشتہ کی تلاش مین پیچہے لوٹ جاؤن **شعر**

در سینہ دلم گم شدہ تہمت بہ کہ بندم ‖ غیر از تو درین خانہ کسے راہ ندارد

اوسنے کہا سبحان اللہ آپکی بہی وہ ہی مثل ہوئی رہین جہونپڑون مین خواب دیکہین محلون کا کہان تم خاک نشین بوریاے گدائی کہان وہ شہنشاہ کشور دلربائی تم ایک دل صد پارہ کی جستجو مین مضطرب وہ ہزار خون ناحق روز کرڈالنے کی خوگر کہان گوہر شب چراغ ماہ کہان پانچ چہہ ہاتہہ کی یہہ ٹوٹی ہوئی کمند آہ تم غنچہ افلاس کے شاکی وہ افسر فوج سفا کی اگر یہہ ہی عشق کا آغاز ہے تو انجام اسکا سوز وگداز

بلکہ دل محبت منزل مدت کا رنج والم سے بھر چکا ہوگا اب اوسکو ڈہونڈہ کر کیا کروگے اور راد ٹہا گے کیا پہل لاوگے

شعر

چشم کرم مدار ز شاہان کہ جز نمد	آئینہ عطیتے ز سکندر نہ یافت است

مین نے یہہ سنتے ہی ٹھنڈی سانس بھر کر کہا واللہ خنجر کرم تیغ ستم سے زیادہ کاٹ کر گیا آپکی شیرین کلامی گویا مٹھی چھری ہے یہہ میری نسبت مین سب سے زیادہ بری ہے آپکو لازم تہا تسکین فرماتے کوئی تدبیر ملاقات کی بتاتے نہ کہ یون خنجر ملال سے حلال کر کے حرام موت مارنے لگے شمعون یہہ سنکر کچہہ نادم سا ہوگیا اور کہنے لگا خیر تقصیر ہوئی معاف فرمائیے اب انشاء اللہ تعالیٰ کوئی تدبیر سوچونگا بلکہ حتی المقدور کوشش کرونگا لیکن یہان پڑا رہنا مناسب نہین جسطرح ہوسکے مکان کو تشریف لے چلئے مین بہی سوچا یہان دہونی رمانے سے کیا فائدہ اوٹہکر ساتہ ہولیا راستہ مین اوسنے میرے ہوش وحواس درست دیکہکر کہا اسمعیل ترک اس جا سے کچہہ تعارف قدیمی رکہتا ہے اگر تقریباً کسی پیرایہ مین اس سے اپنا حال بیان کرو تو تعجب نہین کہ کچہہ صورت نکل آوے مینے کہا ابہی چلتا ہون اوس نے کہا یہہ وقت اوسکی ملاقات کا نہین وہ سفر ابہی تہکا ماندہ آیا ہے ملا بہی تو بے لطفی سے ملیگا اور یکایک بغیر بے تکلفی حاصل ہوئے اس قسم کی گفتگو کرنا بہی مناسب نہین پہلے دو چار ملاقاتین کر کے ربط ضبط بڑہاؤ پہر دیکہا جائیگا مینے کہا خیر صبر تو ممکن نہین لیکن جبر کرتا ہون یہہ کہکر مین کاروان سرا کو چلا گیا وہ اپنے مکان کو لوٹ گیا جس خرابی سے وہ رات مجہپر کٹی ہے کچہہ بیان نہین کرسکتا بار بار کروٹین بدلتا تہا اور آنکہین پہاڑ پہاڑ کر آسمان کیطرف دیکہتا تہا کہ کسیطرح سپیدۂ سحر نظر نہ آتا تہا اپنے دود آہ سے تشبیہ دون تو بجا ہے اوسکی زلف سیاہ سے بڑہا دون تو روا ہے لیکن اتنی خیر تہی کہ صرف اسمعیل ترک کی ملاقات کا انتظار اور اضطراب تہا اگر خدا نخواستہ وصال یار کا خیال یا اوسکے ہجر کا ملال ہوتا تو کاہیکو جان بچتی غرض بمشکل تڑپ تڑپ کر وہ رات کاٹی صبح ہی اوٹہہ سیدہا اسمعیل کے مکان پر پہونچا دیکہتا کیا ہون تجہیز وتکفین کی سی تیاریان ہو رہی ہین اور شمعون مضطرب الحال ادہر اودہر پہر رہا ہے مین نے چپکے سے پاس جاکر پوچہا خیر تو ہے یہہ کیا سامان کر رکہا ہے اوسنے آہ سرد کہینچکر کہا شب کو پچہلے پہر کے قریب اوستاد نیک نہاد نے سرائے فانی سے کوچ فرمایا یعنی اسمعیل ترک نے یہہ سنتے ہی میرے چشمہ ہائے چشم سے دریا خون بہہ نکلا سارے منصوبے جو رات بہر مین گانٹہے تہے خاک مین ملگئے تمام امیدین منقطع ہوگئین حسرت

وہان نے پہلے سی زیادہ گہیر لیا لوگ جو تجہیز و تکفین کیواسطے جمع تہے وہ سمجھے یہہ کوئی اسمٰعیل کا گاڑہا دوستدار ہے اسواسطے
بلک بلک کر رو رہا ہے نہایت شفقت سے یکزبان ہو کر مجہے سمجہانے لگے کہ جو دنیا کے پردہ پر پیدا ہوا ہے ایک
نہ ایک روز ضرور فانی ہو جائیگا بلکہ ہمارے نزدیک انسان کا مرنا اپنے کمال کو پہونچ جانا ہے کیا معنی انسان
کی تعریف یہہ ہے کہ پیدا ہو بولے اور مر جاوے اسیواسطے جو شخص وفات پاتا ہے اوسکی نسبت کہا کرتے ہین
فلانا آج پورا ہو گیا یعنی ایک مرحلہ موت کا جو اوسکے اوصاف مین باقی رہ گیا تہا وہ بہی حاصل کر لیا مین نے
کہا یہہ سچ ہی مگر اسمٰعیل مرکے کو اس کمال حاصل کرنیکی ایسی کیا جلدی تہی اور دو چار روز توقف کیا ہوتا
یہہ سنکر سبکے سب مسکرانے لگے اور مین بہی نادم سا ہو کر خاموش ہو رہا بعد تجہیز و تکفین کے شمعون سے
بیٹہے اس مرگ مفاجات کا سبب دریافت کیا اوسنے جواب دیا ایوان شاہی سے لوٹنے کے بعد مجہہ سے ملاقات
نہین ہوئی یکایک یہہ ہی سننے مین آیا کہ اسمٰعیل نے وفات پائی گہر والون سے پوچہا گیا تو وہ مختلف روایت بیان
کرتے ہین واللہ اعلم کون سی درست ہے مگر یہہ ظاہر ہے کہ کسی مرض مہلک مین مبتلا ہو کر انتقال کر گیا مینے کہا
اب میری نسبت کیا حکم لگاتے ہو اوسنے کہا **شعر** وہ در شود کشادہ جو بستہ شود دری | انگشت ترجمان زبان است الالک
دیکہو نظر ستہ ارکہو کوئی اور سبیل نکل جاویگی مینے کہا بیشک جوئندہ یابندہ مشہور ہے مگر مجہے تو ابہی رات کے
کاٹنے مین فلک نظر آگیا سو بہی اسمٰعیل کے سہارے سے گذر گئی ورنہ آج ہی فیصلہ ہو چکا تہا **شعر**
دلکو ہم صرف وفا سمجہے تہے کیا معلوم تہا | یعنی یہہ پہلے ہی نذر امتحان ہو جائیگا | اوسنے کہا یہہ پہلی ہی شب تہی
اسواسطے مشکل ہے کئی آیندہ گو شوق بڑہتا جائیگا مگر اضطراب کم ہوتا جائیگا مینے کہا واہ کیا خوب یہہ بہی ممکن ہے
کہ شوق بڑہے اور اضطراب کم ہو اوسنے کہا آپکو تجربہ حاصل نہین ورنہ یہہ اعتراض نکرتے یہہ قاعدہ کی بات ہے
کہ ابتدا مین آدمی کسی تکلیف کا متحمل نہین ہو سکتا مگر جب عادت پڑجاتی ہے تو وہ تکلیف تکلیف نہین معلوم ہوتی **شعر**
رنج سے خوگر ہوا انسان تو مٹ جاتا ہے رنج | مشکلین اتنی پڑین مجہپر کہ آسان ہو گئین | اس جواب سے مین بالکل
بند ہو گیا اور سمجہا یہہ بہی میری طرح کوئی دل برشتہ ہے اسکی صحبت سے بیشک لطف حاصل ہوگا اور یہہ عقدہ بہی
انجام کار اسیکے ہاتہہ سے کہلیگا اسواسطے زیادہ سر ہو گیا اور صبح سے شام تک اور شام سے صبح تک سایہ کیطرح
اوسیکے ساتہہ رہنے لگا اور وہ بہی بغیر تعارف سابقہ کمال مہربانی سے پیش آتا تہا اسیطرح ایک مہینا کامل

گذر گیا اس عرصہ مین وہ جہاز جسپر مین سوار ہوکر یہانتک پہنچا تھا واپس آنے لگے اور اہل جہاز نے مجھ سے کہا کل بشرط خیریت لنگر اوٹھائے جائینگے آپ بھی اپنی تیاری کر لیجیے مینے کہا میرا تو ابھی جانا نہین ہوسکتا والدہ ماجدہ کی خدمت مین میری طرف سے دست بستہ بہت بہت سلام عرض کر دینا اور کہدینا آب وہوا یہانکی موافق ہے اسواسطے نہین آیا اب کی دفعہ جہاز شراب لیکر آئین گے تو انشاء اللہ تعالے حاضر ہو کر قدمبوسی حاصل کرونگا اونہون نے کہا ہماری دانست مین تو آب وہوا موافق نہین بلکہ کچھ خلاف معلوم ہوتی ہے کیونکہ بنسبت پہلے کے اب ہم آپکی صورت مین نصف سے زیادہ فرق پاتے ہین اور فی الواقع بیان کی آب وہوا گو خوشگوار ہے مگر یہاں حرارت ہے اسیواسطے آپکی رنگت روز بروز زرد پڑتی جاتی ہے زیادہ قیام کرنا ایسے مقام پر مناسب نہین مینے کہا رنگت کا تو کچھ حال معلوم نہین کیونکہ مدت سے آئینہ نہین دیکھا لیکن طبیعت کو فرحت اور دلکو مسرت وہان سے زیادہ حاصل ہے غرض ہرچند سبنے اصرار کیا مگر مینے ایک نہ مانی دوسرے روز سبکو رخصت کرکے تنہا رہگیا فقط دو چار آدمی خدمت کے موافق رکھہ لیے جہاز روانہ ہو جانے کے بعد مین نے شمعون سے بڑی شکایت کی کہ دیکھو اس درد باطنی کے سبب روز بروز مین زرد پڑتا جاتا ہون حتی کہ اپنے بیگانے دیکھکر افسوس کرتے ہین اور تم مطلق خبر نہین لیتے فقط حیلہ وحوالہ کرکے ٹال دیتے ہو اوس نے کہا یہہ زردی تو پختگی کی نشانی ہے جسقدر زرد پڑتے جاؤگے خامی دور ہوتی جائیگی اسکی شکایت ہی کیا ہے اور اپنے حیلہ حوالہ کا بھی حال زندگی باقی ہے تو کسی روز بتا دینگے یہہ کہکر پھر دس پندرہ روز کو ٹال گیا مگر مین بدستور نوک جھوک کرتا رہا ایکدن رات کے وقت بعد فراغت طعام خود بخود کہنے لگا لو آج ایک مہینے کی محنت اور جانفشانی کے بعد کچھ صورت نظر آئی ہے اگر تم بھی کچھ محنت کرو اور خدا راس لائے مین سنتے ہی اوچھل پڑا اور کہا خدا کیواسطے بیان تو کرو کیا شکل نکالی اور کیونکر نکالی اوس نے کہا مین مدت تک اسی سوچ مین رہا کہ تمہاری محبت کا حال روزی کے کان تک کیونکر اور کسکی معرفت پہونچاؤن مگر کوئی وسیلہ اور کوئی حیلہ سمجھہ مین نہ آیا ناگہان ایک روز اسمعیل ترک کی قدیمی مالن نائکہ نگیسا یعنی عندلیب نام جو اکثر پہول وغیرہ لایا کرتی تھی سر راہ نظر آگئی اوسکی صورت دیکھتے ہی میرا ذہن لڑگیا کہ اسکی معرفت کوئی شکل نکالنی چاہیے کیونکہ یہہ ہی مالن پہول لیکر بیبیانون کے پاس بھی آتی جاتی ہے یعنی روزی کی والدہ کے پاس یہہ سوچکر مینے اوسکو سلام کیا اور کہا جب سے اوستاد صاحب کا

انتقال ہوا آپکی صورت کو بہی ترس گئے کہنے لگی ہمارا آنا جانا تو اونہین کے دم تک تہا مینے کہا آخر ہم بہی تو اونہین
کے کہلاتے ہین اگر براہ مہربانی گاہے ماہے تشریف لے آیا کرو تو کیا مضایقہ ہے جواب دیا بہت اچہا مین نے کہا بہت
اچہا نہین کل صبح کو ضرور تشریف لانا اور تہوڑے سے پہول بہی ہوتے کے اگر تمہارے باغ مین ہون تو لیتی آنا
کہا انشاء اللہ تعالے کل صبح بسر وچشم حاضر کرونگی جب دوسرے دن بموجب وعدہ کے عندلیب پہول لیکر
آئی مین نے پانچ گنی یعنی انگریزی اشرفیان بطور انعام کے اوسکی نذر کین اور ادہر ادہر کی باتون
مین لگا لیا اثناے گفتگو مین موقع پاکر مینے کہا بڑی سرکار تو تمہاری شہزادی کی دایہ ہے ہم غریب لوگون
کی تمکو کیا پروا اور یہہ بہی تمام شہر مین مشہور ہے کہ شاہزادی کی ہمشیر رضاعی کو جنکا نام نامی شاید مس
روزی ہے پہولونکے زیور سے ازبس شوق ہے جواب دیا ہان جہانتک دو روٹیان کہانے کو ملین وہ ہین ہمارا
سرکار ہے اور مس روزی کو البتہ پہولون سے پہلے بہت شوق تہا مگر ابتو چند عرصہ سے وہ بات بہی نہین لیکن [illegible]
اور اونہین کے ذریعہ سے شاہزادی کی خدمت مین بہی ہمارے پہول پہونچ جاتے تہے سو وہ خود بہی شاہزادی
کی خدمت مین کبہی کئی دن تک نہین جاتین ہے دن یون لیجاتے تمام دن جب جاکر دیکہتی ہون سوتا پاتی ہون
خدا جانے کس غضب کا غم ہے مینے کہا لڑکین ہے یہ غم ہونگے لڑکے تمام تمام دن سوتے ہین سو وہ تو خدا کے فضل
سے بادشاہ ہوئے کہا نہین ظاہر الغیب دشمنان کچہ طبیعت علیل ہے مینے کہا آخر کسینے پوچہا بہی کیا مرض ہے جواب
دیا خود دولت سے تو نہین پوچہا مگر محل والے کہتے ہین کچہ طبیعت سست رہتی ہے کہانا پینا بہی کم ہوگیا ہے
ہنسنا بولنا بہی چہوٹ گیا ہے تمام وقت مونہہ لپیٹے پڑی رہتی ہین مینے کہا تمکو بہی پوچہنا مناسب تہا اور آج
جاکے ضرور پوچہنا بلکہ مجہے بہی اطلاع کرجانا کیونکہ شاہزادی کو ان سے ازبس محبت ہے جب سبب اونکی بیماری
کے اون ہی کی آمد و رفت کم ہوگئی تو خوف یہہ ہے کہ خدانخواستہ شاہزادی کو تنہائی سے وحشت ہو کر دل
[illegible] نہ لگ جائے اوس نے کہا سچ ہے آج مین ضرور دریافت کرونگی اور تمکو بہی بتا تو نہ دیتا جاونگی دوسرے
[illegible] زمین وقت معین پر منتظر بیٹہا رہا مگر وہ مالن نہ آئی بلکہ کئی روز تک اوسکی خبر نہ ہوئی ایک دن دیکہتا
کیا ہون کہ سامنے سے پہولونکی چنگیر لئے چلی آتی ہے مین بہی اوسیوقت مکان سے باہر ہوا تمام راستہ ہی مین
گہیر لیا اور بعد شکوہ ہاے وعدہ خلافی کے پوچہا کہو کچہ دریافت بہی کیا کہا ہان تین روز تو موقع نہین ملا

جب گئی اونہین سوتا پایا اور کسی خواص نے مجھے جگانے کی اجازت نہ دی کل اتفاق سے لیٹے ہوئے ایک کتاب
دیکھہ رہی تہین جاتے ہی مینے سلام کیا اور کچھہ ہار نذر کئے فرمایا نہین نہین لیجاؤ انکی بو سے تو دماغ پریشان
ہوجاتا ہے مین نے عرض کیا پہلے تو حضور کو نہایت شوق تہا اب خدا جانے ہمارے نصیبون کی گردش سے
یکایک کیون نفرت ہوگئی کیا نصیب دشمنان کچھہ طبیعت علیل ہے فرمایا ہان کچھہ معدہ کا فساد ہے ہضم طعام
کے وقت ایسے بخارات دماغ کو صعود کرتے ہین کہ ہوش بجا نہین رہتے اور اسی باعث تمام دن خیالات
فاسدہ مین مبتلا رہتی ہون مینے جواب دیا لوگ تو کہتے ہین حضور نے کھانا پینا بہی چھوڑ دیا ہے فرمایا ہان
تقلیل غذا پر یہہ حال ہے جسقدر کہاتی ہون وہ بہی ہضم نہین ہوتا مجبور ہون چھوڑ نہ دون تو کیا کرون
مینے کہا پہر اسکا کچھہ علاج بہی کیا جاتا ہے جواب دیا میرے مرض کا علاج دنیا مین پیدا ہی نہین ہوا میرے تو
نکلا ایسا درد وا جسکا کہا [illegible] سننے مین نہین آیا جسکی دوا ہوسکے فرمایا اکثر لوگ اسے مرض کو وہم تجویز کرتے ہین اور
وہم کی دوا ظاہر ہے کہ لقمان کے پاس بہی نہ تہی یہہ کہکر اوسی کتاب کیطرف متوجہ ہوگئین مین سمجھی زیادہ گفتگو
کرنے سے طبیعت گہبراتی ہے اور ایک ہمجولی نے اشارہ بہی کیا اسواسطے خاموش اوٹھکر چلی آئی مین نے کہا
آج اتنا جاکر پہر کہیو کہ حضور یہہ تو کیا مرض تو ایسا لاعلاج نہین جسکی دوا پیدا نہو خدا کے فضل سے ہزارون اطبا
حاذق آپکے ملک مین پڑے ہین آپ علاج کرکے تو دیکھیے پہلے سے نا امید ہوجانا کون سی عقل کی بات ہے اور
یہہ بہی اپنی طرف سے کہہ دیجیو کہ بالفعل ایک حکیم کامل بطور سیاحت اس شہر مین آیا ہوا ہے جن مریضون پر
حکماے شاہی نے خوف سے ہاتھ نہین ڈالا اونہون نے اوسکے علاج سے شفا پائی ہے اور سنتے ہین کہ طبابت
کے فن سپہگری مین بہی یکتاے روزگار ہے بلکہ جہان کہین کسی مریض کو مرض مہلک مین گرفتار دیکہتا ہے
یا فن سپہگری کا چرچا سنتا ہے ہزار تدبیرون سے اپنی تئین وہان لے پہونچتا ہے چنانچہ جب [illegible] کارگاہی
مین اسمعیل کا معرکہ ایڈورڈ کے ساتھہ ہوا ہے وہ وہان موجود تہا حالانکہ محلات شاہی کے نیچے [illegible] فرشتہ
کا گذر نہین ہوسکتا انسان کی تو کیا مجال ہے غنچہ لب نے کہا بہت اچہا جاؤنگی مگر یہہ وعدہ نہین کر سکتی
کہ آج ہی جواب لے آؤن جس روز طبیعت حاضر دیکھونگی عرض کرکے آپسے کہہ جاؤنگی مینے کہا بہت اچہا
جب تشریف لائے آپکی عنایت ہے اور چلتے وقت پہر خوشامد کے مارے پانچ گنی اوسکے حوالہ کردین لیکن طبیعت

کو یقین ہوگیا کہ اب انشاء اللہ تعالیٰ کوئی صورت نکل آئیگی اوسکے تیسرے دن پہر پہر رات گئے کے قریب پہر عندلیب
کی شکل مبارک دکہائی دی مینے کہا خیر تو ہے آج بیوقت آپ کیونکر تشریف لائین کہا کیا کہون تمنے تو میرے پیچہے
روگ لگا دیا مینے کہا وہ کیا جواب دیا آج کئی روز بعد پہر موقع ملا تہا بدستور پلنگ پر لیٹی کتاب دیکہہ رہی تہین
مینے تمام قصہ جو تمنے سکہا دیا تہا بیان کیا مگر کچہہ جواب نہ دیا پڑہے پڑہے کتاب دیکہا کین مین بہی جہک مارا
کی جب مینے یہہ کہا کہ وہ حکیم محلات شاہی کے نیچے تک ہوگیا ہے تو یکایک کروٹ بدلکر کتاب ہاتہہ سے رکہدی
اور فرمایا یہانتک کیونکر پہونچا مین نے عرض کیا یہہ تو نہین معلوم مگر جتنا سُنا تہا گذارش کر دیا ارشاد ہوا
اوسکی عمر کسقدر ہوگی اگر مسن ہے تو کیا مضایقہ نبض دکہا کر معالجہ کیا جائیگا مینے کہا لونڈی کو تو آجتک اونکی
زیارت نصیب نہین ہوئی اور نہ کسی سے عمر کا حال پوچہا اگر اب انشاء اللہ تعالیٰ دریافت کرتی آؤن گی
فرمایا تو خود جا کر اپنی آنکہون سے دیکہہ آوے تو اچہا ہے شاید سن رسیدہ نہو تو مین ایک ایک خط وخال کا نشان
پوچہکر قیافہ کی رُو سے اوسکی عادات واطوار کو آپ دریافت کرلون گی کیونکہ اکثر تجربہ ہے جنہین پیر نابالغ سے خطاب
کرتے ہین جوانون سے زیادہ ہوس کیتے ہین اور اکثر جوانون مین بڈہون کے سے اوصاف پائے جاتے ہین
یہہ باتین کرتی جاتی تہین اور بار بار میرے پہول دئے ہوئے سونگتی جاتی تہین غرض چار گہڑی رات گئے
تک مجہسے انہین باتون مین اولجہائے رکہا اور چلتے وقت فرمایا ظاہرا پہولون کی خوشبو سے دماغ کو کچہہ تری
پہونچتی ہے اور پیوستہ دور رہونے کے باعث شاید کسیقدر وحشت بہی کم ہوتی ہوگی اگر دونو وقت تازے
پہول تو آپکے دیا کرے تو اچہا ہے مالن یہانتک حال مجہسے بیان کرکے کہنے لگی کہ اب آپ چلکر راہ مجہے
اون حکیم صاحب کو دکہا دیجئے مینے کہا باولی ہوئی ہے حکیم صاحب کی ملاقات کیا ایسی آسان ہے جب کبہی
مین اونکی طبیعت حاضر پاؤن گا تیرے حاضر ہونے کی اجازت لے رکہونگا اب تو کل صبح پہول لیکر جائیے تو
کچہہ اس معاملہ کا ذکر نہ کیجیو دیکہہ تو وہ کیا فرماتی ہین یہہ کہکر اوسے رخصت کردیا دوسرے دن عندلیب پہر حسب
معمولی پہرآن موجود ہوئی مینے کہا کیون آج کیا گل کہلا یا کہا کچہہ نہ پوچہئے صبح مین پہول لیکر گئی تہی دیکہا
میری منتظر بیٹہی ہین پہول لیکر دیر تک اِدہر اودہر کی باتین کرتی رہین مینے دانستہ کچہہ ذکر حکیم صاحب کا نکیا
جب عرصہ گذر گیا تو خود بخود کہنے لگین ہان حکیم صاحب سے ملاقات کی مین نے کہا حضور اتنی رات گئے تو مین

یہین سے گئی تہی گہر پہونچتے ہی پڑ رہی صبح ہی اوٹہہ کر پہول چنے چلی گئی پہر ہار تیار کرکے آپکی خدمت مین
حاضر ہوگئی حکیم صاحب سے کسوقت ملتی اب البتہ یہان سے جاکر کہانے پینے سے فراغت پاکر حکیم صاحب کے پاس
جاؤنگی حکم دیا اسوقت عندلیب کو یہین کہانا کہلادو چنانچہ اپنے روبرو کہانا کہلاکر مجہے رخصت کیا اور
فرمایا آج ضرور حکیم صاحب سے ملکر شام تک مجہے جواب دیجو مین وہان سے اوٹہکر آپکے پاس آئی آپ سے ملاقات نہوئی
بیٹہے بیٹہے جب تیسرا پہر ہوگیا تو سوچی اب شام کو محلون مین جاکر اس روزہی کو کیا جواب دونگی کہین پتہ
لگ جائے تو آپ ہی حکیم صاحب سے ملتی چلون یہہ سوچکر ایک ایک گلی کوچہ مین پوچہتی پہری کہ وہ حکیم نووارد
جو فن سپہ گری مین بہی کمال رکہتے ہین کہان ٹہرے ہین مگر کسینے کچہہ پتہ نہ بتایا بلکہ ہرایک حیرت سے
میرا مونہہ دیکہکر کہنے لگا حکیم کو فن سپہ گری سے کیا نسبت شاید تجہے کسی نے بہکا دیا ہے آخر مجبور قریب شام
کے جلدی جلدی دو چار ہار تیار کر محلون مین پہونچی جاتے ہی خواصون نے کہا آج اتنی دیر کہان لگی
عرصہ سے بیگم صاحب تجہے یاد فرما رہی ہین بلکہ ابہی بیٹہے بیٹہے کوٹہے پر تشریف لیگئی ہین جلدی جاکر وہین ہو
دے آمین سیدہی کوٹہے پر چلی گئی دیکہا تنہا مضطربانہ ٹہل رہی ہین اور یہہ شعر پڑہتی جاتی ہین **شعر**

آگہ نشد طبیب ز درد نہان ما	این نبض ما خموش تر است از زبان ما

مین نے جاتے ہی سلام کیا فرمایا
کیا خبر لائی اسوقت سواے جہوٹ بولنے کے کچہہ اور نہ بن پڑا عرض کیا حضور کیا التماس کرون تمام دن
پہرتے پہرتے ٹانگین تہک گئین مگر کہین حکیم صاحب کا پتہ نہ لگا جہان گئی یہہ ہی سنا ابہی اوٹہہ کر فلانے امیر
کے یہان تشریف لیگئے ہین یہہ سنکر فرمایا او کم بخت اتنا سا کام بہی نہوسکا اب خبردار صبح بغیر ملاقات کئے
ہرگز نہ آئیو مجہے ایسی بہونکی بہی ضرورت نہین ہے یہہ کہکر وہ مالن کہنے لگی میان سچ بتاؤ وہ حکیم صاحب
کون سے ہین اس روزہی کی باتون سے تو ایسا ثابت ہوتا ہے کہ وہ اون سے از حد محبت رکہتی ہین
بلکہ بغیر انکے دم بہر بسر نہین کرسکتین مینے کہا دو ایک روز اور صبر کرو انشاء اللہ تعالے ملاقات کرائے
دیتا ہون وہ یہہ سنتے ہی اچہل پڑی اور کہا اللہ ایسا نکرنا اگر صبح جواب شافی نہ پہونچاؤنگی تو وہ
مجہے جیتا نکال جائینگی جسطرح ہوسکے اسیوقت ملادیجئے مینے کہا اسوقت تو مجہے فرصت نہین ایسی ہی
جلدی ہے تو کل صبح کو آنا غرض جسقدر مین ٹالتا تہا وہ بضد ہوتی تہی آخرش جب حد سے زیادہ منت

وساجت کرنے لگی تو مین نے کہا فی الواقع یہہ وقت اونکے ملنے کا نہین ہے مگر تو مِس روزی سے یہہ کہدے سمجہو کہ حضور مین
حکیم صاحب سے ملاقات کرا دی ماشاءاللہ اٹھارہ اونیس ۱۹ برس کا سن ہے صورت شکل مین جیسے چودہوین رات کا چاند
میانہ قد کشادہ پیشانی پیوستہ ابرو سیاہ چشم نازک اندام متحمل مزاج شیرین گفتار ظاہر مین ہنسوڑ باطن مین پرہیزگار
جنکی صورت دیکہنے سے آنکہون مین روشنی آئے باتین سننے سے کلیجہ ٹہنڈا ہو جائے اور یہہ بہی کہہ دیجیو کہ حکیم صاحب
کی میز پر شیشے آئیا اونہین کی شبیہ بہی رکہی دیکہی ہے اگر ممکن ہوا تو مانگ کر آپکو دکہا جاؤنگی دوسرے روز یہہ بہی اوس نے
جا کر بیان کر دیا سنتے ہی پہلے تو ایک آہ سرد کہینچی پہر یہہ شعر پڑہا **شعر** داغ می باشد علاج زخم چون ناسور شد
درد بے درمان ما را چارہ درد دیگر است ؂ پہر فرما کر کہنے لگی معلوم ہوا اسی مرض مین گہل گہل کر ہماری جان جائیگی کیا
معنی مدت بعد ایک حکیم حاذق کا پتہ لگا سو شامت اعمال سے جوان نکلا کاش اٹھارہ اونیس برس کے عوض سو ڈیڑہ سو
برس کی عمر ہوتی تو کیا بے تکلفی سے علاج کیا جاتا اگرچہ تیرے بیان سے ثابت ہوتا ہے کہ آدمی متقی اور پرہیزگار ہے مگر
تو جاہل عورت ہے تیری بات کا کیا اعتبار ہان اگر تصویر لاوے تو البتہ مین ٹہیک ٹہیک قیاس لڑاؤن عاریتہً نہ ملے
تو مول ہی لے آئیو عندلیب نے کہا واہ صاحب واہ بس آپکا یہہ ہی عقل و شعور ہے وہ خود رئیس رئیس کے لڑکے ہزارون
روپیہ روز کی مفت مین و دانتقسیم کرین ایسے فقیر سے کبہی ایک کوڑی نذرانہ کا نہ لین سو وہ آپکے ہاتہ ایک پیسے
تصویر کا بیچین گے بلکہ مین جانتی ہون یہہ سن لینگے تو مداوا بہی نہ فرمائینگے تو خیر اس پیرایہ مین گفتگو نہ کیجیو غرض دوسرے
روز سے عندلیب نے آ کر اوس تصویر کا تقاضا کرنا شروع کیا مین سوا حیلہ حوالہ کے کیا جواب دیتا آٹہ دس روز تک
اوسے لادنعم مین لگائے رکہا اس عرصہ مین آپکی ایک تصویر ایک نامی مصور سے پوشیدہ تیار کروا کر عندلیب کے حوالے
کر دی اور تاکید اکید کہدیا کہ اسیوقت تصویر دکہا کر واپس دیجائیو مین نے حکیم صاحب کی بغیر اجازت اونکے ایک
آدمی سے پوشیدہ اوٹہوا منگائی ہے تصویر لیجانے کے کئی روز بعد مالن نے آ کر کہا میان مین تصویر اوسی روز لیگئی تہی
بیگم صاحب کو دیکہا پلنگ پر چیت لیٹی ہوئی چہت کو دیکہہ رہی ہین اوسی حالت مین مینے تصویر پیش کر دی دیکہتے ہی اوس
تو اور بہی ہوش و حواس جاتے رہے بلکہ تصویر ہاتہ سے چہوٹ کر سینہ پر گر پڑی اور آنکہین بند کر کے فرمانے لگین اب تو
تو دل ٹہکانے نہین تصویر رہنے دے اور تو جا پہر آ کے لیجائیو مینے عرض کیا حضور بمشکل تمام حکیم صاحب کے آدمی کی منت سماجت
کر کے گہڑی بہر کے واسطے لائی ہون اوسکو کیا جا کر جواب دون اسکا کچہہ جواب نہ دیا بلکہ مونہہ دوپٹہ سے ڈہانک لیا مین

ناچار خوف کے مارے اوٹھکر چلی آئی پہر متواتر کئی روز جا کر دیکھا اوسی تصویر کو پیش نظر پایا ہرچند تقاضا کیا اگر عنایت نہین ہوئی مینے پہر یہہ بہی پوچھا کہ آپ اسمین ہر وقت کیا ملاحظہ فرماتی رہتی ہین ارشاد ہوا ہرچند مین اسکے خط و خال پر غور کرتی ہون مگر قیافہ کی رو سے اسکے عادات و اطوار کچہہ خیال مین نہین آتے یہانتک قصہ بیان کرکے شمعون کہنے لگا اب وہ مالن باہر جاتی ہے آپ جانین اور رہ جانین مین یہہ مژدہ سنتے ہی خوشی سے پہول گیا اور شمعون سے کہنے لگا جاننا کیا ہے آج ہی محل پر کمند لگا کر چڑہا جاتا ہون اوسنے کہا واہ کیا خوب تم بنگالی معشوقون پر بہی گرز دکمند کا وار چلنے لگا اگر جان ہی دینا منظور ہے تو خنجر سے گلا کاٹ کر کیون نہین مرجاتے مین نے کہا پہر کیا کرون کہا مینے تو یہہ سوچا ہے کہ کل سے آپ ایک شفاخانہ بنا کے عوام کا علاج کرنا شروع کیجئے اور للہ ہر ایک کو دوا دیجئے چند روز مین جب خوب آپکی شہرت تمام شہر مین ہو جائے تو کوئی صورت رسائی کی نکالی جائیگی یہہ کہکر عندلیب کو بیرون در بلا لیا مین اوسکی صورت دیکہتے ہی خوشی سے ایسا بدحواس اور حیرت سے گم ہوا کہ زبان تک بند ہو گئی ہرچند اوسنے چہیڑ چہیڑ کر گفتگو کی مگر مجہہ سے کوئی جواب سلیقہ کا نہ بن پڑا یقین ہے وہ اپنے دل مین کہتی ہوگی یہہ بہی کوئی عجب بیوقوف آدمی ہے آخرکار سلام کرکے اوٹہہ کہڑی ہوئی اوسوقت اتنا مینے ضرور کہا کہ مہربانی فرما کر آپ روز تشریف لایا کیجیے اور اوسکے جانے کے بعد مین نے شمعون سے کہا اے دوست حقیقت مین تمنے وہ احسان میرے ساتہہ کیا ہے کہ اگر ہر رونگٹے میرا زبان کی خاصیت پیدا کرے تو بہی شکریہ نہ ادا ہو سکے اور اب بہی جو کچہہ ہوتا ہے آپہی کے طفیل ہوتا ہے

شعر

آنچہ بے رنگی است از لطف تو رنگین میشود	از تو ہر کار یکہ آید باب تحسین میشود

لیکن یہہ تدبیر جو شفاخانہ کی آپنے بتائی ظاہرا پیش جاتی نہین معلوم ہوتی کیونکہ مین دیکہتا ہون یہان اکثر لوگ اپنا علاج آپ ہی کر لیتے ہین پہر انہین طبیب کی کیا ضرورت ہے اور ہرچند مین نے علم طب مین ایک حکیم یونانی سے کچہہ مہارت بہم پہونچائی ہے لیکن بغیر دو چار برس مطب کیے اور ہزار دو ہزار کا خون اپنے سر لئے کیا ہو سکتا ہے بہلا میری شہرت کیا خاک ہوگی اوسنے کہا اس ملک کے باشندے اکثر وہمی ہین اور ہمیشہ کسی نہ کسی مرض مین مبتلا ہی رہتے ہین خصوصاً عوام تو رات دن حکیمون کا پیچہا نہین چہوڑتے جب یہان سے دوا مفت کی ملیگی تو خود بخود اسیطرف رجوع زیادہ کرینگے اور ایسے امراض کیواسطے میری دانست مین صرف دوا کا بہانہ کافی ہے اگر سو مین دس کو بہی آپکے ہاتہہ سے شفا ہوئی تو تہوڑے ہی دن مین تمام شہر مین دہوم مچ جائیگی کیونکہ جو مریض تندرست ہو یا طبیب کے ہاتہہ سے مرجائے

وہ شہرت کے نزدیک شمار مین نہین آتا تقدیر کے حوالے کردیا جاتا ہے صرف یہہ ہی گن لیتے ہین کہ اتنے بیمارون نے
فلانے کے ہاتھہ سے صحت پائی غرض ناچار مجھے یہہ ہی کہنا پڑا بہت اچھا اور دوسری روز پنجم مئی ۱۸۶۶ء روز
چہارشنبہ سے کچھہ دواخانہ جمع کرکے دوکان طبابت کی گرم کردی لیکن جب سے یہہ سن پایا تھا کہ اوس ماہ کنعانی
کو بھی کچھہ شکایت نہانی میرے ساتھہ ہے ہوش کسکے ٹھکانے تھے اور دل کسکا قابو مین تھا نفخ سودا کے واسطے بیخ
کاسنی تخم خطمی گل خیرو تجویز کرتا تھا اور صفرا کے واسطے بادرنجبویہ بسفایج اصل السوس وغیرہ بتا دیتا تھا جسکا
رنگ کالا قارورہ سیاہی مایل اور بدن سوکھا ہوا دیکھا کہدیا تجھے صفرا کا غلبہ ہے اور جسنے بیان کیا مجھے پیاس
زیادہ معلوم ہوتی ہے قارورہ کا رنگ زرد ہے اور زبان اکثر خشک اور سخت رہتی ہے اوسکی نسبت بلغم کی زیادتی
تجویز کردی غرض احتباس بول مین نزول الماء کا علاج چلتا تھا اور رمد کے واسطے نقرس کا نسخہ لکھدیتا تھا لیکن
خدا کی قدرت سے کسی نے شکایت نہین کی جسنے ایکبار میری دوا کھائی دوسرے روز آرام ہوگیا رفتہ رفتہ اسقدر
تمام شہر مین میری شہرت ہوئی اور یہانتک لوگون نے رجوع کیا کہ صبح سے شام تک مجھے سانس لینی مشکل پڑ گئی اور
اکثر سپاہیون مین یعنی حکیم شفائی کا ہر کہ ومہ مین خطاب ملگیا اس عرصہ مین اوسی ماں کی معرفت پیغام سلام کی
بھی نوبت پہنچ گئی تھی جب وہ غیرت پری بخوبی میری شہرت سے واقف ہوگئی تو اپنا راز دل شاہزادی سے بیان کیا
اور کہا **شعر**

بیاد شوخ چشمے بیوفائے فتنہ آئینے | قرار از دست دادم اضطرابے کردہ ام پیدا

شاہزادی نے
فرمایا کمبخت اتنی مدت سے تیرا حال تباہ ہے تونے آجتک کیون نہ خبر کی عرض کیا سامان اوسکا مہیا نہوا تھا ناحق
عرض کرکے آپکے دشمنونکو بھی رنج مین ڈالتی اس سے کیا فائدہ تھا اب خدا کی عنایت سے کچھہ صورت نکل آئی ہے صرف
آپکی مدد اور عنایت درکار ہے **شعر**

احوال دردمندی دل بے نہایت است | ہنگام دستگیری و وقت عنایت است

خورشید لقانے اوسیوقت اوسکی ماں جیسما کن کو بلاکر کہا تم عجب قسم کی عورت ہو اتنی مدت سے تمہاری لڑکی بیمار ہے اور اس
بیچاری کا کچھہ علاج نہین کیا جاتا عرض کیا مین کیا علاج کرتی مالک کو خود اپنی لونڈی غلامونکی خبر رکھنی چاہیے فرمایا
آخر اطلاع کرنا تو تمہارا ہے اور یہ فرض تھا عرض کیا محض تصدیعہ سمجھہ کر گذارش نہین کیا گیا غرض شاہزادی نے اوسیوقت
مسعود خواجہ سرا کو حکم دیا کہ جہان پناہ سے عرض کرکے حکیم مسیح الزمان کو جو خاص شاہی طبیب ہین حاضر کرو اوسیوقت
بموجب حکم کے بلا لایا حکیم صاحب نے آتے ہی نبض دیکھکر فرمایا کسیقدر جسم مین حرارت معلوم ہوتی ہے سو موسم کی تبدیلی کا

باعث ہے فقط اطبا شیر دانہ الایچی خورد ربّ السوس مصری اسکا سفوف بناکر کاسنی سبز مروق کے ہمراہ صبح و شام
ہمیشہ لیا کریں دو ایک روز مین انشاء اللہ تعالے حرارت رفع ہوجائیگی چنانچہ تین روز اس نسخہ کا استعمال
کیا لیکن فائدہ نہوا بلکہ اور ترقی ہوگئی بعدہ دوسرے حکیم کو بدلا اونکے علاج نے بھی فائدہ نکیا اسیطرح تمام اطبا
و ڈاکٹران شاہی کا باری باری علاج ہوا لیکن کوئی مفید نہ پڑا آخرکار شاہزادی نے فرمایا سوا اطبا شاہی
کے اور بھی کوئی حکیم شہر مین ہے یا نہین یہہ لوگ تو دل دیکے علاج نہین کرتے جانتے ہین جو وظیفہ سرکار سے
مقرر ہے ملا ہی جاتا ہے پھر ناحق خوض کرنا اور اپنے ذمہ تشویش خریدنا کیا ضرور ہے مسعود نے عرض کیا خداوند نعمت
چند روز سے ایک طبیب حاذق شفائی نام بطور سیاحت اس شہر مین آئے ہوئے ہین اکثر لوگون سے اسقدر انکی
تعریف سننے مین آئی ہے کہ کچھہ بیان نہین ہوسکتا اگر حکم ہو اونکو حاضر کرون فرمایا بہتر ہے بلا لاؤ مگر والدہ صاحبہ
کی خدمت مین میری طرفسے اطبا کی کم توجہی اور مرض کی ترقی کا حال بیان کرکے اجازت لیتے جانا ہے۔ انکہ
پہلے ہی سن چکی تھی کہ دس روز سے حکماے شاہی کے علاج سے کچھہ فائدہ نہین ہوا بخوشی اجازت دیدی
غرض ایک دن علی الصباح مین اپنے شفاخانہ مین بیٹھا دوا تقسیم کر رہا تھا کہ یکایک ایک خواجہ سرا نے آکر طلبی کا
حکم سنایا سنتے ہی خوشی کے مارے ایسا سدہ بدہ بھولا کہ اوسکی بات کا جواب بھی نہ دے سکا منتظر مونہہ تکتا
رہ گیا وہ سمجھا شاید میرے ساتھہ چلنے مین تامل ہے کہنے لگا حضرت سلامت اطبا ادنی ادنی کہے کہان پر جانیکو
عار نہین سمجھتے مین تو حاکم وقت کیطرف سے پیغام لایا ہون آپ تشویش کیا فرماتے ہین **شعر**

سعی بہر راحت ہمسایگان کردن خوش است	بشنو دگوش از برے آنزواب چشم افسانہا

تمام کرکہا وہان کا حاضر ہونا تو عین میرا فخر ہے نصیب کہان ہوتا ہے سر آنکھون سے چلون تو بجا ہے لیکن
چند روز سے مین خود دو ایک مختلف امراض مین مبتلا ہون جسکے باعث کسیقدر طاقت بھی مسلوب ہوگئی ہے اور
ہوش و حواس مین بھی اختلال ہے **شعر**

دواے مردم الاعلاج خود نمیدانم	چو باد کہ سر از خشکی مغز میزند بسنگ

اوسنے کہا پھر مضایقہ کیا ہے سواری موجود ہے دم بھر کے لئے چلکر نبض دیکھہ لیجیے پھر کچھہ ضرورت نہین مین خود حاضر
ہوکر مریض کا حال عرض کر جایا کرونگا مینے کہا یہہ بھی تو مجھہ مین ایک بڑا سخت عیب آنکر واقع ہوا ہے کہ جبتک
خود اپنے مریض کو دونون وقت نہ دیکھہ لیا کرون اور اوسکا حال اوسکی زبان سے نہ سن لیا کرون چین نہین

پڑتا اور جب تک وہ اپنے مونہہ سے اپنی صحت کا اقرار نکرے دوا نہین موقوف کرتا اور نہ آنا جانا چھوڑ دون یہہ کہکر کمر باندہ کھڑا ہوگیا اور ہوادار پر سوار ہو چل نکلا راستہ مین سیکڑون طرح کے خیال گرہتا جاتا تہا اور دل ہی دل مین کہتا جاتا تہا خدا خیر کرے وہان پہونچکر کوئی وحشت آمیز کلام نہ مونہہ سے نکل جائے جو تمام کی کرائی محنت ہی ضایع جائے پہر آپ ہی کہتا تہا اختلال حواس کا عذر معقول تو کر ہی دیا ہے آگے تقدیر کے ہاتہہ ہے اتنے مین دور سے ایوان شاہی کا دروازہ نظر پڑا اسے دیکہتے ہی ہاتہہ پاؤن مین رعشہ سا آگیا بدن کپکپانے لگا نبضین ساقط ہوگئین ہر چند دلکو روکتا تہا اور کروٹین بدل بدلکر بیٹہتا تہا مگر وہم طبیعت گہڑی جاتی تہی اور صورت پر عجب قسم کے آثار پیدا ہوتے جاتے تہے مین سوچا علاوہ ذلیل ہونیکے آج جان سے مارے جاؤ تو کچہہ تعجب نہین لوگ دیکہکر فوراً پہچان جائینگے یہہ حکیم نہین کوئی دیوانہ ہے ادہر خواجہ سرا نے جو دیکہا حکیم صاحب خود بخود ہوادار مین بیٹہے ٹھٹکتے جاتے ہین کہنے لگا خیر تو ہے آپکی حالت کچہہ گرگون نظر آتی ہے مینے کہا کیا کہون آج وقت بدلکر کچہہ بخار کی سی آمد شروع ہوئی ہے خدا خیر کرے گہڑی دو گہڑی کے واسطے طبیعت ٹہہری رہے تو مریض کو اپنے ہوش وحواس مین جاکر دیکہہ لون ورنہ مفت مین تمہاری محنت ضایع جائیگی اور مین تو نا بیدار ہی ہون آج نہ دیکہا کل دیکہہ لیا **شعر** مہربان ہوکے بلا لو مجہے چاہو جس وقت

مین گیا وقت نہین ہون کہ پہر آبہی نسکون

اس فقرہ سے میرا یہہ مطلب تہا کہ آج خواجہ سرا کسیطرح میرا لیجانا ملتوی رکہے تو بہتر ہے مگر وہ مطلق نسمجہا اور مین بہا ان انکار نکر سکا کہ مبادا خفا ہوکر میرے عوض کسی دوسرے حکیم کو لیجاے اور وہ وہان پہونچتے ہی رسوخ پیدا کرلے تو ہم تمام عمر ناشدنی بخار ہی مین گرفتار رہین غرضکہ اسی حالت مین رفتہ رفتہ ایوان شاہی کے دروازہ تک پہونچا وہان ہوادار سے اوتار گیا اور پیادہ پا چلنا پڑا یہہ سب سے زیادہ سخت مصیبت مجہپر پڑی کیونکہ مجہے بیٹہنا ہی دشوار تہا چلا کس سے جائے پاؤن ڈگمگا کہین تہا پڑتا کہین تہا ایک ہاتہہ مین لکڑی ایک ہاتہہ خواجہ سرا کے مونڈہے پر بدقت ہمت پہر بہی کی کہ اپنے کا سوانگ بنے ہوئے حضرت حکیم صاحب سراپردہ خاص تک پہونچے وہان مسند کے پاس کہڑا کردیا اور کہا حکیم صاحب بیٹہ جایئے اگرچہ اوس جگہہ فرش پر بیٹہہ گیا اور اپنی گذشتہ حالت پر پر تکلف چوکیان بہی پڑی ہوئی تہین مگر آنکہون کے نیچے ایسا اندہیرا مرزے کیطرح میرے گہر پہونک گئی دس رکہیا اسی غم وغصہ مین شام ہوگئی

سمجھکر چلمن کے پاس اکڑو بیٹھ گیا اور دونون ہاتھ گھٹنونپر رکھکر ہکا بکا سا ادھر ادھر دیکھنے لگا
اسوقت اپنی وہ قطعہ یاد کرتا ہون تو بندر کی ہبتی نہایت مطابق پڑتی ہے اور مسعود کو میرا سچانے والا
سمجھنا چاہیئے کیونکہ جس کل وہ بٹہاتا تہا مین بیٹھتا تہا اور جس کل اٹھاتا تہا اوٹھتا تہا اسی حال مین کیا خبط سنیے
سوجہا کہ مس روزی جسوقت نبض دکھانے کے لیے ہاتھ میری طرف پہیلائے پکڑ کر باہر کھینچ لون اور خوب چہاتی
لگا کر پیار کرون یہہ خیال یہانتک پختہ ہوا اور اسقدر دلپر اثر کیا کہ مین خوشی سے بغلین بجانے لگا اور خود بخود
ہنسی کے مارے بے اختیار ہو گیا چونکہ چلمن کے اندر سے یہہ تمام حرکتین بخوبی دکھائی دیتی تہین اور شاہزادی
اچہی طرح میرے قصہ سے آگاہ ہی تہی خود بخود میری صورت دیکھکر مسکراتی تہی اور مس روزی کیطرف اشارے
کرتی تہی کہ وہ آپکے شیدائی ہین وہ ندامت زدہ ایک سکتے کے عالم مین ہم دونون کا مونہہ تکتی تہی خواجہ سرا
شاہزادی کو ہنستے دیکھکر ہر چند عرض کرتا تہا کہ حضور حکیم صاحب نے بڑی عنایت فرمائی جو اسوقت ایسی حالت
مین چلے آئے ورنہ خود بیچارے کسی مرض شدید مین مبتلا ہین مگر وہ کب مانتی تہی اور دوڑتی تمام کمرے مین
لوٹی لوٹی پہرتی تہی غرض بمشکل ہنسی کو روک کر خواجہ سرا سے کہا اگر حکیم صاحب نے عنایت فرمائی ہے تو کچھ حال مریض کا
سنین نبض دیکھین بیٹھے بغلین کیا بجا رہے ہین مسعود نے مجھسے کہا میرے مونہہ سے بے اختیار نکل گیا مین
تو نبض ہی دیکھنے کی آرزو مین جان سے ہاتھ دہوئے بیٹھا ہون پہر ہر چند ہونٹونکو چبایا مگر کیا ہوتا ہے یہہ سنکر
مس روزی بہی مسکرائی اور آہستہ اپنی ایک ہمجولی سے کہنے لگی یہہ حکیم صاحب بہی کوئی عجیب حواس باختہ
آدمی ہین خدا جانے کس دہن مین بیٹھے ہین ادہر یہہ آواز شیرین میرے کان مین پہونچی ادہر تیور بدلنے
شروع ہوئے آخر عالم تحیر مین ایک دیوار کے سہارے سے لگ کر بیہوش ہو گیا

شعر

ضعف غالب گشت وکار دل بہ بیہوشی کشید | نالہ و فریاد من آخر بہ خاموشی کشید

یہہ حال دیکھکر
خورشید لقا کو بہی رحم آگیا مسعود سے فرمایا بہلا ایسے حال مین تو نے حکیم صاحب کو کیون تکلیف دی بدنصیب دیکھو جلدی
گلاب چہڑک کر پنکہا جہلوا اور کسی سے کہو تلوے سہلائے ایسا نہو یہہ ہمارے سر پہ ہتیا دین آئے تہے خود مریض کو
دیکھنے کو الٹا ہمین انہین کا علاج کرنا پڑا غرض جب تہوڑی دیر بعد افاقہ ہوا تو مین شرمندہ ہے کہ سامنے سے کہسکا
گیا اور دلمین سوچنے لگا ابہی تو بڑے بڑے مرحلے طے کرنے ہین دیکھیئے انجام اس دل کو ان ہی اضطراب کا

کیا ہوتا ہے حکمت کیا کی ایک جان کو عذاب خرید لیا قصہ کوتاہ بمشکل طبیعت کو ٹہرا کر چلمن کے اندر نبض دیکھنے کے
لئے ہاتہہ ڈالا جسوقت نبض پر انگلیاں رکہیں چہرہ کا رنگ فق ہوگیا آنکہیں کہلی کی کہلی رگیں ہاتہہ تہرانے
لگا اوسپر غضب یہہ ہوا کہ مس روزی نے پردہ کے اندر سے فرمایا اے حکیم صاحب ظاہر میں تو نہ مجہے بخار ہے
نہ کہانسی ہے نہ زکام ہے مگر خود بخود کچہہ دل بیٹہا جاتا ہے برے برے وسواس اوٹہتے ہیں کہانے کے نام
سے اُبکائی آتی ہے اور جو کسی کے کہے سننے سے دو نوالے کہا بہی لوں تو ہضم نہیں ہوتے ویسے کے ویسے
ہی چہاتی پر رکہے رہتے ہیں آنکہہ لگنا مدت سے خواب و خیال ہوگیا ہے بدن سوکہتا جاتا ہے رنگ زرد ہوتا
جاتا ہے سینے سے آگ کے شعلے اوٹہتے ہیں ہونٹہہ خشک ہیں آنکہیں جلتی ہیں ہاتہہ پاؤں ٹہنڈے رہتے ہیں
کلیجہ اوچہلتا ہے بات بات پر آنسو ٹپکے پڑتے ہیں تنہائی پسند آتی ہے زیادہ بولنے سے طبیعت گہبراتی ہے نبض
کبہی سریع ہے کبہی بطی ملمس کبہی گرم ہے کبہی سرد غرض ایک طور پر مزاج کا حال نہیں اور خاص کر کے یہہ حال اوس
دن سے ہے جس دن آنجہل اور رائیڈ ورڈ کا باہم مقابلہ ہوا ہے اگر ایام بحران وغیرہ کا حساب لگانا چاہو تو
اوسی دن سے لگالو اور چپکے سے یہہ شعر بہی پڑہ دیا شعر در دست طبیبا علاجے ہمہ دردے و دردے کہ طبیبم دہد آزا چہ علاج
اب حکیم صاحب کہاں تہے جو کسی بات کا جواب دیں یا نبض پر سے ہاتہہ اوٹہائیں ہمہ تن گوش ہوکر رہ گئے اور
کچہہ ایسی صورت متوحش بنگئی کہ خورشید لقا کے ہنستے ہنستے آنسو نکل پڑے جب دم میں دم نہ رہا تو ناچار اوس کمرہ
سے اوٹہکر دوسرے کمرے میں چلی گئی اور اوسکے ساتہہ مس روزی بہی اپنا ہاتہہ چہوڑا بہاگ گئی میں بدستور
چلمن کے اندر ہاتہہ ڈالے بیٹہا رہ گیا بڑی دیر بعد مسعود خواجہ سرا نے آکر میرا بازو ہلایا اور کہا حکیم صاحب آپ نے الوداع
آپکو بڑی تکلیف ہوئی میں ایسا جانتا تو ہرگز اسقدر جرات نکرتا خیر گستاخی معاف فرمائیے اور دولت خانہ کو
تشریف لیجائیے جسوقت آپکو افاقہ ہو وہیں سے کوئی نسخہ تجویز کرکے بہیج دیجئے گا اب میں کیونکر کہہ سکتا تہا
کہ نہیں مجہے یہیں پڑا رہنے دو گہر جانے میں میرے واسطے صریح تکلیف ہے مگر البتہ اتنی ہمت بہر بہی کی کہ اپنے
پاؤں سے نہیں اوٹہا وہیں کے دو چار آدمیوں نے پکڑ کر پالکی میں ڈالدیا اور مردے کیطرح میرے گہر پہونچا گئے
مکان پر پہونچتے ہی نہ وہ سکتا تہا نہ بیہوشی تہی خاصی طرح ہٹا کٹا اوٹہکر بیٹہہ گیا اور اپنی گذشتہ حالت پر
لعنت ملامت کرنے لگا مگر اب کیا ہوتا تہا وہ وقت تو جاتا ہی رہا فقط افسوس رہگیا اسی غم و غصہ میں شام ہوگئی رات

وہ ہی مالن تشریف لائین اور کہا مس روزی نے فرمایا ہے افسوس ذرا ہی تمسے دلکو نہ روکا گیا اسی بہتے پر
عشقبازی کا دعوی کرنے اوٹھے تہے اگر خواجہ سرا تمہاری بیماری کا بہانہ نکردے یا جناب شاہزادی صاحبہ کو
اس راز سے واقفیت نہو تو مین آج تمام محل مین رسوا ہوچکی تہی اور تمکو کیا کہون اب خدا کے واسطے اپنے
حواس درست کرکے کوئی نسخہ تجویز کر رکہنا علی الصباح مسعود خواجہ سرا آئیگا ایسا نہو خالی پہر جائے مین نے
کہا میری طرف سے بہت بہت ہاتہہ باندہکر عرض کر دینا کہ یہ بیچارہ ہی جگر تہا جو ایسے مقام پر پہونچکر اتنے ہوش و
حواس بہی درست رکہے ورنہ توریت و انجیل مین ملاحظہ فرمایا ہوگا حضرت موسیٰ علیہ السلام کا کوہ طور پر
پہونچکر کیا حال ہوا تہا اور حضرت موسیٰ کو بہی جانے دو خود کوہ طور نے کیا کیفیت پیدا کی تہی ایک شاعر لکہتا ہے

شعر

موسیٰ سے یون سُنا ہے کہ سب خاک ہوگیا	کوہ طور مین بہی آتش حسن تپان لگی

مگر اب انشاء اللہ تعالیٰ
ایسا نہوگا اور خواجہ سرا بہی خالی نہ پہرنے پائیگا دوسرے روز علی الصباح میان مسعود آموجود ہوکے اور
فرمایا مرض تشخیص کرکے کوئی نسخہ تجویز فرمایا ہو تو عنایت کیجیے مین نے کہا ہان مینے اچہی طرح دریافت کرلیا
جو مرض مجہے ہے وہ ہی مس روزی کے بہی دشمنون کو ہے مگر میرا مرض انتہا کے درجہ کو پہونچ گیا ہے اور
اونکے مرض کی ابہی ابتدا ہے خدا کے فضل سے دو چار ہی دن مین افاقہ ہوجائیگا ایک معجون جو مینے اپنے واسطے
تیار کی تہی اور کسیقدر اوسنے فائدہ بہی بخشا آپ لیتے جائیے جناب بیگم صاحب دو چار دن استعمال ہو تو قریب ہفتہ بہر یا شش
کے اوسمین سے کہا کر طبیعت کا حال ملاحظہ فرمائین اوسکی کیفیت سنکر جو کمی بیشی کرنی ہوگی اور کر دیجائیگی
لیکن یہہ مرض کچہہ خفقان سے بہی تعلق رکہتا ہے اور کسیقدر خلط سوداوی کا بہی فساد پایا جاتا ہے اسکے واسطے
سبزہ زار کی سیر کرنا اور دونون وقت ہوا کہانا معجون سے زیادہ مفید ہے اگر آپکی بیگم صاحب چند روز کے
واسطے کسی باغ مین جو لب دریا ہو جسمین آبشارین وغیرہ کثرت سے ہون بود و باش مقرر فرمائین تو نہایت
ہی مناسب ہے اور اس بات کا تم اہتمام رکہنا کہ کوئی آدمی غیر بلا اجازت اوس باغ کے دروازہ تک پہنچنے نہ پائے
اور جو خواص یا ہمجولیان خدمت مین ہون وہ کوئی کلمہ خلاف مرضی زبان سے نہ نکالین یعنے خواصون اور
ہمجولیون مین بہی وہ ہی اونکے پاس رہین جنکا رہنا وہ خود خوشی سے منظور فرمائین یہہ افسون دم کرکے
اور معجون کا مرتبان دے کر خواجہ سرا کو رخصت کیا اوسنے بجنسہ جو کچہہ سُن گیا تہا میری زبانی عرض کیا خورشید لقا

شتکر بہت ہنسی اور فرمایا شناسی روزی حکیم صاحب بھی اسی مرض مین مبتلا ہین اور اس علاج مین اپنی بیماری
کی بھی رعایت رکھتے چلے گئے ہین تم دیوانگی ہو تاہم ہوشیارون کے کان کاٹتے ہین اور اپنا مطلب ہاتھ
سے جانے نہین دیتے مگر ہان یہ صحیح ہے کہ سیر گلزار تمکو بہت فرحت بخشیگی تم آج ہی دو چار خواصین جنہین دل لگی
کی گون سمجھو اپنے ساتھ لیکر فرح بخش مین جا رہو یہ کہکر قیصر زمن محمدی آشفتہ حال نے شاہزادہ منصور الزمان
کی خدمت مین عرض کیا اسکے شفیق مہاراستمداد فرح بخش ایک باغ کا نام ہے جو شاہزادی خورشید لقا نے بحکم
حضور کے لگا رکھے پر شہر سے مغرب کی جانب اپنے واسطے بڑی تیاری سے بنوایا ہے وہی باغ شاہزادی نے بخوشی
میرے ایماکے مس روزی کیواسطے خالی کروادیا اور حکم دیدیا کہ کوئی آدمی بغیر مرضی مس روزی کے اوس
باغ مین جانے پاوے اب مس روزی کو بلا تکلف ایک مکان تخلیہ کا ہاتھ آگیا اور کچھ وصل کی بھی امید ہوئی تیرہ
دن مین نصف سے زیادہ تندرست ہوگئی چوتھے روز مسعود خواجہ سرا بموجب حکم شاہزادی کے میرے پاس آیا اور
مس روزی کا حال بیان کرکے کہنے لگا حضور نے فرمایا ہے آج براہ مہربانی پھر تکلیف فرمائیے اور اپنے کانون سے بیمار
کی کیفیت سن آئیے مینے کہا مین دوروز سے تمہارا انتظار دیکھتا تھا اور اب صورت دیکھکر خود یہی درخواست
کیا چاہتا تھا بارے تم آپ اسیواسطے آئے ہو چلو بسم اللہ مین بسر وچشم حاضر ہون یہہ کہکر ساتھ ہولیا اور باغ
مین جاکر مس روزی کی نبض دیکھی آپنے اوس روز کچھ کلمات شکریہ اپنی زبان سے ارشاد فرمائے اور کہا ابھی
آپکی عنایت سے کچھ آثار صحت کے معلوم ہوتے ہین اگر ایسی ہی توجہ رہی تو یقین ہے شفائے کلی بھی حاصل ہو
اگرچہ مین اوس دن از خود فراموش نہین ہوا لیکن تاہم اوسکی شیرین کلامی سے اسقدر محو ہوگیا کہ باوجود
غور وتامل کے ایک بات کا جواب نہ بن پڑا اور وہ بھی مسعود کے لحاظ سے زیادہ گفتگو نہ کرسکی اور نہ زیادہ صاف
صاف چھیڑ سکی چلتے وقت خواجہ سرا سے فرمایا کہ جناب حکیم صاحب کو اس باغ کی خوب سیر دکھاؤ اور مجھ سے ارشاد
ہوا یہہ باغ ہماری شاہزادی خال عمر کا ہے یون تو آپ ماشاء اللہ سیاح آدمی ہین سیکڑون مکان اور
ہزارون باغ آپکی نظر سے گذرے ہونگے مگر یہہ بھی قابل دید ہے ایک ایک روش اور ایک ایک مکان اسکا خوب
غور سے ملاحظہ فرمائیے اور دیکھیے راستہ ہر ایک مکان کا کس کس نئے انداز سے آگر واقع ہوا ہے مین نے کہا سبحان اللہ
اس طرز وقطع کے مکان مین تو کیا یقین ہے پیر فلک کی نظر سے بھی نہ گذرے ہونگے جس درزسے ایوان شاہی

تک گذر ہوا ہے دم بدم حیرت و تعجب بڑہتا جاتا ہے دیکہئے سلسلہ اسکا کہان جا کر ختم ہو یہہ کہکر خواجہ سرا کے ساتہہ ہو لیا اگرچہ جی یہی چاہتا تہا کسیطرح جلدی اس خبیث کے ہاتہہ سے رہائی پاؤن تو گہر پہونچکر خوب نعرہ ہائے مستانہ لگاؤن کیونکہ طبیعت جوش و خروش سے بہری ہوئی تہی اور میرا حال ضبط کرنے سے دگرگون ہوتا جاتا تہا لیکن دو ایک مکان دیکہنے کے بعد خیال آیا اس تعلیم مین مس روزی کا در پردہ کچہہ اور مقصد نہو اسواسطے ایک ایک مکان کا نقشہ اور راستون کا موڑ توڑ اچہی طرح ذہن نشین کر لیا اور جو سمجہہ مین نہ آیا مسعود سے پوچہہ لیا بلکہ مسعود خود میری تعریف کرنے سے شیخی کے مارے ایک ایک تخلیہ کے مکان اور چور دروازون سے بخوبی آگاہ کرتا پہرتا تہا چنانچہ میرا قیاس صحیح نکلا اور ایسے سخت حکم کی تعمیل کرنا میرے کام آگیا یعنی جب مین اپنے مکان پر پہونچا تو وہ ہی مالن عندلیب کچہہ پہول لیکر آئی اور کہا مس روزی نے فرمایا ہے آج سر شام شہر کے جنوبی دروازہ سے نکلکر دریاے گنگس کے کنارے دہانہ تک پہونچ جانا وہان ایک چہوٹی سی کشتی ہوا خوری کی کہڑی ہوگی اوسمین سوار ہو کر فصیل باغ کے نیچے نیچے مغربی دروازہ کے راستہ ہو کر زرد کوٹہی کے گول کمرے مین جو باغ کے گوشہ شمال و مغرب مین واقع ہے چلے آنا مین نے کہا الحمد للہ حضور کو ہماری بیکسی پہ رحم تو آیا وہ تو یہہ کہہ سنکر چلی گئی مین سر شام شہر سے نکل دہانہ دریا تک پہونچ کشتی مین سوار ہو بموجب ہدایت کے زرد کوٹہی کے گول کمرے مین جا پہونچا وہان دیکہا نہ کوئی آدم ہے نہ آدمزاد مگر جہاڑ فانوس روشن ہین اور تمام کمرے فرش و فروش سے آراستہ ہین خاموش ایک کرسی پہ تنہا بیٹہکر خدا کی قدرت کا تماشہ دیکہنے لگا پہر پہر رات گئے کے قریب ایک جانب سے کچہہ عورتون کی آواز آئی اور تہوڑی دیر بعد مس روزی مع چند خواصون کے ہزار ہزار بناؤ سنگار کئے ہوئے اوسی کمرے مین آموجود ہوئی مین اوس شمشاد قامت کو دیکہتے ہی سرو قد تعظیم کو اوٹہہ کہڑا ہوا اور یہہ شعر پڑہنے لگا شعر

مین ہجر مین مر نہ سکے قرین ہو ہی چکا تہا	تم وقت پہ آپہونچے نہین ہو ہی چکا تہا

اوسنے مسکرا کر فرمایا سچ ہے آپ ہی تو پڑے بستر فراق پر ایڑیان رگڑ تے تہے اور مین ہی تو آپکے دشمنون کی نبض دیکہنے دوڑی گئی تہی شاید معجون کا مرتبان یاد نہین رہا اور خفقان کی تشخیص اور سیر گلزار کی تجویز دو ہی دن مین ہو گئی یہہ نہین کہتے پہلے ہم ہی پر ہاتہہ صاف ہوا ہے اور ہمارے ہی علاج سے حکیم شفائی کا خطاب پایا ہے لیکن شعر

ہے ابھی جراحت باقی زخم کھانیکی ہوس | بارہ کاڑ دراننگا تانکے لگانے کے لیے | مین نے کہا درست ہے آپ ہی

نے دشمنون کو تو بیہوش حیرت سے غش آ گیا تہا اور مین نے ہی تو گلاب چہڑک کر پنکہا جہلوایا تہا شاید وہ ہنسی جو رحم کے عوض بے اختیار آ گئی تہی بہول گیئن اور وہ پیغام جو عندلیب کی زبانی بہیجا گیا تہا عیش مین یاد کریا نہین رہا باقی رہا حکیم شفائی کا طعنہ اس سے آپکو کیا بحث آخر سرکار سے تو حواس باختہ غلام کو خطاب عنایت ہوا ہے اسی پہ فخر کرون یا نکرون یہہ نہین فرماتین کہ یہہ بہی ایک علاج کا ڈہنگ تہا یعنی مرض کا بہانہ کرکے کشتۂ محبت کو جلا دینا نرگس بیمار سے لب جان بخش کا کام لینا **شعر** چاہتے ہو کہ عوض شادی کرین اپنے مار ڈالا مجہکو قاتل نے جلانے کے لیے غرض رات بہر اسی قسم کے رمز و کنائے رہے اور پاک بازانہ صحبت مین صبح ہو گئی سپیدہ سحر نمودار ہوتے ہی مین جس راہ سے گیا تہا اوسی راستہ اپنے گہر کو چلا آیا ابہی اچہی طرح سانس بہی لینے نہین پایا تہا کہ خواجہ سرانے آکر حکم دیا چلیے نبض دیکہہ آئیے مین بلا تکلف اوسکے ساتہہ ہو لیا اور پہر بہر کے قریب وہان رہ کر پہر واپس چلا آیا قصہ مختصر اسیطرح ایک مہینا کامل گذر گیا یعنی دن کو نبض کے بہانہ جاتا اور رات کو کبہی کبہی پوشیدہ پہونچکر تخلیہ کا لطف اوٹہاتا لیکن اس آمد و رفت سے کچہہ سیری حاصل نہوئی بلکہ اور روز بروز طبیعت کو تعلق بڑہتا گیا ایک روز مینے مجبور ہو کر شاہزادی کی خدمت مین عرض کیا اس علاج سے تو ظاہر امر خاص کا استیصال نظر نہین آتا کوئی ایسی تجویز فرمائیے جس سے صریح فائدہ متصور ہو اور یہہ شکایت دوری و مہجوری کی بالکل جاتی رہے

شعر

زہجران دیدہ ام حالے کہ کافر از اجل بیند | خدا کوتاہ سازد عمر ایام جدائی را

مسکرا کر فرمانے لگی کل انشاء اللہ تعالیٰ خوب سوچکر اسکا جواب دونگی اور تم ہی ہوسکے تو کچہہ سوچنا مین نے کہا مین تو اپنی عقل کے موافق بہت سوچ چکا جب کوئی صورت نظر نہ آئی تو ناچار ہو کر آپسے گذارش کیا فرمایا سچ ہے تو مین بہی اکثر اسی فکر مین ہون مگر کچہہ سمجہہ مین نہین آتا اب ارادہ ہے شاہزادی کی خدمت مین اپنا منشا ظاہر کرکے کوئی تدبیر پوچہون مینے کہا ہان البتہ یہہ صلاح سب سے عمدہ ہے دوسرے روز مجہے بلا کر فرمایا مین نے شاہزادی سے عرض کیا تہا حکم ہوا حکیم صاحب اسی خواجہ سرا کی معرفت اپنی شادی کی درخواست ہمکو بہیجدین پہر جو کچہہ مناسب ہوگا دیکہا جائیگا یہہ سنتے ہی خوشی سے میری باچہین کہل گیئن اور ہزارون دعائے فوائد پہونچے اور تہرنگے

سکے جان ومال کو دینے لگا دوسرے دن بیشنبہ ہردہم جون ۱۸۷۲ء روز سہ شنبہ کو جب خواجہ سرا اپنے معمول کے
موافق میرے پاس آیا تو مینے کہا اسے مسعود دیکھو کتنا عرصہ ہمکو محنت کرتے ہو چکا اور اب مریض بہی خدا کے
فضل سے اور شاہزادی کے اقبال سے بالکل تندرست ہے بلکہ غسل صحت بہی ہو لیا مگر تمکو کچہہ انعام نہ ملا
اوسنے جواب دیا حضور نے تو اکثر خلعت بیش بہا مع زر نقد کثیر آپکے واسطے تجویز کیا تہا مگر تمام محل والے یہہ آپکی
ایک زبان ہوکر بولے کہ وہ خود رئیس زادے ہین خدا نے سب کچہہ اونکو دے رکہا ہے اون آپکا دیا افتخار
مگر محنت کے صلہ مین تو لینا سراسر عار سمجھین گے اسواسطے صلاح موقوف رہی اب آپ یہہ فرمائین تو مین شاہزادی
سے کہنا ئے عرض کردون مینے کہا بیشک روپیہ پیسہ کا تو مین محتاج نہین خدا کی عنایت سے میرے کہانے اوڑہنے
کو بہت کچہہ موجود ہے مگر تم لوگون کے سبب سے افغان کے ایک ایسا انس ہوگیا ہے کہ یہہ دروازہ چہوڑنیکو
بہی نہین جی چاہتا۔ اگر شاہزادی مہربانی فرما کر اپنے مریض کو عنایت فرمائین تو مین بندہ پروری ہے خواجہ
یہہ سنکر ہنسکر ٹال دیا اور کہا سچ عرض کردون یا ہنسی کرتے ہو مین نے کہا نہین ہنسی کی کیا بات ہے مین تو
رات دن اسی تمنا مین رو رو کر کاٹتا ہون چونکہ شاہزادی اسی بہ دو دن کے عرصہ مین کئی بار تمام
محل والون کے روبرو ذکر کر چکی تہی کہ اگر کوئی شخص شریف خاندانی کسی ہنر مین یکتا اسی جگہہ کا ہونا
منظور کرے تو مین اپنی مس روزی کی شادی اوسکے ساتہہ کر دون اور یہہ خواجہ سرا بہی سن چکا تہا
اسلئے اوسیوقت خوش خوش شاہزادی کی خدمت مین حاضر ہوا اور دست بستہ عرض کیا ملکہ عالم خداوند
دوجہان دولت واقبال حضور کا روز افزون کرے مینے ایک شخص شریف مس روزی کے عقد کیواسطے
تجویز کیا ہے جو ایک ہنر چہوڑ دو دو مین یکتا ہے اور یہین کا رہنا بہی بخوشی خاطر منظور کرتا ہے فرمایا کون
عرض کیا وہی حکیم صاحب جو شفائی کے لقب سے تمام جہان مین مشہور ہین اور بالفعل مس روزی کا علاج
کرکے امتحان مین بہی پورا اوتر چکے ہین فرمایا بہلا وہ کیون منظور کرنے لگے نہ یہان کے رہنے والے نہ یہانکے
سہنے والے آج گئے کل دوسرا دن عرض کیا غریب پرور اونہون نے خود اپنے مونہہ سے درخواست کی ہے
شاد ہوا نہین ہنستے ہونگے آدمی ظریف معلوم ہوتے ہین بیٹہے بیٹہے ایک یہہ بہی دل لگی سوجہہ گئی تب تو
یہہ نہین مجہے قسمین کہانے لگا کہ حضور کے قدم مبارک کی قسم غلام جہوٹ نہین عرض کرتا اگر وہ انکار کردین

تو نابکار کی زبان کٹوا ڈالی جائے غرض جب شاہزادی نے بخوبی محل والونکا شک رفع کر لیا تو فرمایا اچھا
جیسائن کے پاس جاکر ہماری طرف سے کہو ہمنے ایک جگہہ مس روزی کی شادی تجویز کی ہے تم کیا کہتی ہو
آدمی خدا کے فضل سے شریف اور رئیس زادہ ہے حسن وجمال مین بہی مس روزی سے کچہہ کم نہین علم طبابت
مین یکتا فن سپہگری مین کامل ظریف ایسا کہ آجتک سُنا نہین ہنس مکہ ایسا کہ آجتک دیکہا نہین اگر
چراغ لیکر تمام جہان مین تلاش کروگی تو پہر ایسا آدمی ہاتہہ نہ آئیگا بلکہ صاف صاف حکیم صاحب کا پتہ
کیون نہ بتادو بیجو مسعود نے عرض کیا اگر وہ مس روزی کی رضامندی دریافت کرین تو کیا کہون فرمایا
وہ عورت ایسی بیوقوف نہین جو ایسا لچر سوال کر بیٹہے کیا جانتی نہین کہ شاہزادی نے بغیر اوسکی رضامندی
کے پیغام نہ بہیجا ہوگا اور مس روزی کو ہم آپ راضی کر لینگے غرض خواجہ سرا نے بجنسہ یہہ ہی تقریر جیسائن
کے روبرو جاکر بیان کر دی اوسنے جواب دیا مین بہی شاہزادی کی لونڈی ہون اور وہ بہی اونہین کی
کنیز ہے نابکار کیونکر مالک کے حکم کو رد کر سکتے ہین لیکن اجازت ہو تو مین بہی اون حکیم صاحب کو ایک نظر
دیکہہ لون شاہزادی نے فرمایا کیا مضایقہ چنانچہ دوسرے دن یعنی ۱۶ جون ۱۸۹۶ء روز چہارشنبہ کو بموجب حکم
شاہزادی خورشید لقا کے مسعود خواجہ سرا مجہے جیسائن کے پاس لیگیا دیکہتا کیا ہون سر سے پاؤن تک سیاہ
لباس پہنے ہوئے اس بڑہاپے مین بہی چاند کی طرح جیسے کبہی کبہی رات کے وقت گہرے بادل مین سے نکل آتا ہی
بیٹہی ہے میرے پہونچتے ہی تخلیہ کروا کر پوچہنے لگی آپکو مس روزی کے ساتہہ شادی کرنا بدل منظور ہے
میری زبان سے بسبب فرط محبت کے نکل گیا منظور ہونا کیا معنی جان ودل سے خریدار ہون اور فی الواقع
وہ موقع بہی یہہ ہی کہنے کا تہا کیونکہ دوسرے طور پر کہنے مین انکار کر دینے کا خوف تہا جسوقت میری زبان سے یہہ کلمہ
نکلا فوراً کہنے لگی اکثر بوالہوس لوگ بے سوچے سمجہے محبت کا دعوی کر بیٹہتے ہین مگر امتحان کے وقت بہاگ نکلتے ہین
اور یہہ نہین سوچتے انجام کار شیخی بگہارنے سے نادم ہونا پڑیگا غرض ایسا مجہے سانچے مین ڈہالا کہ مجبور مجہے یہہ ہی
کہنا پڑا بوالہوس اور عشاق مین زمین وآسمان کا فرق ہے افسوس آپکی اتنی عمر ہونے کو آئی مگر ابتک
آپنے ان دونون مین کچہہ تمیز پیدا نہین کی یہہ سُنکر فرمایا آپ عاشق ہین یا بوالہوس مین نے کہا مین تو کچہہ
معشوقون سے بہی زیادہ مرتبہ رکہتا ہون کہنے لگی تو بس انشاءاللہ تعالے آپ امتحان مین پورے اوترینگے

بلکہ کچھ امتحان کی ضرورت بھی نہین تھی لیکن کیا کرون مس روزمی کی شادی ابتدا سے ایک شرط پر مشروط ہو چکی ہے
جس نے کہا وہ کیا ہے جواب دیا جو شخص عروزید شاہ الیمان کا سر اوسکے مہر مین ادا کر دیگا وہی اوسکے وصل
حقیقی سے کامیاب ہوگا مین یہ سنتے ہی سن ہوگیا اگر انکار کس مونہہ سے کرتا اپنے آپ ہی تو بات خراب کر چکا تھا ناچار
سو کیے سے مونہہ سے اقرار کر کے چلا آیا اور اپنے دل مین سمجھہ گیا اس قطامہ نے ایک حیلہ شرعی کر دیا ہے خلاصہ اسکو میرے
ساتھہ نکاح کرنا منظور نہین رات کو مس روزمی نے بلوا کر پوچھا کیا کرتے ہیئے کہا شاہ الیمان کا سر آپکی والدہ صاحبہ
مہر مین مانگتی ہین سو انشاء اللہ تعالے اوسکی تدبیر مین جاتا ہون یہہ سنتے ہی دانتون مین انگلی دبا کر فرمانے
لگی اپنے دوست کے تصدق مین دیا چاہتے ہین تیر تمام خیال ہی سے درگذر و خدا کوئی اور صورت نکالدیگا
بیٹے کہا یہہ آپنے کیا فرمایا کیا بادشاہ کا سر طلب کرنے مین سوا سے امتحان محبت کے کچھہ اور بھی اسرار مخفی ہے فرمایا
ہان اسمین ایک غرض نفسانی ہے محبت کے امتحان کا تو کہین ذکر بھی نہین بیٹے کہا وہ کیا ہے بھلا ہم بھی تو
سنین رکھین شاید وقت ہو وقت کام آجائے جواب دیا جسکے بیان کرتے ہوئے شرم آتی ہے معاف رکھو تو بڑی عنایت
ہے ورنہ مجبور حکم کی تعمیل تو کرنی ہی پڑیگی بیٹے کہا اشتیاق تو آپکی باتون سے اور زیادہ بڑھتا جاتا ہے مگر زبردستی
آپکو تکلیف بھی نہین دے سکتا خیر آپ اختیار ہین فرمایا نہین مین بیان کیے دیتی ہون آپ آزردہ نہوجیے سنیے

اصل کیفیت بیان کرنی مس روزمی کی شاہ الیمان کے سر طلب کرنیکی نسبت

فرمایا اسے فیوزن اصل مین ہم لوگ باشندے ملک اطالیہ کے ہین جو یہان سے مشرق مین ہے اور ملک فرانس
سے گوشہ جنوب و مشرق مین واقع ہے شمال مین اوسکے آسٹوریا ہے جسے اوسٹریا بھی کہتے ہین مکان ہماری
بود و باش کا خاص شہر روم مین تھا جو اطالیہ کا پایہ تخت ہے اور خلیج جنیوا پر واقع ہے آب و ہوا یہان کی
اگرچہ گرم ہے لیکن نہایت پسندیدہ اور ہر قسم کی پیداواری پیدا کرنے کے قابل ہے اور سب سے زیادہ زرریز اور
سیر حاصل قطعہ زمین کا اس ملک مین وہ ہے جو روم سے شمال مین مابین کوہ ایلپس اور کوہ اپنی کے واقع ہے
جسے لمبارڈی کہتے ہین میرا باپ خدا غریق رحمت کرے اسی سرزمین کا رہنے والا تھا میرے نانا جو بڑکو ونام سے تمام
فرنگستان مین مشہور ہین بڑے عالم اجل اور شاعر بے بدل تھے اگرچہ ملک اطالیہ مین اکثر لوگون کو شعر گوئی کا
شوق ہے لیکن نانا مغفور کی برابر کسیکو کمال حاصل نہ تھا بلکہ شاہ اطالیہ نے ملک الشعرائی کا خطاب عنایت فرمایا

بلواز مجہول

تہا اور حد سے زیادہ عزت و توقیر کرتا تہا دور دور کے لوگ اپنے اشعار صلاح کے واسطے میرے نانا کے پاس بہیجتے تہے اور تمام
شاہان فرنگستان اونکے کمال سے واقف تہے ہمارے پڑوس مین اسی مالن عندلیب کا گہر تہا جو بالفعل ہمارے
تمہارے درمیان ملاقات کا واسطہ ہوئی ہے صرف ایک دیوار بیچ مین حایل تہی لیکن یہہ اصل مین رہنے والی
خاص روم کی نہین یون سُنا ہے کہ اسکی ماں فیرینٹ کو کوئی مالی رنپولیا نام سسلی کا رہنے والا جو اطالیہ کے
جنوب مین ہے جزیرہ سارڈینا سے آنکہ لڑا کر اوڑا لایا تہا اور ہمارے محلہ مین پوشیدہ امن کی جگہ سمجہ کر آن بسا
تہا اوسیکے نطفہ سے مدت بعد یہہ ذات شریف یعنی بی عندلیب پیدا ہوئین یہہ لڑکپن مین اکثر ہمارے نانا کے
گہر آنکر کہیلا کرتی تہی جب اسکی عمر تخمیناً قریب آٹہہ سات برس کے پہونچی تو میری والدہ پیدا ہوئین اور ہوش
سنبہال کر ایسی اس عندلیب سے ہل مل گئین کہ دم بہر کی جدائی مشکل ہو گئی چونکہ اکثر اہل اطالیہ کو علاوہ فن
شاعری کے مصوری اور سنگتراشی کا بہی زیادہ شوق ہے اسلئے میری والدہ نے چہوٹی سی عمر مین مصوری
مین از بس کمال حاصل کیا اور اپنے ایام طفولیت کی کئی ایک تصویرین اپنے ہاتہہ سے تیار کین اور یادگار ا
دو ورق اوس قسم کے تیار کئے جنمین عندلیب کچہہ پہول لئے بیٹہی ہے اور میری والدہ اونمین سے اوٹہا اوٹہا کر
سونگہہ رہی ہین اور ایک ایک پرچہ اوسکا اون دونون نے بطور نشانی کے آپس مین تقسیم کر لیا اتفاق زمانہ سے
جب عندلیب کی عمر قریب بیس برس کے ہوئی تو ایک سپاہی تریمون نام سے بیاہی گئی جو لشکر جرمن مین ملازم
تہا جسے ملک الیمان بہی کہتے ہین اور یہہ مین پہلے ہی بیان کر چکی ہون کہ الیمان اطالیہ کے شمال مین واقع
ہے اور اسکے شمال مین ڈینمارک ہے اور مغرب مین بلجیم اور فرانس اور مشرق مین پولینڈ اوسوقت مین اسکے
خاوند کی تقرری شہر میونگ مین تہی جو ملک الیمان مین صوبہ بیویریا کا دار الحکومت ہے یہہ صوبہ شمالی اطالیہ سے
لگا ہوا ہے کیونکہ الیمان کا جنوبی حصہ ہے غرض تریمون شادی کرنے کے بعد اپنی بی بی عندلیب کو اپنے ساتہہ
لیگیا میری والدہ اسکے جانے سے بہت روئین پیٹین مگر کیا ہو سکتا تہا مجبور صبر کر کے خاموش ہو رہین برس روز
بعد تریمون کی تبدیلی بیویریا سے ہنوور کو ہو گئی جو ملک الیمان کا شمالی حصہ ہے اب والدہ صاحبہ کا اور
عندلیب کا فصل کالے کوسون کا ہو گیا اور فقط خط و کتابت کی ملاقات رہ گئی قضا عند اللہ لشکر ہنوور کا
یہہ بہی اسمعیل ترک سپہ سالار تہا جسکا چندروز ہوئے آئیدورڈ سے مقابلہ ہوا تہا اور اوسی رات کو اوس نے انتقال

کیا یہ شخص اصل مین باشندہ ملک شام کا تہا جو ہمارے وطن یعنی اطالیہ سے مشرق مین واقع ہے صرف کچہ تہوڑا سا
حصہ مین پڑا ہے اوسکے مشرق مین بحر اسود ہے اور جنوب مین بحیرہ مارمورا اور شمال مین ملک اسطریا ہے اسکے
باشندے بہت خوبصورت اور مضبوط ہوتے ہین چنانچہ سُنا ہے جوانی مین اسمعیل بہی اسقدر صاحب جمال تہا
کہ تمام لشکر شاہی مین اپنا مثل نرکہتا تہا اور فن سپہ گری مین بہی حد سے زیادہ شہرت پائی تہی شمشیر زنی
نیزہ بازی مین تو اپنے روبرو کسیکو اصلا نہ سمجہتا تہا اتفاقاً عندلیب ایکبار اوسکے گل سے رخسار دیکہکر
جان سے عاشق ہوگئی اور در پردہ ملاقات کی تدبیرین سوچنے لگی چونکہ اسکی مان کے وقت سے اسکے [illegible]
یہی پیشہ ہوتا چلا آتا تہا لاکہہ حیلہ و حوالہ کرکے چند روز مین ملاقات کی صورت پیدا کرلی اور [illegible]
ڈہنگ بہائے کہ اسمعیل ترک بہی اسکے اوپر مفتون ہوگیا اگرچہ ازالہ کی نوبت نہین پہونچی لیکن ماہ [illegible]
کم سے کم ایک مرتبہ حبیب کو نہ دیکہہ لیتا تہا چین نہ پڑتا تہا اور اس سے زیادہ بسبب خوف ترکیون کے ملاقات بہی
بہی نہین آسکتی تہی برس روز برابر یہی صورت رہی اتفاقیہ اسی عرصہ مین شاہ آلیمان نے ڈینمارک پر جو
اوسکے شمال مین ہے حملہ کرنے کا ارادہ کیا سبب اسکا یون سننے مین آیا ہے کہ خاکناے سلیسوک اور ہولسٹین
پہلے دونون ملک آلیمان مین شامل تہے گردش زمانہ سے اہل ڈینمارک نے قوم آلیمان کو کچہ عیش و عشرت مین
زیادہ مشغول پاکر اپنی جرأت اور ہمت مردانہ سے یہہ دونون قطعہ زمین کے دبالئے اب کہ انکا تیجہ یعنی شاہ
آلیمان نے اپنے خاص ملک کے انتظام سے فراغت پائی تو شاہ ہینفری والی ڈینمارک کو ان قطعات کے چہوڑ دینے
کا پیغام بہیجا لیکن اوسنے منظور نکیا اسلئے فوج کشی کی نوبت پہونچی اور مسٹر وائنزر رکن دویم اس مہم کیواسطے
تجویز کیا گیا جسکی ماتحتی مین اسمعیل ترک کا لشکر بہیجا گیا اور خود اسمعیل کو بہی جانا پڑا اس موقع پر اسمعیل نے ترقی
کے خیال سے اور کچہ عندلیب کے ایما سے ترکیون کی بہی نوکری بدل دی جسوقت لشکر روانہ ہوجانیکے بعد سالار
نے اپنے چلنے کی تیاری کی تو عندلیب نے بصد کشاکش ملاقات کرکے اس سوز و گداز سے داستان غم مفارقت بیان کی کہ
باوجود سخت دل ہونیکے اسمعیل کے بہی آنسو نکل پڑے اور عندلیب کو تسکین دینے لگا عندلیب نے کہا یہ فقط بہلانے
کی باتین ہین ان سے اور دل امنڈا آتا ہے بلکہ آپکی یادگاری کے واسطے ایک ذخیرہ جمع ہوتا جاتا ہے انکو تو رہنے
دیجئے اور کوئی نشانی عنایت فرمائے جس سے کبہی کبہی ایام مہاجرت مین دل بیتاب کو تسکین دے لیا کرون اور [illegible]

فوراً اپنے ہاتھ کی انگوٹھی اوتار دی اور کہا اسکو اپنے پاس رکھئے اور ہمین بھی کوئی ایسی چیز عنایت کیجے جسکو عالم تنہائی مین ہم اپنا مونس و غمگسار سمجھین عندلیب نے فوراً نفیس اپنی رازدار خاص کو مکان پر بھیجکر اپنے جہیز کا صندوقچہ اوٹھوا منگوایا اور وہ ہی ورق تصویر جو میری والدہ سے لیا تھا نکالکر سپہ سالار کے حوالہ کر دیا او ہمین میری والدہ کی ہی شبیہ کھینچی ہوئی تھی اسمعیل اوسے دیکھتے ہی بےچین ہوگیا اور پوچھا یہہ دوسری تصویر کسکی ہے اور کس نے بنائی ہے عندلیب نے کہا یہہ تصویر میری میری سہیلی کی ہے اور اوسی نے بنائی ہے کہا جیسا مین نے جواب دیا تیر یہ دو پٹہ کی لڑکی یہہ سنتے ہی ہاے کا نعرہ مار کر بیہوش ہوگیا جب کچھ افاقہ ہوا تو کہنے لگا **شعر**

اے عندلیب بہ بہاری ندانم دل چہ شد لیکن زخون دیدہ دانستم	کہ مرغے داشتم در آشیان سینہ بسمل شد

زندگی کے دن بہت تھوڑے معلوم ہوتے ہین کیونکہ بیسیون لڑائیان لڑے اور سیکڑون زخم کاری کھائے لیکن یہہ نوبت دل کی آجتک نہین ہوئی اسوقت ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے دل کسی نے پہلو سے نکالکر پھینکدیا یا کلیجہ پر زہر ہلاہل سے بجھا کر خنجر مارا ان پلکون کی نوک جھوک دیکھکر خود بخود سینہ چھلنی ہوا جاتا ہے اور ان ابروؤن کی خمیدگی تیغ اصفہانی کے وصف دل سے مٹائے دیتی ہے ہزارون مرتبہ کمند گلو بند مین پھنسکر طایر نظر کی طرح صاف نکل گیا ہون لیکن نہین جانتا یہہ زلف گرہ گیر کس بلا کی کمند ہے کہ جتنا اسمین سے نکلنا چاہتا ہون اوتنا ہی پھندے پر پھندا پڑتا جاتا ہے **شعر**

در خم زنجیر زلفش دل دہ تہا بند شد	غیر ناخن ہر چہ بودا دیگر پابند شد

عندلیب یہہ حالت دیکھکر بہت گھبرائی اور اپنی حرکت ناشایستہ پر اسقدر نادم ہوئی کہ خود اپنے تئین لعنت ملامت کرنے لگی لیکن اب کیا ہوتا ہے جو بات بگڑنی تھی بگڑ چکی ہزار دم دیکر بہلایا لاکھہ ترکیبون سے سمجھایا مگر کچھہ اثر نہ ہوا بلکہ اور بیتابی زیادہ ہوتی ہو گئی آخرش اسمعیل نے کہا اب کسی کی نصیحت سننے کے قابل یا بات سمجھنے کے لایق میرے ہوش و حواس نہین رہے اور نہ ان سے کچھہ فایدہ ہوتا نظر آوے ہان میری تسکین کی صرف دو صورتین ہین یا وصل ہو یا وصال ہو سو وصل ہونا تو معلوم اور وصال اپنے ہاتھ ہے یہہ کہکر خنجر کھینچ لیا اور چاہتا تھا اپنے سینۂ محبت گنجینہ پر مار کر جان بحق تسلیم ہوجاے کہ عندلیب نے دوڑ کر ہاتھ پکڑ لیا اور کہا ایسے بڑے بہادر ہو کر اتنی سی نفارقت کی خفگی نہین جھیلی جاتی اور دس پانچ دن بھی بار مفارقت کے متحمل نہین ہوسکتے تو قسمیہ عرض کرتی ہون آپکو تم بہر سکیا ہے سپرد کردینا میرا ذمہ۔ لیکن خدا کے واسطے طبیعت کو روکو دل کو تھامو اسقدر حواس کو منتشر نہ کرو

اصل خیر سے نوکری پر تشریف لیجاؤ آپکے واپس آتے آتے مین کچھہ نہ کچھہ ضرور تدبیر کر رکھونگی اس کلمہ سے البتہ کچھہ تسکین ہوئی ہاتھہ روک کر جواب دیا تدبیر پھر کسدن کے واسطے رکھہ چھوڑی ہے ابھی کیون نہین کر گذرتی دیر لگانے مین سواے اسکے کہ میری جان جائے تجھکو کیا فائدہ ہیہ سنکر مجبور عندلیبنے وینس اپنی رازدار کو جو اوس معرکہ مین موجود تھی اور افسون و افسانہ مین عندلیب پر بھی سبقت رکھتی تھی اسمٰعیل کے روبرو اچھی طرح سکھا پڑھا کر جیسمائن کے پاس روانہ کیا اور ایک تصویر بھی سالیلار کی تحفتاً بھیجدی اسمٰعیل نے وینس کو چلتے وقت ابھی طرح تاکید کردی کہ لوٹتے وقت جہان کہین ہمارے لشکر کی خبر لگے سیدھی وہین چلی آئیو میری جان تجھی مین اٹکی رہیگی اور جبتک تیری زبان سے کوئی مژدہ نہ سن لونگا مردہ سا بستر فراق پر پڑا رہونگا قصہ مختصر وینس نے اطالیہ کیطرف کوچ کیا اور سالیلار اوسیدن مہم ہالسٹن کو روانہ ہوگیا عندلیب نہ ادہر کی ہوئی نہ ادہر کی تنہا ہنود رمین پڑی ہوئی کبھی فراق مین یار کے پھوٹ پھوٹ کر روتی تھی اور کبھی اپنے حسبحال یہ شعر پڑھتی تھی شعر

صیاد دا بناے ستم تازہ کردہ است	مرغے کہ پر شکستہ شد آزادمی کند

اب وینس کا حال سنئے کہ وہ ہنودر ست چلکر منزل بمنزل چند روز مین اطالیہ ہوکر شہر روم مین پہونچی اور والدہ صاحبہ سے ملاقات کرکے عندلیب کا خط دیا اور اسمٰعیل کی تصویر دکھا کر اپنی طرف سے بھی جہان تک بنا خوب نون مرچ لگایا اول تو جوانی کا عالم دوسرے حسین آدمی کی تصویر تیسرے بہکانے والی شیطان کی مرشدزادی بھلا کہان تک بیچاری طبیعت کو روکتی آخر باتون مین آکر دل دے ہی بیٹھی اور روز بروز ملاقات ہونے کی تدبیرین سوچنے لگی مگر کوئی ترکیب بن نہ پڑی اور وینس کی بھی ایسے نازک مقام مین کچھہ پیش نہ چلی حالانکہ مہینہ بھر اسی فکر مین وہان پڑی بھی رہی آخر ناچار جیسمائن نے عندلیب کو خط کے جواب مین بعد اشتیاق ملاقات اور جوش محبت کے یہہ ہی لکھدیا کہ جرمن تو میرا آنا کسیطرح ہو نہین سکتا مگر تم اسطور یا چلی آؤ وہان شہر وینس مین میری پھوپھی گوسلنگ رہتی ہے شاید کسی تقریب اور بہانہ سے وہان بھی ملجاؤن غرض وینس یہہ جواب لیکر خالی ہاتھہ ملک اطالیہ سے واپس آئی اور سیدھی ہالسٹن کی راہ لی —

اب ملک ہالسٹن کی کیفیت سُننی چاہیے وہ یون سننے مین آئی ہے کہ ڈینمارک اور المان کی سرحد پر ایک قلعہ عظیم الشان واقع ہے شاہ ہینری نے ریونیجر کی نیت پھری ہوئی دیکھکر پہلے سے اوس کو لیا تھا اور لشکر معقول جمع کرکے ہر چہار طرف سے راستے غنیم کے آنیکے مسدود کردئے تھے جسوقت

فوج پہونچی اوسی قلعہ کے مقابلہ مین طرفین کے مورچے جمائے گئے اور لڑائی ہونی شروع ہو گئی اگرچہ ڈینمارک کی فوج
لشکر الیان سے تعداد مین نہایت کم تھی لیکن اول تو وہ غنیم کے حملہ سے پہلے آگاہ ہو چکے تھے دویم ایک معقول بنا
کی جگہہ اونکے ہاتھہ آگئی تھی سیوم سوا اسکے کہ اپنے ملک کو دشمن کی دست برد سے بچائین یا اوسی مقام پر جان نثار
نثار کردین دوسری بات کا خیال نتھا اور ادہر اول تو دوسرے مکان پر چڑہ کر گئے دویم صاف میدان مین
دشمن سے مقابلہ کرنا پڑا سویم تمام کارخانہ لڑائی کا جسکی ذات پر منحصر تھا وہ اپنے آپے ہی مین نتھا یعنی آسمعیل ترک
جو اس فوج کا سپہ سالار ہے اوسکا یہہ حال تھا نہ لڑائی سے مطلب نہ مقابلہ سے غرض جہان بیٹھا ہے بیٹھا ہے جہان
کھڑا ہے کھڑا ہے نہ تن کی خبر نہ بدن کا ہوش دن کو آہ وزاری رات کو اختر شماری ہر وقت معشوق کے خیال مین
مستغرق ہر دم شراب محبت مین سرشار جب کبھی کہنے سننے سے مقابلہ کا اتفاق بھی ہوا تو دانستہ ناوک مژگان کے
خیال مین دس پانچ تیر سینہ کو سپر بناکر روک لئے اور مرد مقابل کے دست و بازو کو سراہ کر چلا آیا اب زمانہ نوبت
کی زیادتی کیا کرتی اور بہادر آدمی کسکے آگے اپنا سر دے مارتا غرض انجام اسکا یہہ ہوا کہ دو مہینے کامل مقابلہ رہا
لیکن چار انگل زمین دشمن کے قبضہ سے نہ نکالی گئی آخر مسٹر وائزر نے دق ہوکر شکایتاً سرکار مین عرضی کردی کہ
آسمعیل ترک کی بہادری تھی اور غفلت سے آج تک کوئی نیک نتیجہ لڑائی کا نہین نکلا بلکہ یہہ ہی حال رہا تو سوا اسکے
کے اگر کچھہ اور ملک اپنے قبضہ سے نکل جائے تو تعجب نہین بادشاہ نے اوسکے جواب مین اوسی عرضی کی پشت پر
لکھہ بھیجا کہ اسباب مین فوراً جو تدبیر مناسب ہو کیجائے کیونکہ پہلے بھی ایسی ہی غفلت اور ایسے ہی نامرد سپہ سالار
کے باعث یہہ دونون صوبے دب چکے ہین۔ اتفاقیہ جسوقت یہہ پروانہ پہونچا رگن دویم کے خدمتگارون مین سے
ایک خدمتگار جو سپہ سالار سے بھی واسطہ شاگردی کا رکہتا تھا پس پشت کھڑا مگس رانی کر رہا تھا اوسنے بھی یہہ مضمون
گوشہ چشم سے دیکھہ لیا اور غروب آفتاب کے بعد مسٹر وائزر سے پوشیدہ آسمعیل کے پاس جاکر مو بمو بیان کر دیا
آسمعیل سنتے ہی آگ ہو گیا اور غصہ سے کانپ اوٹھا کیونکہ ترک اکثر مغرور نہایت ہوتے ہین اونکو ان سخت الفاظ
کی کہان برداشت چاہا ابھی جاکر وائزر کا سر تن سے جدا کردون کبھی کہتا اوسکا کیا قصور خود بادشاہ سے
اسکا عوض لینا چاہیے کبھی سوچتا اگر بادشاہ سے بغاوت کی تو تمام جہان مین نمک حرام مشہور ہو جاونگا اور
پھر کسیکو سونہہ دکہانیکے قابل نرہونگا اس سے بہتر ہے اپنا گلا آپ ہی کاٹکر قصہ تمام کر دیجئے اسی سوچ مین بیٹھا تھا

کہ یکایک رنگین آن پہونچی اوسکے دیکھتے ہی تمام جھگڑے بھول گیا اور خوشی سے ایسا پھولا کہ پیرہن مین سمانا
مشکل ہوگیا دو چار قدم بطور پیشوائی بڑھ کر محبوب کا حال پوچھنے لگا اوسنے موبمو قصہ بیان کرکے وہ خط حوالہ
کردیا پہلے تو وہ خط آنکھون سے لگایا پھر کھولکر دیکھا تو لکھا تھا اسٹوریا تشریف لائے تو ملاقات ممکن ہے ادہر سے
جلا ہی بیٹھا تھا ادہر سے معشوق کا حکم پہونچا بغیر نشیب و فراز سمجھے ایک عرضی بادشاہ کو دیکر کہیں کہ ایسے بادشاہ
نا انصاف اور بے عقل کی نوکری کرنا ہمارے مذہب مین درست نہین اور زندگی بخیر ہے تو انشاء اللہ تعالے
اپنی نامردی کے جوہر ہی دکھادینگے یہہ عرضی براہ راست روانہ کر آپ تن تنہا گھوڑے پر سوار ہوا اوسی جوش
و خروش مین اسٹوریا کیطرف چل نکلا اور دریا ایلب کے کنارے کنارے راستہ چھوڑکر صوبہ بوہیمیا
مین جو اسٹوریا کا شمالی حصہ ہے چند روز بعد آن اترا وہان کے حاکم کرسٹن نے اسکے آنے کی خبر سنکر نہایت
عزت و توقیر کی اور اپنے پاس ٹھہرالیا اور بادشاہ اسٹوریا کو جسکا نام نامی کیوپولس ہے لکھہ بھیجا کہ فلانا سپہ سالار
شاہ الیمان سے ناراض ہوکر چلا آیا ہے جسے ہم دلاسا دیکر اوسے اپنے پاس ٹھہرا رکھا ہے بادشاہ نے حکم دیا اوسے
ہمارے پاس بھیجو چنانچہ اسمعیل حسب الطلب کیوپولس کے پوچھیا سے شہر ویانا مین جو اسٹوریا کا دار السلطنت
ہے چلا آیا اور پہونچتے ہی اپنے قدیمی عہدہ پر مامور ہوگیا یعنی بادشاہ نے اپنی طرف سے سپہ سالاری کا خلعت اوسکو
عنایت فرمایا اب سفر کی صعوبت سے فراغت ہوکر اسمعیل کو پھر اپنے معشوقہ کا خیال آیا اور دلمین سوچنے لگا یہہ تمنے
کیا کیا جسکے کارن یہہ تمام سختیان اوٹھائین اوسکو میرے آنے کی کون خبر پہونچائے اگر آنا ہی تھا تو کسیطور
گویا عندلیب کو اپنے ساتھہ لیتا آیا ہوتا اور فی الواقع بغیر ان دونون مین سے کسیکے ہوئے ہرگز میرے کام
کی عقدہ کشائی ممکن نہین یہہ سوچکر عندلیب کو پوشیدہ خط لکھا کہ تیرا خاوند قضاے الہی سے تیرے مونہہ
پر زخم کاری کہا کر سراے فانی سے کوچ کرگیا اور مین ادہر اسٹوریا کو چلا آیا اب تجھے لازم ہے کہ اس خط کے دیکھتے
ہی جسطرح ممکن ہو اپنے تئین مجھہ تک پہونچا اگر آنے مین ایک لمحہ کی دیر کی تو یقین ہے زندہ نہ پائیگی یہہ خط اوسکے
زخم جگر کیواسطے مرہم کافوری بنگیا کیونکہ دفعةً دو خبرین سننے مین آئے ایک خاوند کا مرنا دوسرے معشوق کا
طلب کرنا بس خط کے پڑھتے ہی شتر بے مہار کیطرح ویانا کیطرف روانہ ہوئی اور چند روز مین پہونچکر اسمعیل کے
قدم آنکھون سے لگائے اسمعیل بھی اوسکے دیکھنے سے بہت خوش ہوا اور تمام اپنا قصہ بیان کرکے کہنے لگا ایکسیطرح

جیسا ان کا دیدار نصیب ہو تو جان بچے عندلیب نے کہا اب اسکا یہان آنا کیا مشکل ہے چند روز آپ صبر کیجیے انشاء اللہ تعالے مین حاضر کیے دیتی ہون یہ کہکر دوسرے روز اطالیہ کو روانہ ہوگئی اب مین کچھہ والدہ صاحبہ کا حال عرض کرتی ہون سُنا ہے کہ جب عندلیب کو خط دیکر اسکو رخصت کر دیا تو حضرت کا غلبہ محبت سے برا حال ہوا کیونکہ نہ اپنا راز کسی سے کہہ سکتی تھین اور نہ کوئی بغیر واقفیت کے تسکین دے سکتا تھا اندر ہی اندر گھُٹنے لگین گھُٹتے گھُٹتے کلیجے کے ٹکڑے ہوگئے اور دماغ مین سودا سا آگیا جب تک آدمیون مین بیٹھی رہتین لحاظ سے کچھ بول نہ سکتین جب علٰحدہ ہوتین تو رو رو کر اپنا برا حال کرتین اور فرماتین *

شعر

یار بے پروا و فریاد دل من بے اثر	ہم دل فریاد ہا دارم ہم از فریاد رس

ہوتے ہوتے نانا صاحب کو خبر ہوگئی اونھون نے امراض مزمنہ مین سے کوئی مرض سمجھکر علاج معالجہ کرنا شروع کیا مگر کچھہ فائدہ نہوا بلکہ روز بروز حالت ردی ہوتی گئی آخر بزرگون کی راے اسپر قرار پائی کہ لڑکی کو کوئی مرض نہانی لاحق ہے اور وہ مرض کیا ہے جوانی کا جوش اور بزرگون کا لحاظ یعنی ماشاء اللہ لڑکی سولہ سترہ برس کی ہونے کو آئی ہے حرارت غریزی بڑہتی جاتی ہے بزرگون کی شرم و حیا سے کچھہ کہہ سکتی نہین اسکا علاج یہی ہے کہ اسکی شادی جلد ہی سے کردی جاے خدا کی قدرت سے انھین دنون مین سیز رمیرا باپ بھی جس سے والدہ منسوب ہوچکی تھین بیماری کی خبر سنکر روم مین آیا ہوا تھا نانا صاحب کے جو کچھہ خیال مین آگیا فوراً دو چار دن مین شادی کا سامان کرکے سبکا بلکہ خاندان کے ۲۲ اکتوبر ۱۸۵۷ء روز شنبہ کو دونون کا باہم عقد کر دیا جس روز عقد تھا اوسی روز عندلیب بھی بطور رسالت کے وہان پہونچی ظاہر کچھہ اور ہی سامان نظر آیا یکایک کوئی موقع ایسا تو ملا نہین کہ والدہ کے پاس جاکر ان کا حال پوچھے یا عاشق کا پیغام پہونچا لیکن دو دو سے اشارے کنایہ مین سب کچھہ سمجھا دیا حضرت نے دفعۃً جو اپنے ہمدرد کی صورت دیکھی اور وصال یار کا مژدہ سنا چہرہ بشاش ہوگیا اور بدستور گالون پر سرخی آگئی بزرگ اپنی تشخیص پر نازان ہونے لگے کہ دیکھو عقد کے ہوتے ہی بیماری کا نام و نشان بھی باقی نہین رہا غرض عقد کے کئی روز بعد عندلیب کو تخلیہ کی ملاقات میسر آئی تمام حال اپنے آنیکا اور اسمٰعیل کی مصیبت اوٹھانے کا بیان کیا اور کہا اب بغیر اسکے کہ آپ تشریف لیچلین کوئی صورت اسکی زندگی کی نظر نہین آتی حضرت نے جواب دیا جس مصیبت سے مین نے ایام مفارقت کی پہاڑ سی راتین کاٹین مین ہی جانتا ہے اور حقیقت

مین ملاقات کی تمنا رکہتی ہون کچہہ بیان نہین کرسکتی لیکن کیا کرون بالفعل تو میرا جانا کسیطرح ہو نہین سکتا کیونکہ میری
پہوپہی گوسلنگ بہی آجکل میرے دیکہنے کو یہین آئی ہوئی ہے اور چونکہ مدت بعد اوسکے آنے کا اتفاق ہوا ہے یقین
ہے اس چہہ مہینے تک لوٹ کر بہی نہین جائنگی اس عرصہ مین کسیطرح سے گہر سے نکلنا میرا ممکن نہین تو جاکر بخوبی میری
طرف سے اسمعیل کی خدمت مین عذر کر دیجیو اور کہہ دیجیو کہ لطف زندگی کا اوسی دن حاصل ہوگا جس دن ہم تم دونون ملکر
ایک جگہہ بیٹہین گے قصہ کوتاہ عندلیب رخصت ہوئی اور جو کچہہ دیکہہ یا سن گئی تہی سو بو اسمعیل سے جاکر بیان کردیا
اسمعیل شادی کا نام سنتے ہی آتش رشک سے جل گیا اور کباب کیطرح دل ہی دل مین بہننے لگا پوچہا سینر کس صورت
شکل کا آدمی ہے عندلیب نے کہا ماشاراللہ نہایت حسین جوان ہے قوم کا شریف **لمبارڈی** کا رئیس زادہ شاعری
مین بے مثال فن تیر اندازی مین شہرہ آفاق یہہ بیان اور نمک بر جراحت ہوا سنتے ہی خاموش ہو رہا ہیچ ہے شعر

نے جور نے عتاب نہ کین میکشد مرا | با غیر لطف میکنی این میکشد مرا

اب شاہ الیمان کا ذکر سنئے

جسوقت اوسکے پاس اسمعیل کی عرضی پہونچی دیکہتے ہی مار دم بریدہ کیطرح ہزار ہزار بل کہانے لگا کیونکہ اول تو ہیسے
الفاظ سخت وسست دوم القاب وآداب بالکل ندارد سیوم یہہ کہ وزیر کی غفلت مین قابو سے نکل گیا دانت
پیسکر حکم دیا کہ جو اوس نمک حرام کو گرفتہ وبستہ ہمارے روبرو حاضر کریگا ایک کرور روپیہ نقد انعام پائیگا اور جو کوئی
صرف اوسکی کسی جگہہ موجود ہونے کی خبر لگا دیگا ایک لاکہہ روپیہ کا مستحق ہوگا یہہ حکم سنکر اکثر لوگ درپردہ اوسکی
تلاش کرنے لگے لیکن جب تک سپہ سالار جنگل مین رہا کسیکو خبر نہوئی جب جنگل وپہاڑ سے نکلکر صوبہ بوہیمیا مین پہونچا
تب ہر ایک واقف ہوگیا اور متواتر بادشاہ الیمان کو خبرین پہونچائین کہ اسمعیل ملک آسٹوریا مین موجود ہے بادشاہ
نے فوراً شاہ کیو پوسس کو پیغام بہیجا کہ ہمارا سپہ سالار اسمعیل ترک بغیر اطلاع رکن دوم سے ناراض ہو کر بہاگ گیا
ہے اب سنا جاتا ہے کہ وہ آپکی قلمرو مین موجود ہے براہ مہربانی اوسے دست وگلو بستہ ہمارے پاس بہیج دیجئے اس
عرصہ مین شاہ کیو پوسس اسمعیل کو خدمت سپہ سالاری سے ممتاز کر چکا تہا اب کیونکر ہو سکتا ہے کہ اپنے ملازم کو بلا سبب
شیر کے موہنہ مین دیدے اسواسطے بغیر اطلاع سپہ سالار کے بادشاہ کو جواب لکہدیا کہ ظاہرا اسمعیل نے کوئی آپکی حکم عدولی نہین
کی جسکے عوض اوسکو اسقدر ذلیل کیا جاے اور اصل مین آپکی رعیت سے بہی نہین خاص ترکستان کا رہنے والا ہے اور
شاہ ترکستان سے اور ہم سے قدیمی ربط وضبط چلا آتا ہے ہم کسیطرح زبردستی اوسکو آپکے پاس نہین بہیج سکتے

جب یہہ جواب پہونچا تو شاہ الیمان نے شاہ ڈینمارک کو ایک صلح نامہ شرطی تا انفصال مہم آسطوریا لکھکر کن دیم
کو حکم بھیجا کہ تم مع لشکر و سپاہ اسیطرح سرحد بوہیمیا پر چلے آؤ کچہہ فوج مدد کیواسطے یہان سے براہ راست پہونچتی
ہے کہتے ہین کہ اس ملک جرمنی یا الیمان مین مع ہنوور اور پروشیا کے ۲۵ صوبے پرنسوک نیسو سیکسنی وغیرہ
مین شاہ الیمان نے ایک ایک لاکہہ فوج ہر ایک صوبہ سے لیکر ۲۵ لاکہہ آدمی کا لشکر جنید عرصہ مین سرحد بوہیمیا
پر جمع کر دیا جب کیوپولس کو دکیبل کے ذریعہ سے شاہ الیمان کا ارادہ فاسد معلوم ہوا تو اسمعیل ترک سے تمام وکمال
حال بیان کیا اوسے سنتے ہی جوش شجاعت آگیا فوراً یکہ و تنہا اوٹہہ کھڑا ہوا اور عرض کیا خداوند نعمت لشکر الیمان
کیواسطے خدا کی عنایت سے ۲۵ لاکہہ نہین اگر ۲۵ کرور ہون تو مین اکیلا کافی ہون اور آخرش یہہ تمام جہگڑا
بہی ہے تو صرف غلام ہی کی ذات کے سبب بادشاہ یہہ ولولہ دیکھکر بہت مسکرایا اور فرمایا بیشک تمہاری بہادری
مین کچہہ کلام نہین لیکن جنگ و دو سردار د آخر مثل مشہور ہے سو رما چنا بہاڑ کو نہین پہوڑ سکتا اکیلا آدمی ۲۵ لاکہہ
کے مقابلہ مین کیا حسرت نکالے گا ہماری خوشی یہہ ہے کہ مختلف صوبہ جات مین سے کچہہ لشکر جمع کرکے بطور خود تم
اپنی ذات سے اس مہم کا انتظام کرو اسمعیل یہہ سنکر بیٹہہ گیا اور عرض کیا حضور کی قلمرو مین مثل بوہیمیا و بوریویا و
ترک وغیرہ کے ۱۹ صوبہ ہین اگر ہر ایک صوبہ سے قریب چہ چہ ہزار کے سپاہ طلب فرمالیجاے تو ایک لاکہہ آدمی اس
مہم کے واسطے بہمہ وجوہ کفایت کرتا ہے بادشاہ نے فرمایا ہان اسکا کچہہ مضایقہ نہین آیندہ کی بیشی کیواسطے اور مدد
پہونچ سکتی ہے غرض چند روز مین ایک لاکہہ آدمی جمع کرکے اسمعیل نے سرحد بوہیمیا کیطرف کوچ کیا لیکن چلتے چلتے کچہہ
رقابت کا جو خیال آگیا کیوپولس کی خدمت مین عرض کیا ایک شخص سینزر نامی لمبارڈی کا رہنے والا جو بالفعل شہر
روم مین برتیو ویونٹ کے مکان پر موجود ہے فن تیر اندازی مین از بس کمال رکہتا ہے اگر اس موقع پر وہ بہی ملازم
رکہہ لیا جاے تو نہایت مناسب ہے، بادشاہ نے سنتے ہی منظور کرلیا اور اوسیوقت میرے باپ کو نوکری کا پیغام بہیجا
وہ بیچارہ اس حال سے کچہہ واقف نہ تہا حکم شاہی پہونچتے ہی آسطوریا کو روانہ ہوگیا اور وہان سے مہم بوہیمیا پر
بہیجدیا گیا سنتی ہون اوسوقت والدہ کو دو مہینے کا حمل تہا اخیر کو جسکا نتیجہ مین کمبخت حاصل ہوئی غرض میرا باپ
اپنی بی بی کو حاملہ چہوڑکر دشمن کے پنجہ مین جا پہنسا اسمعیل کو اس سے بہتر بدلا لینے کا کونسا موقع ہاتہہ آتا ہمیشہ سینزر
کو اول مورچہ پر بہیجا کرتا اور رات دن خدا سے اوسکے قتل ہونیکی دعا مانگتا رہتا اگرچہ میرا باپ بہی نہایت جوانمرد

آدمی تھا لیکن جب اپنا افسر ہی دشمن جانی ہو جاوے تو جوانمردی کیا خاک کام آوے چھ سات مہینے تک داد شجاعت
دیتا رہا آخرش کہانتک ایکروز دشمنون کے ہاتھ سے بیچارہ شہید ہو گیا جس روز اوسکے انتقال کی خبر روم
مین پہونچی ہین صرف پندرہ روز کی تھی میرے ناناکو اس خبر کے سننے سے اپنی لڑکی کے بیوہ ہو جانیکا ازبس ملال
ہوا کیونکہ میری نانی والدہ کو چھ ہی مہینے کا چھوڑکر مرگئی تھی اور نانا نے خود جیسے اُن کو پرورش کیا تھا اسواسطے
اوسکے ساتھ حد سے زیادہ محبت رکھتا تھا اور کسیطرح کسی رنج مین اوسے مبتلا نہین دیکھ سکتا تھا لیکن تقدیر الٰہی سے
کیا چارہ ہے سوا صبر و شکر کے کچھ بن نہ پڑا اور بیٹھکر خاموش ہو رہا مگر اسی دن سے کچھ ایسا صدمہ اوسکے دل
پر بیٹھ گیا کہ دن بدن نحیف و نزار ہونے لگا اور ہنسنا بولنا مطلق چھوڑ دیا کہتے ہین بادشاہ اطالیہ برتوریوٹ
پر ازبس مہربانی رکھتا تھا اور کبھی کبھی کسیقدر ظرافت بھی کر بیٹھتا تھا اب اسکی افسردگی سے اوسکا عیش بالکل منغص
ہو گیا ہر چند غریب نوازی کی راہ سے سمجھاتا مگر کچھ تسکین نہوتی آخرش اسی غم مین نانا صاحب ۲۲ اگست ۱۸۵۵ء
روز جمعہ کو انتقال کیا اور مرتے دم اپنی لڑکی کو بادشاہ کے سپرد کر دیا اونہین دنون مین کنگ ریلیبورن شاہ
پرتگال کے گھر شاہزادی خورشید لقا پیدا ہوئین اور ایک دائی کی ضرورت پڑی چونکہ ملک اطالیہ کی آب و ہوا اچھی
ہے اور یہان کی عورتین تندرست اور عقلمند ہوتی ہین اور امرا اور روسا اپنے لڑکونکو دودھ پلانے کے واسطے یہین سے
دائیان اسی قوم کی بلواتے ہین اسلئے شاہ پرتگیز نے بجی اسطرح تحریری روم والی ملک اطالیہ کو ایک دائی کی فرمایش
لکھی اوسنے میری ہی والدہ کو کچھ اپنے دلمین مناسب سمجھکر بھیجدیا یہان پہونچکر جیسے بادشاہونکے گھرمین دائیون کی
خاطر تواضع ہوتی ہے ہونے لگی اور بڑی ہوکر جو شاہزادی صاحبہ نے میرے حال پر عنایت فرمائی اوسکا شکریہ تو
تمام عمر بھی ادا نہین ہو سکتا بلکہ خود آپ اپنی آنکھون ہی سے ملاحظہ فرماتے ہین یہہ قصہ تو میرے یہانتک پہونچنے
کا تھا اب **باقی حال مہم آسطوریا کا سُننا چاہیے** کہتے ہین کہ برس روز تک برابر شاہ الیمان سے لڑائی
ہوتی رہی اور اسمٰعیل ترک نے اسقدر اپنی شجاعت اور بہادری کے جوہر دکھائے کہ تمام ملک جرمن مین اوسکی دھاک
بندھ گئی کوئی دن ایسا نتھا کہ ایک دو مورچے غنیم کے فتح نکر لیتا ہو اور کوس دو کوس پیچھے دشمن کو نہ ہٹا دیتا ہو
رفتہ رفتہ بویریا و ریمبرگ و بیڈن وغیرہ کی صوبے جو الیمان کے جنوب مین واقع ہین شاہ آسطوریا کے قبضہ
مین آگئے اب تو مسٹر ریو نیجر کی آنکھین کھل گئین اور اپنی حرکت سے بہت نادم ہونے لگا آخر ارکین دولت کے

مشورے سے مسٹر گارڈین اپنے وزیر اعظم کی معرفت ایک صلح نامہ دوامی کیو پولس کی خدمت مین روانہ کیا اور لڑائی
ہوتی رہی ادہر وزیر اعظم نے زبانی گفتگو کرکے ۱۰ ر فروری ۱۸۵۶ء روز سہ شنبہ کو دستخط کروالئے اسمعیل ترک کو اس
صلح کی اوسوقت خبر ہوئی جب لشکر کے واپس ہو آنے کا حکم پہونچا یہہ امر اوسکو اسقدر ناگوار گذرا کہ فوراً بادشاہ کی
خدمت مین حاضر ہوکر استعفا داخل کردیا ہرچند بادشاہ نے سمجھایا مگر ہرگز اوسنے نوکری منظور نکی اور یہہ ہی عرض
کیا جسوقت حضور کسی مہم کیواسطے طلب فرماوینگے بسر وچشم حاضر ہوجاونگا اب ایک لمحہ ٹہرنے کو جی نہین چاہتا غرض
وہان سے استعفا دیکر مع عندلیب کے ملک اطالیہ مین آیا جب شہر روم مین پہونچکر یہہ سُنا کہ جلیمان فلان سبب سے
۱۸ ر فروری ۱۸۵۶ء روز جمعہ کو برتگیز چلی گئی تو کہنے لگا چلو خوب ہوا مجھے خود اس جگہہ زیادہ قیام کرنا منظور نتہا
کیونکہ اس ملک کا تانڈا ابھی آلیان سے ملا ہوا ہے شاید یہان رہنے مین کوئی اور فساد کھڑا ہوجا تا یہہ کہکر برتگیز
کو روانہ ہوگیا جب برتگیز پہونچا تو کنگ ویلبورن نے بخوشی تمام اپنی فوج کا سپہ سالار بنالیا اب دونون عاشق
و معشوق ایک شہر مین پہونچ گئے مگر کوئی تدبیر ملاقات کی نبن پڑتی تہی اسواسطے عندلیب کو چندروز بعد اپنا
وہ ہی قدیمی پیشہ گل فروشی کا حکمتاً اختیار کرنا پڑا اور اس ذریعہ سے اسمعیل کی معرفت محل شاہی مین آنے جانے
لگی بارہ تیرہ برس سے مین بہی اسے آتے جاتے دیکھتی ہون مگر اصل حال سوا ان تین آدمیون کے چوتہے کو آجتک
معلوم نہین خدا جانے کیا ہوا اور کیونکر وصل حقیقی کی نوبت پہونچی یا نہ پہونچی شاہ آلیان البتہ
مرتے دم تک اسمعیل کے خون کا پیاسا رہا اور اس بارہ تیرہ برس کے عرصہ مین ہزارون
تدبیرین اوس نے اسمعیل کے مار ڈالنے کی کین لیکن کوئی پیش نچلی اب مدت سے جہان پناہ
کو پیغام آتا تہا کہ ایک شخص ہم نے فن نیزہ بازی مین اسمعیل کے مقابلہ کے واسطے تیار کیا ہے یقین
ہے ان دونون کی جنگ و پیکار دیکھکر آپ نہایت محظوظ ہونگے چنانچہ چار مہینے کا عرصہ گذرا کہ ایک شخص ایڈورڈ
نامی ایسے موقع پر یہان پہونچا کہ جہان پناہ کے دشمنون کی طبیعت کچھہ ناساز تہی اوسنے آتے ہی جلدی کرنی شروع
کی بادشاہ نے مجبور ایوان شاہی کے اندر اوسکے مقابلے کے لئے دن و تاریخ مقرر کیا یعنی یکم مارچ ۱۸۶۲ء روز
دوشنبہ کو دنگل کا حکم دیا گیا جب والدہ صاحبہ کو یہہ خبر لگی تو نہایت محظوظ ہوئین اور عندلیب کی معرفت اسمعیل ترک
کو کہلا بہیجا کہ ایکے انشاءاللہ تعالےٰ فلانے مقام سے ہم بہی آپکے کرتب کی سیر دیکہین گے چنانچہ خاص موقع پر میرے

بہادسے پس پردہ بیٹھکر اپنے دوست کی زیارت کرنے لگین قضا عند اللہ ہوا سے پردہ جو اوٹھا یکایک اسمعیل کا خیال اودہر پڑ گیا بلکہ بشوق دیدار مین گردن بہی پہر گئی حریف نے موقع پاکر فوراً گدی پر نیزہ مارا نیزہ کہاتے ہی اسمعیل کے قلب پر چوٹ لگی اور ہاتہہ پاؤن تہرانے لگے سوا اسکے کچہہ نہ بن پڑا کہ حریف کے ہاتہہ سے نیزہ چہوڑا بادشاہ کو سلام کر چلتا ہوا لیکن گہر پہونچتے پہونچتے کہنی تک ہاتہہ سبز پڑ گیا کیونکہ اوس نیزہ کی پیکان زہر ہلاہل مین بجہائی ہوئی تہی اسمعیل نے شرم کے مارے کسیکو خبر نہ کی اپنے طور پر مرہم پٹی کرتا رہا اس بیوقوفی سے پہر بہر بعد تمام ہاتہہ پانی کیطرح گل کر بہہ گیا اور آدہی رات سے پہلے پہلے اوسی زہر کے اثر سے خود بہی جان بحق تسلیم ہو گیا سنتے ہین مرتے وقت گہر والون کو وصیت کر مرا تہا کہ یہہ راز ہرگز کسی پر افشا ہونے نہ پائے لیکن عندلیب کو تو اچہی طرح معلوم ہی تہا اوسنے آنکر والدہ صاحبہ سے ذکر کیا والدہ نے اوسی روز سے لباس ماتمی پہنا اور عہد کیا کہ جب تک شاہ الیمان کا سر دہڑ سے علحدہ پڑا ہوا نہ دیکہہ لونگی یہہ لباس نہ اوتارونگی یہہ باعث ہے جسکے واسطے آپسے سر کی فرمایش کی گئی اور یون بہی سُنا ہے کہ شاہ الیمان نے اس کارنمایان کے صلہ مین آئیڈورڈ کو صوبہ ہنوور کی حکومت عنایت فرمائی ہے اور شاید یہہ بہی اوسکے ساتہہ وعدہ ہوا تہا +

روانہ ہونا نیوزن کا الیمان کیطرف اور واپس جانا مڈیرہ کو بیل مرام ستعد ہوکر

فیوزن شکستہ حال شاہزادہ منصور الزمان کی خدمت مین عرض کرتا ہے کہ تمام سرگذشت سنکر مین سن ہو گیا لیکن ہمت نے یہہ گوارا نہ کیا کہ الیمان کا قصد اس کہانی پر ملتوی رکہون اور آیڈورڈ کے سر کا خیال سر سے نکال ٹالون ہرچند مس روزی نے سمجہایا اور منع بہی کیا مگر میری طبیعت مین کچہہ ایسا جنون سمایا کہ ایک نہ مانی اور کلمات رخصت زبان پر لا فوراً اوٹھہ کہڑا ہوا اور اوسی زور شور مین گہر آتے ہی ایک تیغچہ کمر سے باندہ اٹھارہ جون ۱۸۶۶ء روز جمعہ کو الیمان کی طرف چل نکلا راستہ مین ہزارون تدبیرین عمدہ بادشاہ تک پہونچنے اور اوسکے سر کاٹنے کی سوچتا گیا لیکن جب ۱۵ جولائی ۱۸۶۶ء روز پنجشنبہ کو شہر میونگ مین پہونچا جہان اون دنون مین بادشاہ مقیم تہا ایک بہی تدبیر پیش نگئی بلکہ مکانات شاہی تک بہی گذر نہوا اور فی الواقع وہ تمام تدبیرین خیالی صرف سودے کی جہک مین اپنے مطلب کے موافق سوجہہ گئی تہین اور ایک سے ایک عمدہ معلوم ہوتی تہی وہ پیش کیا خاک جاتین اور اون سے کاربرآری کیا پتہر ہو سکتی اب ناامید ہوکر مس روزی کی نصیحتین یاد آنے لگین اور اس ناامیدی سے وصل دلدار بلکہ دیدار یار کی بہی امید منقطع

ہوگئی جب یہہ نوبت پہونچی تو بدستور غم مفارقت کی زیادتی سے قدیمی مرض نے عود کیا اور آہستہ آہستہ فصل سابق کے
جنون کی نوبت پہونچ گئی نہ کوئی یار نہ مددگار نہ مونس نہ غمگسار رات دن رونا اور چلانا یا وحشیون کی طرح پریشان
صبح سے شام تک ادہر ادہر پہرتے رہنا یہہ ہی فقط دو کام ہوگئے ادہر تو مزاج کی یہہ کیفیت اور ادہر پردیس کا مقدمہ اور
آدمی ایک سے ایک زیادہ سنگدل جب دیکہئے خلقت کا میرے سر پہ ہجوم ہے جب سنئے چار دن طرف لڑکون کی ہو ہو
اسی مین مفارقت مین کیا پہنسا ادنکا ایک تماشا ہاتہہ آگیا روتا تہا تو لوگ ہنستے تہے چپکا سر جہکا کر بیٹہہ جاتا تہا تو کنکریان
مار مار کر بدن سجا دیتے تہے **شعر** | از سنگ کودکان سر ما لالہ زار شد | خیلے شکستہ بود مگر سر نوشت ما | غرض کچہہ تو
مین دیوانہ تہا ہی کچہہ شہر والون نے چہیڑ چہیڑ کر اور ستا کر بنا دیا بلکہ یہہ آشفتہ حالی کا خطاب بہی اوسی جگہہ سے
عنایت ہوا ہے یعنی تہوڑے ہی دنون مین فیوزن آشفتہ حال فیوزن آشفتہ حال ہر ایک کی زبان پر جاری ہوگیا
اور امیر سے لیکر فقیر تک اور جوان سے لیکر پیر تک سبکے سب میری صورت سے آشنا ہوگئے بلکہ دربار خاص تک
روزمرہ میری دیوانگی کے تذکرے ہونے لگے قضا عند اللہ ایک روز ایک شخص نے جو ظاہرا اوس شہر کا نہین معلوم ہوتا
تہا میری خستہ حالی پر رحم کہا کر میرا مولد اور منشا دریافت کیا مجہے کچہہ نیک و بد کا تو خیال تہا ہی نہین صاف کہدیا
فیوزن میرا نام ہے جزایر مڈیرہ کا رہنے والا ہون اور شاہ آلیان کا سر خاص اپنے علاج کیواسطے لینے آیا ہون **شعر**
از کسے پنہان نمیداریم راز خود چو شمع | ہر چہ در دل ہست ما را بر زبان می آوریم | اتفاقاً یہہ گفتگو ایک خاص ملازم
شاہی اوسی مجمع مین جو ہر وقت میرے سر پہ جمع رہتا تہا کہڑا ہوا سن رہا تہا اوسنے جاتے ہی تقریباً میرے تذکرے
مین یہہ بہی ذکر بادشاہ کی خدمت مین عرض کر دیا بعد استماع فرمانے کے حکم ہوا کہ اوسے ہمارے روبرو حاضر کرو فوراً
دو چار آدمی دوڑے اور مجہے گرفتار کرکے بادشاہ کی خدمت مین لے چلے راستے مین ذرا سودا کیا ضبط میرے دل مین
سمایا کہ یہان کا بادشاہ ظاہرا رحمدل اور خدا ترس معلوم ہوتا ہے آج کسی تقریب سے میرا ذکر سن پایا ہوگا فرمایا ہوگا
سر کیا بڑی چیز ہے لاؤ دے ہی ڈالو اسیواسطے اپنے روبرو بلوایا ہے ورنہ میرا دربار شاہی مین کیا کام تہا اب تو
ذرہ بہی اوسکی طرف سے اشارہ پاکے تو ہرگز دریغ نہ کیجیو فوراً چہاتی پر چڑہ کر کاٹ ہی لیجیو ورنہ یاد رکہہ ایسا وقت
پہر قیامت تک ہاتہہ نہ آئیگا یہی منصوبہ باندہتا چلا جاتا تہا کہ ناگہان بادشاہ کے روبرو جا کہڑا کر دیا مین نے نہایت تعظیم
سے پہلے تو آداب کو سر جہکایا پہر سیدہا کہڑا ہوکے اسطرح دعائین دینے لگا خداوند کریم ایسے بادشاہ عادل کو قیامت تک

سلامت رکھے اور ایک سر کے عوض ہزار سر عنایت فرمائے جو ہم غریبون پر رحم کرتا ہے اور ہنسکر سر دینے مین کسیطرح دریغ نہین کرتا **شعر**

آنانکہ در مقام رضا ایستادہ اند || سر چون ہدف بزیر پر تیر بردہ اند

بادشاہ یہہ سنکر پہلے تو بہت مسکرایا پھر حکم دیا ابھی اسی پاگل خانہ مین پہونچا دو کیونکہ یہہ شخص بالکل دیوانہ ہے اور آیندہ اس سے ایذارسانی کا بھی خوف ہے لوگ یہہ سنکر فوراً کشان کشان دربار سے مجھے پاگل خانے مین لیگئے اور داروغہ کے سپرد کرکے چلے آئے اتفاقیہ پاگل خانہ کا داروغہ مسٹر جیلر نام میرے باپ سے ازحد ربط و ضبط رکھتا تھا اور خط و کتابت کے ذریعہ سے میرا نام بھی سن چکا تھا جب مین پاگل خانے مین داخل ہوا تو اوسنے موافق ضابطہ کے کتاب روزنامچہ مین درج کرنے کو میرا نام مع ولدیت و سکونت دریافت کیا مینے کہا مجھے فیوزن کہتے ہین باپ کا نام گولڈن ہے قوم کا پروٹسٹنٹ پیشہ تجارت شراب عمر تخمیناً اٹھارہ برس کی رہنے والا جزیرہ مڈیرہ کا یہہ سنکر اوسنے مجھے پاس بٹھالیا اور پوچھا تیرا اس شہر مین آنا کیونکر ہوا مین نے کہا سوائے خشکی دماغ کے اور کیا سبب بیان کرون چند روز ہوئے مالیخولیا ہوگیا تھا اطبا مڈیرہ نے تبدیل آب و ہوا کا حکم دیا والد ماجد نے مع چند ملازمین خاص مجھے پرتگال بھیجا وہان وہ کیفیت تو جاتی رہی لیکن ایک شکل دورہ کی پیدا ہوگئی چنانچہ اوسی کیفیت حالی مین بغیر کسیکی اطلاع کئے پرتگال سے تنہا مین ادھر کو چلا آیا اور رفتہ رفتہ اپنی دیوانگی کی پاداش مین آپکی خدمت تک پہونچ گیا اوسنے یہہ سنکر میرے حال پر نہایت رحم فرمایا اور بادشاہ کی خدمت مین خود حاضر ہوکر عرض کیا کہ یہہ شخص فیوزن نام جو بالفعل پاگل خانہ مین بھیجا گیا ہے گولڈن وائن مرچنٹ کا لڑکا ہے پرتگال علاج کیواسطے آیا تھا وہان سے سودے کی زیادتی مین اسطرف چل نکلا لوگ خراب و خستہ جانے کہان کہان ڈھونڈھتے پھرتے ہونگے خصوصاً گولڈن کا واللہ اعلم کیا حال ہوگا کیونکہ یہہ ہی اوسکے ایک لڑکا ہے اور یوسف سے زیادہ اسکو عزیز رکھتا ہے اگر حکم ہو بہتر است اسے جزیرہ مڈیرہ کو روانہ کردیا جاوے اور درصورت ضرورت ایک مچلکہ بطور فعل ضمانی گولڈن سے فیوزن کی بابت لکھوالیا جاے آخر وہ بھی اپنے تئین اسی آستانہ فلک مرتبہ کا نمک خوار قدیمی شمار کرتا ہے البتہ اگر وہ اسکے افعال کی نگرانی کا اقرار نکرے تو بدستور واپس لاکر پاگل خانہ شاہی مین علاج کیا جائے چونکہ بادشاہ میرے باپ سے بخوبی واقف تھا داروغہ کی اس عرض کو مناسب سمجھکر فوراً منظور کرلیا مسٹر جیلر نے اوسی دن یعنی ۳۱ جولائی ۱۷۹۶ء روز شنبہ کو ایک جہاز پر سوار کرکے مجھے مڈیرہ کیطرف روانہ کردیا اور

گو لنڈن میرے باپ کو تمام قصہ از الف تا یا لکھہ بھیجا بلکہ اپنی طرف سے یہہ اور پخ لگا دی کہ فیروزن کو جزائر مدیرہ سے ہرگز باہر نکلنے دینا ورنہ بجاے اسکے افعال کے تم ملزم سمجھے جاؤگے غرض اس شکل سے چند روز مین دائرہ کیطرح پھر کر مین اپنے مرکز اصلی پر پہونچگیا جسوقت باپنے مجھے اس حالت سے دیکھا اور جنون کا خبط ملاحظہ فرمایا پوچھا تم تو پیٹرسبرگ گئے تھے جرمن کیونکر پہونچگئے اور یہہ مرض خاص کس سبب لاحق ہوگیا مین نے عرض کیا پیٹرسبرگ سے بطریق سیر ہسپانیہ اور فرانس ہوتا ہوا جرمن کو چلا گیا تھا وہان مسٹر ریو سے بہت اتفاقیہ ایک دن تنہا ملاقات ہوگئی مجھکو معلوم تھا کہ یہہ یہان کا بادشاہ ہے گفتگو کے وقت واب و آداب کا کچھہ خیال نکیا وہ سمجھا یہہ شخص دیوانہ ہے یا شاید دانستہ دیوانگی کا بہانہ کیا غرض مجھے پاگل خانہ بھیجدیا مسٹر جیلر نے بسبب رابطہ قدیمی کے سفارش کرکے اوس بلا سے نجات دلوائی اور حضور کی خدمت مین روانہ کردیا ورنہ کہانکا سودا اور کیسا جنون اگر مین دیوانہ ہوتا تو جیسے بادشاہ کے روبرو پہونچا تھا فوراً چہاتی پر چڑہکر سر ہی نکاٹ لیتا اسقدر تامل اندیشی ہی کیون کرتا اور آپ تک پہونچنے کی نوبت ہی کیون آتی واللہ آپ بہی خوب سمجھے اور جابجا مجھسے سوال کیا **شعر**

عیب رندان مکن اے زاہد پاکیزہ سرشت | کہ گناہ دگران بر تو نخواہند نوشت

یہہ سنکر باپ کو بہی میری طرف کچھہ شک ہوگیا اور تمام اہل مدیرہ کو حکم دیدیا کہ یہہ ہرگز ان جزایر سے باہر نکلنے پاوے غرض ایک مہینا کامل آج اسی مصیبت مین گرفتار ہون جب کبہی کسی جہاز یا کشتی مین سوار ہوکر باہر جانیکا قصد کرتا ہون لوگ پکڑکر والد ماجد کی خدمت مین پہونچا دیتے ہین آج خواب مین کیا دیکھتا ہون کہ گویا مین اپنے مکان کی چہت پر ٹہل رہا ہون ناگہان کسی شخص نے زیر دیوار میرا نام لیکر پکارا وہ آواز بعینہ مس روزی کی معلوم ہوئی جہانککر جو دیکہا تو فی الحقیقت وہی برباد کنندہ خانمان رشک شیرین غیرت لیلی مردانہ لباس پہنے ہوئے ایک گہوڑے پر سوار کہڑی ہے اور کہتی ہے **شعر**

آہ تا کے زسفر باز نیائی باز آ | اشتیاق تو مرا سوخت کجائی باز آ

او کمبخت مین تیرا انتظار کرتے کرتے تہک بہی گئی مگر افسوس تو خواب غفلت سے نہ چونکا یہہ کلمہ سنتے ہی مین نہایت اشتیاق سے نیچے اوترا اور چاہا کہ جہک کر اوسکے قدم مبارک کو بوسہ دون کہ یکایک اوسنے گہوڑے کو جولان کیا اور مین اوندھے مونہہ زمین پہ گر پڑا گرتے ہی صدمہ سے آنکھہ کہل گئی دیکہا تو نہ گہوڑا ہے نہ مس روزی ہے مگر طبیعت حد سے زیادہ بیقرار ہے **شعر**

شب کہ یک جلوہ بخواب آئینہ یار شدم | طپش دل سببے گرد کہ بیدار شدم

غرض اوسی حالت

مین پلنگ سے اوٹھکر باہر نکل آیا اور یہہ خبط دل مین سمایا کہ شاید مس روزی تشریف لائی ہو اور آزردہ ہوکر واپس چلی گئی ہو دو قدم آگے بڑہکر تلاش تو کرنا چاہیے اسی خیال مین سروپا برہنہ مین بہی اوسی راستہ ہو لیا جس راستے خواب مین اوسے جاتے دیکہا تہا لیکن کہین پتہ نہ لگا رفتہ رفتہ جب قریب کنارہ سمندر کے پہونچگیا تو بے اختیار میری زبان سے یہہ نکل گیا اب تیرے دیوانہ ہونے مین کیا شک رہا کہان پرتگیز اور کہان یہہ جزیرہ بلا انگیز اتنے مین آپسے ملاقات ہو گئی اور بموجب فرمان کے تمام قصہ اول سے آخر تک آپکی خدمت مین عرض کرنا پڑا اب آپ بڑہ مہربانی اپنے حال سے مطلع فرمائے شاہزادہ منصور الزمان نے فرمایا مین ایک سیاح آدمی ہون ملک عرب کا رہنے والا قوم کا مسلمان بالفعل پرتگیز کا قصد رکہتا ہون اگر تو بہی صدق دل سے کلمۂ طیبہ زبان پر لائے تو اپنے ساتہہ پرتگیز لے چلون اور انشاء اللہ تعالے تیری شرط پوری ہونیکی بہی کوئی صورت نکال دون فیوزن نے کہا مین خود سن تمیز سے خداے بزرگ کی وحدانیت کا قایل اور حضرت خاتم الانبیا کے رسالت کا معتقد ہون مگر ماں باپ کے لحاظ سے ابتک اپنا منشا ظاہر نکر سکا اور بالفعل اسواسطے قبول نہین کر سکتا کہ مس روزی جسکو اپنی جان شیرین سے زیادہ عزیز رکہتا ہون خداوند یسوع مسیح کو اپنا نجات دہندہ سمجہتی ہے اور تمام خاندان اوسکا اسی دین مسیحی کا پابند ہے اگر وہ دین اسلام قبول کرلے تو مین بہی فوراً اپنے اعتقادون کو ظاہر کردون شاہزادہ نے یہہ شرط منظور فرمائی اور فیوزن کا ہاتہہ پکڑکر اپنی کشتی کے پاس لیگیا اور کہا یہہ دریائی گہوڑا موجود ہے اگر جان شیرین عزیز نہین تو بسم اللہ بیٹہہ جاؤ اور بعد ہر خدا لے چلے چلو ورنہ خیر بندہ جاتا ہے آپ اسی جزیرہ کی ہوا کہائے فیوزن نے کہا اول تو موت سے ڈرنا ہے سراسر فضول ہے کیونکہ جب یہہ آتی ہے نہ خشکی مین چہوڑے نہ تری مین دوسرے مین اس حالت کی زندگی سے ہزار درجہ موت کو ترجیح دیتا ہون پہر خوف کرنے کے کیا معنی آپ سے دو قدم آگے چلنے کو موجود ہون اور یقین ہے بہ نسبت آپکے مین کشتی کو بہی بآسانی چلا سکونگا کیونکہ ہم لوگ جزیرون کے رہنے والے اکثر اس فن خاص مین زیادہ مہارت رکہتے ہین یہہ کہکر دونون سوار ہوے اور توکلت علی اللہ ایک سمت کو چل نکلے ؎

پہونچنا شاہزادہ منصور الزمان کا کوہ اطلس پر اور ایک حکیم سے ملاقات کرکے تقریباً اپنا حال بیان کرنا ؎

رباعی	شادی و نشاط باکسے خرم نیست	شادی و نشاط در جہان ہم نیست

آنکس کہ درین زمانہ اوراغم نیست | یا آدم نیست یا درین عالم نیست | راوی لکہتا ہے کہ شاہزادہ منصور از مان

کی کشتی جزیرہ ٹاپرہ سے چہوٹکر کچہہ ہواکے جہوکون سے کچہہ زمین کی کشش سے سیدہی مشرق کیطرف بہتی ہوئی

تین چار روز بعد دہم شعبان ۱۲۵۰ ہجری روز دوشنبہ کو ایک پہاڑکے دامن سے جالگی شاہزادہ نے اوس مقام

پراوترکر فیوزن کو کشتی کے پاس بٹہایا اور آپ واسطے تلاش آبادی کے پہاڑکی چوٹی پہ چڑہ گیا تاکہ کسی آدمی سے

اوس جگہہ کا نام ونشان دریافت کرے اور پرتگیز کا راستہ پوچہے جب چوٹی پہ پہونچا تو دیکہا دوسری طرف دامن

کوہ کے وسط مین دو شخص دوربین کے ذریعہ سے پہاڑکی جانب دیکہہ دیکہہ کر کچہہ کاغذ پر لکہہ رہے ہین شاہزادہ

نے فوراً فراز کوہ سے اپنے تیئن اون دونون کے قریب پہونچایا اور موافق دستور اہل اسلام کے سلام علیکم

کرکے پوچہا اس پہاڑ کا کیا نام ہے اور پرتگیز یہان سے کتنی دور ہے اونہون نے سلام کا جواب دیکر کہا اسے

کوہ اطلس کے شمالی سلسلہ مین شمار کیا جاتا ہے جو برّ اعظم افریقہ کے گوشہ شمال ومغرب مین سنا ہوگا مگر اصلی

اطلس مراکو کے مشرق مین ہے اور یہہ چہوٹا سا ٹکڑا عین وسط سمندر مین واقع ہے دیکہہ کر [illegible]

چہپ ہو جاتا ہے اور پرتگیز یہان سے بہت قریب سید ہا شمال [illegible]

پہاڑ پہ کیونکر تشریف لائے اور کس نام ونشان شاہزادہ کو سر سے پاؤن تک ملاحظہ فرمایا اور پہر اپنے [illegible]

استقلیمون صاحب کے شاگردان مشائیون عنایت سے عقلمند تہا اپنے دلمین سوچا کہ انکو انہین [illegible] ذہن کا

والے ہین جناب حکیم صاحب ممدوح [illegible] تو جو جانا سو کہہ کر [illegible] اپنے محو رہے راسته

ہوا ہے شاہزادہ یہہ تقریر سنکر جواب دیا خاص برّ اعظم افریقہ [illegible] ہوا معلوم ہوتا ہے شاہزادہ نے کہا یہہ

مقیاس الارض سے [illegible] امتحان کر رہا ہون کہ آیا [illegible] دنیا کا مدار ہے صاف خدا وند کریم فرماتا ہے

کا پتہ پوچہنا چاہیے سو زمین پر کسقدر برّ اعظم ہین [illegible] لتعلموا عدد السنین والحساب یعنی وہ ہے

پہاڑ کی چوٹی پر سے [illegible] کیا ان پانچون مین ملک [illegible] اوسکو منزلین تاکہ پہچانو تم گنتی برسون کی اور حساب پہر مین

حاصل کئے وعدہ ۱ امریکہ مین ۲ اوسٹریلیا ب ساکن حکیم صاحب نے فرمایا قدرہ کی ضمیر واحد راجع ہے صرف قمر کیطرف

درخواست کی ایک بادشاہتین تہین ایرکیلیئے لیتے ہو شاہزادہ نے جواب دیا خیر اسکی تاویل یونہین سہی مگر سوئم

کئے دیتے ہین آرہفت اقلیم کے معنی کیا سمجہنا کہ جعل الارض قرارا (بہلا کسنے بنایا زمین کو ٹہراو) یہان کیا معنی

راوی لکھتا ہے کہ شاہزادہ منصور الزمان	یا آدم نیست یا درین عالم نیست		آنکس کہ درین زمانہ اوراغم نیست

کی کشتی جزیرہ ٹدیرہ سے چھوٹکر کچھہ ہواکے جھوکون سے کچھہ زمین کی کشش سے سیدہی مشرق کیطرف بہتی ہوئی
تین چار روز بعد وہم شعبان ۱۲۵۴ھ ہجری روز دوشنبہ کو ایک پہاڑ کے دامن سے جالگی شاہزادہ نے اوس مقام
پر اوترکر فیروزن کو کشتی کے پاس بٹھایا اور آپ واسطے تلاش آبادی کے پہاڑ کی چوٹی پر چڑہ گیا تاکہ کسی آدمی سے
اوس جگہہ کا نام ونشان دریافت کرے اور پرتگیز کا راستہ پوچھے جب چوٹی پر پہونچا تو دیکہا دوسری طرف دامن
کوہ کے وسط مین دو شخص دوربین کے ذریعہ سے پہاڑ کی جانب دیکہہ دیکہہ کر کچھہ کاغذ پر لکھہ رہے ہین شاہزادہ
نے فوراً فراز کوہ سے اپنے تئین اون دونون کے قریب پہونچایا اور موافق دستور اہل اسلام کے سلام علیکم
کرکے پوچھا اس پہاڑ کا کیا نام ہے اور پرتگیز یہان سے کتنی دور ہے اونہون نے سلام کا جواب دیکر کہا
کوہ اطلس کے شمالی سلسلہ مین شمار کیا جاتا ہے جو براعظم افریقہ کے گوشۂ شمال ومغرب مین سنا ہوگا مگر
اطلس مراکو کے مشرق مین ہے اور یہہ چھوٹا سا ٹکڑا عین وسط سمندر مین واقعہ ہے کہ
چھپ ہی جاتا ہے اور پرتگیز یہان سے بہت قریب ہے آپ
پہاڑ پر کیونکر تشریف لائے اور کس نام ونشان
اسقلیمون صاحب کے شاگردان رشید
والے ہین جناب حکیم صاحب ممدوح
ہوا ہے شاہزادہ یہہ تقریر
مقیاس الامراض سے
کا پتہ پوچھنا چاہئے
پہاڑ کی چوٹی پر سے
حاصل کئے وعدہ
درخواست کی لیکن
کرکے بیٹھے ہین آ

نہ بادشاہتین سات یہہ سنتے ہی نقشہ کو چھوڑ دیا اور فرمانے لگے خط استوا کو جانتے ہو کسے کہتے ہین عرض کیا
ہان ایک فرضی خط ہے جو تمام کرہ زمین کے گرد مشرق سے مغربکو بطور دائرہ کے قطب شمالی اور قطب جنوبی
سے برابر دوری پر مان لیا گیا ہے جسکے باعث کرہ زمین برابر کے دو حصون مین منقسم ہو جاتا ہے اوسمین سے
ایکیکو نصف الارض شمالی اور دوسرے کو نصف الارض جنوبی کہتے ہین اور اس خط سے جتنے خط برابر دوری
پر شمال یا جنوب کو کھینچے جائین وہ خطوط متوازیہ کہلاتے ہین یا خط الارض کے نام سے مشہور ہین اب اس
دائرے کے فرض کرنے کے سبب دوسرا دائرہ شمال سے جنوب کو فرض کرنا پڑا جسکا نام **معدل النہار**
رکہا گیا اور خط معدل النہار ہر ایک سرزمین کے واسطے ہونا لازم ہے کیونکہ آفتاب خط
استوا کے مقابل ۲۴ گھنٹہ مین [illegible] نہ گردش کرتا ہوا معلوم ہوتا ہے پس ضرور ہوا کہ
رات دن مین ایک مرتبہ ہر ایک [illegible] ہو کر گذر جایا کرے اور جو حصہ جسوقت مقابلہ
پر ہوا اوسیکو معدل [illegible] النہار فرض کیا جاے ممکن ہے
لیکن شمار کیواسطے [illegible] چاہیئے تاکہ خطوط متوازیہ
اور خطوط [illegible] دے کی یہہ تقریر

تا سبق خط استوا سے قطبون تک بہت سے منطقے ہو سکتے ہین لیکن اونکی آب و ہوا کے تبدل و تغیر مین ہر ایک
بخوبی تمیز نہین کر سکتا اسواسطے حکماے متقدمین نے حسب تعداد سبعہ سیارہ تمام کرۂ زمین کو سات معمولی
یعنی منطقون پر تقسیم فرمایا ہے جنمین سے ایک منطقہ استوائی ہے دو منطقہ دو معتدل اور دو منجمد اور
ہر ایک منطقہ کو ایک اقلیم قرار دیا خواہ اوسمین پانی ہو خواہ زمین خواہ آباد ہو خواہ غیر آباد اور چاہے ایک
ملک یا ایک سلطنت اوسمین آباد ہو اور چاہے کئی ملک یا کئی سلطنتین کیونکہ حکما کو نہ کسی ملک کی سرحد سے
کچھ مطلب تہا جو اپنی تقسیم مین اوسے قایم رکہتے اور نہ کسی سلطنت سے غرض تہی جو کرۂ زمین کے حصے کرتے
وقت اوسکی رعایت ملحوظ خاطر رہتی اور فی الواقع کسی ملک یا سلطنت کی رعایت جو در اصل ایک زوال پذیر
شے ہے کیونکر رکہہ سکتے تہے اور وہ کہانتک قایم رہ سکتے تہے غرض اون ہی منطقون کی رعایت سے تمام کرۂ
زمین ہفت اقلیم کے نام سے مشہور ہوا اور آجتک مشہور ہے اس صورت مین تمہارا اعتراض ہمارے کلام پر
عاید نہین ہو سکتا اور جو کچہہ مصنفین نے بلا تحقیق اقالیم کی نسبت لکہا ہے وہ سب غلط ہے شاہزادہ نے کہا
لفظ اقلیم کی نسبت اب بخوبی میرا اطمینان ہو گیا **شعر** زہے تقریر دلجویت تماشا گاہ روحانی بیان شافیت فرحت فزا
روح انسانی ۔ لیکن اکثر حکما نے فرمایا ہے کہ آفتاب زمین کے مقابل ۲۴ گہنٹہ مین ایکبار ہمیشہ گردش کرتا ہوا معلوم
ہوتا ہے ان الفاظ سے کچہہ ایسا سمجہہ مین آتا ہے کہ شاید در اصل آفتاب گردش نہین کرتا یا کچہہ میرے ہی ذہن کا
قصور ہے فرمایا صحیح ہے زمین کی گردش محوری سے یہہ صورت پیدا ہوتی ہے یعنی در اصل زمین اپنے محور پر رات
دن مین ایک بار گردش کرتی ہے جسکے سبب سے اہل زمین کو آفتاب چکر کہاتا ہوا معلوم ہوتا ہے شاہزادہ نے کہا یہہ
بات تو طبیعت قبول نہین کرتی کیونکہ کلام مجید مین جسپر تمام دین و دنیا کا مدار ہے صاف خدا وند کریم فرما چکا ہے
هو الذی جعل الشمس ضیاءً و القمر نوراً و قدره منازل لتعلموا عدد السنین و الحساب یعنی وہ ہے
جسنے بنایا سورج کو اور چاند کو اجالا اور ٹہرائین اوسکو منزلین تاکہ پہچانو تم گنتی برسون کی اور حساب پہر مین
کیونکر مان لون کہ زمین متحرک ہے اور آفتاب ساکن حکیم صاحب نے فرمایا قدره کی ضمیر واحد راجع ہے صرف قمر کیطرف
تم خواہ مخواہ اوسمین شمس کو کسطرح شامل کئے لیتے ہو شاہزادہ نے جواب دیا خیر اسکی تاویل یونہین سہی مگر سورۂ
نمل کے پانچوین رکوع مین جو ارشاد ہوا ہے ان جعل الارض قراراً (بہلا کسنے بنایا زمین کو ٹہراو) یہان کیا معنی

لگایا تھا اور دوسرے مقام پر فرمایا ہے وسخر الشمس والقمر کل یجری لاجل مسمی یعنی کام مین لگایا سورج اور چاند
کو ہر ایک چلتا ہے ایک ٹھہرے وقت پر اسکا کیا جواب دیجیے گا یہہ سنکر حکیم صاحب نے فرمایا افسوس تم نہین سمجھے یہہ آیتین
موافق اعتقاد جہلائے عرب کے نازل ہوئی ہین کیونکہ وہ لوگ پہلے زمین کو ساکن اور آفتاب کو متحرک خیال کرتے
تھے پس انکو موافق اونہین کی عقل کے سمجھانا لازم آیا یعنی ارشاد ہوا اگر بفرض محال موافق تمہارے خیال کے
آفتاب متحرک بھی ہے تو آخر اوسکا کوئی حرکت دینے والا ضرور ہوگا پھر حرکت دینے والا اپنا سچا معبود کیون نہین
مانتے ناحق اندہون کی طرح ٹکرین کہانے سے کیا فایدہ یہہ کہکر مصافحہ کے واسطے ہاتہ پہیلایے کہ خلوت گاہ سے
تو صاحب اسلام و ریاست اونکا مدعا خدا و رسول معلوم ہوتا ہے اور بہت شاہزادہ نے بہی ہاتہ بڑہا کر مصافحہ کیا
ایکبارگی حکیم صاحب نہایت بے اعتنائی سے باتین کر رہے تھے لیکن مصافحہ کرتے ہی دونون ہاتہ شاہزادے
کے آنکہون سے لگالئے اور بصد تعظیم و تکریم اپنے برابر مسند پر بٹہا لیا شاہزادہ کو بکمال اس التفات سے نہایت
تعجب ہوا اور بے اختیار زبان سے نکل گیا کہ شاید آپکو میری نسبت کچھہ شک واقع ہوا جو اسقدر تعظیم و تکریم
مین مبالغہ فرمایا گیا ارشاد ہوا یہہ تو ہم پہلے ہی از روی قیافہ کے بیان کر چکے تھے کہ تم کہین کے شاہزادہ ہو ورنہ
اسقدر اپنا مغز خالی نکرتے لیکن یہہ اب معلوم ہوا کہ آپکا نام نامی منصور الزمان ہے اور شاہ عبد الباقی کشور کشا
اور جزیرہ وسیلان سے تشریف لائے ہین یہہ سنکر شاہزادہ کو اور بہی زیادہ تحیر پیدا
نگا سبحان اللہ یہہ بہی کرہ زمین کی تقسیم ہوگئی کہ دلایل عقلی سے گہر بیٹھے حقیقت
یکس دوست آویزے فرماتے ہین آیا میرے چہرہ پر نام لکہا ہوا ہے
اسا و یا نہین لیکن یہہ انگوٹہی جو آپکے ہاتہ مین ہے دیار لال
تقریر سے شبہہ ہوا کہ شاید انہون ہی نے یہہ انگوٹہی
رٹہی آپ ہی کی ہے جواب دیا میری تو نہین لیکن
حضرت حکیم اقالیموس الٰہی ہے اور اہل عرب
ن سے مرکب ہے ایک اقالیم سے جو جمع ہے اقلیم کی
مین اونہین کے خرمن فیض کا خوشہ چین

ہون یعنی حضرت افاضت پناہی کے شاگردان اشراقیین مین میرا نام درج ہے ابھی عرصہ چند روز کا ہوا کہ جناب
فضیلت مآب نے کوہ کارڈلی پر جو جنوبی امریکہ کے مغربی کنارہ پر واقع ہے تقریباً تمام داستان آپکے والد نامدار
عبدالباقی کشورکشائی کوہ لقوتا پہ آنیکی اور انگشتری خاص نہایت زمانے کی اور آپکے پیدا ہونیکا سال اور
سن تمیز تک پہونچنے کی کیفیت بیان فرمائی تھی شاہزادہ نے جو امریکہ کا نام سنا تو خیال گذرا انہین حضرت کا
دوسرا نام مقیاس الامراض نہو کیونکہ اپنے استاد کے بھی یہہ دو نام بتاتے ہین ایک آقا بیوس الکہی دوسرا سلطان الحکما
کہنے لگا آپکو سبب استقلیمون کے کچھ اور بھی کہتے ہین جواب دیا ہان جبسے استاد پیر و مرشدنا حضرت اقلیم الکہی
الکہی دام افیضہم نے خدمت پیمایش کرۂ زمین میرے سپرد کی ہے عوام مجھے جہانشناس جہانگشت کے لقب سے شاکر
کرتے ہین کیونکہ اکثر کوہ کو و صحرا مجھے گشت کرنا پڑتا ہے شاہزادہ نے کہا حکیم مقیاس الامراض بھی آپکے زمرہ
مین کسیکا خطاب ہے یا نہین یہہ سنکر حکیم استقلیمون نے بڑی دیر تک سوچکر جواب دیا مقیاس الامراض تو کوئی
نہین البتہ مقیاس الحکمت جناب فضیلت مآب کے ایک شاگرد رشید کا خطاب ہے جو کوہ کارڈلی سے چند روز
کیواسطے بموجب حکم حضرت افادت پناہی اطبا کے جلسہ مین شہر نیویارک کو تشریف لیگئے ہین اگر وہان جاکر اونہون
نے مقیاس الامراض مشہور کیا ہو تو خبر نہین لیکن آپ اصلی مطلب اپنا ارشاد فرمائین کہ اونکے نام پوچھنے
کیا غرض ہے شاہزادہ نے یہہ سنکر تمام و کمال اپنا قصہ ابتداے انتہا تک بیان کیا اور وہ تصویر جیب سے نکالکر
روبرو رکھہ دی کہ اسیکی تلاش مین امریکہ ہوتا ہوا یہانتک پہونچا ہون اور جبتک نہ ملے تو سفر کی [illegible]
کچھ غرض نہین کرسکتا اور یہہ بھی یقین جانتا ہون کہ یہہ تمام کارستانی انہین حضرت یعنی مقیاس الحکمت
کی ہے اگر آپ صاحب تصویر کے نام سے واقف ہین تو مطلع فرمائین کہ ہجر کی آتش سے جان
حزین کو آرام ملے اور جو نہین تو حکیم مقیاس الامراض کا پتہ بتائیے کہ اونکی خدمت مین حاضر ہوکر اپنے مرض
لاعلاج کا علاج پوچھون یا اپنے خون ناحق کی اونکے ذمہ تہمت رکھون

شعر

دل که افسرده شد از سینه برون باید کرد		مرده هر چند عزیز است نگه نتوان داشت

حکیم استقلیمون نے
اوس تصویر پر نہایت غور کرکے فرمایا اتنا مین البتہ کہہ سکتا ہون کہ یہہ تصویر بیشک حکیم مقیاس الحکمت
ہی کی بنائی ہوئی ہے لیکن یہہ نہین جانتا کہ کسکی ہے اور اسکا نام کیا ہے ملک و امثالہم باللہ یہہ عقدہ بھی آج

آپ ہی کی زبانی سے حل ہوا ہے کہ جناب حکیم مقیاس الحکمت صاحب اس غرض سے شہر نیویورک کو روانہ فرمائے
گئے تھے ورنہ آجتک مین اس راز سے آگاہ نہ تھا اور اب یہ فتویٰ بھی یقینی دے سکتا ہون کہ حکیم مقیاس الحکمت
بھی شکل میرے مطلق اس اسرار سے واقف نہونگے کیونکہ میرے روبرو جناب فیض مآب حضرت حکیم ذوالنیموس جناب صاحب
سلطان الحکمائے کو وہ کارڈ دی تھی اور کو شہر نیویورک کی جانب روانہ فرمایا تھا اور حجرہ خاص مین لیجا کر دیر تک
کچھ تعلیم فرماتے رہے تھے اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ یہ خاص کوئی نکتہ حضرت مخدومی کی جانب سے اوستاد والا افہام
کا ہے اور حضور کے نکتہ سے بغیر اسکے کہ خود مطلع فرمائین ممکن نہین جو کراما کاتبین بھی آگاہ ہو جائین شاہزادہ
نے کہا جب آپ فرماتے ہین کہ بیشک اس تصویر کو جناب حکیم مقیاس الحکمت نے بنایا ہے تو پھر اسکے کیا معنی کہ وہ صاحب
تصویر سے واقف نہون جواب دیا علم اشراق کے زور سے جناب فضیلت مآب صاحب تصویر کو حکیم مقیاس الحکمت
کے روبرو کر دیا ہوگا اس صورت مین بیچارہ مصور صاحب تصویر کے نام و نشان سے کیا واقف ہو سکتا ہے
بلکہ تعجب نہین کہ وہ خود اس تصویر کو نہ پہچان سکین کہ آیا مین نے ہی کھینچی ہے یا کسی اور نے اور کس تقریب سے
اور کس مقام پر کھینچی گئی کیونکہ علم اشراق کا ایک یہ بھی قاعدہ ہے کہ اگر عامل معمول سے کوئی کام لیکر حکم دیدے
کہ تو اس امر کو مطلق یاد نہ رکھنا تو وہ فوراً بھول جائیگا پس اگر حضرت افادت پناہی سلطان الحکما کو اخفا اس
راز کا منظور ہے تو از سرتا پا تمام اس قصہ ہی کو حکیم مقیاس الحکمت کے صفحہ خیال سے مٹا دیا ہوگا شاہزادہ نے پوچھا
علم اشراق کیا شے ہے جواب دیا مقناطیس حیوانی کے اثر سے جو کام لیا جاوے اوسے اشراق کہتے ہین اور اسکا اثر
کہ جواب مقناطیسی لیکن صوفیہ صافی مزاج کی اصطلاح مین اسیکا نام علم مکاشفہ ہے اور اسکے عمل کو مراقبہ کہتے
ہین ہم لوگ اشراقئین اسی عمل کے ذریعہ سے ہزارون کوس کے فاصلہ پر وقت خاص مین اپنے اوستاد سے بلا تکلف
گفتگو کر سکتے ہین اور اوستاد ہمکو بخوبی ہر ایک قسم کی تعلیم دے سکتا ہے اور یقین ہے آپکو بھی کسی موقع پر اس علم
کے سیکھنے کی ضرورت پڑے یا حضرت مخدومنا سلطان الحکما خود تعلیم فرمائین شاہزادہ نے کہا بالفعل حضرت کہان تشریف
رکھتے ہین جواب دیا چند روز سے ممالک مشرقی کیجانب تشریف لیگئے ہین عرض کیا جب آپکو اپنے اوستاد سے فاصلہ بعید
پر گفتگو کر لینے کی قدرت حاصل ہے تو براہ مسافر نوازی میرے معاملہ مین بھی دو ایک باتین پوچھ دیکھئے کہنے لگے یاد
نہین وقت خاص کی مین پہلے ہی قید لگا چکا ہون کیونکہ اس عمل کیواسطے طرفین کی توجہ شرط ہے اسیلئے جناب

تمام آتش نمرودی سرد ہوکر گلزار بنگئی اور حضرت ابراہیم خلیل اللہ بفضلہ تعالیٰ صحیح وسالم اوس آگ سے باہر نکل آئے وہ حلہ ایک پارچہ حریر کی قسم سے تہا جو میراث در میراث حضرت یعقوبؑ کے قبضہ مین آیا اور حضرت نے اوس کپڑے کو بطور تعویذ کے حضرت یوسفؑ کے بازوے مبارک پر باندہ دیا جب حضرت یوسفؑ اپنے بہائیون کی دشمنی سے ملک مصر مین پہونچکر بادشاہ ہوگئے اور اپنے والد بزرگوار حضرت یعقوبؑ کے بصیر ہونیکی خبر سنی تو اوسی پیرہن کو بازوے مبارک سے کہولکر یہودا اپنے بہائی کو دیا کہ اسے لیجاکر حضرت کے چہرۂ انور پر ڈالدو خداوند کریم اپنا فضل وکرم کریگا چنانچہ ویسا ہی کیاگیا اور حضرت یعقوبؑ کی آنکہین بدستور روشن ہوگئین وہ پارچہ حریر کسی تقریب سے حکماے یونان کے ہاتہ لگ گیا اور مدت دراز تک اوسکے استعمال مین مباحثہ ہوتا رہا آخر یہہ تجویز ٹہری کہ اس پارچہ حریر کی نقاب تیار کرنی چاہیے تاکہ ہمیشہ تمام جسم سے بلند اور بوسہ گاہ لب ودندان اور منظر چشم عاشقان رہے اور اس تقریب سے حضرت یوسفؑ کے حکم کی تعمیل بہی پوری ہوجا یعنی آپنے یہودا کو حکم دیا تہا اسے لیجاکر چہرہ پر ڈالدو ان وجوہات سے اوس پارچہ حریر کی نقاب بنائی گئی اور نقاب یوسفی اوسکا نام رکہاگیا یہہ وہی نقاب ہے جو آجتک حکماے یونان کے خاندان مین تبرکاً وتیمناً چلی آتی ہے اور یہہ بہی امتحان کی رو سے ثابت ہوچکا ہے کہ یہہ نقاب بجاے خود ایک قلعہ فولادی کا حکم رکہتی ہے کیونکہ کوئی حربہ کسی قسم کا اسپر اثر نہین کرسکتا اور صاحب نقاب حرق وغرق وغیرہ تمام آفات آسمانی اور امراض جسمانی سے محفوظ رہتا ہے یہہ سنکر شاہزادہ نے اوس پارچہ حریر کو آنکہون سے لگایا اور فوراً بطور نقاب چہرہ پر ڈال لیا فی الواقع چہرہ پر ڈالتے ہی دل ودماغ روشن ہوگیا اور ہاتہ پاؤن کی طاقت کہین کی کہین بڑہ گئی یہہ حال دیکہکر شاہزادہ اپنے دلمین سوچا اب کسیطرح مہینا بہر حکیم صاحب کا پیچہا چہوڑنا نچاہیے یقینی آنکی صحبت سے عظمت حاصل ہوگی اور جواب چہوڑکر مین کہین چلاگیا تو خداجانے پہر انکو یاد رہے نہ یاد رہے اور ملاقات نصیب ہو یا نہ نصیب ہو یہہ سوچکر کہنے لگا امیدوار ہون کہ جناب اقدس براہ مہربانی مجہے بہی مثل تافوج وداغوج کے اپنے قدم مبارک سے جدا نفرمائین انشاءاللہ تعالیٰ ان دونون سے زیادہ ہر وقت خدمت مین مستعد رہونگا یہہ سنکر حکیم سقلیمون گہبرائے اور سوچنے لگے کہ بغیر حکمت عملی اب شاہزادہ سے پیچہا چہوڑانا دشوار ہے رہا یا اگر تاغوج وداغوج اس امر پر راضی ہوجائین توکیا مضایقہ عرض کیا اونکا راضی کرلینا کیا مشکل ہے اگر حکم ہوا ہی

رو بدلا کر اقرار کرا دون فرمایا بہت اچہا یہہ سنکر شاہزادہ خوشی خوشی اوٹہا اور فوراً تا غوچ و ما غو یہ کے رسائی کرکیو
برج کے باہر نکل آیا جسوقت اوس قبہ رہا جن کے باہر قدم رکہا دیکہتا کیا ہے جزیرہ سیلان مین کاخ سلطانی کے
روبرو کہڑا ہوں بس نگاہ اوٹہاتے ہی دل بیٹہہ گیا موتہہ ذرہ سا نکل آیا رنگ فق فق کر لے لگا کہ جہان پناہ
یہہ قطع وضع دیکہکر کیا فرمائین گے اور ارکین سلطنت کیسی نفرین کرینگے یہہ حکیم تہے یا کوئی بہان متی کا تماشا
کرنے والے تہے زبان سے کچہہ کہا آنکہوں سے کچہہ دکہایا پہینک کہین دیا اب اوڑنکا گیا بگڑا ہین تو مصیبت مین
پہنس گیا اگر کسی نے دیکہہ لیا اور ظل سبحانی تک خبر ہوگئی تو سواے اسکے کہ سودائی تصور کیا جاؤن اور کیا ممکن
ہے اس سے بہتر یہہ ہے کہ موتہہ کو ڈوپٹے سے چہپا کر کسیطرح شہر کے باہر نکل چلو یہہ سوچکر گلی کوچہ مین ہوتا ہوا جلدی
جلدی چورون کے مانند شہر پناہ کے باہر پہونچا چونکہ بہاگتے بہاگتے دم پہول گیا تہا ایک درخت سایہ دار کے نیچے
بیٹہہ کر سانس لینے لگا ابہی ہوش وحواس قایم نہوئے تہے کہ ایک سوار نے آکر جسکو شاہزادہ بہی بخوبی پہچانتا
تہا بیگار مین پکڑ لیا اور ایک بہاری بوجہہ سامنے رکہکر کہنے لگا اسکو بندرگاہ گیلی تک پہونچا دے کیونکہ آج
شام کو مع الخیر شاہزادہ منصور الزمان واسطے سیر کوہ لقوتا کے جہاز پر سوار ہونیوالا ہے اور مجہے اوسکے ہمراہ رکاب
جانیکا حکم ہے شاہزادہ یہہ سنکر عجیب حیرت مین پڑا کہ واللہ اعلم یہہ ملعون کیا بک رہا ہے کون شاہزادہ منصور الزمان
کیسا کوہ لقوتا مجہے مدت ہوئی خدا جانے کہان کہان پہر کے حکیم صاحب کی عنایت سے پہر واپس بہی آگیا اور یہہ
ابہی اوسی پہلے ہی نشہ مین سرشار ہے علاوہ ازین گیلی بندر اس مقام سے قریب تیس کوس کے ہے اور دن
پہر بہر سے زیادہ معلوم نہین ہوتا مین یہہ بوجہہ اوٹہاکر پیادہ شام تک اوس جگہہ پہونچ کیونکر سکتا ہون
لیکن انکار مین عزت جانیکا خوف تہا اور نام بتانے مین قلعی کہلتی تہی ناچار وہ بوجہہ اوٹہاکر سر پہ رکہا چاہتا
تہا کہ ناگہان سامنے سے شاہزادہ منصور الزمان کی سواری نمودار ہوئی وہ سوار تو جلوس خاص دیکہکر
کسی طرف کو کہسک گیا شاہزادہ اوسی درخت تلے متحیر کہڑے کا کہڑا رہگیا جسوقت سواری قریب پہونچی شاہزادہ
نے ایک ایک اپنے جلودار کو پہچان لیا اور منصور الزمان کو بعینہ اپنے ہمشکل پایا اور تمام رفقا مثل سہیل یمنی
وغیرہ کے بدستور ہمراہ رکاب دیکہے البتہ عماد بن عمید کا کہین پتہ نہ تہا اب شاہزادہ اور بہی حیرت سے شل تصو
بنگیا تہوڑی دیر بعد آہستہ آہستہ دونون منصور الزمان ایک جگہہ جمع ہوگئے اور تعجب ہے ایکدوسرے کا موتہہ

تکنے لگا جب اسی صورت سے چند ساعت کا عرصہ گذر گیا تو سواری مین سے کسی شخص نے بآواز بلند کہا کیا حضور نے
پہچانا نہین یہہ وہی شخص سبحان نام ہے جسکو پارسال ظل سبحانی نے حضور کے ہمشکل سمجھکر ایک سوداگر ملکہ
نام سے خریدا تھا منصور الزمان یہہ فقرہ سنکر کہنے لگا این گل دیگر شگفت اور شاہزادہ طلسمی نے فوراً آکر اسپ
صبا رفتار پر سوار کرکے اپنے ہمراہ لیلیا اور حکم دیا کہ یہہ شخص چونکہ ہمارے ہمشکل ہے اسواسطے آج سے تمام خاص و
عام اسے بھی شاہزادہ سبحان کہا کرین قصہ مختصر دونون شاہزادہ منصور الزمان اور شاہزادہ سبحان سمی او
تزک و شان سے شاموں شام بندرگاہ گیلی پر پہونچے اور مع رفقا جہاز پر سوار ہوکر وہ لقوتا کی جانب روانہ
ہوگئے راستہ مین بعد خلاملا ہوجانے کے اصل مطلب معلوم ہوا کہ یہہ منصور الزمان ہی اوسی صاحب لقوتا
کی تلاش مین ملک امریکہ کیطرف جاتا ہے جب یہہ ظاہر ہوا تو آتش رقابت شاہزادہ سبحان کے سینہ مین جوش زن
ہوئی اور بے نشیب و فراز سمجھے ایک شب موقع پاکر منصور الزمان کی چھاتی پر چڑھ بیٹھا اور چاہتا تھا کہ خنجر
نکالکر از سینہ تا ناف چاک کر ڈالے ناگہان وہ بھی خواب غفلت سے چونک پڑا اور فوراً جست کرکے شاہزادہ سے
چمٹ گیا چونکہ اہل جہاز اوسوقت بے خبر پڑے سو رہے تھے دونون صبح تک خوب دل کھول کھول کے لڑتے رہے
مگر غلبہ ایک کو دوسرے پر حاصل نہوا قریب سحر شاہزادہ اپنے دلمین سوچا کہ اب ضرور اہل جہاز خواب غفلت سے
بیدار ہوکر اسکی مدد کرینگے اور مجھے سوا جان دینے کے کچھہ بن نہ آئیگی پھر بیشک یہہ ہی اوس شاہنشاہ خوبان کے
وصل حقیقی سے مسرور ہوگا اور خاطرخواہ اپنے دل کے حوصلے پورے کریگا اس سے بہتر یہہ ہے کہ اسے کسیطرح زندہ
نہ چھوڑئے چاہے اپنی بھی جان ساتھہ جاتی رہے یہہ سوچکر شاہزادہ طلسمی کو زور کرتا ہوا جہاز کے کنارے پہ
لے گیا اور قلاچنگ کرکے مع اوسکے سمندر مین کود پڑا اس پانی مین گرتے ہی صدمۂ تلاطم سے بیہوش ہوگیا جب
آنکھہ کھلی تو اپنے تئین اوسی پہاڑ کی چوٹی پہ پایا جہان کشتی سے اوترکر آبادی کی تلاش مین ملک پرتگیز کا
راستہ پوچھنے گیا تھا لیکن ہنوز کیفیت طلسمی کا اثر زائل نہوا تھا کیونکہ اوس پہاڑ کو سمندر کی تہ سمجھکر
ہاتھہ پاؤن کو جنبش نہ دیتا تھا اور چپکے چپکے یہہ رباعی پڑھتا تھا **رباعی** درد دلم از شمار و دفتر بگذشت ؛ در تیغ مہر محفل [illegible]
این واقعہ در جہان شنیدہ است کسے ؛ من تشنہ و آب و آبم از سر بگذشت ؛ **اب شاہزادہ کو اسی کیفیت**
طلسمی مین مبتلا رکھکر کچھہ حال عماد بن عمید کا بیان کیا جاتا ہے لکھا ہے کہ جس مقام پر

شاہزادہ منصور الزمان تاج بخش گیتی ستان کا جہاز تباہ ہوا ہے اوس جگہہ چند قدم کے فاصلہ پر ایک جہاز سمندری
ٹولکیتون کا سسر شام سے لنگر کیئے کہڑا تہا اور سبب اوسکا یہہ واقع ہوا تہا کہ ایک شخص داراب نام گبری نژاد ایران
کا رہنیوالا گروہ قزاقان جسکے بزرگون مین سے کوئی شخص بعد زوال سلطنت قوم زردشتی وطن مالوفہ چھوڑکر
بر اعظم افریقہ کی مغربی جزایر مین آن بسا تہا اور پراگندہ روزی ہوکر پیشہ قزاقی اختیار کرلیا تہا بالفعل کچہہ
غلام حبشی واسطے فروخت کرنیکے ایران و توران کیطرف بحیرہ شام کی راہ سے لئے جاتا تہا جب اس مقام پر پہونچا
اور آثار طوفان کے بد نظر آئے تو جہاز کو لنگر کردیا اور درگاہ کریم کارساز مین یون ملتجی ہوا کہ اگر اس غریق
عصیان سراپا نسیان کا جہاز اس طوفان بلاخیز اور ورطۂ آفت انگیز سے صحیح و سالم بچ رہے تو نو گرفتاران
جہاز سے ایک آدمی تیرے نام پر رہا کردون قضا عند اللہ اسی مقام پر پہونچکر اوس قطب الاقطاب یعنی شاہ اوج
گردون رکاب کے جہاز نے مرتبہ ابدال حاصل کیا اور عماد بن عمید غوطے کہاتا ہوا ایک لکڑی کے سہارے بہتا
بہتا قریب جہاز داراب کے جا نکلا چونکہ ابہی رشتۂ حیات مضبوط تہا ناگہان لنگر کی زنجیر ہاتہہ مین آگئی اور عماد
بہزار خرابی اوسیکے سہارے لکڑی پر کہڑا ہوکر جہاز پر چڑہ گیا لیکن بسبب اسکے کہ پیٹ مین پانی حد سے زیادہ
سما گیا تہا اور صدمۂ تلاطم سے ہوش و حواس بالکل منتشر ہوچکے تہے جہاز پر پہونچتے ہی بیہوش ہوگیا اور
صبح تک اوسی حالت سے بے حس و حرکت پڑا رہا جسوقت قریب سحر طوفان کی شدت موقوف ہوئی اور اہل جہاز
اپنے اپنے کاروبار مین مصروف ہوئے تو دیکھتے کیا ہین کہ ایک شخص نور کی صورت حسن کی مورت جہاز کے کنارے
جان بلب پڑا ہوا سسک رہا ہے بس دیکھتے ہی سبکے سب متعجب ہوکر کہنے لگے خدا جانے یہہ کون ہے اور ایسی حالت
زار اور شدت طوفان مین اتنے اونچے جہاز پر کیونکر چلا آیا کوئی بولا شاید سمندر کی موج نے اوٹھا کر پہینکدیا ہے
کسیکا ذہن لڑا ہوا کے جہوکے سے اوڑکر آن پڑا ہے داراب نے کہا اسقدر تقریر کو طول دینے سے کیا فایدہ دیوث
کیون نہین سمجھ لیتے کہ یہہ صرف میری نیک نیتی کا ثمرہ ہے کیونکہ آج رات کو مین نے صدق دل سے ایک غلام کے
آزاد کرنیکا اقرار کیا تہا اور باوجود وسواس شیطانی کے ابتک اپنے قول پر قایم ہون حالانکہ بعد فرو ہوجانے
طوفان کے غلام کا آزاد کرنا صریح نقصان مین داخل ہے اسیواسطے یزدان پاک نے اوسکے عوض مجھے ایسا غلام
عنایت فرمایا کہ جو شاید دوچند قیمت کو فروخت ہوسکے اور مجھے اپنے قول کے پورا کرنے مین کسیطرح کی فکر لاحق نہو

کہکر عماد کو اولٹا لٹکا دیا اور آہستہ آہستہ ہاتہ سے دبا کر تمام پانی اوسکے پیٹ کا نکال ڈالا اس علاج سے البتہ عماد
کو اسقدر افاقہ ہوا کہ آنکہہ کہولکر اہل جہاز کا مولد و منشا دریافت کیا اور حسب موقع و محل کچہہ اپنی بیتی بہی کہہ سنائی
اسکے بعد پہر یکا یک غش آکر ہاتہ پاؤن ٹہنڈے پڑگئے اور چہرہ پر مردنی چہاگئی راوی کہتا ہے یہہ صرف سمندر کے
پانی کا اثر تہا کیونکہ اوسمین مختلف قسم کے نمک آمیز ہین اور وہ اکثر معدہ مین پہونچکر سمیت پیدا کر دیتے ہین چنانچہ
امتحانا اگر سمندر کے پانی کو جوش دیا جاے یا تقطیر کیا جاے تو کسیقدر نمک حاصل ہو تہ نشین ہو کر رہ جائینگے جو بذریعہ
آلات کیمیاگری علحدہ علحدہ ہو سکتے ہین غرض عماد بن حمید کئی روز برابر اسی کیفیت مین مبتلا رہا اور باوجود رات
دن کی محنت و جانفشانی کے کوئی صورت افاقہ کی نظر نہ آئی آخر تمام رفقا نے تنگ ہو کر دارا سے عرض کیا کہ اب
یہہ شخص کسیطرح بچتا نظر نہین آتا اور بموجب احکام زندواستا کے اسکی میت کو ہم لوگ ہاتہ نہین لگا سکتے کیونکہ
ظاہرا یہہ ترک معلوم ہوتا ہے اس سے بہتر یہہ ہے کہ جیتے ہی جی اسکو سطح آب پر لٹاکر ٹہنڈا کر دین تاکہ ہم بہی رات
دن کی دوڑ دہوپ سے نجات پائین اور اس بیچارے کی بہی مشکل جلدی آسان ہو جائے یہہ سنکر دو روز
تک دارا نے کچہہ جواب نہ دیا کیونکہ وہ اوسکے دام سپید کرنا چاہتا تہا اور بغیر امتحان کامل پہینکدینے مین اپنا
نقصان صریح سمجہتا تہا اس عرصہ مین جہاز بحر ظلمات شمالی سے نکلکر بحیرۂ شام مین پہونچگیا اور راس میریا جو
جزیرہ نماے پرتگیز کے جنوب مین واقع ہے قریب بائین ہاتہ کو نظر آنے لگی یہانتک پہونچتے پہونچتے اور بہی حالت
عماد کی ردی ہو گئی اور علاوہ بیہوشی کے خود بخود دست آنے لگے جب یہہ نوبت پہونچی تو دارا ب کو بہی امید اسکی
زندگی کی جاتی رہی اور مجبور ہو کر رفقا کو حکم دیا کہ اس شخص کو کسیطرح جیتے جی خشکی تک پہونچا کر بنام شد چہوڑ دینا
چاہیے کیونکہ مینے تو گرفتاران جہاز سے ایک شخص کے آزاد کرنے کی منت مانی ہے اور اب جو خیال کرتا ہون تو گرفتاری
کا لفظ سواے اسکے کسی اور پر صادق نہین آسکتا یہہ بات تمام رفقا کو بہی پسند آئی اور آخرش ایسا ہی کیا گیا یعنے
دہم شعبان سنہ ۱۲۲۲ ہجری روز دوشنبہ کو جسوقت جہاز راس میریا کے قریب پہونچا عماد کو ایک کشتی پر سوار کر کے اور
مین ڈالدیا اور آپ براہ راست ترکستان کیطرف چلے گئے لکہا ہے کہ راس میریا کے قریب ایک شہر فیرو نام ہے جہان
ہے اور اکثر عمائدین شہر تفریحا سمندر کے کنارے شام کو ہوا کہانے آیا کرتے ہین اتفاقیہ ہوا خوری کی تقریب سے
کسی رئیس کا عماد کیطرف بہی گذر ہو گیا اور اوسکی بیکسی اور بے بسی پر رحم کہا کر شفاخانۂ فیرو مین جو سرکاری

مقرر تہا پہونچا دیا لیکن عماد کے حق مین اون دستونکا آنا ہی سو علاجون کا ایک علاج ہوگیا تہا کیونکہ جسقدر
اسہال کی راہ سمیت معدہ کی دور ہوتی جاتی تہی خود بخود آنکہین کہلتی جاتی تہین حتی کہ بعد دو پہر کے بخوبی
بات چیت کرنے لگا اور اپنا تمام و کمال حال اپنی زبان سے ڈاکٹر کے روبرو بیان کیا چنانچہ اوسنے اصلی کیفیت سے
واقف ہوکر دو گرین ایمیٹک، پوڈر یعنی سفوف مقی عماد کو کہلایا جسکے باعث دس پانچ استفراغ ہوکر رہی سہی رطوبت
امعا کی نکل گئی اور عماد خدا کی عنایت سے بالکل تندرست ہوگیا بعد صحت کے جب اوسکو یہہ معلوم ہوا کہ یہہ شہر
فیرو ہے اور مین کسی سبب سے ملک پرتگیز تک پہونچ گیا ہون تو شاہزادہ کو یاد کرکے اپنی زندگی پر نہایت افسوس
کرنے لگا کہ ہیہات مین بدون شہباز اجل کے پنجہ مین گرفتار ہوکر سلامت بچ رہون اور وہ ہماے دولت جسکو
بدل خورشید لقا کے دیکہنے کی آرزو تہی اسطرح باغ بہشت کو پرواز کر جاے اب مین یہہ صورت نحس کسکو دکہاون
گا اور یہہ میری زندگی بدتر از مرگ کس کام آئیگی یہہ سوچکر زار زار رونے لگا لیکن تہوڑی دیر بعد خود بخود
دل ٹہر گیا اور آپ ہی آپ یہہ خیال آیا کہ ابہی سہیل یمنی نے ملک امریکہ مین علم نجوم کی راہ سے بیان کیا تہا کہ عنقریب
شاہزادہ گردون وقار کی ملاقات کسی حکیم سے مقام بلند پر ہونیوالی ہے اوسکا نتیجہ جہاز کے تباہ ہونے تک
کچہہ ظہور مین نہین آیا حالانکہ اوسکے کسی حکم نے آجتک غلطی نہین کی اور نہ وقایع کشورکشائی کی پیش گوئیون
مین سے کوئی بات پوری ہونے باقی علاوہ ازین طبیعت کو بہی ایک قسم کا اطمینان حاصل ہے اس سے ثابت ہوتا
ہے کہ شاہزادہ طال عمرہا کی جان کو کسیطرح کا صدمہ نہین پہونچا اور انشاء اللہ تعالے بشرط زندگی ایک نہ ایک د
مجہے بہی قدمبوسی حاصل ہوگی لیکن بہ نسبت اس شہر کے دار السلطنت لزبن مین قیام کیا جاے تو بہتر ہے کیونکہ
شاہزادہ یقینی مرغ قبلہ نما کیطرح ہر چہار طرف پہر کر اوس جگہہ تشریف لائیگا اور وہان کے رہنے مین کسی نہ کسی
طرح خورشید لقا کے حالات سے بہی کماینبغی آگاہی ہوجائیگی کہ آیا درصل یہہ صاحب تصویر ہے یا نہین تاکہ شاہزادہ
کیون تشریف آوری کے زیادہ تر قصد یہہ نہ اوٹہانا پڑے یہہ سوچکر فوراً لزبن کیطرف چل نکلا اوس روز شاید
آٹہائیسوین شعبان کی تہی راستہ مین اور دو چار آدمیون سے جو اوسیطرف کے جانیوالے تہے اتفاقیہ ملاقات
طوفان کی عماد نے باتون باتون مین اون سے مہم ہسپانیہ کا حال دریافت کیا کہ ہمنے ملک امریکہ مین سنا تہا کہ فرانسیسی
عنایت فرمانیہ پر حملہ کیا چاہتا ہے لیکن انجام کار نہین معلوم کیا فیصلہ قرار پایا آیا معرکہ آرائی ہوئی یا صرف جنگ زرگری

باہم صلح ہو گئی اونہون نے جواب دیا ہم لوگ سب کے سب قوم کے مالی ہین بہار و خزان کا حال پوچھئے تو البتہ بخوبی بتا سکتے
ہین باقی انتظام ملکی و مالی سے ہمکو کیا مطلب اور سرحدات جنوبی و شمالی سے ہین کیا غرض دن بہر باغ کے کاروبار
مین پہنسے رہتے ہین رات کو تہکے تہکائے غنچۂ پژمردہ کیطرح جا کر گہر پڑ رہتے ہین خلاصہ یہہ کہ صحیح اخبار تازہ بتازہ
جیسا آپ چاہتے ہین ہم تک نہین پہونچ سکتا لیکن ہان افواہاً سنتے ہین کہ فرانسیسی برابر پہاڑ یا شیہ کی بیخ و بنیاد
اوکہاڑتے چلے آتے ہین اور عنقریب برتگیز کو صاف کرکے لزبن مین بہی ہل چل مچایا چاہتے ہین چنانچہ اسیواسطے
ہم لوگ بہی اپنے قبایل لزبن سے شہر فیرو مین پہونچانے آئے تہے کیونکہ جب دار السلطنت پر غنیم کا قبضہ ہو گیا
تو خواہ مخواہ ہنگامۂ عظیم برپا ہوگا اور راستے چارون طرف کے مسدود ہو جاوینگے پہر سوائے اسکے کہ ہری بہری
پہلواری اپنے روبرو کہڑے ہو کر لٹوا دیجئے کچہہ اور بن نہ پڑیگا اسواسطے ہمنے پہلے ہی سے کنارہ کیا بقول شخصے
خس کم جہان پاک عماد نے پوچہا بالفعل اراکین سلطنت سے کون کون لزبن مین موجود ہے اونہون نے کہا
سوائے حکام ضلع کے جنسے شہر کا انتظام متعلق ہے تمام عمایدین مملکت بادشاہ کے ساتہہ گئے ہوئے ہین بلکہ چند روز
ہوئے ملکۂ معظمہ بہی تشریف لیگئی ہین یہان صرف شاہزادی خورشید لقا ہی خورشید لقا باقی ہین عماد نے کہا
جب سے ہمنے اس لڑائی کا حال سنا ہے خورشید لقا کے دیکہنے کو جو بانی مبانی اس لڑائی کی ہین نہایت ہی جی چاہتا
ہے کہ آیا ایسا کیا حسن و جمال ہے جسکے باعث اسقدر بندگان خدا ناحق حلال کیے جاتے ہین بہلا تمہاری دانست
مین کوئی صورت اوسکے دیکہنے کی ممکن ہے اونہون نے جواب دیا شاہزادی نے ایک باغ فرح بخش نہایت ذوق
و شوق سے تیار کروایا ہے اور اکثر اوسیطرف ہوا خوری کے واسطے تشریف لیجایا کرتی ہین اگر مسٹر گارڈنر کے
ذریعہ سے جو اوس باغ کا داروغہ ہے کچہہ دانو گہات لگ جائے تو کچہہ تعجب نہین سوائے اسکے تو کوئی اور صورت
ہماری سمجہہ مین نہین آتی عماد نے اپنے دل مین کہا چاہے کسیکا کام ہو چاہے نہو مگر ہمکو اپنی روش چہوڑنا منظور
نہین خیر یون بہی دیکہا جائیگا غرض بمشکل پانچوین دن یعنی ۱۶ رشعبان ۱۲۵۲ ہجری مطابق ۲۶ ستمبر ۱۸۶۶ء روز
یکشنبہ کو عماد بن حمید دار السلطنت لزبن مین داخل ہوا کیونکہ شہر فیرو سے یہہ قریب ڈیڑہ سو میل کے ہے اور
وہان پہونچتے ہی اونہین مالیون کی رہنمائی سے سیدہا مسٹر گارڈنر کے مکان پر چلا گیا اور بیان کیا کہ مین
سیاح آدمی ہون آپکے اوصاف حمیدہ سنکر شہر فیرو سے یہانتک صرف ملاقات کیواسطے آیا ہون اور در پردہ

ایک غرض بہی رکہتا ہون یعنی آپکے طفیل سے باغات شاہی کی سیر کرنا چاہتا ہون گارڈنر نے جو اشراف صورت دیکہا
نہایت اخلاق سے اپنے پاس بٹہالیا اور بغیر معرفت سابقہ اسقدر خاطر و تواضع سے پیش آیا کہ جسکے بیان کو ایک
دفتر چاہیے غرض شبکو بعد فراغت طعام جب دونو اپنے اپنے پلنگ پر لیٹے اور ہر شہر و دیار کی باتین ہونی شروع ہوئین
تو عماد نے کہا آجکل فرانسیس کا از حد زور شور سننے مین آتا ہے بلکہ مشہور تو یون ہے کہ ہسپانیہ کا اسقدر ملک
فتح بہی کر چکا ہے اور اب پرتگیز کا ارادہ رکہتا ہے گارڈنر نے کہا اوسکے زور آور ہونے مین تو کسیطرح شک ہی نہین
لیکن یہہ افواہ جو آپ بیان کر رہے ہین بالکل غلط ہے بازاری لوگ جو چاہتے ہین بغیر سوچے سمجہے بک اوٹہتے ہین
اور سننے والے آیہ و حدیث سے زیادہ اوسپر یقین کر بیٹہتے ہین ہم بہی ہا تمدن اپنے یار دوستون سے اسی قسم کی خبرین
سنا کرتے تہے اور بہ سبب ناواقفی کے بلا مبالغہ اونہین صحیح سمجہتے تہے لیکن پرسون مسعود خواجہ سرا کی زبانی جو
شاہزادی خورشید لقا کے محل کا داروغہ ہے مفصل حال سنا تو معلوم ہوا کہ یہہ تمام یارون کی تک بندیان ہین
اور دراصل انمین سے ایک بہی درست نہین عماد نے کہا فی الحقیقت مین بہی یہہ خبرین سن سنکر نہایت تعجب
کرتا تہا لیکن بسبب اسکے کہ اصل حال سے واقف نتہا کچہہ دم نمار سکتا تہا اب البتہ کسیقدر اطمینان ہوا اور
زیادہ تر تسکین جب ہو جب آپکی زبان مبارک سے اسکا خلاصہ از ابتدا تا انتہا بخوبی سن لون اگر کچہہ تصدیعہ
نہو تو براہ مہربانی ارشاد فرمائیے گارڈنر نے کہا ابتدا اسکی یون ہوئی ہے کہ بادشاہ فرانس نے اپنے لڑکے کیواسطے
شاہزادی خورشید لقا کی درخواست کی تہی لیکن شاہ پرتگیز نے بوجوہات منظور نفرمایا اسواسطے اوسنے کمال
بے عقلی سے بزور شمشیر اس مہم کا سر کرنا چاہا اور بادشاہ ہسپانیہ سے اپنی فوج کے نکل جانیکا راستہ مانگا لیکن وہ بسبب
رابطہ قدیمی کے جو مابین ہسپانیہ اور پرتگیز کے ہے اس امر کو قبول نکر سکا تب فرانسیس نے ناچار اطراف و جوانب سے
لشکر بے انتہا جمع کرکے بقصد جنگ سرحد و جبال ہسپانیہ کیطرف کوچ کیا اور ادہر سے شاہ پرتگیز و شاہ ہسپانیہ دونون
آمادہ و مستعد ہوکے غنیم کے جواب دینے کو بیچ سرحد کیطرف روانہ ہوئے جب یہہ تینون لشکر کوہ پرنیز پر پہونچے جو
ہسپانیہ کے شمال مین اور فرانس کے جنوب مین بطور سرحد کے واقع ہے اور نصفا نصفی دونون کے قبضہ مین
ہے تو مابین سلسلۂ کوہ کے ایک میدان وسیع طرفین سے واسطے جنگ کے تجویز کیا گیا اور دونون طرف سے
سامان مورچہ بندی کا ہونے لگا اوسوقت بادشاہ پرتگیز نے شاہ ہسپانیہ سے کہا کہ اس جنگ و پیکار کا چونکہ

بانی سبانی مین ہون اسواسطے مناسب یون ہے کہ یہانہی لشکر غنیم کے مقابلہ مین رہے اور آپ صرف لڑائی کا
تماشا دیکہین جسوقت خدانخواستہ کچہہ ضرورت پڑیگی آپ حمایت کیواسطے موجود ہی ہین اگرچہ شاہ ہسپانیہ کو
یہہ امر ہرگز منظور نتہا لیکن ناچار بادشاہ کے بضد ہونے سے قبول کرنا پڑا بلکہ خود بادشاہ پرتگیز نے شاہ ہسپانیہ
کے خیمے کوہ پیرنیز کی ایک چوٹی خوش فضا پر میدان جنگ سے علیحدہ لگوادیئے اور اپنے لشکر کو خاص اوسی میدان
کی جنوبی سمت اوترنے کا حکم دیا جہین پہلے سے شاہ فرانس کے خیمے شمالی جانب برپا ہوچکے تہے غرضا اتنی سی
بات پر تین بادشاہون کا باہم نفاق ہوگیا اور یہانتک نوبت پہونچی کہ بعد مورچہ بندی کے آپسمین خون ریزی
ہونے لگی لیکن شمار کی رو سے فرانسیس کے مقابلہ مین یہہ دونون لشکر یعنی پرتگیز اور ہسپانیہ دسوین حصے
سے بہی کسیقدر کم ہونگے یعنی دس آدمیون کے مقابلہ مین ایک آدمی اور تنہا پرتگیز کا لشکر تو قریب پچاسوین حصے کے
سمجہنا چاہیے تاہم سلسلہ لڑائی کا لشکر پرتگیز نے اس تدبیر اور ترکیب سے اپنی فوج کو لڑایا کہ مدت تک مطلق نہین سے
غالب و مغلوب کی کچہہ تمیز نہوئی بلکہ بہ نسبت فرانسیسیون کے ادہر کے آدمی بہی بہت کم ضایع ہوئے لیکن کہانتک
رفتہ رفتہ جب لشکر نہایت ماندہ اور خستہ ہوگیا تو کئی مورچہ متواتر فرانسیسیون نے مار لئے کیونکہ شاہ فرانس
نے اپنی فوج کے دس حصہ کردیئے تہے اور ہر روز ایک حصہ کو جنگگاہ مین مقابلے کیواسطے بہیجتا تہا اس حساب سے
اوسکے ہر ایک سپاہی کو نو روز تک بلا دغدغہ نو روز رہتا تہا اور دسوین روز بمشکل میدان جنگ کی نوبت
نصیب ہوتی تہی اور ادہر ہر روز تمام لشکر کو بلاناغہ صبح سے شام تک غنیم کے مقابلے مین اپنی جان لڑانی
پڑتی تہی اور رات کو مورچہ بندی وغیرہ کے سامان مین دو گہڑی کو بہی آرام نکر سکتا تہا انہین وجوہات سے
شاہ ہسپانیہ کو مدد دینی پڑی اور انجام کار رات دن کی دوا دوش سے اوسکی عافیت بہی تنگ ہوگئی آخر
دونون لشکر مصلحتاً میدان جنگ چہوڑکر پیچہے ہٹے اور اوسی پہاڑ کی ایک چوٹی کو جو خاص ہسپانیہ کے علاقہ مین
واقع ہے خندق وغیرہ کہودکر اپنا ملجا و ماوا بنالیا اور درہ کوہ کا اس طور سے انتظام کرلیا کہ بغیر جان نذر کئے
پرندہ بہی اوس طرف سے پر نہ مار سکے اسی اخبار کو عوام برعکس سمجہکر خیال کرتے ہین کہ لشکر ہسپانیہ و پرتگیز میدان جنگ
چہوڑکر بہاگ گیا حالانکہ عجب سے یہہ تدبیر کیگئی کہ شاہ فرانس ازبس متردد ہے بلکہ اپنی جان سے عاری ہوگیا ہے
کیونکہ اول تو وہ بخوبی اوس پہاڑ کے راستون سے واقف نہین دوم جو متعارف راستہ ہے وہ اسقدر تنگ اور

اتاب واقع ہوا ہے کہ یہاں کبھی غنیم ادہر سے حملہ نہین کرسکتا سوم ہمارا لشکر ایک بلند مقام پر نہایت محفوظ جگہہ مین مقیم ہے اور راہ اوسکو نشیب کیطرف سے مقابلہ کرنا پڑتا ہے جسکے باعث کوئی حربہ اوسکا کارگر نہین ہوسکتا اور ہم صرف پتھرون سے غنیم کی فوج کو سنگسار کرسکتے ہین تاہم کمبخت اپنے ارادہ سے باز نہین آتا اور متواتر حملے کئے جاتا ہے بلکہ رات دن اسی فکر مین ہے کہ کسیطرح اس چوٹی کو اپنے قبضے مین لے آئے اور ہمارے ہاتھ سے اس مقام محفوظ کو چھوڑا دے مگر ابتک اوسکی عنایت سے کوئی تدبیر پیش نہین گئی اور نہ کسی حملہ مین وہ کامیاب ہوا آیندہ خدا مالک ہے دیکھیے کسکو فتح نصیب ہو اور کون شکست کہائے یہانتک بیان کرکے مسٹر گارڈنر نے کہا اب رات زیادہ گئی ہے آپ آرام فرمائین صبح انشاء اللہ تعالے مین آپکو اپنے ہمراہ خاص شاہزادی کے باغ مین جسکا نام فرح بخش ہے لے چلونگا یہہ کہکر دونون سو رہے علی الصباح گارڈنر نے عماد کو حمام کرواکر پوشاک بدلوائی اور اپنے ساتھہ تمام باغات کی سیر کرواتا ہوا فرح بخش مین لیگیا اتفاقیہ اوس جگہہ مسعود خواجہ سرا سے ملاقات ہوگئی عماد نے آہستہ گارڈنر سے پوچھا یہہ کون صاحب ہین اوسنے کہا یہہ ہی تو جناب شاہزادی صاحبہ عالی عمرہا کے داروغہ ہین جنکا ذکر میں شب کو مین دیر تک آپسے کرتا رہا تھا یہہ سنتے ہی عماد نے موافق دستور اوس ملک کے مسعود سے ہاتھہ ملایا اور کہا جبسے مسٹر گارڈنر کی زبانی مینے آپکی تعریف سنی تھی از حد قدمبوسی کا مشتاق تھا الحمد للہ کہ بغیر تردد زیارت نصیب ہوگئی فی الواقع جیسا سنا تھا ویسا ہی خلیق و لئیق پایا خداوند کریم آپکو ہمیشہ خوش و خورم رکھے **شعر**

می شنیدم کہ راحت جانی	چون بدیدم ہزار چندانی

مسعود بہی اوسکی باتون سے محظوظ ہوا اور سیاح سمجھہ کر دیر تک ہر ایک ملک کا حال پوچھتا رہا آخر جب اوٹھکر چلنے لگا تو عماد بہی گارڈنر سے اجازت لیکر مسعود کے ساتھہ ہولیا اور دور تک باتین کرتا ہوا چلا گیا جب خوب اپنی طرف مخاطب کرلیا تو کہنے لگا مجھے آپسے علحدہ کچھہ عرض کرنا ہے وہ فوراً اوسکو اپنے پاس سے ہٹاکر کہڑا ہوگیا اور کہا فرمائیے کیا ارشاد ہوتا ہے عماد نے کہا مینے ابتک جو کچھہ اپنی نسبت آپکی خدمت مین عرض کیا وہ بالکل غلط اور محض مصنوعی قصہ تھا اب سنئے کہ درحقیقت مین شاہزادہ فیچرسن یعنی ولیعہد ملک فرانس کا نمک خوار قدیم اور مصاحب خاص ہون لیکن کسی سلطنت کا کسی وجہ سے بگڑنا یا بگاڑنا نہین چاہتا خواہ دشمن ہو خواہ دوست اور جملہ بادشاہان روے زمین سے غائبانہ ایکقسم کی الفت رکھتا ہون اور فتنہ و فساد کو

ہرگز پسند نہین کرتا چنانچہ اس مہم کا ابتدا سے جسقدر مجھے رنج ہے کچھہ بیان نہین کرسکتا اور جہانتک میری زبان
نے یاری دی آجتک شاہزادۂ عالی تبار کو سمجھاتا رہا لیکن اول عاشق دوم بادشاہ مطلق میری نصیحت و پند
نے کچھہ اثر نہ بخشا اور نوبت قیل و قال سے جنگ و جدال تک پہونچگئی اب بمشکل تمام اسے راضی کیا ہے کہ اگر
شاہزادی خورشید لقا اپنی ایک صحیح تصویر اس زمانہ کی عنایت فرمائین تو اوسکو مرہم زخم جگر ہی سمجھا جاے اور
ناحق خنجر ظلم و ستم سے بندگان خدا کے گلے نہ کٹوائے جائین اسیواسطے مین پوشیدہ بہ تبدیل لباس یہان تک
آیا ہون اگر آپ بھی اس بات کو بہتر سمجھتے ہین تو بسم اللہ شاہزادی سے جاکر عرض کر دیجئے تاکہ مین اپنے ہاتھ
حسب دلخواہ ایک تصویر بناکر لیجاؤن اور جاتے ہی تمام قصے جھگڑے موقوف کرا دون ورنہ جو کچھہ انجام اس ہرکہ
آرائی کا ظہور مین آئیگا آپ خود ہی ملاحظہ فرمالینگے یہہ سنکر پہلے تو مسعود بڑی دیر تک کچھہ سوچتا رہا بعدہٗ
عماد کو اپنے ساتھہ لیجاکر قریب ایوان شاہی کے ایک دوکان پر بٹھادیا اور آپ شاہزادی کی خدمت مین حاضر
ہوکر موبمو اس قصے کو کہہ سنایا خورشید لقا نے سنتے ہی کمال دانائی سے تمام اپنی سہیلیونکو جمع کرکے اس باب
مین مشورہ طلب فرمایا اونمین سے بعض بعض نے مثل مشس سوزی وغیرہ کے جو عقل و خرد سے کچھہ بہرہ رکھتی تھین
بعد غور و تامل کے عرض کیا اگر یہہ سچ ہے اور صرف اتنی سی بات پر رفع شر ہوا جاتا ہے تو ہماری دانست مین
کچھہ مضایقہ نہین بلکہ مناسب یون ہے کہ حضور فوراً پیغام آور کو طلب فرماکر موافق اوسکی مرضی کے تصویر
تیار کرا دین لیکن حتی المقدور کسی پر یہہ راز افشا نہو تو بہتر ہے کیونکہ عوام تھوڑی سی بات کو اسقدر طول
دیتے ہین جسکا کچھہ حد و حساب نہین یہہ سنکر شاہزادی نے مسعود کو حکم دیا اچھا چور محل کے راستہ ہوکر پوشیدہ
اوس شخص کو ہمارے پاس بلا لاؤ چنانچہ مسعود چپکے سے عماد کو لیگیا اور ایک علیحدہ کمرے مین بٹھاکر شاہزادی
کی خدمت مین عرض کر دیا کہ فلانا شخص حاضر ہے خورشید لقا سنتے ہی موافق دستور حسینون کے جیسا کہ اکثر
انہین تصویر بنواتے وقت خبط ہوا کرتا ہے بناو سنگھار کرکے ایک کرسی جواہرنگار پر جو بیٹھی اور سوا مس سوزی
کے سبکو اوس جگہہ سے ہٹاکے عماد کو اپنے پاس بلوالیا جسوقت عماد روبرو پہونچا اور خورشید لقا نے چہرۂ انور سے
نقاب اوٹھایا دیکھتے ہی معلوم کرلیا کہ اسکا کوئی عضو اوس تصویر سے جو شاہزادۂ عالی تبار اپنی چھاتی سے لگائے
پھرتا ہے نہین ملتا لیکن عجب کیفیت گذری کہ آقا کا علاج کرتے کرتے آپ ہی بیمار بن بیٹھا یعنی خورشید لقا کے چشم

مسعود ساتہنے ناوک مژگان سے عماد کے طایر دلکو دیکہتے ہی شکار کر لیا اور نیا تماشہ یہہ ہوا کہ بسبب ناآزمودہ کاری
کے نشانہ لگاتے وقت آپ بہی تہوڑا سا چرکا کہا گئی غرض ایک ہی نگاہ غلط انداز مین جسکو تیر قضا سے نسبت
دیجاے دونون چہد کر رہگئے اور دونون کو منظور یہہ ہوا کہ ہمارا حال غیر تو غیر آپس مین بہی ایک دوسرے
پر ظاہر نہونے پائے لیکن یہہ ممکن کہان تہا جسقدر طبیعت کو ضبط کرتے تہے اوسیقدر محبت ظاہر ہوتی جاتی
تہی اور حیا نمک زبان کو روکتے تہے ایک نہ ایک بات پیار کی نکل ہی جاتی تہی خصوصا آنکہین تو نظرون سے دیکہنا
اور بہی چغلی کہاتا تہا اور بغیر دیکہے دلمین کوئی چٹکیان سی لیتا تہا حالانکہ عماد یہہ خوب جانتا تہا کہ دزدیدہ نگاہ
سے دیکہنے مین چوری پکڑی جاتی ہے اور سیری جو ہو تو اسطرح تمام عمر بہی حاصل نہین ہوسکتی لیکن کیا کرتا
طبیعت سے مجبور رہتا اور ہرچند نیت بہر کے دیکہ لینے کی تدبیرین سوچتا تہا مگر انتشار طبیعت کے سبب مطلق
ذہن نہ لڑایا جاتا تہا آخرش جب وحشت اور دہشت کسیقدر کم ہوئی تو خود بخود ایک ایسی عمدہ ترکیب سمجہ مین
آگئی جو ہر وقت اوسکے اختیار مین تہی یعنی تصویر کہینچنے کی۔ اوسیوقت شاہزادی کو ایک انداز معشوقانہ سے
بٹہا کے مسعود اور مس روزی دونون کو پس پشت کہڑا کر دیا اور ایک مقام خاص کیطرف اشارہ کرکے تاکید کہدی
کہ جبتک مین خاکا نہ تیار کرلون اسیطرف دیکہتی رہنا اور آپ بلا دغدغہ خورشید لقا کیطرف ٹکٹکی باندہ کر گلزار
حسن کی سیر کرنے لگا لیکن مس روزی ایک چالاک عورت تہی اور تمام مرحلے عاشقی و معشوقی کے طے کرچکی تہی گو نہ اس
تاکید سے اوسکے دل مین شک پیدا ہوا اور بار بار گوشہ چشم سے امتحانا عماد کیطرف دیکہنے لگی فی الواقع جیسا
دیکہا ویسا پایا سکتے کے عالم مین ایک ہی طور پر دیکہتے پایا سمجہ گئی در پردہ حضرت عشق آہستہ آہستہ اپنا بندوبست
کرتے جاتے ہین دیکہیے انجام اسکا کیا ظہور مین آئے مگر یہہ تماشا ہے کہ ہم ہی سے جو اس مرض خاص کے طبیب حاذق
ہین وہ دل چہپایا جاتا ہے یا شاید ہمکو بیوقوف سمجہہ لیا ہے یہہ سوچکر کہنے لگی ابہی حضرت آپ تصویر بناتے ہین
یا خود صورت تصویر بنے جاتے ہین کہین اس بہانہ سے دولت دیدار لوٹنے کا تو ارادہ نہین عماد نے کہا کیا خوب
شاید آپکو یہہ معلوم نہین کہ ہر ایک کام کیواسطے غور و تعمق لازم ہے خصوصاً تصویر بنانے کے لیے سب سے زیادہ
کیونکہ اسمین صانع حقیقی کی اوس صنعت کاملہ کا مثنی تیار کرنا پڑتا ہے جسکے کامل ہونے مین پورے نو مہینے صرف
ہوتے ہین اور پہر یون مشہور ہے کہ سوا ذات پاک کے کوئی فرد بشر عیب سے خالی نہین یعنی باوجود اسقدر عرصہ

اور تامل کے کوئی نکوئی عیب رہ ہی جاتا ہے پہر ہم تصویر بناتے وقت صورت تصویر نہ بن جائین تو کیا کرین باقی رہا
دولت و پیار لوٹنے کا طعنہ یہ محض بے معنی ہے کیونکہ حسن و جمال پیدا ہی ہمارے واسطے ہوا ہے بہلا یہ تو فرمائیے دنیا
مین اسکا مصرف کون ہے اور آپ جیسے مغرور لوگ اس خوشی سے سوائے ہمارے کسکی متابعت منظور فرماتے ہین گویا
فن مصوری خاص حسینون کا غرور توڑنے کے لئے ایجاد کیا گیا ہے یہ سنکر مس روزی نے نیچی گردن کر لی اور
عماد اپنے کام مین مصروف ہوا تہوڑی دیر بعد خورشید لقا کو یہ خیال آیا کہ میری خاموشی کہین باعث مدہوشی
نہ سمجھی جائے اور مس روزی میری نسبت بہی کوئی ایسا ہی کلمہ نہ بول اوٹھے اسواسطے یک بیک ناک بہون چڑہا کر
کہنے لگی ہمکو بسبب تقاضائے سن کے ایک جگہہ جم کر بیٹھنا نہایت گران گذرتا ہے اس شخص سے کہو کہ جہٹ پٹ تصویر
بنا کے ہمین آزاد کرے اگرچہ اوسکو ان الفاظات صرف اپنی بے اعتنائی جتانا منظور تہا لیکن یہان
محبت باطنی کے سبب برعکس کے معنی پیدا ہو گئے اور ہر ایک نے اپنے اپنے مطلب کے موافق سمجھہ لیا چنانچہ مس روزی کے
کے کچہہ اور ہی خیال مین آیا اور وہ نہایت شوخی سے مسکرا کر کہنے لگی سچ ہے

شعر

گر مصور صورت آن دلستان خواہد کشید	حیرتے دارم کہ نازش را چسان خواہد کشید

یہہ سنتے ہی خورشید لقا کہڑی ہو گئی اور فرمایا اب ہم سے نہین بیٹہا جاتا خود بخود دلکو کچہہ وحشت سی ہوتی ہے اور رات ہو شام ہی ہونیکو
آئی ہے انشاء اللہ تعالےٰ زندہ رہے تو کل پہر دیکہا جائیگا یہہ کہکر خواجہ سرا کو حکم دیا کہ انہین گلشن فرح بخش مین
لیجا کر ٹہرا دو لیکن دیکہو کسیطرح کی تکلیف ہونے پاوے اور آپ مس روزی کا ہاتہ پکڑ کر دوسرے کمرے مین چلی
گئی قصہ مختصر مسعود خواجہ سرا نے حسب الحکم شاہزادی کے عماد کو اپنے ساتہہ لیجا کر فرح بخش کے ایک کمرہ مین جو بحر اعظم
کیطرف واقع تہا اوتار دیا اور تمام اسباب ضروری مہیا کر کے خورشید لقا کی خدمت مین واپس چلا آیا جب عماد
اکیلا رہ گیا اور کسیقدر رات بہی گذر گئی تو چپکے چپکے غم مہاجرت نے کلیجہ چاٹنا شروع کیا اور جذبہ شوق دامن
صبر پکڑ کے کوچۂ دلدار کیطرف کہینچنے لگا اوسوقت اوسنے نہایت مردانگی سے اپنے دلکی طرف مخاطب ہو کر کہا او کم بخت
اگرچہ یہہ عورت پری تمثال شاہزادہ بلند اقبال کی مطلوبہ نہین ہے اور نہ اوس تصویر سے جسپر وہ بیجان و
دل شیفتہ ہے کسی قسم کی مشابہت رکہتی ہے لیکن یہہ تو تجہے اچہی طرح معلوم ہے کہ شاہزادہ گردون رکاب محض اسیکے
واسطے ملک امریکہ سے ادہر کو روانہ ہوا ہے اور بغیر خورشید لقا کے دیکہے ہرگز اپنے ارادے کو فسخ نہین کر سکتا اب تم

اسکو نظر خریداری سے دیکھنا اور صدمۂ ہجر سے بیتاب ہو جانا کون سے مذہب اور آئین مین درست ہے کیا یہہ
تیری منذور نہین ہے اور کیا تو آج صبح تک اسے اپنے آقائے نعمت کی محبوبہ نہین تصور کرتا تھا ہان اگر کسیطرح
ظاہر و باطن شاہزادۂ فلک بارگاہ کو اس طرف توجہ ہوتی تو کیا مضایقہ تھا لیکن مین پھر بھی ایسے وقت مین
کہ خداوند نعمت دشت و دیار کی خاک چھانتا پھرتا ہو اور اپنے معشوق کی تلاش مین خواب و خور حرام سمجھتا ہو
ہرگز دل لگانے کی صلاح نہ دیتا اب اس نالہ و بکا کے عوض مناسب یہہ معلوم ہوتا ہے کہ یہان سے زانس کیطرف
کوچ کیجیے اور شاہزادہ فیچرسن کو اس حورشمایل کی طلبگاری سے باز رکھیے کیونکہ یہانکے قیام مین دو نقصان
صریح معلوم ہوتے ہین اول مرض باطنی کا پرہیز ظاہری سے ترقی پانا اور رفتہ رفتہ درجۂ آخر کو پہونچکر بالکل
بیماری کا لاعلاج ہو جانا دوم رقیب روسیاہ کو اوسیکے طور پر تلاش دلدار مین سعی کرنے دینا اور انجام کار دست
اپنے واسطے ایک دشمن قوی پیدا کر لینا یہہ سوچکر دل پر جبر کیا اور بغیر اطلاع آدھی رات کے قریب کوہ پیرنیز کے راستے
فرانس کو یہہ رباعی پڑھتا ہوا روانہ ہو گیا **رباعی**

بر عزم و بجنگ خصم شمشیر بہ بند	بر تیر نظر بسان رہگیر بہ بند
در رزم ز اسباب فراغت بگذر	پر را بکش از بالش و بر تیر بہ بند

یہان دوسرے روز علی الصباح یعنی
۱۰ شعبان سنہ ۱۲۲۵ ہجری کو شاہزادی خورشید لقانے مسعود خواجہ سرا کو حکم دیا کہ جاؤ جلدی کل والے مصور کو
بلا لاؤ اور آپ خوشی خوشی سر سے پاؤن تک بناؤ سنگھار کرکے عماد کے انتظار مین تیار ہو بیٹھی کہ یکایک خواجہ سرا
نے واپس آکر عرض کیا حضور وہ تو آدھی رات کے وقت خود بخود اوٹھکر کسیطرف کو چلا گیا بس یہہ سنتے ہی زخم جگر
مین ٹیس لگی بے اختیار زبان سے ہاے کا کلمہ نکل گیا اور چاند سے رخسارون پر آنسو بہنے لگے بقول کسی شاعر کے نظم

قاصد کو اوسطرف بہ سماجت کیا روان	سامان عیش ہمنے مہیا کئے یہان	آہٹ پہ کان در پہ نظر تھی کہ دوستان
جب یہہ سنا کہ پاؤن مین مہندی لگی ہے دلان	بس خون ٹپک پڑا نگہ انتظار سے	

مسعود نے یہہ حال دیکھکر التماس
کیا جناب عالی خیر تو ہے بلا سے چلا گیا چلا گیا آپ اسقدر رنج و الم کیون فرماتی ہین آخر اپنا ہی کچھ نقصان کر گیا
ابکا ارشاد ہوا مجھے اسمین کچھ فریب معلوم ہوتا ہے افسوس نکرون تو کیا کرون نہین
سمجھا ہوا آیا تھا اور میری عقل پر کیا پتھر پڑ گئے تھے کہ بغیر سوچے سمجھے تمام اپنے حالات
اگل جائے تو بغیر دایم الحبس کئے ہرگز نہ مانون

شعر

گر بار دگر دامن وصالت بکف آرم || تا زنده ام از چنگ منت کس نرہاند

اور رونا سپر آتا ہے کہ لوگ یہ جرا
سنکر میری نادانی پر کیا کہیہ نہ ہنسین گے تم للہ پہر جاو اور جہان سے جسطرح بنے اوسے تلاش کرکے بارگاہ سلطانی
مین حاضر کرو مسعود ناچار پہر دوڑا گیا اور دو پہر تک ہر ایک گلی کوچہ کی خاک چہانتا پہرا لیکن کہین پتہ نہ لگا
آخر مجبور خالی ہاتہہ لوٹکر جواب صاف دیدیا کہ غریب پرور اوسکا تو کہین نشان نہین ملتا اب شاہزادی کا
دل بالکل اختیار سے نکل گیا اور ایک علحدہ کمرے مین جاکر زار زار رونے لگی اور قطعی حکم دیدیا کہ بغیر میرے
بلائے ہرگز کوئی اس کمرے مین نہ آنے پائے سچ ہے **شعر** با خلق آشنا نشو و مبتلاے تو با بیگانہ باشد از ہمکس آشنای تو
جب عرصہ گذر گیا تو مس روزی کے دل مین ہزارون طرح کے شک پیدا ہوئے کیونکہ وہ پہلے سے بہی کسیقدر
تذبذب مین تہی اسیواسطے دروازے کے پاس کہڑی ہوکر اندر جانے نہ جانے کے باب مین دل سے مباحثہ کرنے
لگی کہ ناگہان شاہزادی کے رونے کی آواز اسکے کان مین پہونچی اور معلوم ہوا کہ اسقدر پہوٹ پہوٹکر
رو رہی ہین کہ ہچکی کے ساتہہ گلے مین پہندہ پڑ پڑ جاتا ہے پہر تو کسیطرح عذر آگیا بے تحاشا چلمن اوٹہا کر اندر گہس گئی
جسوقت شاہزادی نے اسے آتے دیکہا چاہا کہ آنسو پونچہکر دلکو تہام لے لیکن یہہ کہان ممکن تہا روکنے سے اور
دونا اضطراب پیدا ہوا اور طفل اشک پہلے سے بہی زیادہ مچل مچل کر پاؤن پہیلانے لگے **شعر**

سیل اشکش رفتہ رفتہ در گلو زنجیر شد || طفل دامنگیر او آخر گریبان گیر شد

مس روزی نے جاتے ہی سر
قدمون پر رکہدیا اور ہاتہہ باندہ کر عرض کیا حضور لونڈی سے تو شدا اسقدر پردہ نہ فرمائیے مین بہی تو سن
آخر یہہ ماجرا کیا ہے اور آپ کیون بلک بلک کر اپنی جان ہلکان کیے ڈالتی ہین **شعر**

سوے ہر کس کہ باین شکل و شمایل گذری || کے تواند کہ ترا بیند و آہے نکند

تب ناچار خورشید لقانے
اصل کیفیت اپنے دل کی بیان کی اور فرمایا جب تک وہ یہان موجود تہا گو میرے پاس نہ تہا لیکن طبیعت کو
ایکطرح کا اطمینان حاصل تہا جب سے سنا ہے وہ چلا گیا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کسی نے سینے سے دل نکال لیا
ہر چند اپنے طور پر تسکین دیتی ہون لیکن کچہہ اثر نہین ہوتا **شعر** دلم ببینہ صد چاک شکل آمد باز کہ در زخم رفتہ بسوزن کنم
مس روزی نے یہہ سنتے ہی بکمال افسوس سے دانتون مین انگلی دباکر عرض کیا خداوند نعمت مین نے مانا کہ وہ
شخص صورت شکل مین رشک بتان آذری نہین فخر مہر خاوری سہی لیکن اس قابل تو نہین کہ حضور اوس سے

دل لگائین یا شکوۂ غم مفارقت زبان مبارک پر لائین وہ دوپٹہ کا مزدور آپ ماشاء اللہ بادشاہان ملک
نوربپا کی آنکہونکا نور کہان خورشید پر انوار کہان ذرہ بمقدار آپکو اوس سے کیا نسبت ذرا کچہہ سوچ سمجہکر تو منہ
سے بات کو نکالا کیجے **شعر** صائب از اندیشۂ آن زلف وکاکل درگذر || لنگر چون بسیار شد در دل ماند سودا میشود
شاہزادی نے مسکرا کر فرمایا عشق ومحبت کے واسطے ادنی واعلی کی قید لگا دینا یہہ تو میری دانست مین کمال
نادانی کی بات ہے کیونکہ اعلی سے دل لگا کر کیا فیض حاصل ہوتا ہے جو ادنی سے نہین ہوتا بلکہ جسقدر اعلی کی
محبت مین صدمے اوٹہانے پڑتے ہین شاید ادنی کی محبت مین نہ اوٹہانے پڑتے ہون رہی ذلت وعزت یہہ
دونون مین ایکسی ہے اور جان ومال کا ضایع ہونا عشق کے لوازمات مین سے ہے پہر بقول شخصے **شعر**
چو آہنگ رفتن کند جان پاک || چہ بر تخت مردن چہ بر روے خاک || ادنی اعلی کی تمیز کو کون پوچہتا ہو شیرین
وفرہاد کا قصہ تیری نظر سے نہین گذرا یا یہہ نہین معلوم کہ فرہاد کون تہا اور شیرین کس مرتبہ کی عورت تہی
اسیطرح عورتون مین زلیخا کا حال سننے مین آیا ہے یعنی ایک مشرک اور بت پرست عورت نے ایسے آفتاب
عالمتاب سے آنکہہ لڑائی جسکے حسن وجمال کا علاوہ درجۂ نبوت کے آجتک تمام جہان مین شور وغل مچ رہا ہے اور
آخرش سوز باطنی کے اثر سے کامیاب ہو ہی گئی **شعر** کس ز بحر فیض جودش در جہان محروم نیست
پشت ماہی پر درم شست صدف پر گوہر است ۔ سواے اس مضمون کے کیا عجب مین تیری برابر بہی عقل نہین
جو تو مجہے ناصح بنکر سمجہانے بیٹہی ہے اور یون ہی سہی لیکن یہہ کہان سے تحقیق کر لیا کہ شور بابہ نصیحت مرض محبت
کی دوا ہے اگر ایسا ہی ہوتا تو جسوقت تو نے اپنے عشق کی داستان میرے روبرو بیان کی تہی مین نہ تجہے سمجہاتی
وصل دلدار کی کیا ضرورت پڑی تہی جو خواہ مخواہ تیرے حق مین تجویز فرماتی پس تیرا عقل وشعور معلوم ہو گیا چل دور
ہو زیادہ میرے سر نہ چڑہ **شعر** ناصحا بیہودہ میگوئی کہ دل بردار ازو || من بفرمان دلم یا دل بفرمان منست
یہہ غضب آمیز کلام سنکر سرو روزی ڈر گئی اور ہاتہہ باندہ کر عرض کرنے لگی خداوند نعمت فی الواقع لونڈی سے
بڑی غلطی ہوئی لیکن یہہ صرف عقل کی کوتاہی ہے اور حضور یہہ بہی خوب جانتی ہین کہ تپ دوری ملا اور یہی مجہہ
کمبخت کے ہوش وحواس کہو رکہے ہین نہ اچہے کی خبر نہ برے کی پروا اگر حضور کی اسقدر نظر عنایت میرے حال پر نہوتی
تو خدا جانے ابتک کس درجہ کو نوبت پہونچ گئی ہوتی اور اب بہی ایسی بیمار زندگی سے بیزار ہو کر موت کو ترجیح دیتی

ہون لیکن کیا کرون خداوند کریم نے مرنا جینا انسان کے اختیار مین نہین بنایا **شعر**

کس سے محرومی قسمت کی شکایت کیجے | ہمنے چاہا تہا کہ مرجائین سو یہہ بہی نہوا

نیہ لگاوٹ کی گفتگو اور مطلب کی تقریر سنکر خورشید لقا فوراً ٹہنڈی پڑ گئی اور فرمانے لگی کسی نے خوب تیرے حسب حال کہا ہے **شعر**

پہرے پہلو سے جبکہ وہ یار گیا پہر ہوش و حواس بجا ہی نہین | برے حال جیا تو مین خاک جیا میرے جینے کا اب تو مزا ہی نہین

مس روزی اسقدر توجہ کو بہت غنیمت سمجہی اور اسی قسم کی باتون مین لگا تفریحاً فرح بخش کیطرف لے پہونچی لیکن آشفتہ خاطرونکو سیر گلزار سے کیا فائدہ اور وارفتہ مزاجونکو بوے گل سے کیا علاقہ ہرچند روش روش پر نسیم خیابان کیطرح لیے پہری لیکن مطلق دل کی وحشت کم نہوئی بلکہ برعکس اسیقدر خفقان زیادہ ہوگیا **شعر**

در باغ ز سامان گل و لالہ کمی نیست | چیزیکہ درین فصل ضرور است دماغ است

اوسپر طرہ یہہ ہوا کہ شاہزادی ٹہلتے ٹہلتے کہین اوسی کمرے مین جا نکلی جہان مسعود خواجہ سرانے عماد کو ٹہرایا تہا اگرچہ کسی متنفس نے اس امر کا تذکرہ نہین کیا لیکن وہان پہونچتے ہی خود بخود جذبۂ دل سے شاہزادی کے تیور بدل گئے اور کلیجہ موُنہہ کو آنے لگا یہان تک کہ گہبرا کر بحر اعظم مین کود پڑنے کا ارادہ کیا لیکن مس روزی پاس کہڑی تہی اوسنے فوراً ہاتہہ پکڑ لیا اور عرض کیا افسوس حضور نے موت کو لذت ہجر پر ترجیح دی اور یہہ نہ سمجہین کہ اسکی کیفیت عشاق کے حال مین کیا تاثیر رکہتی ہے **شعر**

کوئی میرے دل سے پوچہے تیرے تیر نیم کش کو | یہہ خلش کہان سے ہوتی جو جگر کے پار ہوتا

غرض بمشکل تمام وہان سے ہٹا کر ایک مسہری پر لٹا دیا اور آپ پائنتی بیٹہہ کر حالات اساتذہ مثل لیلی و مجنون وغیرہ کے سنانے لگی چونکہ خورشید لقا تمام دن کی تہکی ہوئی تہی اور اب لیٹ کر عشق کی داستان پر تاثیر استماع زبانی کچہہ مدہوشی کچہہ بیہوشی دونون کا اجتماع ہو کر خود بخود آدہی رات کے قریب آنکہہ لگ گئی مس روزی کو بہی پہرتے پہرتے یہہ وقت ہوگیا تہا آنکہہ لگتے ہی وہان سے اوٹہکر دوسرے کمرے مین چلی گئی اور خواصونکو حکم دیا کہ آہستہ آہستہ شاہزادی کے تلوے سہلائے جاؤ ابہی صبح صادق نہونے پائی تہی کہ یکبیک خورشید لقا گہبرا کر اوٹہہ بیٹہی اور اوسی خواص سے جو تلوے سہلا رہی تہی فرمایا مینے اسوقت ایک عجیب قسم کا خواب دیکہا ہے جسکی تعبیر ہرچند سوچتی ہون مگر کچہہ سمجہہ مین نہین آتی بہلا تو ہی کچہہ ذہن لڑا عرض کیا ارشاد ہو فرمایا گویا ایک بحر ذخار کے کنارے کسی مقام بلند پر کہڑی ہوئی مین سطح آب کی سیر کر رہی ہون اور صرف ایک خواص میری ہمراہی مین ہے کہ ناگہان دور سے

ایکجانور قوی جثہ بعینہ صدرن کی صورت میری طرف آتا ہوا دکھائی دیا جب قریب پہونچا تو دیکھتی کیا ہون اوسکی
چہاتی پر بیضۂ مرغ سے بڑا ایک موتی رکھا ہوا ہے اور شعاع آفتاب سے اسقدر چمک رہا ہے کہ ہرگز آنکھہ اوسپر کام نہین
کرتی لیکن کسیقدر سفتہ بہی معلوم ہوتا ہے بس دیکھتے ہی میرے دلکو اوس موتی کے لینے کا اشتیاق پیدا ہوا اور
مختلف قسم کی تدبیرین کرنے لگی اتنے مین اوسی خواص نے میری منشا کو دریافت کرکے ایک شست اوسکے قریب
پہینکی جسمین وہ جانور تو نہین پہنسا لیکن موتی اوچہلکر اس طرح اوپر چڑہ آیا جیسے اکثر گوہر سفتہ رشتۂ باریک
مین اوپر سے نیچے اوتر آتا ہے اوس موتی کو لیکر مین نے آنکھون سے لگایا اور ہتیلی پہ رکھکر نظر غور سے دیکھنے
لگی کہ یکایک اوسکی چکاچوند سے میری آنکھہ کہل گئی خواص نے عرض کیا خداوند نعمت اسکی تعبیر تو بالکل صاف
صاف ہے یعنی بحر ذخار میدان کارزار ہے اور گوہر آبدار ہمارا بادشاہ عالی تبار اور جانور قوی جثہ قراتیر
کا بادشاہ جسکو بعنایت یزدانی ظل سبحانی گرفتار کرکے لائینگے اور حضور اپنے والد ماجد کے دیدار سے آنکھین روشن
فرماوینگی اور وہ موتی جو کسیقدر سفتہ نظر آتا ہے یہ صعوبت سفر کا باعث ہے شاہزادی نے مسکراکر فرمایا واہ
کیا خوب زمین و آسمان کے قلابے ملائے ہین حقیقت مین تعبیر گوئی تمہاری ہی ذات پر ختم ہے اتنے مین دوسری
بہی باتون کی آواز سنکر دوڑی آئی خورشید لقا نے اوس سے بہی اپنا خواب بیان کرکے تعبیر کی درخواست
کی اوسنے دعا دیکر التماس کیا کل کی شب لونڈی نے بہی ایک اسی قسم کا خواب دیکہا تہا اور والدہ صاحبہ نے
اوسکی تعبیر بہی ایسی ہی کچہہ بتائی تہی جیسا کہ یہہ خواص عرض کر رہی ہے ہرچند حضور سے گذارش کرنے کا ارادہ
تہا لیکن خدمت مین حاضر ہوتے ہی کچہہ ایسے بکہیڑے مین پڑ گئی کہ مطلق یاد نرہا فرمایا اب بیان کر عرض کیا مین
دیکھتی کیا ہون کہ ایک پہاڑ ہے نہایت بلند بام فلک سے دو چند جسکی رفعت دیکھکر فلک الافلاک دبا جاتا ہے اور
کرۂ زمین تودۂ خاک سے کم اوسکے دامن مین نظر آتا ہے حضور اوسی پہاڑ پہ بیٹھی ہوئین ایک میدان وسیع
کے جو دامنۂ کوہ مین واقع ہے کیفیت ملاحظہ فرما رہی ہین اور لونڈی خدمت مین حاضر ہے کہ ناگہان دور سے
ایک پیل مست جہومتا ہوا نظر آیا اور ایسا معلوم ہوا کہ دو جانور سرخرد زمردین باز و طاؤس نگار زرین منقار
اوسکی پشت پہ بیٹھے ہوئے زبردستی اوسے ہماری طرف لئے آتے ہین جب وہ ہاتھی قریب پہونچا تو خود بخود ایک
نشیب کی جگہہ مین کہڑا ہوگیا اور وہ دونون جانور اوڑکر ہمارے قریب آن بیٹھے حضور نے اونکے نقش و نگار

ملاحظہ فرماکر زندہ پکڑنے کا ارادہ کیا لیکن وہ ہاتھ نہ آئے کچھ ظاہری تدبیرین دیکھکر ایک سمت کو پرواز کر گئے اور شت
میرے دلکو کچھ ایسی بیتابی ہوئی کہ یک بیک آنکھ کھل گئی دیکھتی کیا ہون صبح صادق کا وقت ہے اور والدہ صاحبہ
صحن چمن مین ٹہل رہی ہین مینے اوٹھتے ہی یہ خواب اونکے روبرو بیان کیا فرمایا نہایت مبارک ہے کیونکہ مقام بلند پر
اپنے تئین دیکھنا ترقی جاہ و مراتب کا باعث ہے اور ظاہرا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اب بادشاہ فرانس کے زوال کا
وقت بہت قریب آگیا مین نے عرض کیا یہ کیونکر ثابت ہوا فرمایا وہ دونون مرغان زرین بال بادشاہان پرتگیز و
ہسپانیہ ہین اور سپیل سست فرمانرواے ملک فرانس اور میدان وسیع میدان جنگ ہے جسمین سے دونون بادشا
خوش اقبال اپنے غنیم بدخصال کو گرفتہ و بستہ لے آئین گے اور شاید پہلے شاہزادی ہی سے ملاقات ہو
نے فرمایا کہ بندی تو اچھی کی لیکن طبیعت کو تسکین نہین ہوئی اسکا کیا علاج کیجئے مدرکا
کھلوادئے اور امواج جنون خیز کا تماشا دیکھنے لگی کیونکہ اوس مکا
تھا اور خواب کی پریشانی نے اور بھی مجبور کر رکھا تھا شعر
بشنو ملا آنکہ نہ سوزی ز انتظار مرا اب شاہزا
شاہزادہ بلند اقبال قیام
کیا جاتا ہے ۔ مثنوی

گرچہ دین نگار از

معلی القاب کو دا
دست و گریبان ہو
اوسکی کیفیت دا
گذر گئی تو خود بخود
شاید اس مقام
جب نقاب یوسفی
آج تک سننے مین نہ

مین جوارادہ اونکی ہمراہی کا رکہتا تہا اور وہ بغیر حکم اپنے اوستاد کے اس امر کو منظور نکر سکتے تہے اسلیے دانستہ کیفیت طلسمی مین مبتلا کرکے مجہے اپنے پاس سے علحدہ کیا ہے خیر اگر یہہ ہی بات ہے تو آیندہ پہر اونکی ملاقات کی امید قایم ہوئی اور یقینی اونکے کہہ ادہی حاصل ہوجاے یہہ کہکر وہان سے اوٹہا اور حیرت زدہ اپنے دل سے مباحثہ کرتا ہوا فیروز کیطرف روانہ ہوا کیونکہ بعد زایل ہوجانے کیفیت طلسمی کے پہر خورشید لقاکی محبت سینہ مہر گنجینہ مین مشتعل ہوئی اور چاہا کسیطرح اوڑکر وہانتک پہونچیے اور شربت دیدار سے دل بیقرار کو تسکین دیجیے سچ ہے

شعر

ر د عاشق را دوا ے بہتر از دیدار نیست		شربت بیماری فرہاد را شیرین کنید

غرض جب فراز کوہ سے اوترکر

ے پہونچا تو وہ خلاف معمول سابق تعظیما کہڑا ہوکے قدمونپر گر پڑا اور عرض کیا اے شاہزادہ عالی تبار

ا کمترین غلام آجتک حضور کے نام ونشان سے واقف نتہا اور مثل اپنے حضور کو بہی ایک

کر کیا مجال تہی کہ حضور کی جناب مین کسیطرح کی گستاخی کرتا یا حفظ مراتب

ترنادم ہون کہ سر اونچا نہین کرسکتا لیکن امید ہے کہ

ان جو نادانستہ صادر ہوئی ہین معاف فرماوینگے **شعر**

. . . نے یہہ سنتے ہی نہایت مہربانی سے

نظر آیا بہلا ہم بہی تو سنین

. . . ریف لیجانے کے بعد

شتیاق سے دریافت کیا

ا اس کشتی مین تو کوئی

. راہی راستہ دریافت

مین مقبول درگاہ

ہے وہ مالک فقیر

ا ایک بزرگ سے لینے

ے ہیٹین شاہ ہے	ہیں نے

عرض کیا آخر اس شاہزادہ کا نام ونشان کیا ہے فرمایا نام نامی اوسکا شاہزادہ سبحان ہے اور جزیرۂ قایمہ کا رہنے
والا ہے مین نے کہا جزیرۂ قایمہ تو آجتک سننے مین نہین آیا یہہ کس سمت کو واقع ہے جواب دیا تمام جہان کے جنوب مین
ایک زرخیز جزیرہ ہے جسکو قایمہ کہتے ہین یہہ کہکر پہاڑ کی چوٹی پر جدہر حضور تشریف لیگئے تھے چلا گیا اوسکے بعد متواتر
کئی شخص علحدہ علحدہ جو ظاہرا ایک ہی صورت شکل کے مختلف لباس پہنے ہوئے معلوم ہوتے تھے آئے اور اسی نام ونشان
سے حضور کو دریافت کرکے پہاڑ کیطرف چلے گئے شاہزادہ یہہ تقریر سنتے ہی سمجھہ گیا کہ سواے حکیم اقلیمون صاحب کے
یہہ کسیکا کام نہین یا خود آئے ہونگے یا تاغوج وماغوج اپنے شاگردون کو بھیجا ہوگا لیکن جھوٹ بولنے سے کیا حاصل اگر
کسی سبب سے جتانا ہی منظور تھا تو صاف صاف نام ونشان کیون نہ بتا دیا پھر خیال آیا سچ ہے اونہون نے تو خود مجھی کو
منع فرمایا تھا کہ اصلی نام اپنا کسی پر ظاہر نہ کیجیو اسیواسطے شعور الزمان کے عوض وہ نام بتایا جو عالم طلسم مین قرار پایا
تھا اور اسکے یہہ معنی ہین کہ آیندہ سے یہہ ہی نام مشہور کیا جاے پھر سوچا جزیرۂ قایمہ کہان ہے معا خیال آگیا کہ
سیلان کو زبان یورپ مین سیلون کہتے ہین اور قایمہ اور سیلون ہم عدد الفاظ ہین اسیطرح جہان اور ہند
کے یکسان عدد ہین یعنی جزیرۂ سیلان کا شاہزادہ ہے جو ہند کے جنوب مین واقع ہے یہہ سوچ سمجھکر نیچی گردن
کرلی اور فیوزن سے فرمایا سچ ہے مگر تم اپنے مطلب سے مطلب رکھو تمہین ان قصون سے کیا غرض اور زیادہ تکلف
کرنے سے کیا فایدہ شاید سنا نہین **شعر** ای ذوق تکلف مین ہے تکلیف سراسر ‖ آرام سے وہ ہین جو تکلف نہین کرتے
اوس نے عرض کیا حضور کا ارشاد سر اور آنکھون پر لیکن غلامون کے حق مین یہہ قول راست نہین آتا کیونکہ تکلیف
کا اوٹھانا اور آقا کی خدمت مین سرگرم رہنا ہم لوگون کے واسطے عین راحت ہے اس گفتگو کے بعد شاہزادہ بسم اللہ
مجریہا ومرسیہا کہکر کشتی مین ہو بیٹھا اور فرمایا توکلت علی اللہ پھر اسکی عنان اختیار دست قدرت مین خداوند لیل و
نہار کے دیدیجیے ع خوش بنگر بتا کرم او چہا کند ۔ فیوزن نے عرض کیا بندہ پرور حضور نے یہہ بھی دریافت کیا
کہ اس مقام کا نام کیا ہے اور پرتگیز یہان سے کس جانب کو ہے فرمایا اسے کوہ اطلس کہتے ہین اور پرتگیز یہان سے
شمال مین واقع ہے اوسنے عرض کیا بس اب بخوبی راستہ کا حال معلوم ہوگیا انشاء اللہ تعالے عنقریب بلا خوف وخطر
مقام مقصود پر پہونچاے دیتا ہون حضور کچھہ تشویش اور تردد نفرماوین یہہ کہکر کوہ اطلس کے کنارے کنارے
چل نکلا اور رود بار جبل طارق کے راستے جسے جبرالٹر بھی کہتے ہین ہسپانیہ اور پرتگیز کے جنوب مین ہوتا ہوا نو دن

شب و روز چلکر ۹ ارشعبان ۲۵۲ھ ہجری روز چہارشنبہ کو دارالسلطنت قزبن کے قریب جا پہونچا اور آہستہ آہستہ
کشتی کو موڑ کر گلشن فرح بخش کی جانب لیے چلا راوی لکہتا ہی یہہ وہ ہی وقت ہی کہ خورشید لقا
بحر اعظم کیطرف تعبیر خواب کی تشویش مین متفکر بیٹھی امواج جنون خیز کا تماشا دیکہتی
ہے ناگہان دور سے جو شاہزادہ عالی تبار کی کشتی آتی دیکہی گہبراکر کہڑی ہوگئی اور فرمایا اے مس روزی قسم پاک
پروردگار کی عالم رویا مین ہم دونون کو ملہم غیبی نے اسی دولت بیدار کا شب گذشتہ کو مژدہ سنایا تہا وہ بیل
جو تو نے دیکہا یا جانور قوی جثہ صورت صدف جو مجہے نظر آیا یہہ ہی کشتی ہے اور وہ میدان وسیع یا بحر ذخار یعنی
دریاے ناپیداکنار سے مراد ہے رہا سواریون کا اختلاف وہ تہوڑی دیر مین خدا نے چاہا تو ظاہر ہوا جاتا ہے یعنی
مینے صرف ایک گوہر آبدار دیکہا ہے اور تجہے دو طایر زرین منقار نظر آگئے ہین لیکن اسمین شک نہین کہ کوئی ایسا گوہر
بے بہا خوبی اور اختر برج محبوبی اس کشتی مین سوار ہے جسکو بذریعہ کمند کے خواہ مخواہ ہمین اوپر بلانا پڑیگا کیونکہ ظاہر
شکست پر موتی چڑہا ہوا آنکی یہہ ہی معنی سمجہہ مین آتے ہین اگر یہی معاملہ ہے تو کشتی کا انتظار کرنے سے کیا فائدہ
پہلے ہی سے کمند کیون نہ ڈال رکہے یہہ سنکر اور خود کشتی کو دیکہکر مس روزی نے بہی شاہزادی کے کلام کی تائید
کی اور بموجب حکم کے کمند آہنی جو اکثر عمارات شاہی مین احتیاطاً دریا کیجانب لگا دیجاتی ہے لٹکا کر بدستور دستہ
پس پشت جا کہڑی ہوئی اور خورشید لقا منتظرانہ دروازے کے دونون بازؤن پر دونون ہاتہہ رکہکر یا نند
معشوقانہ کہڑی ہوگئی اودہر سے جو شاہزادہ بلند اقبال نے دیکہا ایک عورت خوش جمال شہباز تیز چنگال کیطرح
شکار کی جستجو مین پر پہیلائے کہڑی ہے فیوزن کو اسیطرف کشتی کیلے چلنے کا حکم دیا اور آپ دانستہ چہرۂ پرانوار
پر نقاب ڈال لی جسوقت کشتی کمرہ کے نیچے پہونچی آنکہہ اوٹہاتے ہی تاج وغیرہ کی علامات سے پہچان لیا کہ خورشید لقا
اسیکا نام ہے لیکن یہہ وہ فتنۂ عالم نہین ہے جسکی تلاش مین بہہ تن اشتیاق ہوکر مین یہان تک پہونچا ہون اور
جسکی جستجو مین تخت شاہی چہوڑکر مین نے بوریاے گدائی اختیار کیا ہے ہان عورت حسین خوش جمال ہزارون
مین بے مثال ہے اور اسکا شہرہ بہی ملک امریکہ تک کچہہ غلط نہین پہونچا اگر اسوقت عماد بن عمید میرے پاس موجود
ہوتا تو بیشک اوسکے ساتہہ اسکے عقد کی بادشاہ پرتگیز سے درخواست کرتا اور اب بہی اگر موافق ارشاد حکیم
اسقلیمون صاحب کے کہین پتہ لگ جاے تو ضرور دونون گوہر خوبی کو رشتۂ ازدواج مین منسلک کردون

بلکہ سلسلہ جنبانی اس کار خیر کی ابھی سے کی جائے تو بہتر ہے یہہ سوچکر فوراً کمند کے ذریعہ سے اوپر چڑہ گیا اور جاتے ہی چہرۂ پرانوار رشک آفتاب سے پردہ نقاب کا ادہا دیا خورشید لقانے جو دفعۃً اوس برق جہان سوز کو اپنے نزدیک سے دیکہا آنکہون مین تارے سے تلملانے لگے اور مس روزی سکتے کے عالم مین دور سے مونہہ تکتی رہ گئی غرض ایک ہی نگاہ مین دونون کا کام تمام ہوگیا اب مہمان کی خاطر کون کرے اور مدارات کہان سے ہو **شعر**

من از حیرت تو از تمکین نہ ایا ئے نہ تقریرے		بدان مانندکہ ہم بزم ہست تصویرے بہ تصویرے

ناچار شاہزادہ ہی نا ایک کرسی پر بیٹہہ کر خدا کی قدرت کا تماشا دیکہنے لگا جب تہوڑی دیر بعد زلف عنبرین کی بو تمام کمرے مین پہیلی اور خورشید لقا کے دماغ تک بہی روایحہ روح پرور نے اثر کیا تو کچہہ ہوش وحواس درست ہوئے آنکہین کہلین دل ٹہرا لیکن پہر بہی اس سے زیادہ جرأت نہو سکی کہ نہایت شایستگی سے سلام کرکے سامنے ایک کرسی پر خاموش صورت تصویر بیٹہہ گئی شاہزادہ نے جو دیکہا یکسیطرح بیمتی ہی نہین تو چہیڑ کی راہ سے فرمانے لگا اللہ رے تیرا غرور حسن اور دل بے تیری تمکنت نہ تبسم ہے نہ تکلم ہے نہ اشارہ ہے نہ گفتگو ہے اس دعوی کبریائی پر اب خدا جانے کس بات کی آرزو ہے ہمنے مانا کہ دست قدرت نے آپکو حسن کا پتلا بنایا صنم خطاب ملا لیکن پہر بہی اسطرح بت بنجانے مین تو کچہہ شان وشوکت نہین نکلتی **شعر**

کم بولنا ادا ہے ہرچند پر نہ اتنا		مند جائے چشم عاشق تو بہی نبات کیجے

بہلا اتنا تو ہم بہی سن لین یہہ طرز ستم رانی آپ نے اپنی طبیعت سے ایجاد کیا ہے یا صرف غنچہ دہانی کا باعث ہے **شعر**

بوسہ نہین نہ دیجئے دشنام ہی سہی		آخر زبان تو رکہتی ہو تم گر دہان نہین

خورشید لقانے یہہ سنتے ہی ایک انداز معشوقانہ سے مسکرا کے اور شرم سے گردن جہکا کے فرمایا اپنی خاموشی کا سبب سوا اسکے کیا عرض کرون **شعر**

عاشقان کشتگان معشوق اند		بر نیاید ز کشتگان آواز

شاہزادہ فی البدیہہ یہہ جواب شافی سنکر نہایت محظوظ ہوا اور اپنے دلمین کہنے لگا ہمین تو ہماری محنت کا صلہ ملگیا لیکن ظاہرا یہہ عورت کسی پر فریفتہ معلوم ہوتی ہے عماد کے واسطے جو لگر کی تہی اسکا پیش جانا اب مشکل نظر آتا ہے اور جو کچہہ شک باقی ہے تو لاؤ اور ٹٹول لون یہہ سوچکر فرمایا آپکا کلام عاشقان جگر سوختہ کی ترآہ سے ہمسری کرتا ہے شاید کلیجے مین کہین سے کوئی پہانس ٹوٹکر رہ گئی ہے **شعر**

کس چشم نے کردیا ہے بیمار		آنکہین تو ملا کیا ہے آزار

خورشید لقا تو یہہ سنکر کچہہ نہ بولی لیکن مس روزی نے عرض کیا حضور خیر ہے ہم لوگ عشق ومحبت کی کیفیت کیا جانین سوائے کتابون کے نہ آج تک

کوئی عاشق ہماری نظر سے گذرا نہ معشوق دیکھنے مین آیا ہان اونکے حالات سے ظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ
عاشق ہونا بہی دشوار ہے اور معشوق بننا بہی ایسا آسان نہین **شعر** جز شکار دل شیران نبود پیشۂ عشق
کز پی تیر بود برگ سنے بیشۂ عشق * شاہزادہ نے جواب دیا بیٹے تو خدانخواستہ تمہارا نام بہی نہین لیا کیونکہ تمہاری
پارسائی اور پاکدامنی تو پہلے ہی سے میرے دل پر نقش کالحجر ہے بلکہ اپنے اس عقیدہ کا ایک گواہ بہی موجود رکہتا ہون
خورشید لقا نے عرض کیا وہ کون فرمایا ایک بیچارا غریب الوطن جزایر ثدیرہ کا رہنے والا ہے فیوزن نام باقی
اوسکے حال سے مین آگاہ نہین شاید مس رروزی واقف ہو گی جو یہہ بہی نہ جانتی ہو تو وہ خود کشتی مین موجود ہے
بلاکر دریافت کر لیجیے یہہ کہکر آپ اوٹہا اور دروازہ کے تہہ جا کر فیوزن کو ادہر آنیکا اشارہ کیا ابہی تک مس روزی
کو فیوزن کے موجود ہونے کا یقین نہ تہا لیکن جب سامنے سے آتے دیکہا تو دل نے ایک عجیب کیفیت پیدا کی اور
گردن جہکا کر آہستہ آہستہ یہہ رباعی پڑہنے لگی **رباعی** مژدہ ای بخت کہ مقصود ز در باز آمد | بہ تن خستہ دلان جان بگرو باز آمد
اسکہ چون غنچہ ہوایش لب جان می خندید | رخ دولت ز گل از درختہ تر باز آمد | اتنے مین بموجب حکم شاہزادی کے
نعمت خانہ آراستہ کیا گیا اور چارون نے ملکر ایک ہی جگہہ کہانا تناول فرمایا بعدہ دانستہ شاہزادۂ عالی تبار
نے نیند کا بہانہ کرکے خوابگاہ کو آراستہ کروایا اور خورشید لقا اوٹہکر اپنے کمرے مین چلی گئی صرف فیوزن اور
مس روزی کو تنہا چہوڑ دیا جب یہہ دونون اکیلے رہگئے تو فیوزن نے تمام وکمال اپنا قصۂ غم و الم اول سے
آخر تک مس روزی کو کہہ سنایا اور اوسکے ضمن مین شاہزادۂ بلند اقبال کا بہی حال بیان کر دیا یعنی کہا یہہ
بلند اختر جوان بخت جزیرہ قافیہ کا وارث تاج و تخت ہے شاہزادہ شبحان اسکا نام ہے فلک کج خرام اسکا غلام ہے **شعر**
سپہر تابع و دوران غلام گردن رام | فلک مطیع و ملک حامی و زمانہ بکام | بالفعل کسی بزرگ کی ملاقات کو
تن تنہا کوہ اطلس پر تشریف لایا تہا راستہ مین اتفاقیہ مجہے بہی قدمبوسی حاصل ہو گئی میرا حال پر ملال سنکر
براہ پرورش امداد کا وعدہ واثق فرمایا اور بلا دغدغہ ساتہہ ہو لیا پہلے تو مین ایسے کار دشوار مین یکا یک مجرات
کر بیٹہنے کو دل لگی سمجہا تہا لیکن جب اسکے اوصاف حمیدہ سننے مین آئے تو معلوم ہوا اسکے آگے یہہ کیا کوئی بہی کام
مشکل نہین ہے کیونکہ کسیکی حاجت روائی مین اپنے سر تک جانے کی پروا نہین رکہتا خصوصاً عاشقان جگر افگار
کا تو جان و دل سے خریدار ہے بلکہ باشندگان کوہ اطلس جنکو مین اپنے زعم مین جنات سمجہے ہوئے ہون دوا

وردِ عاشقان اور مرہم زخم خستہ دلان اسکا خطاب کرتے ہین یہہ سنتے ہی مس روزی خوشی سے ایسا پہولی کہ
پیرہن مین سمانا مشکل ہوگیا اور نہایت التجا سے خورشید لقا کے عشق کی داستان مو بمو بیان کرکے کہنے لگی
خدا کیواسطے اپنے شاہزادۂ عالی تبار سے ہماری شاہزادی جگر افگار کا بہی حال بیان کر دیجئے اور براہ مہربانی
اپنے طور پر دستگیری کی سفارش فرمائیے کیونکہ وہ اپنی زبان سے اپنا حال کہہ نہین سکتین اور مجہے عرض کرنا
مناسب نہین معلوم ہوتا فیروزن نے کہا مین بسر و چشم عرض کرونگا بلکہ تیری اس تقریر سے مجہے گمان یہہ ہوتا
ہے کہ شاید وہ خود اسیواسطے یہان تشریف لایا ہے ورنہ ظاہرا کوئی اور کام آپکا معلوم نہین ہوتا اور
مجہے بہی اسیطرح خود بخود ڈہونڈہ لیا تہا شاید اسکی پروردگار عالم سے یہی خدمت سپرد ہے کہ جہان کہین
کوئی عاشق بیدل مبتلائے آلام گرفتار ہجر ہو یہہ اوسکی مدد فرمائے جیسے حضرت خضر اور حضرت الیاس کو
مختلف خدمتین سپرد ہین یہہ سنا تو مس روزی اور بہی بیحد ہوئی اور اسیوقت فیروزن کو شاہزادہ کی
خدمت مین بہیجا شاہزادہ بلند اقبال نے تمام وکمال حال سنکر فرمایا ہم تو طرز گفتگو سے پہلے ہی جان گئے تہے کہ
یہہ بہی کچہہ دل پر چوٹ کہائے ہوئے ہے لیکن اوسنے اظہار کرنا مناسب سمجہا ناہم ہی خاموش ہو رہے خیر اب بلاؤ
کہان ہے عشاق کی مدد کو تو ہم بسر و چشم حاضر ہین یہہ سنکر فیروزن نے مس روزی سے کہا مس روزی خوشی خوشی
دوڑی جاکر خورشید لقا کو بلا لائی اور راستہ مین یہہ مژدہ بہی سنا دیا پہلے تو وہ سنتے ہی جہجکی پہر
مس روزی کے سمجہانے سے خجالت زدہ سر نیچا کئے ہوئے آن بیٹہی شاہزادۂ منصور الزمان عرف سبحان نے فرمایا

شعر

شنیدہ ام کہ بگلہا نظر داری		زشوق لالہ رخے داغ بر جگر داری

لیکن شاید نئی نئی دام محبت
مین گرفتار ہوئی ہو جو اس درد کے چہپانے کو بہتر جانتی ہو اور یہہ بہی سمجہہ ہوئے ہو کہ یہہ آگ دبانے سے
دب جائیگی حالانکہ آتش عشق دبانے سے دونی سلگتی ہے اور راز محبت چہپانے سے زیادہ افشا ہوتا ہے بلکہ
اسکے اخفا مین جان جانے کا بہی خوف ہے آیندہ اسکا خیال رکہنا اور کسیطرح کا رنج طبیعت پہ نہ آنے دینا
انشاء اللہ تعالے عنقریب گوہر مراد آپکی نذر کیا جاتا ہے لیکن یہہ تو فرماؤ اوسکا نام و نشان کیا ہے خورشید لقا
نے عرض کیا خداوند نعمت نام سے تو لونڈی واقف نہین لیکن اتنا معلوم ہے کہ شاہزادہ فیچرسن ولیعہد ملک
فرانس کا مصاحب ہے میری شبیہ لینے یہان آیا تہا تصویر بنا کر چلا گیا **شعر**

دو چشم از دل و دین ہر چہ داشتم بردند | تو نگری کہ بستان نشست مفلس شد | شاہزادہ نے فرمایا تمنے یہہ روگ
بیٹھے بٹھائے اپنے پیچھے کیون لگا لیا تم پریزاد وناز محبت سے کیا غرض اور یہہ خوامخواہ کو عشق سے کیا واسطا ہی خورشید لقا
کچھ جواب نہ دینے پائی تھی کہ مستی روزی ترچھے بول اوٹھی قربان جاؤن اس عشق و محبت سے آپکی دانست مین
کوئی شخص خالی بھی ہے ادنی سے اعلی تک اور نوری سے ناری تک سب اسی مرض مین گرفتار ہین چنانچہ شاہزادی
طالع عرہا نے حضور کو بھی عالم رویا مین کہ ہر شفتہ کیصورت دیکھا ہے بھلا اسکے کیا معنی سمجھنے چاہئین شاہزادہ نے
فرمایا ہیا القلب الی القلب روزنہ کا مضمون ہے اسکا سمجھنا بڑی مشکل ہے اور تمہارا سمجھنا بھی محال **شعر** ہر کجا درد بیست مهرو ایم نصیب من شود
بر امید آنکہ روی یکدم طبیب من شود غرض شام تک بے تکلفانہ اسی قسم کی صحبت گرم رہی شام ہوتے ہی شاہزادہ
گردون رکاب نے فرمایا خدا حافظ و ناصر رہے ہم کو محبت بانہ کر آپکے درد دل کی دوا ڈھونڈنے جاتے ہین آپ
بھی دعاے خیر سے مدد کرتے رہنا اور ہمارے وعدہ کو مثل اپنی باتون کے پوچ ولچر نہ سمجھنا یہہ سنکر خورشید لقا
نے عرض کیا سمجھا وصل محبوب آپکی فیض صحبت سے ہمکو زیادہ مرغوب نہین فقط چند روز کہین تھنے جاتے ہم
نام لیجیے اور دل مجروح پر مرہم نہ چھڑکیے **شعر** بسمانہ گر چنین بیمہمان زود آید | ہماے سدرہ دوران آشیان زود آید
لیکن شاہزادہ کو زیادہ ٹھہرنا منظور ہی نتہا بدقت اوسکی منت و سماجت سے رات کی رات اور قیام فرمایا اور
صبح ہوتے ہی دو سپہسالار طویلہ شاہی سے لیکر مع فیروزن کے رخصت ہوا خورشید لقا نے چلتے وقت
ایک چٹھی اپنے محبوب کے نام اظہار محبت کیواسطے لکھکر احتیاطاً شاہزادہ کو دیدی جسوقت شاہزادہ سبحان لقا
ہوش نے باغ کے باہر قدم رکھا فیروزن سے کہا ہمارا دل تمہارے دوست سراپا مغز بے پوست کے دیکھنے کو از بس
چاہتا ہے جسکی جانفشانی اور عرق ریزی سے مستی روزی تک تمہاری رسائی ہوئی تھی چنانچہ فیروزن بموجب
حکم شاہزادۂ عالی تبار کے باغ سے شہر مین آیا اور وہان سے شمعون کے مکان پر لیے پہونچا لیکن عند الدریافت
اکثر لوگون نے بیان کیا کہ بعد انتقال آصف ترک سپہ سالار کے چند روز تو وہ ہم دنیاداروں سے ملتا رہا بعدہ
ترک لباس کرکے فقیر ہو گیا اور اس پہاڑ پر جو یہان سے شمال کیجانب نظر آتا ہے اور سیمیر یا اسٹر یا نام سے
مشہور ہے جا بیٹھا اب سنا ہے کہ کسی فقیر کا مرید ہو گیا ہے اور ہروقت اوسی کی خدمت مین حاضر رہتا ہے یہہ سنکر
شاہزادہ کو اور بھی زیادہ ملاقات کا اشتیاق ہوا اور سیدھا پہاڑ کیجانب ہو لیا جب حسب نشاندہی اہل شہر کے

دوسرے دن یعنی ۱۲ شعبان ۱۲۸۳ ہجری مطابق دوم اکتوبر ۱۸۶۶ء روز جمعہ کو اوس پہاڑ پر پہونچا تو دیکھا ایک بزرگ سیاہ پوش دنیا و مافیہا فراموش متبرک صورت فقیرانہ سیرت ایک پتھر پر مصلا بچھائے عبادت الٰہی مین مشغول ہین اور شمعون اونکے قریب ایک درخت سایہ دار کے نیچے موافق عادت انگریزون کے مراقبون کیطرح مضطرب الحال ٹہل لگا رہا ہے فیروزن نے جاتے ہی گوڈ مورننگ کرکے ہاتھ سے ہاتھ ملایا اور آہستہ کان مین شاہزادہ بلند اقبال کا حسب موقع و محل کچھہ مختصر حال بیان کیا شمعون سنتے ہی قدم مبارک آنکھون سے لگائے اور نہایت ادب سے اپنی زبان مین اس شعر آبدار کا مضمون ادا کیا **شعر**

تو آفتابی و ما ذرہ بغایت پست	بعید نیست زخورشید ذرہ پرورد

شاہزادہ نے فرمایا ہم تمہارا ذکر خیر فیروزن کی زبانی سنکر ملاقات کے ازبس مشتاق تھے اور اپنے دلمین کہتے تھے اس شخص کا کلام تیز ناوک سے زیادہ دل پر اثر کرتا ہے اور باتون سے اعلیٰ درجہ کا تجربہ کار معلوم ہوتا ہے خدا جانے اصلی حال اسکا کیا ہے اور واقعی سرگذشت اسکی کیونکر ہے اب جو ملاقات ہوئی تو اور بھی زیادہ تردد بڑہ گیا کیونکہ مذہب تمہارا عیسائی نام یہودیون کا سا اعتقاد مسلمانون سے رکھتے ہو یہہ ماجرا کیا ہے اگر براہ مہربانی مفصل اس کیفیت سے آگاہ فرماؤ تو ہماری محنت وصول ہوجائے شمعون نے عرض کیا خداوند نعمت اگرچہ میرا قصہ غم سراپا الم سننے کے لایق اور بیان کرنیکے قابل نہین لیکن المامور معذور جو ارشاد ہوا ہے بسر و چشم بجا لاؤنگا حضور گھوڑے سے اوترکر گھڑی بھر آرام تو فرمائین یہہ سنکر شاہزادہ نے گھوڑے کو چھوڑ دیا اور شاہ صاحب کی تمنائے ملاقات مین اوسی پتھر کے ایک کونے پر خاموش جا بیٹھا لیکن وہ دنیاداروں کی صورت سے بیزار تھے اور بھی پیٹھہ موڑ بیٹھے اور ایسا لمبا چوڑا وظیفہ شروع کر دیا جو دوپہر تک بھی ختم ہونے مین نہ آیا **شعر**

غبار خاطرم از اہل عالم جمع چندان شد	کہ میخواہم بہ پیش روے خود دیوار برہم نہم

آخر شاہزادہ نے ناچار لحاظ و پاس بالائے طاق رکھکر شاہزادہ نے شمعون سے فرمایا حضرت کے اوراد کا کہانتک انتظار کیجیے اب تم ہی اپنا وظیفہ شروع کر دیعنی حسب وعدہ اپنی سرگذشت کہہ سناؤ

بیان کرنا شمعون کا اپنا حال کثیر الاختلال روبرو شاہزادہ بلند اقبال کے ابتدا سے انتہا تک

لکھا ہے کہ شمعون بموجب حکم اوس سرگروہ عاشقان یعنی شاہزادہ منصور الزمان تاج بخش گیتی ستان کے ایک آہ سرد سینہ پر درد سے کھینچکر اسطرح اپنی سرگذشت بیان کرنے لگا رباعی

دارم دردے کہ ہست جانکاہ مرا	باشد آکاش عمر کوتاہ مرا	ہر چند کہ نیست مہلک این درد ولے	دایم تا مرگ ہست ہمراہ مرا

خداوند نعمت نام اس کمترین کا شیم یون ہے جسکے معنی زبان انگریزی مین ماہ مصنوعی کے ہین اور سلسلہ سیر خاندان
کا تیسری پشت مین بادشاہان ملک بلجیم اور ہولینڈ سے جا ملتا ہے جنوب مین جن ملکون کے فرانسیس ہے شمال
مین بحر ظلمات مشرق مین پروشیا اور مغرب مین بحیرہ جرمن پہلے ہولینڈ بلجیم سے علحدہ تھا لیکن قریب ساٹھہ برس
کے گذرے کہ بسبب لاولد مرجانے فرمانرواے ملک ہولینڈ کے یہہ دونون ریاستین ایک ہوگئین اور دونون کا
دار الخلافت شہر برسیلز قرار دیا گیا جو دریاے سنی پر ملک بلجیم مین آباد ہے تفصیل اس اجمال کی یون سننے مین آئی
ہے کہ سرجان واٹرلو فرمانرواے ملک بلجیم میرے جد اعلی نے (جسکی بہن بادشاہ ملک ہولینڈ سے منعقد ہوئی تھی اور
بسبب لاولدی کے بیوہ ہوکر تمام ملک ومال اپنے بہائی کے نام لکھہ مری) اسی برس کے سن مین دو لڑکے چھوڑکر
انتقال فرمایا ایک سرجان ہنری جسکی عمر اوس زمانہ مین قریب اٹھارہ برس کے ہوگی دوسرا سرجان چارلس جو بڑا
پچیس برس کا تھا اور بادشاہ کے جیتے جی حسب قاعدہ ریاست ولیعہدی کے خطاب سے ممتاز ہوچکا تھا لیکن بعد
انتقال اپنے والد کے عمائدین سلطنت کی خصومت کے سبب تخت پدری سے محروم رہا اور چھوٹے بھائی نے تمام ملک
پر قبضہ کرلیا اگرچہ سرجان ہنری نے بعد قابض ہونیکے کسیقدر جاگیر موافق گذارے کے چارلس کو دینا چاہا لیکن اوسنے
بسبب اپنی نارضامندی کے ہرگز لینا منظور نہین کیا بلکہ اوس شہر ہی پر لعنت بھیجی اور قریب برسیلز کے ایک
گانو اپنے والد بزرگوار کے نام پر آباد کرکے اوسجگہہ مع متعلقین کے جا رہا چند روز بعد خداوند کریم نے اوسے متواتر
دو لڑکے عنایت فرمائے جنمین سے ایک کا نام جمیس اور دوسرے کا جیکب رکہا گیا انکے پیدا ہونے پر چارلس نے
کمال مآل اندیشی کی راہ سے دو کوٹھیان تجارت کی اوسی گانو واٹرلو مین اپنے لڑکون کے نام سے قایم کرکے
جاری کردین جو فضل خدا سے تھوڑے ہی دن بعد ایسی چمکین کہ تمام ملک فرنگستان مین واٹرلو کا نام اونہین کے
باعث دار السلطنت برسیلز سے بھی زیادہ مشہور ہوگیا جب عمر ان لڑکون کی قریب اٹھارہ اٹھارہ برس کے
پہونچی تو ناگہان ۲۰ جنوری [illegible]ء روز شنبہ کو لیڈی سرجان چارلس نے مرض فالج مین مبتلا ہوکر یکایک جہان
فانی سے کوچ کیا اس صدمہ جانکاہ سے چارلس ایسا افسردہ خاطر ہوا کہ تمام نقد وجنس اور مال واموال نصفا
نصفی اپنے دونون لڑکون پر تقسیم کرکے بیت المقدس کیطرف ہجرت کرگیا اور وہین اوسی سال مین فرط غم والم

بعد انتقال اپنے والد ماجد کے سرجان جیکب نے اپنی شادی ہولینڈ کی ایک رئیس زادی سے کرکے مال
ترقی دینا شروع کیا اور اسقدر اپنا اعتبار بڑہایا کہ لاکہون روپیہ کا کاروبار صرف اوسکی زبان
پر ہونے لگا شروع سال دوم مین بعد شادی کے یعنی ۹ فروری ۱۸۴۹ء روز شنبہ کو مین سبز قدم منحوس اکبر
رسل پیدا ہوا اور نام میرا برعکس محبت پدری اور مہر مادری کے سبب شیم سون یعنی نقلی چاند رکہا گیا
اسی عرصہ مین سرجان جیمیس یعنی میرا چچا تمام نقد و جنس جو کچھہ ترکہ پدری سے اوسکے ہاتہ لگا تھا عیاشی اور
بدمستی مین برباد کرکے اپنا دیوالا نکال بیٹھا اور نان شبینہ کو محتاج ہوگیا چونکہ میرا باپ اوسکے ساتھ از حد
محبت رکھتا تھا اور کچھہ خاندان و اہل لوگوں کی عزت و آبرو کا بھی خیال تھا سنتے ہی اپنی ستعد کوٹھیون مین سے
ایک کوٹھی بلا عذر اوسکے نام لکہدی اور جہانتک زبان نے یاری دی زمانے کے نشیب و فراز سے بھی آگاہ کر دیا
لیکن وہ تو حرکات ناشایستہ کا عادی ہی ہو چکا تھا چندروز مین اوس مال و متاع کو بھی کہا اوڑا بیٹھہ رہا
پھر بھائی کو جبراً و قہراً دستگیری کرنی پڑی غرض اسیطرح آٹھہ سات برس کے عرصہ مین کئی مرتبہ اس مرض
ہلاکت نے دورہ کیا اور موافق مزاج مریض کے علاج ہو ہو گیا آخر کار جب کوئی صورت استیصال کی نظر نہ آئی
تو والد بزرگوار نے تنبیہً اپنے پاس بلا کر رکہہ لیا اور تہذیب افعال ذمیمہ مین کوشش کرنے لگا لیکن وہ حضرت
اس سلوک کو کب خیال مین لاتے تھے اور خط ظاہری چشم نمائی سے کہان سیکہہ ہوتے تھے تہوڑے ہی دنون میں
نصیحت و پند اور قید و بند سے تنگ ہوکر ۱۹ اپریل ۱۸۵۶ء روز چہارشنبہ کو دونون میان بی بی کو زہر
دیدیا اور تمام مال منقول و غیر منقولہ پر بلا تردد قبضہ کر بیٹھا میری عمر اوس زمانہ مین اس قابل نتہی کہ عدالت
مین استغاثہ کرتا یا کسی اور طرح اپنے ماباپ کے خون کا عوض لیتا ناچار آپ ہی آپ کلیجہ مسوس کے خاموش
ہو رہا اور کسی سے اس امر کا تذکرہ بھی نہ کیا باوجود اسکے حضرت نے مطلق میرے حال پر رحم نہ کہایا اور اس داغ جگر
پر پائیپ بہرنے اور چرٹ سلگانے کی خدمت تفویض فرمائی گئی اور کہانے پہننے کو حسب احتیاج مثل خدمتگار کے
ملنے بلکہ اون سے بھی بدتر ملنے لگا شاید اس ذلت دینے اور ذلیل رکہنے سے یہہ مطلب ہوگا کہ کہین بڑا ہوکر کسی شی
کا دعوی نکر بیٹھے اور کرے تو پایۂ ثبوت کو نہ پہونچے حالانکہ یہہ زعم اوسکا سراسر غلط اور محض بیفائدہ تھا کیونکہ
پانچ چہہ برس کے عرصہ مین تو وہان بالکل مطلع ہی صاف ہو چکا تھا مین دعوی کرتا بھی تو کس چیز کا کرتا اور

عدالت ولاتی بھی تو کیا شے ولاتی غرض اسی کش مکش سے جب مین سن بلوغ کو پہونچا تو وہ گہر جلیفہ
کو دوڑنے لگا اور یک بیک ایسی طبیعت متوحش ہوئی کہ مین وہان سے سوم جنوری ۱۸۶۱ء روزہ
دار السلطنت بروسیلز مین پہونچا اور ایک سوداگر ٹیلر نامی سے نوکری کا خواستگار ہوا اوسنے جواب
دیئے تیرے چچا کے نہین رکھہ سکتے کیونکہ وہ آدمی شورہ پشت معلوم ہوتا ہے ایسا نہو مفت مین کوئی بتلاد
بنا کر کھڑا کر دے اور ہمین تیری دوستی مین ناحق کا خمیازہ کھینچنا پڑے مین نے اپنے دل مین کہا بھلا میرے
سلوک کرنیکی نسبت وہ کاہیکو اجازت دینے لگا اگر اتنا ہی رحم اوسکے دل مین ہوتا تو مین تمہارے ہی
نوکری کی التجا لیکر کیون آنے لگا تہا غیر بیت | ملک خدا تنگ نیست | پاے مرا لنگ نیست | یہان نہید
اور دیکھا جائیگا یہہ کہکر مین وہان سے چلا آیا اور اپنے طور پر دوسری جگہہ روزگار تلاش کرنے لگا لیکن
کی تندمزاجی کے خوف سے کسی نے شہر بروسیلز مین رکھنا منظور نکیا بلکہ سیدہی طرح بات کرنیکا بھی کوئی
نہوا جب یہانتک نوبت پہونچی تو ناچار یہہ ہی میرے دل مین سمایا کہ یہان سے سیدہی ملک ہولینڈ چلئے
فقیری لباس پہنکر باپ کی قبر پہ جا بیٹھئے لیکن جسدن یہہ خیال گذرا اوسیدن اتفاقیہ سرراہ پہر ٹیلر سے ملا
ہوگئی اوسنے دیکھتے ہی کہا او میان صاحبزادے تمنے اوسدن سے پہر اپنی شکل بھی نہ دکھائی کیا نوکری
واسطے صرف دل لگی سے کہتے تھے مین نے کہا نہین مجھے تو نوکری کی جب بھی تلاش تھی اور اب بھی ہے لیکن ظاہراً
آپکی طرف سے کچھہ انکار سا پایا گیا اسواسطے دوبارہ تکلیف دینا مناسب نہین سمجھا اوسنے کہا مین نے تمہارے
چچا سے پوچھا تھا اوسنے جواب دیا لڑکا کسیقدر بد اطوار اور آوارہ مزاج ہے اگر خدانخواستہ آگے پیچھے کچھہ نیکی
ہی ہو گئی تو ہم اوسکی ذمہ داری نہین کرسکتے اور یون رکھنے نرکھنے کا تمہین اختیار ہے بھلا تم سواے اپنے
باپ کے کسی اور کی بھی ضمانت داخل کرسکتے ہو مینے کہا بالفعل تو میرا ضامن سواے آقا کی نظر عنایت کے کوئی نہین ہو
سکتا آیندہ البتہ رفتہ رفتہ اپنی امانت و دیانت کا ضامن دے سکتا ہون یہہ سنکر تہوڑی دیر اوسنے تامل
کیا بعدہ فرمایا اچھا آج سے ہمنے بلا ضمانت تمہین اپنا نوکر رکھا مگر تم بھی اپنے اسی قول و قرار پر قایم رہنا یہہ کہکے
اپنے ساتھہ کوٹھی لئے ہوئے چلا گیا اور بلا تشویش ایک چھوٹا سا کارخانہ شغل اپنے قدیمی ملازمون کے میرے بھی
سپرد کر دیا مین نے اوسیوقت سے چار باتون کا التزام کیا ایک یہہ کہ جھوٹھہ بولنا مطلق چھوڑ دیا دوم آقا کو

خوشی کو اپنی خوشی پر مقدم رکھا سوم امانت و دیانت کو اپنا فخر سمجھا چہارم مالک کی خیرخواہی مین جان تک
جانے کا دریغ نہ کیا ان باتون کے التزام سے البتہ مین اسقدر آقا کی نظرون مین معزز و ممتاز ہوا کہ چند
روز مین کل کارخانجات میرے سپرد کردیے گئے اور تمام کنجیان نقد و جنس مال اسباب کی میرے پاس رہنے لگین
باوجود اسکے مسٹر ٹیلر کے کسی ملازم کو مین نے اپنے سے ناراض نہونے دیا کیونکہ سوا تعریف و توصیف کے کبھی آقا
کے روبرو کسیکی مذمت نہین بیان کی اور نہ کبھی کسی سے اپنے تئین بہتر سمجھا ہان چچا جیمس کو البتہ میرے اس
رسوخ کا خواہ مخواہ کچھ تھوڑے رشک پیدا ہوا اور ہر طرح میری طرف سے مسٹر ٹیلر کے کان بھرنے لگا لیکن خدا تعالیٰ نے
برخلاف عادت امرا کے ادسے آنکھین بھی بڑی بڑی عنایت فرمائی تھین ہرچند جناب چچا صاحب نے اپنی طرف سے
مہربانی فرمانے مین کسیطرح کی کمی نہین کی لیکن خدا کے کرم سے پیش ایک بھی نہ جاسکی اتنے مین مسٹر ٹیلر نے
کچھ اسباب فرانسیسی ملک روس کو لیجانا چاہا اور وہان سے ریشم و پشمینہ وغیرہ فرانس مین لانیکا ارادہ کیا
یہہ تذکرہ سنکر مین اپنے دل مین سوچا کہ اگر آقا کی غیبت مین مجھے اس جگہہ رہنا پڑا تو چچا جیمس بیشک ملازمین
ناحق کو بہکاکر کچھ نہ کچھ فتور برپا کرائیگا اور یہہ امر بلاشبہ آقا کی ناخوشنودی مزاج کا باعث ہوگا اس سے
بہتر ابھی کسیطرح ساتھ ہی چلا جانا ہوجائے تو نہایت مناسب ہے یہہ سوچکر پیشتر قبل اسکے کہ میری نسبت رہنے نہ رہنے
کا حکم صادر ہو ساتھ چلنے کی درخواست کردی اور خدا کی عنایت سے وہ منظور بھی ہوگئی چنانچہ بعد درست ہوجانے
سامان سفر کے ۵ ر دسمبر سنہ ۱۸۶۴ ع روز یکشنبہ کو مسٹر ٹیلر مع تابعدار ملک فرانسیس کیطرف روانہ ہوا اور فرانسیس سے
الیمان وغیرہ ہوتا ہوا صوبہ پولینڈ مین پہونچا اور وہان سے ۱۶ ر فروری سنہ ۱۸۶۵ ع روز دوشنبہ کو شہر وارسا
مین آکر جو دریاے وسٹولا کے مغربی کنارے پر آباد ہے مقام کیا یہہ قلعہ دار ہے یہہ یعنی صوبہ پولینڈ ملک روس
کے گوشہ جنوب و مغرب مین واقع ہے دکن مین اسکے آسٹوریا ہے اور پچھم مین ملک الیمان مردم شماری
یہان کی ۵۰ لاکھ آدمی کی ہے جسمین پانچ لاکھ صرف یہودی بستے ہین اور باقی مختلف قومین باشندے اس
جگہہ کے خوش رو خوش پوشاک مضبوط اور دلاور ہین لیکن زود دست اور زبردست آزار مشہور ہین
ندیان اور جھیلین یہان کثرت سے ہین اور میدان وسیع چراگاہین خوش فضا اور آب و ہوا معتدل ہے
غرض شہر وارسا مین پہونچکر مسٹر ٹیلر نے دس بارہ روز کے عرصہ مین کل اسباب یکمشت ایک یہودی سوداگر

ہاتھہ فروخت کر ڈالا اور مجھے روپیہ وصول کرنے کیواسطے اوس جگہہ چھوڑکر آپ ملک روس کے مشرق صوبہ جات کیطرف کوچ فرمایا اگرچہ بوجہ صعوبت سفر سے بچنے کے سبب مین نے اپنا وہان رہ جانا نہایت غنیمت سمجھا لیکن جب آٹھہ سات روز کے عرصہ مین دوڑ دہوپ کرکے قیمت اسباب کی وصول کرچکا اور کوئی کام باقی نرہا تو بسبب بیکاری اور تنہائی کے خود بخود طبیعت گھبرانے لگی اور یکبیک کچھہ ایسی وحشت پیدا ہوئی کہ گھر مین بیٹھنے سے سودا اوٹھنے لگا ہرچند جو کچھہ کے خیال سے میننے اپنی دانست مین نہایت طبیعت پر جبر کیا لیکن کچھہ فائدہ نہ بخشا آخرش مجبور خلاف اپنی عادت کے نقد روپیہ جو بابت قیمت اسباب کے وصول ہوا تہا لوکل فنڈ مین مسٹر ٹیلر کے نام سے جمع کرکے ادہر ادہر کی سیر مین دل بہلانے لگا اور اکثر روسا شہر سے ملاقات بہی پیدا کرلی غرض پورا پورا سامان دل لگی کا خداوند کریم نے مہیا کردیا ایکدن ہفتہ کے روز علی الصباح کہ ۲۸ ماہ مارچ ۱۸۶۵ء کی تہی گھر سے نکلکر موافق عادت روزمرہ کے مین نے کمپنی باغ جانے کا ارادہ کیا لیکن دروازہ پر کھڑا ہوکر بسبب تنہائی کے پس و پیش کرنے لگا کہ بغیر کسی دوست آشنا کے سیر بوستان کا کیا لطف ہے اگر کوئی ساتھہ کو ملجائے تو البتہ کیفیت حاصل ہو اتنے مین ایک یہودی بچہ اوسی شہر کا رہنے والا عزیز نام جو اکثر سیر و تماشا مین میرا ساتھہ دیا کرتا تہا اتفاقیہ اوسطرف آن نکلا اور مجھے دیکھتے ہی کہنے لگا صبحک اللہ بالخیر یعنی صبح کرے خداوند کریم واسطے تیرے ساتھہ خیر و برکت کے یہ انکے یہان کا سلام ہے جو اکثر صبح سے دوپہر تک آپسمین ملاقات کے وقت کیا کرتے ہین اور شام کو ویسکے عوض مساک اللہ بالخیر کہتے ہین غرض مین نے سلام کا جواب دیکر خوشی ہاتھہ پکڑ لیا اور کہا بخدا خوب وقت پر آئے چلو ذرا کمپنی باغ تک چلکر ہوا خوری کر آوین

شعر

کیونکر نہ کہائیے کہ ہوا ہے بہار کی	ہو کے نہین ہین سیر گلستان کے ہم ولے

اوسنے جواب دیا آج تو بیشک مجھے معاف رکہئے کیونکہ یوم السبت کو ہم لوگ سوار نہین ہوسکتے اور نہ کوئی اور دنیوی کار و بار کرسکین یہانتک کہ ہفتہ کے روز بموجب احکام توریت کے کہانا پکانا بہی ہم لوگون کو منع ہے لیکن شرعی حیلہ کرکے رات کا پکا ہوا کہا لیتے ہین خصوصاً اسوقت تو مجھے بات کرنے کی بہی فرصت نہین کیونکہ نماز کا وقت بہت قریب آگیا ہے یہہ کہکر کہنے لگا چلو آج ہم تمکو اپنے گرجا کی سیر دکہلا دین کل انشاء اللہ تعالے زندہ رہے تو کمپنی باغ چلے چلینگے چونکہ بسبب توجہ اور مہربانی جناب چچا جیمس کے مین اوسوقت تک اپنے پرائے مذہب سے بالکل واقفیت نرکہتا تہا عزیز کی یہہ

یہہ باتین سنکر از بس تعجب معلوم ہوا اور مکان ذوق وشوق سے سیر گلزار کا ارادہ فسخ کرکے اوسکے ساتھہ ہولیا وہ
بہی میرے اس سچے عقیدہ کو دیکھکر نہایت محظوظ ہوا اور تمام راستے حضرت موسیٰ ہی کی نبوت اور معجزات کا ذکر کرتا
ہوا چلا گیا جب خاص اپنے گرجا کے اندر پہونچا تو مکان انسانیت کی راہ سے مجھے سب سے علیحدہ ایک معقول جگہہ مین بٹھا کر
آپ میرے پاس ہو بیٹھا اور عمارت کی خوش اسلوبی اور مکان کی آراستگی وغیرہ کی تعریف کرنے لگا چونکہ فی الواقع
وہ مکان قابل تعریف ہی کے تہا مین بہی اوسکے قول کو تسلیم کرتا گیا بلکہ ایک دہیکے مین آکر اقرار اس بات کا کر بیٹھا
کہ نصرانیون کا کلیسا اسکے آگے کچہ حقیقت نہین رکہتا لیکن یہہ کلمہ زبان سے نکلتے ہی دل پکڑا گیا اور دفعتاً یہہ خیال
گذرا کہ اب کوئی نکوئی عیب اس مکان مین نکالکر عزیر کو بہی بند کرنا چاہئے ناگہان دیکہتا کیا ہون ایک کمرے
کے اندرونی حجرے مین متعدد کافوری شمعین جل رہی ہین حالانکہ اوس کمرے مین روشنی شعاع آفتاب کی اس
کثرت سے تہی کہ عدم و وجود شمعون کا برابر معلوم ہوتا تہا مینے بطور ظرافت کے آہستہ سے عزیر کیطرف گردن جہکا کر
کہا شعر
ابلہے کو روز روشن شمع کافوری نہد | زود بینی کش بشب روغن نباشد در چراغ
وہ میرا [illegible]
مطلب سمجھ گیا اور ہنسکر کہنے لگا فی الحقیقت آپنے سچ فرمایا لیکن یہہ شمعین کچہہ زینت کیلئے اور شان جتانے کیواسطے روشن نہین
کی گئی ہین بلکہ ہماری قوم کی رسم یہہ ہے کہ جبکوئی عورت یا مرد اس جہان فانی سے کوچ کر جاتا ہے تو اوس کے
رشتہ دار چالیس شب و روز اوسکے مرنے کے بعد اپنی مسجد مین بتی روشن رکہتے ہین اور چونکہ اس شہر مین ہمارے
ہم مذہب کثرت سے بستے ہین اسواسطے ہنوز ایک بتی گل کرنے کی نوبت نہین پہونچتی کہ چار اور روشن ہو جاتی ہین
حتی کہ کبہی ہماری مسجد دس بیس بتیون سے خالی نہین رہتی البتہ اگر آپکے کلیسا مین اسطرح بتیان روشن کیجاتین
تو یہہ اعتراض درست آسکتا تہا مین یہہ جواب دندان شکن سنکر ایسا نادم ہوا کہ پہر ہرگز عزیر سے آنکہین
چار نکر سکا بلکہ اپنے تئین دل ہی دل مین سخت ملامت کرتا تہا کہ تونے بلا تحقیق اور بلا واقفیت کیون ایسا کلمہ زبان
سے نکالا کہ خواہ مخواہ مونہہ کی کہانی پڑی شعر
سخن نا سنجیدہ گفتم | در ناسفتنی بود انکہ سفتم
اتنے
مین آہستہ آہستہ اسقدر یہودی اوس جگہہ جمع ہوگئے کہ اندر سے باہر تک کہین ایک تل رکہنے کو جگہہ باقی نہ رہی
لیکن جو آتا تہا نیچے گردن کرکے خاموش بیٹہتا جاتا تہا جب سب اونکی دانست مین جمع ہوگئے تو ایک شخص سن رسیدہ
نے جو پہلے سے لباس مکلف پہنے ہوئے مقام صدر مین بیٹہا ہوا تہا اور ظاہرا اونکا پادری معلوم ہوتا تہا خود بخود

بغیر موجودگی کسی شے کے ایک ریال سے نیلام بولنا شروع کیا اور لوگ موافق قاعدہ نیلام کے اوسکی قیمت کو بڑہانے
لگے مین بولیان نیلام کی سُن سُنکے متعجب ہوتا تہا اور متحیر سا آنکہین پہاڑ پہاڑ کے ادہر اودہر دیکہتا تہا مگر کوئی چیز آگے
پیچہے بطلق نظر نہ آتی تہی کبہی کہتا تہا شاید اسی مسجد کا نیلام کیا جاتا ہے کبہی خیال آتا تہا کہان یہہ مسجد عالیشان کہان
ایک ریال کی بولی ایسی موٹی بات کو عقل یکایک یونکر قبول کرلے اور جو یہہ ہی میرا قیاس صحیح ہے تو تم ایسی سستی چیز
کو دیدہ و دانستہ کیون چہوڑے دیتے ہو یہہ سوچکر ایک ہی دفعہ مین ریال اکٹہے بڑہا دئے مگر باوجود سُن لینے
کے ہرگز پادری نے میری بولی کو قبول نہ کیا اور سب کے سب متعجب ہوکر میرے مونہہ کو گہورنے لگے تب ناچار مینے
عزیز سے پوچہا یہہ کیا معاملہ ہے اور میری بولی کیون نہین مقبول ہوئی اوسنے جواب دیا بغیر سوچے سمجہے تمہارا نہین
معاملات مین تمہین دخل دینے سے کیا فائدہ اگر سیر دیکہنے آئے ہو تو خاموش بیٹہے دیکہا کرو جو کچہہ نیک یا بد نتیجہ کسی
امر کا ہوگا آپ ظہور مین آجائیگا مینے اپنے دلمین کہا سچ ہے لیکن اگر اتنی ہی عقل خدا دیتا تو چپکے بیٹہے دیکہا ہی کرتے
تمہاری جہڑکیان کیون کہاتے خیر جو ہوا سو ہوا آیندہ بولین تو گنہگار ابہی مین اپنے دل سے یہہ مباحثہ کرہی
رہا تہا کہ وہ نیلام سو ریال تک پہونچکر ایک شخص کے نام ختم ہوگیا اور نیلام کے ختم ہوتے ہی اوسکے خدمتگار نے
پادری صاحب کے آگے فوراً سو ریال کی ڈہیری لگادی بعدہ وہ شخص بموجب حکم اپنے پادری کے اوٹہا اور
ایک شہ نشین مین جاکر جسکے دروازہ پہ تمامی کے پردے چہوٹے ہوئے تہے کوئی شے مغرق زری کے جزدان مین
لپٹی ہوئی اپنے دونون ہاتہون پر نہایت احتیاط اور ادب سے رکہے ہوئے باہر نکل آیا لیکن کمال اعتقاد سے کبہی اوسے
چومتا تہا اور کبہی آنکہون سے لگاتا تہا یہہ دیکہتے ہی سبکے سب یکبارگی تعظیم کو اوٹہہ کہڑے ہوئے اور اوس نے
بجنسہ وہ جزدان لاکر اوسی سو ریال کی ڈہیری پر رکہدیا ہرچند مینے اپنے دلمین عہد کیا تہا کہ اب ہرگز کسی
بات مین دخل نہ دونگا لیکن اس کیفیت کے دیکہنے سے خواہ مخواہ کلیجہ مونہہ کو آنے لگا اور چپکا بیٹہنا مشکل ہوگیا
مجبور شرم وحیا کو بالائے طاق رکہکر پہر عزیز سے پوچہا کیون حضرت یہہ کیا شے ہے اور اسکے کیا معنی ہوئے کہ
خریدار کو اپنی گرہ سے دام بہی دینے پڑے اور وہ شے بہی ہاتہہ نہ آئی اوس نے کہا جنابعالی یہہ کتاب آسمانی
ہے حضرت موسیٰ کو کوہ طور پہ نازل ہوئی تہی توریت اسکا نام ہے ہمیشہ ہفتہ کے روز واسطے سنانے احکام
ربانی کے حجرے سے باہر نکالی جاتی ہے اور ہمارے مذہب کی رو سے پہلے ہی پہلے اسکو ہاتہہ لگانا اور بوسہ دینا

ثوابِ عظیم مین داخل ہے اور جو شخص یہہ نعمت عظمیٰ داخل کرے وہ بڑا صاحب نصیب شمار کیا جاتا ہے لیکن یہہ کسیطرح
ممکن نہین کہ سب کے سب ایک ہی دفعہ اکٹھے ہوکر بوسہ دین یا ہاتھہ لگا سکین یا کوئی شخص خاص اس خدمت
با عظمت کیواسطے مقرر کردیا جائے اسواسطے سُنا گیا ہے کہ ابتدا مین ہمیشہ ہفتہ کے روز باہم نزاع واقع ہوا کرتی
تہی اور ہر ایک سبقت اس بات پر کیا کرتا تہا کہ کسیطرح یہہ شرف مجہی کو حاصل ہو حتی کہ رفتہ رفتہ قیل وقال
نوبت جنگ وجدال تک پہونچ جاتی تہی اور نتیجہ اوسکا یہہ ظہور مین آتا تہا کہ مہینون بلکہ برسون کسیکو لڑائی
کے خوف سے اس کتاب مستطاب کی زیارت بہی نصیب نہوتی تہی ہاتھہ لگانا اور بوسہ دینا توکہان مگر آخر
بالاجتماع سبنے متفق ہوکر یہہ ہی تدبیر نکالی جسکو آپنے نیلام سے تعبیر فرمایا البتہ اس حیلہ سے وہ نزاع باہمی بالکل
موقوف ہوگئی اور بلا تکرار ہمیشہ وعظ سننے اور سنانے کی نوبت پہونچنے لگی کیونکہ ہر ایک شخص کو اپنی ہمت کے
موافق زیادہ روپیہ خرچ کرنے کا اختیار حاصل ہے اور قیمت بڑہتے وقت کوئی کسیکا مونہہ نہین پکڑ سکتا البتہ
غیر مذہب والا ایک روپیہ کے عوض ہزار روپیہ دینے چاہے تو بہی منظور نہین ہوسکتی جیسا آپنے بولی دیکر ملاحظہ
فرما لیا اب یہہ روپیہ اسی مسجد مین جمع رہیگا اور حسب موقع ومحل مساکین اور مسافرین وغیرہ پر تقسیم کردیا جائیگا
مین یہہ دستور سنکر بہت خوش ہوا اور اپنے دل مین کہا فی الواقع غربا کے ساتھہ سلوک کرنے کا یہہ بہی ایک اچہا
طریقہ ہے بعدہ وہ سب کے سب اپنی عبادت مین مشغول ہوگئے اور مین چپکا اوٹہکر اپنے مکان کو چلا آیا کئی روز
بعد اتفاقیہ یہہ تمام وکمال حال تذکرۃً مینے اپنے ایک دوست ہم مذہب کے روبرو بیان کیا اوسنے کہا شاید تمنے
انکے یہان کا ذبیحہ نہین دیکہا اور نہ کبہی اوسکی شرطین سنین اگر وہ تماشا دیکہو تو مین جانتا ہون اس سے بہی زیادہ
متعجب ہو مین نے پوچہا وہ کیا شرطین ہین اوسنے کہا اول شرط یہہ ہے کہ جانور فربہ بے عیب اور صحیح وسالم ہو یعنی
کوئی عضو اوسکا بیکار یا زخمی یا کٹا ہوا یا ٹوٹا نہو اور نہ دُبلا ہو نہ بیمار دوم انکے یہان کا ملا جو بعد امتحان
کے سند ذبح کرنیکی پا چکا ہو اپنے ہاتھہ سے چہری پہیرے ورنہ ذبح کرنا نکرنا یکسان ہے سوم چُہری ایسی تیز ہو کہ
رگڑا دیتے وقت کہین رک نہ جائے اگر قضا عند اللہ ہاتھہ کی لغزش سے بہی رک گئی تو جانور بیچارہ حرام ہوگیا
چہارم ایک ہی طرف کے ہاتہہ پہیرنے مین دونون شہ رگین مع درمیانی رگون کے پوری کٹ جائین اگر خدانخواستہ
اسمین ذرہ بہی فرق پڑا تو ذبیحہ بیکار گیا پنجم بعد ہاتھہ پہیر دینے کے چُہری کو اوسیقدر تیز وتند رہنا چاہئے

قبل ذبح کرنے کے تھی اگر ناو سہاو بھی گند ہو گئی تو وہ ذبیحہ ہی کہانیکے قابل نہ رہا ششم بعد صاف کرنے کے کوئی
نشان چوٹ وغیرہ کا اوسکے بدن پر نہ نکلنا چاہیئے اگر نکل گیا تو حلال نہ سمجہا جائیگا ہفتم اوسکی آنتین اسقدر مضبوط
ہون کہ پہونکنے بھرنے سے ثابت رہین اگر آنتون کیطرف سے جواب ملا تو وہ تمام محنت ہی برباد گئی علی ہذا القیاس
اور بھی بہت سی شرطین ہین لیکن ان سب مین بہت بھاری قید یہہ ہے کہ گوشت اور گھی کو یہہ لوگ باہم
جمع نہین کرسکتے بلکہ بعد گوشت کہانیکے ہر ایک شئے گھی کی مثل دودہ [illegible] مٹھائی وغیرہ کے چھہ گہنٹہ تک مطلق
حرام ہے پھر زمانہ وہ گوشت کہانا ہوا یا خون جگر پینا ہوا یہہ عجیب وغریب ماجرا [illegible] فی الواقع مجھے ایسی
حیرت پیدا ہوئی کہ وہ نیلام وغیرہ سب کچھہ بھول بھلا گیا اور یہہ ہی ذہن بندی کہ کسی نہ کسی جگہ یہہ تماشا حیرت
افزا بھی اپنی آنکھون سے دیکھہ لینا چاہیئے قضا عند اللہ جس محلہ مین مین فروکش تھا اوسمین کئی ایک یہودی
بھی رہتے تھے خصوصاً ایک یہودی متمول تجارت پیشہ کا دروازہ تو میرے دروازہ ہی سے ملا ہوا تھا بلکہ اکثر اوسکے
لڑکے کھیلتے ہوئے میرے پاس بھی چلے آیا کرتے تھے لیکن وہ یہودی اوس زمانہ مین کسی اور ملک کو گیا ہوا تھا
فقط اوسکی عورت مع اپنے بال بچون کے اوس مکان مین رہتی تھی اتفاقیہ جسوقت ہم دونون آپسمین گفتگو
کر رہے تھے اوسکے یہان کا ایک ملازم دروازہ پہ کھڑا ہوا سن رہا تھا اوسنے جو اسقدر ذبیحہ کا [illegible] دیکھا
اندر آکر کہنے لگا خداوند نعمت تھوڑی دیر بعد ہمارے یہان ایکجانور ذبح کیا جائیگا اگر آپکو دیکھنا منظور
ہے تو بلا تکلف چلے چلیئے مین نے کہا ایسا نہو تمہاری مخدومہ کو میرا آنا ناگوار گذرے اوسنے کہا استغفر اللہ اول تو
اونکا مزاج ہی اس قابل نہین اور جو خدانخواستہ ہوتا بھی تو یہہ کونسی ناگوار گذرنے کی بات تھی مین نے کہا بہت
اچھا اگر یہہ ہی ہے تو جسوقت تمام وکمال سامان مہیا ہوجاے براہ مہربانی مجھے اطلاع کردینا مین سر آنکھون سے
چلا چلونگا چنانچہ ایک گہنٹہ کے بعد اوسنے اپنے وعدہ کے موافق مجھے آکر خبر کردی اور مین خوشی خوشی ٹوپی
ہاتھہ مین لے لکڑی بغل مین مار سیٹی بجاتا ہوا اوسکے ساتھہ ہو لیا اوسنے پہلے ہی سے [illegible] باورچی خانہ
کے قریب ایک کرسی میرے واسطے بچہار رکہی تھی مین جاتے ہی بلا تکلف اوسپر بیٹھہ گیا اور بغور تمام ذبح کیئے جانے
کا تماشا دیکہنے لگا فی الحقیقت جو کچھہ اپنے دوست کی زبانی مین نے سنا تھا [illegible] طرح ظہور مین آیا بلکہ
اوس سے بھی زیادہ [illegible] عجیب حرکتین دیکھنے مین آئین لیکن نئی کیفیت [illegible] اودہر تو مین اپنی دانست مین

ذبیحہ کا تماشا دیکھ رہا تہا اور وہ ہر گہر والون نے بہی [illegible] ہم کا تماشا بنا رکہا تہا یعنی سب کے سب بالاخانون پر
چارون طرف کہڑے ہوئے میرے تعجب کرنے پر [illegible] تھے اور نہ جانے کیا کیا اپنی زبان مین بولیان
بول رہے تھے ناگہان مین نے جو متواتر قہقہون کی آواز سنکر ذرہ اپنی گردن اونچی اوٹہائی تو دیکہتا
کیا ہون ایک عورت حسین صاحب جمال چودہ پندرہ برس کا سن و سال حور کی صورت نور کی مورت
عین میرے مقابلہ مین کہڑی ہوئی متحیر سی نظر جمائے ٹکٹکی لگائے میری طرف دیکہہ رہی ہے **مثنوی**

جو اسکی مین [illegible] تمام چشم	ادہر ان ازرہ [illegible]	از رنگ عاشقش رخ [illegible]	خم زلفش ور آتش کرد [illegible]
عذارش [illegible] آتش پیشانی	دہانش آز [illegible] تنگ دستان	وہ وہ [illegible]	[illegible] توبہ [illegible] انگیز

چار ہوتے ہی تیر نگاہ [illegible] کیطرح سینہ [illegible] نکل گیا اور طائر دل مرغ [illegible] سے زیادہ پہلو مین
پہڑکنے لگا اب مین کہان اور انسانیت کا برقع کہان بعینہ ایسا کرسی پر مجسم رہ گیا جیسے کوئی مٹی کا پتلا بناکر
بٹھا دیتا ہے یا تصویر خیالی [illegible] مین [illegible] کر دیوار [illegible] دیتا ہے البتہ آنکھون کی پتلیان چارون طرف
حرکت کرتی تہین سو بہی اسواسطے کہ یہ راز فاش نہو جائے ورنہ اپنے حساب تو سوائے اوس چہرۂ انور
کے [illegible] مر مٹہی کا دوسری طرف دیکہنے کو جی بہی چاہتا ہو غرض ذبیحہ کا تماشا دیکھنے گیا تہا آپ ہی دشنہ محبت
سے مجروح ہو بیٹہا ہوش و حواس سے ہاتہ دہو بیٹہا **شعر** گفتم ای دل مرو کہ گرفتار شوی
عاقبت رفتی و [illegible] محنت پیش آمد۔ تہوڑی دیر بعد جب قصہ اوس ذبیحہ کا تمام ہو چکا اور مین نے جگر بہی
تڑپ تڑپ کر ٹھنڈا ہو لیا تو سب کے سب مع اوس قاتل دلربا شعار کے میرے ہوش و حواس کیطرح اوس مقام
کوچ کرگئے یعنی آپ آپ کو جہان سے آئے تہے چلے گئے ہان ایک مین [illegible] مقید خیال بدستور بیٹہے کا بیٹہا
رہ گیا اور وہ نقشہ بہی جیسا آنکہون مین سمجہ کا جلوا [illegible] سے ہٹ جانے کے تصویر خیالی ایسی
میری آنکھون مین کہب گئی تہی کہ معشوق ہو [illegible] پھر اہو نظر آتا تہا بلکہ ابتو کمال محبت کے باعث پتلیون کا
پہرنا بہی موقوف ہو گیا ایک ہی طور پر آنکہین کہی کی کہلی رہ گئین **شعر** چشم بر [illegible] خوبان دوختن خوش دولتے ست
کاش ہر دم [illegible] چشمے چو سوزن داشتے ۔ یہ حال دیکہکر وہ [illegible] مجہے بلا کر لایا تہا دہشت سے کانپ اوٹہا
اور اپنے دلمین سوچا شاید اسکو خنجر کی روانی اور خون کی سیلانی دیکہکر غش آگیا ہے اسلئے یہان ہی بیٹہے کا بیٹہا

مرتڈا ہوکر رہ جاے یہہ سوچکر آہستہ سے میرا باز و ہلایا اور کہا استغفراللہ دو قطرے لہو کے دیکھکر آپکا خون خشک ہوگیا چہرہ پر مردنی چہاگئی اگر خدانخواستہ کہین میدان جنگ مین جانے کا اتفاق ہو اور لہو کے دریا بہتے دیکہو تو مین جانتا ہون بلبلے کیطرح وہین کے وہین بیٹہہ کر رہ جاؤ یہہ سنتے ہی دانستہ مین نے خجالت زدون کی سی صورت بناکے جواب دیا بیشک جو کچہہ تمنے میرے حق مین کہا یا کہو سو سب درست و بجا ہے اور مین بہی کیا کرون اپنے دل سے مجبور ہون ذبح ہونا اور چہری پہرنا تو درکنار مین نے آجتک کسی کی نکسیر بہی پہوٹتے نہین دیکہی پہر زمانہ کیا کہ اسطرح خون کے فوارے آنکہون کے سامنے چہوٹین تو کیونکر ضعف سے غش نہ آجائے لیکن

شعر

من نالہ زبیگانہ ندارم کہ دلم را	ہر غم کہ رسیدہ است ہم از خویش رسیدہ است

یعنی نہ مین آپکے ساتہہ آتا نہ اس مصیبت مین گرفتار ہوتا خیر اب جو ہوا سو ہوا اسلام لیجئے مین جاتا ہون یہہ کہکر وہان سے اوٹہہ کہڑا ہوا اور اپنے دل مین اس بات کا شکر ادا کرتا ہوا مکان کیطرف چل نکلا کہ بلا سے نامرد بنے تو بنے لیکن اپنا اصل بہید تو کسی پر ظاہر نہوا اگر خدانخواستہ راز فاش ہوجاتا تو آیندہ ایک بہی تدبیر پیش نہ چل سکتی اور خدا جانے کیا کیا فتور پیدا ہوتے سچ ہے

شعر

کارساز ما بفکر کار ما	فکر ما در کار ما آزار ما

غرض یہہ ہی ادہیڑ بن کرتا ہوا بمشکل مکان تک پہونچا اور روم مین جاتے ہی مونہہ لپیٹ خاموش ایک پلنگ پر لیٹ رہا لیکن لیٹا کیا ایک عجب مخمصے مین گرفتار ہوگیا لیٹون تو لیٹنے کو جی نہ چاہے اوٹہون تو ہاتہہ پاؤن سے اوٹہا نہ جائے آنکہین بند کرلون تو سودے کی زیادتی سے چہاتی پہٹے کہول دون تو تصور دلدار کا خیال بٹے اتنے مین اوپر سے رات آگئی یہہ گویا دوسری بلا میرے سر پر نازل ہوئی لیکن خدا کا شکر ہے کہ اوسنے سب کچہہ آسان کردیا یعنی اگرچہ کروٹین بدلتے بدلتے دونون پہلو لہولہان ہوگئے مگر وہ پہاڑ سی رات بہی تہوڑی سی سختیان دکہاکر اپنا کالا مونہہ کرگئی اب صبح ہوتے ہی دل مین یہہ خبط سمایا کہ بس سیدہے یہان سے چلکر در دولت پر پڑ رہیے اس سے بہتر آسایش کی جگہہ نہ جیتے جی دنیا مین ملیگی نہ مرنے کے بعد بہشت مین ہاتہہ آئیگی لیکن پہر سوچا اپنے آرام کی خاطر دوسرے کو بدنام کرنا یہہ کون آدمیت مین داخل ہے اگر ایسا ہی در و دیوار کی زیارت کو جی چاہتا ہے تو کوٹھے پر چلکر دور سے دیدۂ دیدار طلب کو روشن کرلیجے بس مثل مشہور ہے اندہا کیا چاہے دو آنکہین فوراً یہہ خیال دلمین گذرتے ہی بندۂ درگاہ پلنگ سے اوٹہہ بالاخانہ پر پہونچا اور پنجۂ مژگان سے اوسکے ایک ایک در و بام کی بلا تکلف بلائین لینے لگا ناگہان دیکہتا کیا ہون وہ ہی بدر بدر

غیرت حور تمنا ستون کی طرح پشت بام پر کھڑی اپنے بال سکھا رہی ہے **شعر** زلف بر رخسار و کاکل بر قفا افتادہ است
مرغ دل را بیش ازین در دام بلا افتادہ است ۞ اور جذبۂ محبت سے نگاہ بھی اسی طرف کو ہے گویا کسی صیاد ستم ایجاد
نے اپنے صید بسمل کو بال کی گھات مین جال بچھا رکھا ہے اور دمبدم گرفتاری کی آرزو زیادہ ہوتی جاتی ہے
غرض ایک جلوہ البیلی وضع اور نرالی سج دہج میری نظر سے گذری آنکھونکے نیچے اندھیرا سا آگیا اور تمام جسم ضعف
سے تھر تھر کانپنے لگا لیکن پھر ایسا موقع ہاتھ آنا محال تھا بمشکل اپنی طبیعت کو سمجھا کے جی کو ٹھیرا کے مین بھی
اشارون اشارون مین تھوڑا سا حال دل بیان کر ہی گذرا بلکہ یہ شعر بھی سنا دیا **شعر**

چشم و لبت بمن چہ بلائے عظیم کرد	نیم نگاہ نیم تبسم ز نیم کرد

وہ کافر بے رحم یہ رمز و کنایہ سمجھتے ہی کمان ابرو
کو بناگوش تک کھینچکر مستعد جنگ ہو گیا اور چتونون کی شرارت سے دو چار خدنگ ایسے ناز و کرشمہ مین بجھے ہوئے
لگائے کہ شیشۂ دل سر سے پاؤن تک چور چور کر ڈالا بس وہ دانتون کے تلے ہونٹھ دبا ناز سے تیوری چڑھا
فوراً نیچے اوتر گیا اس انداز معشوقانہ نے اور بھی رہا سہا قتل کر دیا اور جو کچھ متاع صبر و قرار باقی رہ گیا تھا
بھی دونون ہاتھون سے لوٹ لیا غرض **شعر**

سانس کیسی تن بسمل مین جو آتے جاتے	او دیکھا کو یا جلا دینے جاتے جاتے

مین مجبوراً ایک جگہ منڈیر پر سر رکھ عالم بیخودی مین کھڑے کا کھڑا رہ گیا نہ قابو مین دل رہا نہ مین قابو کرنیکے قابل
رہا اور سچ ہے جب اس قسم کا مقابلہ آن کر پڑے تو ایک قطرۂ خون جسے دل محزون سے تعبیر کرتے ہین کہانتک سخت
جانی کے جوہر دکھا سکے ہان یہ بھی کچھ کم نہین کہ باوجود اس ضعف و ناتوانی کے میدان نہ چھوڑا اور ہین کے وہین
اڑے رہے جان جاتی رہی مگر کھڑے رہے **شعر**

بر نخیزم ز سر کوئے تو تا جان دارم	در رسد کار بجان از سر جان برخیزم

تھوڑی دیر نگذری تھی کہ پھر اوس غیرت ناہید رشک خورشید نے اوسی سج دہج سے ستارہ وار مطلع بام پر طلوع فرمایا
اور زلف عنبرین کی بو نے بدستور مشام جان کو قوت بخش کر میرے ہوش و حواس کو درست کر دیا بلکہ البتہ بہ نسبت
پہلے کے زیادہ لطف حاصل ہوا کیونکہ ادھر تو دل بیقرار کو شربت دیدار سے کسیقدر تسکین حاصل ہو گئی اور ادھر
تو بدولت کے چہرۂ انور پر مطلق چین پیشانی کا اثر باقی نہ رہا اور رنش سابق کے شمشیر جفا آزمانے ہی بھاگ جانے کا بھی
قصد نہین فرمایا **شعر**

بر من جفا ز بخت من آمد وگرنہ یار	حاشا کہ رسم جور و طریق ستم نداشت

غرض اسیطرح
ستمگر اوس ماہ بے مہر نے شام تک کئی پھیرے کئے اور دم بدم محبت کو ترقی ہوتی گئی یہانتک کہ دو تین ہی دن

مین رفتہ رفتہ بالکل پردہ حجاب کا اوٹھ گیا اور آہستہ آہستہ ہم دونون ایکجان و دو قالب ہوگئے شعر

ضد کی ہے اور بات مگر خو بری نہین	بھولے سے اوسنے سیکڑون وعدے وفا کیے

لیکن تجربہ کی رو سے مجھے اچھی طرح ثابت ہوگیا کہ ہوا و ہوس کو صرف عشق و محبت ہی کی ترقی کیواسطے خداوند کریم نے خلق فرمایا ہے کیونکہ پہلے ہی پہل مجھے فقط ایک مرتبہ دور سے دیکھہ لینے کی تمنا تھی بعدہ بات چیت کرنے کی آرزو پیدا ہوئی پھر رمز و کنایہ کو جی چاہا اب جو وہ تمام مرحلے طے ہوچکے تو معانقہ جسمانی کی خواہش مین ہر دم طبیعت بےچین رہنے لگی شعر

عاشق بہ فنا سیر ز معشوق نگردد	ماہی طلب آب کند گرچہ نمداشد

آخرش اس درد بے درمان کی یہہ ہی تدبیر سمجھہ مین آئی کہ ایک بڑھیا سمعا نامی سے جسکو اکثر یہودیون کے مکان مین آتے جاتے دیکھتا تھا راہ و رسم بڑھانی شروع کی اور بعد چند روز کے بلا تکلف اپنے حال پر ملال سے آگاہ کرکے صرف اس بات کا خواستگار ہوا کہ اگر آپکے ذریعہ سے کسیطرح دو بدو اوس کمان ابرو کی ملاقات میسر ہوجائے تو تمام عمر مین آپکا احسانمند او حلقہ بگوش رہون اوس نے سنتے ہی جواب دیا یہہ کونسی بڑی بات ہے آپ خاطر جمع رکھئے انشاء اللہ تعالے دو ایکہی دن مین کوئی نہ کوئی تدبیر نکالے دیتی ہون بلکہ اس لڑکی کا عقد نہ ہوا ہوتا تو میرے نزدیک شادی کرا دینا بھی کچھہ مشکل امر نتھا لیکن اب البتہ مشکل ہوگیا مینے پوچھا عقد اسکا کہان ہوا ہے اور نام اس رشک پری کا کیا ہے اوسنے جواب دیا اسے لیا خاتون کہتے ہین اور اسکی ماکا نام راحیل خاتون ہے ابھی برس دن نہین گذرا کہ اسکی مانے زبردستی اسکا عقد ایک سوداگرزادہ یعقوب نامی سے کر دیا ہے لیکن یہہ اوسکی صورت سے بیزار ہے بلکہ آواز تک سننے کی روادار نہین اسیواسطے اپنی ماکے مکان پر پڑی ہوئی ہے اور آج تک خاوند کو بدن سے ہاتھہ بھی نہین لگانے دیا مین یہہ سنکر اپنے دل مین نہایت خوش ہوا کہ شاید ہوتے ہوتے ہم ہی یعقوب بنجائین لیکن بڑھیا کے سامنے کچھہ دم نہ مارا بلکہ اوس سے یہہ ہی کہدیا کہ آپکا ملاقات کرا دینا بھی عقد ہی کرا دینے کے برابر ہے جہانتک ہوسکے آپ اسمین کوشش کیجیے اوسنے کہا بہت اچھا مین کوئی معقول تدبیر سوچ لون تو آپکو اس بات کا جواب دو دن چنانچہ اس تذکرہ کے بعد تیسرے دن دوپہر کے وقت سمعا نے آتے ہی یہہ مژدہ سنایا کہ مینے آج صبح کو راحیل خاتون کے روبرو آپکا ذکر خیر کیا تھا اوسنے سنتے ہی کہا جس روز سے ہمنے اس شخص کو اپنی مسجد مین کتاب مقدس پڑھتے سنا ہے اور احتیاط و ہیبہ پر تعجب کرتے اور آخر کو خفیف ہوجاتے اپنے مکان پر دیکھا ہے نہایت جی چاہتا ہے کہ کسیطرح

اوس سے ملاقات کیجیے لیکن کوئی طور بن نہین پڑتا اور ایسا ہی کچھہ لیا خاتون نے بھی بیان کیا بلکہ اونے تو یہانتک اپنی
اُمّاں سے کہا کہ سمعا خاتون سے کہہ دیجیے یہہ ہمارا اشتیاق ملاقات بیان کرکے اوسے یہان بھیجدین گی مگر راحیل نے
کچھہ جواب نہین دیا اسواسطے آپکو صلاح دینے آئی ہون کہ آج شام کو بلا تکلف آپ اوسکے مکان پر چلے جائیے اور آہستہ
آہستہ یون ہی آمد و رفت بڑھاکر اپنا مطلب پورا کرلیجیے کیونکہ ہماری قوم مین بموجب حکم توریت کے اپنے ہمسائے سے
سلوک کرنا اور مسافر سے بہ تواضع پیش آنا سعادت سرمدی کا باعث سمجھا جاتا ہے مین یہہ مژدہ فرحت انگیز سنکر
اسقدر خوش ہوا کہ کچھہ التماس نہین کرسکتا اور شام ہوتے ہی کہ شاید اوس دن دوسری مئی کی تھی نہا دہوکر پوشاک
بدل بلا تکلف موافق تعلیم سمعا کے در دولت پر جا پہونچا فی الحقیقت راحیل خاتون مجھے دیکھتے ہی اسقدر تواضع اور
تکریم سے پیش آئی کہ شاید کوئی قدیمی عنایت فرما مدت کا بچھڑا ہوا بھی نہ پیش آتا اور نہایت تمنا سے اشتیاق ملاقات
بیان کرکے کہنے لگی آپ باوجود اسقدر قریب ہونیکے کبھی ہمارے مکان پر تشریف بھی نہین لاتے کیا ہم لوگون سے
ملاقات کرنا کچھہ معیوب سمجھتے ہو مین نے کہا استغفر اللہ یہہ آپ کیا فرماتی ہین مین تو واللہ آپکی قدمبوسی کو سعادت
کونین سے بہتر جانتا ہون اور فی الواقع آپ جیسے کریم النفس اخلاق مجسم دنیا مین کاہیکو ہوتے ہین لیکن کیا
کرون مکروہات دنیوی نے آجتک مجھے اس نعمت عظمیٰ سے محروم رکھا اب انشاءاللہ العزیز ہرگز حاضری مین کسی
طرح کا قصور ظہور مین نہ آئیگا یعنی روزمرہ بلا ناغہ حاضر ہوا کرونگا اتنے مین لیا خاتون بھی ایک کمرے سے برق
لامع کیطرح نکلکر عین میرے مقابلہ مین آن بیٹھی

مثنوی

ناگہان از در درآمد بیحجاب | لب گزان وز رخ برافگندہ نقاب
کاکل مشکین بدوش انداختہ | وز نگاہے کار عالم ساختہ

اور بیٹھتے ہی مسکراکر پوچھنے لگی آپکا نام کیا ہے مین نے
کہا مجھے شیمون کہتے ہین فرمایا کیون نہو آخر آپکے حالات بھی تو آپکے نام سے کچھہ کم تعجب انگیز نہین ہین بھلا اسکے معنی
کیا ہوئے مینے کہا معنون کی تو مجھے کچھہ خبر نہین یہہ سنکر اور بھی زیادہ قہقہہ لگایا اور فرمایا میری دانست مین شیمون
کے عوض شمعون آپ اپنا نام رکھتے تو نہایت مناسب ہوتا کیونکہ یہہ حضرت یوسفؑ کے ایک بھائی کا نام ہے اور اکثر ہماری
قوم کے لوگ اس قسم کے نامون کو مبارک بھی سمجھتے ہین مین نے عرض کیا بہت خوب آج سے انشاءاللہ جو کوئی میرا نام
پوچھا کریگا شمعون ہی بتایا کرونگا کیونکہ مجھے آپکی خاطر یوسف سے بھی زیادہ عزیز ہے اور اپنے دلمین سمجھہ گیا یہہ نام
نہین بدلا گیا در پردہ دین و ایمان کا سوال کیا گیا ہے سو یہان پہلے ہی مذہب عشق قبول کرچکے ہین جب پڑھینگے

دوست ہی کلمہ پڑہ رہین گے کسیکی تعلیم وتلقین کی حاجت ہی کیا ہے شعر | در مذہب ما نماز باشد نہ نماز | پیغمبر عشق را کتاب دگر است

قصہ مختصر پہلے ہی دن مین اوس شاہنشاہ حسن وخوبی کی سرکار سے ایک عمدہ خطاب پاکے اور دین وایمان نذر دکہا کے بڑی رات گئے اپنے مکان کو واپس آیا اور اوسی روز سے بلاناغہ اپنے وقت معمولی پر آمد ورفت شروع کردی لیکن راز محبت کا چہپانا ہم جیسے کم ظرفون کا کام تو یہی ہے نہین اور نہ وہ چہپائے سے چہپ سکے رفتہ رفتہ تمام گہر والے آپس کے تاک جہانک اور پیار کی آنکہہ سے خود بخود تاڑ گئے کہ شمعون کا آنا جانا صرف لیا خاتون کی خاطر ہے ایسا نہو بیٹہے بٹہائے کوئی نیا فتور اوٹہہ کہڑا ہو اور ریم یکایک اوسکا کچہہ بند وبست نکر سکین اسواسطے سب کے سب دانستہ آپ آپکو مجہہ سے کہینچنے لگے اور آہستہ آہستہ اوس عزت وتوقیر مین زمین وآسمان کا فرق [illegible] گیا لیکن یہان عزت سے کیا کام تہا اور توقیر کی کون پرواہ رکہتا تہا بلا تکلف اوسیطرح آتے جاتے رہے بلکہ دن [illegible] دو دو مرتبہ آنے جانے لگے کیونکہ جسقدر طبیعت پر زور پڑتا جاتا تہا اوسیقدر ہوس زیادہ ہوتی جاتی تہی یہانتک کہ رفتہ رفتہ یک بیک تخلیہ کی ملاقات کا ولولہ طبیعت کو پیدا ہوا اور مین بے سوچے سمجہے اپنے معمولی وقت کو ٹال کر ۲۰ مئی سنہ ۱۸۲۵ء روز چارشنبہ کو عین دوپہر کے وقت چپکے سے لیا خاتون کے کمرے مین جا داخل ہوا دیکہتا کیا ہون وہ رشک لیلی تنہا بیٹہی کشیدہ سا نکال رہی ہے اور کچہہ اشعار عبرانی زبان مین پڑہتی جاتی ہے مینے جاتے ہی اپنا قصہ دوری اور افسانہ مہجوری اس سوز وگداز سے بیان کرنا شروع کیا کہ باوجود بیمہری وبیوفائی اور خود بینی وخودنمائی کے اوسکی بہی آنکہون مین آنسو بہر آئے اور نہایت پژمردہ خاطر ہوکر فرمانے لگی افسوس تو اپنا حال اس طراری سے بیان کرتا ہے اور یہہ نہین پوچہتا میرے دل پر کیا گذرتی ہے کیا پہلے دن تو نے مجہے اسی صورت سے دیکہا تہا اور قبل تیری محبت کے کیا ایسی ہی پہٹکار میرے چہرہ پر برستی تہی واللہ مین تو یہہ بہی نہین جانتی تہی کہ اشک گرم کیا چیز ہے اور آہ سرد کسے کہتے ہین اور آتش فراق اور شعلہ اشتیاق مین کچہہ فرق بہی ہوتا ہے یا نہین لیکن جبسے حضرت عشق سے پالا پڑا خواب وخور حرام ہوگیا آہ وواہ تکیہ کلام ہوگیا اب نہ دنکو چین ہے نہ رات کو آرام ہے شب وروز رونے یا اشعار فراقیہ پڑہنے سے کام ہے چنانچہ ابہی تمہارے آنے کے خوف سے مین ایک عبری شاعر کی بلاغی جو اوسنے بی بی ہاجرہ کی زبانی اونہین کے سوز غم مفارقت مین لکہی ہے بیٹہی پڑہ رہی تہی جسکا مضمون یہہ ہے کاش تشریف لاوے میرا بادشاہ اور دیکہے مجہے دوڑتے ہوئے پانی کی تلاش مین کوہ صفا ومروہ کیطرف اور

رحم کہائے میرے اور ساتہیں کے حال پر اور لیجائے ہم دونون کو فلسطین اولٹا پہیر کر یہہ کہکر فرمایا بہلا مین اس رباعی کو کیون پڑہ رہی تہی مینے کہا صرف اسواسطے کہ اگر دوسرے پڑہتین تو آپکی والدہ ماجدہ کو آپکی طرف سے عشق و محبت کا شک پیدا ہوجاتا فرمایا نہین مین دعائیہ کو خداوند کریم کی درگاہ مین عرض کر رہی تہی اور منشا دلی میرا یہہ تہا کہ یا الٰہی شمعون آنکر مجہے شہربدر کی تلاش مین اس کوہ غم والم کا صدمہ اوٹہاتے دیکہے اور رحم کہاکر شہر آرسا سے کسی اور طرف کو نکال لیجائے سو ظاہرا معلوم ہوتا ہے کہ میری دعا درجہ قبولیت کا حاصل کر چکی اب صرف تیری ہمت باقی رہ گئی ہے مینے عرض کیا اگر آپ مستعد ہون تو یہان سے نکال لے چلنا کون سی بڑی بات ہے مین تو خدا سے یہہ ہی چاہتا ہون کہ کسیطرح اس صدمہ جانکاہ سے پیچہا چہوٹے **رباعی**

اے باغ و نہ بستان نہ چمن میخواہم	اے سرو نہ گل نہ یاسمن میخواہم
خواہم ز خداے خویش کنجے کہ دران	من باشم و آن کسے کہ من میخواہم

ابھی مین یہہ کلمہ ختم نہین کرچکا تہا کہ یکایک راحیل خاتون ہمارے سر پر آن کہڑی ہوئی اور تہوڑی بہت یہہ گفتگو بہی اوسنے سن پائی ہو تو کچہہ تعجب نہین ہے کیونکہ اوسیوقت تیور بدلکر مجہہ سے کہنے لگی آپ براہ مہربانی ہم غریبون کے مکان پر تشریف نہ لایا کرین اور خدام کو حکم دیدیا کہ ہرگز یہہ شخص ہمارے دروازہ پر قدم نرکہنے پاوے چنانچہ مین مجبورانہ اوس جگہہ سے اوٹہکر یہہ شعر پڑہتا ہوا اپنے مکان کو چلا آیا **شعر**

بیدرد را دوا و مراد درد میرسد	روزی بقدر حوصلۂ مرد میرسد

اور اوس دن سے ملاقات تو درکنار دور کی دیکہا بہالی بہی موقوف ہوگئی کیونکہ لیا خاتون بہی بغیر اجازت اپنی مان کے نہ کوٹہے پر چڑہ سکتی تہی نہ دروازہ تک آسکتی تہی غرض اوس سعی بے حاصل اور ہوس بے معنی کا نتیجہ یہہ ہوا کہ برخلاف اپنے زعم باطل کے راتدن آتش فراق مین جلنے لگے اور دل وجگر دونون کو کباب بناکر پہلو مین دبا رکہا **شعر**

شعلے بہڑک کے اوٹہنے لگے دل کے داغ سے	آخر کو آگ لگ گئی گہر کے چراغ سے

اتس سے بڑہ کر نیا شگوفہ ایک اور کہلا یعنی اوسی زمانہ مین ۱۸ مئی سنہ ۱۸۶۸ء مطابق ۲۹ ربیع الاول ۱۲۸۵ ہجری روز پنجشنبہ کو شاہنشاہ روس کے گہر بڑی آرزو وتمنا سے لڑکا پیدا ہوا اور اکثر سلاطین قرب وجوار اور بادشاہان خراج گذار کو اپنا رسوخ بڑہانے اور اتحاد جتانے کے واسطے خواہ مخواہ کسی نہ کسی طرح کی خوشی وخرمی ظاہر کرنی پڑی چنانچہ مشتہ زیر بہ زمانہ والے ملک پولینڈ نے بہی اسی تقریب سے شہر آرسا کو دریاے وسچولا کے کنارے تک آئینہ بندکر دیا

ہے کا حکم دیا یعنی ۱۳ اور ۱۴ اور ۱۵ جون ۱۸۶۵ء کو اور خود اپنی ذات خاص سے بھی مع تمام
ین دن برابر دونوں وقت بطریق سیر عین لیا خاتون کے مکان کے نیچے ہو کر نکلتا رہا کیونکہ
ہی سے دریاے وسٹولا کا سیدھا اور وسیع راستہ وہی ہے قضا عند اللہ اسی آمد و رفت میں ایک
ہی تقریب سے اوس رشک ماہ کی بھی رویت نصیب ہوگئی اور تیغ ہلالی نے دل و جگر پہ ٹکھمی ہی عمان خیاتر کیطرح
ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا **شعر** | شوق زلف تو نہ تنہا دل ما شیدا کرد | ہر کہ این سلسلہ را دید جنون پیدا کرد | بھلا وہ
بوالہوس جراحت عشق کی کیفیت سے کیا واقف اور زخم محبت کی حلاوت کو کیا جانے شمشیر ابرو کا جرکہ کھاتے ہی
کافور خواجہ سرا کے ہاتھ راحیل خاتون کو پیغام مرہم وصل کا خواستگار ہوا اور چونکہ باشندگان ملک پولینڈ میری
دانست مین پنج عنصری لوگ ہین یعنی علاوہ خاک و باد و آب و آتش کے پانچوان عنصر طمع کا بھی اونکی خلقت مین شامل
ہے اسواسطے راحیل خاتون بھی فوراً اعتقاد کر دینے پر راضی ہوگئی اور ایک بڑی وجہ سو یہ اسمین یہہ بھی آن پڑی کہ
لیا خاتون اپنے خاوند سے مطلق راضی نہ تھی اور راحیل بغیر کسی معقول سبب کے یعقوب پر طلاق دیدینے کا دباؤ نہین
ڈال سکتی تھی اب جو یہہ موقع آنکر واقع ہوا تو راحیل کی بن پڑی اور یعقوب بھی عتاب بادشاہی کے خوف سے کچھ
انکار نکر سکا غرض دو ایکہی دن مین موافق رسم قوم یہود کے دونون میان بی بی کو سیاہ لباس ماتمی پہنا
باہم طلاق دلوا دیا اور دوسرے روز طلاق کے یعنی ۱۹ ار جون ۱۸۶۵ء جمعہ کے دن اوس رشک پری کو رقیب
روسیاہ کے حوالہ کر دیا ہم جو مدت سے اپنی دانست مین حق بنے بیٹھے تھے یون ہی خالی ہاتھ ملتے رہ گئے اور وہ مکان
بھی جسکو اکثر ہجوم اضطراب کے وقت دیکھکر کلیجہ ٹھنڈا کر لیتے تھے قابل زیارت کے نرہا بلکہ اور بھی ترقی وحشت کا باعث
ہوگیا **شعر** | دارد سبب درد شد اینجا چہ امید است | زائل شدن عارضہ صحت بیمار | آخرش کوچہ گردی پر کمر
باندھی اور محلاے شاہی کیطرف دن مین ہزار ہزار مرتبہ چکر لگنے لگے لیکن وہ چکر گردش مقدر کو تو کچھ مٹا ہی نہین
سکتے تھے جون جون زمانہ مفارقت کا طول کھنچتا گیا اپنا قصہ مختصر ہوتا گیا یہانتک کہ رفتہ رفتہ سواے غم و الم کے
صبر و قرار ہوش و حواس عقل و خرد تمام تا محلے کا قافلہ رفقا کا کوچ کر گیا اور مین تنہا در و دیوار سے یا کوچہ و بازار
سر ٹکراتا ہوا رہ گیا **شعر** | کھا کھا کے تیر غم یہہ میرا حال ہوگیا | سینہ تمام سینۂ غربال ہوگیا | لیکن ابھی کچھ دن زندگی
کے باقی تھے کہ اتفاقیہ ایک روز مدت مدید کے بعد سمعا خاتون میری قدیمی عنایت فرما ایک کوچہ مین تنہا جاتی ہوئی

ملگئی اور مجھے دیکھتے ہی کہنے لگی کہو اب کیسے گذرتی ہے مینے کہا کچھ نہ پوچھئے ایسی گذرتی ہے جیسے سینہ مین برچھی کی انی
اور کلیجہ پر ہیرے کی کنی پر پہلا یون مینے کہا کیا تمہین نہین معلوم وہ انگشتری سلیمانی گردش آسمانی سے ایک عفریت
بدبخت کے ہاتھ لگ گئی اور مین حیرت سے مونہہ تکتا اور حسرت سے ایڑیان رگڑتا رہگیا **شعر**

سخن درست بگویم نمے توانم دید | کہ می خورند حریفان و من نظارہ کنم

کہا ہان سُنا تو تھا کہ لیلا خاتون کا والی ملک سے عقد ہو گیا ہے پھر تم فرماؤ اب صورت ملاقات کی کیا ٹھیری مینے کہا خاک بھی نہین جب سے وہ رشک آفتاب
محل سلطانی مین داخل ہوا ہے خواب مین بھی لوٹ کر شکل نہین دکھائی **شعر** خوف اپنون کا ہے اونکو ہمکو بیگانون کا
مل سکین کیونکر کہ وہ مجبور ہم لاچار رہین ۞ لیکن ہان اب تمہاری قدمبوسی حاصل ہوئی ہے خدا نے چاہا تو کوئی نکوئی
صورت نکل ہی آئیگی **شعر**

از تاب آفتاب حوادث چہ غم خوریم | چون سایبان لطف تو باشد پناہ ما

کہنے لگی استغفر اللہ
میرا گذر وہان بھلا کیونکر ہو سکتا ہے یہ راحیل کا گھر نہو کہ جب چاہا بغیر پوچھے گچھے گھس گئی مینے کہا اگر آپکا گذر وہان نہین
ہو سکتا تو ہم بھی جان دینے کو تیار بیٹھے ہین ایک ہی خنجر مین دیکھہ لینا انشاء اللہ تعالے قصہ تمام ہے لیکن اتنا یاد رکھنا
یہ خون ناحق تمہارے ہی اعمالنامہ مین لکھا جائیگا کیونکہ تم دانستہ آگ لگا کر پانی چھڑکنے سے اغماض کرتی ہو اور
ہم مسافرونکی بیکسی پر رحم نہین کہاتین **شعر**

تا رغریبان سبب ذکر جمیل است | چون است کہ این قاعدہ در شہر شما نیست

یہ سنکر مسکرانے لگی اور کہا اچھا مین کسیوقت تمہارے مکان پر آؤنگی دیکھون کیا صلاح قرار پاتی ہے یہ کہکر ایک
طرف کو چلی گئی اور مین سیدھا اپنے مکان پر آ اوسکا منتظر ہو بیٹھا لیکن وہ بڑھیا کم بخت بغیر اچھی طرح میرا خون جگر
پئے بھلا کاہیکو آنیوالی تھی بیٹھے بیٹھے صبح سے شام ہو گئی لیکن اوسکو نہ آنا تھا اور نہ آئی اور مین بھی اپنے مکان کا
قطب بنکر ایک جگہ جم ہی تو گیا غرض یون ہی صبح سے شام اور شام سے صبح کرتے کرتے پورا ایک ہفتہ گذر گیا آٹھوین
دن ۱۹ جولائی روز یکشنبہ کو پہر رات گئے دیکھتا کیا ہون سمعا خاتون ٹہلتی ہوئی چلی آتی ہین مین تو مدت کا
جلا ہوا بیٹھا ہی تھا دیکھتے ہی نہ علیک نہ سلیک ناحق ہزارون صلواتین سنانی شروع کر دین لیکن اوس بیچاری نے
بالکل دم نہ مارا بلکہ نہایت شفقت سے کہنے لگی اے بچہ فی الحقیقت تجھے میرا انتظار نہایت شاق گذرا ہوگا لیکن ذرا
میری بھی تو رام کہانی سن لے کہ مین کیون نہین آئی اور آجتک کس دہندے مین پھنسی رہی مین نے کہا مین
سنون کیا کسی نہ کسی ایسے ہی اول جلول گورکھ دہندے مین پھنسی رہی ہونگی جسکے باعث خواہ مخواہ انسان کی

طبیعت کو الجھن پیدا ہو کہا نہین بخدا مین تیرے ہی دہندے مین پہنسی ہوئی تھی اور ا
مین نے کہا کیونکر کہا تیری زبانی تیرے مفارقت کا صدمہ سنکر میرا دل کانپ اوٹھا اور یہ خیال
آئی کہ کسیطرح شمعون کو محل سلطانی مین لے چلکر نیا خاتون سے ملاقات کرانا چاہیے لیکن رسم
سے تو مین مطلق واقف ہی نہ تھی اور بغیر واقفیت ایسے کام ہو نہین سکتے اسواسطے اوسیدن جس دن تجہہ سے
ملاقات ہوئی تھی راحیل خاتون کے مکان پر جا بیماری کا بہانہ کر سات روز برابر ایک ہی جگہہ پڑی رہی اور
رات دن اچھی طرح غور کرکے دیکھتی رہی کہ یہان سے محلات مین جانیکا کونسا وقت اور کیا دستور مقرر ہے اور روز
سے روزمرہ کیا خبر آتی ہے اور کیونکر آتی ہے اور ہفتہ مین کوئی دن ایسا تو نہین ہے جسکے واسطے کوئی نیا طریقہ
مقرر ہو جب ان تمام حالات سے بخوبی واقف ہو گئی تو وہان سے اوٹھ اپنے مکان پر جا سیدہی تیرے پاس دوڑی
چلی آئی ہون مین یہہ سنکر اپنی حرکت ناشایستہ سے ازبس نادم ہوا اور سوائے اسکے کچھہ علاج نہ بن پڑا کہ خلوص
اوسکے قدمون پر سر رکھہ زار زار رونے لگا سمعا کو اس میری عاجزی پر اور بھی زیادہ رحم آیا اور فوراً میرے سر کو
بوسہ دیکر کہنے لگی **شعر** | کفر است در طریقت ما کینہ داشتن | آئین ماست سینہ چو آئینہ داشتن | بس بس
زیادہ دیوانہ پن کی باتین نہ کیجیے اگر میرے دلمین کچھہ بھی آپکی طرف سے خدانخواستہ کدورت ہوتی تو جیسے بیتُکی
اور ٹیڑھی باتین شروع ہوئین تھین مین سیدہی اوٹھکر اپنے گھر کو چلی نہ جاتی لیکن مین خود جانتی ہون کہ جب
دل قابو سے نکل جاتا ہے تو بھلا نیک و بد کا خیال نہین رہتا یہہ کہکر ایک زنانی پوشاک اپنی بغل مین سے نکال
میرے روبرو رکھدی اور کہا کل علی الصباح اسے پہنکر میرے منتظر تیار بیٹھے رہنا مین انشاء اللہ تعالے صبح ہی
صبح تمکو اپنے ساتھہ محل سلطانی مین لے چلونگی لیکن خبردار وہان پہونچکر یا تو زیادہ گفتگو نکرنا اور جو بولو تو تذکیر
و تانیث کا بخوبی لحاظ رکھنا ایسا نہو زیادہ مزے مین آنکر تم بھی ذلیل ہو اور مجھے بھی بوڑہے چونڈے سے بازار کے
بہاؤ جوتیان کہانی پڑین مینے کہا استغفر اللہ کیا تمنے مجھے بالکل دیوانہ ہی سمجھہ لیا ہے بھلا زنانی پوشاک پہنکر کوئی
بھی مردانی بولی بولا ہے جو مین ہی بولونگا بلکہ یہہ پوشاک تو دیکھئے مردانہ بھیس بدل کر بھی اپنا اثر زایل ہونے دیتی
ہے یا نہین یہہ سنکر سمعا بہت ہنسی اور مساک اللہ بالخیر کہکر سیدہی اپنے گھر کو چلتی ہوئی مین نے اوسکے جاتے ہی
کپڑونکی بقچیہ کو ٹٹولا دیکھتا کیا ہون ایک غرارے دار پاجامہ ہے ایک بڑی بڑی کھلی آستینون کا کرتہ ایک جالدار

پشواز شخنون تک ایک محرم پوش مثل گلو بند کے ایک دستی رومال ایک برقع کے واسطے نہایت چوڑی چادر کچھ
چوٹی کے مصنوعی بال اور دو آویزے آنکڑے دار مین اس سارے سامان کو بڑی دیر تک ایک حیرت کی نظر سے
دیکھہ دیکھہ کر مسکراتا رہا بعدہ یکا یک یہہ خیال آیا ذرا اسے پہنکر تو دیکھئے آیا کچہہ صورت مین فرق بہی ہوتا ہے
یا نہین یہہ سوچکر پہلے تو اونہین بالون کا مثل یہودنون کے جوڑا باندہا بعدہ کانون مین آویزے لٹکائے
پہر تمام کپڑے پہن آئینہ کے سامنے جو بیٹہا واللہ باللہ مین خود اپنی صورت پر دہوکہا کہا گیا یعنی ہرگز تمیز
نہین ہوتی تہی کہ مین شمعون ہی ہون یا کسی یہودن کی نا کتخدا لڑکی یہہ دیکہکر تو البتہ نہایت میری طبیعت
خوش ہوئی کیونکہ محل مین دخل پانے کا اب کسیطرح شک باقی نہین رہا بعدہ وہ تمام کپڑے باحتیاط اوتار
ایک رومال مین باندہ رکہے لیکن تہوڑی دیر نہ گذری تہی کہ پہر یکا یک دل مین یہہ خبط سمایا کہ واللہ اعلم
ایسے ہی شکل سابق تبدیل لباس سے ہیئت بدلتی ہے یا نہین یہہ سوچکر پہر اوسیطرح بناو سنگار کرنا پڑا اور کپڑے
اوتار ڈالنے کے بعد پہر وہی خبط دلمین سمایا غرض اسی ادہیڑبن مین وہ تمام پہاڑسی رات آنکھون مین
کٹ گئی اور صبح تک کئی بار کپڑے پہنے اور اوتارنے کا اتفاق ہوا اتنے مین خدا خدا کرکے سورج نکلا اور ربی سمعا
صاحب دفعتاً اپنے وعدہ کے موافق تشریف لائین مین تو تیار یہودنون کی شکل بنائے ہوئے بیٹہا ہی تہا دیکہتے
ہی ساتہہ ہولیا اور آہستہ آہستہ شوق دیدار کا مضمون مختلف عبارت سے بیان کرتا ہوا محل کے دروازہ
تک پہونچا وہان دربانون نے اجنبی جانکر ہم دونون کو روکنا چاہا لیکن سمعانے دو چار صاف صاف پتے
دیکر میری طرف اشارہ کیا کہ انکو راحیل خاتون نے کوہین لیا کی ملاقات کیواسطے بہیجا ہے یہہ سنکر سب خاموش
ہورہے اور ہم دونون بلا دغدغہ اپنے اپنے برقع سرون سے اوتار محل سلطانی کے اندر جا داخل ہوئے جب تمام
ڈیوڑہیان طے کرلین تو دیکہتا کیا ہون وہ غیرت انجمن رشک دہ نسرین ونسترن ایک برآمدہ مین کرسی زرنگار
پر وہی سیاہ لباس ماتمی جو قبل نکاح کے طلاق والے دن پہنایا گیا تہا زیب تن فرمائے کبیدہ خاطر سی خاموش
بیٹہی ہے اور خواصین چارون طرف اپنے اپنے عہدون پر بے تکلف کہڑی ہوئی طبیعت بہلانے کے واسطے اپنی
ہنسی چہل لگی کررہی ہین مین مدت بعد وہ چاند سا مکہڑا دیکہتے ہی کلیجہ پکڑکے بے اختیار زمین پر بیٹہہ گیا اور لیا خاتون
نے بہی نگاہ اوٹہاتے ہی پہچان لیا کہ یہہ شمعون ہے لیکن بل بے تیرا ضبط اور اف رے تیری رازداری باوجود

اضطرابی دل کے تعلق جگہہ سے حرکت نہ کی اور اصلاحتون پر سیل تک نہ آنے دیا بلکہ نہایت تکلف سے بیگانہ وار گردن پھیر
فرمانے لگی یہہ کون ہے سمجھا تو ایک آفت کا پرکالہ تھی فوراً انتشار دلی دریافت کرکے کہنے لگی خداوند نعمت یہہ لڑکی
آپکی خالا عزیزا خاتون کی بیٹی ہے ستی خاتون اسکا نام ہے لیکن حضور بیشک اس سے واقف نہون گی کیونکہ عزیزا
خاتون آپکی پیدایش سے پہلے سوبہ آنجخل کو جو اسی روس کی شمالی سمت مین واقع ہے اپنے خاوند کے ساتھہ چلی
گئی تہین آج ہی رات کو مدت مدید بعد تشریف لائی ہین چونکہ اس لڑکی کو آپکی ملاقات کا حد سے زیادہ شوق
تھا اسلئے میرے ساتھہ بہیجدیا ہے کہ دو گھڑی دل بہلاکر اپنا جی خوش کرآوے اور وہ بہی یقین ہے دوا یکدن
مین آپکے دیدار محبت آثار سے اپنی آنکھین روشن کرین یہہ سنتے ہی لیلا خاتون دوڑ کر میری چھاتی سے لگ گئی
اور نہایت خوش ہوکر کہنے لگی ع مرحبا مرحبا طعال طعال ۞ اے بہن واللہ ثم باللہ مین تیری اس محبت سے
اسقدر خوش ہوئی ہون کہ اگر کوئی ہفت اقلیم کا خزانہ بخش دیتا تو بہی اتنا خوش نہوتی ہان محبت کے یہہ ہی
معنی ہین اور پیار اسی کو کہتے ہین شعر دوردستان را بہمت یاد کردن خوشتر است | ورنہ ہر نخلے بپائے خود ثمر می افگند
یہہ کہکر تمام خواصونکو اپنے پاس سے ہٹادیا اور مجھے تنہا ایک علیحدہ کمرے مین لیجاکر نہایت غصے سے کہنے لگی فرمائیے آج
کدہر راستہ بہول پڑے مین نے کہا کیا آپ نہین جانتین ہم لوگ گدائے کوچہ حسن ہین ملکہ سمجھکر ادہر بہی آنکلے
ہین کہ شاید ایسی عالیجاہ سرکار سے ہمارا بہی سوال پورا ہوجائے شعر تو وفا باد گران کن کہ من خستہ دل
زندہ از بہر ہمینم کہ جفائے تو کشم ۞ یہہ سنتے ہی آنکھون مین آنسو بہرلائے اور فرمایا اگر یہہ ہی کالی کفنی سلطنت کی
نشانی اور ملکہ ہونے کی پہچان ہے تو بس سب کچھہ بہر پایا آپ جیتے اور ہم ہارے شعر ازبسکہ رفو زدیم و شد چاک
این سینہ ہمہ بدوختن رفت ۞ مین نے کہا نہین آخر یہہ تو فرمائو معاملہ کیا گذرا ارشاد ہوا جو کچھہ معاملہ گذرا ہے
اوس سے سارا زمانہ آگاہ ہے یعنی پہلے ہی دن وزیر نے محل مین آنا جانا تہا سو مینے کہلا بہیجا بغیر ایام عدت گذرے
ہوئے مین آپکے سامنے ہرگز نہین آسکتی اور نہ یہہ لباس ماتمی اوتار سکون اوسی دن سے کافور خواجہ سرا کو
حکم ہوگیا ہے جسوقت ملکہ یہہ ماتمی لباس تبدیل فرمائین اوسیوقت فوراً ہمکو اطلاع دیجائے لیکن نہ عدت کے دن
پورے ہونگے نہ مین ماتمی لباس اوتارونگی باقی رہا دوسرا معاملہ جو خاص میرے دل پہ گذرا ہے اوس سے سوائے
عالم الغیب کے کوئی واقف نہین یہانتک کہ آپ بہی دیدہ و دانستہ انجان بنے جاتے ہین شعر

کسے ز پرسش احوال من نمی آید بغیر گریہ کہ آید بحال خویش مرا یہہ مژدۂ فرحت انگیز سنکر یکبارگی تمام خدشے
میرے دل کے دور ہوگئے اور فوراً افسون محبت دم کرکے دوبارا اوس رشک پری کو شیشے مین اوتار لیا یعنی
اس تعلی کے ساتہہ قصۂ غم مفارقت بیان کیا کہ تمام غیظ و غضب جو میرے بیہودہ طعن و تشنیع سے پیدا ہوا تہا
بالکل فرو ہوگیا بلکہ نہایت رحم و کرم سے ارشاد ہوا بس بس کلیجہ مونہہ کو چلا آتا ہے خدا کیواسطے اس قصہ جانکاہ
کو جلنے دو اور یہہ فرماؤ کوئی تدبیر اس قید فرنگ سے رہا ہونے کی بہی ممکن ہے یا نہین مین نے کہا تدبیرین
تمام عقل کے ساتہہ ہوا کرتی ہین اور یہان پہلے ہی ہوش و حواس عقل و خرد جو کچہہ جمع پونجی رکہتے تہے حضرت عشق
کی نذر کرکے پہر ہم کیا جانین تدبیر کسے کہتے ہین اور قید فرنگ کس جانور کا نام ہے سمعاً کا خدا بہلا کرے جسنے
یہانتک بہی پہونچا دیا ورنہ ہمارے تو فرشتونکو بہی تمام عمر یہہ چلتا ہوا نسخہ نہ سوجہتا **شعر**

از منزل مقصود دل آگاہ نمی بود	گر بدرقۂ لطف تو ہمراہ نمی بود

یہہ سنکر فرمایا ہمنے ایک تدبیر سوچی ہے
بشرطیکہ خداوند کریم راس لائے اور تم بہی اپنے تئین بالکل دیوانہ بن ہی مین نہ ڈال دو مین نے کہا وہ کیا
تدبیر ہے فرمایا ابہی پرسون شب کو زلزلہ آیا تہا اوسکے باعث ایک برج اسی محل کا خدا کی قدرت سے خود بخود
شق ہوکر نصف سے زیادہ زمین کے اندر غرق ہوگیا اور اتفاقیہ اوسکے چبوترے کے نیچے سے ایک سرنگ قد آدم
گہری نکل آئی مینے جو کا فور خواجہ سرا سے اوس سرنگ کا حال دریافت کیا تو کہنے لگا خداوند نعمت یہہ سرنگ نہین
قلعہ معلی کی پرانی بدررو ہے جو خاص محلون مین ہوکر یہان سے چار کوس کے فاصلہ پر دریاے وسٹولا مین
جا ملی ہے لیکن جب سے قلعہ معلی کے مکانات کو دوبارا کرسی دی گئی ہے اس بدررو کو بیکار سمجہکر بند کروا دیا
گیا ہے مین نے یہہ مضمون سنتے ہی تمام خواصون اور لونڈیون باندیونکو منع کر دیا کہ خبردار اسطرف کوئی بغیر
میری اجازت کے نہ آیا جایا کرے کیونکہ مستورات کے واسطے ایسے مقام نہایت خطرناک سمجہے جاتے ہین اور جبکہ
سے منتظر ہیں ٹہیا ٹہا اپنی رازدار خاص کو جو شل میرے دل پر چوٹ کہائے اور طبیعت پر صدمہ اوٹہائے بیٹہی ہے
اوسکے اندر بہیجکر اصل حال دریافت کروایا کہ فی الحقیقت اسکی صورت کیا واقع ہوئی ہے اور کہانتک اسکی ہئیت
سے آگے کو بڑہتی چلی گئی ہے لیکن وہ بسبب خوف کے تنہا بہت دور تک نہ جا سکی جس سے صاف صاف حد سرنگ کا
پتہ لگ جاتا تاہم اسقدر بیان کرتی ہے کہ یہہ بدررو خاص ثمن برج کے نیچے ہوکر فصیل قلعہ کے باہر سیدہی جنوب

کیطرف چلی گئی ہے اور کہین کہین اسکے اندر بسبب مسماری اور زمین کی ناہمواری کے شعاع آفتاب کی جہلک
بہی پڑتی ہے اب اگر تم کچہہ ہمت کرو اور کسیطرح اس بدرروکا پتہ ڈہونڈہ نکالو تو یہان سے نکل چلنا کچہہ بڑی بات
نہین معلوم ہوتا مینے یہہ سنتے ہی جہاتی سے لپٹا کر موںنہہ چوم لیا اور کہا فی الحقیقت نہایت معقول تدبیر سوچی
انشاء اللہ تعالے جہانتک ممکن ہوگا مین اسمین کوشش کرونگا اور یقین ہے شمن برج کے سہارے سے اسکا سراغ بہی
بسہولت ہاتہ مین آجائے لیکن یہہ تو فرماؤ شیلنڈا کون ہے جسکو یہان پہونچتے ہی آپنے اپنا رازدار بنالیا
ایسا تو نہو انجام کار خدانخواستہ کسیطرح کی ندامت اوٹہانی پڑے شعر کے بہ نامحرمی چاک جگر خواہم نمود
سن کہ زخمش را نہان از چشم سوزن داشتم ٭ فرمایا نہین نہین وہ دراصل فرنگزر سے کچہہ علاقہ نہین رکہتی اور
نہ خاص اس ملک کی رہنے والی ہے فقط گردش ایام نے اوس بیچاری کو جکڑ مین ڈال رکہا ہے انشاء اللہ تعالے
اپنے قصے سے فرصت ملی تو مفصل حال اوسکا بہی بیان کرون یا شیلنڈا سے کہون وہ خود سنادے اب چلو
تمہین باغ کی سیر کرالاؤن اور اس بہانہ سے اوس بدررو کی بہی صورت دکہادون یہہ کہکر اوٹہہ کہڑی ہوئی
اور کمرے کے باہر پہونچکر چپکے سے شیلنڈا کو بلایا جب وہ پاس آئی تو میری طرف اشارہ کرکے فرمانے لگی دیکہہ لے
یہہ وہی ذات شریف ہین جنکے واسطے رات رات بہر تڑپتے گذرجاتی تہی اور تو بہی نہایت زیارت کی مشتاق تہی
شعر | اینست کہ خون کردہ و دل بردہ بسے را | بسم اللہ اگر تاب نظر ہست کسے را | اوسنے دیکہتے ہی کہا
سبحان اللہ خوب تدبیر ملاقات کی نکالی اب یقین ہوگیا کہ انکی ذات سے اوس بات کا سرانجام بہی خاطر خواہ ہوجائیگا
شعر | در وقت خود چو غنچہ گرہ باز میشود | ممنون شدن ز ناخن رندان چہ لازم ہست | اتنے مین کافور خواجہ سرا
گہبرایا ہوا باہر سے آیا اور لیلا خاتون کی خدمت مین عرض کرنے لگا خداوند نعمت حضور اس لڑکی کو پہچانتے
بہی ہین یا نہین یعنی بالیقین فرماسکتی ہین کہ یہہ ہماری بہن ہی ہین اوسنے جواب دیا تو بہی بڑا بیوقوف آدمی ہے مینے
اپنی خالا کو تو آج تک دیکہا ہی نہین اسے کیا جانون میری بہن ہے یا نہین اور یون ہونے مین شک کیا ہے جب
والدہ صاحبہ نے بہیجا ہے اور میری خالا کی لڑکی ہے تو بہن نہوئی تو کون ہوئی عرض کیا نہین یہہ آپکی خالا کی
لڑکی نہین ہے پوچہا تو نے کیونکر جانا جواب دیا مین ابہی اتفاقیہ حضور کی والدہ ماجدہ کی خدمت مین حاضر ہوا
تہا فرمایا آج ملکہ کا مزاج کیسا ہے مین نے عرض کیا اسوقت تو نہایت خوش بیٹہی ہوئی اپنی بہن سے باتین کررہی

ہین پوچھا بہن کون مینے کہا وہ ہے آپکی ہمشیرہ عزیزہ خاتون کی لڑکی جو کل شب کو صوبہ آپچیل سے تشریف
لائی ہین فرمایا نہین ہمارے یہان تو کوئی بہی نہین آیا اور نہ ہم جانین عزیزہ کون ہے اور آپچیل کدہر ہے
مینے عرض کیا پہر حضور خود تشریف لے چلکر بلاحظہ فرمالین ارشاد ہوا اچہا تو چل ہم آتے ہین لیکن ایسا نہو ہمارے
پہونچنے تک وہ کسیطرف کو کہسک جائے اسیواسطے غلام دوڑا ہوا چلا آیا ہے اور یقین ہے آپکی والدہ صاحبہ
بہی عنقریب تشریف لاتی ہونگی یہہ سنتے ہی مین سُن ہوگیا اور ہاتہہ پاؤن خوف سے تہرتہر کانپنے لگے کہ اب
کوئی صورت جان بچنے کی ظاہر نظر نہین آتی

رباعی

افسوس کہ گذشت عمر بیہودہ تلف ‖ دنیا بتعب گذشت و دین رفت زکف
رنجید خدا و خلق راضی نشدند ‖ ضایع کردیم پارۂ آب و الف

لیکن اوس رشک مسیحانے زور سے میرے ہاتہہ
کو دبا کر آہستہ سے فرمایا گہبراتا کیون ہے جو گذر گیا دیکہہ لیا اور جو گذرے گا دیکہہ لین گے آپچیل کچہہ ہجر کی
شب اور روز تعب تو ہے ہی نہین جسکی صورت دیکہتے ہی کلیجہ پہٹ جائیگا یا جسکے آتے ہی ہوش و حواس جاتے
رہین گے دم اولٹ جائیگا بلا سے ایکبار نہین ہزار بار آوے ہوتا ہی کیا ہے

شعر

دل بشد جان برفت و دین گم شد ‖ شدنی شد دگر چہ خواہد شد

پہر ٹیلڈا کیطرف کچہہ اشارہ کرکے علانیہ
حکم دیا دیکہہ تو والدہ صاحبہ آتی ہین یا نہین مجہے بہی یہہ مضمون سنکر کچہہ تشویش سی پیدا ہوگئی ہے کہ آیا
سمعا سچی ہے یا کافور یہہ سنتے ہی ٹیلڈا چلتی ہوئی اور آپچیل خاتون کو خاص محل کے دروازے پر جا لیا
جسوقت اوسنے سواری سے نیچے قدم اوتارا اسنے نہایت آداب سے تسلیم کو گردن جہکا کر عرض کیا اگرچہ آپکو
نصیحت کرنا یا دانائی کی بات بتانا آفتاب کو چراغ دکہانا ہے لیکن بعضے وقت غیظ و غضب کے سبب خود بخود انسان
کی عقل پر ایسا پردہ پڑ جاتا ہے کہ مطلق نیک و بد کی تمیز نہین رہتی اسواسطے مین آپکی خدمت مین ملکہ
کیطرف سے گذارش کرنے دوڑی ہوئی آئی ہون کہ اس راز سربستہ کے افشا کرنے کا کچہہ انجام بہی آپنے
سوچ لیا ہے یا نہین جواب دیا انجام ہی کیا سوچنا تہا اور ہوگا ہی کیا ٹیلڈا نے جلکر کہا ہوگا تو کچہہ نہین لیکن
علاوہ بیچارے دو شخصون کی جان جانے کے حضور کی چوٹی منڈوا کر شہر سے باہر نکلوا دیا جائیگا بہلا یہہ تو سوچیے
لیا خاتون کو اپنی عزت کا خوف نہین ہے اور کیا وہ اوسکو سزا نہین دلوا سکتی تہین لیکن کیا کرین سوقت ہی
ایسا آن پڑا کہ آپ ہی آپ لہو کے سے گہونٹ پیکر چپکی ہو رہین اور ہرگز اس بہید کو کسی پر ظاہر نہین ہونے دیا

آیندہ کیواسطے البتہ اوسے بخوبی علحدہ لیجاکر سمجھا دیا گیا ہے اگر دوبارہ ایسی حرکت کریگا تو دیکھئے گا وہ کیہہ کیہہ
راحیل خاتون نے جو خواص شاہی کو اسقدر برہم اور بگڑا ہوا دیکھا دم بخود کھڑی کی کھڑی رہگئی اور کہنے لگی
اب مین کیا کرون تمانو کے سامنے تو اپنی بہانجی ہونے سے بالکل انکار کر چکی ہون ٹیلیڈا نے کہا کیا اوس انکار
کا کچھہ علاج نہین ہو سکتا لیکن آپکو منظور ہی ہو اسپر راحیل نے تھوڑی دیر تامل کرکے جواب دیا اچھا جو کچھہ وقت
پر بن پڑیگا دیکھا جائیگا یہہ کہکر کچھہ غصہ مین بہری ہوئی کچھہ ٹیلیڈا کی باتون پر ڈری ہوئی آہستہ آہستہ
دل سے مباحثہ کرتی ہوئی محل کے اندر داخل ہوئی لیکن جسوقت مجھے لیا خاتون کی برابر بیٹھے دیکھا یکبارگی تمام
مباحثے بہول گئی اور سر سے پاؤن تک آگ بگولا بنکر چاہا جو ہو سو ہو اسکے خرمن ہستی کو اوسیوقت جلا کر خاک
سیاہ بنادون لیکن مینے دور سے دیکھتے ہی خوشامد کے مارے ایسا جھک کر فراشی سلام کیا کہ اوسکے پدر سوختہ
کو بھی تمام عمر کسی نے نکیا ہوگا اوس سلام سے البتہ کچھہ ٹہنڈی پڑگئی اور ایسا خداوند کریم نے اوسکے دل مین رحم
ڈالا کہ یکایک میری طرف سے گردن پھیر کر سمعا کیطرف مخاطب ہوگئی اور ہنسکر کہنے لگی اے بڑی بی تم بہی کتنی
عقل کی پوری ہو اگرچہ یہہ لڑکی فی الواقع عزیزہ خاتون کی بیٹی ہے اور اسکی خالا راحیل بہی میری ہمنام اسی
شہر مین رہتی ہے لیکن اوس راحیل کی لڑکی لیا خاتون جسکے ملانے کو تم اسے گہر سے لیکر نکلی ہو ایک تاجر زادہ
یعقوب نامی سے بیاہی ہوئی ہے جسکا مکان چرچ اسٹریٹ نمبرہ ۴ پر ہے اور وہ فقط روئی کی سوداگری کرتا
ہے بھلا کہان اوس بیچارہ کا مکان اور کہان محلات شاہی کی تزک وشان تمہین اتنا نہ سوجہا مین اسے لئے
کہان جاتی ہون اور کیا گہر والون نے بہیجتے وقت کچھہ پتہ بہی نہین بتادیا سمعا نے کہا بی بی مین بدبختی کی ماری
قلعہ معلی کے نزدیک پہونچکر کہین ایک سوداگر سے پوچھہ بیٹھی کہ لیا خاتون کا گہر جو یعقوب سے بیاہی گئی ہے کہان
ہے اوسنے جوابدیا لیا خاتون کی مانے تو یعقوب سے طلاق دلوا کر مدت ہوئی اوسے بادشاہ کے حوالے کردیا اگر تجھے
ملاقات کرنی منظور ہے تو محلات شاہی کے اندر جاکر ملکہ کے نام سے دریافت کرلے مین یہہ سنکر اس بیچاری لڑکی
کو اپنے ساتھہ لئے ہوئے سیدہی یہان چلی آئی ورنہ بہلا چنگا سب کچھہ نشان پتہ معلوم تہا راحیل نے کہا بیشک
میری لڑکی کے پہلے خاوند کا نام بہی یعقوب ہی ہے اور یہہ اتفاقیہ امر ہے کہ کل خاندان کے خاندان کا نام اسقدر
مطابق آن پڑے لیکن کیا تو نہین جانتی ہماری قوم مین اکثر ایک ہی قسم کے نام ہوتے مین اور وہ سب آباہم

القب ہے بوجہ احسن جدا جدا پہچان لئے جاتے ہین چنانچہ اس لڑکی کی خالا کا نام راحیل سلیمان ہے اور مجھے راحیل
موسیز کہتے ہین سمعانے کہا اتنی ہی کم بخت عقل ہوتی تو اسقدر بکھیڑا ہی کیون پڑ جاتا یہ کہکر میرا ہاتھ پکڑ لیا اور
کہا چل بیٹا چل اب مین تجھے یعقوب کے مکان پر لیچلون خیر اس بہانہ سے محلات شاہی کی بھی زیارت لکھی ہوئی
تھی سو نصیب ہوگئی اور لیا خاتون کی خدمت مین عرض کیا خداوند نعمت حضور بھی میرے بوڑہے چونڈے کی
شرم کرکے تقصیر معاف فرمائین آیندہ انشاء اللہ تعالے ایسا قصور ہرگز نہوگا **شعر** بدین سپاس کہ مجلس منور ست بتو
گرت چو شمع جفائے رسد بسوز و بساز ؛ اوس معدن لطف وکرم نے نہایت مہربانی سے ارشاد فرمایا اے بڑی بی
اسمین تقصیر کی کیا بات تھی خیر ہولے سے تم ادہر چلی آئین مجھے بھی دو گھڑی تمہارے ساتھ باتین کرکے اپنا دل
بہلا لیا اگر ابھی جانے کو جی نچاہتا ہو تو اور تھوڑی دیر بیٹھ جاؤ یہہ سنکر بیٹھنے جاتا پھر بیٹھ جاؤن لیکن سمعانے
راحیل کی تیورہ بدلے دیکھکر بیٹھنے نہ دیا اور زبردستی مجھے اپنے ساتھ لیکر محلون سے باہر نکل آئی جسوقت تمام
ڈیوڑہیان طے ہوچکین اللہ پہرے چوکی والون کا بھی ٹنٹا چک گیا تو کہنے لگی دیکھا آج اس حرامزادی نے مفت مین
حلال کروایا ہوتا لیکن زندگی کے دن باقی تھی کہ چھری پھرتے پھرتے کند ہوگئی خیر اب تم اپنے گھر تشریف لیجاؤ مین بھی
اپنے مکان کو جاتی ہون انشاء اللہ تعالے کسیوقت فرصت ملی تو پھر ہو جاؤن گی یہہ کہکر وہ تو ایک گلی مین گھس گئی
اور مین بازار بازار پھرتا اڑتا ہوا اپنے مکان کو چلا آیا لیکن چین کس کمبخت کو پڑتا تھا اور دل کس مردود کا اوس
ویرانے مین بیٹھنے کو بھی چاہتا تھا خصوصاً جب سے اوس بدرو کا حال سن پایا تھا اور بھی پیٹ مین گدگدیان سی
اوٹھہ رہی تہین کہ کسیطرح ابھی اوسکا سراغ ملجائے اور آج ہی اپنے معشوق کو لیکر یہان سے چلتا پھرتا نظر آؤن
چنانچہ مکان پر آتے ہی زنانی پوشاک پھینک پہانک فوراً شہرپناہ کے باہر ثمن برج کے نیچے جا پہونچا اور رات
دن اوسی شغل مین مشغول رہنے لگا یعنی اپنے قیاس پر اطراف وجوانب مین دیکھتا بہالتا کبھی ثمن برج سے دریا کے
رستو لا تک جاتا تھا اور کبھی دریا سے رستو لا سے ثمن برج تک آتا تھا اور جابجا تھوڑے تھوڑے شبہ پر گز گز ادہر
ادہر دو دو گز تک نیچا زمین کو کہود کر پہینکدیتا تھا لیکن باوجود اس محنت شاقہ کے مطلق کہین کوئی نشان نظر نہ آیا
بلکہ یہہ بھی ثابت نہوا کہ کسی زمانہ مین کوئی بدرو اسطرف ہو کر نکلی بھی تھی یا نہین آخرکار جھک مار کر چپکا ہو رہا
اور اپنے دل نے یہ سمجھا کہ شاید ملیکہ نے صرف لیا خاتون کے خوش کرنیکو یہہ فقرہ سنا دیا ہے غرض اسی خیال سے

رفتہ رفتہ اوس بدررو کی تلاش تو جاتی رہی لیکن وہ میدان ثمن برج سے دریاے وستولا تک میری جاگیر مین آگیا کیا معنی گھربار چھوڑکر رات دن وہین پڑا رہتا تھا اور مراقبون کیطرح ادھر اودھر کے چکر لگاکر صبح سے شام کردیتا تھا ایک دن اتفاقیہ دوپہر کے قریب کہین تمازت آفتاب سے گھبراکر جو مین ایک غار مین اوترگیا تو دیکھتا کیا ہون ایک پختہ لداؤ قریب ڈیڑہ بانس کے اصل سطح زمین سے نیچا سیدہا شمال سے جنوب کو چلا گیا ہے اور مین ثمن برج کے مقابلہ مین واقع ہے مینے اوسے دیکھتے ہی اپنے دل مین کہا ہو نہو یہہ ہی قلعۂ معلی کی بدررو ہے کیونکہ جو جو نشان لیاخاتون نے ثیلیڈا کی زبانی ارشاد فرمائے تھے وہ سب اسمین پائے جاتے ہین یہہ سوچکر اوسیوقت اوسے کھودنا شروع کیا اور شاموں شام بخوبی ایک آدمی کے گھس جانے کے موافق راستہ بنا لیا لیکن چونکہ ایسے مقامات پر یکایک جرأت کرکے گھسنے مین جان جانے کا خوف ہے اسواسطے تین روز تک برابر مین اوسی غار کے مونہہ پر بیٹھا ہوا انتظار کرتا رہا اور چوتھے روز سر شام توکلت علی اللہ کہکر نقب کے اندر داخل ہوگیا فیوزن نے کہا آپکا قطع کلام ہوتا ہے بھلا یہہ بھی تحقیق ہوا ایسے مقامات مین جان جانے کا کیا باعث ہے اور کیون لوگ جاتے ہوئے خوف کرتے ہین شمعون نے جواب دیا ظاہرا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ شاید وہان کی ہوا قابل تنفس کے نہین رہتی لیکن یہہ نہین معلوم کیون نہین رہتی اور اوسمین کیا شئے آمیز ہوجاتی ہے یہہ سنکر فیوزن شاہزادۂ عالیجناب کا مونہہ دیکھنے لگا اسکے یہہ معنی کہ اگر تصدیعہ نہو تو حضور ہی ارشاد فرمائین اسواسطے شاہزادۂ گردون رکاب نے نہایت مہربانی سے فرمایا شیر دہم تمکو تمہارے ہی علوم کے موافق سمجھائے دیتے ہین یہہ تمام فساد کاربونک ایسڈ ہوا کا ہے جو انسان کے تنفس اور نباتات کے سڑنے اور جلنے سے ہمیشہ پیدا ہوتی رہتی ہے اور یون معدنیات مین چونے کے ہمراہ بھی ملی ہوئی بکثرت موجود ہے کیونکہ یہہ ہوا مرکب ہے ایک حصہ کاربن اور دو حصہ اوکسیجن سے اور کاربونیٹ اوف لایم کو سلفیورک ایسڈ کے ساتھہ ملانے سے تیار ہوجاتی ہے لیکن ۲۳ درجہ کی سردی مین یہہ مرکب سطح جہان کی ہوا کے دباؤ سے پتلا بشکل سیال کے ہوجاتا ہے اور سیال سے پھر ہوا ہوتے وقت اسقدر سردی پیدا کرتا ہے کہ نعوذ باللہ من ذلک چنانچہ اگر سیال کاربونک ایسڈ کو ایکشیشہ کی بوتل مین اونڈیل لین تو کچھہ کاربونک ایسڈ تو ہوا کی صورت بنکر باہر نکل جائیگا اور کچھہ بزفانی سردی کی کثرت سے خود بخود جمکر ثقیل کاربونک ایسڈ ہوجائیگا اس ثقیل کاربونک ایسڈ مین ایتھر ملا؟ ... سے یہانتک

سردی پیدا ہوتی ہے کہ آہین پارہ جمکر مثل سیسہ کے سخت ہوجاتا ہے اور وزن متناسبہ اسکا سطح جہان کی ہوا سے
بہت بھاری ہے اسیواسطے اکثر یہہ ہوا یعنی کاربونک ایسڈ عمیق غارون اور راندہ کوئون اور بند مکانون میز
جمع ہوکر تہ نشین ہوجاتی ہے اور انسان یکایک اوسمین جا نہین سکتا کیونکہ اسکی بو اسقدر تیز ہے کہ سانس لیتے
لیتے ہی آدمی کا دم نکل جاتا ہے اور دوسرا مرکب کاربن کا جو ہیڈروجن کے ساتھہ ہوتا ہے وہ اس سے بھی عجیب تر
اور انسان کا دہوکہ دینے والا ہے کیونکہ وہ بند پانی اور دلدل کی زمین مین نباتات کے سڑنے سے پیدا ہوجاتا
ہے اور اوکسیجن کے ساتھہ ملتے ہی فوراً جل اوٹھتا ہے اوسے کاربیوریٹڈ ہیڈروجن یا مارش گاز کہتے ہین اور
عوام الناس سمجھتے ہین یہہ چھلاوا ہے اور اگیا بیتال اوسی کا نام مشہور کرتے ہین اسکے سونگنے سے آدمی کو جاڑے
کا بخار بھی آنے لگتا ہے یہہ مسائل حکمت شاہزادہ عالی تبار کی زبانی سنکر فیروزن آشفتہ حال شکریہ آداب بجالائی
اور توصیفاً اس شعر کا مضمون اپنی زبان مین ادا کیا **شعر** من نمیدانم کہ این جنس سخن را نام چیست
نے نبوت میتوانم گفتنش نے ساحری بعدہ شمعون سے مخاطب ہوکر کہنے لگا ہان دوست پہر اوس نقب مین داخل ہونے
کے بعد کیا معاملہ آپکو پیش آیا اوسنے جواب دیا معاملہ ہی کیا پیش آتا تھا بفضل ایزد منان آدہی رات سے پہلے پہلے
مین اوس نقب کو طے کرگیا اور موافق اپنی خواہش کے عین محلات شاہی کے اندر جا نکلا اوس وقت کی خوشی مین کچھہ
بیان نہین کرسکتا ایسا معلوم ہوتا تھا کہ آج فرط بالیدگی سے غنچۂ دل سینہ مین نہین سمائیگا یا پیراہن جسم زار قبائے
گل کیطرح تنگ ہوکر پاش پاش ہوجائیگا لیکن ایک طور کا وغدغہ جو لگا ہوا تھا اسواسطے جوش نشاط نے حد اعتدال
سے آگے قدم نہ بڑہایا اور مین دشمنون کے خوف سے جھجک کر وہین کا وہین ایک کونے مین دبک رہا غرض جبوقت آدہی
رات ڈہل گئی اور تمام محل والے آپ آپکو سو رہے تو مین آہستہ آہستہ اوس نقب سے چورونکی مانند نکل سیدہا لیا
تہا تون کے کمرے مین جا داخل ہوا دیکھتا کیا ہون وہ شمع شب افروز تنہا ایک چوکی پر بیٹھی اپنے معبود سے لو لگائے
متصل اشک گرم آنکھون سے بہا رہی ہے اور آہستہ آہستہ سوز غم مفارقت کی شکایت مین یہہ شعر پڑہتی جاتی ہے

دارم امشب گرمئی در سر کہ شعلہ زبانہ	تا سراپائے وجود خود نہ سوزانم چو شمع
ہمچو صبح یک نفس باقی است گو دیدار یار	دلبرم گر رخ نماید جان برافشانم چو شمع

ہون یہہ کیفیت دیکھتے ہی ایک حالت وجد مین پروانہ کیطرح اوسکے قدمون پر گر پڑا اور گرتے ہی کچھہ ایسی بے ہوا بندی

کہ خود بخود چراغ سحری کی مانند خاموش ہوگیا اوسنے جو یکا یک مجھے اپنے قدمون سے لگا دیکھا بے اختیار اوٹھا کر چھاتی
سے لگا لیا اور فرمایا میں یہہ عالم بیداری ہے یا سوتے میں حسب مراد خواب دیکھہ رہی ہون اے شمعون تجھے میرے سر
کی قسم سچ بتا اسوقت تو کہان آیا اور کیونکر آیا مین نے کہا آپکا جذبۂ اشتیاق کھینچ لایا ہے اور اوسی راستے ہوکر
آیا ہون جس راستہ کی تحقیقات کیواسطے حکم صادر ہوا تھا یہہ سنتے ہی یکبارگی اوچھل پڑی اور فرمایا واللہ اسوقت
تو ایسی خوشخبری سنائی کہ تمام ایام مہاجرت کے شکوے دل سے دور ہوگئے نہ وہ غم رہا نہ وہ صدمۂ درد و الم رہا شعر

بے نسیم سحری غنچہ نا خندان شد | قفل از پردۂ خود ساخت کلید آخر کار

مینے عرض کیا پھر اب کیا تجویز ہے فرمایا
آجکے تیسرے دن تین گھوڑے صبا رفتار برق خرام دہانۂ نقب پر موجود رکھنا مین انشاء اللہ تعالے نصف شب
کے قریب ٹیلنڈا کو اپنے ہمراہ لیکر تمہارے پاس پہونچ جاؤن گی اوسکے بعد تمہین اختیار ہے جدہر تم مناسب سمجھنا چلے
چلنا مین نے کہا عقلمندون نے کہا ہے کار امروز را بر فردا نہ باید گذاشت نہ کہ تین دن کا انتظار یہہ کون سے
مذہب مین روا ہے شعر

شب عشرت غنیمت دان و داد خوشدلی بستان | کہ در عالم نمیماند کسی احوال فردا را

جواب دیا اسمین ایک سبب ہے یعنی خواہ مین مجھے رنجیدہ اور کبیدہ دیکھکر آدہی رات تک میرے بیٹھی رہتی ہین
اور بغیر میرے آرام کئے ہوئے میری پٹی کے پاس سے نہین سرکتین اس صورت مین اگر اونکے اوٹھنے کے بعد جانے
کا قصد کرون تو بقول تیرے بمشکل صبح ہوتے ہوتے دہانۂ نقب تک پہونچا جائے پھر اوسوقت نقب سے نکل کر
جاؤن کہان اور جو نہ نکلون تو محل والے غائب دیکھکر اپنی تدبیرون سے کیون باز آئین گے اسواسطے مین
یہہ سوچتی ہون کل صبح سے بیماری کا بہانہ کرکے اکثر تنہا رہنے کا ربط ڈالون گی اور سر شام سے پلنگ پر مونہہ
اوندہا کر خاموش پڑ رہا کرونگی جب دو روز مین تمام محل والے میری عادت سے واقف ہوجاوینگے تو تیسرے
دن بلا دغدغہ جو کچھہ کرنا ہے کر گذرونگی یعنی اول ہی شب سرنگ مین داخل ہوکر آدہی رات سے پہلے پہلے انشاء اللہ
تعالے پار ہولونگی مین نے کہا البتہ آپنے یہہ بہت دور کی سوچی اور اس حیلہ سے بیشک جو کچھہ دل کا مطلب ہے
خاطر خواہ پورا ہی ہوجائیگا اتنے مین گرجا کا گھنٹہ بجا اور مین جھٹ پٹ صبح ہونیکے خوف سے اوس بت طناز کے
قدم چومکر جس راستے سے اندر گیا تھا باہر نکل آیا بھاگنا لیا خاتون کا سرنگ کی راہ مع ٹیلنڈا
کے اور راستے مین قزاقون کے ہاتھہ گرفتار ہوکر قلعۂ اسود مین پہونچنا

وہان سے عاشق و معشوق کی جدائی ہے اور فوج الم کی چڑھائی شمعون کہتا ہے اے
شاہزادۂ گردون رکاب اس مشورے کے تیسرے دن ۱۶ اگست ۱۸۶۵ء روز یکشنبہ کو مین لے تین گھوڑے پیک
نظر سے آگے جانے والے سمند ناز کو شوخی سکہانے والے سر شام دہانۂ نقب پر جا لگائے اور وہ عیار پیشہ بہی حسب وعدہ
مع ٹیلنڈا کے مردانہ بہیس بدلے ہوئے آدہی رات کے قریب آن ہی پہونچا بس پہر کیا تہا ہم تینون اوسیوقت سوار ہو
دریاے وسٹولا کے کنارے کنارے کوہ کارپیتھین کیطرف چلدیئے اور اپنے دلمین ارادہ کر لیا کہ پولینڈ اور ہنگری
کی سرحد سے نکلکر پہاڑ ہی پہاڑ اسٹوریا کے گوشۂ شمال و مشرق مین ہوتے ہوئے سیدہے ترکستان کو اوتر چلین تاکہ
تاکہ کسی فرد بشر کو یہہ بہی نہ معلوم ہو کہ کدہر سے گئے اور کہان پہونچے چنانچہ موافق اپنے منشا کے تیسرے روز بہاگا بہاگ
بہزار خرابی قریب تین سو میل کے زمین طے کر کے کوہ کارپیتھین کو جا لیا اور وہان سے بفراغت تمام آہستہ آہستہ شکر
خدا کرتے ہوئے ترکستان کیطرف چل نکلے لیکن ابہی ترکستان کی سرحد تک نہ پہونچے تہے کہ ناگہان ۱۹ اگست ۱۸۶۵ء
روز چہارشنبہ کو دو قزاقون نے جو آپسمین باپ بیٹے ہرتے تہے اور **عیعاب و لبلاب** کے نام سے مشہور تہے درہ
کوہ سے نکلکر عالم بیخبری مین ہم تینون کو گرفتار کر لیا اور اوسیطرح دست و گلو بستہ قلعہ اسود مین لیجاکر جو بحر اسود
کے کنارے ہم جیسے اسیرون کے واسطے تیار کیا تہا اپنی ذریات کے سپرد کر دیا ہر چند مینے دہائی دی اور منت و سماجت
کہا مقصود اصلی تمہارا جو مال و متاع کے لینے سے تہا وہ پہلے ہی لے چکے پہر ہم اسیران بلا کے قید کرنے سے کیا فائدہ لیکن
ایک نہ سنی اور مطلق رحم نہ کہایا بلکہ جواب دیا تو یہہ دیا کہ اگر یون ہی مال و متاع لے لیکر چہوڑ چہوڑ دیا کرتے تو یہہ
قلعہ نقد و جنس کی حفاظت کیواسطے کیا ہم اپنے ہاتہہ سے بناتے یہہ سنکر مین خاموش ہو رہا بلکہ ایک تشویش یہہ
پیدا ہو گئی کہ شاید سواے اسیری کے کچہہ محنت و مشقت بہی کرنی پڑے چنانچہ اون ملعونون کے دفع ہو جانیکے بعد مینے
اپنے محافظین سے دریافت کیا کہ کیا ہم لوگون سے یہان کچہہ کام بہی لیا جائیگا اونہون نے کہا ابہی تو آٹہہ دس دن
تمہاری محنت و مشقت بسبب نو گرفتاری کے معاف ہے لیکن بعد اسکے تمکو بہی مثل اور اسیرونکے سب ہی کام
ادنی سے اعلی تک کرنے پڑینگے مین نے پوچہا وہ کیا کام ہین جواب دیا یہہ ہی ہل جوتنا پانی کہینچنا عمارت بنانا خراس
چلانا کیونکہ بسبب کثرت قیدیون کے یہان جتنے کام حیوانون کے ہین وہ بہی انسانون ہی سے لئے جاتے ہین مینے
جو کوئی انسان ایسا ہو کہ خود اوٹہکر پانی بہی نہ پی سکتا ہو اوسکا کیا علاج فرمایا ایسا مریض تو آج تک یہان

کوئی آیا نہین جو اوسکے علاج سے ہم واقف ہوتے البتہ آٹھوین ساتوین روز بعضے بعضے قیدی اپنی حرمزدگی سے یا کسی مرض کے سبب تھوڑی بہت کار مفوضہ مین کاہلی کر بیٹھتے ہین سو اونکو اوسی وقت عیعاب حاکم قلعہ چاتی سے پتھر باندہ کے دریاے اٹک مین ڈبو دیا کرتا ہے تاکہ دوسرونکو عبرت ہو اور آیندہ کام پڑا نہ رہ جائے یہہ سنکر تو میرے ہوش اوڑ گئے اور اپنے دل مین خیال کیا کہ ان دونون پریزادون سے جنہون نے آجتک یقین ہے خراس کا نام بھی نہ سنا ہوگا کیا ہو سکیگا اور جو کچھہ نہو سکا تو خدا جانے وہ سنگدل کس بے رحمی سے پیش آئے یہہ سوچکر خود بخود میرے آنسو چل نکلے اور لیلا خاتون اور شکیلہ بھی باوجودیکہ اوس عالم مین ہونیکے مجھے روتا دیکھہ کر بے اختیار رونے لگین لیکن وہان اس رونے بلکنے کو کون خیال مین لاتا تھا اور کسکو غرض پڑی تھی جو ہماری طرف آنکھہ اوٹھا کر بھی دیکھتا آپ ہی آپ اپنی بیکسی پر روتے تھے آپ ہی آپ برون کی جان کو صبر کرکے اور یہہ شعر پڑہ کے خاموش ہو رہتے تھے **شعر**

اے جرس تا بکے از نالہ گلو پارہ کنی	کس درین بادیہ دیدی کہ بفریاد رسید

لیکن واہ رے فلک کج رفتار تیری تفرقہ پردازی باوجود اس رنج والم کے ظالم کو ہمارا سر جوڑکے رونا بھی اچھا نہ معلوم ہوا چوتھے ہی روز کوئی ایسی تجویز دہر نکالی کہ ہم تینون سراپا درد مثل لفظ درد کے آپس مین جدا جدا کر دئیے گئے یعنی ہماری نسبت حکم قطعی ہوگیا کہ یہہ تینون ایک جگہہ اکٹھا ہونے نہ رہنے پائین خصوصا مین تو ایک ایسے کونے مین پھینک دیا گیا کہ جو شاید قلعہ اسود کا کالا پانی سمجھا جاتا ہو اب سوا کنج تنہائی اور غم جدائی کے نہ کوئی مونس رہا نہ غمگسار رہا نہ کوئی یار رہا نہ مددگار رہا لیکن ظاہرا کوئی سبب اس حکم بے معنی کا سمجھہ مین نہ آیا اسکے دوسرے دن آدہی رات کے قریب دیکھتا کیا ہون ایک عورت جوان پانزدہ سالہ دنون مین نا کتخدا چلبلی بازی مین پوری کواری نہ بیاہی ہوئی۔ امنگ پر آئی ہوئی چھم چھم کرتی میرے زندان مین چلی آتی ہے مین تو پڑا ہوا جاگ ہی رہا تھا گھونگرؤن کی آواز سنتے ہی یکبارگی گھبراکر اوٹھہ بیٹھا اور آہستہ سے پوچھا اے نیک بخت تو کون وہ آتے ہی بے تکلف میرے پاس بیٹھہ گئی اور مسکراکر کہنے لگی **شعر**

اسیر بند غمم خانمان نمیدانم	ہمای در قفسم آشیان نمیدانم

اے مونس جان مستمندان مین عیعاب حاکم قلعہ کی لڑکی ہون قبقاب میرا نام ہے جس دن تم تینون اسیر ہوکر اس قلعہ مین داخل ہوئے ہو مین اتفاقیہ ایک دریچہ مین کھڑی ہوئی جنگل کی سیر دیکھہ رہی تھی ناگاہ تیرے اوپر جو نگاہ جا پڑی ایک بیک تیر مژہ کلیجہ کے پار ہوگیا اور بے اختیار میرا جی چاہا کہ اسیوقت دہم سے کود کر اسکی چھاتی سے لپٹ جاؤن لیکن باپ کے خوف سے اسقدر جرات نکر سکی اور

کیطرف رجوع کرگئی یعنی کمال دانائی سے اپنی اس خواہش کو دوسرے وقت پر منحصر رکھا رفتہ رفتہ چوتھے روز یہہ
سمجھ مین آیا کہ ان تینون کو باپ کچھ بہانہ کرکے علحدہ علحدہ کر دینا چاہیے تاکہ قابو کے وقت زیادہ تر تردد نکرنا
پڑے چنانچہ یہہ ہی کیا اور انجام کار نتیجہ اسکا یہہ ظہور مین آیا کہ آج جو عجباب و قبلاب کسی قافلہ کی خبر سنکر باہر
کیطرف روانہ ہوئے مین بلا دغدغہ تیری خدمت مین حاضر ہو گئی - اب انصاف میرا تیرے ہاتھ اور علاج میرے مرض کا
تیرے ہی اختیار مین ہے اگر اسوقت ذرہ بھی بے اعتنائی کی تو بیشک جان میری ضائع جائیگی اور مواخذہ اسکا
روز قیامت تک تیری گردن پر باقی رہیگا **شعر**

احوال دردمندی دل بے نہایت است	ہنگام دستگیری و وقت عنایت است

یمین یہہ سنکر سشن ہوگیا اور اپنے دل مین کہا کیا خوب ہمارے ہی گلے پر تو چھری پھیری جاے اور ہمین اولٹے مواخذہ
مین گرفتار ہون نعوذ باللہ من ذالک خدا کا گھر کا ہیکو ہوا قلعہ اسود کا جیلخانہ ہوگیا نہ تمہارے ساتھہ کا لا مونہہ
کرنیکو جی چاہیگا نہ قیامت کے دن سرخروئی حاصل ہوگی یہہ سوچکر چاہتا تھا دولاتین مار کر قطامہ کو زندان کے
باہر نکال دون لیکن پھر خیال آیا اسکے ساتھہ ترکہائی سے پیش آنا اپنی راہ میں کانٹا کہ بار لگانا ہے کیونکہ جسکا ... بستر
نے یہہ گل کہلایا ہے اوسکی دشمنی خدا جانے کیا کچھہ نہ قیامت برپا کریگی اب
سے یک بیک ہنسنے لگا اور جوشیع ایسی محبت آمیز باتین کرنی شروع کی
میرے پھندے مین پھنس جائیگا لیکن استغفراللہ مین بھی ت
اولجھی ہوئی تقریر مین صبح تک پھانسے رکھا کہ ملا ...
آواز دی اور تاریکی شب کی
سحر یون چاک ہو
زیادہ ما
بھوئی چلا
عالم ا
سو
م

قبض ہوگئی لیکن لاچار بے حیا بنکے ہنسنے لگا اور ہاتھ پکڑکے اپنے پاس بٹھالیا اتنے اختلاط سے تو وہ اور بھی اترا گئین
اور ایک عجیب غمزے سے زمانے لگین آج بھی کچھ میرے مرض کا علاج کرنا ہے یا نہین شعر جفا کمن کہ دلے را نوختن ہنر است
شکست شیشہ ہنر نیست ساختن ہنر است مین نے کہا مین تو بہر طور آپکا تابعدار ہون لیکن یہہ فرمائیے کسی مریض
کو کسی مریض کا آجتک آپنے علاج کرتے سنا ہے جواب دیا خدا نخواستہ تم کس مرض مین گرفتار ہوگئے مین نے کہا سبحان اللہ
اس سے بڑھکر کیا مرض ہوگا کہ ہم تین شخص جیتے جی تمام دوست آشنا اہل و اقربا کے حساب جہنم واصل ہوگئے اور نہ فاتحہ کے
رہے نہ درود کے یہہ سنکر مسکرانے لگی اور کہا بھلا ایسا بھی کوئی بیوقوف ہوگا جو دیدہ و دانستہ اپنے تئین آفت بیجا
مین مبتلا کر بیٹھے ہان اون دونون کو کہو تو چھوڑ دینے کا کچھ مضایقہ نہین اس جواب پر مینے ایسی چپ سادھی
کہ صبح تک کسی بات مین ہان ہون کرنا بھی مطلق حرام سمجھہ لیا اور وہ بھی کچھہ اپنے دلمین تاڑ گئی مجھے زیادہ دق نکرسکی
بلکہ بہ نسبت پہلے دن کے دفع بھی جلدی ہوگئی اوسکے جانیکے بعد مین اپنا مونہہ لپیٹ زندان کے ایک کونے مین لیٹا
ر ہے گرکار ، ا ، کو گئی
رہ و زاری مناجات کرنے لگا ناگہان قریب سے پہرے کے نگہبانان محبس مین سے
ولیلاگ خالی ہاتھہ پھرتے دیکھا ہے واللہ اعلم کیا سبب ہے دوسرے نے جواب دیا
، قافلہ سمجھکر تعاقب کیا تھا وہ بادشاہ پولینڈ کا لشکر نکلا شاید وہ
ہین اونکو لوگ اطراف و جوانب مین تلاش کرتے پھرتے ہین
ٹھا ایسا نہو کوئی اس قلعہ مین بھی آکر پوچھ
ا نکی کیونکہ جب وہ تھوڑا سا
ز جانے کا ملال
دس بات کہ
ی شکار
لو سپاہ
ت

ب وہ بے چاریان کہان جاتی ہین اور کس مصیبت مین گرفتار ہوتی ہین سچ ہے شعر

دشمن تکیہ کردن الہی است | پاے بوس سیل از پا افگند دیوار را | تبقاب نے جو میرا یہہ حال

یون تمہاری اونکی کب کی دوستی تہی جو اسقدر جدائی کا ریخ کرتے ہو مینے جواب دیا جدائی کا ریخ تو کیا

کرتا مگر یہہ افسوس آتا ہے وہ یون بلا تردد رہا ہوجائین اور ہم باوجود تمہاری مہربانی کے زندان کے ز

ہی مین دہرے رہین شعر روزی ما میشود آخر نصیب دیگران | طالع برگشتہ ہمچون آسیا داریم ما

وہ بہت ہنسی اور کہنے لگی یہہ صرف تمہاری عقل کا قصور ہے بس ان دیوانہ پن کی باتون کو تو جانے دو او

فرماؤ اب ہمارا وعدہ کب پورا کیا جاویگا کیونکہ آج والدہ صاحبہ بہ سبب ملالت طبع کے کہین تشریف نہین لے گ

مین بہی جلد رخصت ہوا چاہتی ہون مینے کہا کیا آپکی والدہ ماجدہ بہی مثل اپنے خاوند کے بہولے بہٹکون کی ط

کہین آیا جایا کرتی ہین جواب دیا نہین وہ تو کبہی کبہی رات کو جب باباجان نہین ہوتے بطریق سیر او ہوا

گشت لگا آیا کرتی ہین لیکن یہہ نہین معلوم کہان جاتی ہین اور کیون جاتی ہین مینے کہا یہہ آپکا فقرہ ہے

مین او نہین کے خوف سے آپکو ہاتہ نہین لگا سکتا اگر یقینی یہہ معلوم ہوجائے کہ وہ بہی مثل عبقاب کے قل

نہین رہتین تو پہر کیا تہا دل کہول کے آپکی خدمت گذاری مین مستعد ہی رہون جواب دیا اچہا کل تم اپنی آنکہ

او نہین جاتے ہوئے دیکہہ لینا یہہ کہکر وہ تو ادہر رخصت ہوئی مینے ادہر اپنا موہنہ ایک کونے مین کرکے رونے

باندہ دیا جب وہ تہوڑی سی رات اور سارا دن روتے ہی روتے گذر گیا تو یکایک میرے دل مین خیال آ

قبقاب پہول گئی کی راہ سے تو یہہ فقرہ نہ سنا دیا ہو آؤ ذرا نگہبانان محبس سے بہی دریافت کرلو یہہ سوچکر میر

ایکشخص سے پوچہا کیا اسیران قلعہ مین سے کوئی شخص آجکل رہا بہی کیا گیا ہے اوس ناشدنی نے جواب دیا ہا

دو قیدی پرسون اترسون یعنی ۱۶ یا ۱۷ رجب ۱۲۸۷ہجری کو رہا کئے گئے تہے مگر ابہی ایک مخبر کی زبانی سنا گ

کہ لشکر سلطانی اون دونون کو اپنے مفرورون کے دہوکے مین گرفتار کرکے پولینڈ کیطرف لے گیا واللہ ا

ہے یا سچ یہہ فقرہ اوسکی زبان سے نکلتے ہی میری روح قالب سے پرواز کرگئی اور بے اختیار پچہاڑ کہا کر زمین پر گ

پہر نہین معلوم کیا ہوا اور کب تک بیہوش پڑا رہا ہان جسوقت میری آنکہ کہلی تمام کپڑے سر سے پاؤن تک آنسو

مین تر بتر تہے اور دل پہلو مین بدستور بریہی کر رہا تہا ناگہان اوسیوقت قبقاب نے آکر میرا بازو دبایا اور کہ

سے اوٹھکر دیکھا تو مخلب وہ جاتی ہے مینے کہا مخلب کون کہا وہ ہی جسکے خوف سے آپ مجھے ہاتھہ نہ
مین جلدی سے اوٹھہ بیٹھا اور رقیقا سے کہا آپ تھوڑی دیر یہین تشریف رکھیے مین ابھی اسکا حال
واپس آتا ہون یہہ کہکے چپکے چپکے اوسکے پیچھے ہولیا وہ نابکار آہستہ آہستہ تمام مکانات طے کرکے پہلے تو اوپر
راہ فصیل پر پہونچی بعدہ ایک کنگرہ مین کمند کا سرا اٹکا صاف نٹون کیطرح قلعہ کے نیچے اوتر گئی لیکن بسبب کثرت
درختون کے یہہ نہ معلوم ہوا و ترکر گئی کہان مینے جو دیکھا اندھیری رات ہے اور آس پاس کوئی پوچھنے والا نظر
نہین آتا اقتدیت بہذا الامام کہکر آپ بھی اوسی کمند کی راہ قلعہ کے پار ہولا اور آہستہ آہستہ درختون مین سے
نکل سیدہا پولینڈ کی طرف یہہ شعر پڑہتا ہوا ہولیا شعر قتل این خستہ بشمشیر تو تقدیر نبود | ورنہ ہیچ از دل بیرحم تو تقصیر نبود
لیکن اہل قلعہ کے خوف سے دنکو کسی غار تیرہ و تار مین چھپ کر بیٹھتا تہا اور رات کو قطع مسافت کرتا تہا جب اسیطرح
تین چار منزلین طے کرچکا اور تخمیناً قریب سو میل کے قلعہ اسود سے نکل گیا تو ایک دن دیکھتا کیا ہون کچھہ آدمی مسافرانہ
طریق بطور قافلہ کے ایک جگہہ اوترے ہوئے ہین مینے جاتے ہی اونکے قافلہ سالار کا نام پوچھا اونہون نے کہا مسٹر
ٹیلر باشندہ برسیلز متعلق ملک بیلجیم ہمارا قافلہ سالار ہے مین یہہ سنتے ہی خوشی کے مارے اوچھل پڑا اور اوسیوقت
اوسکی خدمت مین حاضر ہوکر قدمبوسی حاصل کی مسٹر ٹیلر نے جو مجھے یک بیک ایسے خستہ وخراب حال مین دیکھا کمال
مہربانی سے وہان تک پہونچنے کا سبب دریافت فرمایا مینے عرض کیا حضور کے تشریف لیجانے کے بعد ایسی وحشت طبیعت
مین سمائی کہ کمترین سرکاری روپیہ لوکل فنڈ مین جمع کرکے والی روسیا کیطرف چلا گیا اور وہان خوبی تقدیر سے
ایک قزاق کے ہاتھہ گرفتار ہوکر قلعہ اسود مین پہونچا جہان قریب بیس روز کے زندان تیرہ وتنگ مین مقید رہا
آج چار روز ہوئے کہ بمشکل حضور کے اقبال سے رہائی پائی ہے اور سیدہا خوف زدہ بھاگتا ہوا چلا آتا ہون یہہ
سنکر اونسے نہایت افسوس کیا اور اوسیوقت مجھے حمام کرواکے پوشاک بدلوائی قصہ مختصر وہان سے غلام اپنی ولی نعمت
کے ہمراہ رکاب ہولیا اور منزل بمنزل بعد چند روز کے شہر وارسا مین پہونچا لیکن بسبب شرم ولحاظ کے کچھہ حال
لیلا خاتون کا دریافت نکرسکا بلکہ اس خیال سے کہ مبادا راحیل کا کوئی خدمتگار دیکھکر گرفتار کرادے گھر سے باہر کم
ہی نکلا اور مسٹر ٹیلر ہی نے رخصت دی کہ پوشیدہ کچھہ دوا دوش کرتا صرف دو روز وارسا مین قیام کرکے ۱۰
اکتوبر ۱۸۶۰ء مطابق ۲۳ شعبان ۱۲۷۷ ہجری روز چہارشنبہ کو آگے روانہ ہوگیا اور وہان سے جرمن ہوتا ہوا فرانسیس

کی راہ بحر پانیہ مین ہوکر ۲۰ جنوری ۱۸۶۶ء مطابق ۱۶ ذی الحجہ ۱۲۸۲ ہجری روز دوشنبہ کو پرتگیز پہونچا اور چار پانچ
مقام کرکے پرتگیز سے ازیقہ کو چلا گیا لیکن مجھے اوسی جگہہ اطبار حاذق کے سپرد کر گیا کیونکہ پرتگیز پہونچتے پہونچتے غم مفارقت
سے میرا ایسا تنگ حال ہوگیا تہا کہ ظاہرا کوئی صورت زندگی کی نظر نہ آتی تہی اوسکے تشریف لیجانیکے بعد ایک دن ۲۱
جنوری ۱۸۶۶ء روز یکشنبہ کو ایک سوداگر پولینڈ کا رہنے والا جو ہمارے ہی قافلہ کے ساتہہ ساتہہ آیا تہا اتفاقیہ میری
عیادت کیواسطے آنکلا مین نے اوس سے پوچہا بہلا آپکو یہہ بہی معلوم ہے کہ دو لونڈیان جو محل سلطانی سے کچہہ جواہرات لیکر
بہاگ گئی تہین اونکا کہین پتہ لگا یا نہین اوسنے ادہر ادہر دیکہکر آہستہ سے میرے کان مین کہا لونڈیون کا نام تو صرف
ہمارے تمہارے سنانے کو مشہور کر رکہا ہے ورنہ در اصل خاص بادشاہ کی معشوقہ کسی تاجر زادہ کے عشق مین ایک خواص
خاص کو اپنے ہمراہ لیکر بہاگ گئی تہی مگر تہوڑے ہی دن بعد دریا کے کنارے سے پکڑی گئی اب بادشاہ نے اوسے کوہ ارال
پر بہیجدیا ہے جو پولینڈ کا کالا پانی مشہور ہے اور ملک روس کے گوشہ شمال و مشرق مین واقع ہے وہ ہی پہاڑ ملک
کو ایشیا سے جدا کرتا ہے مینے پوچہا اوس مقام پر فوج کسقدر رہتی ہوگی اوسنے جواب دیا یہہ تو نہین معلوم لیکن جس قلعہ
مین بادشاہ کی معشوقہ قید ہے اوسکا قلعہ دار ابراہیم ترک قوی بازو ایسا جوانمرد آدمی ہے کہ تنہا بجائے خود ایک لشکر
جرار کا حکم رکہتا ہے اور اوسکا بہائی اسمعیل ترک نیزہ بہادر اوس سے بہی بڑہکر ہے جو یہان لشکر پرتگیز کا سپہ سالار ہے
یہہ سنتے ہی میرے ہاتہہ پاؤن مین کچہہ جان سی آگئی اور خود بخود دل نے گواہی دی کہ اب یقینی کوئی نہ کوئی صورت
بہبودی کی نکل آئیگی اسکے دوسرے ہی دن یعنی یکم فروری ۱۸۶۶ء روز دوشنبہ کو مطابق ۱۴ ذی الحجہ ۱۲۸۲ ہجری
مین اسمعیل ترک کا فن نیزہ بازی مین شاگرد ہوگیا اور رات دن اس حیلہ سے اوسکی خدمت مین حاضر رہنے لگا چونکہ
وہ بہی آدمی خلیق اور اشراف دوست تہا تہوڑے ہی دن مین میرے حال پر حد سے زیادہ مہربانی فرمانے لگا اور اسقدر
خوشنود ہوا کہ تمام کاروبار اپنے گنج کا میرے سپرد کر دیا اتفاقاً ایک دن ۲۴ فروری ۱۸۶۶ء یعنی ہفتم محرم ۱۲۸۳ ہجری
روز چہارشنبہ کو ابراہیم ترک کا جو کچہہ ذکر آگیا تو مینے پوچہا اب وہ کہان تشریف رکہتے ہین فرمایا بالفعل کوہ ارال
پر بادشاہ پولینڈ کیطرف سے متعین ہین مینے عرض کیا اونکی زیارت کو حد سے زیادہ جی چاہتا ہے جواب دیا جب چاہو
ہو آؤ ہم ایک خط لکہہ دینگے یقین ہے اپنے عزیزون سے زیادہ خاطر کرینگے یہہ کہکر کسی کار ضروری کے واسطے محل امیر
چلا گیا اور مینے بہی اوسوقت تقاضا کرنا مناسب نہ سمجہا بلکہ دو چار دن اور بہی خاموش ہو رہا اس عرصہ مین وہ

اوسنے میری شومی بخت سے ۲۰ مارچ ۱۸۶۶ء مطابق ۱۲ محرم ۱۲۸۲ ہجری روز سہ شنبہ کو انتقال فرمایا اور مین کم نصیب
کف افسوس ملنے کا ملتا رہ گیا چنانچہ فقیر زن اس حادثہ سے بخوبی آگاہ ہے اور یہہ خود اوسکی تجہیز وتکفین مین شامل تھا
شعر اگر بہ سینہ نبود شاہ زین غم سیاہ روا ست | درا بر خون نگرید ازین غصہ بیجا است
یہہ کہکر بے اختیار رونے
لگا اور روکر کہا اے قبلۂ مقصود کونین و اے کعبۂ معبود دارین یہہ سپہ سالار باوجود پیشۂ سپہ گری کے فقراے پاک
باطن کی خدمت مین حد سے زیادہ اعتقاد رکہتا تہا اور ہر دم و ہر وقت انہین کا ذکر خیر اوسکی زبان فیض ترجمان
پر جاری رہتا تہا چنانچہ اوسنے قبل اپنے انتقال کے ان شاہ صاحب کوہ نشین کے بہی اوصاف حمیدہ میرے روبرو
بیان فرمائے تہے اور کہتا تہا ابہی سننے مین آیا ہے کہ کوئی باریاب بارگاہ باری مقرب بساط جباری اس پہاڑ پر رونق
افروز ہوئے ہین اگر مکروہات دنیوی سے کسی روز رخصت ملی تو ہم بہی دیدار فیض آثار سے اپنی آنکہین روشن کرینگے
اور تجہے بہی اپنے ساتہہ لیتے جائینگے لیکن افسوس موت نے رخصت نہ دی اور اسی تمنا مین وہ بیچارہ جان بحق تسلیم
ہوا بعد اوسکے انتقال کے جب پہر اوسی وحشت نے مجہے گہیرا اور اوسی مرض مہاجرت نے عود کیا تو سواے ان حضرت
کے کوئی آس پاس ایسا وسیلہ جسکے باعث اس بلاے بے درمان سے نجات ہو ظاہر نظر نہ آیا اور ساتہہ ہی یہہ بہی
خیال گذرا شعر جب میکدہ چہٹا تو پہر اب کیا جگہہ کی قید | مسجد ہو مدرسہ ہو وہ یا خانقاہ ہو
جہان چاہے
وہان پڑ رہئے اور عمر دو روزہ کو بسر کر دیجئے یہہ سوچکر بصد اعتقاد تمام دنیا کے جہگڑون پر لعنت بہیج ۷ ستمبر
۱۸۶۶ء موافق ۲۳ رجب ۱۲۸۳ ہجری روز دوشنبہ کو اسی پہاڑ پر آپ ہی کی خدمت مین آن بیٹہا اور توجہات
باطنی کا رات دن منتظر رہنے لگا لیکن حضرت ایسے ولی اللہ نکلے کہ آجتک تشفی دینا تو درکنار یہہ بہی نہ پوچہا تو
کون ہے اور کیون آیا ہے حالانکہ بیس روز سے زیادہ مجہے اس مقام پر بیٹہے ہوئے ہوگئے بس یہہ ہی میری سرگذشت
تہی جو حضور کے روبرو گذارش کیگئی امیدوار ہون کہ سمع خراشی کمترین کی معاف فرمائی جاوے یہہ سنکر شاہزادۂ
منصور الزمان تاج بخش گیتی ستان نے جو بالفعل شاہزادۂ سبحان نقاب پوش کے نام سے مشہور ہے شمعون کو
چہاتی سے لگا لیا اور فرمایا آپکی سمع خراشی اوسوقت معاف فرمائی جائیگی جبوقت مثل شیدا کا بہی حال من اول الی آخرہ
نہ سنائیگا اور اپنے معاملہ مین بہر طور اطمینان رکہئے انشاءاللہ العزیز کوہ آرل نہین کوہ قاف ہوگا تو ایک چٹکی
بجانے مین سر کر لیا جائیگا آخر ہم تو اپنی جان تمہیں جیسے لوگون کے واسطے ہتیلی پہ لئے پہرتے ہین شعر

ہمت بلند دار کہ نزد خدا و خلق | باشد بقدر ہمت تو اعتبار تو | پس اتنی سی عنایت مین شمعون کا دل دو ہاتھہ کا ہو گیا
اور چاہتا تہا کہ مِثِلُنا اکا حال بیان کرنا شروع کرے کہ یکایک شاہ صاحب تسبیح و مصلی چہوڑ شاہزادہ عالی تبار کے قدمون پر
گر پڑے اور دست حق پرست کو بوسہ دیکر کہنے لگے شعر | خرقہ پوشی من از غایت دینداری نیست | خرقہ با پردۂ صد عیب نہان می پوشم
لے شاہزادہ ثریا جاہ گردون پناہ بزرگان دین متین اور واقفان شرع مبین سے یون سننے مین آیا ہے کہ فقیر
دنیا مین دو طرح کے ہوتے ہین ایک وہ جنکو دنیا چہوڑ دے اور دوسرے وہ جو دنیا کو چہوڑ دین اگرچہ ظاہر اصورت
ان دونون کی ایک ہے اور نتیجہ ان دونون کا یکسان لیکن در اصل ان دونون مین زمین و آسمان کا فرق
ہے کیا معنی پہلی قسم کے لوگ دنیا دارون کے دروازون کے کتے ہین اور دوسری قسم کے لوگ دنیا دار ونکو اپنے
دروازہ کا کتا سمجہتے ہین چنانچہ الفقر فخری انہین کی شان مین نازل ہوا ہے اور القناعت کنز لا یفنیٰ کی کیفیت
انہین لوگون کو حاصل ہے لیکن مین عاجز گنہگار باوجود خرقہ پوشی کے ان دونون فرقون مین داخل نہین کیونکہ
علایق دنیوی مجہہ سے صرف دنیا کی تلاش مین چہوٹے ہین اور دنیا نے مجہکو فقط اپنی محبت بڑہانیکے لئے چہوڑ رکہا ہے
گویا دہوبی کا کتا ہون نہ گہر کا نہ گہاٹ کا رباعی | گر در دل تو لا اله الا الله ہست | بے باطن پاک کے بجنت راہ ہست
صراف زر قلب کجا بستاند | ہر چند بر و سکہ نام شاہ ہست | تفصیل اس اجمال کی انشاء اللہ تعالے بعد ختم ہوجانے
سرگذشت مِثِلُنا کے گذارش کی جائیگی یقین ہے اوسوقت حضور کو شمعون کے تابعدار کی بہی دستگیری فرمانی
پڑیگی اور شمعون کو طرفۃ العین مین میری ولایت و غوثیت کا کرشمہ ظاہر ہوجاوے رباعے

آن بوالہوسے کہ زر ندارد چکند | مسکین مگسے کہ پر ندارد چکند | زین غصہ کہ میل دارد و طاقت نہ | دل از ہمہ چیز بر ندارد چکند

شاہزادہ نے جو دیکہا آدمی مزیدار ہے اور کسیقدر واقف اسرار بہی معلوم ہوتا ہے فرمایا بہلا فقر کے لوازمات کیا کیا ہین
عرض کیا لوازمات فقر مین سے مقدم اعتقاد ہے یعنی اوسکی وحدانیت کا مع دیگر صفات کے دل و زبان سے اقرار
کرنا اور ایمان لانا اور اوسکے صحایف و انبیا و ملائکہ پر اور برگزیدہ سمجہنا مرسلین کو اور اشرف جاننا خاتم النبیین کو
بعد ازان عبادت یعنی اوسکی بندگی کرنا خلوص دل سے لیکن عبادت کی تین قسمین ہین ایک جو نفس سے تعلق رکہے
مثل عقاید کے دوم جو بدن سے تعلق رکہے مثل صوم و صلوٰۃ وغیرہ کے سوم جو معاملات مشارکت سے تعلق رکہے
مثل انصاف و اداے امانت و نصیحت ابناے جنس وغیرہ کے اسکے بعد عزلت ہے یعنی دل کو خالی کرنا تصور ماسوی اللہ

سے لیکن بغیر علم اور بغیر زہد کے عزلت کچھ کام نہین آتی کیونکہ اگر بغیر علم کا ہو تو عزلت سراسر ذلت ہے اور جو زاہد کی نہو تو عزلت محض علت اور زہد کی علامتین تین بیان کی گئی ہین ترک موجود ترک آرزو سے مفقود واسطے خدمت معبود اور یون بھی کہا گیا ہے کہ زہد کے تین حرف ہین ز اس سے ترک زینت ہ سے ترک ہوا و ہوس د ال سے ترک دنیا اسکے بعد مرتبہ معرفت کا ہے کیونکہ زاہد پیاسا ہے اور عارف سیراب اور معرفت کی قسمین تین کی گئی ہین اول معرفت توحید مومنین کے واسطے دوم معرفت حجت و بیان حکما و بلغا کے واسطے سوم معرفت صفات و حدانیت اہل ولایت کے واسطے یہانتک بیان کرکے شاہ صاحب تھوڑی دیر کے لئے غوطہ مار گئے بعدہ دفعتاً سر اوٹھاکے کہنے لگے شعر

سخندان باندیشہ راند کلام	کہ بے فکر باشد سخن ناتمام

خداوند نعمت لوازمات فقر کے نکات عجیبہ اور لطایف غریبہ بیان کرنے کے لئے بڑا اطمینان اور نہایت فرصت چاہئے اور اسوقت طبیعت اسقدر منتشر ہو رہی ہے کہ کچھ عرض نہین کرسکتا کیونکہ بے اختیار جی یہہ ہی چاہتا ہے کسیطرح ٹیلڈا کا حال ختم ہولے تو جلد پٹ مین اپنے داغ جگر کھول کے حضور کے آگے رکھدون اگر مناسب ہو تو اس امر کو کسی دوسرے وقت پر ملتوی رکہا جاے شاہزادہ نے فرمایا بہت اچھا اور شمعون کیطرف اشارہ کیا کہ ہان ٹیلڈا کا حال شروع کیجیے سرگذشت

ٹیلڈا کی جو لیا خاتون کے ہمراہ کوہ ارل پر قید ہے زبانی شمعون کی

شمعون نے دست بستہ گذارش کیا اے دستگیر درماندگان واے چارہ ساز بیچارگان ٹیلڈا نے اپنے رنج والم کی داستان شہر وارسا کے نکلنے کے بعد ایک مقام خاص پر اسطرح بیان کی تہی کہ مین ننگ خاندان آوارہ خانمان دراصل برلن کی رہنے والی ہون جو ملک پروشیا مین دریاے اسپری پر واقع ہے اور ملک پروشا جرمن کے شامل شمار کیا جاتا ہے جسے المان بھی کہتے ہین اسکے شمال مین ہنوور ہے اور اوسکے شمال مین ڈینمارک پھر نوروی لیکن نوروے اور ڈینمارک کے بیچ مین کچھ حصہ بحر شمالی کا حایل ہو گیا ہے اور مغرب مین ہولینڈ و بلجم گوشہ جنوب و مغرب مین فرانسیس اور مشرق مین ہولینڈ باپ میرا تجارت پیشہ آدمی تہا جو جان اسمتھ کے نام سے تمام ملک پروشیا مین مشہور ہے خداوند کریم نے اوسے چار بیٹیان عنایت فرمائی تہین جنمین سب سے چھوٹی اور ناکتخدا مین برگشتہ بخت ہون جب اوسنے قضاے الٰہی سے ضعیف ہوکر انتقال فرمایا اور والدہ ماجدہ نے بھی گلزار ارم کو رونق بخشی تو تمام مال و اسباب نقد و جنس ہم چارون بہنون پر تقسیم کر دیا گیا اور بسبب نزاع باہمی کے چارون بہنین

اوسیوقت آپسمین علحدہ علحدہ ہوگئین شاید یہہ ذکر ۳ راگست ۱۸۶۲ء کا ہے لیکن اس علحدگی نے مجھے ایسی خرابی مین
ڈال دیا جسکا خمیازہ اب تک پڑی بھگت رہی ہون کیا معنی عمر میری بہت چھوٹی تھی بیاد ہوا نتہا نشیب و فراز زمانہ
کا سمجھتی نہ تھی کھیل کود کیطرف از بس دہیان تہا روپیہ نے ہاتھہ مین آتے ہی گویا میرے پر لگادئے اور دس بیس ہم سن
لڑکیون نے کہانے پینے کے لالچ سے اکٹھا ہوگا اور یہی تیہہ جہنڈے پر چڑہا اوپا غرض رات دن عیش و نشاط سیر و شکار مین
عمر بسر ہونے لگی اور فکر کو مین کی دل سے دور ہوگئی ہر چند میری بہنون نے بزرگی کی راہ سے مجھے نصیحت بھی کی لیکن
سنتا کون تہا اور میرا دن دونین ہوش کیکے ٹھکانے تھے اس کان سنا اوس کان اڑا دیا آخرش وہ بھی بیچاریان
اپنا اپنا مغز خالی کرکے خاموش ہو رہین ناگہان ترکہ تقسیم ہونیکے تھوڑے ہی عرصہ بعد بڑا دن آیا یعنی حضرت عیسیٰ
ہمارے نجات دہندہ کی سالگرہ ہوئی اور تمام شہر مین بادشاہ الیان کی سواری نکلنے کی دہوم مچی کیونکہ آجکے دن ہمیشہ
بادشاہ کی سواری بڑی دہوم دہام سے شہر مین ہوکر نکلا کرتی تہی اور تمام اراکین سلطنت اوسکے جلو مین ہوا کرتے تھے
چونکہ مجھے آجتک والدین کی تنبیہ سے کبھی بادشاہ کی صورت بھی دیکھنی نصیب نہوئی تھی اسواسطے بے اختیار طبیعت کو
سواری دیکھنے کا اشتیاق پیدا ہوا اور اپنی سہیلیون سے اسباب مین صلاح و مشورہ کرنے لگی کیونکہ میرا مکان ایک
ایسے گوشہ مین آنکر واقع ہوا تھا جہان سے سواری کی کیفیت مطلق نظر نہین آسکتی تھی قضا عند اللہ
مس ٹیڈیم نے جو ہم سب مین چالاک اور کسیقدر آوارہ بھی تھی جھوٹتے ہی کہا ایک میرے دوست کا مکان سر راہ ایسے
موقع پر ہے کہ تمام جلوس شاہی خاص اوسکے نیچے ہوکر گذریگا اگر آپ وہان تشریف لے چلین تو مین بسر و چشم اوسے
ایک دن کیواسطے خالی کرا سکتی ہون مین نے پوچھا صاحب مکان کا نام کیا ہے جواب دیا مسٹر الیڈ یا لگزر مین نے
کہا بہت اچھا آپ مکان خالی کرانیکی تجویز کیجئے مین انشاء اللہ تعالے ضرور چلونگی چنانچہ بموجب میری فرمایش کے وہ مکان
خالی کیا گیا اور مین سواری نکلنے سے پہلے مع اپنی ذریات کے اوس مکان مین جا داخل ہوئی جب تک سواری
نہین نکلی ہم سبکے سب موافق اپنی عادت کے بے تکلف اوس جگہہ کہیلتی کودتی رہی جب سواری کی آمد آمد ہوئی
علحدہ علحدہ دروازون مین چلمنون کے پیچھے بیٹھہ بیٹھہ کر تماشا دیکھنے لگے فی الحقیقت ایسی کیفیت میری نظر سے
کبھی کاہیکو گذری تھی جلوس شاہی تزک عالم پناہی فوج کی آراستگی افسرون کی پیراستگی دیکھکر میری عقل چکر
کہا گئی اور باجے کی میٹھی میٹھی آوازنے اور بھی ہوش و حواس زایل کردئے اتنے مین بادشاہ ایک چوکڑی لاثانی

رشک تخت سلیمانی پر سوار شکوہ اور دبدبہ چہرہ سے آشکار توڑی گارڈ کے رسالہ مین گہرا ہوا دنیا و دین دونون طرف سے مونہہ پہرا ہوا آہستہ آہستہ تشریف لایا اوسکی خوبی مین کہتی کیا ہون ایک لڑکا کجکلاہ رشک ماہ قیامت قد عطارد خد سیمین تن صراحی گردن ژولیدہ مو پیوستہ ابرو پند ہرہ سولہ برس کا سن جوش جوانی کہ عین ٹپکا ہوا چلا آتا

مثنوی

لباس خسروانی کردہ در بر | توگوئی ہست سرتا لالہ زیور
دو چشم ترک بر دلہا کمین ساز | دو ابرو بر جگرہا ناوک انداز
رخش تابان ز چین زلف پرتاب | چنان کاندر شب تاریک مہتاب

جسے دیکھتے ہی کلیجہ مین ایک ایسی ہوک سی اوٹھی کہ آنکھون کے نیچے اندھیرا چھا گیا مارے ضعف کے چکر سا آگیا اور کچھ ایسی مست ہوگئی کہ بے اختیار چلمن کا ایک کونہ اوٹھا نگاہ حسرت سے اوسے دیکھنے لگی لیکن واہ رے جذبہ دل کی تاثیر ادھر چلمن کا کونہ اوٹھا اودھر گوشۂ چشم سے اوسنے بہی میری طرف دیکھا اور اسیطرح مڑ مڑ کے پھٹی پھٹی نظرون سے دور تک دیکھتا ہوا چلا گیا **شعر** چون صید زخم خوردہ رسیدہ بقفا من بیقرار و یار زمن بیقرار تر جب سواری دور نکل گئی اور یک نگاہ کی آمد و شد بہی موقوف ہوگئی تو حضرت دل نے یکبارگی تلملانا شروع کیا اور دیدۂ دیدار طلب نے دفعتاً رونے کا تار باندہ دیا **شعر**

دردے بدل رسید کہ آرام جان برفت | شد حالتے پدید کہ تاب و توان نماند

سہیلیون نے جو میری یہ حالت دیکہی گہبرا کر چارون طرف سے گہیر لیا اور ہر ایک محبت سے جدا جدا اضطرابی کا سبب دریافت کرنے لگی مین نے کہا سبب کیا بتاؤن مین خود اپنے معاملہ مین حیران ہون البتہ اتنا کہہ سکتی ہون کہ دل پر کسی قسم کا ایسا صدمہ پہونچا ہے کہ ہاتہ پاؤن قابو مین نہین رہے اور بے اختیار آنکھون سے آنسو نکلے پڑتے ہین اگر مجہے کسیطرح میرے گہر پہونچا دو تو نہایت مناسب ہے **شعر**

نہین معلوم سینے مین یہ کیا چون شمع جلتا ہے | دہوان نوک زبان سے بات کہنے مین نکلتا ہے

یہہ سنتے ہی سب کی سب مجہے پالکی مین ڈال میرے گہر لے گئین اور آپسمین علاج معالجہ کی تجویزین کرنے لگین مین نے کہا ابہی ایسی جلدی کیا ہے ذرا ایک دو دن صبر کرو کہ مین بہی اپنے مرض سے بخوبی واقف ہوجاؤن اور اسکی کمی بیشی کی بہی تجویز کرلون آخر ڈاکٹر نے مزاج کی کیفیت پوچہی تو مین بیان کیا خاک کرتی اور بغیر حال بیان کیے وہ دوا کیا انکا سر بتائیگا علاوہ ازین **شعر**

کس درد دل بہ پیش طبیبان چرا برد | دردش زیادہ باد کہ نام دوا برد

یہہ سنکر وہ بیچاریان خاموش ہو رہین اور مین علحدہ کمرے مین جا تصور دلدار کی مشق کرنے لگی جب دو تین دن برابر بے آب و خور گذر گئے اور ہوش و حواس مین بہی گونہ اختلال آگیا تو مس ملیم صاحب علحدہ ہوکر مجہسے کہنے لگی

فرمائیے کچھہ مرض خاص کی تشخیص بہی ہوئی یا نہین مینے کہا مطلق نہین۔ جواب دیا اگر انعام دلوائیے تو ہم بغیر نبض اور زبان دیکھے اصلیت اس مرض کی بیان کردین مینے کہا جان و مال سب تمہارے ہی واسطے ہے جو چاہنا سو پسند کر لینا یہہ سنکر دفعتاً ہنس پڑی اور کہنے لگی اے صاحب دو دلون کی خواہش کشش اتصالی کے باعث اکثر یہہ صورت پیدا ہوجایا کرتی ہے اور جب تک اتصال حقیقی باہم میسر نہوئے دمبدم اضطرار اور انتشار طرفین کا بڑہتا جاتا ہے شاید اسی کیفیت حالی نے آپکے دشمنون کا حال بہی دو تین دن سے متغیر کر رکہا ہے مین نے کہا سبحان اللہ عجب بیچیدا مرض ہے کہ جسکا بیان بجاے خود ایک معما بن گیا یعنی مطلق سمجہہ مین نہ آیا کہ اسکے معنی کہانسی کے ہوئے یا بخار کے مس ثلیم نے جواب دیا قتل کرکے کہہ جانا اکثر سُننے مین آیا ہے مگر قتل ہوکر کہنا یہہ آپ ہی کا کام ہے بہلا خواہش کشش اتصالی نہ سہی مرض محبت تو سمجہہ مین آتا ہے اور جو یہہ بہی آپکی دانست مین معما ہو تو صاف صاف سن لیجیے کسی نوکیلے جوان کو دیکہکر آپ بے نشیب و فراز سمجہے بہسل پڑی ہین اور غالباً وہ شخص ملازمان شاہی مین سے ہے جب یہانتک نوبت پہونچگئی تو مجبور ہوکر مینے اپنی داستان اوسے کہہ سنائی اور صلاح مشورہ مین اپنا شریک کر لیا اوسنے سنتے ہی کہا اور یہہ کتنی بڑی بات ہے تم ہرگز غم نہ کہاؤ مین انشاء اللہ تعالےٰ عنقریب تمہین اوس سے ملائے دیتی ہون مینے کہا آخر مین بہی تو سنون ایسی جادو کیا تدبیر ملا دینے کی آپکی سمجہہ مین آگئی جواب دیا مسٹر ایڈوائرز جسکے رکاب مین بیٹہہ کر آپنے یہہ صدمہ اوٹہایا ہے خواصان شاہی مین ملازم ہے اور میرے حال پر اسقدر مہربانی کرتا ہے کہ مین کچہہ بیان نہین کرسکتی اوس سے مشورہ کرکے کوئی نہ کوئی تدبیر نکال ہی لونگی مینے کہا خدا کے واسطے کہین ایسا غضب نہ کرنا کہ اوسکے آگے بہی مجہہ کمبخت کی مٹی پلید کرو ہان اگر بغیر اوسکی مدد کے مطلق کوئی صورت ملاقات کی نہ نکل سکتی ہو تو یون کہنا مجہے اور ایکمیری پہوپہی زاد بہن کو مکانات شاہی کے دیکہنے کا حد سے زیادہ اشتیاق ہے اگر آپ دو گہڑی کے واسطے مہربانی فرماکر لے چلنے کا وعدہ کرین تو ہم دونون مردانہ بہیس بدل کر اپنی تمنا پوری کر آوین اس صورت مین یقین ہے اوسے بہی زیادہ تردد نکرنا پڑے اور مین بہی باسانی اپنی مراد کو پہونچ جاؤن کیونکہ مجہے صرف ایکبار پیٹ بہر کے دیکہہ لینے کی سوا واللہ کچہہ آرزو نہین **شعر** من کیم تا دولت وصلش ہوس باشد مرا اینکہ از دورش ببینم نیز بس باشد مرا مس ثلیم نے کہا بہت اچہا اگر یون مرضی ہے تو یون ہی سہی کل انشاء اللہ تعالےٰ اسکا جواب باصواب لیکر مین آپکی خدمت مین حاضر ہونگی یہہ کہکر چلی گئی اور دوسرے دن خوشی خوشی آنکہہ

کہنے لگی لو شیلڈا اپنے مسٹر ایڈ وائزر سے ذکر کیا تہا اوسنے جواب دیا تہے ایسے اچہے موقع پر مجہہ سے اپنی تمنا بیان کی ہے
کہ مین نہایت آسانی سے اوسکا انتظام کرسکتا ہون کیا معنی کل یکم جنوری ۱۸۶۵ء روز پنجشنبہ کو کرسمس ڈے کی
تقریب ہے ہر فرد بشر کے لئے قلعہ معلی مین ایوان شاہی تک جانیکی عام اجازت ہے اور جب ایوان شاہی کے اندر دخل
ہوگیا تو دو چار مکانات خاص کا دکہا لانا کونسی مشکل بات ہے ہان اگر یہ سون آپ فرماتین تو مجہہ سے سوا ندامت
اوٹہانیکے کچہہ بہی نہو سکتا غرض دوسرے روز مسٹر ایڈ وائزر ہم دونون کو مردانہ لباس پہنا بلا تکلف اپنے ساتہہ قلعہ
معلے کے اندر لے گیا اور اچہی طرح ایک ایک مکان کی سیر دکہا تا پہرا لیکن جس شخص کی خاطر یہہ تمام ہیر پہیر کیا تہا اوسکی
کہین پرچہائین بہی نظر نہ آئی آخر مین نے ایک ٹہنڈی سانس بہر کر آہستہ سے مس ٹدیم کے کان مین کہا اے جانی ان
تانکین توڑنے کا نتیجہ تو ابتک کچہہ ظہور مین آیا ہی نہین **شعر** گفتم یہہ ہم جان ربو صلش برسم
جان دادم و آخر بوصالے نرسیدم اوسنے مسکرا کر جواب دیا بلا سے نہ آیا نہ آیا مگر آپکا راز تو کسی پر افشا نہوا
مینے کہا خدا کے لئے مین اپنی رازداری سے باز آئی جو کچہہ تدبیر تم مناسب سمجہتی ہو کرو نہین واللہ میری جان چلی
یہہ سنتے ہی اوسنے ایڈ وائزر سے میرا حال بیان کرنا شروع کیا اور مین نے مارے شرم کے اپنی گردن نیچی کر لی لیکن یہہ
گردن نیچی کرنا اور بہی حماقت کی نشانی تہی کیونکہ اکثر غلطیون پہ مین ٹدیم کو لقمہ دیتی جاتی تہی اور بعضی جگہہ شخصیت
بگہارنے کے لئے مجہے خود بہی تہوڑا بہت نمک مرچ چہڑکنا پڑتا تہا غرض جب تمام داستان از الف تا یا ایڈ وائزر سن چکا
تو کہنے لگا خطا ہر انتیجہ اس محبت کا سوا غم مہاجرت کے کچہہ سمجہہ مین نہین آتا کیونکہ تمہارا اس جگہہ سوائے کرسمس ڈے
کے کسیطرح گذر نہین ہوسکتا اور وہ بیچارہ ہے کو قلعہ معلے کے باہر قدم رکہنے کی اجازت نہین ہے مس ٹدیم نے
پوچہا اوسکا نام کیا ہے اور قلعہ کے باہر آنے جانے کی اجازت کیون نہین ہے جواب دیا اوسے اتیولی شوٹ کہتے
ہین اور بادشاہ سلامت کسیوقت اوسے اپنی نظرون سے جدا نہین ہونے دیتے پہلے اوسے صرف ساقی گری کی خدمت
سپرد تہی اب چند روز سے خواصی بہی ہوگئی ہے ہان اگر اسوقت چاہو تو دم بہر کے واسطے بلا کر مین ملاقات کرا سکتا ہون
مینے کہا نیکی اور پوچہہ پوچہہ کیا آپ اسوقت ملاقات کرا سکتے ہین تو پہر اور کیا چاہئے یہہ سنتے ہی مسٹر ایڈ وائزر ہم دونون
کو ایک برآمدہ مین بٹہا اندر چلا گیا تہوڑی دیر بعد دیکہتی کیا ہون وہی یوسف ثانی رشک ماہ کنعانی مسیحا دم
عیسٰی مجسم سینہ او بہارے چلا آتا ہے مین دور سے دیکہتے ہی بلا تحاشے دوڑ کر چمٹ گئی اور قصہ غم مفارقت بیان کر کے

کہنے لگی شعر تو شرط یاری و رسم وفاداری نمیدانی ہمین دل میتوانی برد و دلداری نمیدانی شعر

بصد کرشمہ و نازم شکار خود کردی	کنون کنارہ گرفتی چو کار خود کردی

پہلے تو یکایک وہ مجھے اوس لباس مین دیکھکر اور یہہ شعر سنکر جھجکا بعدہ پہچانکر بے اختیار گلے مین بانہین ڈال دین اور کہنے لگا بخدا مین بالکل اپنی زندگی سے ہاتھہ اوٹھا بیٹھا تھا کیونکہ نہ مین اپنے تئین وہانتک پہونچا سکتا تھا نہ آپکو یہانتک بلا سکتا تھا اگر ایک دو دن اور یہی رنج و الم اوٹھانا پڑتا تو یقین ہے یہ سوختہ عوض میری کہانی دنیا کے پردہ پر باقی رہ جاتی شعر

حدیث شوق ہمین بس کہ سوختیم بے تو	سخن یکے است دگر ہا عبارت آرائی است

مین نے کہا خیر یہہ قصہ تو نبٹ گیا اب آیندہ کے واسطے فرماؤ ملاقات کی کیا تجویز کرتے ہو جواب دیا واللہ سوائے جان دیدینے کے اور کچھہ میری سمجھہ مین نہین آتا مینے کہا میری دانست مین اگر آپ بادشاہ سلامت سے ایک خدمتگار کی اجازت لیکر آئیڈ وائزر کی معرفت مجھہ نوکر رکھہ لین تو بلا دغدغہ رات دن عیش و نشاط مین عمر بسر ہو سکتی ہے جواب دیا البتہ بات تو بہت معقول ہے لیکن خدا جانے بادشاہ میری اس التجا کو قبول کرے یا نکرے اور آئیڈ وائزر تیرے رکھا دینے کی حامی بھرے یا نہ بھرے مینے کہا آئیڈ وائزر کی طرف سے تو آپ خاطر جمع رکھئے ان بادشاہ سے اجازت لینے نہ لینے کا آپکو اختیار ہے کہا بہت اچھا مین کوئی موقع دیکھکر بادشاہ سلامت کی خدمت مین عرض کرونگا دیکھون کیا جواب ملتا ہے یہہ کہکر ایک آہ سرد کھینچی اور کہا ہر چند تمہارے پاس سے علحدہ ہونیکو جی نہین چاہتا لیکن بادشاہ کا خوف لگا ہوا ہے ایسا نہو دربار مین غیر حاضر دیکھکے کسی سے پوچھ بیٹھے اور تلاش ہوتے ہوتے یہانتک نوبت پہونچکر خدانخواستہ آپکے واسطے کوئی بات خرابی کی پیدا ہوجائے ندیم نے پوچھا آئیڈ وائزر کو کہان چھوڑا کہا وہ میرے عوض سوار چل لئے بادشاہ کی پس پشت کھڑا ہے مین اب اوسے جاکر بھیجے دیتا ہون یہہ کہکر تشریف لیگیا اور آئیڈ وائزر نے نکلکر ہمکو ہمارے گھر پہونچا دیا اسکے کئی روز بعد یعنی ۶ فروری سنہ ۱۸۶۵ء روز یکشنبہ کو آبونی شوث نے تنہائی مین موقع پاکر موافق میرے ایماکے بادشاہ کی خدمت مین واسطے ایک خدمتگار کے گذارش کیا چونکہ یہہ امر خلاف آئین سلطنت اور منافی شان حکومت تھا اسواسطے حکم ہوا کہ یہہ درخواست محض بنظر پرورش و خاوندی منظور فرمائی جاتی ہے لیکن اگر آیندہ ایسی بیہودہ حرکت دوبارہ ظہور مین آئی تو سزاے سخت کا سزاوار سمجھا جائیگا یہہ سنکر آبونی غوث نے سجدۂ شکر ادا کیا اور فوراً معرفت آئیڈ وائزر کے مجھے بلا بھیجا مین تو جیسی بیٹھی دیکھہ ہی رہی تھی حکم سنتے ہی بحالت بشلون پہن بیورہیٹ سر پہ رکھہ اپنے آقا کی خدمت مین جا پہونچی

اور اوس لباس کے ساتھہ اپنا نام بھی مردانہ بدل ڈالا اب خدا کی عنایت سے نہ وہ دل کا دھڑکنا رہا نہ کلیجہ کا
پھڑکنا خاصی مزے مین جس آرام سے چاہتی تھی اوسی آرام سے عمر بسر ہونے لگی **شعر** من از قدم سعی بمقصود رسیدم
ہر آبلۂ پاے مرا قبلہ نما شد؛ ایک دن اتفاقیہ پچھلے پہر کے قریب سوتے سوتے جو میری آنکھہ کھل گئی تو دیکھتی کیا ہون
اوتہونی شوخ ایک بیچھ تصویر کا ہاتھہ مین لئے شمع کے آگے بیٹھا بے اختیار ابر بہار کیطرح رو رہا ہے مینے اپنے دل مین
کہا ہو نہو یہہ کسی معشوق کی تصویر ہے اور بیشک یہہ ستم ایجاد ظاہر مین تیرے ساتھہ زمانہ سازی کرتا ہے اور در پردہ
کسی اور کمان ابرو کے زلف گرہ گیر مین پہنسا ہوا ہے افسوس مینے اس کی خاطر گھر چھوڑا عورت سے مرد بنی خدمتگاری
قبول کرلے مین عار نہ کی مگر اسنے کسیطرح آدمیت اختیار نکی اب ایسے شخص کو جان دینا اپنے واسطے عذاب مول لینا ہے
شعر آنرا کہ طریق کرم و رسم وفا نیست گر حور بہشت است کہ شایستۂ ما نیست غرض بڑی دیر تک مین اسی سوچ
مین چپکے چپکے پلنگ پر لیٹی ہوئی اوسکے رونے کا تماشا دیکھتی رہی جب رفتہ رفتہ اوسکی ہچکی بندہ گئی اور حلق مین
پہندہ پڑنے لگا تو بے اختیار کلیجہ میرا موںہہ کو آنے لگا یکایک اوٹھکر مین اوسکے پاس جا بیٹھی اور طعن سے کہنے لگی
سبحان اللہ محبت کرتے تو سبکو دیکھا ہے مگر اسطرح جان گنواتے کسیکو نہین سنا اگر ایسا ہی آتش ہجر نے بیقرار کر رکھا
ہے تو ہماری طرح دولت دنیوی کو آگ لگائیے ذلت و مذلت کا خیال نفرمائیے انشاء اللہ تعالے کسی نہ کسی دن خداوند
کریم تمہاری بھی لگی کو بجھا دیگا **شعر**

من نمیگویم سمندر باش یا پروانہ باش	چون بفکر سوختن افتادہ مردانہ باش

یہہ سنتے ہی اوسنے تصویر آنکھون سے لگا کر میرے ہاتھہ مین دیدی اور فرمایا اے بدگمان یہہ تصویر کسی معشوق طرحدار
کی نہین ہے میرے والد بزرگوار کی ہے جس دن سے اونکے قدم مبارک سے جدا ہوا ہون اسیطرح رو رو کر عمر بسر کرتا ہون
مینے جو دیکھا تو فی الحقیقت وہ کسی مرد بزرگ سفید ریش کی تصویر تھی اوسکے دیکھتے ہی ہزارون گھڑے پانی ندامت سے
میرے اوپر پڑگئے اور خاموش شرماکر گردن نیچی کرلی اوسنے جو میرا یہہ حال دیکھا ہنسکر کہنے لگا بس بس زیادہ بیوقوفی کی
باتین دیکھیے گردن اوٹھائیے اس طعن و تشنیع سے تو واللہ باللہ آپکی محبت کو اور ایک درجہ کمالیت کا حاصل ہوگیا یا
یعنی بدگمانی خاص لوازمات عشق مین سے ہے جو شخص اپنے معشوق کیطرف سے بدگمان نہو وہ میری دانست مین عاشق
نہین بوالہوس بد اندیش ہے آپکو خواہ مخواہ اس معاملہ مین پس و پیش ہے یہہ سنکر لاچار مین نے آنکھین چار کین اور
پوچھا اے پیارے اصل مین تمہارا وطن کونسا ہے اور یہان کسطرح تشریف لائے ہو اور بالفعل تمہارے والد ماجد

کہان مین یہ سنکر وہ بالا ارسکی آنکھون مین آنسو بہر آئے اور ایک آہ سرد کھینچکر اسطرح اپنی سرگذشت بیان کرنے لگا

ایبونی شوٹ کا حال اوسی کی زبانی روبرو اپنی معشوقہ یعنی ٹیلڈا کے ۰ شعر

اے ٹیلڈا مین غریب الوطن مبتلاے رنج و محن	دلم بداغ جدائی مدام میسوزد	چراغ گرچہ بسوزد بشام میسوزد

در اصل دار السلطنت کرسچینا کا رہنے والا ہون جو ملک نوروی کے جنوب مین خلیج کرسچینا پہ واقع ہے باپ میرا
وہان کا رئیس اعظم ہے اوسکی آل و اولاد مین سواے مجھ دور افتادہ کے نہ کوئی لڑکا ہے نہ کوئی لڑکی اور مین جو
اس آرزو و تمنا سے پیدا ہوا تھا کہ جسکا بیان بجاے خود ایک قسم کی داستان ہے غرض ایسے سامان خدا کی عنایت
سے جمع ہوگئے تھے کہ ماباپ ہر وقت مجھے اپنی آنکھون پر لئے پھرتے تھے اور میرے آرام کو اپنے آرام پر مقدم جانتے تھے فقط
ہوش سنبھالتے ہی مجھے شکار کا شوق پیدا ہوا اور رات دن اسی شغل مین مشغول رہنے لگا چونکہ ماباپ کو مفارقت
میری گوارا نہ تھی اور دل شکنی کسی صورت سے کر نہین سکتے تھے یعنی نہ شکار کو منع کر سکتے تھے نہ بغیر میرے دیکھے زندہ
رہ سکتے تھے اسواسطے اونھون نے مجبور میری ایک شبیہ بنواکر اپنے پاس رکھہ چھوڑی تھی جب جی چاہتا تھا اوسے نکالکر
دیکھہ لیتے تھے اور مین بھی بسبب محبت قلبی کے ایک تصویر اپنے والد بزرگوار کی ہمیشہ سفر و حضر مین اپنے سینے سے
لگائے پھرتا تھا لیکن کسیطرح شکار سے نہ باز آتا تھا ایکبار کا ذکر ہے کہ مین کمبخت موافق اپنے دستور کے کوہ ناوینبرا
پر شکار کھیلتا پھرتا تھا ناگاہ ایک چوٹی پر ایک شخص مین نے جو فی الواقع قزاق تھا مجھے دھوکا دیکر کمند مین پھنسالیا
اور اوسی ہیئت کذائی سے پہاڑ کے نیچے اوتر بحر اوقیانوس کے کنارے لے پہونچا وہان ایک جہاز سوداگران بردہ
فروش کا کھڑا ہوا تھا اوس ملعون نے جاتے ہی مجھے اہل جہاز کے ہاتھہ فروخت کر ڈالا اور آپ چلتا پھرتا نظر آیا دوسرے
دن اس وقوعہ کے اوس جہاز نے کوہ ناوینبرا سے کوچ کرکے سات روز بعد قریب شہر ہیونگ کے ایک مقام
کیا جو ڈنمارک کے شمال مین ہے اور بعدہ لنگر اوٹھاکے خاص صوبہ ہنوور کے مقابل مین آن ٹھیرا جو ڈنمارک
کے جنوب مین اور آلیمان کے شمال مین واقع ہے یہان بھی مثل سابق کے جہاز کے ٹھیرتے ہی اکثر قزاق آئے اور ایک
ایک دو دو آدمی بیچکر چلے چلے گئے اتفاقیہ قریب شام کے ایک شخص قزاق فروشتن نام ایک عورت نہایت حسین لیکر
آیا اور مجھے دیکھتے ہی اوس عورت کے ساتھ بلا قیمت تبادلہ کر لیا اس معاملے سے اہل جہاز کو بھی تعجب ہوا اور مین
بھی حیرت سے اوسکا مونہہ دیکھنے لگا لیکن چونکہ ایک قید بے معنی سے بلا تردد رہائی ملتی تھی اسلئے مین نے کچھ تکرار

کرنا یا سبب پوچھنا مناسب سمجھا جب وہ مجھے لیکر کنارہ پر پہونچا تو خود بخود کہنے لگا تو تو نہیں سمجھا کا لڑکا ہے یہان
بردہ فروشون کے پھندہ مین کیونکر پھنس گیا مینے کہا آپ ہی جیسے بزرگوار پھنساکر لوٹے کہڑے کر لیگئے تھے یہہ فرمائے
آپ اب مجھے کہان لے چلے ہین اور اس تبادلہ مین ظاہراً کیا مصلحت سوچی ہے اور آپکا دولت خانہ کس جگہ ہے جواب
دیا مین ایک چھوٹی سی بستی ریکیاوک کا رہنے والا ہون جو آئس لینڈ کے گوشہ جنوب و مغرب مین واقع ہے اور آئس لینڈ
بحر اوقیانوس کے شمال مین ہے جسمین ہیکلا نامی ایک ایسا مشہور آتش فشان پہاڑ ہے جسکے چشمون سے ہمیشہ کھولتا
ہوا پانی نکلتا ہے لیکن بسبب پیشہ قزاقی کے مین اکثر دور دور ملکون مین پھرتا رہتا ہون خصوصاً سوئیڈن و
نوروے و ڈنمارک و ہولسٹن و ہنوور و پروشیا وغیرہ تو اپنی جاگیر ہی مین آگیا ہے چنانچہ مین تیرے باپ سے
بخوبی واقف ہون اور تجھے بھی بارہا کوہ ناٹنگھم فیلڈ پر شکار کھیلتے ہوئے دیکھا ہے آج اتفاقیہ اس عورت کو
سوداگران بردہ فروش کے ہاتھ فروخت کرنے یہان آنکلا تھا اور چاہتا تھا کہ اسی جہاز پر بیٹھکر ترکستان کیطرف
اتر جاؤن لیکن تجھے دیکھکر ایک اور ہی طمع خام نے خواہ مخواہ گھیر لیا یعنی یہہ خیال دلمین آیا کہ یہہ بھی کسی نہ کسی
ایسی ہی تقریب سے ان لوگون کے ہاتھ فروخت کیا گیا ہے اور بیشک اسکے والد کو اسکی مفارقت نہایت شاق گذری
ہوگی بلکہ تعجب نہیں کہ اپنی زندگی سے ہاتھ دہو بیٹھا ہو اگر کسی صورت سے یہہ تیرے ہاتھ آجائے اور تو اسکو لیجا
اسکے باپ سے ملادے تو یقینی اسکا صلہ اسکی قیمت سے کچھہ نہ کچھہ زیادہ ہی تیرے پلہ پڑرہے یہہ سوچکر مینے فوراً اوس
عورت سے تیرا مبادلہ کرلیا اور اب عنقریب انشاء اللہ تعالے تجھکو تیرے باپ پاس پہونچائے دیتا ہون یہہ سنکر
مین نہایت خوش ہوا اور اپنے دلمین کہا سچ ہے **شعر**
عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد | خمیرمایۂ دوکان شیشہ گر سنگ است
بعدہ مینے اوس قزاق سے پوچھا بھلا یہہ تو بتائیے آپکو اس جہاز کے آنیکی کیونکر خبر ہوجاتی ہے کہ فوراً لنگر کرتے ہی
اپنی اپنی اسامیان لیکر دوڑے آتے ہو جیسے گویا ایک مہینا پہلے ہی پروانے جاری ہوچکے ہین واللہ جس دن سے
مین گرفتار ہوا ہون رات دن اسی سوچ مین مبتلا رہتا ہون اوسنے ہنسکر جواب دیا سوداگران بردہ فروش نے
مقامات معینہ پر اپنے اپنے جہازون کے پہونچنے کی تاریخ سے قزاقان گرد نواح کو بخوبی آگاہ کر رکھا ہے اور کبھی اوس
تاریخ مین فرق واقع نہیں ہوتا اسواسطے ہم لوگ بغیر اطلاع کئے ہوئے صرف تاریخ کے پتہ سے عین وقت پر پہونچ
جاتے ہین اور صبح سے شام تک ہزارون کا وارا نیارا ہوجاتا ہے کیونکہ اس قسم کے جہاز کبھی ایک دن سے زیادہ

کسی مقام پر لنگر نہین کر سکتے اور نہ کسی مشہور بندرگاہ مین ہو کر گذر سکین چنانچہ یہہ جہاز
ہمیشہ یکم مئی کو آئیس لنڈ سے چھوٹ کر اوسی مہینے کی ۳۰ کو سوز مین پہونچتا ہے جو نوروے
وہان سے ایک دن بعد یعنی یکم جون کو جبلکہ ختم کو دیکو مین اور پندرہ کو برجن مین ۲۳ کو ہیورنگ
جولائی کو اسجگہ اور یہان سے اسیطرح برابر مقامات معینہ پر سات سات روز بعد ایک ایک دن ٹہر
بحر اسود تک چلا جاتا ہے جہان جسکا جی چاہے بلا دغدغہ اپنا شکار بیچ ڈالے یہہ کہکر کہنے لگا خبردار یہہ ہمارا راز
کسی پر ظاہر نکرنا اور جو کیا تو یہہ جان لینا کہ دنیا پر پیدا ہی نہین ہوئے مینے کہا استغفر اللہ علاوہ جان کے خوف
کے یہہ ممکن ہے کہ مین آپکا راز فاش کر دون یا آپکے ان احسانات کو خدانخواستہ جیتے جی بھول جاؤن آپ ایسا
کلمہ تو زبان پر ہی نہ لائیے اور آج سے مجھے بھی مثل اپنے ہی لڑکون کے تصور فرماتے رہئے یہہ سنکر کچھ آثار مسرت کے
اوسکے چہرہ پر ظاہر ہوئے اور اپنے دست ناپاک سے خوش ہو کر میری پیٹھ ٹھونکنے لگا بعدہ دریاے ڈنیپر کو
عبور کیکے اولڈ بزرگ کے میدان مین ہوتا ہوا آٹھوین روز دریاے ڈنیپر کے مغربی کنارے پر جا پہونچا اور
وہان سے کنارے ہی کنارے سیدہا شمال کیطرف ہو لیا کیونکہ اکثر یہہ شخص بسبب خوف حکام کے غیر متعارف
راستون مین ہو کر سفر کیا کرتے ہین قضا عند اللہ دریاے ڈنیپر کے کنارے کنگ ریونیجر یعنی فرمانروا ے
ملک آلیمان شکار کھیلتا پہرتا تہا اور اتفاقیہ ایکدن ہم دونون کو ایک درخت کے نیچے کھڑا ملگیا ہر چند ہمنے
چاہا کہ راستہ کاٹ جائین لیکن کچھ فائدہ نہوا یعنی بادشاہ نے دور سے دیکھکر اپنے پاس بلا لیا اور روز و شہر
سے مولد و منشاء پوچھنے لگا اوسنے دست بستہ عرض کیا خداوند نعمت غلام کشتکاران ڈنیمارک مین سے ہے
اور یہہ لڑکا میرا بیٹا ہوتا ہے کچھہ غلہ کی قسم سے ہم دونون اولڈ بزرگ مین بیچنے آئے تھے اب بیچ کھوچ کے اپنے مکان
کو واپس جاتے ہین فرمایا شاہ راہ عام چھوڑ کر جو سیدہے شہر برجن مین ہو کر نکل گئی ہے جنگل جنگل جانے کا کیا
سبب التماس کیا آج بیوقوفی کی راہ سے کسیقدر رات رہے چل کہڑے ہوئے تھے سو بسبب اندھیری کے راستہ
بھولکر اسطرف آنکلے ہین یہہ سنکر بادشاہ نے مجھہ سے ارشاد فرمایا کیا حقیقت مین یہہ شخص تیرا باپ ہے اور تو
اسکا بیٹا ہے یا اصل معاملہ خلاف اس تقریر کے واقع ہوا ہے چونکہ مجھے اچھی طرح معلوم تہا کہ بالفعل اسکے
قول کی تائید کرنے مین والد بزرگوار کی زیارت نصیب ہوتی ہے اور وقت پر گدہے کو بھی باپ بنا لینا عقلمندی

ین ہے اسواسطے مینے بہی موافق اوسیکے عرض کر دیا یعنی کہا ہان خداوند نعمت یہہ سچ گذارش
بہ دو اسکے بادشاہ نے زبردستی مجہہ اوس قزاق سے چہین لیا اور فرمایا ما بدولت کے نزدیک یہہ قزاق
لے نہین ہے یہہ سنتے ہی قزاق شش و پنج تو ایک جہاڑی مین گہسکر جاتے کہ مع غائب ہوگیا اور مجہکے اوسی وقت
ہ نے اپنے ترکش اوٹہانے کی خدمت پر مامور کردیا چنانچہ جبتک بادشاہ شکار کہیلتا رہا مین اوسی خدمت
پر مامور رہا جب چند روز بعد شکار سے واپس ہوکر دار السلطنت برآن مین پہونچا تو ساماں کی خوشی میرے
سپرد کر دیا گیا یعنی عہدہ ساقی گری میرے واسطے تجویز فرمایا گیا لیکن ساتھہ ہی اوسکے یہہ بہی حکم ہوگیا کہ ہرگز
یہہ شخص قلعہ معلی کے باہر قدم نرکہنے پاے واللہ اعلم سواے ایمان سانی کے اور کیا مصلحت اسمین تصور فرمائی گئی
قصہ مختصر نو دس مہینے سے برابر مین اسی مصیبت مین گرفتار اور اپنی زندگی سے بیزار ہون شعر

دستم ز جام عکس رخ لالہ گون گرفت	گل پیرہم آنقدر کہ ز رنگ خون گرفت

جب نہایت جی گہبراتا ہے اور
کلیجہ نکلا مونہہ کو آجاتا ہے تو اسی تصویر کو جو مرہم زخم جگر کی ہے سینے سے لگا لیا کرتا ہون یا تنہائی مین دو
گہڑی رو کر اپنا دل بہلا لیتا ہون مین ہون اور غریب الوطن غربت کی راتون مین دل ہے اور ماں باپ کی فرقت
کی باتین ہین نہ کسی سے اپنا قصہ فراق کہہ سکتا ہون نہ کوئی میرے درد اشتیاق سننے کی قابلیت رکہتا ہے
کیا معنی قلعہ سے باہر نکلنے کا حکم نہین ہے اور اہل قلعہ ترقی مراتب کے حسد سے ناحق میرے ساتھہ کاوش کرتے ہین
ہان البتہ یہان کی ڈیوڑہی کا افسر نہایت معقول خلیق رحم دل مسکین متحمل سادہ مزاج شریف یہ دو آدمی
ہے کبہی کسی شخص کو کسی رنج و الم مین مبتلا نہین دیکہہ سکتا خصوصا میرے حال پر اسقدر عنایت فرماتا ہے کہ مین کچہہ
اسکا شکریہ ادا نہین کر سکتا اور زیادہ تر اس مہربانی کا سبب یون سننے مین آیا ہے کہ میرے آنے سے چند روز
پیشتر اوسکا ایک جوان لڑکا میری ہمشکل انتقال کر چکا ہے اور مجہکو بہی ابتک اوسکے دیکہے اسلئے چین نہین پڑتا
کہ میرے والد بزرگوار کی شکل اسکی شکل سے نہایت مشابہت رکہتی ہے باوجود اس عنایت و مہربانی اور الفت
و محبت کے مین نے آجتک اپنا اصلی حال اوسپر بہی ظاہر نہین ہونے دیا یعنی ابتک وہ ہی زمیندار کا لڑکا اپنے
تئین بتائے جاتا ہون تاکہ کہین خلاف بیانی کے باعث کوئی فتور کسی قسم کا میرے واسطے پیدا نہو جاے ہان اب
خداوند کریم نے تیرے باعث ایک صورت زندگی کی نکال دی ہے بشرطیکہ چرخ کجرفتار رشک نہ کہائے اور

اسیطرح بدستور یہہ صورت بنی چلی جاے یہہ داستان حیرت بیان سنکر مجھے بھی بے اختیار رونا آگیا اور
اوسوقت کے رونے مین کچھہ ایسی لذت حاصل ہوئی کہ مطلق دین و دنیا کا ہوش باقی نرہا یہانتک کہ روتے
روتے صبح کی نوبت پہنچ گئی اور بادشاہ بیدار ہوکر حمام مین تشریف لے گیا اوسوقت ایڈورڈائزر کمال محبت سے
ایبونی شوٹ کو غیر حاضر دیکھکر اوسکے کمرے مین دوڑا آیا اور کہنے لگا جلدی چل ایسا نہو بادشاہ حمام سے نکلکر
بیٹھہ یاد فرمائے اور تو کہین ادہرادہر سامنے نظر نہ آئے یہہ سنتے ہی میرے ہوش باختہ ہوگئے اور جھٹ پٹ ایبونی
شوٹ کے آنسو پونچھکر مین اپنے ہاتھہ سے اوسکے شب خوابی کے کپڑے اوتارنے لگی تاکہ دربار کے جانے مین دیر
نہو اور غیر حاضری کے باعث ہماری اس رات دن کی صحبت مین کچھہ بکھیڑا نہ پڑجائے یہہ معاملہ جو دفعتاً ایڈورڈ
کی نظر سے گذرا اوسکا دل بیچین ہوگیا اور اپنے جی مین کہنے لگا یہہ دونون اسطرح بلا تکلف رات دن دولت
دیدار اور بوس و کنار کے مزے لوٹین اور مین آٹھوین ساتوین بھی یار کی زیارت نصیب نہو اگر تو بھی مس ایڈم
کو اسی بہانہ سے تا دم مطلب کے اندر لے آوے تو کیا ہرج ہے ہان صرف بادشاہ کی اجازت چاہیے سو ایبونی شوٹ
کی معرفت کیا اتنا سا بھی کام نہین نکل سکے گا یہہ سوچکر اوسیوقت ایبونی شوٹ سے فرمایش کی کہ براہ مہربانی
ہمین بھی ایک آدمی رکھنے کی اجازت بادشاہ سے دلوا دیجیے لیکن وہ بیچارہ پہلے ہی اس معاملہ مین معتوب ہوچکا
تھا اوسکا کیا مجال تھی کہ اس قسم کی درخواست کا خیال بھی اپنے دل مین لاسکتا مجبور سواے انکار کر دینے کے کچھہ
نہ بن پڑا یعنی ہاتھہ جوڑکر یہہ ہی کہدیا کہ مین آدمی رکھنے یار کھلانے کی اجازت بادشاہ سے نہین طلب کرسکتا اور
اسکے جس کام کے واسطے حکم ہو مین بسر وچشم حاضر ہون یہہ سنتے ہی ایڈورڈائزر آگ بھولا ہوگیا اور فی الحقیقت اوسکا
آگ بھولا ہوجانا بجا تھا کیونکہ در اصل یہہ ہی شخص ہم دونون کی ملاقات کا باعث ہوا تھا یا اسکی معشوقہ مس ایڈم
نے ندر لگائے تھے اب ظاہرا ہمکو اپنے معاملہ مین پہلو تہی کرتے ہوئے دیکھکر رنجیدہ نہوتا تو کیا ہوتا لیکن اوسوقت
اوسنے مطلق کوئی آثار رنجیدگی کا اپنے چہرہ سے ظاہر نہونے دیا بلکہ ہنسکر بات کو ٹال گیا اور دل مین کینہ کا درخت
لگا بیٹھا یعنی در پردہ اوسی روز سے در پے تخریب رہنے لگا کسی نے سچ کہا ہے **شعر**

ہر چند تغافل کند ایمن مشو از خصم | پیوستہ شود پشت کمان سوے نشانہ

قضا عنداللہ اس واردات
کے کتنے ہی دن بعد ایک روز کہ شاید یکم مئی کی تھی کچھہ ترشح ہو رہی تھی اور بادشاہ صحن باغ مین ایک سائبان کے

نیچے بیٹھا ہوا دورِ عاجت دل بہلا رہا تھا کہ ناگاہ ابر غلیظ دیکھکر تجھے اپنے طاؤس طناز سراپا ناز کے دیکھنے کی آرزو
پیدا ہوئی اور ہمانتگ طبیعت نے تجویز کیا کہ مین اپنے بود و باش کے کمرے سے نکل سائبان شاہی کے قریب جا کھڑا
درخت کی آڑ مین کھڑی ہوا ویسکے رخسار مہر انوار سے لمعات حسن اقتباس کرنے لگی اور جذبۂ محبت کے سبب اوسنے
بھی گوشۂ چشم سے مجھے جاتے ہی دیکھ لیا جب ایک ہی جگہہ بارش مین کھڑے کھڑے تجھے قریب دو گھنٹہ کے گذر گئے تو
ایبونی شوٹ بیقرار ہوکر کسی بہانہ سے میرے پاس دوڑا آیا اور کہنے لگا افسوس تونے اپنے دل کی ہدایت
مقدم رکھی اور یہہ نہ خیال کیا کہ ایبونی شوٹ کے کلیجہ پر یہہ پانی کی بوندین جو تیرے جسم نازنین پر گر رہی ہین کیسی
آگ برسا رہی ہونگی للہ تو میرے قتل کرنے کا سامان نہ کر اور یہان سے تشریف لیجا کر اپنے کمرے مین آرام فرما انشاء اللہ
تعالےٰ بادشاہ کے اوٹھتے ہی مین بھی حاضر ہوتا ہون **شعر** بشوق بزم وصالت دو دیدہ می آیم | گہ بدیدن روئے تو دیدہ آیم
القصہ اوسوقت بادشاہ کی خدمت مین سوائے اڈیوائزر اور ایبونی شوٹ کے کوئی بھی نہ تھا اور ایبونی شوٹ کے
جاتے ہی بادشاہ نے گلاس کے واسطے ہاتھہ پھیلایا ہرچند اڈیوائزر نے وعدہ کیا تھا کہ اگر بادشاہ سلامت نے یاد فرمایا
تو مین کوئی معقول حیلہ گذارش کردونگا لیکن یہہ اوسکا صرف فریب تھا بلکہ منظور یہہ تھا کہ کسیطرح اسوقت یہہ یہان سے
نکل جاوے تو میدان خالی پاکر اچھی طرح اپنے دل کے پھپولے پھوڑون چنانچہ ہاتھہ پھیلاتے ہی ایک گلاس مئی ناب سے
لبریز کرکے دانستہ اس بیہودگی سے بادشاہ کے ہاتھہ مین دیا کہ تمام شراب چھلک کر فرش پر گری اور بادشاہ کا ہاتھہ بھی
بھر گیا بادشاہ نے اس حرکت سے کمال بیمزہ ہوکر فرمایا ایبونی شوٹ کہان ہے عرض کیا غریب پرور وہ درخت
کے نیچے کھڑا ہوا اپنے ملازم کو کچھہ سمجھا رہا ہے کیونکہ اوسکا بھیگنا اوسکی طبیعت پر نہایت شاق گذرتا ہے لیکن اس
فقرے مین ایک بڑی حرمزدگی کر گیا یعنی ضمیر واحد مذکر غائب مجرور منفصل کے عوض ضمیر واحد مؤنث غائب مجرور
منفصل بول گیا کیونکہ زبان انگریزی مین اگر لفظ اوسکا مذکر کے واسطے کہنا ہو تو ہز بکسر ہا ر ہوز و سکون
ثانی کہین گے اور جو مونث کیواسطے تو ہر بفتح ہا و سکون را بر وزن سر بولین گے یہہ فقرہ سنتے ہی یکایک بادشاہ
کے دل مین شک پیدا ہوا اور گوشۂ چشم سے بغور ہم دونون کے اشارات و کنایات کو ملاحظہ فرمانے لگا چونکہ
فی الواقع اڈیوائزر کا قول درست تھا اور ہم دونون اوسوقت بھی ناز و نیاز ہی کی باتین کر رہے تھے اسواسطے
فوراً بادشاہ کا شک مرتبۂ یقین کو پہونچگیا اور ہم دونون کے عاشق و معشوق ہونے مین کسیطرح کا شبہ باقی

نہین رہا لیکن ساتہہ ہی اسکے یہہ بہی ثابت ہوگیا کہ اَیڈ وائزر نے دانستہ حسد کی راہ سے اس راز سربستہ کو افشا کیا ہے چنانچہ اسیواسطے بادشاہ نے مطلق کسیطرح کا ملال یا غصہ اوسوقت اپنے چہرہ سے ظاہر نہونے دیا اور نہ اَیڈ وائزر کو بُرا یا بہلا اولٹکر جواب دیا البتہ اپنے دل مین اسکے دفعیہ کی ترکیبین سوچتا رہا کیونکہ ستاری بہترین صفات جہانداری سے ہے شعر

پردہ ہاے چشم بہر عیب پوشی دادہ اند | خاک بادا ہر کسے کو عیب ظاہر میکند

اور ایک حکمت اوسوقت کے ٹال جانے مین یہہ بہی تہی کہ دربار کوئی چغلخور سرگوشی کی جرات نکر سکے کیونکہ حکمانے

مدہ راہ حاسد بغرض پیش خویش | کہ آمیخت باید گر نوش نیش | بصورت دہد نوش یاری کند | بمعنی زند نیش و خواری کند

غرض اس واردات کے مدت مدید بعد جب اہل معاملہ بالکل اپنے قصور بہول بہال گئے تو بادشاہ نے ایک غلام ترکی نہایت حسین زہرہ جبین صاحب علم معدن حلم ہفت زبان رشک سحبان جو اوسی زمانہ مین ایک سوداگر گیلن نامی باشندہ ملک روس نے حاضر ہوکر اوسکی نذر کیا تہا ایبونی شوٹ کو عنایت فرمایا اور حکم دیا کہ اسکی لیاقت و قابلیت کا حال بعد امتحان کے تیسرے روز ہماری خدمت مین گذارش کرنا چونکہ بادشاہ کی منشاء دلی سے اوسوقت تک ہرگز کوئی فرد بشر واقف نہ تہا اسواسطے ایبونی شوٹ نے تیسرے دن بلحاظ عطیہ شاہی اسقدر اوس غلام کی تعریف و توصیف بیان کی کہ اہل دربار سنکر دنگ رہ گئے اور اَیڈ وائزر پر فاش دلی کے باعث مضحکہ کی راہ سے مونہہ پر رومال رکہکر مسکرانے لگا بادشاہ نے ایبونی شوٹ کی تقریر ختم ہونیکے بعد نہایت تامل اور تحمل سے فرمایا چونکہ اَیبونی شوٹ کو بسبب عطیہ شاہی یعنی غلام ترکی کے پہلے خدمتگار کی کچہہ ضرورت نہین رہی اور اَیڈ وائزر بسبب اپنی بیہودگی کے ملازمت شاہی کے قابل نہین سمجہا جاتا اسواسطے مناسب ہے کہ یہہ دونون شخص غلام ترکی کے عوض دیدئے جائین اور مسٹر گیلن ابہی یہان سے رخصت کردیا جائے چنانچہ حکم ہوتے ہی ایک مین جگر افگار اور دوسرا اَیڈ وائزر مسٹر ٹڈیم کا خریدار دونون اوس تاجر روسی کے حوالے کردئے گئے اور وہ اوسی روز دونون کو لے خوشی خوشی ملک روس کیطرف روانہ ہوگیا بقول شخصے شعر مردہ دل چون گور از اسیب ہجران غم آمستہ خندہ باشد بر لبش گو عالمے را ماتم است لے شمعون اگرچہ ابتداے محبت مین بہی دل اندوہگین ابہی طرح غم ہجر کی لذت حاصل کرچکا تہا لیکن واللہ جسقدر رنج اور تشویش و پیچ اس غربت و فرقت کا میری طبیعت کو پیدا ہوا اوسکا عشر عشیر بہی پہلے نہوا تہا اور زیادہ صدمہ اسبات کا تہا کہ وہ دشمن جانی جسکے باعث یہہ بلاے آسمانی میرے سر پہ

نازل ہوئی اس حالت غم واندوہ مین بھی میرے ہمراہ تھا اور ہر وقت کوئی نہ کوئی ترکیب میری خانہ خرابی کی سوچتا
ہی رہتا تھا چنانچہ ۹ جون ۱۸۶۵ء روز شنبہ کا ذکر ہے کہ ہم لوگون کے خیمے عین دریاے وارٹا کے کنارے نصب
کیے گئے اور عروس ماہ نے اس چک دمک سے گوشہ نقاب اولٹ کر اپنا جوبن دکھایا کہ عابد شب زندہ دار کا بھی
ضعف سے ایمان کانپنے لگا اوسوقت ایڈوائزر موقع ومحل دیکھکر مسٹر گیلن کو آہستہ آہستہ جام وصراحی کے
گھاٹ لگا لایا اور یہانتک شراب پلا کر بدمست کیا کہ مطلق اوس گیدی کو اپنے تن بدن کا ہوش باقی نہ رہا جب
یہہ نوبت پہونچی تو آہستہ اوسکے کان مین کہنے لگا پیر و مرشد اگر کیفیت مے نوشی کی تکمیل منظور ہو تو نقل مے پرستان
بھی پاس ہی کا پاس موجود ہے اوسنے اوسی حالت مدہوشی مین ہاتھہ پھیلا کر پوچھا کہان ہے ایڈوائزر نے جواب
دیا دوسرا غلام جو میرے ساتھہ سرکار الیمان سے حضور کو عنایت ہوا ہے وہ دراصل مرد نہین عورت ہے اور
اوسکے امتحان کا موقع میری دانست مین اسوقت سے بہتر پھر ہرگز میسر نہین آنے کا کیا معنی دریا کا کنارہ ہے
چاندنی رات ہے گوشہ تنہائی ہے شغل مے نوشی ہے اب سواے کسی یار دلنواز کے اور کس بات کی کمی رہگئی یہہ
سنتے ہی اوس ملعون نے مجھے تخلیہ مین بلا دست درازی کرنے کا ارادہ کیا لیکن اوسوقت یکایک کچھہ ایسا الہام
ربانی میرے دلکو ہوا کہ مین فوراً ہاتھہ باندہ کر کھڑی ہوگئی اور دانستہ زبان کو لڑکھڑا کر کہنے لگی اگر کچھہ ہرج متصور
نہو تو براہ مہربانی لونڈی کی دو باتین سن لیجیے بعدہ حضور کو نیک وبد کا اختیار ہے مین ہرگز ہاتھہ نہین پکڑ سکتی
جواب دیا اچھا کہہ کیا کہتی ہے مینے کہا کنگ ریونیجر فرمانرواے ملک الیمان ہمارے مالک ہمارے آقا کا مزاج اسقدر
حسن پرست واقع ہوا ہے کہ کبھی اوسکی محفل عالی دو چار حسین عورتون سے جو بظاہر مردانہ لباس مین ہون
خالی نہین رہتی اور ساتھہ ہی اسکے ہمیشہ شراب کے نشے مین بھی مخمور رہتا ہے لیکن مردانہ لباس مین خاص وہی
عورتین رہتی ہین جنکو وہ اپنے دل وجان سے بہتر سمجھتا ہے اور کبھی اپنی آنکھون کے سامنے سے جدا نہین ہونے
دیتا چنانچہ مین بدنصیب بھی اونہین عورتون مین سے ہون اور یقین ہے پھر کبھی نہ کبھی یاوری طالع سے وہین
پہونچ جاؤن ہان بالفعل جو کچھہ تقدیر کا لکھا ہے وہ بھگتنا ہی پڑے گا شعر پھنسنا تھا دلکو گیسوے پیچان مین پھنس گیا
قسمت مین ہو جو پیچ تو کیونکر نہ بل پڑے ۞ اور سبب اس گردش کا یہہ واقع ہوا کہ جس روز مجھے خلعت رخصت عنایت
ہوا ہے مین بدقسمت کھڑی ہوئی جہان پناہ کو شراب پلا رہی تھی اور موافق عادت معہودہ کے بار بار اوس خاص

مجھے عنایت ہوتا جاتا تھا لیکن چونکہ میرے ایک ہاتھ میں صراحی تھی اور ایک میں جام رکھنے کی کشتی یعنی پرچی
اسواسطے جہان پناہ کو ہر بار خاص دست مبارک سے جام شراب میرے مونہہ سے لگانا پڑتا تھا اور مجھکو بھی جھکنا
پڑتا تین مرتبہ رکوع کی نوبت پہونچ جاتی تھی یعنی ایک بار حضور کی خدمت میں جام نذر کرتی تھی دوسری مرتبہ جھکنا
پڑتا تھا تیسری مرتبہ شکریہ آداب بجالاتی تھی ناگہان اس خم و چم سے میری پیشانی پر پسینا آگیا اور اوسکا
ایک بوند ٹپک کر جام میری دونون بھؤون کے بیچ میں ٹھہری اس بوند کے ٹھہرنے کا انداز بادشاہ سلامت
کو کچھ ایسا پسند آیا کہ میرا چہرہ تیغ نگاہ بادشاہی کا سنگ فسان بنگیا یعنی حضور بار بار میرے چہرے کو ملاحظہ فرماتے
تھے اور کسیقدر مسکراتے بھی جاتے تھے میں کمبخت سمجھی شاید کوئی ذرہ وغیرہ کسی شے کا ایسا بے موقع میرے چہرے
پر چسپیدہ رہا ہے کہ خداوند نعمت اوسے ملاحظہ فرماکر تبسم ضبط نہیں فرما سکتے قضاء عنداللہ اوسوقت سوا اس غلام
نابکار کے یعنی انہیں وائز کے دالان کوئی دوسرا موجود نہ تھا جسکو بلا سکتی ناگہان اوسکی طرف دیکھا اشارہ سے پوچھا
میرے چہرہ پر کیا چیز لگ گئی ہے یہہ سمجھا شاید پسینا پونچھنے کیواسطے حکم ہوتا ہے اسلئے اس عقل کے دشمن نے بے تکلف
میرا رومال پاکٹ سے نکال اوس بوند کو جذب کرلیا یہہ حرکت بسبب محبت قلبی کے خداوند نعمت کو اسقدر ناگوار
گذری کہ اوسیوقت لٹنے کی جانب میں ہم دونون کو غلام ترکی کے عوض دیدئے جانے کا حکم صادر فرمادیا اور
یہہ بھی فرمایا کہ ابھی گیلن یہان سے رخصت کردیا جائے تاکہ بعد فرو ہوجانے غصہ کے الفت نہانی کے باعث ایسا
نہو کہ حکم سابق منسوخ کرنے کی نوبت پہونچے لیکن کہانتک آخر ایک نہ ایک روز یہہ حکم منسوخ کیا جائیگا اور یقینی
جہان پناہ مجھے یاد فرمائینگے اوسوقت میں نہیں کہہ سکتی کہ تیرے اس فساد نیت کا ثمرہ کیا ظہور میں آئے شعر

میرسد گر کند دل فریاد	آنچہ فرہاد دید من بینم

یہہ سنتے ہی گیلن کا نشہ ہرن ہوگیا اور ایسی جھوکڑی بھولا
کہ میرے قدمون پر سر رکھکر زار زار رونے لگا اور کہا خدا کے واسطے میری اوسوقت کی تقصیر جو محض نادانستگی
میں سرزد ہوئی ہے اپنی مہربانی سے معاف فرما آیندہ انشاء اللہ تعالے ایسی خاطر و محبت سے رکھونگا کہ تو
مجھسے نہایت رضامند ہوگی بلکہ عنقریب کسی نہ کسی ترکیب سے دارالسلطنت برلن پہونچکر کسی مشہور سوداگر
کے سپرد کئے دیتا ہون تاکہ جسوقت بادشاہ یاد فرمائے تو فوراً اوسکی آنکھون کے سامنے پہونچ جائے میں نے
کہا البتہ یہہ امر زیادہ تر بادشاہ کی خوشنودی مزاج کا باعث ہوگا اور اس حسن خدمت کی عوض تو وہ افتخار

حاصل کریگا کہ آجتک کبھی کسی سوداگرنے نہ حاصل کیا ہوگا غرض اس گفتگو کے بعد گیلبن بغلونمین ہاتھہ مار تنہا اپنے خیمے مین سورہا اور مین صبح تک خداوند کریم کی درگاہ مین سجدہ ہاے شکرادا کرتی رہی جسوقت سپیدۂ سحر نمودار ہوا ہم سبا لوگ دریاے واڑتا کو عبور کرکے شہر پسن مین پہونچے اور وہان سے کوچ درکوچ کئی روز بعد شاید ۲۱ جون ۱۸۶۵ء روز جمعہ کو شہر وارسا مین جا داخل ہوئے یہان پہونچکر ائیڈ وائزر نے پہر ایک وار کیا اور گردش تقدیر سے وہ ایسا کارگر ہوا کہ مین دارثون نصیب گیلبن کے ہاتہہ سے بہی جاتی رہی یعنی شہر وارسا مین اتفاقیہ ملازمین شاہی مین سے کوئی شخص ائیڈ وائزر کا ملاقاتی نکل آیا اس نطفہ حرام نے جاتے ہی اوسکی معرفت بادشاہ پولنیڈ کو میری خبر پہونچا دے اور اس تعلی کے ساتہہ میرے حسن وجمال کی تعریف بیان کرائی کہ بادشاہ نے نادیدہ ندیدون کیطرح مبتلا ہوکر گیلبن کے پاس میری درخواست بہیجی اور فرمایا اوس لونڈی کو جو بالفعل تم ملک ایمان سے اپنے ساتہہ لائے ہو ہمارے ہاتہہ بیچ ڈالو ہرچند یہ سوال سنکر گیلبن نے بہت سے عذر معقول پیش کئے اور یہانتک عرض کیا کہ اس عورت کو مینے مثل اپنے فرزندون کے پرورش کیاہے فروخت نہین کرسکتا لیکن اوس ظالم نے ایک نہ سنی اور زبردستی مجھے محل سلطانی مین داخل کرواد یا **شعر** شدم از اختلاط زلف او مشہور درعالم برآوردیم آخر از سیاہی چون نگین نامی * خدا کی قدرت سے اوسی روز یعنی ۲۴ جون ۱۸۶۵ء روز یکشنبہ کو بادشاہ نے لیا خاتون کی محبت کا چرکا کہایا اور اپنے زخم جگر کی تدابیر مین ایسا مصروف ہوا کہ میری طرف آنکہہ اوٹہا کر دیکہنے کی نوبت بہی نہ آئی تیسرے یا چوتہے روز اس معاملے کے لیا خاتون آپ ہی محل مین آگئین پہر ہم غریبونکو کون پوچہتا تہا اور کسکی شامت آئی تہی جو ہمکو ملکہ کہتا یا بادشاہ کی معشوقہ بناتا لیکن اونہون نے آتے ہی ایام عدت کا ایسا ہنگامہ گانٹہا کہ پہر کسیقدر میری طبیعت کو تردد پیدا ہوگیا اور یہ خیال آیا کہ مبادا انکے حیلہ وحوالہ کرنے سے پہر بادشاہ کی وحشت کو ترقی ہو اور رتجہے یاد کر بیٹہے اس خوف سے بغیر کسی کے کہے سنے مین خود لیا خاتون کی خواصون مین داخل ہوگئی اور ہمہ تن مصروف ہوکر جان و دل سے انکی خدمت کرنے لگی تاکہ وقت پر یہ میری حامی ہون اور کوشش کرکے ظالم کے پنجہ سے مجھے رہائی دلوادین کیونکہ بعینہ ایسے ہی معاملات اکثر قصے کہانیون مین میری نظر سے گذر چکے ہین اور انجام کار ایسی ہی ترکیبون سے اونہین نجات حاصل ہوئی ہے لیکن خدا کا شکر ہے کہ پہر بادشاہ نے میرا نام بہی نہین لیا اور یہ بہی نہین پوچہا کہ کسکو جسنے خریدا بہی تہا یا نہین غرض اس تقریب سے دو چار روز جو

لیا خاتون کے پاس بیار بیٹھا ہوا اور بغور تامل انکے حالات دیکھنے مین آئے تو انکی کیفیت بہی بجنسہ کچھ مجھے اپنی ہی
سی معلوم ہوئی یعنی سمجھ گئی یہہ بہی کسی نہ کسی پر عاشق ہین یا انپر کوئی عاشق ہے اور پہر ایام عدت کا حیلہ اور بہی
زیادہ طبیعت کو پکڑتا تہا اسیواسطے بیٹھے بلا تکلف اپنا راز مو بمو انکے روبرو بیان کرکے آہستہ آہستہ انکے بہی دل کا
بہید لے لیا اور مرنے سے راز دار بن بیٹھی باقی حال جو اوس دن سے آج تک گذرا ہے اوسے تم خود واقف ہو
اعادہ کرنے کی کچھ ضرورت ہی نہین ہان آپکو نی شوٹ کی تنہائی کا غم اور اپنی جدائی کا الم جو میرے دل پر گذر رہا
ہے لازم تہا کہ اخیر مین اوسے بہی تہوڑا بہت کہہ سناتی لیکن اوسکے سننے کو پتہر کا جگر اور لوہے کا دل چاہیے وہ تم
کہان سے لاؤگے اس سے بہتر ہے کہ اپنے ہی معاملات کیطرف دہیان کرکے خاموش ہو رہو اور جامع المتفرقین سے
دعا مانگو کہ مجھے شکایتاً اوسکے بیان کرنے کی نوبت ہی نہ آئے **شعر** شرط عشق است کہ از دوست شکایت نکنند
لیکن از شوق حکایت بزبان می آید ٭ بیانک شمعون مس ٹیلنٹا کی زبانی اوسکی سرگذشت بیان کرکے شاہزادہ
بلند اقبال کی خدمت فیضدرجت مین عرض کرنے لگا اے سرچشمہ الوف اعطاف والے مظہر صنوف اتصاف اگرچہ
غلام نے اپنی دانست مین اس عاشق خستہ جگر کی حالات مین سے ظاہرا کوئی حال اوٹہا نہین رکہا لیکن البتہ جناب
شاہ صاحب کی اضطرابی کے سبب نصف سے زیادہ خاص اوسکے بیان مین اختصار کرتا چلا گیا ہون کیونکہ جسقدر
مین بڑہتا جاتا تہا حضرت کے چہرہ پر ہوائیان سی چہوٹتی جاتی تہین اور دم بدم حالت متغیر ہوتی چلی جاتی تہی
کبہی تو کلیجہ پکڑکر بیٹھ جاتے تہے کبہی کہڑے ہوکر ٹہلنے لگتے تہے کبہی خود بخود رو دیتے تہے کبہی آپ ہی آپ قہقہہ مارکر
ہنس پڑتے تہے اب انجام کار یہہ نوبت پہونچی ہے کہ تسبیح گلے سے نکال کر مصلے پر ٹپک دی ہے اور عمامہ شریف سر سے
اوتار کر گہٹنے پر رکہہ لیا ہے چنانچہ اسی وجہ سے حضور کے سامنے بیٹھے ہین ملاحظہ فرما لیا جائے غرض قصہ مین
بیان کرتا تہا اور قصہ کے بہاؤ شاہ صاحب ادا فرماتے جاتے تہے اگر حضور کثیر یہ کیطرف اسطرح ہمہ تن گوش
ہوکر متوجہ ہوتے تو یقین ہے حضرت کے حرکات وسکنات ملاحظہ فرمانے پر مٹیلنٹا کا قصہ بیچ ہی مین چہوڑ دیا
جاتا اب جلد بندگان عالی حکم فرمائین کہ جناب شاہ صاحب اپنی داستان بیان کرکے اپنی اصلی حالت پر آجائین
اور ہم لوگون کا بہی اشتیاق پورا ہو جائے یہہ سنتے ہی شاہ صاحب عمامہ سر پر رکہکر کہڑے ہوگئے اور ہاتہہ جوڑ
کر شاہزادہ ستودہ خصال کی خدمت مین گذارش کیا بس خداوند نعمت غلام کی یہہ ہی سرگذشت تہی جو شمعون

بیان کی کیا معنی اڈولف شوٹ بندہ زادہ ہی کا نام ہے اور اسیکی تلاش میں خاکسار نے اپنی یہ صورت بنائی
ہے اور اسی سبب سے شہروں کے بیان پر پوری حالت تغیر ہوتی جاتی تھی اب دستگیری کرنا کہ تا حضور کے چھتیا
میں سے اور دیدار نصیب ہونا خود اتفاق یہ کے ہاتھ ہے شعر الحمد للہ کہ اگر رنج آشنا | او دیدیم بمراد و توبہ مقصود رسید
شاہزادہ گردون رکاب نے یہ ماجرا سنکر شاہ صاحب کو اپنے پاس بٹھا لیا اور فرمایا شکر ہے خداوند کریم کا کہ
آپکے لڑکے کا پتہ لگ گیا اور یہ بھی معلوم ہوگیا کہ فضل الٰہی سے بہمہ وجوہ وہ صحیح و سالم ہے اب انشاء اللہ تعالیٰ
کوئی دن جاتے ہیں کہ آپ دونوں کو ملاقات جسمانی بھی حاصل ہوا چاہتا ہے لیکن میں آپکی زبان مبارک سے کچھ
تھوڑا آپکے خاندان کا سلسلہ سننا چاہتا ہوں کیونکہ آپکے صاحبزادہ اڈولف شوٹ نے اپنی معشوقہ تھیادرا کے
روبرو صرف اسقدر بیان کیا ہے کہ باپ میرا دارالسلطنت ترسینا کا رئیس اعظم ہے اور صرف اس بیان
سامع کو بخوبی اطمینان نہیں ہو سکتا یعنی یہ نہیں معلوم ہوتا کہ اصل میں آپ کون ہیں مسلمان ہیں یا نصرانی
اور اگر مسلمان ہیں تو کب ہوئے اور کیونکر ہوئے اور وطن مالوف حضرت کا کہاں ہے یہ سنتے ہی شاہ صاحب
دو زانو بیٹھ کر اسطرح اپنا حال بیان کرنے لگے ۔ **قصہ زبانی درویش کوہ نشین کے کہ جو**
فی الواقع اپنے لڑکے کی تلاش میں یہاں تک پہونچا تھا ۔

شعر

غمت مباد و گزندت مباد و رنج مباد | کہ راحت دل و آرام جان و دفع غمی

جنابعالی وطن مالوف کمترین
کا ملک سوئیڈن ہے جو فرنگستان کے شمالی حصوں میں شمار کیا جاتا ہے مغرب میں اسکے ناروے ہے
مشرق میں فرانسیس جنوب میں بحیرۂ بالٹک اور شمال میں ڈنمارک اگرچہ دیکھنے میں یہ ملک نہایت وسیع معلوم
ہوتا ہے لیکن تمام اسکے میدان جنگل اور جھیلوں سے گھرے ہوئے ہیں اور اکثر بلند پہاڑ ہمیشہ برف سے ڈھکے
رہتے ہیں کیونکہ جاڑا یہان بسبب قرب قطب شمالی کے قریب آٹھ مہینے کے رہتا ہے اور بعضے بعضے شمالی حصوں میں
دو مہینے کی رات ہوتی ہے اور دو مہینہ کا دن البتہ آب و ہوا اس جگہ کی خوشگوار ہے اور باشندے یہان
کے بہادر سادہ مزاج آزادی پسند اور مہمان نواز ہیں اور دارالسلطنت اس ملک کا اسٹاک ہالم نام سے
مشہور ہے جو ریاست کے جنوبی طرف مشرقی کنارہ پر واقع ہے قریب نو سو برس کے ہوئے کہ آبا و اجداد کمترین
کے اس ملک میں برابر عہدہ وزارت سے ممتاز ہوتے چلے آئے ہیں کیونکہ جب جولیس سیزر نے ۵۴ برس پیشتر حضرت

عیسیٰ کی پیدایش کے انگلستان کو فتح کیا ہے توڈیوڈ نامی کوئی شخص ہمارے ہی خاندان سے ملک سوئیڈن کا وزیر اعظم تھا اور بعد حضرت عیسیٰ ؑ کی پیدایش کے پانچسو برس بعد جسکو قریب تین سو برس کے گذر چکے یعنی جب یکس کلمنگا ملک انگلستان مین برپا ہوا ہے تو ہمارے ہی مورث اعلیٰ نے بزور شمشیر نوروے کو سوئیڈن مین ملا یا تھا جب سے دونون ملک بادشاہ سوئیڈن ہی کے زیر حکومت چلے آتے ہین اور اسکنڈ نینویا کے نام سے مشہور ہین ورنہ پہلے نوروے سوئیڈن سے علیحدہ تھا اور سلطنت جمہوری اوسجگہہ قایم تھی چنانچہ شہر کرسچنا مین مکانات شاہی ابتک موجود ہین اور اسیواسطے لوگ اوسے دار السلطنت کے نام سے مشہور کرتے ہین خاص اسی کارنمایان کے صلہ مین ہمارے جد اعلیٰ کو بادشاہ سوئیڈن کی سرکار سے ڈیوک کا خطاب عنایت ہوا تھا جسکے معنی رئیس اعظم کے ہین اور وہ خطاب نسلاً بعد نسلاً بدستور میرے والد بزرگوار کے زمانہ تک موثر رہا لیکن غلام کو کوئی اس خطاب سے مخاطب نہین کرسکتا یہہ صرف ایبوفی شوٹ کی اپنی معشوقہ کے روبرو شیخی اور شوخی تھی کیونکہ گردش زمانہ سے وہ دفتر ہی گاؤخورد ہوگیا وہ عہدہ وزارت ہی جاتا رہا اب تو جیسے بادشاہ کے ایک ادنیٰ رعیت ویسے ہی ہم بلکہ اوس سے بھی کمتر کیونکہ ہر ایک شخص کو ہر ایک جگہہ ریاست محروسہ مین بلاتکلف جانیکی آزادی حاصل ہے لیکن ہم لوگ خاص ملک سوئیڈن کی سرحد مین قدم بھی نہین رکھہ سکتے رئیس اعظم کے نام سے مشہور ہونا تو درکنار رہا تفصیل اس اجمال کی یون سننے مین آئی ہے کہ جب عبد الوحید گردون رکاب سلطان روم نے ۲۷ جنوری ۱۹۱۰ء مطابق ۱۶ جمادی الاول ۱۳۲۸ ہجری روز جمعہ کو تخت پدری پر جلوس فرمایا تو بسبب جوش اوالعزمی اور شوکت شاہنشاہی کے یک لخت تمام عہدنامجات سابق کو جو بادشاہان ملک یورپ سے کسی زمانہ مین ہوئے تھے منسوخ کرڈالا اور حکم محکم صادر فرمایا کہ ملک یورپ کی اونیسوؔن ریاستون مین اونیس مفتی سرکار ذو الاقتدار کیطرف سے مقرر فرمائے جائین تاکہ رعیت سلطانی کے مقدمات کا فیصلہ جو کسی سبب سے ریاست غیر مین رہتی ہو یا آمد و رفت رکھتی ہو سلطان کیطرف سے مقرر ہو یا رئیس غیر کی ملازم خاص اونہین کے فتوے سے تکمیل پایا کرے چونکہ بادشاہان ملک یورپ مین سے کسیکو اس حکم محکم کے رد کرنے کی مجال حاصل نہین تھی اسواسطے باہم صلاح و مشورہ کرکے سفیرون کے ذریعہ سے امیر عبد الرشید خان وزیر آلو[illegible] کی خدمت مین یہہ درخواست پیش کی کہ ہم لوگ بھی اپنی اپنی طرف سے ایک ایک ایلچی ملک روم و شام مین رکھنے کے مج[illegible]

کئے جائین تاکہ ہماری رعیت کا فیصلہ بھی اونہین کے ذریعہ سے موافق ہمارے ہی آئین مروجہ کے ہوتا رہے
اوس درخواست کی پیشانی پہ عبدالرشید خان نے دستخط خاص سے صرف اتنا لکھہ دیا ماکان لنا ان نشرک
باللہ من شئی ہمارا کام نہین کہ ہم شریک کرین اللہ کا کسی چیز کو یعنی ہم خلاف شرع شریف کے ہرگز اپنے ملک مین
دوسرا حاکم مقرر ہونیکی اجازت نہین دے سکتے اور رکن دوم کی معرفت ارشاد ہوا خداوند کریم
کے نزدیک دین اسلام سے بہتر کوئی دین نہین بفحوائے انّ الدین عند اللہ الاسلام اور بموجب ومن یبتغ
غیر الاسلام دیناً فلن یقبل منہ وھو من الخاسرین لیکن اسلام قبول کرنے کی بڑی شرط یہہ ہے کہ اوسکے
تمام احکامات بسر وچشم مان لئے جادین جیسا کہ ارشاد ہوا ہے یا ایھا الذین امنوا ادخلوا فی السلم کافۃ
یعنی اے ایمان والو داخل ہو اسلام مین پورے ہو کر پس کیونکر ممکن ہے کہ ہم صاحب اسلام ہو کر احکام خدا و
رسول کو تمہاری آئین مصنوعی کے تابع کردین یہہ سنکر سفیرون نے عرض کیا بالفعل ہم لوگونکو اس سبب سے کہ حکم
سلطانی کے قبول کرنے مین ایک طرح کا حیلہ پیش کرتے ہین اپنے تئین مجرم سمجھنا چاہیئے اور ہر مجرم کو لازم ہے کہ اپنی
صفائی جرم کی نسبت جو کچھہ رطب و یابس وہ مناسب سمجھتا ہو بلا تکلف حاکم کے روبرو بیان کردے تاکہ ولا
تلقوا بایدیکم الی التھلکۃ کا الزام اوسکی طرف عاید نہو اور حاکم عادل کو جسے ظل اللہ کہتے ہین واجب ہے
کہ بغور و تامل مجرم کی گذارش کو استماع فرمائے اور بعد تحقیقات کامل کے اسطرح حکم دے کہ عقل و نقل دونو
کے موافق ہو اور نفسانیت کا شائبہ اصلا اوسمین پایا نجاوے اسواسطے ہم لوگ دلیرانہ عرض کرسکتے ہین کہ اس
حکم خاص کی نسبت ایک مجلس عام منعقد فرمائی جاوے جسمین بالمواجہ و بالمشافہ دلایل عقلی و نقلی کے بعد ایک امر مناسب
طے کر لیا جائے یہہ گذارش وکلا رکی بطیب خاطر رکن دوم نے منظور فرمائی اور ہر ایک بادشاہ نے ایک ایک
پادری اپنے اپنے وزیر اعظم کے ہمراہ کرکے دار السلطنت قسطنطنیہ کو فوراً روانہ کردیا چنانچہ کنگ اوٹ لاڈ
فرمانروائے ملک اسکینڈی نیویا کیطرف سے کمترین کے والد بزرگوار ہنری ڈیوڈ ڈیوک اوف کرینجا پادری
بشپ پوپ کو ہمراہ لیکر تشریف لیگئے رفتہ رفتہ جب تمام وزیر اور پادری جمع ہوئے تو یکم جولائی ۱۹۱۵ء مطابق
۱۷ ذیقعدہ ۱۳۳۳ ہجری روز دوشنبہ کو ایک مجلس عام منعقد کیگئی جسمین عبدالرشید خان وزیر الوزرا نے
سلطان روم کیطرف سے جلوس فرمایا اور حاضرین مجلس کیطرف مخاطب ہوکر کمال شیرین زبانی و فصاحت و بلاغت

سے حمد و نعت کے بعد اپنے شاہنشاہ کی تعریف کرکے کچھہ خوبیان احکام شرع کی بیان کین اور تھوڑے سے
قبوحات ملک فرنگستان کے آئین مروجہ کیطرف عاید کرکے خاموش ہورہا ہرچند عبد الرشید خان کو منظور یہ تھا
کہ کسیطرح یہہ معاملہ آج ہی طے ہوجاے لیکن پادریون نے فروعات مین گفتگو کرتے کرتے تردید نبوت کا مباحثہ
شروع کردیا اور اس تقریر نے یہانتک طول کھینچا کہ ۱۵ اکتوبر سنہ الیہ مطابق پنجم ربیع الاول سنہ ہجری روز
شنبہ تک برابر آپس مین بحث ہوتی رہی لیکن مولوی شمس الضحی قاضی القضات ملک روم اور مولوی بدر الدجے
واعظ شہر قسطنطنیہ نے (جو بعد شروع ہوجانے مباحثہ مذہبی کے وزیر الوزرا کیطرف سے معین کئے گئے تھے) عہد عتیق
اور عہد جدید یعنی توریت و انجیل سے اسقدر اثبات نبوت مین ثبوت پیش کئے کہ کسیسے اونکا شمار بھی نہوسکا
اور پھر تحریف وغیرہ کے اعتراضات جب اونکی طرف سے صادر ہونے شروع ہوئے تو تمام پادری لوگ متحیر ہوکے اپنی
اپنی بغلین جھانک کر رہ گئے غرض یہہ کہ انجام کار سبکے سب قایل ہوئے اور بسر و چشم حکم سلطانی قبول کرنا پڑا اس
مباحثہ کا مفصل حال جو ایک شاعر کوشلی نامی باشندہ ملک اٹلی نے وحید نامہ سے زبان انگریزی مین ترجمہ کرکے
لکھا ہے میرے کتب خانہ مین موجود ہے اور کئی بار اوسکے اول تا آخر دیکھنے کا مجھے اتفاق ہوچکا ہے فی الحقیقت
نہ کبھی ایسا مباحثہ کسی زمانہ مین ہوا ہے اور نہوگا اور جو کیفیت اور حظ اوسکے دیکھنے سے طبیعت کو حاصل ہوتا ہے
وہ کچھہ مین عرض نہین کرسکتا کوشلی لکھتا ہے اس مباحثہ کے ختم ہونیکے بعد اوسیوقت اٹھارہ پادری اور چار
وزیر مسلمان ہوگئے اور پانچہزار آدمی عوام الناس سے جو خاص اوسی مجلس مین موجود تھے نبوت محمدی پر ایمان لے
آئے باقی اون لوگون کا شمار نہین ہوسکا جو خارج از مجلس اس مباحثہ کا حال سنکر مسلمان ہوئے یا جنہونے
اون اٹھارہ پادریون کے وعظ و نصیحت پر اسلام قبول کیا چنانچہ اون چارون وزیرون مین ایک غلام
کے والد بزرگوار کا بھی نام داخل ہے بلکہ اوس جلسۂ عام مین دولت ایمان سے مشرف ہونیکی ابتدا حضرت ہی سے
شروع ہوئی ہے اور اوسیوقت کمال اعتقاد سے مولوی شمس الضحی صاحب کے دست بیعت بھی ہوگئے ہین بعد حاصل
کرنے اس نعمت عظمی کے جب جناب ممدوح قسطنطنیہ سے مراجعت فرماکر اسٹاک ہولم مین تشریف لائے اور کنگ اوٹ
لاڈ کو اس معاملہ کی خبر پہونچی تو فوراً حضرت مقدسنا کو عہدۂ وزارت سے معزول کردیا اور اسقدر اپنی بیزاری
اور نارضامندی ظاہر کی کہ کمترین اپنی زبان سے اوسکا اعادہ کرنا مناسب نہین سمجھتا اور نہ شاید حضور بھی

اون الفاظ بے معنی کے سننے کی تاب نہ سکین خلاصہ یہ ہے کہ صرف دین اسلام کے قبول کرنے پر قلمدان وزارت بھی چھن
گیا اور وہ خطاب ڈیوک کا بھی موقوف ہوگیا اوس زمانہ مین غلام کی عمر صرف پانچ برس کی تھی اور سنتا ہون ڈیوڈ
کے نام سے مشہور تھا لیکن جناب مفتی مصباح الاسلام صاحب نے جو سلطان روم کیطرف سے والد ماجد کے ساتھ تشریف
لائے تھے اور حضرت قبلہ گاہی صاحب بدرجہ اتم تپاک رکھتے تھے ابیوسامہ میرا نام تجویز فرمایا اور تاکید فرمائی کہ آئندہ
سے کوئی جان ڈیوڈ نام سے نہ کہنے پاوے اوسی سال مین خدا کی قدرت سے ۱۷ مارچ سنہ ۱۸۶۹ع موافق ۳ شعبان سنہ ۱۲۸۵ ہجری
روز شنبہ کو کنگ اوٹالاؤ نے شکار کھیلتے مین دریاے ڈوال کے کنارے جو قوردین پہاڑ سے نکلکر خلیج بوتھینیا مین
گرتا ہے شیر ببر کے ہاتھ سے نجات پائی اور اوسی مہینے کی ۱۹ تاریخ کو اوسکا لڑکا اوزنٹ پیج ۱۷ برس کی عمر مین اوسکا
جانشین ہوا اس ظالم نے تخت پدری پر بیٹھتے ہی حکم دیا کہ ڈیوڈ کے خاندان مین سے جو کوئی شخص مسلمان ہوگیا ہے یا آئندہ
مسلمان ہووے وہ خاص ملک سویڈن مین نہ رہنے پاوے چنانچہ والد بزرگوار کمال دانائی سے اوسی روز اس حکم کی
تعمیل بجالائے اور تمام املاک ملک سویڈن کے نام للہ فقرا و مساکین وغیرہ پر تقسیم کرکے مع عیال و اطفال شہر اشٹاکہولم
سے دارالسلطنت کرسچیانا کیطرف ہجرت کرگئے کہتے ہین چوتھی یا پانچوین منزل مین مقام وینسٹرمیس پہونچکر والدہ ماجدہ نے
وضع حمل کیا اور نتیجہ اوسکا ایک لڑکا بعینہ میری شکل ظہور مین آیا جسکا نام حسب تجویز مفتی مصباح الاسلام ابیونیم رکھا گیا
کیونکہ جناب ممدوح کمال عنایت و مہربانی کی راہ سے مقام وینسٹرمیس تک ہم لوگون کے ساتھ آئے تھے بعدہ جناب مفتی صاحب
اشٹاکہولم کیطرف واپس چلے گئے اور ہم لوگ چند روز بعد کوچ درکوچ بخیریت تمام شہر کرسچیانا مین جا داخل ہوئے یہان
پہونچکر جناب قبلہ گاہی صاحب نے خاص اپنے واسطے ایک عبادت خانہ جھیل ناروسن کے کنارے تعمیر فرمایا جو کرسچیانا سے
شمال کی جانب واقع ہے اور ہم سبکے واسطے خاص شہر کرسچیانا مین عمدہ عمدہ مکانات مثل اشٹاکہولم کے تیار کرا دئے گئے
جب تابعدار کی عمر قریب دس برس کے پہونچی تو والد بزرگوار نے کمترین کو واسطے تحصیل علوم عربی کے شہر ہنی علقہ مین جو
ملک روم کے گوشہ شمال و جنوب مین واقع ہے روانہ فرمادیا اور انگریزی کی نسبت ارشاد ہوا کہ صرف زبان دانی کفایت
کرتی ہے چونکہ چھوٹی سی عمر مین خاکسار ماں باپ سے علحدہ ہوگیا تھا اور یہ علحدگی طرفین کو شاق گذرتی تھی اسواسطے کمترین کو
ماہ بماہ اپنی ایک تصویر صحیح والدین کی خدمت مین بھیجدینے کی تاکید اکید تھی اور وہان سے بھی ہمیشہ تین تصویرین مع میرے
بھائی ابیونیم کے بلاناغہ مجھے پہونچتی رہتی تھین غرض سات برس تک برابر غلام مدرسہ ہنی علقہ مین تحصیل علوم کرتا رہا اور

بوجہ احسن اپنے اوستادون کی خدمت بجا لایا لیکن ابھی بخوبی فضیلت حاصل نہین ہوئی تھی کہ بعد جنوری ۱۸۳۲ء
کو یکایک والد بزرگوار کے نامہ نامی نے یہ ورود فرمایا کہ ایک تیرہ دسمبر ۱۸۳۱ء مطابق یکم شوال ۱۲۴۶ ہجری روز شنبہ
کو ہمارے عبادت خانہ میں ایک کرشنپا کیطرف ہوا تا تھا کہ ناگاہ راستہ سے غائب ہوگیا ہر چند پندرہ روز تک رات
دن اطراف و جوانب کی خاک چھانی گئی مگر کہین کچھ پتہ نہ لگا اب ہمارے واسطے سوائے تمہارے دیدار محبت آثار
کے کوئی سہارا زندگی کا باقی نہین رہا اسواسطے لازم ہے کہ اس چٹھی کے دیکھتے ہی جسطرح ممکن ہو تم اسطرف روانہ
ہوجاؤ غلام اس خبر کے سنتے ہی ایسا متوحش ہوا کہ تمام دنیا کے کاروبار سے یکبارگی طبیعت اوچاٹ ہوگئی اور آخر کار
۱۵ فروری ۱۸۳۲ء مطابق ۱۹ ذیقعدہ ۱۲۴۷ ہجری روز یکشنبہ کو بنی علمۃ سے کرشنپا کیطرف روانہ ہو پچیسویں
روز ۱۰ مارچ ۱۸۳۲ء موافق ۲۲ ذی الحجہ ۱۲۴۷ ہجری روز چہارشنبہ کو والدین کی قدمبوسی حاصل کی اگرچہ دیدار
فیض آثار سے طبیعت کو مسرت بے اندازہ حاصل ہوئی لیکن والد ماجد کو تقلیل غذا اور ریاضت شاقہ کے
باعث اسقدر ضعیف و نحیف پایا کہ سوائے پوست و استخوان کے کچھ بھی باقی نہین رہا تھا اور والدہ ماجدہ کو مختلف امراض
مزمنہ مین مبتلا دیکھا چنانچہ کمترین کے پہونچنے کے بعد صرف تین مہینے کے عرصہ مین دونون بزرگوار نے رحلت فرمائی
اور غلام کو تنہا چھوڑ دیا یعنی ۵ مئی ۱۸۳۲ء مطابق ۴ ربیع الاول ۱۲۴۸ ہجری روز پنجشنبہ کو والدہ ماجدہ نے
انتقال فرمایا اور ۲۲ جون ۱۸۳۲ء مطابق ۲۱ ربیع الثانی ۱۲۴۸ ہجری روز چہارشنبہ کو حضرت قبلہ گاہی جنت
راہی ملک عدم ہوئے ان تینون متواتر صدمون نے تابعدار کے ایسے ہوش و حواس زایل کر دیے کہ قریب قریب تو
سودے کی پہونچ گئی اور خلوت بہ نسبت جلوت کے زیادہ پسند آنے لگی چنانچہ اکثر جناب والد ماجد کے عبادت خانہ
مین جاتا تھا اور وہان تنہا اوسکا خالی مصلے دیکھ دیکھ کر رویا کرتا تھا قضا عند اللہ ایکدن حضرت مغفرت پناہ کی ایک
پاکٹ بک مصلے کے نیچے سے میرے ہاتھ آگئی اوسمین دیکھا کیا ہون کسی جدر ویش زبردست ولی کامل کی زبانی لکھ رکھا ہے
اگر خداوند کریم آپکو سالارجنگ کو اولاد نرینہ عنایت فرماوے تو اوسے لازم ہے کہ وہ آپکو بانی شوکت اوسکا نام رکھے اور ہم یقین
کرتے ہین کہ خداے بزرگ ضرور اوسے اپنے ملک بے زوال مین سے کسی نہ کسی جگہ کی حکومت مرحمت فرمائیگا جسکے معنی
تخت سلطنت کے ہین اور یہہ ورق اوس کتاب کا مڑا ہوا ہے اس پاکٹ بک نے اور بھی میرے رنج والم کو دوبالا کر دیا
اور دفعتاً زخم جگر کو ناخن معذرت سے چھیل ڈالا کیا معنی ایکدفعہ تو ورق مڑا ہوا دیکھا مجھے یہہ خیال آیا کہ حضرت قبلہ کونین

وکعبہ وارین نے یہ مژدہ لکہا ہے اسواسطے ورق موڑا ہوگا کہ ایبو سانڈ حاضر ہو تو یاد کرکے اوسے اس پیشین گوئی
سے مطلع کر دیا جائے لیکن افسوس پیک اجل نے رخصت ندی اور حضور بغیر وصیت ملک عدم سے گلزار ارم کو تشریف
لیگئے و دست تخت سلطنت کا مژدہ سنکر ایسا مرض لاعلاج عود کر آیا جسکی سعی بے حاصل ہین مدت مدید سے اندر ہی
اندر روح تحلیل ہوتی چلی جاتی تہی اور طایر دل پہڑک پہڑک کر سفت مین قفس کالبد کے ٹکرے کئے ڈالتا تہا یہ کہکر
ایبو سانڈ خود بخود مسکرانے لگا اور عرض کیا لے دوائے درد بیدردان و اے مرہم زخم خستہ دلان اوس مرض خاص کا مفصل
حال اس بوڑہی ڈاڑہی سے بیان کرتے ہوئے لحاظ معلوم ہوتا ہے ہان اگر کوئی ایسا ہی موقع آن کر پڑا اور حضور
بہی سجہ ہوئے تو کیا مضایقہ ہے دیکہا جائیگا بالفعل بسبب ضرورت اسقدر کہ اس سے زیادہ بیان کرنا کسیطرح مناسب
معلوم نہین ہوتا کہ خاص ... رسہ بنی علقہ مین بمفحوائے العشق نار یحرق ماسوی اللہ کے تابعدار کو ملک اسطوریا
کی شاہزادی نس فون کے ساتہہ جو تحصیل علوم فلسفہ کے لئے وہان تشریف لائی تہی ایک واسطہ نتایج ایام جوانی کا
آن پڑا تہا اور اکثر مقدمات صغری و کبری کے مباحثہ مین صبح سے شام اور شام سے صبح ہوجایا کرتی تہی لیکن علو ہمت
کے خیال سے باوجود عنایت و مہربانی فریق ثانی کے کبہی کمند ہمت نے موافق منشاء دلی کے کام نہ دیا اور ہمیشہ کاخ
امید بلند ہی نظر آتا رہا اب جو یہ باکٹ یک دیکہی اور تخت سلطنت کا مژدہ نظر سے گذرا تو خیال آیا کہ شاید اللہ بس
اتر جائے اور بعد وصال حقیقی کے دولت مجازی کی (جس سے ملک اسطوریا مراد ہے) اوسیکی اولاد نرینہ مالک و
قابض ہو کیونکہ سوائے اسکے کوئی اور صورت ظاہرا اس پیشین گوئی کی ظہور پکڑنے کی سمجہ مین نہین آتی تہی پس
اس خبط کے سماتے ہی ان دو اجتماع منافین نے یعنی والد کے غم مفارقت اور نس فون کے مژدہ مواصلت نے ایسا
تابعدار کو حیرت مین ڈال دیا کہ دو شبانہ روز برابر بے آب و دانہ اوسی عبادت خانہ مین پڑا رہا تیسرے روز علی الصبح
دیکہتا کیا ہون کہ نس فون تن تنہا ایک اسپ صبا رفتار پر سوار نسیم صبح کیطرح چلی آتی ہے مینے فوراً چند قدم استقبال
کرکے مزاج کا حال پوچہا اور عبادت خانہ مین لیجا کر تشریف آوری کا سبب دریافت کیا جب یہ معلوم ہوا کہ خاص
میرے ہی واسطے یہ تکلیف گوارا کی گئی ہے تو موافق احکام شرع شریف کے اوسی روز باہم عقد کر لیا اور نس فون کے
عوض ہر ان تاتاری اپنی طرف سے خطاب تجویز کر دیا کیونکہ فون کے معنی بہی زبان انگریزی مین ہرنی کے بچہ کے
ہین اے شاہزادہ عالم اس عقد و مناکحت کے بعد حمشر ... ۱۸۳۳ء کو ظہور مین آیا اور ۱۹ برس تک برابر یکتہ رین

اولاد کے غم مین ایڑیان رگڑتا رہا مگر مطلق کچھہ فائدہ نہ بخشا آخرش جب کاوش عمر پر نوبت آگئی اور بالکل امید منقطع ہو چکی تو چالیس برس کی عمر مین شدت گریہ و زاری سے یکایک دریاے رحمت جوش مین آگیا اور ۹ فروری ۱۸۵۲ء مطابق ۱۴ ربیع الاول ۱۲۶۸ہجری روز یکشنبہ کو اہیونی شوٹ غزال تاتاری کے بطن سے پیدا ہوا چونکہ بعد ہزار یاس کے وہ دن دیکھا تھا کہ خداوند کریم نے یہہ دن دکہایا تھا اور ایک امید موہوم حضرت کی پیشین گوئی کی بھی اگلی پچھلی باقی تھی سوا جہانتک ممکن ہوا اوسے سر آنکھون پر پرورش کیا اور اوسکی خوشی کو اپنی خوشی پر مقدم رکھا جیسا کہ وہ خود اپنی معشوقہ مس ٹیلڈا کے روبرو بیان کر چکا ہے لیکن انجام کار سوا رنج و مصیبت کے کچھہ بھی حاصل نہوا بقول کسی شاعر کے

نہالے را بپروردم در آغوش | کہ وقت بار برگ خواہد آورد
بوقت گل گلے دیگر شگفتہ | بوقت بار بار خار آورد

یعنی اہیونی شوٹ موافق بیان شمعون کے ۱۵ ارجون ۱۸۶۹ء مطابق ۶ ربیع الاول ۱۲۸۶ہجری روز یکشنبہ کو اوس نیم بسمل سے یکایک شکار کھیلنے کیلئے غائب ہو گیا اور ہم دونون میان بی بی کی اس ضعف و ناتوانی مین کمر ہمت توڑ گیا جس وقت یہہ خبر وحشت اثر اوسکے ملازمین کی زبانی غزال تاتاری نے سنی ہے مین کچھہ عرض نہین کر سکتا جو اوسنے اپنا حال بنایا یا نوحہ ہاے جگر خراش سے میرے دل اور کلیجہ کو ٹکڑے ٹکڑے کیا آخر کار سواے اسکے کچھہ بن نہ پڑا کہ مین جگر سوختہ ترک لباس کرکے سر بصحرا اوسکی تلاش مین نکل کھڑا ہوا اور تین برس متصل سے خدا جانے اس عرصہ مین کہان کہان کی خاک چہانی لیکن شکر ہے خداوند کریم کا کہ آج دو برس کے بعد حضور کے قدمونکی برکت سے اوسکے تندرستی مزاج کی خبر سننے مین آئی اور یقین ہے کہ اب جلد اگر یہہ بھی آثار ہین تو دیدار بھی نصیب ہو جاے یہہ کہکر شمعون سے کہنے لگا کیون جناب کچھہ اصلیت میری بدروپیشی کی حضور پر روشن ہوئی یا نہین اب زمانہ مین آپ کیطرف متوجہ ہوکر کیا کرامات دکہاتا اور آپ مجھہ بندہ گنہگار کی توبہ کا کیا پہل پاتے ہان آپکے طفیل سے میری کار برآری البتہ ہو گئی اور آپکی خاطر سے جناب شاہزادہ گردون رکاب نے کمترین کو بھی اپنی حلقہ بگوشی مین قبول فرما لیا بقول شخصے شعر

می پزیرند بدان را بطفیل نیکان | رشتہ و الیس نہ ہر گہ گہر میگیرد

یہہ سنکر شمعون نے بھی اپنی گستاخیون کے بہت سے عذر معقول پیش کئے اور یہہ عرض کیا شعر گرچہ ہر چہ کہ توانم بہ تن خود کردم ستم دارم امید کہ لطف تو بگیرد دستم بعدہ فیوزن کہنے لگا جناب مخدوم منا کمترین نے حضرت کی سرگذشت بخوبی از الف تا یا گوش دل سے سنی لیکن واللہ جو کلچک ابتدا سے پڑ گئی ہے وہ ابتک کہنے مین نہین آئی یعنی یہہ سمجھہ مین نہین آیا

کہ باوجود دین اسلام قبول کر لینے کے ایبو سائمڈ اور ایبو نیم اور ایبونی شوٹ آپ صاحبوں کے نام مفتی مصباح الاسلام
نے کیوں تجویز فرمائے کیونکہ یہہ نام ہم لوگوں کے ناموں سے زیادہ مناسبت اور مشابہت رکھتے ہیں اگر براہ مہربانی
اسکی کوئی وجہ موجہ ارشاد ہو تو ایک بڑے بھاری خلجان سے تابعدار کا پیچھا چھوٹ جائے یہہ سنتے ہی شاہزادہ بھی
فرمانے لگا ہاں یہہ ہی عقدہ حل کرنے کیواسطے تو مجھے بھی سلسلۂ خاندان کے بیان کی تکلیف دی تھی تو یہ معما تو حضرت
نے بنا کا بنا ہی رکھا ایک اور نئی شاخ غزال تاتاری کی لگا کر اوسے بھی زیادہ طبیعت کو مشتاق کر دیا کیونکہ آپ
جیسے شخص کے عشق و محبت کی داستان خدا جانے کیا کیا طوفان برپا کریگی لیکن خیر اس عنایت کو ہم آپ ہی کی مرضی
پر چھوڑتے ہیں بشرطیکہ فیروزن کی التجا قبول فرمائی جائے یہہ سنکر ایبو سائمڈ نے دست بستہ گذارش کیا خداوند
نعمت کمترین سے خود یہہ معما آجتک حل نہیں ہوسکا اور جناب والد بزرگوار سے گستاخی سمجھکر کبھی دریافت کرنیکی نوبت
نہیں آئی ہاں وجہ تسمیہ ان ناموں کا جو تاویلات بے معنی سے خلاف [illegible] وہ عہدا حیدا الناس کیئے دیتا
ہوں بندہ زادہ ایک نازنین مخفی سمنبر لڑکا ہے اور بموجب [illegible] ہے ملک اسطور یا بھی
اوسی کے ہاتھ سے فتح ہوا اسلئے صاحب کرامات نے ایبونی شوٹ اسکا نام تجویز فرمایا تو بہت درست ہے کیونکہ
ایبونی شوٹ کے معنی زبان انگریزی میں (ایک خوبصورت بندہ زرنگی گوری) کے ہیں اور میرا بھائی ایبو نیم
جسکے نقش و نگار پری صورت سے از بس مشابہت رکھتے تھے برخلاف ہم لوگوں کے سیہ فام تھا اسواسطے شاید اس
اسم خاص سے موسوم کیا گیا ہو کیونکہ ایبونیم کے معنی (آبنوسی) کے ہیں اور تابعدار نے اپنی نسبت سنا ہے کہ پایل پیدا
ہوا ہے یعنی عام قاعدہ تو یوں ہے کہ لڑکا ہاتھوں کے بل پیدا ہوتا ہے اور بوقت ولادت کے سر اوسکا دونوں
بازوؤں کے بیچ میں رہتا ہے لیکن بعض اوقات اسکے برخلاف پاؤں کیطرف سے بھی پیدا ہو جاتا ہے اور اوسکو
پایل بولتے ہیں جیسا کہ کمترین پیدا ہوا اور اسیواسطے میرا نام ایبو سائمڈ رکھا گیا جسکے معنی (اوپر کیطرف) کے ہیں
آیندہ الغیب عند اللہ یعنی غیب کی خبر خدا کو معلوم ہے یہہ سنکر شمعون نے کہا فی الواقع اکثر لوگوں کو میں نے بھی
سنا ہے کہ پاؤں کیطرف سے پیدا ہوئے ہیں اور رنگت کا فرق بھی بہت دیکھنے میں آیا ہے لیکن کچھ اس اختلاف
کا سبب سمجھ میں نہیں آتا اگر آپکو معلوم ہو تو براہ مہربانی بیان فرمائیے ایبو سائمڈ نے جواب دیا اگر اس مسئلہ میں
صرف اوسکی قدرت کیطرف رجوع کیا جائے تو اوسے اختیار ہے چاہے اولاد پیدا کرے چاہے سپید یا اور چاہے

گورا رنگ بنائے چاہے کالا جیسا کہ وہ خود فرماتا ہے ان اللہ یصورکم فی الارحام کیف یشاء یعنی تحقیق اللہ تعالے تمہاری صورتین بناتا ہے رحم مادر مین جیسی وہ چاہے اور اگر مسائل حکمیہ دریافت کرتے ہو تو یون سننے مین آیا ہے کہ جب نطفہ رحم مین قرار پاتا ہے تو پہلے چار نقطے حباب کیطرح پیدا ہوتے ہین ایک دل کی جگہہ دوسرا دماغ کی جگہہ تیسرا جگر کی جگہہ اور چوتہا ان تینون پر حاوی رہتا ہے بعد ایک ہفتہ کے ان نقطون مین کئی اور نقطے سرخ دراز پیدا ہوجاتے ہین اور ان سے عروق کے مانند نفاذ پاتے ہین تاکہ انکی راہ سے جنین کی ناف مین حیض کا خون پہونچتا رہے یہہ حالت صرف چار دن کی مدت مین تمام ہوکر وہ خون علقہ ہوجاتا ہے اور چہ روز بعد مضغہ کی صورت پیدا کرتا ہے اب بعض بعض اعضا تمیز ہونے لگتے ہین اور پندرہ دن کے عرصہ مین مزاج ذکوری یا انوثی حاصل کرکے اعضاے اصلی تمام و کمال بنجاتے ہین بعدہ چہ مہینے تک نمو ہوتا رہتا ہے یہانتک کہ تمامی ایام خلقت کے دوچند دنون مین جنین حرکت کرتا ہے اور ایام حرکت کے سہ چند دنون مین پیدا ہوتا ہے مثلاً اگر خلقت ۳۵ دن مین تمام ہوئی تو ستر دن مین جنین حرکت کریگا اور دوسو دس دن مین کہ جسکے سات مہینے ہوتے ہین پیدا ہوگا اور جو خلقت چالیس دن مین تمام ہوئی تو اسی دن مین جنین حرکت کریگا اور دوسو چالیس دن مین کہ آٹہہ مہینے ہوتے ہین پیدا ہوگا اور اگر خلقت ۴۵ دن مین تمام ہوئی تو نوے دن مین جنین حرکت کریگا اور دوسو ستر دن مین کہ نو مہینے ہوتے ہین پیدا ہوگا لیکن سات مہینے والا اکثر جیتا ہے اور آٹہہ مہینے والا بالکل نہین جیتا اور نو مہینے والا اگر کوئی سبب لاحق نہو جائے تو عمر طبیعی تک پہونچ جاتا ہے قصہ مختصر اسی قاعدہ کی روسے اگر نقاط اولین نے اپنی اصلی حالت پر قرار پایا تو لڑکا ہاتہون کے بل پیدا ہوگا اور جو برعکس اسکے تو پاؤن کے بل اور صورت شکل اور رنگ و روغن کا اختلاف صرف انسان کی کیفیت مزاج پر موقوف ہے اگرچہ بعض بعض یون بہی مشہور کرتے ہین کہ جنین کے حرکت کرتے وقت یعنی عین جان پڑنے کے موقع پر جو شخص حسین شکل و شباہت کا حاملہ کی نظر سے گذر جائیگا فوراً بچہ اوسیکی صورت قبول کرلیگا لیکن صحیح اختلاف مزاج ہی کا باعث ہے بس آپکو سائنڈ یہہ نکات عجیبہ اور مسائل غریبہ یہین تک سمجہون کو سمجہانے پایا تہا کہ یکایک گھبراکر شاہزادہ گردون رکاب نے فرمایا بہلا یہہ تو فرمائے آپکے والد بزرگوار کو سواے علم انگریزی کے کچھہ عربی وغیرہ مین بہی دخل تہا یا نہین عرض کیا جناب عالی دولت ایمان سے مشرف ہونے کے بعد

ہرچند جناب مسٹر تالبٹ نے کوشش کی لیکن مطلق زبان آشنا نہولی اور ایکبھی حرف بہی صحیح ادا نہوسکا یہانتک
کہ نماز بہی ہمیشہ انگریزی ہی مین پڑہا کرتے تہے اور ورد و وظایف بہی سنا اسی زبان مین ہوتے رہتے تہے یہہ سنکر
شاہزادہ بہت ہنسا اور فرمایا اگر یہہ بات صحیح ہے تو آپ سمجہو کہ نام کو بہی ہماری سمجہہ مین آگئے اسمین مفتی
مصباح الاسلام صاحب کا کچہہ قصور نہین صرف زبان اور لہجہ کا پہیر ہے آبوسائڈ نے عرض کیا براہ بندہ نوازی
غلام کو بہی مطلع فرمایا جاوے ارشاد ہوا آپکے والد بزرگوار نے آبوسعید ابونعیم اور ابونشاط کا کہوج کہو کر
آبوسائڈ و آبونیم و آبونی شوٹ بنالیا ہے جیسے کسی طالب علم نے دانہ اللایچی اور شربت بنفشہ کو دَانَّهٗ اِلَّا
اور شَرِبَتْ بِنَفْسِهٖ بنادیا تہا یہہ سنتے ہی ابوسعید شاہزادہ عالی تبار کے قدمونپر گر پڑا اور عرض کیا فی الحقیقت
یہ من علم زادہ من عقل می باید جو عقدہ حضور کی توجہ و عنایت سے دم مین حل ہوگیا ہے وہ ہم سے شاید تا عمر
بہی نہ کہل سکتا **قطعہ**

اے تشنگان بادیۂ شوق یافتہ	وز بہر طبع رشحۂ آب زلال علم
بردشتۂ ضمیر مرا بدست فکر	از دوری ہزار

روانہ ہونا شاہزادۂ عالی تبار کا مع یاران غمگسار کے ملک الیمان کی جانب اور اتفاقیہ راستہ مین کوہ پرنیز پر معرکہ عظیم کا برپا ہونا موج خون سے میدان جنگ کا دریا ہونا **مثنوی**

کنون رزم پرنیز پیش آورم	ز دفتر بگفتار خویش آورم
بر اندازم از کاہ آن کوہ را	پراگندگی آرم انبوہ را

قلم جواہر رقم ارباب تواریخ کا کمال صحت کے ساتہہ اس داستان عجیب اور حکایت غریب کو یون تحریر کرتا ہے کہ بعد
ختم ہوجانے سرگذشت ابوسعید کے شاہزادۂ منصور الزمان سرگروہ عاشقان نے جو بالفعل شاہزادہ سبحان کے
نام سے مشہور ہے اپنے یاران ہمدم سے اسطرح ارشاد فرمایا کہ روزنامجات کوہ پرنیز کے دیکہنے سے جو کل شب کو
خورشید لقا نے پیش کئے تہے کسیطرح غلبہ دشمن کا ثابت نہین ہوتا اور یہہ بہی صحیح خبر ہے کہ شاہزادۂ نیچرسن کسی وجہ
سے اپنے باپکے ساتہہ اس مہم پر تشریف نہین لایا پہر اوس مصاحب کا پتہ جو شاہزادہ نے خورشید لقا کی تصویر
بنانے کے لیے یہان بہیجا تہا کسیطرح کوہ پرنیز پر نہین لگ سکتا اسواسطے ہمارا ارادہ ہے کہ خاص مقام جنگ کو
دائین یا بائین چہوڑ کر سیدہے فرانس کو اوتر جائین اور اوس مصور سے جو دراصل خورشید لقا کا مطلوب ہے دو
دو باتین کرکے ملک الیمان یعنی جرمن کو چلے چلین بعدہ (اگر خداوند کریم نے منشار دلی پورا کردیا تو) کوہ ارارا کا
عزم بالجزم ہے وہان سے جدہر تقدیر رہنمائی کرے یا آب و دانہ لیجاے **شعر**

رشتۂ در گردنم افگندہ دوست | می برد ہر جا کہ خاطر خواہ اوست | یہہ سنکر ابو سعید وغیرہ نے شاہزادۂ عالی تبار

کی ہمت مردانہ پر ہزار ہزار آفرین کی اور عرض کیا سچ ہے **شعر** عروس ملک کسے در بغل بگیرد تنگ | کہ بوسہ بر لب شمشیر آبدار زند

آور فی الواقع سرداری کیواسطے ایسا ہی شخص سزاوار ہے جو اپنے توابعین کی آسایش کو اپنی آسایش پر مقدم رکہے

اور رعیت کے آرام پہونچانے کے لئے اپنے عیش و آرام کو مطلق حرام سمجہلے **مثنوی**

ازان شاہ آسایش آید پدید | کزو آسایش خود تواند برید | خنک آنکہ آسایش مرد و زن | گزیند بر آسایش خویشتن

غرض شاہزادۂ والا صفات نے وہ رات اوسی جگہہ قاضی الحاجات کی حمد و مناجات مین بسر کی اور دوسرے روز

علی الصباح ۲۶ شعبان ۱۲۵۲ ہجری مطابق دوم اکتوبر ۱۸۲۶ء روز شنبہ کو مع یاران صادق و دوستان موافق

کوہ سیریا اسٹریلا سے جو کیسٹیلین پہاڑ کے سلسلہ مین شمار کیا جاتا ہے شمال کیطرف اوترکر بعد عبور کرنے دریاے

منڈیگو کے دریاے ڈورو کے کنارے کنارے فرانسیس کی جانب کوچ فرمایا چوتہے روز جسوقت پرتگیز کا میدان

طے کرکے سرحد سلیمانیہ کے قریب ملک ہسپانیہ مین قدم رکہا اور آبادی آبادی چلنا پڑا تو بموجب حکم شاہزادۂ بلند اقبال

میمون و شمعون اور ابو سعید نے بہی اپنے اپنے چہرون پر نقابین ڈال لین اور دوست و دشمن سب سے بیکہٹکے ہوکر

مرحلہ پیمائی مین مصروف ہوگئے اسیطرح کوچ در کوچ جب یہہ چار دن ۳۰ شعبان روز سہ شنبہ کو قریب بارسیٹر کے

پہونچے جو صوبۂ ارگن کے متعلق ہے تو کچہہ ڈولیان زخمیون کی کوہ پرنیز کیطرف سے آتے ہوئے دکہائی دین شاہزادہ

نے اونہین دیکہتے ہی فرمایا ان لوگون سے تازہ حال معرکہ کارزار کا دریافت کرنا چاہئیے کہ اس پندرہ بیس روز کے

عرصہ مین کیا نوبت گذری اور مختلف حملون مین طرفین کے کسقدر آدمی ضایع ہوئے یہہ سنکر ابو سعید نے گہوڑا آگے

بڑہایا اور ایک شخص سے جو بظاہر اون سبکا افسر معلوم ہوتا تہا پوچہا تم کہان سے آتے ہو اور کوہ پرنیز کی معرکہ آرائی کا

بہی کچہہ حال بتا سکتے ہو یا نہین اوسنے جواب دیا ہم لشکر پرنیز سے چلے آتے ہین اور لڑائی کا حال اب بہت ابتر ہے تعجب

نہین کہ صبح شام مین فرانسیس کوہ پرنیز کو خالی کرالے اور بادشاہان ملک ہسپانیہ و پرتگیز دشمن کے ہاتہہ اسیر ہو جائین

ابو سعید نے کہا ہم نے تو سنا تہا کہ جب سے ان دونون بادشاہون نے میدان جنگ کو چہوڑ کر ایک پہاڑ کی چوٹی کو اپنا

ملجا و ماوا بنا لیا ہے فرانسیس کی کچہہ پیش نہین چل سکتی بلکہ وہ خود اپنی جان سے عاری ہوگیا ہے اور باوجود کثرت سپاہ

کے ہر روز شکست فاش کہاتا ہے اوسنے کہا البتہ چند روز یہی معاملہ رہا اور لشکر غنیم کے بہت سے آدمی ضایع ہوچکے

لیکن صرف اسکا سبب یہ تہا کہ وہ سوا ایک متعارف راستہ کے دوسرے راستون سے واقف نہ تہا اور ایک طرف سے
کبھی حسب دلخواہ حملہ ہو نہین سکتا خصوصاً ایسے موقع پر جہان راستہ تنگ ہوا اور دشمن کو موافق مرضی کے جگہ اون
کی ملگئی ہو - اب وہ بات پہلی جاتی رہی یعنی آج پانچوان روز ہے کہ کسی پہاڑی نے تین اور مختلف راستون سے
اوسے آگاہ کردیا اور بادشاہ فرانسیس خبر پاتے ہی چارون طرف سے مور و ملخ کیطرح لشکر بے انتہا لیکر ٹوٹ پڑا
اور ہمارے نخل حیات کو بے برگ و بار کردیا کاش ہم پہلے اوسکے ارادہ سے واقف ہوجاتے یا احتیاطاً اون راستون
کا بہی بندوبست کر رکہتے تو ایک بادشاہ فرانسس کیا اگر تمام یورپ حملہ کرتا تو بہی شاید سرسبز نہو سکتا لیکن افسوس
ہمین اوسوقت اطلاع ہوئی کہ جب دشمن بفراغت تمام اون راستون کو طے کرچکا اور خاص ہمارے سر پر آن کہڑا
ہوا پہر کیا ہو سکتا تہا اور ایسی تہوڑی سی سپاہ اوسقدر لشکر عظیم کو کیونکر روک سکتی ہے آخر سوا قلعہ بند ہوجانے
کے کچہہ نبن پڑا اور جو پہلے ہی حملہ دشمن کے ہتہے چڑہ گیا وہ وہین کا وہین کہیت رہا چنانچہ اوسی ہنگامہ مین جرنیل
واشٹن سپہ سالار فوج ہسپانیہ اپنے جوش شجاعت مین آکر از سرتا قدم زخمون مین چور چور ہوگیا اور قلعہ مین داخل
ہونیکی بہی فرصت نہ ملی اب ہم لوگ اوسیکو مع اوسکے لواحقین کے سیرگوسا کی جانب جرنیل طلاکہ کے سپرد کرنیکے
لئے جاتے ہین اس چار روز کے عرصہ کا حال مطلق ہمکو معلوم نہین کہ کیا ہوا اور کس سلوک سے غنیم پیش آیا ہان
عقلاً یہ کہہ سکتے ہین کہ شاید قلعہ خالی ہوگیا ہوگا یا آجکل مین خالی ہوجاے کیونکہ وہ قلعہ اصل مین قلعہ نہین اور
نہ اسقدر مضبوط کہ ایسے دشمن قوی کو چند روز جواب دے سکے صرف ایک خندق کہود کر اوسکے پس باندہ کر
احتیاطاً اسی لڑائی کے شروع مین حسب تجویز جرنیل واشٹن ایک جگہہ امن کی بنالی گئی تہی جو خدا کی قدرت سے
وقت پر کام آگئی حالانکہ دیگر لیشس کمنڈر ان چیف لشکر ہسپانیہ جسکی غفلت سے اس روز سیاہ کی نوبت پہونچی
اور آخرکار وہ خود بہی اپنے جرم کی پاداش مین چور رنگ کر کے خندق مین پہینک دیا گیا وہ اس بندی کو بہی ایک
امر فضول سمجہے ہوئے تہا اور ہرگز اوسکی رائے واشٹن کی راے سے مطابقت نکرتی تہی یہہ کہکر وہ لوگ تو آگے کو روانہ
ہوگئے اور ابوسعید نے تمام وکمال حال شاہزادہ خورشید خصال کی خدمت فیضدرجت مین گذارش کیا سنتے
ہی فرمایا اگرچہ بسبب عجلت کے اسوقت تک ہمارا مقصد مطلق ادہر کے جانیکا نہ تہا لیکن اب ہمت گوارا نہین کرتی
کہ ادہر ہی اودہر نکل جائین اور ایسی بیکسی و بے بسی مین لشکر برگزیدہ ہسپانیہ کی خبر نہ لین قطعہ

دوست مشمار آنکہ در نعمت زند | لاف یاری و برادر خواندگی
دوست آن باشد کہ گیرد دست دوست | در پریشان حالی و درماندگی

یہہ کہکر توکلت علی اللہ اوسیوقت اوسطرف کو اسپ صبا رفتار برق کردار کی باگ اوٹہادی اور مع یاران غمگسار و دوستان جان نثار شیر گرسنہ کیطرح برابر یلغار چلا گیا لیکن دامن کوہ مین پہونچتے پہونچتے آفتاب غروب ہوگیا اور شب تار نے شام ہی سے تمام کوہسار کو پردۂ ظلمات بنا دیا شعر

شبے چون روے زنگی در سیاہی | رسیدہ رنگ شب تا پشت ماہی

ناگاہ بسبب ناواقفیت راہ کے یہہ چارون غیرت مہر و ماہ اوس چوٹی کو جسپر بالفعل لڑائی ہو رہی تہی دائین جانب چہوڑکر خاص بادشاہ فرانس کے لشکر کے قریب جا نکلے یعنی اوس جگہہ جہان ابتدا مین مابین سلسلہ کوہ کے خیمے نصب کئے گئے تہے اور طرفین سے بسبب وسعت میدان کے لڑائی کا سامان ہوکر چند روز معرکہ کارزار گرم رہا تہا راوی کہتا ہے یہان اب بہی قریب نصف کے بادشاہ فرانس کا لشکر پڑا ہوا تہا اور تمام بہیر و بنگاہ اسی جگہہ موجود تہا یہہ چارون پہونچتے ہی تلوارین گہسیٹ گہسیٹ کر اسطرح ٹوٹے جیسے شاہین تیز پا اپنے صید لاغر پر گرتا ہے یا پلنگ تیز آہنگ رمۂ آہو پہ جا پڑتا ہے مثنوی

بہر سو کہ مرکب برانگیختند | چو برگ خزان سر فرو ریختند
ز سم ستوران پولاد سم | زمین چون فلک گشت و ز فلک شد زمین

وہ بیچارے اس بلاے آسمانی اور آفت ناگہانی سے غافل اپنے اپنے کام مین مصروف تہے یکایک گیر و دار کی آواز سنکر سمجہے دشمن نے شبخون مارا اور لشکر اجل نے آن گہیرا فوراً اپنے اپنے ہتہیارون کیطرف دوڑ پڑے اور سامان جنگ درست کرنے لگے لیکن انہون نے سنبہلتے سنبہلتے دریاے خون بہا دیا ہزارونکو موت کے گہاٹ لگا دیا مثنوی

زبس خستگان اندران رزمگاہ | بریدہ سر شان فگندہ براہ
برآمد دگر جاے گشتن نماند | پے اسپ را بر گذشتن نماند
زمین لالہ گون شد ہوا نیلگون | برآمد ہمین موج دریاے خون

جب فوج غنیم نے مسلح ہوکر دشمنی کی اور اپنے اپنے مقام سے بڑہ کر کشتون کے پشتے دیکہے ہوش و ہواس جاتے رہے اور مرغ روح قفس کالبد سے پرواز کر گیا ناحق کر بغیر سمجہے بوجہے میدان جنگ چہوڑکر اپنے لشکر یعنی درہ کوہ کیطرف بہاگ نکلے لیکن یہہ چارون شیر نر کو وہکرا و نہین جانے کب دیتے تہے تہوڑی دیر تامل کیا اور جب دیکہا روشنی سے دور نکل گئے پہر برق لامع کیطرح جا گرے اور خرمن حیات اعدا کو آتش شمشیر سے ہیزم خشک کیطرح جلانے لگے قضا کار شب تار مین دوست و دشمن کی شناخت تو رہی نہین سپاہ غنیم نے آپس ہی مین خنجر تیز خونریز سے ایک دوسرے کی دعوت کرنی شروع کردی اور شاہزادۂ عالی تبار مع یاران غمگسار ایکگوشہ مین بیٹہکر آب پیکان تیر سے تشنہ کامان اجل کو ٹہنڈا کرنے لگا جب اسیطرح قریب ایک گہنٹہ کے گذر گیا اور بخوبی

لشکر غنیم کے بادی جہٹ گرد وسا میدان بہی لاشون سے پٹ گیا تو آہستہ آہستہ وہ روباہ خصال برگشتہ اقبال
پیچہے ہٹ کر درہ کوہ مین گہس گئے اور تمام خیمہ و خرگاہ قالب مردہ کیطرح خالی پڑا رہگیا ابوسعید نے یہہ ڈہنگ دیکہکر
کیا رنگ جمایا اس سرے سے اوس سرے تک تمام خیمون مین اندر باہر آگ لگا میدان کارزار کو دشت لالہ زار بنایا
اور پہر جہٹ پٹ مع شاہزادہ ثریا جاہ فلک بارگاہ اوسی درہ کوہ کے قریب آن چہپا جہان ہو کر غنیم کی فوج اوپر
چڑہ گئی تہی جسوقت سپاہ ہزیمت یافتہ بقیۃ السیف نے پہاڑ کی چوٹی پر پہونچکر دشمن کی دست برد کا حال بیان کیا
اور ادہر سے آگ کے شعلے بہڑک بہڑک کر گلزار ابراہیم کی ہمسری کرنے لگے بادشاہ فرانس انگشت حیرت دانتون مین
دبا کر کہنے لگا غنیم قلعہ بند راستے چارون طرف کے مسدود یہہ شبخون مارا تو کہنے مارا اور فوج طوفان کی سی موج
پہونچی تو کدہر سے پہونچی لیکن ایسے موقع پر تامل و تحمل تو کسیطرح جائز ہی نہین اور نہ غور و تعمق سے لڑائیون کا کام
نکلے نورًا بارہ ہزار سوار مختلف گہاٹیون سے غنیم کی جانب روانہ کئے اور آپ فکر ہائے دور و دراز مین پڑ گیا جب
تین ہزار سوار اوس گہاٹی سے اوترے جہان یہہ چارون ہزبر بیشۂ شجاعت صید زخم خوردہ کی تاک مین بیٹہے
دانت پیس رہے تہے تو ایک ایک کو بیک خدنگ کی معرفت پیغام اجل پہونچانا شروع کیا اور نامہ کے عوض نوک پیکان سے
اعدا کے سینۂ پر کینہ پر جواب نامہ لکہنے لگے کیونکہ وہ راستہ بہت تنگ اور پیچدار تہا جو دو چار آدمی آگے بڑہتے
تہے اونہین کو یہہ چلتا کر لیتے تہے حتیٰ کہ قریب پانچ سو آدمی کے طعمۂ تیر جانگیر ہوئے اور اسیقدر یا کچہہ کم و بیش سوارون
کو نذر کر کے پیادہ پا رہگئے اتنے مین گہوڑون کی ٹاپون کی آواز خیمہ گاہ کیطرف سے آنی شروع ہوئی اور بعض
بعض مقام پر روشنی کی تیزی سے کچہہ آدمی بہی دکہائی دئے شاہزادہ متحیر سا اوسکی طرف دیکہنے لگا اور فرمایا یہہ کون
ہین اور کدہر سے نکل گئے ابوسعید نے عرض کیا خداوند نعمت ظاہرا یہہ لوگ بہی ہماری ہی تلاش مین پہاڑ کی چوٹی
سے اوترے ہین اور شاید ان راستون سے بالا بالا ہو کر نکل گئے جنکا ذکر ہمراہیان واٹسن نے کیا تہا فرمایا درست
ہے اب پہلے انہین کی خبر لینا چاہئے ایسا نہو کچہہ مال یا اسباب خیمہ گاہ سے صحیح و سالم نکالکر ہماری محنت ضایع کردین
اسکر شمعون کو حکم دیا تم اسجگہہ خاموش بیٹہے رہو جسوقت غنیم کی فوج درہ سے نکلکر آگے قدم رکہے ہمین اطلاع کر دینا
سعید و فیروز نے اون لوگون کا پیچہا جا مارا جو خیمہ گاہ تک پہونچ گئے تہے اگرچہ اونہون نے بہی حریف
یاد اور داد شجاعت دینے لگے لیکن یہہ بجلی کیطرح آنکہون مین کوند جاتے تہے اور جیلا وے

کیطرح کسیکو نظر نآتے تہے اور کسیکو نہین کیا معنی یہہ یقین تہے اور وہ ہزارون جمِ غفیر مین کیا پتہ لگتا تہا کہ کون آیا اور کدہر سے نکل گیا خصوصًا ایسے وقت مین کہ اندہیری رات ہو اور تعداد دشمن کی معلوم نہو ہان اگر دن ہوتا یا یہہ ثابت ہوجاتا کہ حریف کے صرف دوچار ہی آدمی ہین تو البتہ اسقدر خونریزی نہوتی اور شاید شاہزادہ کو بہی کوئی اور ہی ڈہنگ میدان جنگ کا نکالنا پڑتا اب تو یہہ حال تہا جدہر سے نکل گئے لوتہہ پر لوتہہ گرا دی اور جسپر جہک پڑے عالم فانی کو پہونچا دیا غرض تہوڑے ہی عرصہ مین بہتون کا فیصلہ ہوگیا اور چند لمحہ مین میدان جنگ تختۂ ارژنگ سے بہتر بن گیا **مثنوی**

شب تیرہ و رنگ ہامون چو قیر | ز ہر سو ببارید باران تیر
بیابان چو دریای خون شد درست | تو گوئی ز رنگ زمین لالہ رست
ز خون رود صحرا چو جوی روان | ز بانگ سواران جہان پر فغان
دران کین و آشوب دار و بکش | نہ با اسپ زور و نہ با مرد ہش
چنان شد ز بس کشتگان رود دشت | کہ پوینده را راه دشوار گشت

اتنے مین دشمنون نے گہوڑا جہپٹا کر خبر دی کہ درہ کوہ سے سوار اوتر کر برابا ندہتے جاتے ہین اور ادہر ہی آنیکا قصد رکہتے ہین یہہ سنتے ہی شاہزادہ آہستہ آہستہ پیچہے ہٹنے لگا اور مردان مقابل کو ساتہہ ہی ساتہہ اپنے لاسے پر لگا لایا جسوقت دیکہا سواران درہ کوہ پاس پہونچ گئے اور اب عنقریب آپس مین غٹ پٹ ہوا چاہتے ہین آپ گہوڑا جہمکا کر مع نیوزن وغیرہ علحدہ جا کہڑا ہوا اور یہہ شعر پڑہ شمشیر برق تنویر کو میان کر لیا **شعر** چو در لشکر دشمن افتد خلاف تو بگذار شمشیر خود در غلاف ٭ بس ادہر دونون پرونکا مقابلہ ہوتے ہی دشمن کے گمان مین شیا شب تلوار چلنے لگی اور چارون طرف خون کے فوارے اوچہلنے لگے **مثنوی**

ز خون دلیران بدشت اندرون | چو دریا زمین موج زن شد ز خون
ہمہ روی صحرا اسد دست و پای | بزیر سم اسپ جنگ آزمای
ز سم ستوران دران پہن دشت | زمین شش شد و آسمان گشت ہشت

ناگہان اوسی گیر بعار مین چار سوار بموجب حکم اپنے افسر کے پرے سے ہٹ کر اس معرکہ آرائی کی خبر بادشاہ کی خدمت مین گذارش کرنے پہاڑ کی جانب روانہ ہوئے اور اتفاقیہ اونکا گذر اوسی طرف سے ہوا جدہر شاہزادۂ عالی تبار کہڑا ہوا لشکر غنیم کی حماقت کا تماشا دیکہہ رہا تہا یہہ لوگ حیرت زدہ آپس مین ذکر کرتے جاتے تہے واللہ اعلم یہہ رات کس غضب کی رات ہے کہ کسیطرح سحر ہی ہونے مین نہین آتی اور حریف کس قماش کا حریف ہے کہ جسکا کوئی وار بہی خالی نہین جاتا اگر یہی معاملہ ہے تو سوچ نکلتے نکلتے چراغ زندگی سپاہ کا گل ہے اور لشکر کا فیصلہ بالکل **شعر** ہمیگفت ہر کس کہ کس پیش ازین ندیدہ و نہ بیند حریف این چنین ٭ اگر گویم از کار آن نامدار ٭ نہ چندان بود کاید اندر شمار ٭ خداوند داور چہ سان آفریدہ

یہہ سنکر شاہزادہ گردون رکاب نے گھوڑا چمکایا اور برق لامع کیطرح اونکے مقابلہ مین آکر فرمانے لگا یہہ رات قیامت
کی رات ہے اور حریف وہ حریف ہے جسکی صورت دیکھتے ہی اعداے بے دین محراب شمشیر مین سجدے کے لئے گردن جھکا دیتے
ہین شعر | چو از خشم گیرد بروز نبرد | به پیشش چه پیل و چه شیر و چه مرد | تنش زور دارد و بصد زور رند | سرهش برتر از دخت بلند
یہہ کہکر فرمایا کاش تمہاری اہل کشان کشان اس میدان مین نہ لے آتی تو قلعہ کے محاصرہ کا بھی مزہ دیکھ لیتے کہ کسطرح
بیخ و بنیاد فرانسیس کی اوکھاڑی جاتی ہے اور کیونکر تخت و تاج گھر بلاکر تاراج کیا جاتا ہے بعدہ شمشیر خونش غلاف
میان سے لیکر پیل دمان کیطرح حملہ کیا اور شیر ژیان کیطرح اونپر ٹوٹ پڑا لیکن وہ بزدلے مقابلے کی تاب نہ لاکے
بھاگ نکلے اور شاہزادہ نے بھی دو چار چرکے لگا کر دانستہ چھوڑ دیا پیچھا نہ کیا اتنے مین آثار صبح صادق نمودار ہونے
لگے اور سپاہ انجم لشکر ہزیمت یافتہ کیطرح منتشر ہوگئی شاہزادہ نے ابو سعید سے فرمایا اب یہان ٹھہرنا مناسب نہین
مبادا دشمن ہماری قلت سے آگاہ ہو جائے اور یہہ دہشت جو اب اونکے دل مین بیٹھی ہوئی ہے جاتی رہے یہہ فرماکر
مع مصاحبین خاص شمال کیجانب جدھر فرانسیس کا رستہ تھا درہ کوہ مین گھس گیا اور ایک بلند پہاڑ کی چوٹی پر
چڑھ کر جنگ گاہ کی سیر دیکھنے لگا شعر | اگر دیدہ پیروز شیراز نبرد | دل و دیدہ دشمنان خیرہ کرد | لکھا ہے کہ جب آفتاب
جہانتاب نے خون شفق مین غوطہ لگا کر دریچہ مشرق سے سر نکالا، در اپنے بیگانون کی صورتین نظر آنے لگین تو میدان
کارزار تختہ لالہ زار کی کیفیت دکھانے لگا اور خیمہ ہاے سوختہ سینۂ عشاق سے ہمسری کا دعوی کرنے لگے اوسوقت
افسران فوج کی آنکھین کھلین اور سمجھے کہ یہہ تمام رات کی جانفشانی نامردا تون کی کمائی تھی اور آب شمشیر عدو کی
طغیانی صرف گومتی کے گھاٹ کا پانی لیکن بسبب اپنی حماقت ظاہر ہونیکے اصلی کیفیت شبخون کی چھپا ڈالی اور برعکس
اوسکے اسقدر جرات اور کثرت حریف کی بادشاہ کے روبرو بیان کی کہ نرلیس کو ایک گونہ تشویش پیدا ہو گئی
اور سر جھکا کر خاموش بیٹھ گیا اوسی کیفیت حالی مین اون سواران مجروح نے جو شاہزادہ عالی تبار کی تیغ بیدریغ
کو لب زخم سے بوسہ دیکر بھاگے تھے اور ایک غار تیرہ و تار مین چھپے بیٹھے تھے حاضر ہو کر وہ لمبی داستان سنائی
وہ اور بھی محرک بر جراحت ہوئی اور ایک درجہ سے ہزار درجہ تک تردد و تفکر طبیعت مین سرایت کر گیا فوراً
عمائدین سلطنت کو جمع کرکے جنمین سر جیلس یکنڈرن چیف اور لارڈ گرنزی پرائم منسٹر سلطنت فرانس رکن اعظم
سمجھے جاتے تھے فرمایا بدولت کو دشمن کے اس شبخون مارنے سے اور سواران مجروح کے اوس بیان سے جو وہ کسی

افسر فوج حریف کی زبانی گذارش کرتے ہین غنیم کے قلعہ بند ہوجانے ہین اور بلامزاحمت اس چوٹی تک لشکر سلطانی کو راستہ ملجانے مین کچھہ فریب معلوم ہوتا ہے ایسا نہو قلعہ کے گرد نواح مین کہین سرنگ لگا رکہی ہو یا لگائی جاتی ہو وہ پہاڑی جسنے مخفی تین راستون سے مطلع کیا ہے حریف ہی کیطرف کا بہیجا ہوا ہو ورنہ کیا معنی کہ ایسے عمدہ اور مشہور گہاٹیون کا مطلق غنیم نے بندوبست نہین کیا اور باوجود محاصرے کے اسقدر فوج قلعہ سے نکل گئی کہ قریب نصف کے لشکر سلطانی ایک ہی شبخون مین کام آگیا یہہ سنتے ہی جلیس تو نہایت تکبر و تہور سے مونچہونکو تاؤ دینے لگا یعنی مین اس شبخون کا مزہ چکہاؤنگا اور فی الحقیقت وہ تہا بہی ایسا ہی شہ زور اور بہادر کہ اکثر بادشاہان قرب و جوار اوسکے نام سے کانپتے تہے اور لشکر غنیم کو اوسکی صورت دیکہنے سے بہاگا چاہتا تہا لیکن کرزیری نے تہوڑی دیر تامل کرکے گذارش کیا ایسی خوفناک جگہہ مین عقلمندون کے نزدیک قیام کرنا ہرگز مناسب نہین خصوصاً اوس حالت مین کہ دشمن قبضہ سے نکل چکا ہو یا اوسکے نکل جانیکا شبہ پڑگیا ہو اور فی الواقع اگر دشمن قلعہ سے نہ نکل گیا ہوتا یا کسی مقام خاص مین (خواہ قلعہ کے گرد خواہ اوسکے اندر) سرنگ نہ تیار کرلی گئی ہوتی تو باوجود اس علت اور قلت کے ہر نفس لشکر غنیم کا کیونکر بے محابا کہتا پہرتا کہ قلعہ کے محاصرہ کا بہی عنقریب مزہ معلوم ہوا جاتا ہے اس کترین کی عقل ناقص مین تو یہہ ہی آتا ہے کہ بالفعل اس چوٹی کو چہوڑکر بذریعہ جاسوسون کے اصلیت اس شبخون کی دریافت فرمائی جائے اور در پردہ تحقیق کیا جاے کہ حریف باوجود کمزوری کے کس غرہ پر ایسے کلمات بے معنی بکتا پہرتا ہے بعدہ اختیار باقی ہے خواہ اسی ڈہنگ سے لڑائی کا سلسلہ چہیڑ دیا جائے خواہ کوئی اور تجویز مناسب نکالی جائے

هنوز اولین حملهٔ دشمن است — دگر باره آغاز کردن است
گر این سیل را ره نه بندد کسے — خرابی پدید آید از وے بسے
ره فتنه امروز محکم بگیر — که فردا نباشد تدارک پذیر

یہہ راے وزیر باتدبیر کی بادشاہ نے بہت پسند فرمائی اور حکم کیا کہ ایک گھنٹہ کے عرصہ مین کل لشکر سلطانی اس چوٹی سے اوترکر اوسی میدان مین خیمہ زن ہو جہان پہلے مقیم تہا یعنی مابین سلسلۂ کوہ تیز نیز کے بس حکم ہی کی دیر تہی کہ محاصرہ قلعہ ہسپانیہ کا چہوڑ دیا گیا اور لشکر فرانس آہستہ آہستہ اوس چوٹی سے اوترا اپنی اصلی فرودگاہ پر آگیا جب بعد سب کے بادشاہ فرانس خود بنفس نفیس اوترا اور میدان جنگ مین پہونچا تو باوجودیکہ کئی کئی لاشون کے دبائے جاچکے تہے کشتون کے پشتے دیکہکر ہوش اوڑگئے اور اسی محزون و اندوہ مین ایوان سلطانی مین داخل ہوکر دشمن کے استیصال کے باب مین ارکین سلطنت سے کمیٹی کرنے

اور فرمایا ہے | تواند گشت بازوچہرہ تیہو را شکار | چون تواند بود شیر شرزہ آہو را شکار | افسوس ایسا دشمن حقیر ایک ادنی

تدبیر سے ہمارے اوپر غالب آجائے اور ہم اسطرح اوسکا مونہہ دیکہتے رہ جائین اب بغیر اسکے کہ بوجہ احسن اس جرأت

کے عوض گوشمالی نہ دیجائے کسیطرح زخم جگر کو التیام نہین ہوسکتا اور نہ دل اندوہگین کو قرار و آرام آسکے شعر

گر از گردش چرخ باشد امان | بخواہیم کین خود از بدگمان | چنان سرکوبیم شان درستیز | کہ ماند زما نام تا رستخیز

اودہر تو یہہ حال تہا اور اودہر بادشاہان پرتگیز و ہسپانیہ اپنی ہی تشویش مین پڑے تہے یعنی جب اونہون نے

یہہ دیکہا کہ دشمن دفعتاً محاصرہ چہوڑکے پہاڑ کے نیچے اوتر گیا اور اب کوئی متنفس اوسکا باقی نہین رہا تو متعجب

ہوکر کہنے لگے واللہ اعلم اس جبت قہقری مین کیا مصلحت سوچی ہے اور باوجود غالب ہونیکے کیون محاصرہ چہوڑ دیا

ایسا نہو قلعہ سے نکلتے ہی کوئی اور آفت ہمارے سر پر برپا ہوجائے اور تدارک اوسکا حیز امکان سے باہر ہو شعر

درین زمانہ کہ بر دوست اعتمادی نیست | چگونہ غرہ توان شد بہ کردہ دشمن | اتنے مین کسی مخبر نے حاضر ہوکر تمام

ماجرا شب گذشتہ کا گذارش کیا اور سارا حال لشکر غنیم کے ضایع ہونے کا مفصل کہہ سنایا اسپر اور بہی زیادہ تعجب

ہوا اور حیرت نے ہر ایک کو گم و سم کردیا لیکن سپہ سالار لشکر ہسپانیہ نے مآل اندیشی کو کام فرماکر فوراً قلعہ سے نکل تمام

راستون کا بندوبست کرلیا اور کچہہ آدمی صوبہ جات نواحی دکیٹی لونیا وغیرہ کے جانب جو جنگ گاہ سے جنوب کو

پہاڑ کے نیچے واقع تہے واسطے رسد رسانی کے روانہ کئے غرض اسی قسم کے بندوبست طرفین سے تمام دن ہوتے رہے اور

اصلی معاملہ ایک پر بہی نہ کہلا کہ کیا ہوا اور کیونکر ہوا جسوقت قریب پہر بہر کے رات گذری اور شب تار نے دیدۂ کوہ

مین سرمہ لگایا شاہزادہ سبحان غیرت رستم داستان پہاڑ سے اوتر لشکر غنیم کیطرف روانہ ہوا اور آبو حید سے فرمایا

کسیطرح یہہ معلوم ہوجائے کہ بادشاہ زنگلس نے بجائے خود اس مہم کی کیا تدبیر کی تاکہ ہم بفراغت تمام آگے کو کوچ

کرین اور اس معرکہ کو بادشاہان ہسپانیہ و پرتگیز ہی کی ہمت پر چہوڑ دین لیکن اوس دن بسبب خوف شبگذشتہ

کے لشکر غنیم کا بوجہ احسن بندوبست کیا گیا تہا اور کوئی راستہ اور کوئی ناکا ایسا نہ تہا کہ جہان روشنی نہو اور

پہرے چوکی والے مستعد و مسلح نہ کہڑے ہون ہرچند اونہون نے چارون طرف گشت لگایا لیکن کہین کوئی صورت

اندر جانے کی نظر نہ آئی آخرش مجبور اپنے اپنے گہوڑے دور کسی مقام محفوظ مین باندہ دئے اور ایک کہتا کہود کر جابجا

ور دیان اوسی قوم کی نکال اپنے اپنے لباس پر پہن لین اب بے کہٹکے مختلف راستون سے لشکر غنیم مین داخل ہو

ایکجگہہ اکٹھے ہوگئے اور پہر ایک مجمع مین کہڑے ہو ہو کے بیگانہ وار کنسوئیان لینے لگے ناگہان چند آدمی شراب کے نشہ مین مست ایک سوڈا واٹر والے کی دوکان پر بیٹھے کہہ رہے تہے آج تو بادشاہ بڑے ہی تردد اور تفکر مین مبتلا ہیں یہانتک کہ شام کو ہواخوری کے واسطے بہی نہین نکلا دوسرے نے کہا وزیر اعظم اس سلطنت کا سلامت رہے بادشاہ کو کس بات کی فکر ہے اور وہ ناحق کیون اپنے تئین خلجان مین ڈالتا ہے لارڈ گریزی جیسا ہے تو ایکدم اصابت مین تمام یورپ کو اولٹ پلٹ کر ڈالے اور ایک تدبیر روشن مین تمام جہان کی شمع حیات کو گل کر دے چنانچہ سنا ہے کہ اوسنے کچہہ اور سپاہ جنگی ملک فرانس سے طلب کی ہے اور بادشاہ سے عرض کیا ہے کہ ایک نہایت عمدہ ترکیب دشمن کے فی النار والسقر کرنے کی میری سمجہہ مین آئی ہے انشاء اللہ تعالے آج شب کو بخوبی اوسکے اطراف و جوانب پر غور کر کے علی الصباح خدمت عالی مین گذارش کرونگا اسیواسطے شاید سر شام سے خیمہ وزارت مین کسیکے آنے جانے کا بہی حکم نہین ہے تیسرے نے کہا مہمات ملکی مین کسیطرح تامل و تحمل روا ہی نہین رکہا گیا اور نہ ایسے موقع پر مآل اندیشی کچہہ کام آئے کیونکہ جنگ و پیکار مین غور و تعمق سراسر بیکار ہے اور اوسکی تدبیر صرف تیغ تیز یا خنجر آبدار ہے بقول شخصے شعر

با بخت نیک ہیچ کسے راستیز نیست	مہر عروس ملک بجز تیغ تیز نیست

چنانچہ انہین مسایل کی رو سے انواج بحری و بری مین اکثر موٹی عقل کے آدمی بہرتی کئے جاتے ہین تاکہ لڑائی کے وقت نازک خیالیون کو کام نفرمائین اور جان و مال کے ضایع ہونے مین کسیطرح کا تردد نکرین جیسے ہمارا جنگی المائٹہ سہلیس باوجودیکہ مہم ہسپانیہ کے سر کرنیکا بادشاہ کی خدمت مین بیڑا اوٹہا آیا ہے مگر اسوقت تکمزے سے تہی ایٹر مین بیٹہا نقالان روسی کا جنکو وہ خود فرانسیس سے اپنے ہمراہ لایا ہے تماشا دیکہہ رہا ہے اور وہ بہی ایک نہایت عمدہ نقل سوئٹزرلینڈ کے عاشق و معشوق کی بیان کر رہے ہین جو ابہی چند روز ہوئے تمام اخبارات مین چہپ چکی ہے اور اونہین تمام معرکہ آرائیون کا سمان باندہ رکہا ہے جو باہم طرفین سے بسبب نقیض والدین کے ظہور مین آئین تہین یہہ کہکر ایک پرچہ کاغذ کا جیب سے نکال وہین زمین پر ڈالدیا اور کہا آج اسی قسم کے ٹکٹ نقالان روسی کو واسطے باہر آنے جانے کے تقسیم کئے گئے ہین مینے اپنے پہرہ مین بسبب بدمستی شراب کے ایک نقال سے اسے زبردستی چہین لیا تہا غرض اوسکا کسی شاعر کے اس قطعہ پر عمل ہے قطعہ

در بلا با جزع مکن کہ ازان	دو زیان است گوش کن بازین	دل دوستان شود ملول	تا نیا شادمان شود دشمن

یہہ اخبار سنتے ہی شمعون نے چپکے سے اوس ٹکٹ کو اوٹہا شاہزادہ سبحان کی خدمت مین گذارش کیا اگر حکم ہوتا بعد

جیلس کے خیمہ مین جاکر زیادہ تر اس امر کو تحقیق کراوے کیونکہ کمترین بالفعل ملک پولینڈ کا لباس پہنے ہوئے ہی اور وہ روسیون کے لباس سے ازبس مشابہت رکہتا ہے شاید کوئی نقالان روس کے دہوکے مین نہ روکے اور فدوی خاطر خواہ اپنا کام کرکے چلا آوے بقول شخصے رباعی | چون بقوت حریف خصم دہ | حیلہ و مکر راز دست مدہ | کہ بہ حیلت کمان قوت را | میتوانی کہ تکسلانی زہ | یہہ سنکر ابو سعید نے التماس کیا میرے خیال مین ابہی ایک مضمون وزیر اعظم کے خیمہ مین داخل ہونیکا گذرا ہے اگر ارشاد ہو غلام اودہر کا قصد کرے لیکن گستاخی معاف ہو حضور کو بہی مع فیوزن کے در خیمہ تک چلنا پڑیگا فرمایا کیا مضایقہ ہم بسر و چشم چلنے کو موجود ہین یہہ سنتے ہی سبہون نے ایک گوشہ مین جا فرانسیسی وردی کو نیچے کیا اور اپنے اپنے لباس اوسکے اوپر پہنے یعنی اپنی اصلی ہیئت پر آگئے لیکن ابو سعید کو فیوزن سے اپنی پوشاک بدلنی پڑی کیونکہ اوسکا لباس پرتگیز و ہسپانیہ کی پوشش سے ملتا ہوا تہا اور ابو سعید کو اوسی سے کام لینا تہا غرض تبدیل ہیئت کے بعد شمعون تو یکہ و تنہا جیکس کے خیمہ کی طرف روانہ ہوگیا اور ان تینون نے بارگاہ کرزیی پر پہونچکر بذریعہ دربانان متعینہ ڈیوڑہی وزیر اعظم کو اطلاع کروائی کہ ایک شخص بادشاہان پرتگیز و ہسپانیہ کیطرف سے کچہ پیغام زبانی لایا ہے اور اندر آنا چاہتا ہے چونکہ پیغامبران لشکر کیواسطے کوئی خاص وقت معین نہین اور نہ کسی حالت مین کوئی انکو روک سکے فوراً کرزیی نے بلا تحقیق ابو سعید کو اندر بلالیا اور شاہزادہ عالی تبار بیرون خیمہ فیوزن کا ہاتہہ پکڑکے ٹہلنے لگا اوسوقت وزیر اعظم تن تنہا میز پر بیٹہا کچہہ لکہہ رہا تہا اور تمام خیمہ سنسان پڑا تہا ابو سعید کے پہونچتے ہی قلم کو دانتون مین دباکر ہاتہہ روک لیا اور موہنہ کیطرف دیکہکر کہنے لگا فرمائیے کیا بات ابو سعید بلا تکلف ایک کرسی پر قریب پہلو مین بیٹہہ کر کہنے لگا بالفعل یکم نومبر ۱۸۰۶ء کو پرنسیز سنبیم ثمرۂ نخل بوستان سلطنت پرتگیز کی سالگرہ ہونے والی ہے اور تا اختتام اس تقریب مبارک کے بادشاہ بلند بارگاہ کو کسیطرح خونریزی بندگان خدا کی منظور نہین اسلئے واسطے چندروز کے اس ہنگامہ کارزار کو موقوف رکہنا چاہتا ہے اور یقین ہے کہ بادشاہ ذیجمیں والی ملک فرانس آپکا آقاے نعمت بہی یہہ التوا پسند فرمائے کیونکہ اس بہانہ سے چندے اوسکی فوج کو بہی آرام ملسکتا ہے اور آیندہ کے واسطے بہی بوجہ احسن اس مہمات ہر قسم کی معرکہ آرائی کا انتظام ہوسکتا ہے یہہ سنکر کرزیی نے جواب دیا خیر علی الصباح تمہارے بادشاہ کی اس درخواست کو جہبہ فرسایان قدسی آستان کی خدمت فیضدرجت مین گذارش کیا جائیگا لیکن امید نہین کہ بالفعل اس قسم کی

التماس پہ پیدا فرمائی جائے کیونکہ کم از کم یہ پہلے پہلے حضور انور اس مہم کے فیصل کرنے کا مصمم ارادہ فرما چکے ہیں ابو سعید
نے کہا البتہ سرکار ذوی الاقتدار کو بہی یہہ ہی احتمال تہا کہ شاید اس پیغام فرخندہ فرجام سے مختلف قسم کے خیالات
پیدا ہوں اور بظاہر اس امر کے قبول کرنے مین انکار کیا جاوے اسیواسطے ایک تلوار عجیب و غریب ظفر پیکر بنام نامی واسطے
ملاحظہ بادشاہ فرو اسکے ابلاغ فرمائی ہے یہہ کہکر اپنی تلوار کہتے کہول میز پہ کرزی کے آگے رکہدی اور کہا یہہ تلوار
ابتداے قیام سلطنت جہانگیری مین کسی کاریگر نے حسب تعلیم و ترکیب ایک حکیم یونانی کے گردش کواکب کو دیکہ کے دس
برس مین تیار کرکے ہمارے خداوند نعمت کے جد امجد کی نظر فیض اثر سے گذرانی تہی جسکے تمام جوہر دو رویہ بعینہ
مفردات حروف تہجی کی صورت مین ترکیب دئے گئے ہین اور یہہ جوہر موافق مرضی مالک کے بہ جنبش شمشیر باطراف و جوانب
مین حرکت کرسکتے ہین جنکے ذریعہ سے مختلف قسم کی عبارت جس رخ پر تلوار کے منظور ہو بنجاتی ہے پس اگر داہنے پہلو
پر حروف تہجی کو حرکت دیکر کوئی سوال ترکیب دیا جائے تو بائین پہلو پر خودبخود اسی سوال کا جواب بشکل پیشین گوئی
کے پیدا ہوجائیگا اور جو بائین پر سوال کیا جائے تو داہنے پر جواب آجائیگا اگرچہ یہہ تحفہ کسیطرح دور کرنے کے
قابل نہ تہا لیکن صرف اسواسطے ارسال کیا ہے کہ بادشاہ خود نظر غور سے اس مہم کی نسبت ملاحظہ فرمائے دیکہئے کیا نکلتا
اور اچہی طرح اپنے دلمین سوچے کہ آیا یہہ التواے صرف سالگرہ کے سبب سے جائز رکہی گئی ہے یا محاصرہ کے خوف سے یہہ سنتے
ہی کرزی نے تلوار کو میان سے نکال لیا اور کہا اچہا امتحاناً اس سوال کے حروف تو جمع کرو (بعد محاصرہ ہوجانے
قلعہ کے آجتک بادشاہان جہانگیر دہیا نیہ کہان کہان رہے) ابو سعید نے کہا بہت اچہا اور تلوار اپنے ہاتہ مین لیکر
ایک ہی وار مین کرزی کے دو ٹکڑے کرڈالے **شعر**

بزد تیغ و انداخت از تن سرش | فرو ریخت چون رود خون از برش
زمین شد بزیر اندرش ناپدید | یکے چشمۂ خون ازو بر دمید

بعد اس کارنمایان کے فوراً تلوار کو میان کرکے
باہر نکل آیا اور مع شاہزادۂ بلند اقبال اور فیروز ان آشفتہ حال چپکے ہی سے ایک طرف کو کہسک دیا وہان کسیکو
یہہ بہی نہ معلوم ہوا کہ اندر کیا معاملہ گذرا اور وزیر اعظم ایک ہی رہا یا دو ہوگئے جب یہہ تینون بخیریت تمام
اور سنتری لیکر تہوڑی دور آگے بڑہے تو ابو سعید نے تمام و کمال حال وزیر کے قتل کئے جانے اور نیز صمصام
خون آشام کے جوہر دکہانے کا مفصل شاہزادہ کی خدمت مین گذارش کیا وہ سنتے ہی اس مژدہ کے خوشی سے اچہل
پڑا اور گلے سے لگاکر براہ نوازش و اکرام فرمانے لگا **رباعی**

یارب بادیہ چگونہ یارے باید | یاریکہ گرہ ز کار من بکشاید

ہر گہ کہ جمال خویشتن بنماید | زآئینۂ دل غبار غم بزداید | ابھی یہان یہہ ہی ذکر ہو رہا تہا کہ شمعون نے ایک طرف سے
پہونچکر شاہزادۂ والا جاہ بلند بارگاہ کے قدم مبارک آنکھون سے لگائے اور عرض کیا کہ کمترین بہی حضور کے
اقبال سے جیلس بدخصال کو جہنم واصل کر آیا فرمایا کیونکر ملتمس ہوا جسوقت غلام اوسکے خیمہ کے برابر پہونچا ایک
سنتری نے دور سے حکم ورکی آواز لگائی تابعدار بلا خوف و خطر اونہین نقالان روسی کے ہمراہیون مین
اپنے تئین بیان کرا اور وہ ہی ملکٹ وکہا سیدہا خیمہ کے اندر چلا داخل ہوا جسوقت اندر پہونچا دیکھا کیا ہون
خاص طرفین کی معرکہ آرائی کا حال بیان ہو رہا ہے اور چارون طرف نقالان روسی کمانین کہینچے ہوئے
مستعد کہڑے ہین مین بہی ایک گوشہ مین کچہہ آڑ دیکہہ عین جیلس کے سامنے کہڑا ہو گیا اور اپنی کمان کندہے
سے اوتار ہا تہہ مین لیلی جسوقت میرے آگے تہوڑا سا آدمیون کا ہجوم ہوا فوراً شست و شت ملا سن سے
تیر چہوڑ دیا اور وہ تقدیر الٰہی سے ایسا کاری اوسکی پیشانی پر بیٹہا کہ لگتے ہی کرسی سے اولٹ دیا اور بیٹہتے
ہی جہان سے اوٹہا دیا **شعر** | ہمان دم برفت از تنش جان پاک | تنش خستہ افگند بر تیرہ خاک | بس اوسکے
اولٹتے ہی تمام لوگ نقالان روسی کیطرف دوڑ پڑے اور مین جہٹ پٹ وہ لباس اوتار ایکطرف کہڑا
ہو گیا پہر کیا تہا خاصہ فراسیسی سپاہی بن گہلے بندون خیمے کے باہر نکل آیا اور حضور انور کو تلاش کرتے
کرتے یہانتک پہونچگیا یہہ ماجرا سنکر شاہزادہ نے شمعون کو بہی سینے سے لگا لیا اور فرمایا **شعر**
تو کار یکہ صورت دہی بر زمین | بگوید فلک آفرین آفرین | بعدہ چارون جسطرح لشکر مین داخل ہوئے تہے
اوسیطرح باہر نکل گئے اور زود گاہ خاص پر پہونچ صبح تک ہزار ہزار شکر ایزد منان کے فضل و احسان کا کرتے
رہے بعد انفراغ نماز صبح شاہزادۂ والا ہمم نے یاران ہمدم سے فرمایا اب بخوبی اس مہم کیطرف سے اطمینان حاصل
ہو گیا کیونکہ رکن اعظم جنکی ذات پر سارا مہمات ملکی و مالی کا مدار تہا وہ تو طے ہی ہو چکے پہر غم کاہے کا رہ گیا
اور اب بادشاہ زلیس بغیر ہاتہہ پاؤن کے کرہی کیا سکتا ہے ہان بسبب بدنامی اور شرمندگی کے مقابلہ سے
باز نہین آسکتا سو بادشاہان پر تگیز دہسپانیہ بہی ایسے گئے گذرے نہین کہ بغیر ہمت کئے ہتہیار کہول ڈالین
اور دشمن کو اپنی چہاتی پر چڑہا لین غرض بالفعل اس سے زیادہ ہم کسیطرح مدد نہین دے سکتے اور نہ ایک
ادنی معاملہ کیواسطے اپنے سارے کام معطل کر سکین یہہ کہکر اسپ صبا رفتار پر سوار ہو آگے کو چل نکلا اور

تینون مصاحب رفیق مصائب بھی ساتھ ساتھ ہو لئے **رباعی** ہر کس کہ سفر کند پسندیدہ شود | در عین کمال خویش پسندیدہ شود
پاکیزہ تر از آب نباشد چیزے | یکجا کہ کند مقام گندیدہ شود روانہ ہونا کوہ پرنیز سے شاہزادہ
سبحان نوردیدۂ عالم و عالمیان رشک ماہ غیرت خورشید کا اور راستہ مین ملاقی ہونا
عماد بن عمید کا یہہ حکایت عجیب اور روایت غریب حاکیان رطب البیان نخلستان سخنوری اور
راویان شیرین زبان شکرستان ہنر پروری سے یون سننے مین آئی ہے کہ شاہزادۂ گردون رکاب فلک
انتساب مع ابوسعید وغیرہ احباب کے دوسری رمضان المبارک ۲۵۲ھ ہجری روز پنجشنبہ کو پرنیز سے اوتر
کر شہر فواکس مین جو دریاے گردنی کی ایک شاخ پر واقع ہے آیا اور وہان سے کوچ درکوچ ساتوین روز
شاہزادہ فیچرسن کی تلاش مین شہر پیرس تک پہونچا جو فرانسیس کا دار السلطنت ہے اور دریاے سنی پر آباد
ہے لیکن یہان آکر سُنا کہ شاہزادہ عرصہ دراز سے بتقریب شکار کوہ واسگس پر جو پیرس کے مشرق مین واقع
ہے مع توابعین و مصاحبین تشریف لے گیا ہے اسواسطے دو تین روز یعنی دس رمضان روز جمعہ کو اوس
سرتاج عاشقان اور دستگیر درماندگان نے اوس جگہہ قیام کرکے گیارہ کو شہر پیرس سے واسگس کی جانب
کوچ فرمایا اور منزل بمنزل فیچرسن کا پتہ لگاتا ہوا چوتھے روز دریاے موسلی کو عبور کرکے قریب دامنہ کوہ کے
جا پہونچا ابھی نوبت قیام کی نہین آئی تھی کہ ناگہان ایک درخت کے غنچہ مین سے جو کسی چشمۂ خوشگوار پر واقع تھا
آواز دردناک کیسے یہہ شعر پڑہا **شعر** بنقطتہ خالہ دخلت بعین | فصار العین غیناً للبکاء
اگرچہ شاہزادہ بسبب بعد مسافت کے اوس آواز کو پہچان نہ سکا لیکن جذبہ محبت نے کچھہ ایسی تاثیر بخشی کہ
ایک حالت وجد مین اوسی جگہہ لجام اسپ صباخرام کو روک کر کھڑا ہو گیا اور ہمہ تن گوش ہو کر اوس آواز کو
سننے لگا اتنے ہی مین اودہر سے اس غزل کے پڑہنے کی آواز آئی

غزل

چشم ز غمت پر آب تا کے | وز ہجر تو دل کباب تا کے
چون غمزہ چشم نیم مستت | حال دل من خراب تا کے
بخت من زار دل رسیدہ | چون چشم خوشت بخواب تا کے
از چشم من فراق دیدہ | رخسار تو در حجاب تا کے
بیچارہ دل من از فراقت | در محنت و اضطراب تا کے
با ابن عماد بے دل آخر | اے ترک خطا خطاب تا کے

بس یہہ غزل سنتے ہی شاہزادۂ عالی تبار ایسا بیقرار ہوا کہ ابوسعید وغیرہ کو وہین چھوڑ تن تنہا اون درختون

کیطرف چل نکلا جب اندر پہونچا تو دیکہتا کیا ہے عماد بن عمید ایک درخت سایہ دار کے تلے نماز عصر سے فارغ ہوکر ذرا نو
بیٹہا ہے اور تسبیح ہاتہہ مین لئے دیوانہ وار اشعار فراقیہ پڑہ رہا ہے شاہزادہ نے پہونچتے ہی کہا السلام علیکم قبلہ
من لدیکم ابن عماد نے جو دیکہا ایک شاہزادہ کی صورت دیکہی بے اختیار سلام کا جواب دے قدمون پر گر پڑا اور فرط
محبت سے بار بار خاک کف پا کو بوسے دینے لگا لیکن شاہزادہ نے کمال مہربانی سے اوٹہا چہاتی سے لگا لیا اور فرمایا

منم کہ دیدہ بہ دیدار دوست کردم باز	چہ شکر گویمت اے کارساز بندہ نواز

کہ اے ابن عماد واللہ جو تیری
جدائی کا صدمہ ہمکو ہوا ہے ہمین جانتے ہین یا ہمارا دل غمدیدہ آگاہ ہے تم ایسے گئے کہ پہر اولٹکر خبر بہی نہ لی
اور یہہ بہی نہ پوچہا کہ کوئی اور بہی ہمارے ساتہہ تہا یا نہین شعر شکوہ ہے رفتگان مقام بعید کا
ایسے گئے کہ خط بہی نہ بہیجا رسید کا بہلا یہہ تو کہو ہم سے علحدہ ہوکر کہان کہان کی سیر کی کدہر کدہر رہے یہان
کیونکر پہونچے اور اب کس شغل مین مشغول ہو اوسنے دست بستہ گذارش کیا ایخداوند روے زمین سایۂ رحمت
رب العالمین کمترین حضور پرنور کے قدوم میمنت لزوم سے علحدہ ہوکر ایسی سخت آفتون مین مبتلا ہوا کہ چرخ
جفاکار چین ماچین گیا گردش فلکی نے دانت نکال دئے لیکن قسمت مین دیدار فیض آثار سے مشرف ہونا لکہا تہا کہ
آجتک باوجود اون سختیون کے زندہ رہا اور توتیاے خاک قدم سے دیدہ بلا دیدہ کو منور کیا شعر

امروز بخت نیک بشارت رسان ماست	اقبال را بہ پردۂ امید صد نوا است

یہہ کہکر ابتداے تباہی
جہاز سے پرتگیز کے پہونچنے تک حرف بحرف مفصل و مشرح اپنی تمام تمام کہانی نہایت خوش بیانی کے ساتہہ سناتا
چلا گیا لیکن جب خورشید لقا کا ذکر آیا تو صرف اتنا ہی کہکر آگے کو چل نکلا اگرچہ وہ بت بے پیر بہی غیرت بدر منیر ہے
لیکن صاحب تصویر نہین کیونکہ ایک حکمت عملی سے بدین خیال غلام بہی اوسکے حسن و جمال کی زیارت کرآیا ہے
کہ شاید حضور پرنور کا اوسطرف جانا ہو اور کمترین کی نسبت تفتیش حال کے لئے دوبارہ حکم صادر فرمایا جائے یہہ
فقرہ سنتے ہی شاہزادہ سمجہہ گیا بلاشک یہہ بہی حضرت اوس بیچاری کو ذبح کرکے چہوڑ آئے ہین اور آپ بہی اوسکے
تیر غمزہ سے کورے نہین بچے لیکن اوس موقع پر چونکہ ٹوکنے سے سلسلۂ کلام منقطع ہوتا تہا اسلئے لقمہ نہ دیا فقط
مسکراکر خاموش ہو رہا اور عماد بہی بے خبر اپنی اوسی دہن مین آگے بڑہتا چلا گیا یعنی عرض کیا پرتگیز سے ایک
ہی دن بعد تابدار کو آب و دانہ کشان کشان اسطرف کہینچ لایا اور ظاہر اوسکے آنے مین مطلب یہہ تہا

کہ شاہزادہ فیچرسن سے ملاقات کرکے جنگ وجدل پر تیز کی بابت کچھہ گفتگو کیا گئے کیونکہ روسا شہر سے اس عہد کی
نسبت مختلف قسم کے اخبار سننے مین آئے تھے لیکن یہان پہونچکر جب فیچرسن سے ملاقات بہم پہونچائی تو معلوم
ہوا کہ اوسکو لڑائی سے سروکار ہی نہین اور نہ وہ ایسے ایسے ادنی اعمال مین بندگان خدا کی خونریزی
کو روا رکھے یہہ سنکر شاہزادہ نے فرمایا بھلا تمنے یہان پہونچکر فیچرسن کی خدمت مین رسوخ کیونکر پیدا کیا
اور پہر تنگیز مین خورشید لقا کو کس حکمت عملی سے دیکھہ آئے عرض کیا فیچرسن کی ملاقات کا تو عجب معاملہ گذرا
یعنی یہان کمترین نے پرسون قبل دوپہر کے دریاے موسلی کے قریب پہونچکر سنا کہ آج کل روز شاہزادہ
اسی مقام پر فروکش ہے اور دریائی جانورون کا شکار کھیلا کرتا ہے اسلیئے غلام وہین ٹھہر گیا اور اپنے
دلمین مختلف تدبیرین ملاقات کی سوچنے لگا لیکن کوئی بن نہ پڑی آخرکار اوسے سوچ مین نماز ظہر کا وقت
قریب آگیا اور تابعدار دریا کے کنارے جا منتشر سا وضو کے لیئے بیٹھہ گیا اتنے ہی مین خدا کی قدرت سے شاہزادہ
فیچرسن بہی اوس جگہہ مع چند مصاحبین خاص شکار کھیلتا کھیلتا آنکلا اور کسی خواص کے انتظار مین گھوڑے
سے اوتر میرے قریب ٹہلنے لگا چونکہ اس سے بہتر کوئی اور موقع اوسکی ملاقات کا میری دانست مین ہاتھہ آنا دشوار
تھا اسلیئے فوراً اپنی جگہہ سے اوٹھہ موافق قاعدہ سلاطین کے خوشی خوشی آداب بجا لایا اور اس فصاحت وبلاغت سے
چند فقرہ دعائیہ اوسکی خدمت مین گذارش کیئے کہ اگر سحبان وائل بہی اوس جگہہ موجود ہوتا تو سبحان اللہ کہکر
میرا مونہہ چوم لیتا مگر وہان کسی نے یہہ بہی نہ پوچھا کہ تو ہے کون اور رکہتا کیا ہے اس بے اعتنائی سے واللہ غلام
اسقدر افسردہ خاطر ہوا کہ اوسکی طرف سے پیٹھہ موڑ بدستور اپنی جگہہ بیٹھہ گیا اور ایک آہ سرد سینۂ پر درد
سے کہینچکر کہنے لگا سچ کسی شاعر نے ایسے ہی موقع پر کہا ہے **شعر**

چو در کیسہ بوعلی پول نیست | سخن گرچہ سحر است مقبول نیست

اگر اسوقت لباس مکلف میرے زیب تن ہوتا تو یقینی یہہ سبکے سب بغیر تفتیش حال مجہے اپنے سر پر بٹہا لیتے اور
شاید کوئی یہہ بہی نہ پوچھتا کہ تو کچھہ جوہر ذاتی بہی رکہتا ہے یا نہین بس اب انشاء اللہ تعالیٰ حیثیت ظاہری
درست کرنے مین کوشش کرینگے اور اس فصاحت وبلاغت پر خدا نے چاہا تو لعنت ہی بہیجین گے **مثنوی**

اگر خواندی علوم بے نہایہ	وگر میزان درس گیری تا ہدایہ	وگر بلاے خوش تقریر گردی	بزور طبع عالم گیر گردی
نگر تا دیگر ہمیان نداری	مدار از اہل عالم چشم یاری	بیا فکرے تلاش سیم وزر کن	غم تحصیل علم از سر بدر کن

ابہی مین بیٹہا اپنے دل سے یہہ ہی مباحثہ کر رہا تہا کہ ناگاہ شاہزادۂ فیروز حسن نے اپنے مصاحبین سے فرمایا بہلا اس دریا کا پاٹ کسطرح اس جگہہ سے ہی کہڑے کہڑے ناپا جاسکتا ہے یہہ سنتے ہی سب کے سب یکزبان ہوکر بول اوٹہے ہان اگر تختۂ مسطح ہو تو میان سے ہی از روے قاعدہ تقاطع کے پوری پوری مساحت اسکی ہوسکتی ہے فرمایا اگر تختۂ مسطح ایک وقت موجود نہو تو۔ عرض کیا پہر البتہ ناممکن ہے یہہ جواب ناصواب سنکر یکایک میرا دل بہر بہر اوٹہا اور باوجود عہد و پیمان کے کسطرح بغیر بولے جی نہ مانا آخر مجبور بے حیا بنکے دو بارہ غلام اوسکے پاس گیا اور التماس کیا اگر حکم ہو تو مین صرف اپنے ہاتہہ پاؤن سے اس دریا کا عرض یہین کہڑے کہڑے ناپ کر گذارش کردون اور امر ناممکن کو ممکن کر دکہاؤن

شعر
ہیچو شمشیر اصیلم در لباس کہنہ	در لباس من مبین بر جوہر من کن نگاہ

یہہ سنکر فرمایا اچہا پہلے اوسکی ترکیب بیان کرو۔ مین نے کہا عین لب دریا خوب ایڑیونکو جما کر سیدہا دوسرے کنارے کیطرف رخ کرکے کہڑا ہو جاے اور احتیاطاً اپنے بائین ہاتہہ سے گلا پکڑکے ٹہوڑی کو اوسپر سہارا دے تاکہ سر اوپر نیچے حرکت نکرنے پائے بعدہ دایان ہاتہہ اپنے ماتہے پر بہوؤن کے قریب اسطورسے رکہکر کہ صرف کلائی کی حرکت سے آنکہون کے روبرو موافق مرضی کے ہتیلی کا حجاب پیدا ہوسکے خاص خط مستقیم مین جسپر تمام جسم بجاے عمود کے تصور کیا جائے اپنے روبرو والے کنارے کو دیکہے اور اسقدر دائین ہاتہہ کو اگلی طرف سے نیچا کرے کہ سواے دریا کے تمام چیزین خشکی کی جو اوس پار ہون ہتیلی کے حجاب مین آجائین جب اس ترکیب سے بخوبی اطمینان ہو جاے تو اوسی ہیئت کذائی سے ایڑیون پر زور دیکر مع تمام جسم کے اپنا رخ خشکی کیطرف پہیر دے مگر اس بات کا خیال رکہے کہ مطلق سر جنبش نکرنے پاوے اور نہ دایان ہاتہہ اونچا نیچا ہو جائے اب جس جگہہ نقطۂ مماس پیدا ہو یعنی جہانتک بسبب حجاب دست راست کے نظر کام کرے اوسکو عرض دریا سمجہنا چاہیے کیونکہ اس گردش کے باعث ایک خیالی قطعہ دائرہ پیدا ہو جائیگا جسکا مرکز ایڑیان ہین اور علم ریاضی کے علوم متعارفہ کی روسے بخوبی ثابت ہو چکا ہے کہ جسقدر خطوط مرکز سے محیط کیطرف کہینچے جائین وہ سب آپسمین برابر ہونگے پس جو خط کہ ایڑی سے نقطۂ مماس تک کہینچا جائیگا وہ برابر ہوگا اوس خط کے جو ایڑی سے دوسرے کنارے تک کہینچا جائے اور اصول موضوعہ کی روسے یہہ ہمین اختیار حاصل ہے کہ ان دونو مین سے جا ہے جس خط کو ناپ کر اپنا اطمینان حاصل کرلین یہہ ترکیب سنتے ہی شاہزادۂ فیروز حسن اوٹہ بیٹہا اور دیل کر

اپنے چوتڑ پیٹنے لگا اور نہایت خوش ہو کر اوسیوقت خاکسار کو زمرۂ مصاحبین مین داخل کر لیا غرض ایک
ادنی تدبیر سے آناً فاناً مین غلام مشیر خاص ہو گیا اور دو ہی دنمین سارے قضیئے فیصل کر ڈالے البتہ پرتگیز مین
بجز ادور لگانا پڑا تہا اور وہان بغیر جہوٹھہ بولے دربار خاص تک باریاب بہی نہین ہو سکا یعنی پرتگیز مین
اپنے تئین فیچرسن کا مصاحب قرار دیا تہا اور تصویر کہینچنے کے بہانے بمشکل شاہزادی خورشید لقا کی زیارت
نصیب ہوئی تہی کیونکہ **شعر** وحشی نگہان عاشق غمخوار نخواہند | در گلۂ آہو نبود راہ شبان را
یہہ کہکر دل
جو بہر آیا بے اختیار رونے لگا اور دست بستہ گذارش کیا اے قبلۂ مقصود کونین واے کعبۂ بہبود دارین
جس دن سے حضور کے قدم چہوٹے ہین دل کا عجیب عالم ہو گیا ہے نہ آبادی سے مطلب ہے نہ جنگل سے سروکار ہے
نہ رونے سے چین پڑتا ہے نہ ہنسنے سے قرار ہے **شعر** نہ با صحرا سرے دارم نہ با گلزار سودائے | بہر سو میروم از خویش می بالد تماشائے
یہہ سنتے ہی شاہزادۂ سبحان سردفتر عاشقان نے فرمایا ہمنے تمہاری تسکین خاطر کے لئے ایک عجیب تعویذ پیدا
کیا ہے جسکے دیکہتے ہی یقین ہے تمہاری بیکلی دور اور طبیعت مسرور ہو جائے یہہ زیادہ چہٹی خورشید لقا کی
جو اوسنے چلتے وقت دی تہی جیب سے نکال ابن عماد کے روبرو رکہدی اور کہا ذرا اسے کلیجہ سے لگاؤ دیکہو تو
کیا تاثیر پیدا ہوتی ہے **شعر** علاج تیرے تپ غم کا ہے یہہ ہی اے دل | تو اوسکے نام کو لکہہ لکہہ کے برگ پان کو چاٹ
یہہ تقریر سنتے ہی عماد نے شرم سے آنکہین نیچی کر لین اور اپنے دلمین سمجہہ گیا کہ کسی نہ کسی طرح میری عشق و
عاشقی کا حال شاہزادۂ بلند اقبال پر ظاہر ہو گیا پہر چہٹی کو کہولکر جو دیکہا تو تمام شک و شبہہ رفع ہو گئے
اور عجیب وغریب قسم کا مضمون نظر آیا جسکا ترجمہ بعینہ واسطے احتظاظ ناظرین کے ذیل مین درج کیا جاتا ہے۔

ترجمہ خورشید لقا کی چہٹی کا مورخہ ۲۹ ستمبر ۱۸۶۶ء روز چہارشنبہ۔ میرے پیارے گمنام معشوق

(۱) اگرچہ تم دفعتاً ایک انجان آدمی کیطرف سے ایسے خاص مضمون کی چہٹی پہونچتے ہی تعجب کروگے لیکن مین
یقین جانتی ہون کہ جب تمہین ۲۴ ستمبر ۱۸۶۶ء روز دوشنبہ کی سرگذشت یاد آئیگی تو خود بخود سمجہہ جاؤگے
کہ یہہ چہٹی اوس شخص کے پاس سے آئی ہے جو اوس دن خاص تمہارے آگے زبردستی تصویر کی صورت
بنا کر بٹہا دیا گیا تہا اور اب کسی صورت سے اپنی طبیعت کو نہین روک سکتا ہر چند مجہے اپنے خیالات سے
افشاء راز کے باب مین ایک بہت بڑا جہگڑا کرنا پڑا اور عرصہ تک اسی تشویش مین مبتلا رہی لیکن آخر عشق

طبیعت کے اضطراب نے شکست فاش دلوائی اور مجبور نوک قلم سے اپنے غنچہ دل کی ایک ایک پتی کر کے آپکے آگے رکھ دینی پڑی لیکن پہلے مین اپنی گستاخیون کی نسبت جو خیالات کے ذریعہ سے ظاہر و باطن ظہور مین آئے ہین یا آیندہ آوین معافی چاہتی ہون بعدہ آزادانہ مضمون لکھنے کی اجازت حاصل کر کے امید کرتی ہون کہ تم دہیان دیکر میرے اس ہولناک قصے کو سنوگے اور یہہ چند سطرین جو میری سچی محبت ظاہر کرنے کے لئے کافی ہین اپنی مہربانی سے قبول فرماؤگے ۔ (۲) تم مجھپر ہنسوگے تو نہین اور میری باتون پہ تعجب تو نکروگے اگر مین کہون کہ جبسے مینے تمہاری صورت دیکھی میرا دل ہر وقت تمہاری ہی یاد سے بھرا رہتا ہے اور ہر وقت اوسی مبارک گھڑی کو ڈہونڈہتا پھرتا ہے کہ تم میرے روبرو بیٹھے تصویر کھینچتے ہو اور مین نقش دیوار بنی ہوئی حیرت سے تمہارا مونہہ تکتی ہون کاش مین اپنی محبت تمسے نہ چھپاتی اور جو میرے دلمین تھا صاف اوسیوقت ظاہر کردیتی لیکن مین کب گمان کرسکتی تہی کہ تم ایسی جلدی چلے جاؤگے اور مجھے تقریر کے عوض اپنے اون حالات کو تحریر کرنا پڑے گا جو الفاظ روزمرہ کے استعمال سے بمشکل دوسرے کی سمجھ مین آسکتے ہین ۔

(۳) دو دن سے مین ایک ایسی آفت مین مبتلا ہوگئی ہون جسنے تمام میرے دلکی خواہشونکو باطل کردیا ہے اور خیالات ظاہری و باطنی کو ڈہا ڈالا ہے وہ آفت کیا ہے محبت اور تم میرے پیارے تم خاص محبت پیدا ہونے کے باعث ہو ۔ ہر چند مینے تمام اون تدبیرون کے ساتھہ جو میرے امکان مین تہین اوس آفت کے دور کرنے مین کوشش کی اور مختلف قسم کے تماشون مین دل بہلایا لیکن کچھہ فائدہ نہ بخشا کیونکہ تمہاری یاد میرے تمام خیالات کے ساتھہ ایسی مخلوط ہوگئی ہے کہ مین اونکو کسی حکمت سے درست نہین کرسکتی اور سچ بھی تو ہے کیونکر درست کرسکون تمنے تو ایسا میرے دل پر قبضہ کرلیا ہے اور اسطرح میرے جی مین سما گئے ہو کہ نہ مین کچھہ دیکھہ سکتی ہون نہ سن سکتی ہون جدہر نگاہ اوٹھاتی ہون تمہین دکھائی دیتے ہو اور جب کوئی کچھہ ذکر کرتا ہے تمہارا ہی قصہ سمجھہ مین آتا ہے ۔ (۴) غرض مین اپنے خیال نہین ظاہر کرسکتی جو تمہاری ایسی جلدی کی جدائی سے میرے دل پر پیدا ہوئے ہین اور اگر مین اپنے دل کو منصف کرون تو تم بہی بالکل میری یاد سے بے خبر نہین معلوم ہوتے ۔ نہین نہین خدا جانے مینے یہہ کیا کہدیا ہان دلیرانہ اسباب کا یقین کرسکتی ہون کہ تم اوس شخص کی محبت کرنے کو ناجائز نہین رکھہ سکتے جسکے تمام خواہشین اور خوشیان صرف تمہارے ہی دیکھنے پر منحصر ہین

(۵) آیندہ زمانہ جدائی کا شاید اس سے بہی سخت آئے اور اوسکا کاٹنا بہ نسبت پچھلے وقت کے گونہ دشوار ہو اسواسطے جلد دو بارا تمہاری صورت دیکہنے کی امید کرتی ہے کشتۂ فراق ہمہ تن اشتیاق خنجر ظلم و ستم سے دو نیم ۔ تمہاری سچی محبت کرنیوالی **سنبیم** ۔ یہہ چٹہی پڑہتے ہی عماد کا حال متغیر ہوگیا اور مجبور اپنا تمام و کمال قصہ شاہزادۂ ہمایون بخت کی خدمت مین عرض کرکے زار زار رونے لگا اور یہہ شعر پڑہا **شعر** مائیم و دل غمزدہ و غصہ فزائے آن نیز بصد پارۂ و ہر پارہ بجائے شاہزادہ کو تو سارا حال پہلے ہی سے معلوم تہا نہایت مہربانی سے تسکین دیکر فرمایا واللہ ہمنے خورشید لقا کی صورت دیکہتے ہی ارادہ کیا تہا کہ تمہارے ساتہہ منسوب کردیا جائے لیکن آثار عشق اوسکے چہرہ سے ملاحظہ کرکے اور ایک لغو داستان شاہزادۂ فیروز حسن کی مصاحب کی اوسکی زبانی سنکے وہ ارادہ فسخ کردیا تہا اب الحمد للہ کہ تمہین اوسکے مطلوب نکلے اور تمکو بہی بدل و جان اوسکی خریداری منظور ہے پہر کیا تردد رہ گیا اور اب ناحق کیون رنج والم کہاتے ہو کیا ہمین نہین دیکہتے کس مصیبت مین گرفتار ہین اور کیسی بلاے ناگہانی مین مبتلا ہوگئے ہین نہ یہہ معلوم ہے کہ معشوق کون ہے اور کیا نام ہے اور نہ یہہ کہہ سکتے ہین کہ وہ ہماری محبت کرنے کو جایز بہی رکہیگا یا نہین **شعر**

درین چمن منم از بلبلان زار یکے	دلے بہ زاری ما نیست از ہزار یکے

سمجہا جب سے تم جدا ہوئے ہو بسبب ضبط کے اور خاموشی کے ربط کے دل قابو مین نہین رہا کلیجہ کے سو ٹکڑے ہوگئے نہ کوئی اس قابل تہا جس سے اپنے غم والم کا حال کہین اور نہ سواے تمہارے کسی سے حال دل بیان کرنے کو جی ہی چاہے رات رات بہر روتے تہے اور اپنے ہی دل سے اپنی کہانی کہہ کہکر صبح کردیتے تہے **شعر**

چنان محو تماشایش شدم در خلوت شبہا	سر زنار نظر شد رشتۂ تسبیح کوکبہا

یہہ کہکر تمام و کمال سرگذشت جو جہاز کے تباہ ہونے کے بعد آجتک گذری تہی مختصر مختصر ابن عماد کو کہہ سنائی اور فرمایا حکیم فلیموں صاحب نے کوہ اطلس پر بہت کچہہ ہماری تسکین فرمائی ہے اور یہہ بہی وعدہ کیا ہے کہ دوبارہ ایک مہینے بعد ملاقات کرکے جو کچہہ اصلی حال ہے وہ ہم خود ظاہر کردینگے لیکن کیا معلوم ۔ اونہین یاد ہے یا نہ رہے اور اونکے اوستاد حکیم اتالیموس جنابِ فلک کی اجازت دین یا نہ دین بہرصورت ہماری کوئی بات قابل اطمینان کے نہین اور کسیطرح یہہ امید نہین کرسکتے کہ دل ناکام اس رنج و آلام اوٹہانے کے بعد یقینی اپنی مراد کو پہونچ بہی جاے **شعر** نخل امید تو کب ہمکو نظر آتی ہے صورت یاس بہی بن بن کے بگڑ جاتی ہے ٭ اب یہہ تو کہو تمنے اپنا نام کیا مشہور کیا ہے اور اپنی داستان کسطرح لوگونکے

آگے بیان کی ہے کیونکہ جناب حکیم صاحب ممدوح نے اصلی حال ظاہر کرنیکی زنہار اجازت نہین دی اور سچ بہی ہے خدا جانے صاف صاف بیان کرنے مین کیا کچہ فتور نہ برپا ہوجائین **شعر** گفتار صدق باعث آزار میشود

چون حرف حق بلند شود دار میشود عماد بن عمید نے عرض کیا غلام کو پہلے ہی اسباب مین ملہم غیبی سے ہدایت کامل ہو چکی ہے کیا معنی جب حضور کے قدمون سے علیحدہ ہو کر تا بصارہ داراب کے جہاز پر پہونچا ہے اور بعد فرو ہونے طوفان ناگہانی کے اوس بیہوشی سے آنکہہ کہلی ہے تو بسبب حواس باختگی کے کسیقدر صحیح اخبار زبان بے قیدیت داراب کے روبرو نکل گئے تہے لیکن اوسیوقت دفعتاً ایسی کچہ غنودگی نے غلبہ کیا کہ غلام دین و دنیا فراموش بائین کرتے کرتے دوبارا بیہوش ہوگیا اور مطلق قوت بدن کی سدہ بدہ باقی نرہی اوسی عالم بیہوشی مین دیکہتا کیا ہون ایک مرد بزرگ متبرک صورت میرے سامنے کہڑا میری طرف گہور گہور یہہ قطعہ پڑہ رہا ہے **قطعہ**

آنچہ نا گفتنی است در دل خویش || ما نہان بدان شاہ کہ دل
اگر ش مدتے زبان طلبد || نتواند کہ سازدش حاصل

خدا کی قدرت ہے جسوقت غلام کو شہر نیمروز مین پہونچکر ہوش آیا ہے تو بجنسہ یہہ ہی قطعہ زبان پر جاری تہا اور خود بخود دل نادم ہوتا تہا کہ تو نے بڑی غلطی کی جو ایک مرد اجنبی کے روبرو اپنا سارا حال بیان کردیا ایسا ہرگز نہ کرنا چاہئے چنانچہ اوس دن سے آجتک کسی کے آگے صحیح روایت بیان کرنیکا اتفاق ہی نہین ہوا اور حضور پر نور کا ذکر تو جب آیا ہے سوائے اشتیاق قدمبوسی کے کچہ زبان سے نکلا ہی نہین ہان فیروز حسن کے روبرو البتہ کسیقدر ذات برگزیدہ کے اوصاف حمیدہ کا ذکر آگیا تہا لیکن مولد و منشار کی نسبت یہان بہی کچہ گفتگو نہین ہوئی غرض یہہ ساری ہدایتین اور پیش بندیان میری دانست مین اونہین حکیم صاحب ممدوح کی معلوم ہوتی ہین اور وہ فی الواقع ہر حال مین آپکے ممد و معاون ہین ورنہ کہان حکیم صاحب اور کہان داراب کا جہاز بہلا او نہین کیونکر معلوم ہوگیا کہ عماد کہان پہونچا اور اون سے کسنے کہدیا کہ اہل جہاز کے روبرو سخن نیم

کار پاکان را قیاس از خود مگیر || گرچہ ماند در نوشتن شیر شیر
شیر آن باشد کہ آدم میخورد || شیر آن باشد کہ آدم میخورد

یہان تو خادم و مخدوم مین یہہ راز و نیاز کی گفتگو ہو رہی تہی اور وہان شاہزادہ فیروز حسن عماد بن عمید کی تلاش مین جسنے اپنے تئین مشہور کر رکہا تہا مضطربانہ ننگے سر جہلی چوٹی گہوڑا اڑاتا پہرتا تہا ناگہان دور سے ایک میدان مین ابو سعید کو جو نماز پڑہتے دیکہا سمجہا یہہ ہی ابن عابد ہے فوراً تازی تیز رفتار کو تازیانہ لگا خاص

اوسکے سر پر آن کہڑا ہوا لیکن جب پاس سے دیکہا تو معلوم ہوا یہ تو کوئی اور ہی شخص ہے اور تہوڑی دور پر
دو آدمی اور بہی نظر آئے یعنی شمعون اور فیروز ن لیکن ایکحالت استغراق مین افسردہ خاطر بیٹہے باہم کچہ
باتین کر رہے ہین اسنے پہونچتے ہی کمال آدمیت سے اونکا نام ونشان پوچہا اور وہان آنے کا سبب دریافت
کیا اونہون نے بے غرضانہ جواب دیا ہم لوگ ملازمین ہین سلطان روے زمین خدا وند تخت ونگین مصدر فیض
نامتناہی مظہر صفات آلہی منبع جود وکرم سرچشمہ حیات عالم ہماے ہمایون فال عنقاے ہواے عظمت وجلال کے
جسکا نام نامی شاہزادہ سبحان دار ہے دردمان نظر یافتہ حکماے یونان مقبول درگاہ رحمان خلد اللہ

بہ بزم آفتابش رخ افروختم | بر زم اژدہاے جہان سوختہ
جہان را بباد و دہش کردہ ام | ز رانش مطیع و سپہرش غلام

یہہ سنکر فیچرسن نے اپنے دلمین کہا قریب قریب کچہ ایسی ہی عبارت ابن ماجد نے اپنے آقا کی نسبت بہی بیان کی تہی کہین
وہی تو تشریف نہین لے آیا فرمایا وہ فخر سلاطین سایۂ رحمت رب العالمین خود بہ نفس نفیس کہان تشریف رکہتا
ہے جواب دیا ابہی ایک نالۂ جگر سوز کسی عاشق غم اندوز کا سنکر ان درختون کی جانب واسطے تفتیش حال کے
تشریف لے گیا ہے پوچہا ہم بہی کسیطرح اوسکی زیارت سے مشرف ہو سکتے ہین کہا بغیر استمزاج باریابان بارگاہ اعلی
وجبہ افروزان عتبہ بزم والا ہم لوگ اس قسم کے سوالکا جواب نہین دے سکتے اتنے مین ابوسعید نے بہی نماز سے فارغ
ہوکر سلام پہیرا اور ازرہ قیافہ کے پہچانا کہ یہہ سوار حسین گل پیرہن بیشک شاہزادہ فیچرسن ہے جسکی تلاش مین
ہمارے شاہزادہ بلند اقبال قبلہ آمال نے اسطرف قدم رنجہ فرمایا ہے یہہ سوچکر فوراً کہڑا ہو گیا اور دست بستہ گذارش
کرنے لگا اگر حضور کو تمناے ملاقات از حد ہے تو بسم اللہ کمترین کے ہمراہ تشریف لیچلیے اور شاہزادہ عالی تبار کے دیدار
فیض آثار سے چشم منتظر کو روشن فرمائے شاہزادہ فیچرسن کمال اشتیاق سے اوسکے ساتہہ ہو لیا اور راستہ مین اپنے
حسب ونسب سے بہی آگاہ کر دیا جسوقت ابوسعید اوس غنچہ کے قریب پہونچا احتیاطاً فیچرسن کو باہر کہڑا کرکے آپ اندر
چلا گیا اور تمام وکمال حال شاہزادہ فیچرسن کے حاضر ہونیکا اوس سراپا فیض کی خدمت مین گذارش کر دیا شاہزادہ
نے فرمایا جسکی خاطر ہم فیچرسن کی تلاش کرتے تہے وہ تو خدا کے فضل وکرم سے گہر بیٹہے ہی مل گیا اب اوسکی ملاقات کی کیا
حاجت ہے لیکن خیر اگر وہ خود متمنی ہے تو بلا لو یہہ کہکر ابوسعید اور ابن عماد دونون کو بطور پیشوائی درختون کے
باہر روانہ فرمایا اور چند قدم اندر ہی اندر آپ بہی استقبال کرکے کمال اخلاق سے خاص اپنے پہلو مین اوسے بٹہا لیا

بعد ملاقات ان دونون شاہزادون کے سواے مزاج پرسی وغیرہ کوئی ایسی گفتگو باہم نہین آئی جو قابل تحریر سمجھی
جاتی ہان بعد ادا ہوجانے رسمیات عرفی کے جب فیچرسن کو یہہ معلوم ہوا کہ بالفعل شاہزادہ سبحان جانب کوہ ایل
عزم بالجزم رکہتا ہے تو کہنے لگا ملک روس دیکہنے کی آرزو تو مدت سے ہمارے دل مین بہی تہی اگر مخل صحبت نہ سمجہا
جاؤن تو مین بہی آپکے ساتہہ ہی ساتہہ چلا چلون شاہزادہ نے فرمایا ہماری دانست مین بغیر ضرورت اشد کے سفر
دور و دراز اختیار کرنا خصوصاً ایسی حالت مین جسمین ہمین مبتلا دیکہتے ہو سواے تکلیف کے کچہہ نتیجہ نہین پیدا کر سکتا
اور نہ تم اس صعوبت سخت کے کسیطرح متحمل ہوسکوگے کیونکہ آجتک ہمنے کوئی منزل پچاس میل سے کم نہین کی اور اکثر اوقات
سو سو میل چلنے کا بہی اتفاق ہوگیا ہے پہر بہلا تم سے یہہ مصیبتین کب اوٹہائی گئین اور تم ان آفتون کو کیونکر جہیل سکتے

اے ترا خارے بپا نشکستہ کے دانی کہ چیست | حال شیرانی کہ شمشیر بلا بر سر خورند

فیچرسن نے کہا یہہ امر صرف عادت
پر منحصر ہے اور مین نے اپنی عادت شاہزادون کی سی نہین رکہی ہے یقین ہے جسوقت حضور بخوبی میرے حالات
سے واقف ہوجائینگے یہہ خیال ہرگز نہین رہیگا اور ایسی ضرورت اشد مجہے اپنے اس عندیہ پورا کرنیکی ہے مین جانتا
ہون کسیکو بہی نہوگی لیکن اظہار اسکا ایک وقت خاص پر منحصر ہے اس فقرہ پر عماد بن عمید بہی اس خیال سے کہ بادا
یہہ بہی خورشید لقا کے خریدارون مین سے (جیسا کہ سنا گیا ہے) ہو اور میری غیبت مین کسی حکمت عملی سے اپنی مراد
دلی حاصل کرلے فیچرسن کی سفارش کرنے لگا اور شاہزادہ عالی تبار کو مجبوراً اسکی التجا قبول ہی فرمانی پڑی لیکن
بعد قبول کرلینے کے یون ارشاد ہوا کہ اول تو آپکے اس عندیہ سے مطلق کوئی فرد بشر آگاہ نہونے پائے دوئم سواے
ایک مصاحب خاص کے جسکو آپ اپنا رازدار اور جان نثار بدل سمجہتے ہون دوسرا آدمی ہمراہ نہ چلے سوم شکل
ہمارے مونہہ پر نقاب ڈالئے اور نام کو تبدیل فرمائیے یہہ سنکر شاہزادہ فیچرسن نے بجان و دل تینون شرطین
منظور کرلین اور عرض کیا بموجب حکم عالی کے بغیر منشاء دلی ظاہر کئے صرف ایک امیرزادہ رکٹورس نامی کو مین اپنے
ہمراہ لئے چلتا ہون جسکی خدمت سے یقین ہے آپ بہی محظوظ ہونگے اور وہ بہی وقت پر جان و مال نثار کرنے مین
کسیطرح کا دریغ نکرے باقی رہا نامون کی نسبت حضور کو اختیار ہے جو چاہے بدل دیجئے شاہزادہ سبحان نے
فرمایا میری دانست مین فیچرسن کا ترجمہ منوچہر اور رکٹورس کا اقبالمند بہت عمدہ ہوسکتا ہے آیندہ جو کچہہ کسی
صاحب کی سمجہہ مین آئے یہہ کہکر وہ تو مع ابو سعید اور عماد روزہ افطار کرکے نماز مغرب کے لئے کہڑا ہوگیا اور

شاہزادہ فیچرسن اون درختون سے باہر نکل ایک میدان ہموار مین بطور ہوا خوری کے چہل قدمی کرنے لگا اتنے مین وکٹورس بھی اپنے آقا کی تلاش کرتے کرتے اوسی میدان مین آنکلا اور فیچرسن کو شوریدہ سا دیکھکر سبب تشویش کا پوچھنے لگا شاہزادہ نے فرمایا تم ابھی جاکر افسران لشکر ہمراہی کو صرف اتنا حکم سنا آؤ کہ شاہزادہ ایک خبر وحشت اثر مسموع کرنیکی بابت سنکر تن تنہا پیرس کو روانہ ہوگیا تم بھی سب کے سب اسیوقت یہان سے کوچ کر جاؤ بعد تعمیل اس حکم کے جب واپس آؤگے تو ہم اپنی تشویش کا حال بیان کرینگے اور جو شاید ہم اس جگہہ نہ ملین تو سامنے ان درختون مین آکر ڈہونڈھ لینا قصہ مختصر شاہزادہ فیچرسن نے تمام اپنے ملازمین و مصاحبین کو سواے وکٹورس کے اسی بہانہ سے پیرس کیطرف روانہ کیا اور آپ شاہزادہ سبحان کی خدمت عالی مین مثل ابو سعید و عماد وغیرہ کے رہ گیا جسکا اصلی سبب انشاءاللہ تعالے آیندہ کسی مقام پر بیان کیا جائیگا

روانگی شاہزادہ سبحان کی جانب ملک الیمان کے

ازین داستان رو بر تافتم | به رزم الیمان به پرده اختم
همان تیغ و خنجر بکار آورم | دو رخت بلا را به بار آورم

وقایع نگاران سلاطین و اخبار نویسان روے زمین نے لکھا ہے کہ شاہزادہ سبحان قبلہ اس زمان مقصد زمین و زمان مع شاہزادہ منوچہر و ماجد بن مجید وغیرہ پندرہ رمضان المبارک ۱۲۲۵ ہجری روز چہارشنبہ کو ہ و اسکلن سے روانہ ہوکر دریاے موسل کے کنارے کنارے الیمان کیطرف روانہ ہوا اور چوتھے روز کو بلغیریہ کی سرحد مین ہوکر مع الخیر فرنگ فورٹ مین جو دریاے مین کے شمالی کنارے پر آباد ہے پہونچگیا راوی لکھتا ہے کہ قدیم الایام سے ملک جرمن کا یہہ ہی شہر دارالسلطنت چلا آتا ہے اور عمدہ عمدہ قدیمی مکانات شاہی اسجگہہ پائے جاتے ہین لیکن قریب سو برس کے گذرے ہے کہ کنگ ریو بنجر کے جد اعلی نے بسبب وسط ملک کے شہر برلن مین اپنی بودوباش مقرر کرلی تہی اور وہ ہی شہر دارالسلطنت کے نام سے مشہور ہوگیا تہا بالفعل جو زمانہ دراز کے اعمال نیک کارشاہان کے صلہ مین (جسکا مفصل ذکر سمعیل ترک کی سرگذشت مین بیان ہوچکا ہے) ملک پروشا ایڈورڈ کو عنایت فرمادیا تو دوبارہ برلن کو چہوڑکر فرنگ فورٹ مین مراجعت فرمانی پڑی اور برس روز کے عرصہ سے پہر یہہ ہی شہر دارالسلطنت قرار دیا گیا چنانچہ بالفعل کنگ ریو بنجر جو بتقریب دورہ چندروز کیواسطے ہیمبرگ گیا ہوا تہا اسجگہہ موجود تہا اور شہر برلن مین ایڈورڈ حاکم پروشا حکومت کرتا تہا قصہ مختصر شاہزادہ بلند اقبال قبلہ عالم نے دارالسلطنت الیمان مین پہونچکر ایک ہوٹل مین جو مرکولنی کے نام سے مشہور تہا قیام فرمایا اور صرف ماجد

اور ابو سعید کو ایک علحدہ کمرے مین لیجاکر مہم معلومہ کی نسبت گفتگو کرنے لگا بعد رد و قدح بسیار اور قیل و قال کے ابو سعید نے عرض کیا اگر حکم ہو آج شب کو ابو نشاط سے ملاقات کر کے کچھہ بادشاہ کے عادات و اطوار کا حال دریافت کرون تاکہ موافق اوسکے تجویز مناسب کیجائے اور یہہ ناحق کا غلجان اور تردد جاتا رہے شاہزادی نے فرمایا البتہ بغیر انکشاف معاملات روزمرہ کے ایسے سخت کامون کی عقدہ کشائی بہت مشکل ہے مگر ابو نشاط کی ملاقات بقول شمعون کے اس سے زیادہ مشکل کیونکہ اوس بیچارہ کو قلعہ معلی سے باہر قدم رکھنے کی اجازت ہی نہین ہے ہان ہیڈ کیپر کی معرفت یعنی نواب ناظر کے ذریعہ سے جسکو افسر ڈیوڑہی بھی کہتے ہین کوئی صورت نکل آئے تو نکل آئے ابو سعید نے عرض کیا بیشک یہہ ہی ایک واسطہ غلام کی بھی سمجھہ مین آتا ہے اور واسطہ بھی بہت عمدہ ہے کیونکہ شمعون ابو نشاط کی زبانی نواب ناظر کی حد سے زیادہ تعریف و توصیف بیان کرتا ہے اگر حکم ہو پہلے اوسی سے جاکر راہ و رسم پیدا کرون ارشاد ہوا بہتر ہے چنانچہ ابو سعید اوسیوقت رخصت ہو کر ایوان شاہی کیطرف روانہ ہوا اور ڈیوڑہی پر پہونچتے ہی ایک خاص بردار کی معرفت نواب ناظر کو ملاقات کا پیغام بہیجا وہ توفقیر دوست اور مسافر نواز آدمی تہا ہی اندر بلا لیا اور دیکھتے ہی بلا تحاشا دوڑکر چہاتی سے چمٹ گیا کیونکہ دراصل یہہ ابو سعید کا بہائی ابو نعیم تہا اور جب سے اپنے خاندان سے جدا ہوا تہا تا ملال باین سن و سال تپ دوری اور آتش مہجوری سے رات دن مرغ بسمل کیطرح تڑپتا رہتا تہا اب جو یکایک عرصۂ بعید کے بعد بہائی کی صورت نظر آئی جوش محبت سے آہن و مقناطیس کا عالم ہو گیا اور جذبۂ شوق نے کاہ و کہربا کیطرح دونون کو ملا دیا تہی دیر بعد جب وہ حالت بیخودی دور ہو گئی تو علحدہ علحدہ ہو کر دونون نے سجدۂ شکر ادا کیا اور ایک دوسرے کا حال پر ملال کمال ذوق و شوق سے پوچہنے لگا ابو نعیم نے کہا شاید باباجان نے آپسے فرمایا ہوگا کہ ایکبار کچھہ رات گئے مین حضرت مقدسا کے پاس سے رخصت ہو کر تن تنہا والدہ ماجدہ کی خدمت مین جاتا تہا ناگہان رستہ مین آٹھہ دس سوار اور بہی اوسیطرف کے جانے والے ملگئے اونہون نے جو میرا حال دریافت کیا مین نے راست راست بے کم و کاست اپنا نام و نشان اونکے روبرو بیان کر دیا قضا عند اللہ وہ سوار اوٹ ریچ کے ملازمین مین سے تہے اور اونمین سے دو آدمی کسی جرم سنگین کی پاداش مین والد بزرگوار کے ہاتہہ سے سزاے سخت پاچکے تہے کمبختون نے اوسی کینۂ دیرینہ کے خیال سے مجہے گرفتار کر اپنے آگے آگے رکھہ لیا اور شبا شب تسویدن

کی سرحد سے نکل صبح ہوتے ہوتے سیلحون نامی ہیل کے کنارے جا مقام کیا وہان سے آہستہ آہستہ اسٹاک ہالم گئے اور اسٹاک ہالم مین پہونچکر اپنے افسر کی معرفت بادشاہ کے روبرو کردیا وہ ملعون تو ہم لوگون کا جانی دشمن تہا دیکہتے ہی چاہا اپنے ہاتہ سے سروتن مین تفرقہ ڈالدے لیکن مفتی مصباح الاسلام صاحب کے لحاظ سے اتنی جرات نکرسکا بلکہ وہان کا رکہنا بہی مناسب نہ سمجہا فوراً سفیر آلیمان کے سپرد کرکے (جو اوسی ایام مین کچہہ تحایف لنگ پونجر کیطرف سے لایا تہا) حکم دیا کہ اس لڑکے کو ہماری طرف سے بطریق تحفہ اپنے بادشاہ کے پیش کردینا اور ساتہہ ہی دو چار چیزین نادر اوس ملک کی اور بہی بہیجدین قصہ مختصر اس نیرنگ سے گردش فلکی نے مجہہ جلاوطن کرکے یہانتک پہونچایا اور یہان بہت نشیب وفراز دکہانے کے بعد جسکے بیان کو ایک عرصہ بعید چاہیے آخرش اس عہدہ کا مستحق بنایا اگرچہ بالفعل مجہے اس جگہ ایک طور کی حکومت حاصل ہے لیکن واللہ سوز فرقت اور صدمہ غربت سے کس ملعون کا دل لگتا ہوا اور کس مردود کو ایک دم بہی یہان چین پڑتا ہو وہ کون دن ہے جو صبح ہی اوٹہکر والدین اور آپکی زیارت تصویرون کے ذریعہ سے نہین کرلیتا اور وہ کون سی رات ہے جو آپ صاحبون کے غم مفارقت مین بدتر از قیامت نہین گذرجاتی

قطعہ

ممنون کاوش مژہ نیشتریم
اندر ہوای شمع جانانہ بال و پر
حل موج خون نہ ہو و خدا و ندینہ
پروانہ رشتہ در جگر باد منیزند
ہرگز مذاق درد اسیری نبودہ
ذوقم ہر شرارہ کہ از داغ می جہد
یا نالہ کہ مرغ قفسی نسے لگا لیا کہا
دلالہ او اشکرہ عمر رفتہ باز آمدہ است

یہہ افسانہ سنکر ابوسعید نے پہلے اپنے والدین کے انتقال کا حال بیان کیا اور ہے لیکن اس دم تک ہم ایک گرجا کی عزاداری کرتے رہے بعدہ ابونشاط کا تمام وکمال قصہ اول سے آخر تک مفصل ... رہے ہین آج شکر ہے خداوند کریم کا کہ

سرشتم را بیالودند تا سازند از آلایش
چہ خیز دگر ہوس گنج امیدم در رہا لیشاند
ہہر سراز عیش نومیدی کہ دندان در لب افشردن
بجز سوز ندہ اخگر گل نگنجد در گریبانم

اشعر بے عمر زندہ بودم واین بس عجب مدار پہر بہر ما
ور ین کہ شب کے گذر گئی اور دل بیقرار شربت دیدار سے ہوتا ہون انشاء اللہ تعالے کل اسیوقت پہر آؤنگا لیا تہا آخرکو لٹی مین قیام پذیر ہے اور اوسنے مجہہ ابونشاط

یہہ سنکر ابونعیم نے جو تا حال ابونیم کے نام سے مشہور ہے بلکہ مجہہ سے افضل اوسکی خدمت فیضدرجت مین حاضر خداوند کریم کا کہ جسنے ابونشاط کے حیلہ سے ہم دونو اسواسطے یقین ہے موافق اپنی عادت کے مشوش ہوگا اور

محبت آثار سے دل رنجور کو محظوظ و مسرور فرمایا قطعہ | یار غائب شدہ من بسلامت برسید | بخت برگشتۂ من بر سر یاری آمد
خستۂ خار عنا چند توان بود آخر | وقت شادی است کنون کان گل خندان آمد | بعد ان کلمات شکریہ کے

کہنے لگا مجھے بڑا تعجب تھا کہ یکایک ابو نشاط سے ایسی محبت ہو جانے کا کیا باعث اور وہ بھی بغیر معرفت سابقہ کیون میرے ساتھ اسقدر انس کرتا ہے لیکن یہہ نہین معلوم تھا کہ در اصل یہہ میرا دلبند ہے اور یہہ محبت صرف خون کے جوش کے سبب سے ہے کوئی دن ایسا نہین ہوتا کہ وہ میرے پاس نہ آتا ہو اور اپنی شیرین کلامی سے میرے دل محزون کو محظوظ نکرتا ہو لیکن باوجود اس محبت اور ربط و ضبط کے مجھہ سے آجتک اپنا اصلی حال نہین بیان کیا اور نہ کچھہ اپنے خاندان کا پتہ لگنے دیا جب ذکر آیا یہہ ہی کہا مین ایک غریب زمیندار کا لڑکا ہون اپنے باپ کے ساتھہ چلا جاتا تھا بادشاہ نے دیکھکر زبردستی مجھے چھین لیا اور جبراً و قہراً بار اطاعت میری گردن پر رکھہ دیا اگرچہ اس بے معنی روایت کو اصلاً طبیعت قبول نکرتی تھی لیکن ناہ مخواہ افشاء راز کی بابت مین تکرار بھی نکر سکتا تھا اب چند روز سے بہ نسبت پہلے کے اوسے کسیقدر کبیدہ خاطر پاتا ہون مگر یہہ نہین کھل سکتا کہ اس کبیدگی کا باعث کیا ہے اور کس رنج و الم مین مبتلا رہتا ہے شعر
چند انکہ سراپے بہم نگرم | ہر کار صفت زعجز برگشتہ ترام | ابو سعید نے کہا اوسکی کبیدگی کا حال مجھے اچھی طرح معلوم ہے اور مین نے بکمال تفصیل اوسکی پریشانی کا اسطرح مفصل سن چکا ہون کہ شاید ابو نشاط کو خود بھی اوسقدر آگاہی نہوگی اگرچہ ابھی اوسکا مرض علاج پذیر نہین رہا لیکن توکلت علی اللہ ایک طبیب حاذق سے رجوع کی گئی ہے کیا عجب ہے کہ کوئی صورت بہبودگی کی نکل آئے اور اوسکے زخم جگر کو التیام ہو جائے خلاصہ یہہ ہے کہ ابو نشاط کو شہر برکن مین کسی عورت ملیلثا نامی سے موافق عادت روزگار کے کچھہ محبت باطنی کا سروکار ہو گیا تھا اور مدت مدید تک وہ عورت مردانہ لباس مین ایوان شاہی کے اندر خاص ابو نشاط کی ملازمت مین داد عیش و نشاط بھی دیتی رہی لیکن ایک غماض کی عداوت سے بادشاہ نے آگاہ ہو کر بعد چند روز کے اوس عورت کو حیلتاً ایوان شاہی سے نکلوا دیا اور اوس بدذات مخبر کے ساتھہ بھی اوسی سلوک سے پیش آیا رفتہ رفتہ وہ عورت یعنی ملیلثا گردش زمانہ سے بادشاہ ہولینڈ کے ہاتھہ فروخت کیگئی اور اب ایک جرم غیر کی پاداش مین کوہ ازل پر نظر بند ہے رباعی | عاشق از آرزوے مرگ چو بیتاب شود | زندہ بقبائل بہار گشتہ چو سیاب

سرخود را اگر از سر بتابد تمری | طوق بگردن او تیغ سیہ تاب شود | ابو نعیم ہو کر گذارش کیا **مثنوی**
سر دشمنان زیر پاے تو پست

کہان تشریف رکھتا ہے ابو سعید نے کہا وہ ایک شاہزادہ ہے فریا جاہ بلند بارگاہ ستارۂ سپہر کامرانی مہر سپہر جہانبانی مرکز امن و امان مقصود زمین و زمان بیکسون کا دستگیر غریبونکا ابر مطیر بلند پوش کمترین رہنے والا علو مرتبت مین بام فلک سے دو بالا پیر گردون اوسکا غاشیہ بردار بہرام فلک اوسکا ایک ادنی خدمتگار ماہ سے لیکر ماہی تک اوسکے داغ غلامی سے ممتاز بوریا سے لیکر تخت شاہی تک اوسکی پابوسی سے سرافراز محفل بزم مین جمشید اوسکا مقتدی معرکۂ رزم مین رستم اوسکے سامنے مبتدی **قطعہ**

رئیس تاجوران خسرو جہان داور	دلیل راہ روان مرشد خدا آگاہ	ز خاک رہ گذرش سرمہ آرزوی عیون	بر آستان درش سجدہ آرزوی جباہ
بکار ہا جہان حکم محکمش نافذ	ز رازہا نہان ساے روشنش آگاہ	رخ مطلع نیر و چو ماہتاب زہر	بخلق بہرہ رسانندہ چو آفتاب باہ
ز قہار کہ بگردن کشان دہد مالش	بگوش شیر بود حلقہ از دم روباہ	فلک بلرزہ در آید ز ہیبتش علم	زمین بزلزلہ افتد ز رستخیز سپاہ

ابھی ابو سعید یہین تک شاہزادہ سبحان نقاب پوش کی تعریف و توصیف بیان کرنے پایا تھا کہ یکایک سامنے سے ابو نشاط آگیا اور باپ کو دیکھتے ہی بے اختیار رو رو کر اشک حسرت کیطرح قدمونپر گر پڑا ابو سعید نے جو ایسی دولت بیدار کو مدت مدید بعد اپنے قدمون سے لگا دیکھا نہایت ذوق و شوق سے سر و پیشانی کو بوسہ دیکر چھاتی سے لگا لیا کہا

یار آمد و یار دلنواز آمدہ است	بہر دل خستہ کارساز آمدہ است	عمرم ہمہ رفتہ بود از رفتن تو	صد شکر کہ عمر رفتہ باز آمدہ است

بعدہ ابو نعیم سے ابو نشاط کو ملایا اور کہا اگرچہ تم دونون کی راہ و رسم مدت سے چلی آتی ہے لیکن اسدم تک بھی ایک کو یہ نہین معلوم تھا کہ در اصل ہم آپس مین ہین کون اور بلا سبب اسقدر محبت کیون کرتے ہین آج الشکر ہے خداوند کریم کا وہ عقدہ حل ہو گیا اور جامع المتفرقین نے حرف عیش کیطرح تینون کو ملا دیا **شعر** بے عمر زندہ بودم و این بس عجب مدار روز فراق را کہ نہد در شمار عمر ٭ جب انہین باتون مین قریب نصف شب کے گذر گئی اور دل بیقرار شربت دیدار سے بخوبی سیری حاصل کر چکا تو ابو سعید نے کہا اب مین رخصت ہوتا ہون انشاء اللہ تعالے کل اسیوقت پھر آؤنگا کیونکہ میرا آقا ابو الحسن جسکا ذکر خیر ابھی تمہارے سامنے کر رہا تھا ترکولی مین قیام پذیر ہے اور اوسنے مجھے ابو نشاط کی ملاقات کے واسطے بھیجا تھا اگرچہ پانچ خادم اور مثل میرے بلکہ مجھ سے افضل اوسکی خدمت فیضدرجت مین حاضر ہین لیکن چونکہ مجھے اب یہان بہت عرصہ گذر گیا ہے اسواسطے یقین ہے موافق اپنی عادت کے مشوش ہوگا اور

فرمایا ہو ابونعیم اور ابونشاط نے نہایت اشتیاق سے کہا ہم لوگونکو اون
بوسی کیونکر حاصل ہو کیونکہ یہان سے سواے اسوقت کے ایک دم کی فرصت نہین
ی دوست آشنا سے ایک لمحہ کے واسطے ملاقات نہین کرسکتے بلکہ ابونشاط تو اسوقت بہی نہین
نکل سکتا خدا جانے میرے پاس تک کیونکر چلا آتا ہے ہان میرا ایک مکان نہایت وسیع ایوان شاہی کے قریب بیجا ہے
یون ہی خالی پڑا ہے اگر شاہزادہ عالی ہمم ازراہ نوازش وکرم اسیجگہ تشریف لے آئے تو بہ نسبت ہوٹل کے یقین ہے
آرام بہی زیادہ ملے اور ہم لوگ بہی کبہی کبہی زیارت سے مشرف ہوجایا کرین ابوسعید نے کہا میرے مخدوم کو بسبب
سادہ مزاجی کے یہان تشریف لانے مین کسیطرح کا عذر نہین لیکن بالفعل اوسے ایک ایسی سخت مہم درپیش ہے کہ
مین خود اس جگہہ کا قیام مناسب نہین سمجہتا اور تمکو بہی تاکید اکید کرتا ہون کہ ہرگز کسی فرد بشر کے روبرو اوسکے
حسب ونسب کا ذکر زبان پہ نہ لانا ورنہ انجام اسکا اچہا نہوگا اور معاملہ بہت طول کہینچ جائیگا ابونعیم نے کہا وہ
کیا مہم ہے اور کیونکر اوسکے تدبیر کی گئی ہے جواب دیا آج دن کو اوسی مہم کی نسبت مختلف قسم کی تجویزین ہوتی
رہین مگر ہنوز کوئی قرار نہین پائی اب ارادہ ہے بشرط رازداری تم دونون کو بہی اوس مشورہ مین شامل کرلیا
جاے اور اسی تقریب سے شاہزادہ گردون رکاب کی خدمت مین تمکو بہی مثل میرے ایک طور کا رسوخ حاصل ہوجاے لیکن
بغیر اوسکے استمزاج کے مین کسیطرح کا وعدہ نہین کرسکتا اور نہ اوس راز سے یکایک آگاہ کرسکون شعر

دلے پر گوہر اسرار دارم | ولیکن بر زبان مسمار دارم

ابونعیم نے کہا پہر کل شب کو اسیجگہ مہمان و نمکستار کیا جاے
گا اگر وہ خداوند روے زمین مالک تخت ونگین خود قدم رنجہ فرمائے زہے نصیب ورنہ مین آپ آدہی رات کے قریب
کہانا لیکر حاضر ہونگا ہان ابونشاط وہان نہین آسکتا اور نہ وہ اس مشورہ مین شامل ہوسکے شعر

از تو دوری بضرورت نیست ممکن آہ اگر | قصہ پیش آید واند ضروری چون کنم

ابوسعید نے کہا خیر اگر تمہارا
یہی منشا ہے تو وہان تکلیف کرنیکی کچہہ ضرورت نہین انشاءاللہ تعالے اوس ابر نوال خورشید اقبال کو عرض
ومعروض کرکے اپنے ہمراہ لے آؤنگا لیکن تم اپنے خدام مین یہہ بہی مشہور کرنا کہ میرا ایک دوست ملک فرورس سے آیا
ہوا ہے پولینڈ کو جاتا ہے آج شب کو یہان تشریف لائیگا دو گہڑی بیٹہکر چلا جائیگا بلکہ بعد تشریف آوری شاہزادہ
ذری الاقتدار کے عام لوگ محفل خاص مین نہ آئین تو اچہا ہے شعر کار ما این چنین تا ہے کہ پنہانی بود وہ آشکارا چہ کنی آخر

یہہ کہکر ابوسعید وہان سے رخصت ہوا اور شاہزادہ کی خدمت مین حاضر ہوکر گذارش کیا **مثنوی**

شہا عالمے در پناہ تو باد ‖ زمین و زمان نیکخواہ تو باد
کلید در گنج باوت بدست ‖ سر دشمنان زیر پاے تو پست

الحمد للہ کہ نیر اقبال روز ازل سے حضور کا حلقہ بگوش ہے اور آسمان ہمیشہ سے غاشیہ اطاعت بدوش کمترین صرف ابونشاط کی تمنا مین گیا تہا ابونعیم سے جسکا حال کوہ شہر یار بخدمت عالی مین گذارش کرچکا ہون مفت مین ملاقات ہوگئی یعنی وہ بہی انجگہہ کا نواب ناظر ہے اور ایوان شاہی کے اکثر کاروبار اوسی سے متعلق ہین جسقدر حضور کی قدمبوسی کا اشتیاق اوسنے بیان کیا غلام کچہہ گذارش نہین کرسکتا بلکہ اسیوقت آنیکو بہی تیار تہا تا بعلم دانستہ نہین لایا کیونکہ بظاہر حضور انور کو شاہزادہ منوچہر پاس راز کا افشا کرنا منظور نہین ورنہ وہ بہی ضرور اس صلاح و مشورہ مین شامل کیا جاتا اور اسطرح بیگانہ وار بزم مشاورت سے محروم رہتا شاہزادہ نے فرمایا آہ بغیر آزمایش کامل عقل صائب قبول نہین کرسکتی کہ ہر کس و ناکس کو دوست سمجہہ لیا جائے اور بغیر ضرورت اشد اپنی اسرار دلی سے ہر ایک کو آگاہ کردیا جائے **شعر**

بہ پیر میکدہ گفتم کہ چیست راہ نجات ‖ بخواست جام می و گفت راز پوشیدن

ابوسعید نے عرض کیا غلام نے اسی لحاظ سے ابونعیم کی ضیافت بہی قبول نہین کی یعنی اوسکی تمنا تہی کہ کل شب کو کچہہ ماحضر لیکر حاضر ہو لیکن تابعدار نے منع کردیا اور کہا اگر مناسب ہوگا حضور انور اپنے ہی قدوم میمنت لزوم سے تمہارے کلبہ تاریک کو منور فرمائینگے تمہارا وہان حاضر ہونا بوجوہات مناسب نہین شاہزادہ نے فرمایا بہت اچہا کیا انشاء اللہ تعالے ہمین چلین گے اور کل ہی اون دونون کی موجودگی مین اس مہم کی نسبت بہی کچہہ گفتگو طے کرلین گے ظاہرا آثار تو اچہے معلوم ہوتے ہین آیندہ خدا مالک ہے اور فتح و شکست اوسیکے قبضۂ اختیار مین ہے **شعر**

در بحر محیط غوطہ خواہم خوردن ‖ یا غرقہ شدن یا گہرے آوردن

قصہ مختصر دوسرے دن شبکو شاہزادہ سبحان صاحب عالم و عالمیان مع ابوسعید و ماجد بن مجید ابونعیم کے مکان پر جو متصل ایوان شاہی کے تہا تشریف لیگیا او شمعون اور فیروزن کو شاہزادہ منوچہر کی خدمت مین چہوڑ دیا جسوقت ابونعیم کو شاہزادہ عالیجاہ کے تشریف لیجانے کی خبر پہونچی دور تک پیادہ پا استقبال کے واسطے دوڑا آیا اور نہایت تعظیم و تکریم سے مسند جاہ پر بیٹہایا باادب تمام اوسکے قدم رنجہ فرمانے کا شکریہ ادا کرنے لگا چونکہ خداوند کریم نے اوس سرچشمۂ فیض عمیم کو بہی اخلاق مجسم بنایا تہا اور لطف و کرم کوٹ کوٹ کر اوسکی ذات بابرکات مین بہرا تہا ابونعیم وہ صورت پاک دیکہتے ہی بندۂ بیدام

ہو گیا اور شیرین کلامی سنتے ہی صدق دل سے شاہزادہ کا کلمہ پڑھنے لگا جب یہہ نوبت پہونچی تو ابوسعید ہاتھ باندھ
کر کھڑا ہو گیا اور بکمال ذوق و شوق سے شاہزادۂ گردون رکاب کی خدمت عالی مین یون گذارش کرنے لگا قطعہ

دور اجر اینکہ کوشش من رائیگان نرفت | خواہم ز حق حیات ابد رائیگان تو | رفت آن غم از نہاد و بدین شاد زیستن | دانم کہ مردہ زندہ شود در زمان تو
اکنون بخت تو بہ بستر ظفر تو در خوشی | آن نو بہار سرو این چمن بے خزان تو | ہموارہ باد رنگ زمین جلوہ گاہ تو | پیوستہ باد خنگ فلک زیر ران تو

یہہ اشعار سنکر شاہزادۂ عالی تبار نے ابوسعید کو اپنے پہلو مین بٹھا لیا اور فرمایا اس سعی کا صلہ انشاء اللہ تعالے ابو نشاط
کے معاملہ مین ادا کیا جائیگا شعر نقد روان خویش نثار تو میکنم | جانے کہ ہست در سر کار تو میکنم اتنے مین ابو نشاط
بھی آ گیا اور موافق راہ و رسم سلاطین کے آداب و مجرا بجا لا کر نہایت فصاحت و بلاغت سے اشعار دعائیہ عرض کرنے لگا

کام مبارک پیشہ شہنشاہی کہ جہان میکند | اختران آسمان از طلعت نیک اختری | سود و دلت شود چون سایۂ فر ہمای | بر جہان بحری کہ تو ظل ہمایون گستری

شاہزادہ نے بکمال مہربانی سے اوسے بھی اپنے روبرو بیٹھنے کا حکم دیا اور ابن ماجد کیطرف اشارہ فرمایا کہ جھٹ پٹ نعمت خانہ
آراستہ کیا جاے ابو نعیم نے عرض کیا خداوند نعمت ابوسعید کی زبانی معلوم ہوا تہا کہ بالفعل پانچ شخص حضور کی غاشیہ
برداری مین موجود ہین وہ ہمراہ رکاب کیون نہین آئے ارشاد ہوا وہ نہین ایک شاہزادہ فراسیسی ہے اور ہنوز اوسکا
جوہر محبت معرض امتحان مین نہین آیا اسلئے مع تین رفقا کے اوسکو فرودگاہ پر چھوڑ دیا گیا ہے کیونکہ بالفعل ہمکو
تم سے ایک راز بیان کرنا ہے اور ایک امر کی بابت کچھہ صلاح لینی ہے بشرطیکہ راز داری کا وعدہ واثق کرو اور مثل مشہور
سو کمن کو تھوڑی سی اپنے دلمین جگہہ دو شعر ز پنہان کردن رازم جگر چندانکہ میسوزد | نہ بیم دشمنان لیکن تپیدن بر دین دارم

ابو نعیم نے عرض کیا اگرچہ تابعدار ایسے شاہنشاہ اولو العزم کے راز سننے کی قابلیت نہین رکھتا اور نہ کسی صلاح و
مشورہ مین شامل ہونے کی جرات کر سکے لیکن اگر حضور اس خدمت سے ممتاز فرمائینگے تو انشاء اللہ تعالے
راز سلطانی جان سے زیادہ عزیز رکھونگا اور جس معاملہ مین جو کچھہ میری عقل ناقص مین آئیگا بلا عذر گذارش
کرونگا شعر رازے بمیان آر کہ ما محرم رازیم | بگذر ز سر ناز کہ ما اہل نیازیم اس گفتگو کے بعد شاہزادۂ
عالی تبار نے مع رفقاے جان نثار کھانا تناول فرمایا اور بعد کھانا کھا لینے کے بدستور تخلیہ کر کے صاف صاف اپنا
منشاء دلی ابو نعیم اور ابو نشاط کے روبرو بیان کر دیا ابو نعیم نے گذارش کیا اگرچہ غلام اس بادشاہ کا نمک
پروردۂ قدیم ہے اور بالفعل آپکی بدولت بجاے خود ایک قسم کا حاکم بنا بیٹھا ہے لیکن بخدا یہان تک اسکے ہاتہ

سے ظلم وستم اوٹھائے ہین اور اس درجہ اسکے جور وجفا کا تحمل کیا ہے کہ سینہ تمام صورت غربال مشبک ہو رہا ہے
اور کلیجہ از سرتاپا ناسورون کی کثرت سے خانۂ زنبور بنا پڑا ہے ملکہ مجہپر کیا منحصر ہے مین جانتا ہون اکثر ملازمین
کا یہی حال ہوگا اور بہت سے لوگ مجھ سے بھی زیادہ دل مجروح سینے مین لئے بیٹھے ہونگے مگر کوئی زبان سے نہین نکال
سکتا اور بسبب خوف کے ایک دوسرے پر اپنا منشا ظاہر نہین کرسکتا آپ بسم اللہ اپنے ارادے کو پورا کرین اور بلا خوف
و خطر مظلومون کی دعاے نیم شبی کا اثر ظہور مین آنے دین آخر ہر عمل کیواسطے جزا مقرر ہے اور ہر فرعونے را موسیٰ

این جہان کوہ است وفعل ما ندا | سوے ما آید نداہا را صدا
گرچہ دیوار افگند سایہ دراز | باز گردد سوے او آن سایہ باز

ماجد بن مجید نے کہا چونکہ ایسے کام ایسی حالت مین بغیر کسی واقف کار کے نہین ہوسکتے اسلئے ہم آپ دونون صاحبون سے
اس معاملہ مین صرف اتنی امداد چاہتے ہین کہ آپ ہمکو کسی حیلہ سے رات کیوقت اندر تک جانے کی اجازت دین اور اونکا
خوابگاہ خاص تک رہنمائی کردے بعدہ جو کچھ ظہور مین آئیگا دیکھا جائیگا اور جو کچھ ہمارے ہاتھ پاؤن سے ہوسکے گا
انشاء اللہ تعالے آپ کرکے دکھائینگے **مثنوی**

مخالف جو مور است وما اژدہا | کجا گردد از پنجۂ ما رہا
زمارایت جنگ افراشتن | ز دشمن سر تاج بگذاشتن

ابو نعیم نے جواب دیا مین تو پہلے ہی عرض کرچکا ہون کہ
مجھے شاہزادۂ عالیجاہ بلند بارگاہ کے حکم قبول کرنے مین کسیطرح کا عذر نہین اور مین بہر طور جان و دل سے آپ
سب صاحبونکا مطیع و فرمانبردار ہون لیکن رات کے وقت باوجود میری استعانت کے خوابگاہ سلطانی تک پہونچ
جانا کسیطرح سمجھ مین نہین آتا کیا معنی میرا انتظام صرف دیوان عام تک ہے اور وہان سے آگے دیوان خاص تک
سات ڈیوڑھیان اور ہین جہان بلا اجازت چیف کیپر کے کسی ذی بشر کو قدم رکھنے کی مجال نہین خصوصاً رات
تو ملازمین خاص بھی بغیر ضرورت اشد اون ڈیوڑھیون پر ہوکر نہین گذر سکتے کیونکہ سر شام سے مختلف مقامون
پر چوکی پہرے بٹھادئے جاتے ہین اور ایک اشارۂ خاص واسطے آمد و رفت معتمدین کے مقرر کردیا جاتا ہے جس سے
سواے دو چار خواصون کے جنکو ہمیشہ بادشاہ کی خدمت مین حاضر رہنا پڑتا ہے کسیکو وقوف حاصل نہین ہوتا
اور بغیر اوس اشارہ کے چوکی پہرے والے خود بادشاہ کو بھی اپنی حد سے آگے قدم رکھنے نہین دیتے اس صورت
مین میری مدد محض بیکار ہے اور غیر آدمی کا بادشاہ تک پہونچ جانا سراسر خیال محال **شعر**

ازین ہوا کہ ترا در سرست می ترسم | کہ چون حباب رود عاقبت سرت برباد

ابو نشاط نے کہا اوس اشارہ سے

واقفیت حاصل کر لینا تو کچھ ایسی بڑی بات نہین لیکن ہان چوربہرے والون سے نکل جانے کے بعد بادشاہ تک پہونچنا البتہ دشوار ہے کیونکہ نہ وہان بیچارے چیونٹی کبیر کی دستگیری کام آسکتی ہے نہ کسی اشارہ کی واقفیت رہنمائی کرسکتی ہے ماجد بن مجید نے کہا اسکا کیا سبب جواب دیا بارگاہ سلطانی جو زمانہ سابق مین کسی حکیم دانشمند کی ہدایت سے شنمار رومی یعنی بانی مبانی قصر بہرام گور نے تعمیر کی تھی ایسی پیچدار اور دشوار گذار ہے کہ کسیطرح اوسکے راستے سمجھ ہی مین نہین آتے اور کسی تدبیر سے آدمی اوسمین دخل ہی نہین پاسکتا کیا معنی باہر کی جانب سے بارگاہ سلطانی کے مختلف پچیس راستے ہین اور وہ پچیسون راستے کسی خاص مقام پر ایک ہوکر سیدھے رنگ فیشمند روم مین جانکلتے ہین یعنی خاص اوس کمرے مین جہان بادشاہ آرام فرماتا ہے صرف ایک دروازہ ہے اور اوس دروازے تک پہونچنے کے پچیس مختلف راستے ہین لیکن ہر ایک راستہ سے (علاوہ خوابگاہ سلطانی کے) چار چار شاخین اور بھی پہوٹتی ہین اور وہ شاخین سنبل پیچان کیطرح پیچ در بل کہا کر ایک ایک محل عالیشان پر ختم ہوتی جاتی ہین جو محل آپسمین کو یہ زلف کیطرح ملے ہوئے ہین اور صورت و شکل مین بھی کسیطرح کا اختلاف نہین رکھتے غرض اس حساب سے وہ پچیسون راستے سو محلون پر منتہی ہوتے ہین اور ہر ایک محل سے سو سو راستے ہر ایک محل کیطرف نکال دئے گئے ہین اسی سبب سے بارگاہ سلطانی سو محلے کے نام سے مشہور ہے اور سوا دو چار قدیمی ملازمون کے آجتک کوئی شخص اوسکے راستے سے واقف نہین بلکہ اکثر وہ واقفکار بھی رستہ بھول جاتے ہین کہ بغیر دستگیری بادشاہ کے باہر نہین نکل سکتے کیونکہ جہان ایک دروازہ چوکا اور آدمی کہین کا کہین جانکلا پھر چاہئے کہ اصلی راستہ اپنی عقل سے ڈہونڈہ لے کیا مجال اور جیتے جی اوس طلسم سے باہر نکل آئے کیا طاقت ہان بادشاہ البتہ جس محل مین چاہتا ہے بلا تشویش چلا جاتا ہے اور جس راستہ پر پڑتا ہے بلا تکلف سیدہا خوابگاہ مین جانکلتا ہے سوا اسکے نہ کوئی ان محلون کے حساب سے واقف ہے نہ اسطرح آمد و رفت کی جرأت کرسکتا ہے قصہ مختصر دیدہ دانستہ ایسے مقام خطرناک مین قدم رکھنا اور قدم الخروج قبل الولوج کو یک لخت لوح سینے سے مٹا دینا طریق دانشمندی سے ازبس بعید اور دور اندیشی کے بالکل خلاف ہے

مثنوی

تا نگنی جاے قدم استوار	پاے منہ در طلب ہیچ کار
در ہمہ کاریکہ در آئی نخست	رخنۂ بیرون شدنش کن درست

ابو نعیم نے کہا اگرچہ مین بھی اکثر ملازمین شاہی کی زبانی سنا کرتا تہا کہ بادشاہ سو محلے مین داخل ہوگیا اور اب کوئی متنفس وہان آنے جانے کی مجال نہین رکھتا

لیکن واللہ اس رازسے مطلق واقف نہ تہا اور یہہ معنی سو محلے کے آجتک میری سمجہہ مین نہین آئے تہے مین جانتا
تہا شاید کسی بادشاہ کے سو محل ہونگے اسواسطے زنانی ڈیوڑہی سو محلے کے نام سے مشہور ہوگئی ہے اور یہہ ظاہر
ہے کہ محلات خاص مین ہر ایک ملازم کو آنے جانے کی اجازت نہین مل سکتی ابونشاط نے کہا فی الواقع بہت کم ملازم
شاہی اس رازسے واقف ہین اور جو واقف ہین وہ کسی پر ظاہر نہین ہونے دیتے چنانچہ مین بہی باوجود اس
تقرب کے آجتک کسی راستہ سے آگاہ نہین کیا گیا حالانکہ تمام وکمال حال اوس عمارت کا خود بادشاہ کی زبان سے
سُن چکا ہون اور اکثر خوابگاہ خاص تک جانے کا بہی اتفاق ہوتا رہتا ہے لیکن محض بے فائدہ ہے اور مطلق
کوئی رستہ ذہن مین نہین آسکتا شعر | رسیدہ ام من خستہ جگر بچشمہ صاف | ولے چہ سود کہ یارائے آب خوردن نیست |
(مولف کہتا ہے اس قسم کے دو مکان ابہی اکبرآباد مین موجود ہین اور وہ دونون بہول بہولیون کے نام سے
مشہور ہین ایک ان مین سے قلعہ معلی کے اندر ہے اور دوسرا تاجگنج کے صدر دروازہ کے اوپر لیکن بسبب
کمی گنجایش کے ان دونون مکانون مین گہنٹہ دو گہنٹہ سے زیادہ آدمی چکر نہین کہا سکتا اور آخر کار بغیر دستگیر
کے خود بخود نکل ہی آتا ہے یہان سو محلے سے بسبب وسعت کے اجنبی آدمی نہ نکل سکتا ہو تو کیا تعجب ہے اور واقف کار
راستہ بہول جاتا ہو تو کیا اچنبا ہے) قصہ کوتاہ بعد ختم ہوجانے اس تقریر کے ابوسعید نے کہا پہر آپ اس معاملہ
مین کونسی تدبیر مناسب سمجہتے ہین اور کس قسم کی خدمت سے شاہزادہ عالی تبار کے حضور مین سرخروئی حاصل
کرسکتے ہین ابونعیم نے تہوڑی دیر تامل کرکے جواب دیا میرے خیال مین تو سوا اسکے کوئی بات نہین آتی کہ مردانہ
و دلیرانہ بر سر دربار اس کام کو انجام دیا جائے کیونکہ سوائے قبضہ شمشیر کے کوئی اس مہم مین دستگیری نہین کرسکتا
اور بجز تیر جانگیر کے کسی سے اس معمے کی عقدہ کشائی نہین ہوسکتی شعر | ہر وہن باکسے درتغل بگیر تنگ | اگر تو بہرہ باشمشیر آبدار نہ |
ہان دربار سلطانی مین غیر شخص کا باریانا محال ہے سو اوسکے واسطے مین نے ایک ایسی عمدہ تدبیر سوچی ہے کہ شاید
آپ بہی سنکر پسند فرمالین اور یقینی اوس حیلہ سے مطلب دلی بہی پورا ہوجاے ابوسعید نے کہا وہ کیا جواب دیا
ابہی چند روز کا ذکر ہے کہ بادشاہ نے شاہزادہ فیروز حسن کی تشریف آوری کی خبر کوہ و دشت کی جانب سنکر حکام
جیون پالکوٹ و کانگڑہ وغیرہ کے نام جو مغربی سرحدات پر مامور ہین اس مضمون کے پروانے جاری فرمائے تہے کہ اگر احیاناً
ولیعہد فراحسن شکار کیلئے ہماری سرحد مین نکل آئے تو بمدارات تمام پیش آنا اور جسطرح وہ حکم دے

خود حاضر ہوکر شکار کا بندوبست کرا دینا کیونکہ بسبب معرکہ آرائی ۱۸۵۹ء کے جو مدت دراز تک باہم بادشاہان فرانسیس و الیمان مین ہوتی رہی اور آخرش باوجود غلبہ کے فرانسیس نے حسب درخواست آلیمان کے صلح منظور کر لی بادشاہ ازحد اوسکی خاطر منظور رکہتا ہے اور ہر طرح اپنی محبت قلبی اوسکی نسبت ظاہر کرنا چاہتا ہے اب جو عنایت ایزدی سے خود شاہزادۂ فیض رسان اسجگہہ موجود ہے اور حضور کی متابعت کو فخر کونین سمجھتا ہے میری دانست مین جسطرح مناسب سمجھا جاے خواہ کسی حیلہ سے خواہ نثار دلی ظاہر کرنیکے بعد ایک مراسلہ اس مضمون کا خاص اوسکا دستخطی بادشاہ آلیمان کے نام لکھوا لیا جاے کہ ہم اپنی مشرقی سرحد بر بیڈن کے قریب وادی اسود مین (جسکو اس ملک والے بلیک فوریسٹ بھی کہتے ہین) چند روز کے واسطے شکار کھیلنا چاہتے ہین آپ براہ مہربانی متعینان صوبہ مذکور کو ہمارے ارادے سے مطلع فرما دین چونکہ بادشاہون اور شاہزادون کا مراسلہ جو وہ خاص اپنے ہاتھ سے تحریر فرمائین دست بدست دینے کا قاعدہ ہے اسواسطے بلاشک پیام آور روبرو بلایا جائیگا اور بادشاہ خود اپنے ہاتھ سے مراسلہ لیکر آپ ہی ملاحظہ فرمائیگا اوسوقت اگر تقدیر نے موافق تدبیر کے حکم کیا ہے تو مراسلہ لیجانے والا بلامزاحمت شاہزادۂ گردون رکاب کا نثار دلی پورا کرسکتا ہے اور بلا دغدغہ اپنی مردی و مردانگی کے جوہر دکہا سکتا ہے لیکن ہان اوسکا بھی سلامت بچنا محال ہے اور دوبارا شاہزادۂ ثریا جاہ کے قدم آنکھون سے لگانا دشوار بقول شخصے **شعر** | تا رہ نرود کسے بمنزل نرسد | تا جان نکند بہ عالم دل نرسد | شاہزادہ نے فرمایا اس قسم کا مراسلہ سواے ہمارے کون لیجا سکتا ہے اور بجز بادشاہونکے کسکی طاقت ہے کہ سلاطین پر ہاتہ اوٹھا سکے انشاء اللہ تعالے ہم خود اس مہم کو سر کرینگے اور ہم آپ اپنی شمشیر خونریز کے جوہر ملاحظہ فرمائینگے **شعر** | نشینم مظفر بر تخت او | بسجاک اندر آرم سر بخت او | ماجد بن مجید اور ابوسعید نے عرض کیا پہر ہم غلام کس دن کام آئینگے اور اپنی حسرت کہان اور کسکے آگے جاکر نکالینگے آخر یہہ سر حضور ہی کے قدمون پر نثار کرنے کے لئے بنایا گیا ہے اور یہہ جان اسی ارمان مین آجتک قفس کالبد کے صدمے اوٹھا رہی ہے **شعر**

| وفا مباد امیدم اگر بغیر تو ہست | حرام باد حیاتم اگر براے تو نیست |

فرمایا اگر ایسا ہی دعوی جان نثاری کا رکہتے ہو اور کسیطرح بغیر ہمارے زندگی بسر نہین کرسکتے تو خیر تم دونون کو بھی ہم اپنے ہمراہ لیتے آئینگے لیکن فیروز کو ہرگز اس راز سے مطلع نکرنا کیونکہ اگر اوسنے بھی مثل تمہارے ارادہ ہمراہی کا کیا اور ساتھ آنے پر آمادہ ہوگیا

توساری محنت مفت مین ضایع جائیگی اور اسسے محروم و مغموم دنیا سے کوچ کرنا پڑیگا اب تو ہم یہہ سوچ بیٹھے ہین کہ بعد سر اوتار لینے کنگ ریونیجر کے گو ہمین بہی دنیا سے اوٹھہ جانا پڑے لیکن ایک سوختہ آتش مہجوری کی تو جان بچ جائیگی اور دو عاشق و معشوق کا تو وصال باہم ہوجائیگا قطعہ نخلم کہ ہم بجا طلب طوطی آدمم | ابرم کہ ہم بر آورزمین گوہر افگنم | ہنگامہ را بجیم جنون بر جگر زنم | اندیشہ را ہوائے فسون در سرافگنم آبو نعیم نے عرض کیا خداوند نعمت اول تو حضور کو ایک ادنی معاملے کیواسطے بہ نفس نفیس ایسے محاربہ عظیم کا قصد کرنا نہ چاہیے اور جو بالفرض محال اسطرح مرضی مبارک ہے تو جسوقت حضور انور دربار نکبت آثار مین تشریف لیجائین دو آدمیون کا اچھی طرح خیال رکہین ایک تو جرنیل والکینو کا جو بادشاہ کی بائین جانب نقرئی چوکی پر بیٹہتاہے اور دوسرے شاہزادہ فاریل کا جو تخت کے داہنی طرف کرسی زرنگار پر جلوس فرماتاہے یہہ دونون شخص یکتائے جہان اور بلائے بے درمان ہین جسوقت شعلہ کیطرح بہڑک اوٹھتے ہین آگ لگا دیتے ہین اور جسپر بجلی کی مانند ٹوٹ پڑتے ہین خاک سیاہ بنا دیتے ہین خصوصاً والکینو تو دیو کا بچہ معلوم ہوتاہے اور رستم و زال کو اپنے سامنے ایک لغو داستان سمجہتاہے واللہ جب سے یہہ ملازم شاہی ہوا ہے (جسکو شاید عرصہ تین برس کا ہوچکا) کوئی بادشاہ ایمان کا ارادہ نہین کرسکتا اور کسیکو اسکے مقابلے کی جرأت نہین پڑتی ایڈورڈ اسی کا شاگرد ہے جسنے اسمعیل ترک کو دیہو کا دیکر ہلاک کیا اور آخرکار اوسکے صلہ مین خوا مخواہ ملک پر دشا کا حاکم بن بیٹہا غرض شعر نہ مردم نزاد است اہرمن است | یکے کوہ البرز در جوشن است باقی انشاء اللہ تعالےٰ جو کچہہ میرے ہاتہہ پاؤن سے ہوسکیگا مین بہی وقت پر کوتاہی نکرونگا کیونکہ ایسے بادشاہ ہمہ تن رحم اور سراپا خیر کی متابعت مین جان دینا حیات ابدی حاصل کرناہے اور خدمت مین رہنا گروہ صلحا مین داخل ہونا شعر اگر دست دہہ ہزار جانم | بر پائے مبارکت فشانم بس اس گفتگو پر وہ مجلس ختم ہوئی اور شاہزادہ بلند بارگاہ نے مع رفقا قیام گاہ پر تشریف لیجاکر آرام فرمایا علی الصباح جسوقت سلطان خاور نے تخت افق پر جلوس فرمایا اور سپاہ انجم نے شمشیر شعاعی کے خوف سے یک لخت ہزیمت پائی شاہزادہ سبحان صاحب عالم و عالمیان نے شاہزادہ سنوچہر سے ارشاد فرمایا ہم ایکنظر دربار شاہی کی کیفیت دیکہنا اور کنگ ریونیجر کی شان و شوکت سے آگاہی حاصل کرنا چاہتے ہین اگر آپ براہ محبت ایک نامہ اپنی طرف سے اس مضمون کا بادشاہ کے نام لکہہ دین تو یاسانی ہمارا مطلب حاصل ہوجائے اور بلا تشویش ہم دربار شاہی کی سیر کر آئین ورنہ بغیر کوئی اور تدبیر سوچی جائیگی

یا کسی دوسرے وقت پر اس ارادہ کو ملتوی رکہا جائیگا شاہزادہ منوچہر نے عرض کیا مین بہر طور تابعدار اور حضور کی رضامندی کا خواستگار ہون نامہ کیا چیز ہے اگر حکم ہو تم ایک نامہ لکہدون اور ابہی سر تن سے جدا کرکے حضور وفا پر بہر نگاہ وین شعر

بلبلے کو ستم خار تحمل نکند	بہتر آنست کہ ہرگز سخن گل نکند

یہہ تقریر سنکر شاہزادہ سبحان نے ابوسعید کو ابو نعیم کے پاس روانہ کیا اور فرمایا بہت جلد اسکا جواب حاصل کرکے ہمکو اطلاع دو کیونکہ ہم تیار بیٹھے ہین اور تمہارے واپس آنے تک انشاء اللہ تعالے اوسی مضمون کا مراسلہ شاہزادہ منوچہر سے لکہوائے رکہتے ہین یہہ سنتے ہی ابوسعید او دہر کو روانہ ہوا اور سارا قصہ شاہزادہ فیچرسن کے راضی ہوجانیکا ابو نعیم کو کہہ سنایا ابو نعیم نے اوسیوقت بادشاہ کی خدمت مین حاضر ہو کر گذارش کیا کہ شاہزادہ فیچرسن ولیعہد فرانسیس کیطرف سے امیرزادہ سبحان ترکی نژاد ایک نامہ خاص اوسکا دستخطی لیکر آیا ہے اور چونکہ وہ خود رئیس زادہ ہے اور شاہزادہ کی خدمت مین از بس ممتاز اسواسطے چاہتا ہے کہ دربار شاہی تک اپنے دو مصاحبونکو ہمراہ رکاب لائے اور موافق دستور قدیم کے اوس نامہ کی تعظیم و تکریم کی جائے بادشاہ نے فرمایا اچہا آج ۷ بجے شام کو تم مع چیف کیپر کے نامہ آور کا استقبال کرکے دربار گوہر بار مین لے آؤ اور حاضرین دربار کو سنادو کہ جسوقت امیرزادہ سبحان وہ نامہ لیکر دربار مین داخل ہو ہر ایک شخص تعظیماً دیکہتے ہی کہڑا ہو جائے ابو نعیم نے خوشی خوشی یہہ مژدہ ابوسعید کو سنایا اور ابوسعید لے واپس آکر شاہزادہ ثریا جاہ کی خدمت مین عرض کردیا القصہ اوسیدن وقت معمولی پر کہ بیسوین رمضان کی تہی اور یکم نومبر کی ابو نعیم مع چیف کیپر کے ترن کوٹہی مین حاضر ہو کر شاہزادہ گردون وقار وحید روزگار کو مع ابوسعید و ماجد بن مجید اپنے ہمراہ لیگیا اور نیوزن وغیرہ دوسرے رفقاسے بہی تقریباً رخصتی حاصل کر گیا جسوقت شاہزادہ نے دیوان عام کے دروازہ مین قدم رکہا تمام حاضرین دربار سوائے شہر یار کے تعظیماً کہڑے ہوگئے اور وزیر اعظم لب فرش تک آکر شاہزادہ کو موافق قاعدہ سلطنت کے تخت شاہی کے قریب لیگیا تاکہ پایۂ تخت کو بوسہ دے اور ولیعہد فرانسیس کا نامہ بادشاہ کے حضور مین پیش کرے لیکن شاہزادہ نے بسبب نشۂ اولوالعزمی کے پایۂ تخت کو بوسہ دینا گوارا نہ کیا اور دشمن کے آگے گردن جہکانا اپنے حق مین بہتر نہ سمجہا آخر بغیر ادائے مراسم عبودیت وہ نامہ نکال کمال عجب سے بادشاہ کے حوالہ کردیا اور آپ دانستہ داہنی جانب جدہر شاہزادہ آلیان کی کرسی بچہی تہی دست بقبضہ ہو کر کہڑا ہوگیا چونکہ یہہ تمام باتین خلاف قاعدہ ریاست تہین

اسواسطے بادشاہ الیمان کی آنکھون مین مارے غصہ کے خون اوتر آیا اور جبرئیل والکینو براہ غضب لگا خشم آلود سے شاہزادہ عالیجاہ کیطرف گھور گھور کر دیکھنے لگا اوسوقت شاہزادہ کو بہی اپنی حرکت پر نہایت ندامت حاصل ہوئی اور دلمین کہنے لگا تو نے ناحق ایک ادنیٰ سی بات پر تمام حاضرین مجلس کو اپنا دشمن بنالیا اور بیفائدہ ایسے غافل لوگون کو بے خبر سوتے سوتے اپنے ہاتہہ سے جگا دیا اب دیکھیئے کیا معاملہ پیش آتا ہے اور کیونکر گوہر مراد اس دریاے ناپیدا کنار سے حاصل ہوتا ہے اتنے مین بادشاہ نے لفافہ چاک کیا اور تمام اہل دربار جو صرف نامہ کی تعظیم کو کہڑے ہوئے تہے اپنی اپنی جگہہ بیٹہنے لگے اس سے بہتر شاہزادہ سبحان کو کوئی موقع نظر نہ آیا فوراً اژدر تند خو تشنہ خون عدو میان سے گہسیٹ چاہتا تہا کہ ایک ہی وار مین بیڑا پار کردے کہ شاہزادہ فایرہل نے جو پہلے سے اوسکے تیور بُرے دیکہکر قبضہ کیطرف ٹکٹکی لگائے بیٹہا تہا اوچک کر ہاتہہ پکڑلیا اور کیلی کر کے تلوار قیامت آثار کو پنجہ غنیم سے چہوڑانے لگا شاہزادہ نے جو دیکہا فایرہل پوری کیلی کر گیا فوراً بایان ہاتہہ اوسکی کمر مین ڈال الا اللہ کہکر سترا بلند کیا اور دائین ہاتہہ کو جسمین تلوار تہی سینہ ہتنکوڑا کرکے جو دپیچ کے طور پر باندہا جاتا ہے ایک ہی جہٹکے مین دشمن کے پنجہ سے چہوڑا لیا قضا عند اللہ اوسی حالت مین والکینو نے اپنی کرسی پر بیٹہے بیٹہے کمند رہا کی اور وہ خدا کی عنایت سے اوسوقت شاہزادہ تک پہونچی کہ دونون ہتنکوڑے پورے ہو کر جہٹکے کی نوبت (جیسے پکیتیون کی اصطلاح مین ہکا کہتے ہین) پہونچ گئی تہی چنانچہ بغیر ارادہ شاہزادہ عالم پناہ کے خود بخود تلوار سے اوجہکر کمند کے دو ٹکڑے ہو گئے اور والکینو شعلۂ جوالہ کیطرح طیش کہا کر یکبارگی اپنی کرسی سے اوٹہہ کہڑا ہوا ادہر تو یہہ اوٹہا اور ادہر شاہزادہ فایرہل نے خنجر خونخوار کمر سے کہینچکر اوسی حالت صلیبی مین شاہزادہ سبحان پر وار کرنا چاہا لیکن شاہزادہ سبحان نظر یافتہ رحمان نے دستم بخیر ایک ایسی ہتنکٹی لگائی کہ اوس بے دست و پا کا ہاتہہ مع خنجر کے کلائی سے جدا ہو کر تخت کے پچہلی طرف جہان ابو نشاط کہڑا ہوا بادشاہ کو مورچہل ہلا رہا تہا جا پڑا **مثنوی**

چو خنجر برآورد از کمر — بعزم شہزادہ نامور
بزد دست و دستش بہ بستان برید — کہ دست قضا این چنین آفرید

تیہہ معاملہ دیکہتے ہی تمام دربار مین کہلبلی سی مچ گئی اور سارے دیوان عام مین ایک شور محشر برپا ہو گیا اہل قلم بیچارے تو غلاموں نے اپنی اپنی دُم دبا کر کدہر کہسک گئے اور اہل سیف پہ جنہون نے کچہہ جرأت کو کام فرمایا

ابوسعید اور ماجد بن مجید کا حملہ ہونے لگا رہا بادشاہ اوسنے حیرت زدہ اپنی بغلین جہانکتے جہانکتے یکبارگی
تخت سے اوٹھنے کا ارادہ کیا کہ اتنے مین واالکینو نے دوبارہ شاہزادہ کی طرف کمند پہینکی اور اس وار مین
قضاعند اللہ شاہزادہ کا سیدہا ہاتھہ مع تلوار کے پہنس گیا جسکے باعث یکبارگی شاہزادہ کو دو طرح کا
تردد لاحق حال ہوگیا ایک تو دست راست کے اولجھنے کا دوسرے بادشاہ آلیان کے پاؤن اوٹھہ جانیکا
یعنی اگر بائین ہاتھہ سے فایربل کو چہوڑتا ہے تو وہین کا وہین ایک مار آستین پیدا ہوا جاتا ہے اور جو
نہین چہوڑتا تو ادہر بادشاہ ہاتھہ سے جاتا ہے اور ادہر اپنی رہائی کی کوئی تدبیر نہین نکلتی آخر شش
سوچتے سوچتے شاہزادۂ فایربل کو بقوت تمام بادشاہ آلیان پر دے پٹکا اور تلوار بائین ہاتھہ مین لے
فوراً رشتۂ خام کیطرح کمند کے دو ٹکڑے کر ڈالے اس صدمۂ جانکاہ سے اگرچہ دونون باپ بیٹون کو
مطلق طاقت ہاتھہ پاؤن ہلانے کی نہین رہی لیکن بادشاہ جان کے خوف سے بدحواس تخت کی پچہلی طرف
کود کہاگا اور ارادہ کیا کہ جھٹ پٹ اوس دروازہ مین گہسکر جو سو محلے سے تعلق رکہتا ہے اپنے تئین کسی
محل مین غائب کردے لیکن ابونشاط نے اوسکے عندیہ سے واقف ہوکر اور یہہ سمجھکر کہ بعد داخل ہوجانے سو محلے
کے ہرگز اوسکا پتہ نہ لگ سکیگا وہی خنجر آبدار جو شاہزادہ کے دست بریدہ سے اولجہا ہوا پڑا تہا اوٹہا
اس چالاکی سے ریو نیجر کے پہلو مین رسید کیا کہ دل و جگر پہوڑ زبان خشک کیطرح دہان زخم سے باہر نکل آیا
اور بادشاہ تشنۂ آب بقا دم سے ٹھنڈا ہوکر زمین پر گر پڑا **شعر**

زدش خنجر آبگون بر جگر	زبان کرد گر سو بر آورد
گذر کرد بر خسروی جوشنش	بخون غرق شد شہریاری تنش

ابھی ابونشاط دشنۂ خون آشنہ کو باہر نہین
نکالنے پایا تہا کہ واالکینو طوفان بلا کیطرح جوش کہا کر اوس پر ٹوٹ پڑا یعنی اس زخم کاری کا شمشیر آبدار
سے خون بہا دینا چاہا خدا کی قدرت سے ابوسعید اور ماجد بن مجید جو شاہزادہ کو قتل حریف کی مبارکباد
دینے چلے آتے تہے اوسی حالت مین واالکینو کے قریب جا پہونچے اور اوسکے ارادہ سے مطلع ہوکر دونون نے
پس پشت سے لنگر مین ہاتھہ ڈال کو البرز کیطرح زمین پر دے پٹکا مگر وہ پیل مست کا حکم رکہتا تہا ان بیچارون
کی اوسکے آگے کیا اصل تہی زمین پر گرتے ہی دونون کو سمیٹ اپنے گھٹنون مین دبوچ بیٹھا اور آہستہ آہستہ قینچی باندہ
در ورد دونون کا جامۂ حیات قطع کرنے لگا شاہزادۂ عالی تبار نے جو رفقا کا یہہ حال ملاحظہ فرمایا بجلی کیطرح

کڑک کر والکینو پر جا ٹوٹا اور ایک ایسا ہاتھ تلوار کا لگایا کہ اگر گنبد گردون پر پڑتا یقین ہے کرہ ارض
کیطرح خط معدل النہار کی مانند دو پہانکین کرم الٰہی اگر وہ خبر بھی نہوا بلکہ اسطرح دستانہ فولادی پر روکیا
کہ جس سے تلوار ہی کے دو ٹکڑے ہو گئے یہہ امر اور بھی شاہزادہ سبحان کی قوت سبعی کے تحریک کا باعث ہوا
یہانتک کہ بے سوچے سمجھے خالی ہاتھ حریف کے مقابلہ مین جا کھڑا ہوا وہ تو خدا سے ایسا شکار ڈھونڈھتا پھرتا
تھا بیٹھے ہی بیٹھے ایک ایسا ہاتھ شمشیر بے پیر کا چھوڑا کہ اگر خدا نخواستہ اوسکی ہوا بھی لگ جاتی تو خود و مغفر
زرہ و بکتر کسی چیز کا بھی پتہ نہ لگتا لیکن شاہزادہ بلند اقبال بفضل لا یزال سے خالی دے گیا اور برق لامع
کیطرح تڑپ کر تلوار کے نیچے سے نکل گیا جسوقت ہاتھ خالی گیا اور تلوار کی جھوک سے والکینو نے مونہہ کی
کہائی دونون گھٹنے ایسے ڈھیلے ہو گئے کہ ماجد بن حبیب نے صاف اپنا ہاتھ نکال لیا اور فوراً اوسی کا خنجر
اوسکی کمر سے کھینچ ایسا مقعد شریف مین پرو دیا کہ دل و جگر تک مزاج پرسی کر آیا **مثنوی**

چنان زخم کاری ز دستش نشست | کہ افتاد بر خاک چون پیل مست
بیکبار بیخود شدہ سر نگون | ز راہ جگر جانش آمد برون

تعجب والکینو کا بھی اس ذلت و خواری کے ساتھ حریف کے ہاتھ سے کام تمام ہو چکا تو وزیر اعظم چپکے ہی سے شاہزادہ
فایرل کو سو محلے مین ہو چور دروازے کی راہ قلعہ معلی کے باہر نکلوا لے گیا اور ابو نعیم نے تمام دروازے قلعہ
کے بند کروا دئے بس قلعہ کے بند ہوتے ہی سارے شہر مین غل مچگیا کہ بادشاہ اور والکینو ایک سفیر فرانسیس
کے ہاتھ سے مارے گئے اور وزیر و شاہزادہ دونون مجروح ہو خدا جانے کدہر کو رفو چکر ہو گئے یہہ خبر سنتے
ہی شاہزادہ نیچرسن کو گونہ تشویش پیدا ہوئی اوسیوقت شمعون اور فیوزن اور وکٹورس تینون رفقا کو
ہمراہ رکاب لیکے باقلعہ معلی کے دروازہ پر آن پہونچا ابو نعیم تو انکو پہچانتا ہی تہا فوراً دروازہ کہول
اندر لے لیا شاہزادہ نے مع رفقا وہین سے قتل عام شروع کر دیا **مثنوی**

بتاراج و کشتن بیاراستند | ز آزرم دلہا بپیراستند
چکاچاک تیغ آمد و گرز و تیر | ز خون یلان شد زمین آبگیر
بسے سر فتادہ بمیدان چو گوی | ز خون یلان بد روان جو بجو
بہرسو ہمین جستجو پیل مست | گروہے بکشت و گروہے بخست

کہتے ہین اسیطرح تا بہ شام ہنگامہ کارزار گرم رہا اور
رفقائے جان نثار اپنی تیغ آتش بار کے جوہر دکہاتے رہے آخرش اہل قلعہ نے امان چاہی اور سب نے ملکر جان
دل سے شاہزادہ عالم پناہ کی متابعت قبول کی **مثنوی**

سپاہ ایلیان امان خواستند | بدان گفتہا دل بیاراستند

بری بر نہادند یکسر سپاہ	ازان پس نباشد کسے کینہ خواہ

چنانچہ شاہزادہ سبحان قبلۂ امن و امان نے صمصام خون آشام کو میان کرکے بخلوص دل دو رکعت شکرانہ کی ادا کین اور آپسمین صلاح و مشورہ کرنے کے بعد شاہزادہ فیجرسن کو تخت سلطنت پر بٹہا کے اوسیوقت جنیف کیپر کی زبانی افسران فوج بحری و بری کے نام حکم بہجوا دیا کہ علی الصباح تمام معزز عہدہ دار جو بالفعل اسجگہہ موجود ہین قلعہ معلی مین حاضر ہوکر شاہزادہ عالی تبار کو نذرین دکہائین اور جس شخص کو حاضر ہونے مین کسیطرح عذر ہو وہ اپنے تئین کار معتینہ سے معزول سمجھے چونکہ شاہزادہ فیجرسن کو جرمن والے اچہی طرح پہچانتے تہے اور بارہا فراسیسیون کی تلوار کا لوہا مان چکے تہے کسی نے بہی دم نہ مارا اور سبنے اپنے دلمین یہہ خیال کیا کہ بادشاہ یا شاہزادہ موجود ہوتا یا خدانخواستہ کوئی ادنی آدمی ملک دبا بیٹہتا تو البتہ ہم سرکشی کرتے بہی اچہے معلوم ہوتے اب کہ بادشاہ ہے نہ شاہزادہ اور ملک ایسے شخص نے سر کیا ہے جسکے مقابلے کی خود فرمانروا بہی تاب نہ لاسکتا تہا پہر ہمکو ناحق جان شیرین برباد کرنے سے کیا فائدہ اور عبث تلخی مرگ کے صدمے اوٹہانے سے کیا حاصل بہتر یہہ ہی ہے کہ متابعت قبول کیجیے اور مثل ریونیجر کے اب فیجرسن کو اپنا بادشاہ اور حاکم سمجھیے غرض انہین خیالات سے دوسرے دن سبنے متفق ہوکر اپنے اپنے ہتہیار کہول ڈالے اور بخوشی خاطر نذرین دکہاکر فیجرسن کو تخت نشینی کی تہنیت دینے لگے پس اسیطرف کا ایکذیادہ دغدغہ لگا ہوا تہا جب ادہر سے بہی اطمینان حاصل ہو گیا تو بلا تشویش قلعہ معلی کے دروازے کہول دئے گئے اور سرکنگ ریونیجر کا تن سے جدا کرکے حسب دستور سلاطین نعش کو دفن کروا دیا گیا **قطعہ**

گردون از آفتاب سلامت کرانشانم	کاخر چو صبح اولش اندر بقا نکرد	خیاط روزگار بہ بالائے ہیچکس	پیراہنے ندوخت کہ او را قبا نکرد

راوی لکہتا ہے کہ شاہزادہ فیجرسن کو چونکہ فرمانروائی ملک الیمان کی اور جدائی شاہزادہ سبحان کی کسیطرح منظور نتہی اسواسطے دوسرے روز تجہیز و تکفین کے شاہزادہ عالیمقام واجب الاحتشام نے ایک دربار عام کرکے ابونشاط اور ابونعیم کو شاہزادہ فیجرسن سے خلعت وزارت دلوا دیا اور آپ فہرست ملازمان ملاحظہ فرماکر احتیاطاً تمام عہدہ داران سول اور ملٹری کو باہم تبدیل کر دیا کہ کسی سرکش کی سرکشی پیش نہ جا سکے اور کوئی عہدہ دار ملازمین ماتحت سے سازش کرکے بغاوت کا ارادہ نکر بیٹہے بعدہ بادشاہ الیمان کا سر بدین لحاظ شراب بقطر یعنی اسپرٹ مین ڈالکر کہ مبادا راستہ مین سڑکے ضایع ہوجاے اور بوجہ احسن شناخت اوسکی ممکن نہو فیوزن آشفتہ حال کے حوالے فرمادیا اور حکم دیا تو خود

باحتیاط تمام اس تحفہ کو پرتگیز لیجا کر جیسا ان کے سردار اور وصل محبوب سے کامیاب ہوکر مجروحان کشتۂ فراق کو ہمیشہ دعائے
خیر سے یاد کرتا رہے اب شاہزادۂ عالی تبار کی روانگی کوہ آرل کی جانب بیان کی جاتی ہے اور فیوزن کی باقی سرگذشت
کو کسی دوسرے وقت پر ملتوی رکھا جاتا ہے **روانہ ہونا شاہزادہ سبحان نقاب پوش تصور دلدار**
ہم آغوش کا کوہ ارل کی جانب پولینڈ ہوکر واسطے رہائی لیلیا خاتون اور ہیلڈا کے
راویان شیرین مقال اور حاکیان رنگین خیال اس داستان نادر بیان کو یون تحریر کرگئے ہین کہ شاہزادہ سبحان
سرگروہ عاشقان بعد فتح کرنے ملک الیان کے فیوزن آشفتہ حال کو پرتگیز کی جانب روانہ فرما کے اور ابونشاط و
ابونعیم کو نائب سلطنت بنا کے مع رفقاے جان نثار و یاران غمگسار دارالسلطنت زنگ نورٹ سے ملک پولینڈ کو
تشریف لیگیا یعنی ۲۴ رمضان المبارک ۱۲۵۲ھ ہجری مطابق ۵ نومبر ۱۸۶۶ء روز جمعہ کو الیان سے کوچ کرکے صوبۂ
بویریا مین ہوتا ہوا دریاے سالی کو ہوفن کے قریب عبور کرنیکے بعد سیکسنی مین پہونچا اور اوسکے کل امصار و دیار
ملاحظہ فرما کر ڈریسڈن کی سیر سے فارغ ہو جو سیکسنی کا بڑا شہر دریاے ایلب کے کنارے پر آباد ہے سیلیشیا مین نکلگیا
وہان سے دریاے وارتا کو اوس مقام پر جہان پر وستا ندی سے ملا ہے عبور کر کے سرحد پولینڈ مین اور سرحد پولینڈ سے
شات شوال روز چارشنبہ کو خاص شہر وارسا مین جو اوس ملک کا دارالسلطنت ہے جا پہونچا چونکہ شمعون ایلچی بسبب
عشق لیلیا خاتون اوس شہر کے ہر کوچہ و برزن سے ایک قسم کا انس رکھتا تھا گھر کھولتے ہی تمناے آستانہ بوسی دلدار مین
بیقرار ہوگیا اور شاہزادۂ عالی تبار سے تھوڑی دیر کی رخصت کا خواستگار ہوا لیکن شاہزادہ نے منع فرمایا اور ارشاد
کیا کہ اب رات زیادہ گئی ہے شاید تمہارے واپس آتے آتے دروازے کاروانسراے کے بند ہوجائین اور تمکو تکلیف اوٹھانی
پڑے رات کی رات صبر کرو کل انشاء اللہ تعالےٰ ہم بھی مکانات شاہی کے دیکھنے کا قصد رکھتے ہین تمکو اپنے ساتھ لیچلینگے
تم یہان کے کوچہ و بازار سے بخوبی واقف ہو اور بلا تردد ہمکو ہر ایک جگہہ کی سیر کرا سکتے ہو چنانچہ دوسرے روز شاہزادۂ عالیجاہ
شمعون ایلچی کو ہمراہ رکاب لیکے مع شاہزادہ منوچہر و حامد بن مجید ایوان شاہی کی جانب تشریف لیگیا اور دیر تک بیگانہ وار
بغور و تعمق اوسکے اطراف و جوانب کو ملاحظہ فرماتا رہا جب وہان سے دیکھہ بھال کے لوٹنے کا قصد کیا تو شمعون ایلچی کے
دلکو تو اوسی جہانک لگی ہوئی تھی فوراً ایکدو بازار کا چکر دے خاص لیلیا خاتون کے دروازے پر جا کھڑا ہوا اور ایک آہ
جگر خراش سینہ پاش پاش سے کھینچکر کہنے لگا **رباعی**

دل جائے تو شد وگرنہ پر خون کنمش	در دیدہ تو لی وگرنہ جیحون کنمش

امید وصال تست جانا زادہ رہنا | از تن بہزار حیلہ بیرون کنمش

ہائے بغیر اوس گنج مراد کے یہ محلہ کیسا ویران معلوم ہوتا ہے اور بغیر اوس ماہ بے مہر کے یہ گلی کیسی اندہیری کوٹہری سی نظر آتی ہے کیا یہ وہ ہی مکان ہے جسے مین پہلے شفاخانہ سمجہتا تہا کیا یہ وہ ہی آستانہ ہے جسے سارا زمانہ ملک آشیانہ کہتا تہا افسوس اوس رشک پری نے ہمکو دیوانہ بنا کے خدا جانے کون سا پہاڑ جا بسایا ہیہات اوس دستگیر عاشقان نے ہمین اپنے قدمون سے جدا کرکے واللہ اعلم کسی جا سرافراز فرمایا اب مین دل داغدار کا کیا علاج کرون اور دیدۂ دیدار طلب کو کسکی صورت دکہا کر تسکین دون تم کیا پہرے سارا زمانہ ہی پہر گیا تمنے جفا شعاری پر کمر کیا باندہی فلک دیرہ تک ہمارے دشمن ہوگئے واللہ نہ ایک سمجہانے سے سمجہتا ہے نہ دوسرا سنانے سے منتا ہے اوسنے نشتر رگ جان کی کیفیت پیدا کی ہے اسنے لطمۂ موج طوفان کا مونہہ پہیر رکہا ہے نہ جینے کی امید ہے نہ مرنے کا ٹہکانا ہے نہ مسیحا سے دوستی ہے نہ عزرائیل سے یارانہ ہے **مثنوی**

عشق تو گشود آبم از چشم | عشق تو ربود خوابم از چشم

شمع ز غم تو باد غم مرد | صاف طرب ز غصہ شد درد
جانم بلب آمد از فراقت | دل سوخت ز تاب اشتیاقت

عمریست کہ با غمت قرینم | با غصہ و درد ہم نشینم
دارم ز غمت دلے پر آتش | چون طرۂ سرگشتہ مشوش

دریاب کہ زار و بیقرارم | آشفتہ چو زلف تست کارم
بشتاب کہ تاب دوریم نیست | در فرقت تو صبوریم نیست

باشد کہ چو حال ما بدانی | از روے وفا و مہربانی
سر باسن خستہ دل در آری | کامم ز وصال خود بر آری

یہ اشعار پڑہتے پڑہتے طبیعت نے جو کچہ درہمی سی کی اور مزاج نے برہمی۔ ہاتہ پاؤن ٹہنڈے پڑ گئے اور آہ گرم ہمدمون کے سینہ پر مرہم کو شعلۂ نار جحیم کا اثر دکہانے لگی شاہزادہ نے کلیجہ پکڑ کے آہستہ ماجد بن مجید سے فرمایا دیکہو خدا کے لئے اس دیوانہ کی جلد خبر لو ایسا نہو اسکا افسانہ میرے حق مین افسون ہوجائے رفتہ رفتہ دل کا حال دگرگون ہوجائے بہلا شکوۂ غم مفارقت سننے کی تاب کسکو ہے اور کشتۂ تیغ مہاجرت کا زخم دیکہنے کی طاقت کہان یہان آب تپ دوری سے تنجانے کی طرح دل بیٹہا جاتا ہے اور آتش مہجوری سے تن بدن مین آگ کے شعلے اوٹہ رہے ہین **رباعی**

آنم کہ پیالۂ من ساقی دہر | ریزد ہمہ دم درد و تلخابۂ زہر
بگذر ز سعادت و نحوست کہ مرا | ناہید بغمزہ کشت و مریخ بقہر

یہ تقریر سنتے ہی ماجد بن مجید نے فوراً مضمون کو اپنے طور پر روک دیا اور شاہزادۂ عالیجاہ کو تفریحاً دریاے واٹرلا کے کنارے لے پہونچا کیونکہ

بردست سواے گل گشت کے کوئی علاج تسکین خاطر کا ممکن نتہا اور کسی تدبیر سے وہ آگ بجہتی نظر نہ آتی تہی وہان پہونچکر البتہ کسیقدر وہ جوش و خروش کم ہوا اور شاہزادہ سبحان نقاب پوش خیال جانان مین مستغرق امواج جنون خیز کا تماشا دیکہتے دیکہتے دور نکل گیا جب آبادی سے قریب تین چار میل کے فاصلہ پر جا پہونچا تو دیکہتا کیا ہے ایک شخص سن ستر پچہتر برس کی عمر ایک چہوٹی سی پنسوئی مین ایک سلاخ آہنی ہاتہہ مین لئے جسکی بعینہ تیر ناوک کی سی صورت ہے تنہا بیٹہا دریا کی سیر کر رہا ہے اور چارون طرف اوسکے مچہلیان جمع ہین جس مچہلی کو چاہتا ہے پنسوئی دوڑا کر اوسی سلاخ سے چہید لیتا ہے اور باطمینان اوٹہا کر اپنے پاس رکہہ لیتا ہے شاہزادہ نے چونکہ کبہی اس طور سے کسی شخص کو مچہلی کا شکار کہیلتے نہ دیکہا تہا تعجب سے دریا کے کنارے کہڑا ہو کر اوسکی کیفیت ملاحظہ فرمانے لگا اور ماجد بن مجیبا در شاہزادہ منوچہر سے اوس بڈہے کی چالاکی اور ہاتہہ کی صفائی کی تعریف کرنے لگا جب اون کہڑے کہڑے تہوڑا وقت گذر گیا اور وہ شکاری بہی سمجہہ گیا کہ یہہ لوگ دیر ہی تماشا دیکہہ رہے ہین پنسوئی کو کنارے کے قریب لاکر کہنے لگا آپ صاحب مجہہ پردیسی سے معلوم ہوتے ہین اور ظاہرا مثل میرے آپ بہی اس شکار کے شایق نظر آتے ہین اگر دل چاہتا ہے تو بسم اللہ تشریف لائیے اور دو چار گہڑی شکار کہیل کر دل بہلائیے یہہ سنکر شاہزادہ مشتاقانہ مع منوچہر کے پنسوئی مین تشریف لیگیا اور فرمایا ہم لوگ شکار کے شایق تو نہین ہین لیکن ہمارے ملک مین چونکہ اس طور سے مچہلی کا شکار نہین کہیلا جاتا اسواسطے دو ایک ہاتہہ آپکے البتہ دیکہا چاہتے ہین اور آپکے نام و نشان سننے کے بہی مشتاق ہین اوسنے جواب دیا مجہے کپتان کرنیکو کہتے ہین اور در اصل مین ملک انگلستان کا رہنے والا ہون جو بحیرہ جرمن کے مغرب مین واقع ہے وہان سے میرا باپ شاہ روس کا ملازم ہو کر آیا تہا اور وہ اوسی کی ملازمت مین انتقال فرمایا جن دنون مین والد ماجد نے انتقال فرمایا ہے مین بہین بادشاہ پولینڈ کے پاس رسالہ بوڈی گارڈ مین بہرتی تہا بعدہ فوج بحری کا کپتان ہو گیا اور ایک مدت دراز تک بحر اعظم کی سیر کرتا رہا اب چند روز سے پنشن پاتا ہون اور بادشاہ کی جان و مال کو دعا دیتا ہون یہہ دہت مچہلی کے شکار کی مجہے کپتانی کے عہدہ پر پہونچکر لگی ہے کیا معنی ہمیشہ دریا مین رہنا ہوتا تہا نہ کوئی دوست نہ آشنا کہین آنا جانا مجبور سارے دن بیٹہا یہہ ہی جہک مارا کرتا تہا اور صبح سے شام تک شست ڈالے سطح آب کو گہورتا رہتا تہا اتفاقیہ ایک بار جو بحر شمالی کی جانب ہماری فوج کا گذر ہوا اور گرین لینڈ والونکو خاص اسی طریقہ جسپر آپ تعجب فرماتے ہین دریائی مچہلی کا شکار کہیلتے دیکہا جو قریب پچپاس فٹ کے لنبی ہوتی ہے اور جسکی چربی سے تیل

بتائی جاتی ہین مجھے بہت پسند آیا یہانتک کہ چند روز اونکے ساتھ رہ کر آپ بھی اوسیطرح ملکہ حاصل کر لیا اور شست
پھینک یہانتک اسی سلاح آہنی سے شکار کھیلنے لگا لیکن جس روز سے بخشش لیکر یہان آیا ہون بمشکل مہینے مین
ایک یا دو بار شکار کھیلنے کا اتفاق ہوتا ہے کیونکہ سمندر کی سی کثرت تو یہان ہے ہی نہین جب پندرہ بیس روز کسی
خاص مقام پر اس پنسوئی مین بیٹھکر دانہ نہین پھینکا جاتا نہ مچھلیان جمع ہون نہ اس پنسوئی کی حرکت سے اونکی
وحشت نکلے غرض شکار کھیلنا کہان اب تو طبیعت کا بہلانا اور شوق کا پورا کرنا رہ گیا ہے یہ کہکر ایک ایک سلاح
ان دونون کو بھی دی اور کہا اسے مارتے ہی تھوڑا سا جھٹکا دیدیا کیجیے تاکہ دونون پرے پیکان کے زخم مین اٹکجائین
اور مچھلی تڑپ کر نکلنے نہ پائے چونکہ شاہزادہ کو سپہان کا ہاتھ نیزہ پر بخوبی بیٹھا ہوا تھا ایک ہی دو وار مین کریسکو پر بھی
سبقت لیگیا اور تڑپ تڑپ مچھلیان نکالکر ڈھیر لگانے لگا جب شام ہوگئی اور وہان سے لوٹنے کا ارادہ کیا تو
کریسکو نے ہاتھ پکڑ لیا اور کہا یہ ہرگز نہین ہوسکتا یہ شکار آپ ہی کی محنت و جانفشانی کا ہے جب تک غریبخانہ
پر چلکر آپ اولش نکر دیجیے گا واللہ مجھے اسکا نمک بھی چکھنا حرام ہے یہ سنکر شاہزادہ مجبور ہوگیا اور موافق عادت
کریمانہ کہ انکے مذہب مین کسی کی دلشکنی روا نہین رکھی گئی بلا تکلف اوسکے ساتھ ساتھ ہولیا تھوڑی دور چلکر
کریسکو نے شاہزادہ سے عرض کیا بھلا یہ تو فرمائیے آپ کہان کے باشندے ہین اور یہان کب اور کس تقریب سے
تشریف لائے ہین شاہزادہ نے فرمایا ہم لوگ جنوبی امریکہ کے رہنے والے ہین کچھ اسباب تجارت لیکر آئے تھے وہ خدا
کی عنایت سے جرمن پہونچتے پہونچتے فروخت ہوگیا اب بتقریب سیر ادھر بھی آنکلے ہین کیونکہ ملک روس دیکھنے کا مدت سے
اشتیاق تھا اور یہان کے باشندون کی حد سے زیادہ تعریف و توصیف سنتے تھے یہ سنتے ہی کریسکو گھبرا کر کہنے لگا
یہان دو چار روز سے ہر خاص و عام مین مشہور ہو رہا ہے کہ بادشاہ فرانس نے کنگ نیپونجر کو دغا سے قتل کرکے بویریا
اور سیکسنی پر جو جرمن کے جنوبی حصے مین اپنا قبضہ کرلیا آیا یہ سچ ہے یا غلط کیونکہ آپ تو بالفعل اوسیطرف سے چلے
آتے ہین شاہزادہ نے فرمایا جب یہ معرکہ ہوا ہے ہم لوگ شہر برلن مین تھے جو صوبہ پروشا کا دار الحکومت ہے وہین
یہ خبر ایڈورڈ حاکم پروشا کے ایک ملازم کی زبانی سننے مین آئی تھی صحت مین اسکے کسیطرح کا شک نہ سمجھنا چاہیے
مگر راوی یون نقل کرتا تھا کہ بادشاہ فرانس نے بعد قتل نیپونجر کے وہان کا انتظام اوسیکے ملازمون کے سپرد کردیا
اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اگر شاہزادہ تایرل کو وزیر الیمان نہ بھگالیجاتا تو وہ ملک شاید غیر کے قبضہ مین نہ جاتا کریسکو نے

کہا ایڈورڈ بہی عجب نمک حرام آدمی ہے باوجود اس عنایت بے نہایت کے ایسے معرکہ عظیم کی خبر سنکر چپکا بیٹھا رہا یہہ نہوا اپنے آقا کی مدد کرتا یا بعد قتل بادشاہ کے دشمن کو آرام سے نہ بیٹھنے دیتا سچ ہے **شعر**

کہ زنگی نگردد زشستن سپید	زبد اصل نیکی مدار ہیچ امید

شاہزادے نے جواب دیا ہماری دانست مین تو یہہ سارا فساد اوسی کی ذات کا ہے لیکن ہمکو یا تمکو ان جھگڑون سے کیا مطلب اور کسی کی نمک حرامی یا نمک حلالی سے کیا غرض **شعر**

مثلے یاد دارم از یارے	کار ہر مرد و مرد ہر کارے

ہان بالفعل اپنے سر مین ملک کی سیر کا سودا سما رہا ہے اگر براہ عنایت یہان کے کچہہ حالات سے مطلع فرمائیے تو البتہ آپکا بہی احسان ہوگا ہمارا بہی فائدہ **شعر**

آن بہ کہ ہر کسے بجہان کار خود کند	وانکس کہ کار خود نکند نیک بد کند

یہہ سنکر گریگو کہنے لگا روس ایک ایسا بڑا وسیع ملک ہے جو فرنگستان اور ایشیا کا تمام شمالی حصہ گہیرے ہوئے ہے یعنی یورپ مین بحیرہ بالٹک سے لیکر ایشیا مین کیمسکیٹکا تک یہہ ہی ملک پہیلتا چلا گیا ہے حدود اربعہ اوسکی یہہ ہین شمال مین بحر منجمد مشرق مین پیسیفک اوشن جنوب مین چین و کوہ کان و فارس اور روم مغرب مین ترکستان و آسٹوریا والیان و بحیرہ بالٹک اور خلیج بوتینیا مگر کوہ ارل نے اوسکے دو ٹکڑے کردئے ہین ایک ٹکڑا پہاڑ کی مشرقی جانب واقع ہے جسے ایشیا کے لحاظ سے ایشیائے روس کہتے ہین دوسرا مغرب کی طرف جو یورپ کے سبب فرنگستانی روس کے نام سے مشہور ہے کہتے ہین اس مغربی حصہ مین قریب پانچ کرور کے آدمی بستے ہین اور زمین سولہ لاکہہ میل مربع سے بہی کسیقدر زیادہ ہے سابق مین یہہ قطعہ چہوٹی چہوٹی نو سلطنتون پر منقسم تہا مگر بالفعل یہان صرف چار بادشاہ حکومت کرتے ہین اور وہ چارون شاہنشاہ روس کو سالیانہ خراج ادا کرتے ہین جنمین ایک کنگ فرزیرچ والی ملک پولینڈ دوسرا اسٹریٹم فرمانروائے ملک آرچنجل تیسرا آزریاس بادشاہ ملک اوترینبرگ چوتہا ٹریمو حاکم ملک موسکو وغیرہ جہان چارون مین بیدار مغز اور صاحب قوت مشہور ہے شاہزادہ نے فرمایا سنتے ہین کوہ ارل سارا کنگ فرزیرچ کے قبضہ مین ہے جواب دیا ہان قریب دو سو برس کے ہوئے کہ کسی وجہ سے بادشاہ پولینڈ نے فتح کرلیا تہا سو اب تک بدستور اوسی کے جانشینون کے قبضہ مین چلا آتا ہے ورنہ پہلے وہ بہی چار ہی حصون پر منقسم تہا اور یہہ چارون بادشاہ جدا جدا اوسپر قابض تہے چنانچہ ایک ایک قلعہ نہایت مستحکم و پائدار اب تک ہر ایک بادشاہ کی سرحد مین موجود ہے اور اوسی کے ملک کے نام سے مشہور شاہزادہ نے فرمایا یہہ تو ہم نے مانا کہ بادشاہ

پولینڈ نے کسی زمانہ مین والیان ملک آرچیجل وغیرہ کو ضعیف وناتوان پاکر آہستہ آہستہ چارون قلعون پر مدت
درازمین قبضہ کرلیا ہوگا لیکن اب کیا سبب کہ بادشاہان مذکور اپنا اپنا حق چھوڑ بیٹھے ہین اور دشمن کے ہاتھہ سے
اون قلعون کے نکالنے کا ارادہ نہین کرتے اگر کہیئے ابھی وہ ہی ضعف سلطنت کا عذر چلا جاتا ہے تو تینون ایک
کیون نہین ہوجاتے اور آپس مین متفق ہوکر غنیم پر حملہ کسواسطے نہین کرتے مثل مشہور ہے **شعر**

دو دل یک شود بشکند کوہ را | پراگندگی آرد انبوہ را

گریسکو نے کہا اول تو یہہ امر شرائط عہدنامجات باہمی
کے خلاف ہے کیونکہ یہہ بادشاہ شاہنشاہ روس کے تابع اور خراج گذار ہین اور انکا کوئی قانون یا معاہدہ
بغیر منظوری شاہنشاہ روس کے ہرگز صحیح و مکمل نہین سمجھا جاتا چنانچہ سلطان روس کیطرف سے از راہ دور اندیشی
ان چارون مین یہہ عہد وپیمان کرادیا گیا ہے کہ دو یا تین بادشاہ متفق ہوکر ایک پر حملہ کرنے کا ارادہ نکرین
اگر کرین تو فریق مغلوب کو شاہنشاہ روس کیطرف سے مدد دیجائیگی اور درصورت اثبات جرم ملک مقبوضہ
اوسکا قابل ضبطی کے سمجھا جائیگا البتہ اگر ایک بادشاہ اپنی قوت ذاتی یا تدبیر صائب کے ذریعہ سے دوسرے
بادشاہ کا ملک دبالے یا دبانے کا ارادہ کرے تو شاہنشاہ روس کچھہ دخل نہین کرسکتا اور نہ اوسکو اپنے
ارادہ سے باز رکھہ سکے ہان اگر کوئی غیر بادشاہ انہین سے کسی پر حملہ کرنا چاہے یا یہہ کسی غیر پر حملہ کرنیکا ارادہ
کرین تو بیشک یہہ چارون آپس مین ملجانے کے مختار ہین اور ایک دوسرے کے مدد دینے کا مجاز دویم قلعہ جات
کوہ ارل کچھہ ایسے موہنہ کا نوالا نہین کہ جو چاہے بے سوچے سمجھے اون پر ہاتھہ ڈال بیٹھے کیا معنی اول تو وہ ایسے
مقام قلب مین واقع ہوئے ہین کہ کسیطرح وہان تک کسی غنیم کا گذر ہی نہین ہوسکتا دوم اونکا قلعہ دار ابراہیم
ترک کوہ ہیکل ایسا جرار و آزمودہ کار آدمی ہے کہ جسکے سامنے نہ کچھہ زور چل سکے نہ شجاعت سے حوصلہ نکل سکے
شاہزادہ نے پوچھا علاوہ ابراہیم ترک کے وہان کسقدر فوج رہتی ہوگی جواب دیا سات سات ہزار سوار جرار
ہر ایک قلعہ پر متعین ہے اور ایک ایک اونکا کمندار جسے نائب قلعہ دار سے خطاب کرنا چاہیے کیونکہ یہہ لوگ ابراہیم
ترک کے ماتحت سمجھے جاتے ہین اور بغیر اوسکی اجازت کے اپنی طرف سے کوئی حکم نہین دے سکتے غرض **شعر**

ہر کہ کند چشم ببین رہ سیاہ | یا سرش از دست رود یا کلاہ

ابھی یہہ تقریر ختم نہونے پائی تھی کہ گریسکو مکان پر پہونچ
گیا اور جاتے ہی سامان مئی نوشی شاہزادہ کے روبرو رکھکر کہنے لگا جب تک ملازمین مچھلی کے کباب تیار کرین

آپ اس سے شغل کیجیے تاکہ طبیعت شگفتہ ہو اور دل کو تازگی پہونچے شاہزادہ نے فرمایا مین تو بسبب زیادتی ضعف کے اسی مدت سے چھوڑ رکھا ہے اور یہ تینون صاحب میرے سبب سے نہین پیتے آپ بیشک اپنا شغل کرین اور ہم چارون کو اس تکلف سے معاف فرمائین یہ سنکر آریسکو نے بھی مہمان کی خاطر سے چاہا کہ جام و صراحی اوٹھا کر علیحدہ رکھدے لیکن شاہزادے نے میزبان کو تکلیف دینا گوارا نہ کیا اور فرمایا اگر آپ ہمارے سبب سے اپنے معمول مین فرق ڈالا چاہتے ہین تو واللہ ہم بھی یہان کا بیٹھنا پسند نہین کرتے اسواسطے مجبور اوسنے جام شراب اوٹھا کر موہنہ سے لگا لیا اور ادھر اودھر کے ذکر اذکار مین شاہزادہ عالی تبار کا دل بہلانے لگا جب تھوڑے عرصہ بعد اوسکی آنکھون مین سرور آیا اور موافق معمول شرابیون کے خود بخود اپنے دل کی باتین اوگلنے لگا تو شاہزادہ سبحان نقاب پوش نے موقع پاکر فرمایا آپنے والی ملک کے عادات و حالات کی نسبت ہنوز کچھہ ارشاد نہین کیا اور نہ یہہ فرمایا کہ آپکو اوسکے مزاج مین کہانتک دخل ہے یہہ سنکر آریسکو کہنے لگا ہمارا بادشاہ علاوہ خیالی اولوالعزمی اور ہوائے کشورکشائی کے تواریخ سے ازبس شوق رکھتا ہے اور بادشاہان پیشین کی پیروی کو بہرحال اپنا وسیلہ نجات سمجھتا ہے کوئی دن ایسا نہین ہوتا کہ بہ تبدیل لباس ہر گلی کوچہ مین گشت نہ لگاتا ہو اور نیک و بد خبر عوام کی اپنے کان سے نہ سن لیتا ہو اوسکو منظور یہہ ہے کہ ہمیشہ رعیت میری شاد رہے اور کوئی زبردست کسی زیردست کو ہرگز آزار نہ پہونچانے پائے اسیواسطے عجائب خانہ کی شمالی دیوار مین جو شارع عام پہ واقع ہے کہ ہزارون مقیم و مسافر کا روزمرہ وہان گذر ہوتا رہتا ہے متعدد طاقچے عرایض ڈالنے کے واسطے بنا کے اوسکے پیچھے مقفل صندوق رکھدئے گئے ہین تاکہ ہر کس و ناکس جسکا گذر بادشاہ تک ممکن نہو تحریر کے ذریعہ سے اپنے حال کی اطلاع بادشاہ تک پہونچائے اور ہمیشہ ملازمین کے ظلم و تعدی سے محفوظ رہے یہہ صندوق ہفتہ مین ایکبار خود بادشاہ اپنے ہاتھہ سے کہولتا ہے اور تمام عرایض ملاحظہ فرماکر بنفس نفیس اوسی روز درصورت امکان اونکا تصفیہ فرما دیتا ہے اس سبب سے اوس دیوار کو جشن وال کہتے ہین اور بادشاہ دور و نزدیک عادل زمان اور منصف دوران مشہور ہو رہا ہے لیکن باوجود ان اوصاف حمیدہ کے دو عیب بھی ایسے سخت رکھتا ہے کہ میری دانست مین سارا عدل و انصاف ایک طرف اور وہ دونون عیب ایک طرف کیا معنی اول تو مجرم کو اوسکے جرم سے سزا زیادہ دیتا ہے دوم اپنے ملازمین سے ناحق اونی اونی بات پر ہمیشہ بدظن ہو جاتا رہتا ہے چنانچہ آجکل ابراہیم ترک کی

طرف سے کچھ بگڑا ہوا معلوم ہوتا ہے کیونکہ ایک دن مجھ سے (اپنا نمک پروردہ قدیم سمجھکر) فرماتا تھا ہم تمکو تھوڑے دنون کے واسطے صوبۂ پرم کی جانب بھیجا چاہتے ہین مین سنتے ہی سمجھ گیا خفیہ ابراہیم ترک کا کچھ حال دریافت فرمانا منظور ہے اور بیشک اوس بیچارے کیطرف سے کوئی نہ کوئی شبہ پیدا ہوا ہے شاہزادے نے فرمایا بظاہر اس تقریر سے تو کوئی شبہ کی بات پائی نہین جاتی اور جو آپ سمجھے ہون تو براہ مہربانی مفصل بیان فرمائین جواب دیا اکثر موسم بہار مین فرح جواکے لوگ تفریحاً چند روز کیواسطے بعض بعض کوہ ارل کی مشہور چوٹیون پر ہر سال چلے جایا کرتے ہین اتفاقیہ سنہ برس گذشتے مین آیا ہے کہ بسبب عالم تجرد اور ولولۂ جوانی کے ابراہیم ترک کو ہ پیلا ایک عورت حسین مسمّٰی فوریانامی باشندۂ صوبۂ پرم پر جو بطریق سیر کوہ ارل پر گئی تھی مفتون ہو گیا اور یہانتک آتش عشق کا نون سینہ مین شعلہ زن ہوئی کہ ہزار حیلہ و حوالہ تھوڑے دن بعد اوسے راضی کرکے اپنے عقد مین لے آیا لیکن صوبۂ پرم زیر پاس والی ملک اور نیبرگ کے زیر حکومت ہے اور وہ ہمیشہ اسی فکر مین رہتا ہے کہ کسی تدبیر سے اپنا قلعہ اور نیبرگ جو کوہ ارل پر واقع ہے حریف کے قبضہ سے نکال لے اسلئے مین کہہ سکتا ہون کہ یقینی بادشاہ کو یہہ عقد ناگوار گذرا اور ابراہیم ترک کی محبت نے اوسے اندیشہ ہاے دور دراز مین ڈال دیا ورنہ صوبۂ پرم مین مجھے بھیجنے سے کیا علاقہ اور اخفاے راز مین تاکید اکید فرمانے سے کیا مطلب بقول شخصے شعر

در عرض اشتیاق چہ حاجت بحرف صوت	باشد چو خامہ گریہ من گفتگوے من

بس یہین تک وہ مخبوط الحواس اس قصے کو بیان کرنے پایا تہا کہ خانسامان نے میز لگا کر اطلاع دی اور سب متفق ہو کر کھانا تناول فرمایا جب کھانے سے فارغ ہو گئے تو شاہزادہ مع رفقا رخصت ہو کر کاروان سراے مین تشریف لائے اور اوسیوقت ابو سعید و اقبال مند دونون کو شریک جلسہ کرکے بعد بیان فرمانے جمیع حالات گذشتہ کے کہنے لگا اب تم سب صاحبون کی کیا راے ہے اور کیونکر اس عقدۂ مالاینحل کو کھولنا چاہتے ہو ابو سعید نے عرض کیا فرزیر تک پہونچنا تو ویسے جیسن وال کے ذریعہ سے بہت آسان معلوم ہوتا ہے کیا معنی ایک عرضی دو حرفی اس مضمون کی خفیہ لکھکر دیوار عجائب خانہ مین ڈالدیجائے کہ مین کچھ حال پوشیدہ کوہ ارل کا بیان کرنا چاہتا ہون اگر حضور نسل خیر خواہ سلطنت کے نام سے یاد فرمائین تو حاضر ہو کر موافق اپنی آگاہی کے زبانی گذارش کرون چونکہ بادشاہ بقول کرینکو کے بالفعل ابراہیم ترک کیطرف سے گونہ شک رکھتا ہے یقین ہے بغیر طلب کئے سایل کے ہرگز چین نہ پڑے اور موافق اوسکی درخواست کے تخلیہ بھی کرلیا جائے تو کچھ تعجب نہین ماجد بن مجید نے التماس کیا جسوقت حسب الطلب

فریزر کے ہم مین سے کوئی اندر جائے اور بادشاہ کو موافق خیالات گریکو کے ابراہیم ترک کیطرف سے کسیقدر بھی
بدظن پائے تو میری دانست مین تھوڑی سی اور بھی آگ لگادے اور بہیا تک بھڑکائے کہ بادشاہ جلکر اوسکو معزول
کردے بعد موقوفی ابراہیم ترک کے بہرحال کوئی نہ کوئی اوسکی جگہہ بہیجا جائیگا اور وہ اس صورت مین خواہ مخواہ
اپنا خیرخواہ سمجھے گا بس اوسکے ذریعہ سے ہمارا کوہ ارل پر پہونچ جانا اور اپنے قیدیون کو چھوڑ لانا کیا مشکل ہے
شاہزادہ فیچرسن نے کہا جس حالت مین بادشاہ تک ہمارا گذر ہوجائے اور تخلیہ کی بھی کوئی صورت نکل آسکے
تو جھوٹ بولنے اور فریب کرنے سے کیا حاصل جسوقت وہ کوہ ارل کی نسبت سوال کرے زبان شمشیر ہی سے کیون
نہ جواب دیا جاے شاہزادہ سبحان نقاب پوش نے فرمایا یہہ موقع جیرمن ہی کے واسطے تہا یہان بادشاہ کے
قتل کرنے مین علاوہ مطلب اصلی فوت ہونے کے بیسیون طرح کے فتور اوٹہتے نظر آتے ہین کیا آپ ابھی گریکو کی
زبانی یہان کے عہدنامون کا ذکر نہین سن چکے وہ کہتا تہا اگر کوئی غیر بادشاہ یہان کے کسی ملک کا ارادہ کرے
تو فرمانروایان قرب وجوار کو بموجب معاہدہ کے اوسکی مدد دینی لازم آتی ہے اور جو بالفرض محال وہ مدد نہ دین
تو شاہنشاہ روس کب گوارا کرسکتا ہے کہ اوسکا ملک دوسرے کے قبضہ مین نکل جائے علاوہ ازین اگر آپنے زرتشت
کو مار ڈالا تو یقینی تینون بادشاہ متفق ہوکر پولینڈ پر حملہ کرینگے اور سوا پولینڈ کے کوہ ارل کو پہلے دبا بیٹھین گے پہر
زمانے ان ساری بلاؤن کو کون سمیٹے گا اور جو سمٹنے کا ارادہ بھی کیا تو کوہ ارل پہونچتے پہونچتے برسون چاہئین
جب تک خدا جانے قیدیون کا کیا حال ہو اور قلعہ جات کوہ ارل سلامت بھی رہین یا نہین تمغون نے عرض کیا
میری دانست مین تو کسیطرح آپس ہی مین آتش فتنہ و فساد مشتعل کردیجائے تو اچھا ہے یعنی خواہ ابراہیم ترک کو بھگا
فریزر سے باغی کرادیا جائے خواہ سلاطین ثلاثہ مین سے کسیکو بڑہادے دیکر کوہ ارل سے بھڑا دیا جاے کیونکہ جب لڑائی
کا موقع پڑا اور انتظام مین فرق آیا ہم کسی نہ کسی طرح اپنے قیدیون کو نکال ہی لائین گے شاہزادہ عالی تبار گردون
وقار نے فرمایا بہرحال ایک عرضی تو لکھکر ڈال دینا چاہئے باقی آپ صاحبون کی تقریر کا جواب جب تک مین خود فریزر
سے ایک ملاقات کرکے اوسکا رنگ ڈہنگ دیکھ لون اور اوسکے مزاج کی کیفیت سے کماینبغی واقفیت حاصل نکرلون
ہرگز نہین دے سکتا شعر

دل گرا سوزد درین غم ہر من دل سوختہ	جز دل من چون کسے پہلوے من سوزندہ نیست

قصہ مختصر دوسرے دن علی الصباح حسب فرمان واجب الاذعان شاہزادہ سبحان کے وہ عرضی لکھی گئی اور تیسرے

دن عرضی لکھنے کے یعنی ۱۱ ارشوال ۱۲۵۲ھ ہجری مطابق ۱۲ ارنومبر ۱۸۶۶ء روز یکشنبہ کو کہ خاص اجلاس شاہی کا دن تہا بادشاہ پولینڈ نے وہ عرضی ملاحظہ فرماکر منادی کرادی کہ جو شخص خیرخواہ سلطنت اپنے تئین تحریر کرتاہے آج شب کو در دولت پر حاضر ہو اور افسران بارگاہ سلطانی کو لازم ہے جسوقت کوئی شخص اپنا یہہ نام ظاہر کرے فوراً حضور معلی مین پہونچا دین چنانچہ شاہزادہ بلند بارگاہ اوسی دن کچہہ رات گئے موافق اپنے معمول کے مسلح ہوکر ایوان شاہی مین تشریف لیگیا اور طوما وکر ہا بادشاہ کو نذر دکہا کر حسب دستور سلطنت گوہر مدح وثنا کا بہا پارا دینے لگا فرزیر نے اوسیوقت کمال اشتیاق سے تخلیہ کرکے ارشاد فرمایا اچہا عرض کرو کیا عرض کرنا چاہتے ہو شاہزادہ سبحان نقاب پوش نے جواب دیا بندہ کہ اصل مین ترکستان کا رہنے والا ہے چند روز سے بطریق سیاحی ایشیائے روس کی جانب گیا ہوا تہا وہانسے واپس آتے وقت جو صوبہ پرتم مین دو چار ترکون سے (جنہین اکثر اسمعیل ترک سپہ سالار ملک پرتگیز کے رفاقت مین دیکہنے کا اتفاق ہوا تہا) ملاقات ہوئی اور اون سے وہان کے قیام کا سبب دریافت کیا گیا تو اونہون نے بیان کیا کہ بعد انتقال اسمعیل ترک کے ہم لوگ اوسکے بہائی ابراہیم کے پاس (جو بادشاہ پولینڈ کی طرف سے کوہ ارل پر مامور ہے) چلے آئے ہین اور بالفعل وسی کی منکوحہ فوربا کی ہمراہی مین اسجگہہ آئے ہوئے ہین مین نے کہا فوربا تو نام عیسائیون کا سا معلوم ہوتا ہے ابراہیم کو اوس سے کیا نسبت اور فوربا کو ترکون سے کیا مناسبت جواب دیا سچ ہے فوربا فی الحقیقت عیسائی مذہب رکہتی ہے لیکن ابراہیم کو آتش محبت سے مجبور ہوکر یہہ اختلاف قبول کرلینا پڑا اور فوربا صرف والی آورنبرگ کے خوف سے جبراً و قہراً راضی ہوگئی کیونکہ در اصل وہ اوسکے ایک ملازم خاص کی لڑکی ہے اور اوسی کے ملک کی رہنے والی مین نے کہا پہر والی آورنبرگ کو کیا غرض پڑی تہی جو ناحق ایک حریف کے واسطے اسقدر کوشش کرتا اور اپنے ملازم خاص کی رعایت ملحوظ خاطر نرکہتا جواب دیا فرمانروا والی آورنبرگ تو مدت سے ابراہیم ترک کے گانٹہنے کا ارادہ کر رہا تہا کہ اوسکی سازش سے اپنے قلعہ اورنبرگ کو بادشاہ پولینڈ کے قبضہ سے نکال لے اب جو بیٹہے بٹہائے خداوند کریم نے ایک صورت پیدا کردی فوراً اوسکا دائوں چل گیا اور بہے داموں ابراہیم ترک کو اپنا غلام بنالیا یہانتک بیان کرکے شاہزادہ عالی تبار کہنے لگا چونکہ بادشاہ عوالم اللہ مین بمنزلہ جان کے ہے اور جان کا حتی المقدور بلیات ارضی وسماوی سے بچانا فرض اسواسطے جو کچہہ سننے مین

آیا تھا حضور کے روبرو مو بمو گذارش کر دیا گیا آیندہ جھوٹے راوی کی گردن پر اور نیک و بد ابراہیم ترک کے نامۂ
اعمال مین شعر | کسانکہ حق شناس و حق گذارند | کہ حال از بادشاہ پنہان ندارند | یہ سنکر فرزند نے گردن ہلائی اور
کہا بیشک یہ جال اسیواسطے پھیلایا گیا ہے لیکن قبل اسکے کہ آتش فتنہ و فساد مشتعل ہو ابدولت ابراہیم کو معزول فرما کر
بجاے اوسکے کسی دوسرے معتبر کی تجویز کئے دیتے ہین شعر | چرخ برہم زنم ار غیر مرادم گردد | من نہ آنم کہ زبونی کشم از چرخ فلک |
شاہزادۂ سبحان نقاب پوش نے جواب دیا فی الحقیقت ملازم کے حق مین معزولی سے بہتر کوئی تعزیر نہین ہے لیکن میری
عقل ناقص مین ایسے شخص کو جسکے دماغ مین بخارات فضولی سما چکے ہون اور بجاے خود ایک ایسی جگہہ کا حاکم با اختیار
ہو کہ جہان فرشتہ بھی پر نہ مار سکے یکایک معزول فرمانا اپنی طرف سے دانستہ مدد پہونچانا ہے اگر خدانخواستہ معزولی کا
حکم سنتے ہی بگڑ بیٹھے تو کیا علاج ہو سکتا ہے اور کیونکر جبہہ فرسایان آستان ملک آشیان اوسکو اپنے قابو مین لا سکینگے
اول تو جنگہ ہے دوسرے دشمن سر پر موجود یقینی اوسکے بگڑتے ہی تینون بادشاہ ملکر اپنے اپنے قلعون پر حملہ کرینگے
اور شرطین عہدنامون کی ساری بیکار ہو جاوینگی کیونکہ وہ ایک غیر شخص ہے جب ملک روس کے کسی حصہ کو اپنی قوت
ذاتی سے دبا بیٹھیگا ہر ایک بادشاہ اوسپر حملہ کرنیکا مجاز ہو جاویگا اور عہدنامے صرف اس سبب سے ہین کہ وہ اپنے اپنے قلعے ایک
غیر شخص کے قبضہ سے نکالنا چاہتے ہین ہرگز کام نہ آئینگے ہان بعد انکے فتح کر لینے کے حضور پر البتہ عہدنامہ کی پابندی
لازم آجایگی اور دو سو برس کا ملک مقبوضہ مفت مین ہاتھ سے جاتا رہیگا اگر کسی بہانہ سے یہین اوس مبدء فساد کو
طلب فرما لیا جاے تو بہتر ہے اور تا وقتیکہ وہ حاضر نہولے کوئی متنفس حضور کے عندیہ سے آگاہ نہونے پائے تو بجا ہے شعر
| چو زیبا گفتہ است آن مرد ہشیار | کہ گر سر بایدت سر را نگہدار | بادشاہ نے فرمایا بہلا بہانہ کیا کیا جاے شاہزادہ نے
جواب دیا صرف اتنا لکھہ بھیجنا چاہئے کہ (ملک جرمن مین بالفعل ایک قسم کا غدر پھیل رہا ہے اور کنگ ولیم والی ملک آسٹریا
جسکی سرحد آلیان سے ملی ہوئی ہے ہسپانیہ و پرتگیز سے کوہ پرنیز پر لڑ رہا ہے غرض یہان سے دریا تک میدان
خالی پڑا ہے اور کوئی روکنے ٹوکنے والا نظر نہین آتا ایسے موقع پر ہم چاہتے ہین کہ فرصت کو ہاتھ سے نہ دین اور
طغیانی آب شمشیر کا تماشا ملاحظہ فرمائین مگر چونکہ تمہارا مشورہ اس باب مین مقدم ہے اسلئے حکم دیا جاتا ہے کہ اس نشان
ہدایت بنیان کے دیکھتے ہی اپنے تئین دار رسا مین حاضر کرو اور تا موجودگی اس جگہہ کے فلان شخص کو اپنا کام متعلقہ
سپرد کر دو) آیندہ حضور مختار ہین اور ہم لوگ مطیع و فرمانبردار لیکن اتنا پھر بھی کہین گے شعر

دند فع بلائے کہ تقدیر مباد | تدبیر ہمین است کہ تقدیر اوفتاد | یہہ گفتگو بایستہ و بہامین شایستہ سنکر فرزیر ذنگر دہ گیا

اور شاہزادۂ ثریا جاہ کیطرف دیکھکر کہنے لگا تم کس قبیلہ سے ہو اور بالفعل کونسا کام تمہارے متعلق ہے شاہزادہ نے جوابدیا اگرچہ اصلیت تابعدار کی ملک امریکہ سے ہو لیکن بالفعل مین اپنے تئین ترکستان سے منسوب کرسکتا ہون کیونکہ قریب اٹھارہ اونیس برس کے ہوئے کہ رعایائے ہیلیے فیکس نے موافق اپنے دستور جمہوری کے والد ماجد کو مدبر نظم ملکی چار برس کے واسطے اپنا بادشاہ بنالیا تہا جب وہ میعاد گذرگئی اور دوسرے کی نوبت پہونچی تو والد بزرگوار نے اوس ملک کا رہنا پسند نفرمایا یعنی تخت سے اوترتے ہی سیدہے ترکستان کو چلے آئے اور سلطان روم کی رفاقت مین عمر بسر کرنے لگے اب عرصہ دو برس کا ہوا کہ حضرت نے جہان فانی سے کوچ فرماکر عالم جاودانی کو رونق بخشی اور میرے شیشۂ دل کو سنگ مفارقت سے چور چور کر ڈالا چونکہ وہ دیتی ایک جگہ بیٹھے بیٹھے سہنا مشکل تہا اسلیے مین بہی سارے جھگڑے چھوڑ چہاڑ یکبارگی گہر سے نکل کہڑا ہوا اب دو برس بعد تمام جہان کی خاک چہانکر ترکستان کو واپس جاتا ہون کیونکہ حکمانے کہا ہے **شعر** | آسودہ باش و بار مشقت فزون مکش | بگشا میان کہ رنج جہان را کنارہ نیست | یہہ سرگذشت سنکر فرزیر نے شاہزادہ کو بیٹھنے کا حکم دیا اور فرمایا ہم تم سے امتحاناً ایک سوال کرنا چاہتے ہین شاہزادہ نے ارشاد کیا فرمایئے کہا سنئے ہین اسفہان سے ایک سوداگر کچہہ تلوارین لیکر ملک یورپ مین داخل ہوا اور پہلے ہی بادشاہ روس کیخدمت مین حاضر ہوکر کسیقدر تلوارین اوسکے ملاحظہ سے گذرانین بادشاہ روس نے کچہہ تلوارین پسند فرماکے باقی واپس کردین سوداگر نے واپس شدہ تلوارون مین سات تلوارین اور ملاکر بعینہ بادشاہ المان کی خدمت مین بہیجدین بادشاہ المان نے بہی مثل روس کے کچہہ تلوارین اونمین سے نکال کے باقی کی واپس کردین اوسنے اونہین مین سات تلوارین اور ملاکر والی اسطوریا کی خدمت مین پیش کردین غرض اسیطرح وہ سوداگر باری باری یورپ کے اٹھارہ ملکون مین پہرا اور ہر ایک بادشاہ کو واپس شدہ تلوارون مین سات سات تلوارین ملاکر نذر دکہاتا رہا جب اونیسوین ملک مین پہونچا اور بدستور سات تلوارین ملاکر اوسکی خدمتمین بہی پیش کین تو اوسنے سبکے سب رکہہ لین یعنی واپس پہیر کر ایک بہی نہ دی لیکن حساب کی روسے کسی بادشاہ نے کم و بیش تلوارین خرید نہین فرمائین اور سب کو یکسان حصہ پہونچ گیا پس ہم پوچہتے ہین پہلے ہی اوس سوداگر نے والی ملک روس کی خدمت مین کسقدر تلوارین پیش کی تہین اور ہر ایک بادشاہ نے کتنی کتنی خرید فرمائین شاہزادہ نے جواب دیا شاید یہہ سوال غلام کے جوڑ نا بنانیکو

ارشاد فرمایا گیا ہے کیونکہ اسکے جواب بے انتہا ہوسکتے ہین اور اعتراض ایک پر بہی لازم نہین آتا کیا ممکن ہے
کہ ہر ایک بادشاہ نے دس دس تلوارین خرید فرمائی ہون اور پہلے ہی پہلے اوس سوداگر نے چونسٹہہ تلوارین سلطان
روس کی خدمت مین پیش کی ہون کیونکہ جب چونسٹہہ مین سے دس نکل گئین تو چوّن باقی رہین جنمین موافق شرایط
سوال کے سات اور ملا کر اکسٹہہ دوسرے بادشاہ کی خدمت مین بہیجی گئین اور وہان سے بہی بسبب اسکے کہ ہر ایک
بادشاہ نے یکسان خرید فرمائی ہین دس نکال کے اکیاون واپس کر دی گئین جو سات ملانے کے بعد تیسرے کیواسطے
اٹہاون ہوگئین اسیطرح اخیر تک سلسلہ وار پورا پورا عمل کیا جاے تو اٹہارہوین ریاست تک پہونچتے پہونچتے
صرف تین واپس ملتی ہین جنمین سات ملانے سے انیسوین ریاست کیواسطے وہی تعداد دس کی باقی رہجاتی
ہے جنکو وہ موافق قاعدہ سوال کے واپس نہین کر سکتا لیکن اگر مین کہون کہ ہر ایک بادشاہ نے دس دس تلوارین
خرید فرمائین تو معترض کہہ سکتا ہے کہ نہین یہہ غلط ہے بلکہ ہر ایک بادشاہ نے بیس بیس خرید فرمائین اور پہلے ہی پہلے
سلطان روس کی خدمت مین دو سو چون پیش کی تہین کیونکہ اس تعداد پر بہی عمل کرنے سے کسیطرح کا ثبوت مین
فرق نہین آسکتا پس مین سواے خاموشی کے کیا جواب دے سکتا ہون اور معترض کو کیونکر جہوٹا کر سکتا ہون
اسیطرح اکیس اکیس بائیس بائیس سے لیکر لاکہہ لاکہہ اور دو دو لاکہہ تک بہی خریداری ممکن ہے اور قاعدے
کی رو سے فرق ایک مین بہی نہین پڑتا یہہ سنتے ہی فریز رنے کہا ہم تم سے بہتر کوئی شخص کوہ آرل کیواسطے تجویز نہین
کر سکتے اور تمہارے ہی جاننے مین یہہ راز بہی پوشیدہ رہ سکتا ہے بسم اللہ کر ہمت باندہو اور ہمارے معتقد بعنایت
اپنے جوہر ذاتی کو مجلی فرماؤ شاہزادۂ سبحان نقاب پوش نے فرمایا اگرچہ بالفعل صدمۂ غربت و فرقت سے تنگ آکر سواے
ملک ترکستان کے کسی اور طرف کی طبیعت کو خواہش نہین ہوسکتی لیکن مجبور حکم شاہی بسر و چشم قبول کرنیکا وعدہ کرتا
ہون بشرطیکہ بعد اطمینان کامل کوہ آرل کا بوجہ کسی دوسرے مستحق کی گردن پر رکہکر غلام کو آزاد فرمایا جاے فریز
نے کہا یہہ ہمنے بدل منظور کیا بلکہ آج ہی سے تمکو تمہارے فعلون کا مختار کر دیا جاتا اور جب تک تمہارا جی چاہے وہان
کا بندوبست کرو یہہ کہکر اوسیوقت اپنے ہاتہہ سے سند قلعہ داری شاہزادۂ عالی تبار کو لکہہ دی اور ایک فرمان
اوسی مضمون کا ابراہیم ترک کے نام تحریر فرماکر شاہزادہ کو اپنے پاس سے رخصت فرمایا جسوقت شاہزادہ سبحان صفات
عالم و عالمیان نے ایوان شاہی کے باہر قدم رکہا منوچہر اور ماجد بن مجید وغیرہ رفقا جو منتظر کہڑے دروازے کو تک رہے

وہ جمال جہان آرا دیکھتے ہی دوڑ کر جمپٹ گئے اور عرض کرنے لگے قربانت شوم کیا فیصلہ قرار پایا شاہزادے نے شاذ و نادر عان تمام و کمال گفتگو جو کچھہ فرزیر سے اس باب مین آئی تھی حرف بحرف کہہ سنائی اور فرمایا **شعر**

ہر کس کہ مدار کار بر عقل نہاد | بے شبہہ شد از بند بلاہا آزاد

یہہ مژدہ فرحت انگیز سنتے ہی سبکے سب گل کیطرح کھل گئے اور بلبل کی مانند چہک کر یون اوس غنچہ خوبی کو دعا دینے لگے **قطعہ**

ای خسرو زمانہ کہ از بہر معدلت | مسند فراز گنبد اخضر نہادۂ
با دابلق سپہر ترا رام کز ظفر | صد داغ بر جبین مہ و خور نہادۂ

القصہ وہ رات بہزار دقت اوسی کاروانسرائے مین بسر کرکے دوسرے روز علی الصباح ۱۲ ارشوال ۱۲۵۲ھ ہجری روز دوشنبہ کو شاہزادۂ عالی تبار نے مع رفقا کوہ ارال کی جانب کوچ فرمایا اور فتح و ظفر بندہ حلقہ بگوش کیطرح کان دبائے ساتھہ ساتھہ ہولی **پہونچنا شاہزادۂ بلند اقبال ہمایون فال کا قریب ویلاڑیا پہاڑی کے اور ملاقی ہونا حکیم سقلیمون کا** راویان رنگین خیال وحاکیان شیرین مقال نے اس داستان نادر بیان کو اسطرح تحریر فرمایا ہے کہ جب شاہزادۂ سبحان سرچشمۂ جود و احسان کشایندۂ مہمات زمان و زمانیان بر آرندۂ حاجات عالم و عالمیان مع یاران صادق لبوستان موافق ۱۲ ارشوال ۱۲۵۲ھ ہجری روز دوشنبہ کو ملک پولینڈ سے روانہ ہوکر قریب ویلاڑیا پہاڑی کے پہونچا جو مابین موسکو اور سینٹ پیٹرزبرگ کے واقع ہے تو یکایک تصور دلدار نے کچھہ ایسا طبیعت پر غلبہ کیا کہ شاہزادۂ عالی تبار کو دل کا تہامنا اور نالہ و آہ کا ضبط کرنا مشکل پڑ گیا ناچار جب کلیجا ابل کر موبنہ کو آگیا اور خون جگر جوش کہا کر خود بخود آنکھونکی راہ نکلنے لگا تو تمام رفقا کو شکار کے بہانے اپنے پاس سے علحدہ کرکے ماجد بن مجید سے شکوۂ مفارقت بیان کرنے لگا اور فرمایا **رباعی**

ہر چند دوائے درد از من وگران | لیکن الم من نپذیرد درمان
آرے نبود شکست بازار درست | ہر چند کہ پر زمومیائی است دکان

اے ماجد مین اپنے اس درد بیدرمان کی دوا کہان ڈہونڈہون اور راوس ماہ بے مہر کا نشان کس اختر شناس سے پوچھون نہ یہہ خبر کہ مین کہان جاتا ہون نہ یہہ معلوم کہ مجھے کون لئے جاتا ہے تصویر کیا دیکھی ہوش و حواس ہی سے ہاتھہ اوٹھا بیٹھے محبت کیا کی کہ دین و دنیا ہی کے کام سے جاتے رہے اگرچہ یہہ بے تابی اور اضطرابی پہلے ہی دن سے ہے لیکن یون دیدہ و دل کب برہمی کرتے تھے اور اسطرح بے محابا آنسو کس روز آنکھون سے نکل پڑتے تھے اب تو نہ وہ صبر رہا نہ قرار رہا اور حضرت دل پہ نہ جبر رہا نہ اختیار **شعر**

دلے دارم کہ در فرمان من نیست | چنان با من کہ گویا زان من نیست

اگر خدانخواستہ چندے اور یہی دل کا عالم رہا تو جینا تو جینا میری دانست مین مرنا بھی دشوار ہو جائیگا کیونکہ آخر کا
یہہ تڑپ تڑپ کر سیماب کے خواص پیدا کریگا اور سیماب کا مرنا ایسا مشکل ہے جیسا کسی مردہ کا زندہ ہونا یا نسخہ
اکثیر کا ہاتھ آجانا اور جو بالفرض مر بھی گیا تو حسرت و یاس کی کشاکش سے پیچھا چھوٹنا معلوم یہہ بیشک مچا اور بنکر قبر پہ
بیٹھین گیا اور پہلو مین چٹکیان لے لے کر روز حشر تک عاملان سفلی کیطرح جگاتے رہین گے پس جیسے جینے مین یہہ دقت
اور مرنے مین اسقدر دقت ہو وہ کیونکر کسی کا ...ہ ... لگائے اور کیا فاک بند ... ہے چھوٹنے کی خواہش کرے قطعہ

پیوستہ روان از مژہ خون جگر ستم | از گیست خیر را کہ پریدن نشناسد
ز بسکہ بکشاید واز دام چہ خیزد | ایم و نغمہ ملکہ کر سیمین قفناسد
بیتم چہ بلا بر سر جیب و کفن آرد | دستہ کہ بجز جامہ دریدن نشناسد

تا جاہتی محبہ یہہ سنکر پایا تھا کہ کچھ کلمات نصیحت آمیز
جفنے فی الجملہ طبیعت کو تسکین حاصل ہو گذارش کرے کہ ناگہان ایک سوار دور گرد سے نکلکر مشتاقانہ شاہزادہ عالم
کیطرف متوجہ ہوا شاہزادہ نے جو بغور اوسے دیکھا بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا اور فرمایا الحمد للہ کہ مدت مدید
حکیم اسقلیمون صاحب کی زیارت نصیب ہوئی اگر تامدہ اب یقین ہے تمام مشکلین آسان ہو جائین اور اسقدر دقت
ہمکو خاص اپنے معاملہ مین نکرنی پڑے یہہ کہکر آپ بھی اوسی طرف گھوڑا بڑھایا جب دونون نزدیک ہوپہنچے تو گھوڑون
سے اوترا و تر بکمال اشتیاق سے باہم بغلگیر ہوئے اور وہین ایک چشمہ کے کنارے جو عرصہ دراز تک ... کے
کے نام سے مشہور رہا بیٹھہ گئے شاہزادہ نے بیٹھتے ہی مسکرا کر فرمایا جناب عالی گستاخی معاف ہو اب حضور کی عنایت
سے ہمارا سودائے خام اچھی طرح پک گیا کیونکہ جناب کے وعدہ نے لذت انتظار کو قند مکرر کر دیا اور شربت دیدار
کو بلا تشبیہ جام کوثر بنا دیا قطعہ

بخوبی ہچو مہ تابندہ باشی | بملک دلبری پایندہ باشی
من درویش را کشتی بغمزہ | کرم کردی الٰہی زندہ باشی

کیون جناب حکیم صاحب جا کیا آپکی ولایت خاص (یعنی
یونان) مین ساٹھہ دن سے بھی زیادہ کا ایک مہینا شمار کیا جاتا ہے یا گردش محوری نے وہ چند دورہ کو آپ
صاحب ایک روز خیال فرماتے ہین بھلا اوس کج خلقی کا یاد دلانا تو بالفعل محض بیفائدہ ہے جو اخیر مین اس
گنہگار کے ساتھہ کوہ اطلس پر حضور سے ظہور مین آئی لیکن یہہ فرمائیے مہینا بھر کا اقرار حضرت نے کس زبان سے
کیا تھا اور الکریم اذا وعدہ وفا پر کیون نہین عمل فرمایا بخدا انتظار کرتے کرتے دیدہ بلا دیدہ سپید ہو گئے اور
گوہر اشک روتے روتے ناپید رباعی

بسکہ کردم گریہ در ہجر تو مژگان شد سپید | آخر این ابر سیہ از جوش باران شد سپید

حکیم اسقلیمون صاحب نے فرمایا	دیدہ در انتظارش چون نمکدان شد سپید	برامید وعدۂ مہمان جگر گردم کباب

سبحانہ لایزال مجھے ہرگز منظور نہتا کہ آپکے دشمن میرے انتظار مین اسقدر تکلیف اوٹہائین یا مین ناحق وعدہ خلافی کے الزام سے متہم کیا جاؤن لیکن کیا کرون مجبور تہا پہلے مرتبہ ۹ رمضان کو حضرت اوستاد نا مقدسنا جناب حکیم آقالیموس صاحب سلطان الحکما ادام اللہ فیوضہم کی زیارت ایسی عجلت مین نصیب ہوئی کہ قبل ختم ہونے سبق کے حضرت نے یکبیک اثر مقناطیسی کو زایل کردیا اور مین آپکی نسبت کچہہ بہی عرض نکرسکا دوسری مرتبہ ساتین شوال کو حضور کی نسبت گفتگو کی نوبت پہونچی اور حسب وعدہ ملاقات کی تمنا بیان کیگئی حکم ہوا بیسوین تاریخ کو اس مہینے کی کوہ ونگیاپا کے فلانے چشمہ پر ٹہیک دو بجے دن کے شاہزادہ والا دودمان نور دیدہ عالم و عالمیان تشریف لائیگا وقت معین پر اوس جگہہ پہونچکر تو اپنی آرزو پوری کر لیجیو چنانچہ مین ابہی اسی چوٹی پر (جو سامنے نظر آتی ہے) کہڑا ہوا نقشہ درست کر رہا تہا کہ ناگہان حضور پر نور پر نظر جا پڑی اور جذبۂ اشتیاق سے بعینہ کاہ و کہربا کا عالم ہوگیا اب جو خیال کرتا ہون تو فی الواقع پوری بیسوین شوال کی ہے اور خاص وہی مقام ہے جو پیر و مرشد برحق سرچشمۂ فیض مطلق نے زبان فیض ترجمان سے ارشاد فرمایا تہا یہہ تمام پیشین گوئیان اور اونکی صحت صرف علم مکاشفہ سے تعلق رکہتی ہین جو انشاء اللہ تعالے عنقریب حضور پر بوجہ احسن روشن ہوجائیگا شاہزادہ نے فرمایا پہر حضرت افادت پناہی مظہر فیض نامتناہی نے معاملات خاص کی نسبت کیا ارشاد فرمایا جواب دیا حضرت نے آپکے حق مین دعاے خیر کی ہے اور فرمایا ہے واسطے طے کرنے اس مرحلے کے بعد چندے مقیاس الحکمت کو آپکی خدمت مین روانہ کیا جائیگا جو کچہہ دریافت کرنا ہو آپ اوسی سے دریافت کرلین کیونکہ اکثر خدمتین اس قسم کی اوسی کے سپرد کیگئی ہین اور بالفعل وہ آپ ہی کے کام مین مصروف ہے لیکن قبل پہونچنے مقیاس الحکمت کے اگر کوئی خبر وحشت اثر آپکے سننے مین آئے یا کسیطور کی دقت کسیکام مین واقع ہو تو عقل صائب کیطرف رجوع کیجئے گا ایسا نہو انتشار طبیعت کے باعث مطلب اصلی فوت ہو اور محنت ہماری مفت مین ضایع جائے بلکہ واسطے تکمیل اس ہدایت کے بہتر ہوگا کہ آپ آیہ لقد جاءکم رسول من انفسکم عزیز علیہ ما عنتم حریص علیکم بالمومنین رؤف الرحیم کے اعداد سے (جو از روے حساب ۲۰۹۸ ہوتے ہین) ایک مربع چار در چار کا شرف آفتاب مین وضع کرکے ہمیشہ اپنے پاس رکہا کرین کیونکہ یہہ نقش صاحب مربع کو منسوبات آفتاب سے نہایت نفع پہونچاتا ہے اور کبہی کسی قسم کا

تردد لاحق نہین ہونے دیتا شاہزادہ نے کہا اسکے بہرنے کی ترکیب کیا ہے جواب دیا عموماً جس آیت یا اسم کا مربع بنانا ہو اوس کے اعداد از روے حساب ابجد جمع کر کے تیس نکال ڈالئے اور باقیماندہ یعنی حاصل تفریق کے چہارم حصہ سے بہرنا شروع کر دیجئے اگر تین کی کسر پڑے پانچوین خانہ مین ایک کی کسر دیجئے اگر دو کی پڑے نوین خانہ مین ایک کی اگر ایک کی پڑے تیرہوین خانہ مین ایک کی۔ یا یہہ کہ چاہے جس عدد سے بغیر طرح وغیرہ کے بارہ خانہ بہر لیجئے بعدہ شمار کر کے جسقدر باقی رہے ہون تیرہوین خانہ مین بہر کر نقش بہر لیجئے اور چال بہرنے کی یہہ ہے پہلے اسپ پہر فرزین پہر اسپ پہر رخ پہر اسپ پہر فرزین پہر اسپ بعدہ پیل کی چال اخیر تک لیکن اولٹی یعنی بڑے عدد سے چہوٹے کیطرف مثلاً اخیر اسپ کی چال آٹہہ پر ختم ہوئی ہو تو اوسکے مقابلے مین نو لکہئے پہر سات کے مقابلہ مین دس علی ہذا القیاس چہہ پانچ چار تین دو ایک کے مقابلہ مین گیارہ بارہ تیرہ چودہ پندرہ سولہ لکہکر نقش پورا کر لیجئے اور یقین ہے یہہ ہی نقش تسخیر عوام کیواسطے بہی مفید پڑتا ہوگا کیونکہ تالیف قلوب کی نسبت بہی حضرت مقدسنا نے حد سے زیادہ تاکید فرمائی ہے اور فوائد اسکے اظہر من الشمس ہین کیا معنی نفس انسانی مین جو ایک جوہر بسیط قرار دیا گیا ہے مختلف قسم کی فضیلتین پائی جاتی ہین جنمین سے ہر ایک فضیلت وقت معین پر ہر شخص کے مقابلے مین کام آتی ہے جیسے سخاوت کہ محتاج ہے مساکین کی یا عدالت کہ مخصوص ہے واسطے مظلومون کے مگر اخلاق ولطف ومدارا کہ اسکی ہر جگہہ اور ہر شخص کے مقابلہ مین ضرورت پڑتی ہے اور طلب منفعت اور دفع مضرت دونون فائدے اسمین متصور ہین خواہ فوائد دینی ہون خواہ فوائد دنیوی جیسا کہ کسی شاعر نے کہا ہے **شعر**

آسایش دو گیتی تفسیر این دو حرف است	با دوستان تلطف با دشمنان مدارا

اور شاہزادۂ فراسیس کی نسبت جو شاید مدت مدید سے آپکی رفاقت مین ہے حکم دیا ہے کہ اسکی خاطر داری مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نفرمائیگا اور کسی راز کے اظہار مین تردد نکیجئے گا کیونکہ اسکو بہنے بوجوہات آپکے ہمراہ کیا ہے بہت سے کام آپکے اس سے نکلے ہین اور نکلین گے اور ایک کام اسکا آپکو بہی کرنا پڑیگا لیکن بالفعل چونکہ یہہ کیفیت مقناطیسی مین مبتلا ہے اسواسطے تمام وکمال اپنے مطالب بہولا ہوا ہے اور سوا متابعت کے یہہ مطلق تمیز نہین کر سکتا کہ مین کسکے ساتہہ جاتا ہون اور کیون جاتا ہون ہان اوقات معینہ پر جنکی میعاد مناسب ہمنے بطور خود مقرر کر دی ہے اپنے حالات سے آپکو مطلع کریگا اوسوقت آپکو اسکی تسکین کرنا اور حسب موقع ومحل مدد دینا لازم ہے **رباعی**

از بہرۂ خویش گر جفا برداری | ہر گام از و فائدہ ہا برداری | در راہ سلوک دستگیری تو شود | آنرا کہ ز خاک چون عصا برداری

آب مین اپنی طرف سے نصیحت کرتا ہون کہ چندے آپ اور صبر فرمائین اور تصور دلدار سے جی بہلائین جب جناب حکیم صاحب تا بالمقصود کو پہونچین وکلبہ بہبود دارین اعام اللہ برکاتہ آپکے حامی و مددگار ہین تو انشاء اللہ تعالے کسیطرح کسیکام مین فتور و قصور واقع نہین ہوسکتا البتہ تقدیم و تاخیر ضرور ہے اور بیتابی اور اضطراب دل مجروح کے واسطے لازم لیکن وہ کونسا گنج ہے جو بے رنج ملجاتا ہے اور وہ کونسی بہار ہے جو بے جور خزان ظہور مین آتی

تا غم نخوری دو در دنیفزود قدر مراد | تا لعل نشوی نگردی بجز قیمتی نباشد | از نامۂ سعادت خود مرد راہرو | بے داغ محنتے رقم دولتے نیافت

شاہزادہ نے فرمایا سبحان اللہ شاید ہم انہین کلمات نصیحت آمیز کی امید پر ہم آپکا انتظار کرتے تھے اور اسی شربت ناگوار کی خواہش مین آپکو جنگل جنگل ڈہونڈتے پہرتے تھے واللہ ایک داستان طول و طویل سنانے کے بعد جسکے کذب و صدق مین بھی ہنوز کلام ہے کیا خوب تدبیر بتائی ہے کہ صبر کیجئے تصور دلدار سے دل بہلائیے دولت وصل منظور ہو تو چندے محنت ہجر اوٹھائیے فی الواقع طبیب کامل ہو تو آپ سا اور مریض عاجل ہو تو مجھہ سا شاید یہ رباعی کسی نے میرے اور آپ ہی کی شان مین تحریر کی ہے رباعی

رفتم بہ طبیب و گفتم از درد نہان | گفتا کہ ز غیر دوست بر بند زبان | گفتم کہ غذا گفت ہمین خون جگر | گفتم پرہیز گفت از ہر دو جہان

یہ سنتے ہی ماجد بن مجید نے اس خوف سے کہ مبادا ہجوم رنج و الم کے باعث کوئی کلمہ خلاف تہذیب زبان سے نکل جاے فوراً شاہزادہ کو اپنی طرف مخاطب کر لیا اور عرض کیا خداوند نعمت یہ رونا تو تمام عمر کا ہے ہوا ہی کریگا حضور اسوقت جناب حکیم صاحب کی صحبت کو غنیمت سمجھین اور غلام کو بھی اجازت دین کہ حضرت کی قدمبوسی سے شرف حاصل کرے فرمایا ہان سچ ہے لیکن یقین ہے حضرت تجھے پہچان گئے ہون کیونکہ مین کوہ اطلس پر تیرا ذکر کر چکا ہون جناب حکیم صاحب نے فرمایا آپکے ذکر کرنے پر کیا موقوف ہے مین آپکے تمام رفقا کو (جو اب صحبت مین ہین یا آیندہ ہونگے) جناب اوستاد صاحب ظلہ العالی کی توجہات سے بخوبی پہچان سکتا ہون اگر ایسا نہوتا تو بیٹھتے ہی اسکے نام و نشان کی بابت استفسار کیا جاتا ماجد بن مجید نے عرض کیا کیا یہ امر بھی اوسی علم سے متعلق ہے جسکو آپ بار بار اثر مقناطیسی کے نام سے تعبیر فرماتے ہین جواب دیا ہان بلکہ اس سے بھی زیادہ عجیب و غریب کام اس علم سے لیے جاتے ہین وہ سب انشاء اللہ تعالے عنقریب آپکے آپ پر ظاہر کر دیے جائینگے لیکن یہ نہین کہہ سکتا اس خدمت خاص پر کون شخص مقرر فرمایا جائے التماس کیا

بعد تشریف آوری بہ اعظم افریقہ کے حضور کو کونسی خدمت سپرد ہوئی فرمایا وہی خدمت پیمایش چنانچہ بالفعل فرنگستان کے پہاڑون کا ارتفاع تحقیق کیا جاتا ہے شاہزادہ نے پوچھا سب سے بلند پہاڑ فرنگستان مین آپکے نزدیک کونسا ہے جواب دیا مونٹ بلینک جو کوہ ایلپس کے سلسلہ مین سے ملک اطالیہ کے شمال مین واقع ہے اور قریب پانچ ہزار دوسو پیمانہ گز کے اونچا ناپا گیا ہے ماجد بن مجید نے عرض کیا کسی چیز کا ارتفاع ناپنے مین تو حد سے زیادہ دقت کرنی پڑتی ہوگی خصوصاً اوس شے کا ارتفاع جو عمودی نہین ہے جیسے پہاڑ وغیرہ فرمایا نہین۔ اسکی پیمایش بہ نسبت زمین کے بہی آسان ہے۔ یعنی بلندی صرف ایک آلہ سے ناپ لیجاتی ہے جسے مقیاس الہوا کہتے ہین کیونکہ مسایل علم طبعی سے بخوبی ثابت ہوچکا ہے کہ ہوا کا دباؤ جو ایک لطیف سیّال لچکدار شے ہے ہر ایک جسم پر یکسان اثر کرتا ہے جسکے باعث اوسکا وزن مخصوص (جو خاص اوس مقام پر جہان حرارت مین اعتدال پایا جاتا ہے فی مربع انچ ساڑہے سات سیر دریافت کیا گیا ہے) معلوم نہین ہوسکتا لیکن یہہ تجربہ سے تحقیق ہوگیا ہے کہ نیچے کا طبقہ ہوائی بہ نسبت اوپر کے طبقے کے کسیقدر کثیف ہے یعنی جسقدر اوسکی بلندی سلسلۂ جمع مین بڑہتی جاتی ہے اوسیقدر اوسکی کثافت سلسلۂ تقسیم مین کم ہوتی جاتی ہے کیونکہ اوپر کا طبقہ ہمیشہ نیچے کے طبقہ کو دباتا ہے اور جسقدر سلسلہ وار طبقات مختلفہ پر اوسکا دباؤ بڑہتا ہے اوسیقدر اوسکے اجزا آپسمین ملکر کثافت پیدا کرتے جاتے ہین اسیطرح اوپر کے طبقے بہ سبب کمی دباؤ کے لطیف ہوتے جاتے ہین حتی کہ پچاس میل سے اوپر زیادتی لطافت کے باعث ہوا بالکل معدوم ہوجاتی ہے پس اسی تجربہ کی رو سے ایک آلہ بنایا گیا ہے جسمین صرف ایک شیشے کی نلی ہوتی ہے (ایکطرف سے بند ایک طرف سے کہلی ہوئی) اس نلی مین کہلی ہوئی طرف سے پارہ بہرکر خوب گرم کرتے ہین تاکہ رطوبت اوسکی بالکل جذب ہوجائے بعدہ اوسکا مونہہ اونگلی سے بند کرکے ایک پیالہ مین جسمین پہلے سے تہوڑا سا پارہ بہردیتے ہین آہستہ سے اولٹ کر انگلی ہٹا لیتے ہین بس انگلی ہٹاتے ہی نلی اور پیالہ کا پارہ کشش اتصالی کے باعث باہم مخلوط ہوکر تہوڑا سا نلی کو خالی کردیتا ہے جہان بالکل ہوا کا نام ونشان باقی نہین رہتا اس مقام پر نلی مین موافق اپنی خواہش کے نشان کرلیے جاتے ہین تاکہ بیرونی ہوا کا دباؤ جو پیالہ کے پارہ پر اثر کرکے نلی کے پارہ کو اوپر چڑہائے یا اوتارے اوس سے کثافت اور لطافت ہوا کی وقتاً فوقتاً معلوم ہوتی رہے کیونکہ جس مقام پر ہوا زیادہ کثیف ہوگی پارہ کو زیادہ دباکر اوپر چڑہادیگی اور جس مقام پر لطیف ہوگی پارہ بسبب کمی دباؤ کے نیچے اوتر آئیگا یہانتک کہ پانسو فٹ کی بلندی پر

پارہ بقدر آدہ انچ کے نیچے اوتر آتا ہے اس آلہ سے اگرچہ بہت سے مختلف مطالب حاصل ہوتے ہین لیکن مین بالفعل
صرف بلندی دریافت کرنے کے کام مین لاتا ہون ماجد بن مجید نے عرض کیا یہ سب صحیح لیکن ہوا کا لچکدار ہونا اوس
دبائے پاکر اوسکا کثیف ہوجانا یہ کیونکر ہماری سمجھ مین آوے فرمایا خواص اجسام مین سے جو تعداد مین شمار مقرر
کی گئی ہین ایک امتناع تداخل بھی ہے یعنی یہ ثابت کیا گیا ہے کہ دو جسم ایک ہی ساتھ ایک ہی وقت مین ایک جگہہ
نہین رہ سکتے مثلاً ایک گلاس یا کٹورہ مین لبالب پانی بھر کر ایک ٹکڑا پتھر کا اوسمین ڈالین تو بقدر جسامت پتھر کے پانی
وہین سے نکل جائیگا اسیطرح جسوقت پانی گلاس مین ڈالا جاتا ہے تو ہوا (جو اوسمین لبریز ہوتی ہے اور بسبب
لطافت کے محسوس نہین ہوسکتی) نکل جاتی ہے البتہ اوسکے نکلنے کو جگہہ نہ ملے تو پانی دخل نہین پاسکتا کیونکہ دو
جسمون کا ایک جگہہ ایک ہی وقت مین سمانا ناممکن ہے چنانچہ ایک خالی گلاس شیشہ کا اگر کسی پانی کے بھرے ہوئے
ظرف مین آہستہ سے اوندہا کر سیدہا نیچے کو دبایا جاوے تو چونکہ ہوا گلاس کی پانی کے سطح سے بند ہوجائیگی
ہرگز پانی اوسمین سرایت نکر سکے گا گو گلاس قوت اعصابی کے ذریعہ سے بالکل تہ پر بیٹھا دیا جائے ہان کسیقدر
پانی گلاس کے کنارون پر (انگل یا دو انگل) چڑہا ہوا معلوم ہوگا اور یہ ہی ہوا کے دبجانیکی دلیل کافی ہے
گویا معنی جسقدر ہوا اوسکے اجزا مین بسبب تخلخل کے گنجایش تھی اوسیقدر اوسنے دباؤ پاکر پانی کو جگہہ دیدی اب اگر
اوس گلاس کو وہین کا وہین چھوڑ دیا جائے تو وہ فوراً اوچھل کر اوپر آجائیگا اس سے صاف ثابت ہوگیا کہ ہوا ایک
لچکدار جسم ہے جسنے باوجود مزاحمت پانی کے سطح آب سے معاودت پیدا کرکے ایسا جھکولہ دیا کہ گلاس خود بخود اوپر آگیا
علاوہ اسکے جو شئے دبانے سے دبجائیگی اوسمین لچکنے کی بھی خواہ مخواہ صفت پائی جاتی ہوگی اسکا سمجھہ مین آنا ہی
کیا مشکل ہے اس عرصہ مین شاہزادہ منوچہر بھی مع ابوسعید وغیرہ کے ایک سمت سے آنکلا اور وہ رات ساری اسی
قسم کے علمی مباحثون مین گذر گئی صبح ہوتے ہی حکیم اسقلیمون صاحب تو رخصت ہو کر اوسی درہ کوہ مین گھس گئے
اور شاہزادہ سبحان مع مصاحبین اور تابعین کے آگے کو چل نکلا **پہونچنا شاہزادہ عالی تبار کا
کوہ ارل پر اور رہا ہونا اسیران بلا کا قید الم سے** لکھا ہے کہ شاہزادہ بلند اقبال ستودہ
خصال بعد رخصت کرنے جناب حکیم صاحب کے ویلڈ یا پہاڑی سے روانہ منزل کرتا ہوا پہلے کوسٹروا مین آیا پھر دریا کا
کی سیر کرتا ہوا شہر پیریزدوا کے قریب ہو کر جو صوبہ پرم مین داخل ہے سیدہا کوہ ارل پر چڑہ گیا وہان مشغلہ خاص

مین پہونچکر سوم ذیقعدہ کو ابراہیم ترک سے ملاقات کی اور بعد زبانی گفتگو طے کر لینے کے بادشاہ پولینڈ کا
نامہ حوالہ کر دیا وہ بیچارہ تو اس کارستانی سے بالکل لاعلم ہی تہا فوراً اپنا کام شاہزادہ کے سپرد کر کے اوسی روز
پولینڈ کی جانب روانہ ہوگیا اور تمام اپنے لواحقین کو بہی ابو سعید وغیرہ کی تحریک سے اپنے ساتھ ہی لیگیا
شاہزادہ عالی تبار دو ایک روز تو قلعہ جات کے مختلف انتظامون مین مصروف رہا بعدہ مسٹر اسٹینڈتا
قلعہ دار سے دریافت فرمایا اس قلعہ مین کسقدر محبوسان شاہی مقید ہونگے اور کس کس قسم کا سلوک اونکے ساتھ
کیا جاتا ہے عرض کیا صرف دو عورتین جو خواصان شاہی مین سے سنی جاتی ہین مقید ہین اور چونکہ بادشاہ
ذیجاہ بسط اللہ ظلہ افضالہم نے اونکی محافظت وغیرہ کی نسبت تاکید اکید تحریر فرمائی تہی اسواسطے ایک تہخانہ
تیرہ و تار مین او نہین اسیر کیا گیا ہے شاہزادہ نے فرمایا مجہہ گمان تہا کہ شاید بہت سے لوگ مقید اور قفس بند
یہان اسیر ہونگے کیونکہ حضور انور نے چلتے وقت مجملاً مجہہ سے بہی واسطے حفاظت اسیران قلعہ کے بہت زیادہ
تاکید فرمائی تہی اور مین بہی اب تک لفظ حفاظت کے معنی یہہ ہی سمجہے ہوئے تہا جو ابراہیم ترک نے سمجہے اور جو اقرار
اونکے تہخانہ اونکے واسطے تجویز کیا لیکن یہہ سراسر ہمارے فہم کا قصور ہے کیونکہ دو عورتون سے نہین اتفاقات کا ہم
خوف بادشاہ کو غالب نہین ہو سکتا کہ ایسے مقام محفوظ مین متواتر حفاظت کی تاکید فرماتے اور خود قلعہ دار کو بنا
اونکی نگرانی کرنی پڑے اگر یہہ ہی منظور ہوتا تو تشدد کے واسطے حکم دیتا یا قید سخت کیطرف اشارہ فرماتا لفظ حفاظت
لکہنے یا فرمانے کی کیا ضرورت تہی ہماری دانست مین بہرحال بادشاہ کو انکا آرام دینا منظور ہے اور تکلیف انکی کسی صورت
مین گوارا نہین یہہ کہکر شمعون کو حکم دیا آج سے تم اس خدمت خاص پر مامور فرمائے گئے اسیوقت جاؤ اور کوئی جگہہ معقول
قلعہ مین تجویز کر کے اون بیچاریون کو تہخانہ سے نکلواؤ ایسا نہو رفتہ رفتہ اس عذاب شدید سے جان بحق تسلیم
ہو جائین اور ہم علاوہ عتاب شاہی کے روز حشر کو ناحق خون بیگناہ مین ماخوذ ہوتے پہرین شعر کام کسے برآر کہ خود ہم رسی بکار
بیون گل نشان شود بہ بلبل بہ تیر بند ؛ شمعون یہہ سنتے ہی دعا دیکر اوٹہہ کہڑا ہوا اور فوراً ایک مکان عمدہ فرش و فروش وغیرہ سے
آراستہ و پیراستہ کروا کے اوسیدن لیاناتون اور رمیلڈا کو تہخانہ سے باہر نکلوا لایا لیکن بغیر اجازت شاہزادہ عالی تبار کے ملاقات
کی جرأت نکر سکا اور نہ اپنے تئین ظاہر ہونے دیا کہ مین کون ہون تا کہ راز فاش نہو جاوے اور غمازون کو سراغ رسانی کی
تلاش نہ پڑ جاوے ہان در دلدار پر کمر بستہ حاضر رہا اور خدمت دربانی کو تخت سلیمانی سے بہتر سمجہا

ادہر لیلیٰ خاتون اور ٹیلیڈانے جو مدت مدید بعد تہ خانہ سے باہر قدم نکالا اور عیش عشرت کا تمام و کمال سامان مہیا پایا متعجب ہو کر کہنے لگین کیا آج چرخ کجرفتار اپنی اصلی چال جفا شعاری کی بھول گیا یا یہہ کوئی نیا طریقہ ایذا رسانی کا ایجاد کیا ہے ہمین اپنے بخت برگشتہ سے تو امید نہین کہ اس قید الم سے رہائی ہو یا دامن مقصود تک دست کوتاہ کو رسائی ۔ شاید اس حیلہ سے سوزش نہانی کا بڑہانا منظور ہے اور شعلۂ اشتیاق کا بہڑکانا مقصود کیونکہ جب دفعتاً یہہ سامان عیش و نشاط نظر سے گذریگا خواہ مخواہ وہ دشمن جان یاد آئیگا اور داغ جگر چراغ انگر سے ہمسری پیدا کریگا سچ ہے **شعر** | این مشو زو دشمن شد گرچہ با تو ہمرنگ || آتش کہ خصم کاہ است دارد لباس کاہ ہے |

اتنے مین ایک پرستار نے جو ... بیٹھی انکی حرکات و سکنات پر غوض کر رہی تہی پاس آکر گذارش کیا کیون پیری پیاری بیبیو ایسے تم کس پیچ و تاب مین گرفتار ہو اور کسلئے اپنے معبود مطلق کا شکر ادا نہین کرتین جسنے شب تار مصیبت کے عوض عشرت کا روز روشن دکہایا اور اوس گور تاریک کے بدلے ایسا باغ پر فضا جنت کا نمونہ عنایت فرمایا لیلیٰ خاتون نے جواب دیا شکر تو اوسکا ہر حال مین واجب ہے خصوصاً ہم جیسے گنہگارون کے واسطے کہ جنت و اعراف چہوڑ دوزخ کی بہی قابلیت نہین رکہتے لیکن بالفعل ہم یہہ سوچ رہے ہین اتنے عرصہ دراز کے بعد کونسا عمل نیک ہماری رہائی کا باعث ہوا اور کسنے اس شب گیر نے خلاف قیاس دفعتاً یہہ اثر پیدا کیا اگر خدانخواستہ بادشاہ خود ہمارے حال پر مہربان ہوا ہے اور تمام تقصیرین معاف کر کے کہ جو فی الواقع قابل بخشنے کے نہین بدستور اپنا مقرب بنانا چاہتا ہے تو ہمارا اسیحن گلزار سے وہی گور تیرہ و تار ہزار مرتبہ افضل ہے اور اس عیش و آرام سے وہی درد و آلام ہمارے حق مین بہتر اوسکا تخت شاہی اوسے سلامت رہے اور ہمارا بوریا گدائی ہمین **قطعہ**

| آنم کہ در سرم ہوس تخت و تاج نیست || محتاجم و بہیچ کسم احتیاج نیست |

پرستار نے کہا بادشاہ کے رحم کہانے نہ کہانے کا حال تو مجھے معلوم نہین مگر یون سنتی ہون ابراہیم ترک پہلا قلعہ دار جو ایک نہایت سنگدل اور جفا جو آدمی تہا کوہ آرل سے بدل گیا اب اوسکے عوض کوئی امیرزادہ سمعان ۱۱۶۴ گو یہہ بہی ترکی نژاد ہے مگر رحم و کرم مین دوسرا اپنا ثانی نہین رکہتا اور ہر کہ و مہ پر احسان کرنے کو موجب بہبودی دارین سمجہتا ہے شاید اوسی نے آپکو تہ خانہ سے نکلوایا ہے اور وہ بہی بادشاہ کے مہربان ہونے نہونے سے بہی واقفیت رکہتا ہوگا یہہ سنکر آہستہ سے ٹیلیڈا نے کہا کیون کوئین لیا کیا اچہا ہو جو یہہ رحمدل کریم النفس امیرزادہ بالکل ہی ہمکو آزاد کر دے اور ہم مطلق العنان

ہو کر جسطرح چاہین اپنے درد دل کا علاج کرتے پہرین **شعر** نوشا روز کیہ اسباب طرب را بینہ آمادہ
نباشد جز کدورتے ساز طرفے نالی ازبادہ - لیا خاتون نے ایک ٹہنڈی سانس بہرکر جواب دیا **قطعہ**

شد مرغ دلم بدین ابر سیاہم	بے مہر خوش بسکہ باشکم سروکار	آن کیست کہ شمع نہد بر سر راہ	پروانہ ز ظلمت نبرد راہ بمقصود

بہلا یہہ کب ممکن ہے کہ بہرام شاہ کو بغیر استمزاج اوسکا ایک ادنی ملازم رہا کردے اور جو بالفرض محال چہوڑ بہی دیا
تو البتہ تمہارے واسطے تو سیدہا الیاٰن کا راستہ بنا ہوا ہے جسطرح چاہو گی وہان پہونچکر اپنا مطلب حاصل کرو گی
مین کمبخت کیا کرونگی اور اپنے مطلوب کو کہان ڈہونڈہتی پہرونگی نہ یہہ معلوم کہ ہم کس قلعہ مین جا کر اسیر ہوئے تہے
نہ یہہ خبر کہ بعد ہمارے اوسکے ساتہہ کیا معاملہ گذرا اور جو ایسی ہی قسمت زبردست ہوتی تو یہانتک نوبت ہی کیون
پہونچتی اور اسطرح دشمنون کے ہاتہہ سے پامال ہی کیون کیے جاتے اب تو میری دانست مین اسی کنج تنہائی کو اپنا
شفاخانہ سمجہہ لو اور یہین ہجر یار مین جان دیکر وصال اوسکا نام رکہہ لینا **رباعی**

وا ماندہ شعلہ ایم و نشاندہ داغ	خاکستر ہمہ تیم در گلخن عشق	نہ پرتو آفتاب نہ دود چراغ	از صاف تراب ایم و نہ درد ایاغ

یہہ کہتے کہتے دل جو بہر آیا وہان سے اوٹہکر ایک علیحدہ کمرے مین جا جو خاص واسطے اوسکے شب باشی کے تجویز کیا گیا تہا
لیٹ رہی اور مونہہ لپیٹ کر آنکہین بند کرلین چونکہ اس عرصہ مین آرام کرنے کا بہی وقت قریب آگیا تہا ملیکہ انہ
بہی زیادہ ستانا مناسب نہ سمجہا وہ بہی اپنی خوابگاہ مین پہونچکر مثل عاشقان جگر سوختہ کے شب بیداری کے سامان
کرنے لگی سچ ہے **شعر**

میتوان چون شمع خون خود بپای آب گریست	زیست از جان شستن آسان است در شبہاے ہجر

کہتے ہین جب قریب پہر بہر کے رات گذری اور متعینان محل خاص اپنی اپنی جگہہ پڑ کر غافل خواب سے بیہوش ہوگئے تو بیچارے
تنہائی کے ستمون کے دل نے اضطرابی شروع کی اور دیدہ دیدار طلب نے زیارت حبیب سے مشرف ہونا چاہا بقول شخصے **شعر**

گذشتی و در دل و در مردم چشم نہان آمد	اگر با ہم گرفتہ داریم گاہے میتوان آمد

یہہ تو حضرت پہلے ہی سے گہر بہاندنے
اور نقب لگانے مین اوستاد تہے بغیر نشیب و فراز کے جہپکے ہی سے اور شہد ستیے لیا خاتون کی خوابگاہ مین (جسے
دن ہی کو اپنی آنکہون سے دیکہہ چکے تہے) جا پہونچے اوسوقت تک اگرچہ لیا خاتون کی طپش منفعل سے آنکہہ نہ لگی تہی
مگر بدستور مونہہ لپیٹے ہوئے پڑی تہی ستمون نے جاتے ہی آہستہ سے کپڑے کا آنچل رخ انور سے ہٹا دیا مینہ جو یکا یک آنکہین
کہولین اور محبوب دلنواز کو کروٹ مین کہڑا دیکہا فرط محبت اور جوش الفت سے بیہوش ہوگئی اور سیاہے انتار شادی

میرے زخم جگر پر نمک چھڑکنے کو اپنی دل لگی سمجھتی ہے **شعر** میزند چشم تو ہر لحظہ بنشتر گان ناخن | ترہم آشوخ میان من و تو جنگ شود

تمیلیخا نے کہا اے خاتون سچ تو یون ہے کل بیٹھے تہ خانہ سے نکلتے وقت شمعون کی پرچھائین سی دیکھی تھی مگر آپ سے اسواسطے اظہار نہین کیا کہ شاید میری غلطی ہو اب جرأت کا ماجرا سنا تو یقین کامل ہوگیا وہ شمعون ہی تھا اور آپنے خواب نہین دیکھا سچ دولت دیدار سے مشرف ہوئی ہین لیکن پھر یہ سوچتی ہون شمعون ہوتا تو ہم سے اسطرح کیون بھاگتا پھرتا اور اسقدر روز دیکھے بیہوشی کا بغیر تمہارے اوسے چین کہان پڑتا خیر دیکھو آج خدا نے چاہا تو بخوبی اس امر کو تحقیق کرکے عرض کرونگی بلکہ غرض نہ گئیا انشاء اللہ تعالےٰ شمعون ہی کو دکھا دونگی اور جو وہ نہین اوسکی تصویر ہی سہی وصل نہین وصل کی تدبیر ہی سہی بقول شخصے **شعر** اے عاشق جفا زدہ فریاد شرط نیست گر دوست غائب است غم دوست حاضر است قصہ مختصر اسی قسم کے فقرے دے دیکر ایسا امید وبیم کے جھگڑے مین پھنسایا کہ وہ بیچاری عالم تحیر مین مبتلا ہوکر وصل کی خوشی اور ہجر کا غم دونون دل سے بھلا بیٹھی یہانتک کہ بعد غروب آفتاب کے جب تمیلیخا نے کہا اے لیا خاتون لو مبارک ہو اسوقت شمعون نے آنے کہا ہے تو جواب دیا ہمکو تو نہ کسی کے وصل سے غرض نہ ہجر سے مطلب آئے تو واہ واہ اور نہ آئے تو واہ واہ اپنا آئینۂ دل بصفا چاہیے اور تصور دلدار سلامت **شعر** بچشم ظاہر اگر رخصت تماشا نیست | نہ بستہ است کسے شاہ راہ دلہا را | تمیلیخا نے کہا اسکے واسطے میری دن کی دل لگی پر سنجائیگا وہ تو ایک بات تھی اسوقت اگر انعام دلوانے کا اقرار کیجئے تو ابھی بلا لاتی ہون لیا خاتون نے کہا خیر اگر انعام ہی لینے کا ارادہ ہے تو جائیے بلا لائیے جب تک زندہ ہین آپکی کنیزی کرینگے جب مرجائینگے داغ احسان اپنے سینے پر لے جائینگے یہ سنکر تھوڑی دیر تمیلیخا اور بھی باتون مین لگاتی رہی جب ٹھیک پہلے ہی دن کا وقت آگیا تو چپکے سے اوٹھ شمعون کو اپنے ساتھ لا سامنے کھڑا کر دیا اگرچہ اس ملاقات مین بھی کچھ کچھ آثار خود رفتگی کے پیدا ہوگئے لیکن کل کی سی نوبت نہ پہونچی فقط تیور بدلکر چاہتی تھی کہ سر زانو پہ رکھدے کہ شمعون نے دوڑ کر چھاتی سے لگا لیا اور چھاتی سے چھاتی کا ملنا تھا اور ہر غنچہ دل کا کھلنا نہ وہ بیہوشی رہی نہ وہ نالہ فروشی سچ ہے **شعر** درد عاشق را دوا بہتر از دیدار نیست | شربت بیماری زہاد را شیرین کنید

باقی حال جو رموز عاشقی معشوقی کا باہم گذرا اوسکے بیان کو ایک دفتر چاہیئے اگر ابتدا سے انتہا تک تحریر کیا جاتو اصلی لطف داستان کا باقی نرہے اسواسطے صرف اسیقدر رکھنا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ بعد معانقہ جہانی و مباحثہ سوز

نہانی کے شمعون نے مفصل کیفیت اپنی رہائی کی قلعہ عجائب سے اور رسائی کی شاہزادہ قمر رکاب تک حرف بحرف کہہ سنائی اور کہا اگر ایسے آقاے رحم دل اور رہنماے کامل کے قدم مبارک ہاتھ نہ آتے واللہ تمہاری خاک کف پا تک دسترس ہونا محال تھا اور دستبرد پامالی چرخ کجرفتار سے بچنا دشوار اسی ضمن میں کوہ پرنیز کی لڑائی فرنگ فورٹ کی تباہی پولینڈ کے اختیارات حکیم اسقلیمون کی ملاقات جو کچھ زبان پہ آیا سب بیان کر گذرا اور ان اشعار پر اپنی گفتگو کو ختم کر دیا شعر

زمانہ تابع حکم روانش	سلاطین خاک بوس آستانش
رسوم داد و دین بنیاد کردہ	بہ داد و دین جہان آباد کردہ

لیا خاتون اور مٹیلڈا نے جو شاہزادہ بلند اقبال ستودہ خصال کی اسقدر تعریف و توصیف سنی حصول دولت قدمبوسی کے باب میں حد سے زیادہ مبالغہ کرنے لگیں یعنی اوسکے دیدار فیض آثار سے آپ بھی مشرف ہونا چاہا شمعون نے کہا بغیر استمزاج حضور انور کے میں اقرار نہیں کر سکتا کل انشاء اللہ تعالیٰ خدمت عالی میں گذارش کر کے جواب دونگا مٹیلڈا نے کہا میری طرف سے اتنا اور بھی عرض کر دینا ایک کنیز ناچیز باوجود عہد بعدلت کے ہنوز تپ مفارقت اور درد مہاجرت کے صدمہ میں گرفتار ہے گو مرض تشخیص ہو چکا اور نسخہ تجویز کر لیا گیا لیکن مریض کو اطمینان کامل نہیں ہوا اور امید شفا جیسے پہلے تھی ویسی ہی اب ہے رباعی

از درد دل خود بہ فغانم چکنم	در زندگی خویش تمام چکنم
صبر است مرا چارہ و دانند ہمہ	لیکن من بیچارہ ندارم چکنم

اتنے میں آثار سحر نمودار ہو گئے اور شمعون چپکے سے اوٹھ اپنے کمرے میں آن لیٹا جب آفتاب طلوع ہوا اور شاہزادہ خورشید انوار نے ورد و وظایف سے فراغت پا کر رفقا کو یاد فرمایا تو شمعون نے حاضر ہو کر تمام و کمال حال گذارش کیا اور لیا خاتون اور مٹیلڈا کی تمنا سمع مبارک تک پہونچا دی فرمایا جی تو ہمارا بھی اونکے دیکھنے کو بہت چاہتا ہے مگر کیا کریں یہہ محل اس قسم کی ملاقات کا ہی نہیں سو دشمن ہیں سو دوست مبادا کوئی دیکھ لے اور نتیجہ اسکا خلاف اپنی مرضی کے پیدا ہو جائے بلکہ ہماری رائے تو یہہ ہے تم لیا خاتون کو لیکر بلجیم چلے جاؤ اور مٹیلڈا کو راستہ میں ابو نشاط کے حوالہ کر دو آیندہ خدا جانے کیا افتاد پڑے اور یہہ اختیار جو آ حاصل ہے واللہ اعلم رہے یا نہیں شمعون نے عرض کیا تا بعدار تو تا دم زیست حضور کے قدموں سے جدا ہونیکا ارادہ رکھتا نہیں رہا بلجیم کا معاملہ وہ پہلے ہی غلام گذارش کر چکا ہے نہ وہاں کوئی اپنا یار ہے نہ مددگار صرف ایک مسمی شیلر کا دم نظر آتا ہے سو اتنے عرصہ دراز بعد اوسے اپنے حال سے مطلع کرنیکو جی نہیں چاہتا اگر حضور مناسب سمجھیں تو لیا خاتون کو بھی مٹیلڈا کے ہمراہ فرنگ فورٹ ہی روانہ کر دیں جب مع الخیر خیام فلک احتشام جزیرہ قائمہ کی سرحد

پہونچ جائین گے خاکسار چند روز کی رخصت حاصل کرکے بنات خود اوسے وہان سے لے آئیگا شاہزادہ نے
تہوڑی دیر تامل کرکے فرمایا خیر یون ہی سہی لیکن سوا تمہارے ہم کسی اور کو ہمراہی کیواسطے تجویز نہین کرسکتے اگر ایسا
ہی جی چاہتا ہے تو پہونچاکر پہر واپس چلے آنا شمعون نے عرض کیا بہت بہتر المامور معذور تابعدار کو کیا عذر ہے جو
حکم ہوگا بسر و چشم بجالائونگا شعر اگر بہ شمشیر سیاست مینوازی حاکمی | اگر بہ تشریف غلامی مینوازی بندہ ام | چنانچہ
دوسرے روز آدہی رات کے قریب اہل قلعہ سے پوشیدہ دونون کو بلباس مردانہ اپنے ہمراہ لے ملک الیمان کی جانب روانہ
ہوگیا اور چلتے وقت بموجب حکم شاہزادۂ عالی تبار خاص لیا خاتون کے حجرے مین آگ لگا گیا چونکہ تمام کاروبار اوس
محل کے اسیکے سپرد تہے اور بغیر اسکی اجازت کے وہان پرندہ بہی پر نہین مار سکتا تہا صبح ہوتے ہوتے تمام محل خاک سیاہ
ہوکر رہ گیا اور سوا کوئلون کے ڈہیر کے انسان اور حیوان شجر و حجر کسی شے مین بہی تمیز باقی نہین رہی جب اسٹیشو
نائب قلعہ دار کو اس امر کی اطلاع پہونچی تو گہبراکر شاہزادہ بلند اقبال کی خدمت مین دوڑا آیا اور ساری کیفیت محل
کے جل جانے کی گذارش کرکے کہنے لگا بڑے غضب کی یہہ بات ہوئی کہ اسیران شاہی بہی اوسی مین جلکر خاک سیاہ ہوگئے
اب بادشاہ کو کیا لکہا جاے اور کیونکر اپنی غفلت کا پردہ ڈالا جاے شاہزادہ نے فرمایا قضا و قدر کے روبرو تو کچہ
میرا بس چل سکتا ہے نہ بادشاہ کا صاف صاف لکہہ بہیجو اتفاقیہ محبس مین قریب آدہی رات کے آگ لگ گئی اور دونون
لونڈیان جو مدت سے اسیر تہین اوسمین جلکر رہ گئین یا زیادہ عتاب شاہی کا خیال ہو تو اتنا اور بڑہا دو ظاہرا ایسا
معلوم ہوتا ہے اونہین لونڈیون نے زیست سے تنگ ہوکر بارادۂ خودکشی محبس مین آگ لگائی ہے کیونکہ جب تک حجرات
اندرونی جلتے رہے کچہ شور و غل کی آواز نہین آئی جب وہ بالکل مسمار ہوچکے اور فرو زبانۂ آتش کے اظہار ربانی الضمیر مین
کوشش کرنی شروع کی تو سواے اسکے کہ آب تدبیر سے اوسے ٹہنڈا کیا جاے اور سوختگان بند بلا کی نعشون کو نکلواکے
پہنکوا دیا جاے اور کوئی حکمت عملی نہ کام آسکی اور اے اسٹیشو فی الواقع اس جرم کی ترکیب بہی وہی دونون لونڈیان
ہوئی ہین ورنہ کیا مجرمین مین سے نکل آنا یا شور و غل مچا دینا ممکن نہین تہا بلکہ مین جانتا ہون داروغہ محبس بہی
مثل تمہارے اخیر ہی مین اس حادثہ سے مطلع ہوا ہے جسکے باعث اوسکا کچہ قابو تو چل نہ سکا مارے شرم کے یا بہاگ گیا
یا اوسی جلتی ہوئی آگ مین کود پڑا اسیہ تقریر شاہزادۂ عالیقدر کی سنکر عبد بن مجید وغیرہ مصاحب بہی جو اوسوقت
خدمت فیضدرجت مین حاضر تہے اسی کلام کی تائید کرنے لگے حتی کہ تمام اہل قلعہ کے یہہ بہی امر ذہن نشین ہوگیا کہ

اسیطرح کنگ نرزیرہ والی ملک پولینڈ کو لکھہ بہیجا گیا ایسے ہی موقع پر کسی نے کہا ہے

مثنوی

باہستگی کار عالم برآید	کہ در کار گرمی نیاید بکار	چراغ ار بگرمی نیفروختی	نہ خود را نہ پروانہ را سوختی
شکیب آورد بندہا را کلید	شکیبندہ اکس پشیمان ندید		

اب شاہزادہ ثریا جاہ فلک بارگاہ کو چندے قلعہ جات کوہ ارل کے انتظام مین مشغول رکھکر دو فقرہ کنگ زلیس والی ملک فرانس کی نسبت بیان کیے جاتے ہین لکھا ہے کہ بعد کام آنے گرزیری وزیر اعظم اور جلیس سپہ سالار ملک فرانس کے (جو یکم رمضان سنہ ۵۲۱ ہجری روز چہارشنبہ کو کوہ پرنیز پہ شمعون و ابو سعید مصاحب شاہزادہ سبحان صاحبقران عالم و عالمیان کے ہاتھ سے قتل کیے گئے) کنگ زلیس والی ملک فرانس نے دو ہفتہ تک برابر بسبب ہجوم افکار و بکثرت انتشار کے خیمہ سے باہر قدم نہ نکالا اور رات دن اہل ہسپانیہ و پرتگیز کی چالاکی و بیباکی کے خیال مین کف حسرت و افسوس ملتا رہا اس عرصہ مین جسقدر بہادر اور افسران لشکر فرانسیس کیطرف سے حریف پر حملہ کرنے کے ارادہ مین گئیں سب بیکار رہے ہین اور سوا جان و مال ضایع کرنے کے کوئی صورت بہبودی کی نظر نہ آئی کیونکہ سپاہ بیدل باد شاہ کا یہ حال دیکھتا کون اور وہان سی چیز مفت مین خرچ کرنے کو جی کسکا چاہتا آخر شاہ و تمام ارکین سلطنت و عمائدین مملکت متفق ہوکر بادشاہ زلیس کی خدمت مین حاضر ہوئے اور دست گذارش کیا اگرچہ لارڈ گرزیری اور جنرل جلیس کا داغ جدائی ایسا نہیں کہ یک بیک دل سے مٹ جائے یا انکی خدمت اور خیر خواہی دفعتاً طبیعت سے بہلا دیجائے لیکن ظاہر حضور انور کو اسقدر اظہار غم و الم مناسب نہین کیونکہ اول تو ملازمین و توابعین بیدل ہوئے جاتے ہین دوم خدانخواستہ اگر دشمن کو یہ خبر پہونچیگی تو ایکطرح کا حوصلہ پیدا کریگا اور تمام ملک مین شادیانے خوشی کے بجائے گا اس سے بہتر یہ ہے کہ بادشاہ جم جاہ بدستور کار و بار سلطنت کیطرف متوجہ ہوا اور گرزیری اور جلیس کا خیال بالکل خاطر عاطر سے نکال ڈالے

مثنوی

چنین است رسم سرای سپنج	یکے زو تن آسان و دیگر برنج	جہان را چنین ست بازی بسی	ز ہر رنگ نیرنگ سازی بسی
نہ زو شادمان شد دل روزنا	نہ نومید گشتن بروز نیاز	برین و بران روز ہم بگذرد	خردمند مردم چرا غم کند

کنگ زلیس نے ایک آہ سرد سینۂ پر درد سے کہینچکر فرمایا ہرچند مین خود ان قبیح سے واقف ہوں اور چاہتا ہون کہ اسیطرح اپنے تئین اس فکر و تردد سے باز رکہون لیکن جسوقت مہمات ملکی و مالی کیطرف خیال کرتا ہون یا سپہ سال

اعداکی نسبت کوئی تدبیر سوچتا ہون فوراً کریزی یاد آجاتا ہی اور اوسکا تصور دنیا و مافیہا کا خیال دل سے مٹا دیتا ہے کیونکہ اوسکی عقل سلیم ہر ایک سختی مین کام آتی تہی اور اوسکی رسا صائب ہر ایک مشکل مین عقدہ کشائی فرماتی تہی دیکہو ابہی جس روز اعدائے نگون بخت کے ہاتہہ سے قتل ہوا ہے اس مہم خاص کی نسبت کس ثبات و وقار کے ساتہہ تم سبکے سامنے دعوی کیا تہا کہ کل علی الصباح کوئی تدبیر معقول استیصال دشمن کے باب مین اوسکے اطراف و جوانب پر غوص و تعمق کرکے گذارش کرونگا اور ایک سہل ترکیب مین انشاءاللہ تعالی ان سبکو ٹہیک کر رکہونگا لیکن افسوس موت نے فرصت ندی اور حیات مستعار نے ایک رات بہی امن و امان سے نہ گذرنے دی تاکہ اوسکے عندیہ پر وقوف حاصل ہوجاتا اور حضور اینجانب کو اسقدر غور و تامل نکرنا پڑتا ہیہات **شعر**

آب حیوان تیرہ گون شد خضر فرخ پے کجاست	خون چکید از شاخ گل باد بہاران راچہ شد

یہہ سنکر لارڈ ڈیبیجر وزیر دوم نے گذارش کیا خداوند نعمت جسوقت ١٤ اکتوبر ١٨٦٦ء روز پنجشنبہ کو قریب دو بجے رات کے متعینان خیمہ وزارت نے غلام کو کریزی کے قتل ہونے کی خبر پہونچائی ہے اور تابعدار بدحواس اوٹہہ کر دوڑا گیا ہے دہڑ اوسکا بجنسہ کرسی پر میز کیطرف جہکا ہوا پڑا تہا اور سر (جس سے خون کا فوارہ جاری تہا) ایک کاغذ پر مثل پیپرویٹ کے جما رکہا تہا مین نے جو اوس کاغذ کو اوٹہا کر دیکہا تو معلوم ہوا کہ اسی مہم کی نسبت اپنی رائے لکہہ رہا تہا لیکن ابہی دو چار ہی دفعات قایم کرنے پایا تہا کہ پیغام اجل آن پہونچا اور بغیر ختم کئے اپنے مدعا کے آپ ہی ختم ہوگیا بادشاہ نے فرمایا مضمون اون دفعات کا کیا تہا عرض کیا اگرچہ بسبب سیلان خون کے کل عبارت اچہی طرح پڑہی نہین گئی لیکن مطلب اوس تحریر کا ظاہرا یہہ سمجہہ مین آتا تہا کہ کچہہ آدمی آزمودہ کار تری کی راہ دارالسلطنت (؟)ین کی جانب بہیجے جائین تاکہ شاہزادی شنبیم کو گرفتار کرکے پرتگیز پر اپنا دخل کرلین کیونکہ بالفعل وہان مطلع صاف ہے اور سارا زور غنیم نے اسیطرف دے رکہا ہے بعد گرفتار ہوجانے شنبیم کے یا دشمن تیرہ باطن کو باج و خراج پر تصفیہ کرلینا پڑیگا یا لشکر کے دو حصے کرکے نصف پر نیز پر رکہیگا اور نصف پرتگیز کی جانب لیجائیگا یہہ دونون صورتین اپنے مفید مطلب ہین کیا معنی اگر باج و خراج دینا قبول کیا تو ہم شنبیم کی شادی کا اقرار پہلے کروالین گے اور جو لشکر کے دو حصے کرڈالے تو ہر چہار طرف سے زور دیکر علاوہ پرتگیز کے ہسپانیہ کو بہی اپنے قبضے مین لے آئینگے یہہ تقریر سنکر بادشاہ نہایت خوش ہوا اور فرمایا اسیوقت حاکم تیپونی کے نام ایک فرمان لکہا جاے کہ بلا توقف حکم کے پہونچتے ہی بارہ جہاز جنگی اپنے

گہاٹ سے دار السلطنت لزبن کی جانب روانہ کردے اور تم لوگ لشکر موجودہ مین طبل جنگی بجوا کر ہنر بران بیشۂ شجاعت کو حکم سنا دو کہ کل علی الصباح بادشاہ خود قلعہ حریف پر حملہ کرنے کا ارادہ رکہتا ہے چنانچہ اسیوقت ان دونون حکمون کی تعمیل کیگئی اور دوسرے روز علی الصباح کنگ زلیس تمام فوج کے چار حصے کرکے ہر ایک درۂ کوہ سے قلعہ پرنیز پر حملہ آور ہوا کہتے ہین چارون راستے کوہ پرنیز کے متعارف و غیر متعارف (جنکا ذکر پہلے ہوچکا ہے) ایسے تنگ اور پیچدار واقع ہوئے تہے کہ ہرگز فرانسیسی ایک ہی دفعہ سو دو سو آدمی کی جمعیت سے دشمن پر حملہ نہین کرسکتے تہے اور اہل ہسپانیہ اور پرتگیز دامن کوہ سے لیکر پہاڑ کی چوٹی تک دو طرفہ رات دن گہاٹیون مین چہپے ہوئے حریف کے منتظر بیٹہے رہتے تہے جہان دس بیس آدمی درہ کوہ مین داخل ہوئے اونہون نے سیدہا دار الآخرت کا راستہ بتا دیا بس اسیوجہ سے نہ لشکر کی کثرت کام آتی تہی نہ بہادرونکی بہادری پیش جاتی تہی آج جو فرمانروائے مالک فرانس خود صبح سے شام تک خراب ہوا اور کسی حملہ مین لشکر شاہی کو سرسبز ہوتے نہ دیکہا اوسی جگہہ گہوڑے سے اوتر پڑا اور قسم شدید کہا کر فرمایا جب تک قلعہ پرنیز کو سر نکر لونگا یا اپنا سر خاک و خون معرکہ مین نہ ملا دونگا ہرگز قدم پیچہے نہین ہٹانیکا

همه تیغ ها جنگ را برکشیم	بجنگ اندر آریم و دشمن کشیم
به بینیم تا چیست آغاز شان	برهنه شود بے گمان راز شان

یہہ کلمہ سنتے ہی تمام افسران فوج نے شرم سے گردن نیچی کرلی اور علحدہ ہو کر باہم صلاح کی جو ہو سو ہو آج رات ہی کو غنیم پر دہاوا کردیا مطلب دلی حاصل ہوگا یا جان شیرین مثل فرہاد کے اس پہاڑ پر نثار کرکے رات دنکے طعن و تشنیع سے بہی چہوٹ جائینگے

کنون گاه رزم است کین آوریم	با عدا بدین کمین آوریم
هر آنکس که مردی کند آشکار	از شه خلعت و بخشش از کردگار

یہہ مشورہ کرکے بدستور سب اپنے اپنے ماکون پر چلے گئے اور آدہی رات کے قریب یکبارگی تلوارین گہسیٹ کر بلائے بیدرمان کیطرح مختلف درہ ہاے کوہ مین گہس پڑے چونکہ حریف انکے حملے سے بے خبر تہا اور سوار ان طلیعہ کے سب کے سب خواب غفلت مین مبتلا اونکے ہوشیار ہوتے ہوتے فوج معقول ہر ایک درے مین داخل ہوگئے اور شپاشپ بجلی کی طرح تلوار چلنے لگی

مثنوے

زرخشیدن خنجر و تیغ تیز	همے جست مهتاب راه گریز
یکا یک بر خاست از هر دو کوے	زمین خاک شد خون اندر آمد بجوے
تو گفتی که ابرے بر آمد سیاه	بباریده خون اندرون رزمگاه

غرض تہوڑی دیر کے بعد دست و گریبان ہونے مین چارون طرف کشتون کے پشتے لگ گئے اور فرانسیسی بلا دغدغہ شتر بے مہار کیطرح آگے بڑہتے ہوئے چلے گئے لیکن ابہی نصف سے زیادہ راستہ طے کرنے پائے تہے کہ خدا کی قدرت سے

صبح ہوگئی اور حریف نے آگاہ ہوکر باقی راستہ کا بخوبی بندوبست کرلیا اب فرانسیسیون کی کیا مجال تھی جو آگے قدم
رکھہ سکتے یا کمند ہسپانیہ کیطرف بہ نظر طمع آنکھہ اوٹھا سکتے تیرون کی بوچھار سے ہوا کا دم بند ہوتا تھا اور یہی خیال
عالم تصور مین خانۂ زنبور کی کیفیت پیدا کرتا تھا جسنے جرأت کو کام فرما کر قدم آگے بڑھایا صورت غربال مشبک ہوکر میدان
کارزار کی خاک چھاننے لگا آخر بادشاہ نے مجبور ہوکر افسران فوج کو روک دیا اور فرمایا مفت مین جان برباد کرنے
سے کیا فائدہ ہمکو آج کی لڑائی سے بخوبی تجربہ حاصل ہوگیا کہ یہہ مہم بغیر متواتر شبخون مارے ہرگز نہین سر ہوسکتی
کیونکہ حریف بسبب تنگی راہ کے فقط تیر وکمان پہ پھولا پھرتا ہے اور تیر ہماری دانست مین رات کو مرغ بے پر سے مشابہت
رکھتا ہے خصوصاً شب تار مین اسکا وار ہو ہی نہین سکتا اور جو حریف کرے تو از سرتاپا اوسکی خطا ہے یہہ کہہ کر
اوسیجگہہ دلاوران لشکر کی کمرین کھلوادین اور تین سوار متفرق باقیماندہ ناکون پہ دوڑا کر حکم بھیجا کہ کوئی فرد بشر
ندانستہ نہنگ اجل کے مونہہ مین پانو نرکھے یعنی ناحق جوش شجاعت مین جان عزیز برباد کرنیکا ارادہ نکرے دانشمندون
نے کیا ہی کہا ہے **شعر**

ہرچند کہ تریاق بدست است ترا	زنہار کہ تا زہر ہلاہل نخوری

غرض بعد اس لڑائی کے آٹھہ سات [illegible]
برابر کنگ زلیس خبر نہوا کیونکہ وہ دن چاندنی کے تھے اور شبخون کا لطف بغیر اندھیری کے حاصل نہین ہوسکتا جب
بیسوین یا بائیسوین قمری مہینے کی ہوئی اور بہت ساحصہ رات کا گیسوے عنبرین سے ہمسری کرنے لگا بادشاہ دفعتہً
خوابیدہ کیطرح چونک اوٹھا اور ایکبارگی فوج کو آراستہ وپیراستہ کرکے سرشام سے دشمن پر آفت آسمانی کی مانند ٹوٹ
پڑا لیکن اہل ہسپانیہ بھی ایسے بیوقوف نہ تھے کہ ایکبار دھوکا کھاکر دوبارہ اوسکے فریب مین آجاتے ہر وقت مسلح ومستعد
چشم براہ وگوش بر آواز بیٹھے رہتے تھے اور چارون راستون کے تمام موڑون پر (جیسا کہ اکثر پہاڑون مین) مورچے
بنا کر سلامت کوچے تیار کر رکھے تھے جسوقت درہ مین سوار وپیادہ کی آہٹ سنی موافق اپنے دستور کے رجماً بالغیب تیرون کا
مینہہ برسانا شروع کردیا ان تیرون نے اگرچہ صفین کی صفین اوندھی کردین لیکن بقول بادشاہ زلیس کے وہ فائدہ
نہ بخشا جو حریف اپنے زعم مین سمجھے ہوئے تھا یعنی فرانسیسیون کا حملہ نہ رک سکا جو گرگئے وہ گرگئے اور جو نکل گئے وہ نکل
گئے آخرالامر آہستہ آہستہ وہ ہی نوبت پہونچگئی تیر اگر یہان میرے ہاتھہ مین اور تیر اگر یہان تیرے ہاتھہ مین جب دو لشکر
مخالفون کے اسطرح بڑھ جائین پھر کہان کا تیر اور کدہر کی کمان خاصی طرح تیغ بیدریغ چلنے لگی اور فرانسیسیون کی اس
سرے سے اوس سرے تک ٹھٹ لگ گئے لیکن اللہ رے دلیری ودلاوری اگرچہ اہل ہسپانیہ تعداد مین دسوین حصے سے بھی

کسیقدر کم تھے مگر جب تک زخمون مین چور چور نہین ہوجاتے تھے یا بیجان ہو کر زمین پر نہین گر پڑتے تھے حریف کو آگے
قدم نہین بڑہانے دیتے تھے یہانتک کہ اوسی مورچہ پر صبح ہو گئی اور روشنی کے پہیلتے ہی لشکر ہسپانیہ جھٹ پٹ دوسرے
موڑ کے مورچے کو لیکر پہر اپنے اوہنین شکنڈ ورن پر آگیا یعنی آب پیکان تیر سے تمام درہ کوہ کو بہر دیا اور گویا
ایک دیوار آہنی اپنے آگے بنا کر کھڑی کر لی فرانسیسیون نے ایک ہی مورچہ کا قبضہ مین آجانا غنیمت سمجھا اور شل سابق
رات کے انتظار مین پہر وہین کے وہین ٹھٹک رہے کہتے ہین اسیطرح کنگ زلیس دن کو آرام کرتا تہا اور رات کو حملہ
کر کے ایک یا دو مورچے اپنے قبضہ مین لے آتا تہا حتی کہ رفتہ رفتہ تمام مورچونکو فتح کر کے ۸ نومبر ۱۸۶۶ء روز
دوشنبہ کو کہ ستائیسوین رمضان المبارک کی تہی خاص زنا درہ طے کر گیا باقی مورچے دوسرے ناکون کے اہل ہسپانیہ
و پرتگیز کو اپنے آپ چھوڑ دینے پڑے کیونکہ جب ایک طرف کی آمد و رفت جاری ہو گئی پہر دوسرے راستون کے روکنے
سے کیا فائدہ تہا بلکہ خوف یہہ تہا کہ مبادا دشمن دونون طرف سے گہیر کر بیچ مین دبالے اور عرصہ حیات کا تنگ ہو جائے
غرض تمام لشکر فرانسیس کا مظفر و منصور اوسی دن پہاڑ کی چوٹی پر پہونچ گیا اور طرفین سے صف آرائی ہو کر خاص
قلعہ پرنیز کے میدان مین جنگ مغلوبہ ہونے لگی اگرچہ اس لڑائی مین بہی لشکر ہسپانیہ و پرتگیز نے کوئی دقیقہ کوشش
و جانفشانی کا اپنی طرف سے فروگذاشت نہین کیا لیکن بسبب اسکے کہ فرانسیسی متواتر لڑائیون مین فتحیاب ہو چکے
تھے اور یہہ نصف سے زیادہ مختلف مقابلون مین کام آچکے تھے مردانہ وار میدان کارزار مین قدم نہ جما سکے
یعنی غروب آفتاب سے پہلے پہلے گہبرا کر پیٹھ دکہا گئے اور قلعہ مین گہستے ہی چارون طرف کے دروازے بند کر لیے کنگ
ولیبورن والی ملک پرتگیز نے اسقدر افسران فوج کو سراسیمہ و بدحواس دیکھکر اوسیوقت چارلس فرمانروائے ملک
ہسپانیہ سے تخلیہ کیا اور کہا یہہ تو ظاہر ہے کہ اب ہم لوگ بسبب کمی سپاہ کے کسیطرح فرانسیسیون سے مقابلہ کرنیکے
قابل نہین رہے لیکن قرار و قرار اور صلح و جنگ کی نسبت بہی کوئی بات سمجھ مین نہین آتی آپنے بجائے خود اس معاملہ
مین کیا تجویز کیا ہے چارلس نے جواب دیا میرے خیال مین تو یون آتا ہے کہ بالفعل برائے چندے حریف سے مہلت طلب
کر کے روسائے ملک کو جمع کیا جائے اور اونکی معرفت رعایائے صوبہ جات کیٹلونیا وغیرہ سے کسی شرط خاص پر مدد
مانگی جائے اگر موافق ہماری خواہش کے رعیت نے مدد دینے کا اقرار کر لیا تب تو کچھ اندیشہ کا مقام نہین اور جو نہین
تو پہر دیکہا جائیگا اور جو افتاد پڑیگی اوٹہائی جائیگی رباعی | بجز رضا بقضائے خدائی شاید | بغیر صبر بوقت بلائی شاید

از انچه رفت قلم سرکش دگر نه بپا | برون رواز خطا وگر ترا نمی شاید

ڈیلیورن نے کہا بیشک سوا اسکے اور کوئی صورت تو ظاہرا ملک و مال بچنے کی نظر نہین آتی اور اپنی رعیت سے مدد لے لینا کچھہ عیب کی بات بہی نہین ہے لیکن جہانتک ممکن ہو جلدی کیجئے اور وقت کو ہاتھہ سے نہ دیجئے کیونکہ اگر خدانخواستہ صبح ہوتے ہوتے پہر لڑائی ٹہن گئی تو تمام سپاہ ہتہیار کہول کہول کے آپکے آگے رکہہ دیگی اور ہم سے پشم بہی کندہ نہو سکے گی یہہ سنکر جابر نے فوراً اراکین سلطنت کو جمع کیا اور اپنا منشاء دلی ظاہر کرکے اوسیوقت ایک شخص ہوشیار سا کنگ زلیس کی خدمت مین روانہ فرمایا وہ تو پہلے ہی قسم شدید کہا چکا تہا پیغام سنتے ہی صاف کہلا بہیجا اگر آپکو مہلت درکار ہے تو بسم اللہ قلعہ خالی کر دیجئے ایک دن کی جگہہ دو دن کی مہلت لے لیجئے اور جو نہین تو یہہ ہی گو یہہ ہی میدان ہے دلاورن کا زور بازو دیکہا جائیگا آج نہین کل خالی ہو جائیگا **مثنوی** به بینی تو پیکار مردان کنون | اشود دشت یکسر چو دریای خون | ز پولاد پوشان لشکر شکن | به لرزد تن کوه بر خویشتن

چونکہ بادشاہان پرتگیز و ہسپانیہ ایسے کلہ سخت کا بغیر ہونے لشکر و سپاہ کے کسیطرح جواب نہ دے سکتے تہے مجبور دوسرے دن قلعہ پرتیز کو خالی کرکے پہلے ہی سے شہر جیکا کی جانب اوتر گئے اور موافق اپنی تجویز کے رعایا اطراف و جوانب کو جمع کرکے مہم معلومہ کی نسبت صلاح و مشورہ کرنے لگے اب کنگ زلیس کو ٹہنڈک پڑی اور بدلجمعی تمام قلعہ حریف پر قبضہ کرکے عیش و نشاط کیطرف مشغول ہوا لیکن یہہ چرخ کجرفتار کب کسیکو چین سے بیٹھنے دیتا ہے ابہی دو دن بہی خیریت سے نہ گذرنے پائے تہے کہ قضا عند اللہ شاہزادہ نیچرسن کے مصاحب اپنے آقا کو ڈہونڈہتے ڈہونڈہتے خاص کوہ پرتیز پر جا پہونچے اور بادشاہ کی خدمت مین حاضر ہو کر تمام و کمال حال شاہزادہ کے غائب ہو جانیکا کہہ سنایا یعنی عرض کیا خداوند نعمت ہم لوگ مدت سے شاہزادہ عالی تبار کے ہمراہ بتقریب شکار کوہ واسگس پر مقیم تہے اور رات دن مفصل اخبار بادشاہان پرتگیز و ہسپانیہ کی شکست کہانے کے سنا کرتے تہے نہین معلوم کیا سبب دفعتاً ایک روز ذکہ شاید چبلیسوین اکتوبر کی تہی قریب غروب آفتاب کے وکٹورس نے شکارگاہ کیطرف سے آنکر بیان کیا کہ شاہزادہ بعد دو پہر کے ایک خبر پرشش مہم پرتیز کی بابت سنکر تن تنہا پیرس کی جانب تشریف لیگیا تم سب کی نسبت حکم ہے کہ اسیوقت بلا توقف دار السلطنت کو کوچ کر جاؤ ہم یہہ حکم سنتے ہی تمام بہیر و بنگاہ اپنے ہمراہ لے یلغار پیرس کو چلے آئے وہان پہونچکر شاہزادہ بلند بارگاہ کا کہین نام و نشان بہی نہ پایا اور نہ کسی جگہہ راستہ ہی مین متردد دین کی زبانی کوئی خبر سننے مین آئی غرض

یہہ خیال گذرا کہ شاید حضور انور براہ راست کوہ پہ نیز پر تشریف لے گئے ہوں اسواسطے سراسیمہ سجناح استعجال اسطرف
کو چلے آئے مگر یہان بہی نہ کہین راستہ مین قدمبوسی حاصل ہوئی نہ اس جگہہ دیدار نصیب ہوا اب ہم اپنی پریشانی
اور سرگردانی کا کچہہ حال گذارش نہین کر سکتے نہ ولین اتنی تاب ہے کہ جدائی کے صدمے اوٹہا سکین نہ ہاتہہ پاؤن مین اسقدر
طاقت ہے کہ رات دن کوہ و بیابان کی خاک چہانتے پہرین رباعی

مجروح سینہ ایم و نداریم مرہمے ‖ چون شمع سوختہ رشتہ جانم ز تاب لب	ما تنہا سے نا بسوخت زہجران ہمہ شب
	وز سوز سینہ نیست امانم زدن دمے

یہہ خبر وحشت اثر سنتے ہی بادشاہ نے ایک آہ جگر گداز سینہ سوزان سے کہینچکر فرمایا ابہی گریزی ویلیس کا
زخم جدائی اچہی طرح بہرنے نہین پایا تہا کہ فلک بد باطن نے ایک اور نشتر غم دل مجروح مین چبہو کر لہو کا دریا
آنکہون سے بہا دیا شعر | نغان زین چرخ دولابے کہ ہر روز | بہ چاہے افگند ماہے شب افروزے | یہہ کہکر حکم دیا
کہ جب تک غنیم صلح و جنگ کی نسبت باہم شورہ کرکے کچہہ جواب نہ دے لارڈ ڈیبیچر یہان کا بندوبست کرے اور آپ
اوسیوقت شاہزادہ کی تلاش مین دارالسلطنت کیطرف روانہ ہوگیا کہتے ہین بادشاہ کے پہونچتے پہونچتے تمام شہر
پیرس مین ہر کہ و مہ کی زبان پر مفصل قصہ الیمان کا جاری ہوچکا تہا یعنی ہر خاص و عام مین یہہ مشہور ہوگیا تہا
کہ شاہزادہ فیچرسن نے شکار کہیلنے کیلئے کوہ واسگس سے بخواست قیم فرنگ فوریہ کیطرف جا الیمان کی سلطنت کا
کام تمام کیا اور صرف ایک یا دو روز تخت سلطنت پر جلوس فرماکر خاص بادشاہ الیمان کے کسی ملازم کو سارا ملک
مال بخشدیا یہہ سنکر ولیس کو اور بہی زیادہ تعجب پیدا ہوا کیونکہ بغیر فوج و لشکر کے اسقدر وسیع ملک ایسے جلدی نہ
شاہزادہ کے ہاتہہ سے فتح ہونا سمجہہ مین آتا تہا نہ فتح کرکے دوسرے کو بلاوجہ بخشدینا عقل تسلیم کرسکتی تہی اسلئے مجبور
ستر ہوین نومبر ۱۸۶۶ء روز چارشنبہ کو چند مخبر واسطے انکشاف حال کے الیمان کی جانب روانہ فرمائے اور آپ اسی
فکر مین پڑا کہ بعد طے کرلینے ان تمام جہگڑون کے شاہزادہ کدہر غائب ہوگیا چونکہ بالفعل صحیح خبر شاہزادہ
فیچرسن کی کسیطرح بادشاہ تک نہین پہونچ سکتی اسلئے اس قصہ کو یہین چہوڑ کر
تہوڑا سا حال شاہزادہ فایرہل کا بیان کیا جاتا ہے پہلے گذارش ہوچکا ہے کہ جب قتل
ہوچکے کنگ ریوینجر اور جرنیل ویلکینو کے لارڈ فیبیو یعنی وزیر اعظم ملک الیمان شاہزادہ فایرہل کو مصلحتاً
سو تحانہ کی راہ قلعہ معلی سے باہر نکال لے گیا کیونکہ جب ویلکینو سا بہادر اور جوانمرد آدمی اسطرح کتے کی موت مارا گیا

تو فایربل سے (جو اپنا ایک ہاتہہ پہلے ہی دشمن کی نظر کر چکا تہا) کب امید ہوسکتی تہی کہ یہہ اپنے باپ کا عوض لے سکیگا یا حریف سے مقابلہ مین عہدہ برآ ہوسکیگا پہر ناحق اوسکی بہی جان برباد کروانے اور ملک الیمان کے بے چراغ کردینے سے کیا حاصل تہا

کوکب بخت چو طالع شود از اوج مراد	آنچہ مقصود بود زود میسر گردد
مدد طالع اگر نیست منجمان خود را	اگر از سوے بحر نحی برگردد

غرض انہین خیالات سے وزیر الیمان شاہزادہ فایربل کو اپنے ہمراہ لے شہر کے باہر ایک گانون مین کسی زمیندار کے گہر جا چہپا اور بجاے خود سپاہ کے گانٹہنے کی تجویزین کرنے لگا لیکن جب یہہ سنا کہ تمام افسران فوج نے ہتہیار رکہو ڈالے اور برضا و رغبت نذرین دکہا کر خلوص دل سے فرانسیسیون کی متابعت قبول کرلی تو اپنی اس تدبیر کو محض فضول سمجہکر اوسی روز کہ چوتہی ماہ نومبر کی تہی مع شاہزادہ فایربل شہر برلن دار السلطنت صوبہ پرشیا متعلقہ ملک الیمان کی جانب روانہ ہوگیا **راوی کہتا ہی** یہہ پرشیا وہی صوبہ ہے جو ملک الیمان کے شمالی حصون مین بیان کیا گیا ہے اور بعد قتل اسمعیل ترک قوی باز و کے ایڈورڈ کو دیدیا گیا ہے اسکے شمال مین صوبہ ہنوور ہے جہان پرنس لارڈم شاہزادہ فایربل کا ہم جدی چچا حکومت کرتا ہے اور اپنے تئین سلطنت جرمن کا مستحق سمجہتا ہی اتفاقیہ جس روز فایربل اور فیتبولا دار السلطنت پرشیا مین پہونچے ہین اوس سے ایک روز پیشتر پرنس لارڈم کچہہ اخبارات الیمان سنکر برلن مین داخل ہوچکا تہا اور ایڈورڈ سے زنگ فورٹ کی نسبت گفتگو کر رہا تہا دفعتًا ہو عین بر سر موقع فایربل جا پہونچا دونون کے حوصلے پست ہوگئے اور کچہہ ایسا ایک دوسرے کے لحاظ اور دباؤ نے اثر پیدا کیا کہ سوے متابعت قبول کرلینے کے مطلق سرتابی کی جرأت نکرسکے لیکن ہان جب زنگ فورٹ کی نسبت گفتگو شروع ہوئی تو ایڈورڈ نے اس خیال سے کہ مبادا میری نئی سلطنت مین کسی قسم کا فتور واقع ہوجائے براے چندے صلح کی صلاح دی اور پرنس لارڈم نے فساد نیت کے باعث قبول باج و خراج کی تجویز بتائی اور کہا **مثنوی**

ہمی تا برآید بہ تدبیر کار	مدارائے دشمن بہ از کارزار	چو نتوان عدو را بقوت شکست
نخواہی کہ باشد زخصمت گزند	بہ تعویذ احسان زبانش ببند	بہ نعمت باید در فتنہ بست

شاہزادہ نے یہہ تقریر سنکر فیتبولا کیطرف دیکہا اور فرمایا تیری اسمین کیا راے ہے اوسنے عرض کیا خداوند نعمت صلح کا ہونا تو منحصر ہے طرفین کی رضامندی پر اور رضامندی طرفین کی اوس حالت مین ہوسکتی ہے کہ دونون فریق ہم پلہ ہون یا ایک کو دوسرے پر مدت دراز تک غلبہ نہ حاصل ہوسکے رہا باج و خراج پر تصفیہ کرلینا یہہ صرف فریق غالب کے اختیار مین ہے مگر یہہ بہی اوسی حالت

مین ہوسکتا ہے کہ غنیم کو فتح و شکست کے باب مین کچھہ تذبذب ہو نہ کہ غنیم سارا ملک دبا بیٹھے اور ہم اوس سے کہین
کہ آپ اسمین سے ایک حصہ لیکر باقی ہمارے واسطے چھوڑ دیجیے یہہ تو وہ ہی مثل ہوئی **شعر**

چہ خوش گفت است سعدی در زلیخا | الا یا ایہا الساقی ادر کاسا و ناولہا

علاوہ ازین ہمکو چاہیے کہ بادشاہ
کے بدلا لینے اور ملک جرمن کی بدنامی دور کرنے کی فکر کرین نہ کہ اولٹا حریف کی خوشامد کرنے کا دل مین ارادہ کرین
غرض غلام کی سوا اسکے ہرگز راے نہین کہ تیغ بیدریغ میان سے کھینچی جائے اور خون عدو سے خاک معرکہ کا غازہ
تیار کرکے غازیان لشکر کے چہرون پر لگایا جاے **قطعہ**

از سر گذشتہ پا بمیدان نہ و ببین | گوے مراد در خم چوگان آرزو
خواہی کہ بخت رو نماید بکام دل | با دشمنان بہ معرکہ با خصم رو برو

البتہ یہہ امر تجویز طلب رہ گیا کہ کس طریقہ
سے دشمن پر حملہ کرنا ہمارے حق مین مفید پڑیگا کیونکہ اول تو حریف نے حضور کے خوف سے بوجہ احسن سرحدات کا حفظ
کر لیا ہوگا (خصوصاً سرحد پروشیا کا) دوم تمام سپاہ الیمان جو بخوبی ہماری حرب و ضرب سے آگاہ ہے بجان و
دل غنیم کی متابعت قبول کر چکی ہے اب وہ اس خیال سے کہ مبادا بعد فتح شاہزادۂ عالی تبار کے ہمکو ہماری بیکرامی
کی سزا دیجا کسی طرح اہل جرمن کا غالب ہونا جایز نہین رکھین گے یعنی خوب دل کھول کھول کے لڑین گے اور جہانتک
ممکن ہوگا مردی و مردانگی کے جوہر دکھائین گے سوم ڈینمارک و ہولینڈ و بلجیم یہہ تینون ہمارے دشمن ہین اور
پروشیا و ہنوور ان دونون صوبون مین ساٹھہ ہزار سے زیادہ فوج نہین معلوم ہوتی کیونکہ یہہ لوگ اسیقدر
سپاہ رکھنے کے بادشاہ جم جاہ کی طرف سے مجاز تھے پس ایسی صورتون مین البتہ یکایک تدبیر کا سمجھہ مین آنا نا
دشوار ہے اور حریف پر حملہ کر بیٹھنا از بس محال **شعر**

من و غم زین سپس خود ہمہ کس میداند | کہ دل خود تو لیلی ز ین محال آمد

یہہ سنکر سبنے گردن نیچی کرلی اور تھوڑی دیر بعد اوسی حالت سکوت مین مجلس برخاست ہوگئی جب شاہزادہ تنہا رہ گیا
تو فینیبولا نے گذارش کیا جناب عالی لارڈم اور ایڈورڈ کی تقریر صاف فساد نیت پر دلالت کرتی ہے اب ان سے
میری دانست مین ہرگز کسی معاملہ مین صلاح و مشورہ نہ لینا چاہیے ورنہ یہہ ایسی ہی اولٹی تدبیرین بتائین گے
جنسے خواہ مخواہ دشمن کی خوشامد کرنی پڑے اور انجام کار پروشیا بھی ہاتھہ سے جاتا رہے فایرل نے کہا مجہے رہ
رہ کر اسبات کا خیال آتا ہے کہ باوجود اسقدر اتحاد اور دوستی کے فرانسیسیون سے کیونکر یہہ حرکت نا شایستہ
خلاف آئین ملک داری ظہور مین آئی فینیبولا نے عرض کیا ظاہرا ایسا سمجھہ مین آتا ہے کہ وہ صلحنامہ جو ۱۸۵۰ء مین

طرفین سے دستخط کروائے گئے تھے دوامی نہین سمجھا گیا اور اوسکے دوامی نہ سمجھنے کے باعث فی الحقیقت کنگ ازلیس کو
ہماری طرف سے غافل ہوجانا نہین چاہیے تھا خصوصاً ایسے وقت مین کہ اوسنے تمام اپنی فوج سمیٹکر کوہ وگس
پر یعنی الپس پر جمع کی اور فرانسیس بالکل خالی رہ جائے چنانچہ اسی واسطے مدت دراز تک شاہزادہ فیچرسن کو شکار کے
بہانے کوہ واسگس پر متعین رکھا اور جب دیکھا کہ اہل ہسپانیہ کا حد سے زیادہ غلبہ بڑھ گیا ہے (جیسا کہ اخبار آ
ماہ گذشتہ سے ثابت ہوچکا ہے) تو ایک تدبیر ہماسے سے آلیان کو دبا کر ہماری طرف سے اطمینان حاصل کرلیا
اور ہم اپنی غفلت کے سبب بیہوش دیکھتے رہ گئے اب یقین ہے کہ بعد فیصلہ ہسپانیہ کے پروشیا کا بھی قصد کرے
اور نفاق باہمی کے باعث ہم یہان بھی ہاتھ ملتے رہ جاوین شاہزادہ نے فرمایا جب صلح و جنگ اور قبول باج وخراج
ان تینون مین سے کوئی بھی امر تیرے پسند خاطر نہین تو پھر کیا کیا جائیگا اور کیونکر ہمارے دل کے پھپولے جو
دشمن کیطرف سے پڑے ہوے ہین پھوٹین گے جواب دیا غلام جنگ و جدل کو تو منع نہین کرتا لیکن صرف یہہ چاہتا ہے کہ
اسمین تھوڑی سی فوج مین دشمن کی سرکوبی بھی ہوجائے فرنگ فورٹ بھی نکل آئے اور ملک کے انتظام مین بھی کسیطرح
کا خلل نہ پڑے فرمایا وہ کیا تدبیر ہے عرض کیا میری دانست مین بالفعل فرانس پر حملہ کرنا چاہیے کیونکہ وہ آجکل بالکل
خالی پڑا ہے اور بادشاہ ہمہ تن صمیم پرتگیز کیطرف متوجہ ہے اگر تقدیر نے موافق تدبیر کے حکم دیا تو یقینی ہماری چڑھائی
کی خبر سنکر ہسپانی اور پرتگالی ادہر سے زور لگاوینگے اور ازلیس کو مجبور سوا صلح کر لینے یا ملک خالی کر دینے
کے کوئی علاج نہ بن پڑے گا جب فرانسیس ہاتھ آگیا تو آلیان کا چھڑا لینا کونسی بڑی بات ہے اور جو بالفرض محال کچھ
وقت بھی پڑی تو ہسپانیہ اور پرتگیز اوسیوقت مدد دینے کو تیار ہوجاوینگے شاہزادہ نے فرمایا اس صورت مین پروشیا
کسکے حوالے کیا جائے کیونکہ فوج تو ساٹھ ہزار سے زیادہ ہے نہین اور دشمن چارون طرف سے ٹوٹے پڑتے ہین
یعنی شمال مین ڈنمارک مونہہ کھولے بیٹھا ہے مغرب مین ہولینڈ اور بلجیم دانت پیس رہے ہین جنوب مین فیچرسن زبان
چاٹتا ہوگا اور رائیڈ وڈ اور لارڈ م کا تو کچھ کہنا ہی نہین یہہ تو گویا گھر ہی مین موجود ہین فیبولا نے کہا میرا ارادہ یہہ
ہے صرف چھ ہزار آدمی انتظام ملک کیواسطے چھوڑکر فوج کے تین حصہ کر ڈالون جنمین سے دس ہزار آدمی سرحد ڈنمارک
پر موجود رہین بیس ہزار سرحد آلیان پر اور باقی چوبیس ہزار اپنے ہمراہ لیکر پہلے ہی ہولینڈ و بلجیم سے لگا لگا دون
کیونکہ یہہ دونون ہمیشہ فرانسیس ہی کے بدولت اوچھلا کرتے ہین اور فرانسیس آجکل مدد دے نہین سکتا رہ گئے

آپ ایڈورڈ اور لارڈ ڈم کی فکر انہیں سے ایک کو آسٹریا بھیجا اور ایک کو پولینڈ تاکہ فرمانروایان ملک آسٹریا
و پولینڈ سے مفصل حال الیمان کا بیان کرکے امداد کی درخواست کریں اگر انہیں سے کیفیہ مدد دینے کا وعدہ کر لیا
نعوالمراد ورنہ بالفعل ایک طور کا عذر تو دور ہو جائیگا **شعر** بیا تا یک زمان امروز خوش باشیم در خاطر
کہ در عالم نمیماند کسے احوال فردا را ۔ اس تدبیر کو سنکر فائرہل نہایت خوش ہوا اور دوسرے دن سے دوق را
فیبیولا کے لشکر کشی کا انتظام کرنے لگا جب فوج جا بجا سرحدات پر تقسیم ہوگئی اور لارڈ ڈم اور ایڈورڈ دونون
ملک آسٹریا اور پولینڈ کیطرف روانہ کر لیا تو آپ چوبیس ہزار سوار جرار اپنے ہمراہ لیکے ۱۷ نومبر ۸۶۶ء روز
چہارشنبہ کو مع وزیر اعظم ملک ہولینڈ کی جانب کوچ فرمایا ہنوز دریاے راکین کو جو بعض بعض مقام پر سرحد ہو
کو پروشیا سے جدا کرتا ہے عبور نہین کیا تھا کہ فوج کے دو ٹکڑے کرکے بارہ ہزار کی جمعیت سے آپ بلجیم پر حملہ کیا
اور بارہ ہزار سوار لارڈ فیبیولا کی ہمراہی مین واسطے سرکوبی حاکم ہولینڈ کے روانہ فرمائے (یہان اسبات کا بیان
کر دینا بھی ضرور چاہیئے) کہ ان دونون ملکون مین ہنری دوم سر جان واٹرلو کا چھوٹا بیٹا جسکا ذکر پہلے شمعون
کی زبانی ہو چکا ہے سلطنت کرتا تھا مگر ابھی چند روز کا عرصہ گذرا کہ اوسنے چالیس برس حکومت کرنے کے بعد لاولد
اس سرائے فانی سے کوچ کیا اور بجاے اوسکے سر جان جیمس اوسکا چھوٹا بھتیجا تخت سلطنت پر بٹھایا گیا یہ شخص اگرچہ
بسبب قرابت قریبہ کے سلطنت بلجیم کا مستحق ضرور تھا لیکن قابلیت سلطنت کرنے کی نہین رکھتا تھا کیونکہ اسکی تمامی
ہمت عیاشی اور مے نوشی پر مصروف تھی اور حرص و بخل و ظلم و تعدی جو جو بری خصلتین ہین ساری اسمین پائی
جاتی تھین بلکہ شاید ناظرین کو بھی یاد ہوگا شمعون کے ساتھ اسنے کیا کیا سلوک کیے ہین جبکہ اپنے بڑے بھائی
کو کس خوبصورتی سے زہر دیکر نبٹایا ہے ہر دو ملک کے باشندے اسکی کیسی کیسی تعریفین کرتے تھے ترکہ پدری کا
دخل و خرچ اسنے کس دانائی کے ساتھ باندہ رکھا تھا لیکن خاندان واٹرلو مین سے چونکہ سوا اسکے کوئی شخص باقی
نہین رہا تھا مجبور اسیکی سنگ متابعت سبکو اپنا اپنا سر پھوڑنا پڑا اب بھی اگر جیمس اپنی عادتون کے سنوارنے مین کوشش
کرتا اور اس نعمت غیر مترقبہ کی تھوڑی بہت قدر کرتا تو کچھ مشکل بات نہ تھی لیکن اوسنے برخلاف اسکے تخت پر بیٹھتے
ہی مے نوشی و عیاشی تو درکنار تمام ارکین سلطنت کو معزول کرکے اپنے یاران ہم پیالہ و ہم نوالہ کو اونکی جگہ مقرر
کر دیا اور ہولینڈ کی حکومت اپنے ایک رفیق خانہ زاد فرنانامی کے نامزد کردی اس صورت مین جیسا کچھ انتظام

ملک کا ہوا ہوگا یا سپاہ و رعیت نے آرام پایا ہوگا وہ ظاہر ہی ہے لکھنے سے کیا فائدہ بقول شخصے **قطعہ**

زبوم شوم توقع مدار یمن ہما ۔ طمع مدار کہ گنجشک فعل باز کند
چنین کہ پایہ سفلس بلند شد عجبی ۔ کہ دست فتنہ بہر جانبے دراز کند

قصہ مختصر جب لارڈ فینبولا نے بموجب حکم شاہزادہ فایڑل کے ہولینڈ پر حملہ کیا ہے تو ورنا اوس جگہہ کا گورنر مقرر ہو چکا تھا اور شہر المیسٹرڈم مین جو دریاے ایمسٹل پر ملک کے مغربی جانب سمندر کے قریب واقع ہے قیام پذیر تھا فینبولا تو وہان کے حالات سے بخوبی واقف ہی تھا چپکے ہی سے رات کے وقت گرونلو مین ہوکر نکلا ایک شہر اوجیم متعلقہ قسمت گولڈرلینڈ پر جا پڑا کیونکہ یہان بلحاظ سرحد جرمن کے بہت بڑا میگزین غنیم نے جمع کر رکھا تہا اتفاقیہ او سیوقت وہان میجر ریٹیم افسر سپاہ ملک ہولینڈ بہی بتقریب دورہ ایک ہزار سوار کی جمعیت سے آنکلا اور بغیر ارادہ دفعتاً دونون فوجون کا باہم مقابلہ ہوگیا اگرچہ ریٹیم مدت مدید سے اسی ساعت سعید کا منتظر تہا اور دن رات درگاہ قاضی الحاجات مین یہی مناجات کرتا رہتا تہا خداوندا مجہے اس غلام نابکار ورنا کی متابعت سے کہین نجات نصیب ہو مگر چونکہ ایسے موقع پر پہلوتہی کرجانے مین اپنے جوہر ذاتی کو بٹہ لگتا تہا اور ہم چشمون کے روبرو سبکی حاصل ہوتی طوعاً وکرہاً اپنے ہزار سوارونکے چار ٹولیان بنا چارون طرف سے لشکر غنیم کو گہیر کر کہڑا ہوگیا ریٹیم تو اپنے دل مین یہہ سمجہا کہ شاید دشمن ہماری فوج کو پہیلا ہوا دیکہکر کثرت سپاہ کے خیال سے تو جم کا محاصرہ چہوڑ جائے اور فینبولا نے اونکا متفرق ہوجانا ہی اپنے حق مین بہتر جانا کیونکہ جب ایک ہزار سوار کے چار پرے کردئے گئے تو صرف ڈہائی ڈہائی سو رہ گئے اب اونکا چہین لینا کونسا مشکل تہا فوراً اپنے لشکر کا جو مثل قلعہ باندہ یکبارگی چارون طرف سے ہلنے کا حکم دیدیا بس ادہر ہلے کا حکم سنانا تہا اودہر سوارون کا آپسمین غٹ پٹ ہوجانا کہ مدتون سے کند ہاتھ ہی تیغ بید ریغ ہر ایک کی مزاج پرسی کرنے لگی اور کرنا سے سر و تن مین جدائی دیکہکر ستم زدون کیطرح ٹہنڈی ٹہنڈی سانسین بہرنے **مثنوی**

ز نالیدن کوس با کرناے ۔ ہمین آسمان اندر آمد ز جاے
دل چرخ گردان ہمہ چاک شد ۔ ہمہ کام خورشید بر خاک شد
ز گرد سواران ہوا بست میغ ۔ چو برق درخشندہ پولاد تیغ
بہارا تو گفتی ہمی بر فروخت ۔ چو الماس روے زمین بر فروخت
بمغز اندرون بانگ فولاد سخت ۔ ز ابر اندرون آتش و باد خواست
و لشکر یکجا شدہ سخت کوش ۔ بگردون در افتاد بانگ خروش

اسیطرح تہوڑی دیر جو معرکہ کارزار گرم رہا ضعف سے زیادہ لشکر ہولینڈ ٹہنڈا ہوگیا اور بد دل دلاورون کے تہر تہر خوف سے کانپنے لگے یہہ ماجرا دیکہکر مجبور ریٹیم نے

پیچھے ہٹنے کا بگل کرادیا اور سبکو دوبارہ ایک میدان مین جمع کرکے جنگ و فرار کی نسبت اندیشہ کرنے لگا لیکن قبیدولا ایک آزمودہ کار آدمی تہا بہلا یہہ اونہین کب جانے دیتا تہا فوراً تعاقب کرکے سبکو گھیر لیا اور کہا یا جان شیرین تیغ آبدار کی نذر کردیا ہتہیارون کا ایک جگہہ ڈہیر لگاکر جہان جی چاہے اپنا کالا مونہہ کرجاو رینیم یہہ تقریر سنتے ہی قلب گاہ سے باہر نکل آیا اور غصے سے لال ہوکر کہنے لگا صرف کثرت کے زعم پر بکتا ہے ایسا بیہودہ کلمہ زبان سے نکال بیٹھنا کچھہ جوانمردی مین داخل نہین ہے اور نہ ایک شیر ژیان کو نرغہ مین گھیر کر گرفتار کرلینے سے آدمی شجاع کہلا سکتا ہے ہان اگر کوئی نشان جوانمردی رکھتا ہے تو میدان کارزار مین آکر زبان تیغ سے ہتہیارون کا سوال کرے اور دیکھے کس برش کے ساتھہ اوسکا جواب دیا جاتا ہے **مثنوی**

ہر آنکس کہ پیش من آید بہ کین | زمانہ بدو در نوردد زمین

اگر تیغ مارہ بہ ہیند بہ جنگ | بدرد دل شیر و چہرہ پلنگ

یہہ سنکر ہوریو گردنکش رسالہ اول کا افسر برق جہندہ کیطرح گھوڑا چمکاکر رینیم پر آن پڑا اور کہا بس زبان روک اور اپنے گور و کفن کا سامان کر **مثنوی**

مشو غرہ زآب و ہنرہای خویش | نگہدار بر جایگہ پای خویش

چو چشمہ بر ژرف دریا روی | بدیوانگی ماند این داوری

ہم آورد خود ہم چو خود برگزین | بخیرہ میارای تندی برین

یہہ کہکر ایک ایسا نیزہ اوسکے سینہ پر کینہ پر لگایا کہ دونو پاؤن رینیم کے رکاب مین سے نکل گئے اور نوک پیکان زرہ کو چھید کر جوشن تک پہونچ گئی لیکن گھوڑا اپنے ہٹ کے فوراً اس وار کو بچا گیا اور رینیم بدستور پشت زین پر سنبھل کے ہو بیٹھا اتنے مین ہوریو نے دوسرا ہاتہہ ماتھے کی چوٹ کا چھوڑا (جسے ٹہنک کہتے ہین) اگرچہ یہہ بہی گردن چرانے کے باعث ادہر ہوکر خالی نکل گیا لیکن اوسکا خود طرہ کے سبب جو واسطے نشان افسری کے لگایا گیا تہا نیزہ کی نوک مین اولجھہ کر معلق زمین پر آن پڑا جسکی شرمندگی سے تمام جسم رینیم کا عرق عرق ہوگیا اور صمصام خون آشام میان سے لیکر اسطرح ہوریو گردنکش پر گیا جیسے کڑی کمان کا تیر جاتا ہے ہرچند وہ بہی نیزہ ہاتہہ سے پہینککر فوراً شمشیر و سپر کیطرف رجوع کر گیا مگر اسنے سنبہلتے سنبہلتے ایک ایسا سیدہا چنیوا لگایا کہ بائین مونڈہے کو کاٹتا ہوا سیدہا اندری کمر تک اوتر آیا **مثنوی**

برآورد و زد تیغ بر گردنش | بدو نیمہ شد تا کمرگہ تنش

بینداخت برسان برگ درخت | کہ بر شاخ او برو زد باد سخت

بعد کام آجانے ہوریو کے کلیمو دوسری جمعیت کا افسر چہرہ سے باہر نکلا اور وہ بہی مثل ہوریو کے دو چار ہاتہہ صفائی کے دکہاکے انجام کار رینیم کی رہنمائی سے سیدہا عالم آخرت کو راہی ہوگیا اسیطرح باری باری چند افسر جلیل القدر تہوڑی سی دیر مین رینیم کے ہاتہہ سے مارے گئے اور تمام لشکر مین کہ

ہونکا سا مچگیا جب یہہ نوبت پہونچی تو فنیبولا اس خوف سے کہ مبادا فایربل ان افسران نمک حلال کے بے سبب قتل کروا دے
کونہ ... سے ایسا خندہ کرے تو درمیان جنگ میں نکل کہڑا ہوا اور کہا اے ریشیم بس ہوشیار ہو جا موت کا وقت قریب آن
پہونچا اتنی دیر اور تیری قسمت مین کسی حیات دنیا کی ہوا کہانی لکھی ہوئی تھی سو کہا چکا اب آپ پیکان کی بارش کے
اور شربت مرگ کی تیاری

مثنوی

جوانان آفرینندہ یار من است — دل و تیغ و بازو رخ عسار من است
اگر اژدہا باشد و دیو نر — ببایدش گرفتہ بند کمر
ہمینی کشوف در صف کارزار — با ہستگی چون برآرم دمار

ریشیم یہہ سنکر مسکرایا اور کہا آخر تیرا نام کیا ہے شاید کسی کے روبرو تیری یا وہ گوئی کا افسانہ کہنے کا اتفاق ہو جاے
اور وہ نام و نشان پوچہہ بیٹہے فنیبولا نے کہا کیا تو مجہے نہین جانتا مین وہی فنیبولا وزیر اعظم ملک الیان ہون جسکے
نام سے ہمیشہ ہولینڈ و بلجیم کا نپتا رہا ہے اور مرگ عدو میرا خطاب ہے یہہ سنتے ہی ریشیم نے خوش ہو کر فنیبولا کیطرف گہوڑا
اوٹہایا کیونکہ اسکے مار لینے کے بعد بالکل مطلع صاف تہا لیکن قضا عند اللہ جس وقت قریب پہونچا گہوڑا ٹہوکر کہا کر سر کے
بل گر پڑا اور ریشیم خانہ زین سے فرش زمین پر آن رہا بس اسکے گرتے ہی فنیبولا نے ایک ایسا نیزہ سینہ پر پہونچکر
کیا کہ زرہ بکتر توڑکے دل اور جگر پہاڑ کے دو ہاتہہ زمین کے نیچے اوتر گیا اب کسکا حوصلہ تہا جو فوج غنیم سے مقابلہ کرتا
مردی و مردانگی کا دم بہرتا سب اپنے اپنے ہتہیار کہول کے بجان و دل فنیبولا کی متابعت قبول کرلی اور لشکر روشیا
مین فتح و ظفر کے شادیانے بجنے لگے بعد سر ہو جانے اس مہم کے فنیبولا چاہتا تہا کہ صرف پانچ سو سوار آزمودہ کار واسطے
حفاظت میگزین کے شہر ترجیم مین چہوڑ کے آپ آگے بڑہ جائے مگر کیتیلس سالار فوج امان یافتہ نے اس تجویز کو پسند نکیا
اور کہا یہان سے قریب شمال کی جانب دریاے آئیسل کے کنارے ڈیو نفر کے نزدیک دس ہزار سپاہ غنیم کی واسطے نگرانی
سرحد روشیا کی پڑی ہوئی ہے اگر وہ اس لڑائی کی خبر پاکر شہر ترجیم پر حملہ کرینگے تو ان پانچسو سوار نکا اونکے مقابلہ
مین بعینہ ویسا ہی حال ہوگا جیسا ہمارا اور تمہارا معاملہ گزر چکا اور میگزین بہر صفت مین دشمن کے ہاتہہ لگ جائیگا اسلئے
بہتر یہہ ہے میگزین کو آگ لگوا دیجیے اور اپنے آدمیون کو جہان جانا منظور ہو اپنے ساتہہ لے چلیے یہہ راے فنیبولا نے نہایت
پسند کی اور اوسیوقت ایک خلعت بیش بہا شاہزادہ فایربل کیطرف سے کیتیلس کو عنایت فرمایا اور میگزین مین آگ
لگوا دی راوی کہتا ہے یہہ معرکہ چہبیسوین نوامبر روز جمعہ کو وقوع مین آیا اور ۲۷ نوامبر کو فنیبولا تمام کامون سے
فراغت حاصل کرکے ایمسٹرڈم کیطرف کوچ کر گیا اوسی روز راستہ مین کسی مخبر نے خبر دی کہ ناظم ہولینڈ بیس ہزار

فوج جرار لئے ہوئے بذات خود واسطے انتظام اس مہم کے چلا آتا ہے یقین ہے آج شام ون شام پیش خیمہ اٹریپ سے کچھ آگے بڑھ آوے یہہ خبر سنتے ہی فیبیولا برابر یلغار چلا گیا اور قریب آدہی رات کے عین موقع پر پہونچکر اپنی تمام فوج کے بارہ ٹکڑے کر ڈالے جنمین سے کچھ آمیر سفورٹ کی جہاڑیون مین جا بیٹہے اور کچھ اٹریپ کے کہیتون مین جب ٹہیک دوپہر ہوئی اور سارا لشکر پڑاؤ پر پہونچکے کمر کہول چکا تو فیبیولا نے موقع ومحل دیکھکر صرف ایک ہزار سوار سے لشکر غنیم پر چہاپا مارا ہرچند دشمن اس آفت آسمانی سے بالکل بے خبر تہا اور فوج تہکی ہوئی مگر بسبب کثرت سپاہ کے کچھہ سراسیمگی نہ پیدا ہوئی فقط ہزار پانسو آدمی کے ضایع ہوتے ہوتے سب کے سب درست ہوگئے اور سواران پروشیا کو زور دیکے خیمہ گاہ سے میدان کیطرف نکال لے گئے ہنوز رکنے یا میدان باندہنے کی نوبت نہ پہونچی تہی کہ موافق تجویز فیبیولا کے دفعتاً ایک ہزار سوار نے پشت غنیم کو جا مارا جسکے باعث افسران فوج ہولینڈ نے نصف پچہلی صفون کا رخ بائن فیس کی بولی دیکر پیٹہہ کیطرف پہرا دیا اور حکم دیا آسلو اسٹیپ آہستہ آہستہ آگے بڑہکر سواران حریف کو جہانتک ممکن ہو منتشر کردو کیونکہ انکے اکٹہا رہنے مین اول تو حملہ کا خوف ہے دوم ہمارا قابو نہین چل سکتا چنانچہ سپاہ ہولینڈ نے آہستہ آہستہ آگے بڑہنا شروع کیا اور سواران پروشیا کا بسبب قلت کے درجہ بدرجہ قدم پیچہے پڑنے لگا فیبیولا نے جو یہہ حال دیکہا دو ہزار سوار اور دائین بائین سے گراکر لشکر غنیم کو بیچ مین لے لیا اور کہا جو کوئی میدان جنگ سے قدم پیچہے ہٹائیگا اسکا زن وبچہ تک انشاء اللہ تعالےٰ زندہ نہ چہوڑونگا یہہ وقت جان ومال نثار کرنے کا ہے یا دشمن کی گیدڑ بہپکیون سے ڈرنے کا یہہ کلمہ سنتے ہی سبکے سب اپنی اپنی جگہہ ٹہٹک گئے اور غنیم کو بہی ان سوارون کا حملہ روکنے کیواسطے مجبور ساری اگلی اور پچہلی صفون کے اون سپاہیونکو جو چپ وراست کہڑے تہے ہالو کوارٹر فیس کرواکے ہالٹ کا حکم دیدینا پڑا اب البتہ لڑائی ٹہٹک گئی اور ہولینڈ والونکا وہ زور وشور جو شروع مین تہا جاتا رہا کیونکہ اونہین اسطرح سے تا ترمد پہونچنے کی امید نہ تہی اور نہ یہہ بہروسا تہا کہ آہستہ آہستہ حریف ہمکو نرغے مین لے لیگا غرض لڑائی کا رنگ بدل گیا اور ہولینڈ بہی باوجود کثرت کے مقابلہ سے دل چرانے اور آب دم شمشیر سے آنکہین جہپکانے لگے اوسی حالت مین بموجب حکم فیبیولا کے چار ہزار سوار گوشۂ صحرا سے نکلکر بلاے بیدرمان کیطرح لشکر غنیم پر ٹوٹ پڑے اگرچہ اس حملے کو بہی کونون والے سپاہیون نے اباوٹ ہاف کوارٹر فیس ہونیکے بعد ہشت پہلو قلعہ باندہکر روک تو لیا مگر ہاتہہ پاؤن ڈہیلے پڑگئے

اور سبکے سب بدحواس جنگل کی طرف دیکہہ دیکہکر کہنے لگے خداجانے یہہ فوج دریا کی سی موج کدہر سے اوبلتی چلی آتی ہے اگر یہہ بہی ڈیوڑہ گہڑی رہی تو شام تک یقین ہے ملک ہولینڈ مین کہین تل رکہنے کو بہی جگہہ باقی نرہی اتنے ہی مین گینفلیر نے چارہ ہزار باقیماندہ سوارون کے آٹہہ ٹکڑے کرکے آٹہہ طرف سے حملہ کیا بس ان سوارون کی گرد کا نظر آنا تہا اور ہولینڈ والون کے پاؤن کا اوٹہہ جانا تمام لشکر مین ایک کہلبلی سی پڑگئی اور سارے سپاہی بہاگنے کی فکر مین ادہر ادہر راستہ ڈہونڈہنے لگے خصوصاً ورنا حاکم ہولینڈ (جوابہی کسی قدر اندازہ کا تیر عین چشم راست پر کہا کر آنکہہ کو رو بیٹہا تہا) خدا سے چاہتا تہا کسی طرح جان بچے اور یہہ سارا ملک و مال اپنی ایسی تیسی مین پڑے غرض فینبولا نے حریف کے حرکات وسکنات سے اوسکا عندیہ دریافت کرکے فوراً جنوب کی طرف جدہر بلجیم تہا راستہ دیدیا اور ساری فوج دم بہر مین بہتری ہوگئی کہتے ہین اوسی شب کو زخم کاری کے باعث ورنا نے جہان فانی سے کوچ کیا اور لشکر بقیۃ السیف اوسکی لاش کو لیکر بروسیلز دار السلطنت ملک بلجیم کو روانہ ہوگیا مگر آگے آگے یہہ لشکر تہا اور پیچہے پیچہے اوسکے تعاقب مین فینبولا وزیر اعظم **اب بلجیم کا حال سنئے کہ وہان کیا معاملہ گذرا** لکہا ہے کہ شاہزادہ فایربل نے بعد عبور کرنے دریاے راین کے کوتوق مین پہونچکر تمام افسران فوجی کو جمع کیا اور فرمایا ہمنے سنا ہے بادشاہ بلجیم نے سرحد المان کے خوف سے احتیاطاً اپنی سپاہ شہر ویٹسام کی چہاونی مین جو ملک کے گوشۂ جنوب ومشرق مین واقع ہے مقرر کر رکہی ہے اگر اسی طرف سے ہم بروسیلز پر حملہ کرین اور لفظ شگون ایک شبخون کا مزہ بہی فوج غنیم کو چکہاتے جائین تو کیسا سبنے تہوڑی دیر تامل کرکے عرض کیا بیشک اس صورت مین بہت کچہہ سپاہ غنیم کی ضایع وبرباد ہو جائیگی حضور کی راے نہایت درست وصحیح ہے لیکن غلامون نے بجاے خود موسک کیطرف سے حملہ کرنا تجویز کر رکہا تہا جو بلجیم کے گوشۂ شمال ومشرق مین واقع ہے کیونکہ قبل پہونچنے بروسیلز کے دیدہ و دانستہ غنیم کو چہیڑنا اور دبی ہوئی آگ کو اوکہیڑنا مناسب نہین معلوم ہوتا اور یقین ہے لارڈ فینبولا نے بہی ڈیونیٹر کی چہاونی بسیا کے ہولینڈ کے جنوبی حصے سے سرحد غنیم مین قدم رکہا ہوگا اس صورت مین اگر خدانخواستہ لشکر ظفر پیکر کو جو ہولینڈ بہیجا گیا ہے یا بالفعل بلجیم کو جاتا ہے کسی قسم کی ضرورت پڑے تو ہاس کے پاس طرفین کو ایک دوسرے سے مدد بہی پہونچ سکتی ہے یہہ سنکر شاہزادہ فایربل نے فرمایا فی الواقع تم لوگون کی تجویز بہت ٹہیک ہے خواہ مخواہ فتنۂ خوابیدہ کو بیدار کرنا اور بندگان خدا کے خون ناحق سے ہاتہہ بہرنا کچہہ ضرور نہین موسک ہی کیطرف

ہوکر نکل چلو چنانچہ اوسیوقت وہان سے کوچ کرکے دوسرے روز کہ جو بیسوین نومبر کی تہی توسک کے میدان مین خیمے
لگائے گئے یہان قضاء عنداللہ جرنیل گلکوس سپاہ ویٹ سام کا افسر دریاے میتوس کے کنارے شکار کہیلتا پہرتا
تہا اور یہین توسک کے پڑاؤ پر ضروری بیچ کے دو چار آدمیون سے فروکش تہا اوسنے جو دفعتاً سُنا پروشیا کے
بے انتہا فوج چلی آتی ہے فوراً بہ تبدیل لباس خیمہ گاہ غنیم مین جا داخل ہوا اور کسی حکمت عملی سے سارا انتشار دلی
ناپہل کا دریافت کرکے اور فوج کی کثرت دیکہکے اپنے دلمین کہنے لگا ویٹ سام کی چہاونی یہان سے قریب
ستر اسی میل کے ہے اگر مین وہان جاؤن اور فوج کو مقابلے کے واسطے لاؤن تو کم سے کم آٹھ دس روز کا
عرصہ چاہیے اور غنیم کے ارادہ سے ایسا معلوم ہوتا ہے دو دن نہین تو چار دن مین خاص دارالسلطنت تک
پہونچ جائیگا اس سے بہتر یہہ ہے صرف ایک آدمی واسطے اطلاع دہی کے ویٹ سام کیطرف روانہ کرکے آپ بجناح استعجال
بروسیاز چلا چلون اور بادشاہ کی خدمت مین تمام و کمال حال گذارش کرکے حملۂ غنیم کے روکنے کی کوئی تجویز نکالون
یہہ سوچ کر اوسیوقت بروسیاز کی جانب چل نکلا اور دوسرے روز پہر رات گئے کے قریب منزل مقصود پر پہونچکر
جو کچہہ دیکہا یا سنا تہا صاف صاف بیان کردیا وہ وقت بادشاہ سلامت کے عین مزے کا تہا تمام مصاحبین
حاضر تہے اور دور شراب ناب چل رہا تہا سارا قصہ سنکر فرمایا ہمنے تمکو اسواسطے جرنیلی کا عہدہ نہین دیا ہے کہ
فوج کو مشرق مین چہوڑکر آپ مغرب مین شکار کہیلتے پہرو آج سے تم اپنے تئین اس عہدے سے معزول سمجہو اور آئندہ
جوابدہی کی فکر کرو گلکوس یہہ سنتے ہی آگ ہوگیا اور کہا شاید حضور کو کثرت مے نوشی کے باعث یاد نہین رہا غلام کو
موافق تجویز ڈاکٹر صاحب کے دو مہینے کی رخصت عنایت ہوچکی ہے اور واسطے تبدیلی آب و ہوا کے توسک کے قریب
جوار مین دریاے میتوس کے کنارے رہنے کا حکم ہوا ہے چنانچہ ابہی ایک مہینا میری رخصت مین باقی ہے یہہ صرف
نمک حلالی کا باعث ہے کہ باوجود علالت طبع اور ایام رخصت ایکدم سے غنیم کا انتشار دلی آپ پر ظاہر کردیا گیا
ورنہ **مصرع** ما را چہ ازین قصہ کہ گاؤ آمد و خر رفت ٭ جسمین کچہہ تو شراب کے نشہ مین اندہا ہو ہی رہا تہا اس سخت
کلامی نے اور بہی ہوش و حواس زایل کردئے فوراً گلکوس کو پابجولان کرکے جیلخانہ بہجوادیا اور آپ بدستور اوسی
طرح صبح تک جام و صراحی کے شور قلقل کا افسانۂ دلپسند سنتا رہا جب صبح ہوئی اور خاص و عام مین گلکوس
کے مقید ہوجانے کا چرچا پہیلا تو فوج کے تمام افسران جلیل القدر نے متفق ہوکر بادشاہ سے اوسکی سفارش کی

اور کہا یہہ وقت تالیف قلوب کا ہے نہ ایسی سزا نامرغوب کا **قطعہ** چو قدرت داوت ایزد بر گنہگار | بعفو یش بند کن تا بندہ گردد

کہ مجرم کشتۂ افعال خویش است | چو بوے عفو یابد زندہ گردد | مگر وہ حضرت کب کسی کی پند نصیحت خاطر مین لاتے

تہے فرمایا تم لوگ گلگدوس کی سفارش نہین کرتے ہمکو دہمکاتے ہو کہ اگر ایسے وقت مین ہماری عرض منظور نکروگے تو ہم حریف کے مقابلے سے پہلو تہی کر جاوینگے سو غنیمت ہے ما بدولت کچہہ تم لوگون کے بہروسے سلطنت نہین کرتے تم نہین تمہارے بہائی اور بہتیرے ہو جاوینگے **فرد** منت منہ کہ خدمت سلطان ہمیکنی | منت شناس ازو کہ بخدمت بداشتت

یہہ سنکر سبکے سب حیچوباند دربار سے اوٹہہ آئے اور باہر نکل کر آپس مین کہنے لگے ایسے نا قدر آدمی کی ملازمت کرنا عقل کے خلاف ہے جو آقا اپنے غلام کو نظر حقارت سے دیکہے اور یہہ سمجہے کہ اسکا ہونا نہونا ہماری خدمت مین یکسان ہے اوس سے سواے مضرت کے کسیطرح بہبودی کی امید نہین ہوسکتی ہماری دانست مین اسکی نوکری سے بہیک مانگ کہانا اچہا اور ایسے وطن سے غریب الوطنی ہزار مرتبہ اولے یہہ کہکر اوسیوقت اس شعر کا مضمون اپنی زبان مین اوا کرتے ہوئے کسیطرف کو چلدیئے **بیت** چنین کہ ہست دلت باز غصہ سودون | ہزار بار بہ از بودن است نابودن

ہر چند سرجان جمیس کو اونکے جانے کے گہنٹہ دو گہنٹہ ہی بعد اطلاع ہو گئی کہ تمام افسران فوج بگڑ کر بروسیلز سے کوچ کر گئے لیکن اوسنے مطلق اونکی دلجوئی کرنے مین کوشش نہ کی اور نہ کسی افسر ہی کو جہوٹہہ موٹہہ سمجہانے کے واسطے بہیجا بلکہ طرہ یہہ کیا کہ اوسیوقت اپنے رفقا کو وہ تمام عہدے تقسیم کرکے شجنت ہو بیٹہا غرض ادہر تو یہہ عزل ونصب ہو رہا تہا اودہر شاہزادہ فایرہل نے ٥ نومبر کو ڈسکمے سے کوچ کرکے ہیرن تہلینز مین مقام کیا اور دوسرے روز اسکے خاص شہر آیکٹروپ کو جا دبایا اب متواتر خبرین غنیم کے پہونچنے کی سنکر بادشاہ جیمس کی آنکہین کہلین اور مجبور ہو چہبیسوین نومبر کو آدہی رات سے پیشتر تمام سپاہ دار السلطنت کی سمت سمٹا آیکٹروپ کی طرف کوچ کر گیا لیکن جیسا بادشاہ خود مدبر و منتظم تہا ویسا اوسکے اہالیان دولت عقل و تمیز رکہتے تہے وہ تو ظاہر ہی ہے قبل سوہنگی کے یہہ صلاح ٹہرائی گئی کہ میگزین کے لدوانے مین اور کرانچیون کے ساتہہ چلنے مین عرصہ بہت ہوگا ایسا نہ غنیم آگے بڑہ آوے مناسب یون ہے ایک ہزار جوان واسطے اس انتظام کے پیچہے چہوڑ کر ہم پیشتر روانہ ہو جائین اور میگزین کے پہونچتے پہونچتے مورچہ بندی وغیرہ کا بخوبی بند وبست کر رکہین چنانچہ وقت معلومہ پر بغیر میگزین ساتہہ لیے سب کے سب خالی ہاتہہ ہلاتے بروسیلز سے غنیم کے روکنے کو نکل کہڑے ہوئے جب قریب دس بارہ میل کے پہونچے تو کسی

راہ گیر کی زبانی معلوم ہوا آج پروشیا والون کا اینٹروپ مین مقام کرنے کا ارادہ ہے کل اسطرف کو کوچ کرینگے
یہہ سنتے ہی جمیس نے حکم دیا جسقدر سوار مابدولت کے ہمراہ رکاب ہین وہ سب آج شام ہی شام جہانتک ممکن
ہو یلغار چلے جائین تاکہ غنیم کو لشکر فیروزی اثر کے پہونچ جانے کی خبر ہو جائے اور ہم بھی جسقدر جلد ہو سکا متعاقب
اپنے تئین پہونچاتے ہین غرض سوارونکو آگے روانہ کرکے دیدہ و دانستہ نصف زور اپنی فوج کا گھٹا دیا اور
لیجانے والے یعنی نئے رسالہ جاربہادر جو ابھی مصاحبین خاص مین سے بھرتی کیے گئے تھے ایسے بیوقوف کہ اونہانے
اوسی روز برابر اینٹروپ پہونچنے کا مصمم اپنے دل مین ارادہ کر لیا قضا عند اللہ یہہ خبر بجنسہ فائیرل نے بھی
قریب دوپہر کے اپنے کسی مخبر کی زبانی سن پائی اور اوسیوقت اینٹروپ سے کوچ کرکے پہر بہر دن رہے لا کر کے
میدان مین لشکر غنیم کو آن لیا اب سبکے ہوش و حواس باختہ ہوئے اور حریف کی صورت دیکھتے ہی ہاتھ پاؤن
پہول گئے کیونکہ اول تو سپاہ [illegible] مین ملاحظ ہونے کا اتفاق نہوا تہا دوم سارے دن کے تھکے ہوئے
بہوکے پیاسے نہ ہاتہون مین طاقت نہ پاؤن مین قوت لڑتے کیا خاک اور مقابلہ کیا پہر کرتے مجبور اوسی جگہہ کہڑے
ہوکر حیرت زدہ افسرون کا مونہہ گہورنے لگے وہ بیچارے اون سے زیادہ ناتجربہ کار تہے حکم دیا موافق اوسی
دستور کے جیسا کہ ہمیشہ پریڈ پر کرتے رہتے ہو تلوارین گسیٹ گسیٹ کر گہوڑے کو دانا شروع کردو شاید حریف کچہہ
خوف کہاکے پیچہے کو لوٹ جائے یہہ سنتے ہی سبنے اپنی اپنی تلوارین میان سے نکال سارا زور قواعد پر ڈال دیا
یعنی آپس ہی مین جہنیلی ہونے لگی فائیرل کو جو دور سے تلوارین چمکتی اور گرد اوٹھتی نظر آئی سمجہا غنیم نے حملے
کا حکم دیا وہین سے تیرون کا مینہہ برسانا اور رسیلان خون سے جنگ گاہ کے گرد و با نا شروع کردیا یہہ بیلجیم والون
پر گویا دوسری بلا نازل ہوئی کیا معنی تلوار کا مقابلہ پڑجاتا تو شاید وہ بھی کچہہ حوصلہ کر بیٹہتے اب میگزین تو سبا تہا
مین نہین ترکش سارے خالی تیرون کا جواب دین تو کہان سے دین لاچار آہستہ آہستہ پیچہے ہٹنے کا لگا لگا تار
مگر پروشیا والون کو کون روکتا تہا وہ اوسیطرح دبڑاتے ہوئے دم بہر مین چہاتی پر آن چڑہے اور قریب تہا کہ تیر
ایک ایک تیر مین برابر آٹہہ آٹہہ دس دس کو پرونے لگے جب یہہ نوبت پہونچی تو افسران فوج بیلجیم نے کمال دانائی
سے سارے سوارون کو اوتار کر گہوڑون کے پیچہے چہپا دیا اور کہا پروشیا والون کے ترکش خالی ہو جانیکے
بعد انشاء اللہ تعالے اگر زندگی ہے تو ہم پیادہ پا بھی اپنا عوض ان سے نکال لین گے کیا قواعد مین پیادونکو

سواروں سے مقابلہ کرتے نہین دیکھا بس ادہر سواروں کا گھوڑوں سے اوترنا تھا اور ادہر فایر بل کا
بلاے بے درمان کی طرح ٹوٹ کر سارے لشکر کا تہ و بالا کر دینا نہ کسیکو زین تک پہونچنے کی مہلت ملی نہ کوئی تلوار
میان سے نکال سکا آتے ہی وہ آب دم شمشیر کی طغیانی دکھائی کہ نصف سے زیادہ لشکر غنیم کا دریاے خون
مین غرق ہو گیا یعنی کچھہ زخمی ہوئے کچھہ مارے گئے باقی جو بچے وہ سیدہے بروسیلز کیطرف نوک دم ہو لئے اور
فایر بل نے بہ سبب اسکے کہ آفتاب غروب ہو چکا تھا اونکا پیچھا کرنا مناسب نہ سمجھا اوسیجگہہ خیمے لگائے جانیکا
حکم دیدیا دوسرے دن علی الصباح کسی مخبر نے خبر دی کل شام کو جیمس بھی میلا ئنز تک آلیا ہے اور آج آگے بڑہنے
کا بھی قصد رکھتا تھا مگر سواران بقیۃ السیف کے پہونچ جانے سے وہ ارادہ فسخ کر دیا بلکہ تمام فوج کو شہر
مین داخل ہو جانیکا حکم دیدیا ہے یہہ سنتے ہی فایر بل نے افسران لشکر سے فرمایا میلا ئنز یہان سے قریب سات
میل کے ہے جسقدر جلد ممکن ہو سکے اپنے تئین وہان پہونچا کر غنیم کو   نے سے پیشتر سنبہال لو ورنہ
لڑائی طول کھینچ جائیگی اور حریف پر مشکل سے اپنا قابو چل سکیگا وہان کیہ   یہ ہی زبان کے ہلاتے ہی سارا لشکر تیار
ہو گیا اور بگلون کے اوٹہاتے ہی میلا ئنز سامنے نظر آنے لگا لیکن جیمس مع لشکر کے رات ہی کو شہر مین داخل ہو کر
دروازے بند کروا چکا تھا اب البتہ فایر بل کو ایک گونہ تردد لاحق ہو گیا اور سواے اسکے کوئی تدبیر نہ سوجھی کہ
شہر کا محاصرہ کر کے چارون طرف لشکر کا پڑاو ڈلوا دیا کیونکہ دفعتاً حملہ کرنا اس لحاظ سے مناسب نہین سمجھا گیا کہ مبادا
غنیم نے اسمین کوئی فریب کیا ہوا اور شہر پر حملہ کرنے سے یا بروسیلز کیطرف کوچ کر جانے سے کسیقسم کی مضرت ہمارے واسطے
متصور ہو حالانکہ حریف کے وہم و گمان مین بھی یہہ بات نہ تہی وہ تو صرف اپنے میگزین کا انتظار کرتے تھے اور شہر
کو سواے خود ایکجگہہ امن کی سمجھے ہوئے تھے لیکن بعد محصور ہو جانیکے میگزین پہونچتا کیونکر اور اتنی فوج کیواسطے
شہر مین کہانے کو کہان سے آتا مجبور جب تین روز تک میگزین نہ پہونچا اور غلہ کی قلت سے ایک روز صاف فاقہ سے
گذر گیا تو جیمس نے مسٹر ڈولش اپنے ایک مصاحب کی معرفت فایر بل کو کہلا بھیجا ہم بسبب عجلت کے اپنا میگزین پیچھے
چھوڑ آئے ہین اور دفعتاً رسد وغیرہ کا بھی بند و بست کچھہ نہین کر سکے اگر آپ براہ مہربانی ہماری ایکدو پلٹنون کے
نکل جانے کو راستہ دیدین تو بروسیلز سے میگزین بھی آجائے اور رسد کا بھی بندوبست کر لیا جائے فایر بل یہہ
سنکر بہت ہنسا اور کہا اپنے بادشاہ کو ہمارا سلام بولو اور کہو ہمارا آپکا معاملہ جداجدا نہین اگر بادشاہ آپس مین

ایک دوسرے سے اسقدر تکلف کیا کرین تو تمام کاروبار سلطنت کے معطل ہوجایئن آپ میگزین کی کچھہ پروا نکرین بے تکلف شہر سے باہر نکل آیئن ہم اسیوقت اپنے دو ہزار سوار بہیجکر بروسیلز سے میگزین منگائے دیتے ہین اور جب تک آپکا میگزین نہ آئے جسقدر جو شئے درکار ہوگی ہم آپکو پہونچاتے رہین گے یہہ کہکر ایک افسر کو حکم دیا ہی دو ہزار سوار واسطے خبرگیری میگزین کے روانہ کئے جائین اور ایک دن کے خرچ کے موافق رسد بہی دعوتاً بادشاہ کی خدمت مین خاص نیلا ٹنز کے اندر پہونچادی جائے یہہ سنتے ہی مسٹر فولش نے تو خوشی خوشی رخصت ہوکر جیمس کو اس مژدہ سے مطلع کیا اور فایربل نے ہر ایک کرانچی پہ دو دو جوان آزمودہ کار متعین کرکے تمام شہر کے دروازو پر رسد بہیجنی شروع کردی جیمس تو عقل کے پورے تہے ہی فرمایا ہان سچ ہے بادشاہ کو بادشاہ کا خیال نہو تو کسے ہو بلا تکلف دروازے کہولکر رسد اندر لیلو اور افسران فوج کو حکم سنادو آج شام تک حریف کے مقابلہ کا بندوبست کر رکہین جو شئے درکار ہو گا ر کہا ۔ دیجاویگی غرض دروازے کہولدئے گئے اور لشکر بلجیم باہر نکل نکلکر ایک میدان مین جمع ہونے لگا جب تمام دلماں سنار باہر نکل آیا اور ساری کرانچیان رسد کی شہر کے اندر پہونچ کے گودام مین جمع ہولین تو ادہر تو ان جوانون نے جو کرانچیون کے ہمراہ بہیجے گئے تہے موافق حکم اپنے افسرون کے شہر کے دروازے اندر سے بند کرلیئے اور ادہر فایربل نے لشکر غنیم پر حملہ کرنے کا حکم دیدیا اگرچہ بلجیم کے لوگ بالکل ناتجربہکار تہے اور افسر نرے الّو کے پٹھے مگر پہر سپاہی کہلاتے تہے اور ایسے وقت مین تو نامرد بہی اکثر مرد ہوجاتے ہین جب غنیم سرہی پر آن پہونچا اور کوئی جگہہ پناہ کی نظر نہ آئی تو لاچار جان دینے اور دلانے پر مستعد ہوگئے یعنی طرفین سے تلوارین کہنچ گئین اور دیکہتے ہی دیکہتے چارون طرف کہچاکہچ ہونے لگی

مثنوی

دو لشکر بہ یکدیگر آویختند — تو گفتی بہم اندر آمیختند

ز آسیب شیران پولاد چنگ — دریدہ دل شیر و چرم پلنگ

فرو رفت و بر رفت روز نبرد — بماہی نم خون و بر ماہ گرد

غریویدن مرد و غرندہ کوس — ہمی کرد بیر رعد غران فسوس

ز سم ستوران دران پہن دشت — زمین شش شد و آسمان گشت ہشت

قصہ مختصر اسیطرح دو گہڑی رات گئے تک برابر لڑائی ہوتی رہی اور تمام میدان کارزار لاشون ہی لاشون سے پٹ گیا آخرکار طرفین سے بوق بازگشتی بجوادیا گیا اور دونون لشکرون نے اپنی اپنی جگہہ آرام کیا قضا عند اللہ اوسی شب کو کسی نے جیمس سے ہولینڈ کے فتح ہوجانے کا ذکر کردیا اور کہا پروشیا کی فوج سور ولج سے زیادہ لڑنے بہڑنے پر آمادہ ایمسٹرڈم سے لیکے اٹرخت تک

برابر چلی آتی ہے اگر خدا نخواستہ اوس سے مقابلہ آن پڑا تو ایک شخص بہی نام کو زندہ باقی نہین رہیگا یہہ سنتے ہی تحقیق بلا جیمس تمام اپنے مصاحبون کو ہمراہ لے سیدہا برسلز کی طرف روانہ ہوگیا حالانکہ ڈہنگ اوسکی لڑائی کا اچہا بڑہ گیا تہا اور وہ فوج جسپر ترویشیا کا گمان تہا ہولینڈ کی بہاگی ہوئی سپاہ تہی اگر جیمس اس خبر کو بخوبی تحقیق کر لیتا اور اوسکی تسکین کے واسطے کسی افسر کو بہیجدیتا تو بہاگنا تو بہاگنا فایربل کو بیچ مین دبا کر مار لینا کچہہ مشکل کام نہ تہا مگر اوسکے تو سنتے ہی ایسے اوسان خطا ہوئے کہ برسلز تک کہین بیچ مین سانس لینے کو بہی قدم نہ ٹہرایا ایسا گہبرا گیا جیسے گدہے کے سر سے سینگ جاتے ہین اور سچ ہو ہے اوس بیچارے نے شراب وکباب اوڑانے کو سلطنت مشغولی کی تہی یا میدان مین کہڑے ہوکر سر کٹانے کو جو ہاتہہ جام وصراحی سے ایک بار آشنا ہو چکے ہون وہ کیونکر دفعتاً تیغ وسپر کی طرف رجوع کر سکتے ہین یہ کار ست وہر مرد سے مشہور ہے اور لکل عمل رجال مسطور ہے شعر

نسیم گل زخار خشک نا ید	زسرکہ آرزو سے می نشا ید	ہمیں رسا زعنقا ئے نشاد نید	مگس را بہرطاؤسے نزاد ند

لیکن افسوس باوجود اس دہشت ووحشت کے برسلز مین بہی .. .. بو امن نہ ملا جاتے ہی گرفتار ہوگیا کیونکہ وہیٹ سام کی فوج (جسکو جرنیل گلکوس مقام تو سکست دار السلطنت مین داخل ہونیکا حکم دے آیا تہا) اوسی روز وہان پہونچی تہی اور ہلا تصور اپنے جرنیل کے قید ہونے کا حال سنکر مختلف قسم کی تدبیرین اوسکی رہائی کی نسبت سوچ رہے تہے ناگہان اوسی موقع پر جیمس جو تن تنہا جا پہونچا سپاہ نے دیکہتے ہی قید کر لیا اور جیلخانہ توڑ تاڑ گلکوس کی بیڑیان کٹوا فوراً نیلائنز کی جانب کوچ بول دیا اگرچہ اصل منشا اس فوج کا صرف فایربل سے مقابلہ کرنے کا تہا لیکن نیلائنز والی فوج چونکہ بادشاہ کے بہاگ جانے کے بعد رات ہی کو اپنے ہتہیار غنیم کے حوالے کر چکی تہی اسواسطے گلکوس نے مقابلہ کرنا مناسب نہ سمجہا جاتے ہی جیمس کو فایربل کی نذر کر دیا ہرچند فایربل گلکوس کی اس نمک حرامی سے کچہہ خوش نہین ہوا لیکن چونکہ وہ موقع لطف مدارا کا تہا نہ سزا وجزا کا اسواسطے تالیفاً گلکوس کو سرکل اوف ویلیتہ کا خطاب عنایت فرماکے اوسیوقت برسلز کی جانب واسطے انتظام ملکی کے روانہ کر دیا اور آپ سپاہ معقول لیکر فینبولا کے انتظار مین بدستور انٹورپ کو لوٹ آیا وہان پہونچکر سنا ہولینڈ کی بہاگی ہوئی فوج صبح شام مین بلجیم کی شمالی سرحد پر پہونچا چاہتی ہے اور پیچہے پیچہے اوسکے فینبولا وزیر اعظم ہے یہہ سنتے ہی انٹورپ سے بہی جیسے اوکہڑ وادے اور دوسرے ہی دن

علی الصباح خاص برسلز اور نمل برگ کے بیچ مین سپاہ ہزیمت یافتہ کو جا دبایا اب بیچارونکو کوئی جگہہ فرار کی باقی
نرہی کیونکہ جنوب و شمال مین پروشیا کی فوج تہی مشرق مین دریاے ڈیل مغرب مین سمندر بہاگتے تو موج گرداب
بجاے خود زنجیر فولادی کا حکم رکہتی تہی میدان معرکہ مین قدم جماتے تو آب شمشیر سے ازسرتاپا خون مین غرق ہونے
کا خوف تہا مجبور ہتہیار ڈال ڈال سب کے سب ایک طرف کہڑے ہوگئے اور فوج پروشیا مین فتح و ظفر کے شادیانے
بجنے لگے المختصر وہان سے منصور و مظفر فایربل نے برسیلز مین مراجعت فرماکر ساتوین دسمبر ۱۸۶۶ء روز شنبہ
کو تخت سلطنت پر جلوس فرمایا اور اوسی روز حسب تجویز لارڈ فیبیولا ہولینڈ و بلجیم کا انتظام لینیاس و گلاس
کے سپرد کرکے آپ فرانسیس کی تیاریان کرنے لگا **آگاہ ہونا کنگ نیلیس والی ملک فرانس کا فایربل**
کے ارادہ سے اور مشورہ کرنا اہالیان دولت کا اس مہم خاص کی نسبت تاریخ فرنگ
مین لکہا ہے کہ جب شاہزادہ فایربل نے پروشیا سے ہولینڈ و بلجیم کیطرف کوچ کیا ہے تو سواے لارڈ فیبیولا کے کسیکو اس
راز سے آگاہ نہین کیا تہا کہ مین کہان تک جاؤنگا اور کیون جاؤنگا اسیواسطے ہر ایک شخص کو بجاے خود یہی خیال
تہا کہ شاید شاہزادہ بعد سر کرلینے مہم ہولینڈ اور بلجیم کے پہر پروشیا کو واپس چلا جائیگا لیکن جب فایربل نے
تخت بلجیم پر جلوس فرماکر تمام کاروبار ملکی اور مالی لینیاس و گلاس کے سپرد کردیے اور لارڈ فیبیولا کچہہ سوار آزمودہ کار
مختلف رجمنٹون سے چہانٹ چہانٹ کے چہاونی کے باہر پریٹ پر جمع کرنے لگا تو سب کے کان کہڑے ہوئے اور سمجہے کہ
ابہی حوصلہ دلکا پورا نہین ہوا شاید کہین اور کابہی ارادہ ہے خصوصاً خفیہ نویسان ملک فرانس کو (جو شہر برلن
سے لشکر پروشیا کے ہمراہ تہے اور روزمرہ مفصل حال فایربل کے کوچ و مقام کا تحریر کرتے رہتے تہے) حد سے زیادہ
تردد پیدا ہوا اور فوراً بادشاہ نیلیس کو اس امر کا پرچہ لگایا یعنی لکہا کہ فایربل باوجود فتح کرلینے ملک ہولینڈ
اور بلجیم کے بدستور فوج کی آراستگی اور پیراستگی مین مصروف ہے اور کچہہ سوار جرار بموجب حکم فیبیولا کے پیرس گیٹ
کے باہر جمع ہوتے جاتے ہین اگرچہ ہنوز کوئی متنفس یہہ نہین کہہ سکتا کہ یہہ تیاریان کہان کے واسطے ہو رہی ہین
لیکن ظاہر اسباب سواے فرانسیس کے کوئی سمت سمجہہ مین نہین آتی کیونکہ مغرب مین سمندر ہے (جسپر فوج کشی
ہو نہین سکتی) مشرق مین آلیمان ہے (جہان سے یہہ خود آیا ہے) شمال مین ہولینڈ ہے (جسکو ابہی یہہ فتح کرچکا
ہے) پہر سواے فرانسیس کے جو جنوب کی طرف واقع ہے اور کونسا ملک رہ گیا آیندہ الغیب عنداللہ - یہہ خبر وحشت اثر

سنتے ہی بادشاہ کے ہوش اوڑگئے اور بلیکس سائر اعظم سے کہنے لگا یہہ ممکن ہے کہ ریونیجر خلاف اوس عہدنامہ کے جو ۱۸۵۹ء
مین خاص اوسیکی درخواست سے منظور و مقبول ہوچکا ہے فرانسیس پر حملہ کرے اور تمام ہمارے احسانات یکلخت
اپنے صفحہ دل سے مٹا ڈالے اوبلیکس نے تھوڑی دیر تامل کرکے عرض کیا بیشک یہہ امر ہے تو خلاف آئین نمک داری
لیکن ریونیجر کی ذات سے کچھہ بعید بھی نہین کیونکہ عرصہ دراز سے اوسکی حرکات ناشایستہ نے اسقدر شہرت
پائی ہے کہ اکثر عوام اوسے ڈوتسیبار (یعنی منافق) کے خطاب سے مشہور کرلے گئے ہین بادشاہ نے فرمایا منافق کسے کہتے
ہین عرض کیا جسکا دل اور زبان یکسان نہوئے یعنی دل مین کچھہ ہو اور زبان سے کچھہ کہے کیونکہ حکماے متقدمین نے
تمام بنی نوع انسان کو باعتبار قول و فعل کی چار قسمون پر منقسم کیا ہے اول وہ کہ زبان سے نکہین اور کرگذرین
(یہہ خصلت صدیقون کی ہے) دوم وہ کہ کہین اور کرین (یہہ عادت جوانمردون کی ہے) سوم وہ کہ نکہین
اور نکرین (یہہ شیوہ بدنفسون اور دون ہمتون کا ہے) چہارم وہ کہ کہین اور نہ کرین (یہہ طریقہ منافقون کا
ہے) پس تعجب نہین کہ ۱۸۵۹ء مین ریونیجر نے اپنی کسی غرض نفسانی کے باعث معاہدہ کرلیا ہو اور اب موقع پاکر اوسکے
خلاف عمل کرنا چاہتا ہو بلکہ نا بعد اسکی عقل مین تو یون آتا ہے کہ شاہزادہ فیجرسن بھی اسی بدذات کے ہاتھہ سے
گرفتار ہوا ہے اور یہہ اخبار کہ ولیعہد فرانسیس نے بادشاہ جرمن کو قتل کرکے اوسی کے ایک ملازم کو سارا ملک و
مال بخشدیا محض اسواسطے مشہور کیا گیا ہے کہ اپنی طرف عہدشکنی کا الزام نہ عاید ہو ورنہ یہہ ممکن ہے کہ شاہزادہ
عالیجاہ تن تنہا آلپیان کو فتح کرلے اور پہر اوسی کے کسی ملازم کو تخت و تاج سپرد کرکے ایسا غائب ہوجائے کہ کوئی شخص
سراغ بھی نہ لگا سکے کنگ زلیس نے کہا فی الواقع قیاس تیرا بہت صحیح ہے اور اب ہم یہہ بھی کہہ سکتے کہ کوہ پیرنیز پر جو
دفعتاً شبخون مارا گیا یا لارڈ گریزی اور جرنیل جیلیس کا واقعہ ظہور مین آیا وہ بھی سب اسیکی شرارت تھی ہمسایہ
والے یہہ جرأت نہین رکھتے تہے کہ باوجود مغلوب ہونیکے اس قسم کی دغا کرتے اور ردانستہ ہمین اپنے خون کا پیاسا
بنالیتے افسوس ہمنے اس بدباطن کے تملق پر کیون خیال کیا اور اوسی زمانہ مین یعنی ۱۸۵۹ء مین کسلیے اسکا پیچ و
خم نہ نکال دیا سچ ہے **قطعہ**

چنانکہ از روش عقل و شرع ممنوع است | بدی بہ نسبت پاکان و نیکوان کردن
بجاے دون صفتانے کہ مردم آزارند | بہ ہیچ وجہ نکوئی نمے توان کردن

بعدہ تمام اراکین سلطنت کو جو اوسوقت
ہیڑ مین موجود تہے جمع کیا اور سارا قصہ اول سے آخر تک بیان کرکے فرمایا زیادہ تر خیال اس بات کا ہے کہ پچ

شاہی یہان سے چھہ سات سو میل کے فاصلہ پر پڑی ہے اور غنیم سر پر آ پہونچا اگر خدا نخواستہ دفعتاً اوسکے حملہ کی خبر
پہونچیگی تو ہم بغیر ہاتھ پاؤن کے کیا تدبیر کر سکینگے کاش پہلے سے اس دغا اور فریب کا حال معلوم ہوجاتا تاکہ ہم
ناحق اہل ہسپانیہ سے نہ بگاڑتے یا آلیان کو اس قابل نہ چھوڑتے کہ وہ ہم سے مقابلہ کی جرأت کر سکتا لیکن مثل ہے کہ
ہوا از جنگ آید بہ کلہ خود باید زد بیت
من نالہ زبیگانہ ندارم کہ دلم را || ہر غم کہ رسیدہ است ہم از خویش رسیدہ است
یہہ سنکر ارکین سلطنت کو بھی ایک قسم کا تردد پیدا ہوا اور مختلف طرح کی تدبیرین اس باب مین کیے گئے لیکن
انجام کار یہہ رائے قرار پائی کہ بالفعل تھوڑی بہت فوج سے جو قرب وجوار کی چھاونیون مین موجود ہے سد راہ
کا انتظام کیا جائے اور آیندہ کیواسطے برائے چندے عہد پیمان ملتوی کرکے نصف فوج شاہی وہان سے منگالی
جائے یہہ ہی رائے نرکیس نے بھی پسند کی اور کہا بیشک سوا اسکے سر دست کوئی اور بندوبست نہین ہو سکتا لیکن
جہانتک ممکن ہو اسکی تکمیل مین کوشش کرنی چاہئیے کیونکہ اگر چارلس فرمانروائے ملک ہسپانیہ کو فایربل کے حملہ کی خبر
پہونچ گئی تو ہرگز مہلت منتظر نہ کریگا اور دو طرف کی لڑائی کا سنبھالنا البتہ مشکل پڑجائیگا کسی نے کہا ہے بیت
دشمن اگرچہ خورد بود از طریق حزم || اورا بزرگ دان و غم کار خویش خور
ابھی یہہ تقریر ہو رہی تھی کہ ایک
پرچہ ضروری اور پہونچا جسمین لکھا تھا آج دس دسمبر کو فایربل پینتیس ہزار سوار کی جمعیت سے فرانسیس کی جانب
کوچ کر گیا اسکے دیکھتے ہی بادشاہ نے میز پر ہاتھ دے مارا اور کہا خدا کی قدرت ہے کہ چہ درست یا فرانسیس کا ارادہ کر
اور فرانسیس اپنی کوتہ اندیشی کے باعث اوسکے مقابلہ سے مونہہ چھپائے شعر ز خون خورم ز خجلت این غصہ در خور است
ور جان دہم ز ناخوشی این عمل رواست یہہ کہکر اوسیوقت لارڈ ڈیپیر وزیر دوم کے نام جو کوہ پرنیز پر متعین تھا
ایک چٹھی اس مضمون کی تحریر فرمائی کہ اہل ہسپانیہ سے برائے چندے مہلت طلب کرکے جسقدر جلد ممکن ہو فوج معقول
اس طرف کو روانہ کردے اور افسران فوج موجودہ شہر پیرس کو حکم دیا کہ گرد نواح کی سپاہ جمع کرکے حریف کے مقابلہ کے
واسطے فوراً آگے کو بڑھ جائین لیکن اطراف وجوانب سے فوج کا اکٹھا ہوجانا کونسا آسان تھا جب تک یہان انتظام
ہو رہے ہی ہو رہے فایربل نے شمال کیطرف سے اوتر سپاہ سرحد کو جو اوسوقت وہان موجود تھی صفایا بنا فوراً
اور کیلیس دونون صوبون پر اپنا قبضہ کر لیا اور اوسکے دوسرے ہی روز کہ غالباً ۱۳ دسمبر کی تھی وہان سے
صوبہ ستمی کی جانب کوچ بول دیا جب رفتہ رفتہ ایبیول اور امینز پر تسلط کرکے شہر بیووس مین پہونچا تو کسی

مخبر کی زبانی سنا کہ فوج شاہی قریب دریاے ڈانیس کے پہونچ گئی ہے اور اوس مقام سے اوترا چاہتی ہے جہانپر دریاے ایسنی اوسکے ساتھہ ملا ہے یہہ سنتے ہی فایرل نے پانچ ہزار سوار دریاے ڈانیس کی جانب روانہ کرکے صرف یہہ حکم دیا کہ لشکر حریف کسیطرح اسطرف نہ اوترنے پائے اور آپ باقی تمام فوج اپنے ہمراہ لیے دریاے سین کو شہر روئین کے قریب عبور کرا اوسکے جنوبی کنارے کنارے دفعتًا شہر پیرس مین جا پہونچا راوی کہتا ہے بادشاہ زلیس کو اب تک یہہ گمان تھا کہ فوج شاہی سپاہ غنیم کو دریاے ڈانیس سے اسطرف ہرگز عبور نکرنے دیگی اور جو کبھی بیتابانہ اوترہی آئی تو آہستہ آہستہ مدت مدید مین مقابلہ کرتی ہوئی شہر پیرس تک پہونچیگی جب تک کوہ پرنیز سے مدد آجائیگی اور مدد آتے ہی انشاء اللہ تعالے ایسی گوشمالی دیجائیگی کہ پروشیا اور الیمان تک بھی شاید کسیکا تخم باقی نرہے اسیواسطے سامان قلعہ بندی نہین کیا گیا تھا اور سواے حکام سول یا سپاہیان پولیس کے سبکو صوبہ ستمی کیطرف روانہ کردیا تھا اب جو یکایک فایرل کے پہونچنے کی خبر سنی ہوش و حواس باختہ ہوگئے اور مجبور بغیر مقابلہ کئے پیرس کو چھوڑ دینا پڑا یعنی بادشاہ مع اہلیان دولت بہ تبدیل لباس دار السلطنت سے شہر ورسیل کو بہاگ گیا کیونکہ وہان بھی مثل پیرس کے اکثر مکانات شاہی اس قسم کے ہین کہ تہوڑے سے تردد مین قلعہ مستحکم کا کام دے سکتے ہین غرض زلیس تو اس معرکہ کے دو تین روز ورسیل مین پہونچکر خندق وغیرہ کہدوانے کا بندوبست کرنے لگا اور فایرل نے پندرہ ہزار سوار کی جمعیت سے اوس لشکر فرانسیس پر جو ڈانیس کے قریب پڑا ہوا تھا آدہی رات کے قریب شبخون جا مارا **مثنوی**

چو بگذشت یکپاس از تیرہ شب	فرو بستہ مردم ز گفتار لب	کشیدند گردان ہمہ تیغ کین	عنان ہا فگندند بر پشت زین
برفتند بر سان ابر سیاہ	بسوے لشکر دشمن کینہ خواہ	بر آمد ز ہر سو یکے دار و گیر	درخشیدن تیغ و باران تیر
سران راہمہ سرجدا شد ز تن	پر از خاک چنگال پر از خون دہن	بزیر سرست با لین بزم	ز بر تیغ و شمشیر و گوپال گرم
چنان آتش افروخت از برق تیغ	کہ گفتی ہوا گر ز بارد ز میغ	شب تار و شمشیر و گرد سیاہ	ستارہ نہ پیدا نہ تابندہ ماہ

اس شبخون مین بعضے تو کہتے ہین کہ چہہ ہزار آدمی فرانسیس کے مارے گئے اور اسیقدر زخمی ہوئے اور بعضے کہتے ہین مقتول و مجروح دونون ملاکر چہہ ہزار شمار کئے گئے تہے لیکن اسمین شک نہین کہ صبح ہوتے ہوتے قریب نصف لشکر کے ضایع و برباد ہوگیا کیونکہ فرانسیسون کو یہہ گمان تھا کہ شاید غنیم نے اوس فوج سے جو ہماری سلطنت

تھی شبخون مارا ہے اسیواسطے بار بار وہ دریاے ڈانیس کیطرف حملہ کرتے تھے اور مطلق کچھہ حاصل نہین ہوتا تھا جب
روشنی ہوئی اور حریف کے پرے جنوب کی جانب نظر آئے تو باوجود مغلوب ہوجانے کے اس خوبصورتی سے لڑائی کا ڈہنگ
ڈالا کہ تھوڑی ہی دیر بعد فایرہل کو اپنا لشکر پیچھے ہٹا لینا پڑا اب بدستور طرفین سے مورچہ بندیان ہوگئین اور
روزمرہ صبح سے شام تک معرکۂ کارزار گرم رہنے لگا جب اسیطرح آٹھہ دس روز گذر گئے اور کچھہ نیک نتیجہ حاصل
نہوا تو فیبولا نے فایرہل سے کہا مینے تحقیق سُنا ہے کہ زلیس نے کچھہ نئی سپاہ بھرتی کرنے کا حکم دیا ہے اور کسیقدر
فوج کوہ پرنیز سے بھی اسطرف کو چل نکلی ہے اگر یہہ روایت صحیح ہے تو خداوند نعمت کو بہ نفس نفیس اس مہم پر تیار رہنا
مناسب نہین یہان کا بندوبست تو افسران فوج بھی کرسکتے ہین حضور انور وہ تدبیر کرین کہ حریف اپنے واسطے
کسیطرف سے مدد نہ پہونچا سکے یہہ راے فایرہل کو بھی پسند آئی اور اسیوقت صرف پانچ ہزار سوار اس مقام پر
چھوڑ کر فیبولا کو شہر رسیل کے محاصرہ کا حکم دیا اور آپ پندرہ ہزار سوار جرار اپنے ہمراہ لے جنوبی فرانسیس
کی طرف روانہ ہوگیا کہتے ہین فایرہل مختلف امصار پر قبضہ کرتا ہوا ہنوز قریب شہر تورس کے پہونچا تھا کہ سُنا
لشکر پرنیز بھی دریاے وینی سے جو جنوب سے بہتا ہوا دریاے لویر مین جاملا ہے عبور کرچکا یہہ سنتے ہی افسران
فوج کو حکم دیا کہ دریاے آنڈر کو عبور کرکے کوئی مقام معقول واسطے مورچہ بندی کے تجویز کرین (یہہ دریا بھی
اگرچہ جنوب سے بہہ کر لویر ہی مین آملا ہے لیکن تورس سے جاکر قبل آنڈر کے ایک اور دریا بھی پڑتا ہے جسے چیر
کہتے ہین) اس دریا کے عبور کرنے مین لشکر پروشیا کو اسقدر عرصہ لگا کہ خاص دریاے آنڈر پر پہونچکر دونون
فوجون کا مقابلہ ہوگیا لیکن اسطرح کہ جنوبی کنارہ پر لشکر فرانسیس تھا اور شمالی پر لشکر پروشیا جسکے باعث ادہر
کی فوج ادہر رہگئی اور ادہر کی ادہر چند طرفین نے آگے بڑہنے کی تدبیرین کین مگر کوئی پیش نگئی اور آیندہ بھی
دیکھئے کب تک پیش نجائے **عرضی پہونچی ابونشاط و ابونعیم کی کوہ ارل پر شاہزادہ سبحان**
والا دودمان کی خدمت عالی مین اور مطلع ہونا اوس ہزبر بیشۂ شجاعت کا فرانسیس
وغیرہ کی معرکہ آرائی سے۔ وقایع نگاران ملک فرنگستان نے لکھا ہے کہ شاہزادۂ سبحان نقاب پوش تصویر
دلدار ہم آغوش چونکہ کنگ فریزر والی ملک پولینڈ سے چلتے وقت انتظام قلعہ جات کوہ ارل کی بابت تا انفصال قضیہ
ابراہیم ترک کوہ بیکرا اپنی ذمہ داری کرگیا تھا اسواسطے ہنوز اوسیجگہہ مقیم تھا لیکن خاص قلعہ ارل مین نہین تھا بلکہ

تھوڑی دور کے فاصلہ پر کہین شکار کھیل رہا تھا اور وجہ موجب شکار کھیلنے کی یہہ ہوئی تھی کہ موافق وہان کے
دستور کے ہمیشہ یکم جنوری کو بتقریب آز تمس ڈے خاص قلعہ آرل پر جہان کمنڈرن چیف (یعنی حاکم فوج) رہتا تھا
کنگ آزنز کیپلرن سے ایک دربار عام ہوا کرتا تھا جسمین تینون کمنڈر (یعنی نائب قلعہ دار) کسیقدر جلوس سے
حاضر ہوکر بجائے بادشاہ کے کمنڈرن چیف کو نذرین دکھایا کرتے تھے شاہزادہ نے جو یہہ حال سُنا رفقائے جان نثار
سے فرمایا ہم چاہتے ہین یہہ دربار اٹھارہ نومبر روز شنبہ اگر خاص عید الضحیٰ کے دن منعقد کیا جائے تو بہتر ہے
کیونکہ اسمین کسیقدر رسم اسلام کی بھی عظمت پائی جائیگی اور ہم بھی رسم نصاری کے ادا کرنے سے بچ جائینگے مصرع
چہ خوش بود کہ برآید بیک کرشمہ دو کار — یہہ سنکر ابو سعید اور راجہ بن مجید نے عرض کیا اگر حضور کو یہہ ہی منظور ہے
تو مستقیم کو سرانجام دربار مہیا کرنے کا حکم دیکر خود بدولت شکار کے بہلنے کیطرف کو چلے جائین اور ایسے وقت پر تشریف
لائین کہ موقع دربار کا گذر جائے لیکن خاص عید الضحیٰ کا دن دربار کے واسطے مقرر کرنا مناسب نہین معلوم
ہوتا کیونکہ یہہ امر خلاف قوم انصاری کے ہوگا اور انکو شق ہمارے بلاشک اسکی پابندی گونہ ناگوار گذریگی
اگر یکم جنوری کے عوض یکم فروری کا حکم دیدیا جائے (جو بیس یا بائیس ذی الحجہ کو آن پڑیگی) تو بھی کچھ مضایقہ
نہین اور نہ اسمین کسی شخص کو کسی قسم کا شبہ واقع ہوسکتا ہے یہہ رائے شاہزادۂ عالی تبار نے بھی پسند فرمائی
اور بعد رخصت کرنیکے شمعون کے شاید اکیس یا بائیس دسمبر کو مع مصاحبین خاص ایک مرغزار پر فضا مین جاکر
بیلتا شکار کھیلنے لگا غرض ہنوز واپس ہونیکی نوبت نہین آئی تھی کہ ابو نشاط اور ابو نعیم کی عرضی پہونچی اور وہ
عرضی خاص شکار ہی کے موقع مین شاہزادۂ بلند اقبال کی نظر فیض اثر سے گذرانی گئی جسکا خلاصہ یہہ ہے —
جناب عالی حضور کے تشریف لیجانے کے بعد فاریہل ولیمہ ملک الیان (جو ایک ہاتھ کٹ جانے کے باعث عوام مین
ہنڈلیس کے نام سے مشہور ہوتا جاتا ہے) یکایک ملک پروشیا مین خروج کرکے چوبیس ہزار سوار جرار کی جمعیت سے
١٧ نومبر کو ہولینڈ اور بلجیم پر حملہ آور ہوا اور محض حاکم وقت کی غفلت کے باعث وہ دونون قطعہ اپنے قبضہ مین
لا کے دس دسمبر کو فرانسیس کی جانب اوتر گیا چونکہ فرانسیس ایک عرصۂ بعید سے خالی ہی پڑا ہوا تھا اکثر شمالی حصے
اوسکے بھی مع دار السلطنت فاریہل کے ہاتھ لگ گئے بلکہ کنگ زلیس والی ملک فرانسیس بھی (جو شاہزادہ فیجرسن
کی تلاش مین پندرہ سولہ نومبر کو کوہ پیرنیز سے دار السلطنت پیرس مین چلا آیا تھا) فلانی فلانی وجہ سے شہر ورسیل

مین محصور ہوگیا اب سنا ہے فایرہل اپنے وزیر فیبیو لا کو اسطرف چھوڑ کر آپ جنوبی فرانسیس کی جانب کوچ
کرنا چاہتا ہے کیونکہ بادشاہ فرانسیس نے مہم ہسپانیہ کو ملتوی کرکے کسیقدر فوج واسطے گوشمالی پروشیا کے کوہ
پرنیز سے طلب فرمائی ہے اور اہل ہسپانیہ التوائے جنگ پر اسواسطے راضی ہوگئے کہ فرانسیسیون نے بندرگاہ
بے یونی سے خلیج بسکی کی راہ بارہ جہاز جنگی روانہ کرکے تمام پرتگیز پر اپنا قبضہ کرلیا جسکے سبب کنگ ویلیدرن
اپنی فوج اسطرف کو لیجانا چاہتا ہے اور چارلس تنہا فرانسیسیون سے مقابلہ کرنا مناسب نہین سمجھتا علاوہ
ازین بادشاہ کیوپولس والی ملک آسطوریا خاص آلیمان پر حملہ کرنیکا ارادہ کررہا ہے بلکہ دریاے ایجریر کرنش
کے قریب لام بندہنے کا حکم بھی دے چکا ہے کیونکہ ہینڈلس نے برلن سے چلتے وقت لارڈم اور ایڈورڈ کو پولینڈ
و آسطوریا روانہ کرکے کسیقدر امداد کی درخواست کی تھی جسمین سے بادشاہ پولینڈ نے تو انکار کردیا لیکن کیوپو
اس شرط پر مدد دینے کا وعدہ کربیٹھا ہے کہ جسقدر ملک ہماری دستگیری سے فتح ہوگا نصف اوسمین سے ہم تقسیم
کرلینگے چنانچہ لارڈم بھی اس شرط کو منظور کرچکا ہے اور صبح شام مین یہہ فتنۂ خوابیدہ بیدار ہوا چاہتا ہے
اس عرضی کے پہونچتے ہی سبکے ہوش وحواس باختہ ہوگئے اور ہر ایک اپنے ہی قصۂ غم والم کیطرف رجوع کرنے لگا
یعنی ابوسعید کو تو یہہ تشویش پیدا ہوئی کہ ابو نشاط و ابونعیم دونون ناتجربہ کار اور معاملات جنگ وجدال سے
محض ناواقف ہین اگر خدانخواستہ کیوپولس ملک آلیمان پر حملہ کربیٹھا تو بجز اسکے کہ دونون جان دین یا حریف
کے مقابلہ سے پہلو تہی کرجائین جو جان دینے سے بھی بدتر ہے اور کیا بن پڑیگا اور شاہزادۂ فیچرسن کو یہہ خیال
آیا کہ جب والد بزرگوار فایرہل کے ہاتھ محصور ہی ہوچکے ہین تو پھر ملک کے بچنے کا اور جان کے سلامت رہنے کا
کیا ٹھکانا یا اس عرضی کی تحریر کے بعد گرفتار ہوگئے یا اب ہوجائینگے اور ماجد بن مجید کے کلیجہ مین یہہ کانٹا کھٹکا
کہ جس حالت مین پرتگیز فرانسیسیون نے خالی کرالیا تو خورشید لقا کہان رہی اب یا غم ہجر مین جان دیجیے یا تمناے
وصال مین تا دم مرگ ایڑیان رگڑتے رہیے غرض جو تھا اپنا ہی رونا روتا تھا اور شاہزادہ سبحان ششدر و
حیران خاموش بیٹھا ہوا ہر ایک کا مونہہ گھورتا تھا ہرچند چاہتا تھا کسیطرح انکی تشفی کرون اور اس رنج لاحاصل
سے باز رکھون مگر کوئی تدبیر سمجھہ مین نہ آتی تھی آخرش مجبور سبکو اپنے ہمراہ لے شکار کے واسطے سوار ہوگیا اور
دو روز برابر جنگل ہی مین دل بہلاتا رہا تیسرے روز جب وہ رنج والم کسیقدر کم ہوا اور خیمہ جات کی جانب واپس

آیا تو دیکھا گیا ہے کہ کوہ ارل کا جنرل پوسٹماسٹر خاص قزیر کے ہاتھ کی ایک چٹھی ضروری لئے منتظر بیٹھا ہے شاہزادی
سمجھا شاید میری نسبت یہان سے اوترنے کی اجازت ہو گئی اب انشاء اللہ تعالے آلیان پہونچکر بخوبی آسطوریا کا
بند وبست کر لیا جائیگا لیکن جب اوسے کہولکر ملاحظہ فرمایا تو لکھا تہا "ابراہیم ترک یہان پہونچا اور تہین کسیقدر
کشیدہ دیکھکر خود ایک حیلۂ شرعی سے مستعفی ہو گیا اب اگرچہ حسب وعدہ ہم تمکو وہان رہنے کے واسطے مجبور نہین
کر سکتے لیکن چونکہ بالفعل ہمارا ارادہ بوجوہات ملک الیان پر فوج کشی کرنے کا ہے اسواسطے ہم امید کرتے ہین آپ
براہ مہربانی تا تحریر ثانی بدستور قلعہ جات کوہ ارل کا انتظام کرتے رہوگے بعد تصفیہ الیان انشاء اللہ تعالے
کوئی آدمی معتمد تمہاری جگہہ روانہ کیا جائیگا اور اس مہم کے سر کرنے مین یقین ہے اتنا عرصہ بھی نہ لگے کہ تمکو وہانکا
قیام ناگوار گذرے کیونکہ نیچرسن بعد قتل کرنے والی ملک آلیان کے ایسا مفقود الخبر ہو گیا ہے کہ آجتک کچھہ پتہ ہی نہین
لگا اور رفایرل اپنے باپ کا انتقام لینے فرانسیس کی جانب چلا گیا ہے غرض ملک خالی ہے اور مالک ندارد والی جو کوئی
اسوقت مین تہوڑی سی بہی ہمت کریگا بیشک اپنا قبضہ کر بیٹھے گا" یہہ مضمون دیکھتے ہی شاہزادہ عالی تبار نے تخلیہ کرکے
تمام رفقا کو جمع کیا اور نہایت افسوس سے انگشت حیرت دانتون مین دبا کر فرمایا آسطوریا تو آسطوریا پولینڈ بہی
آلیان پر حملہ کیا چاہتا ہے پہلے تو ہمکو یہہ خیال تہا کہ ابو نشاط اور ابو نعیم گو ناتجربہ کار ہین لیکن یکایک آسطوریا
سے مونہہ نہ موڑ بیٹھینگے اب البتہ اس چٹھی کے پہونچنے سے کسیقدر اوسان خطا ہوئے جاتے ہین کوئی تدبیر ایسی نکالو
کہ قزیر اپنے ارادہ کو فسخ کر دے یہہ سنکر ابو سعید اور ماجد بن مجید نے عرض کیا ہر چند ان اخبار موحش کے متواتر پہونچنے
سے حکیم اقلیمون صاحب کی وہ نصیحت یاد آتی ہے جو اونہون نے حضور کے حق مین ولیڈ یا پہاڑی پر فرمائی تہی یعنی
کہا تہا قبل ملاقات منتیاس الحکمت کے اگر کوئی خبر وحشت اثر آپکے سننے مین آئی یا کسی طور کی دقت کسیکام مین واقع ہو تو
عقل صائب کیطرف رجوع کیجیے گا ایسا نہو انتشار طبیعت کے باعث مطلب اصلی فوت ہو جائے لیکن دو تین روز سے
کچھہ ایسا دل قابو سے نکل گیا ہے کہ سوائے توہمات بے معنی کے کوئی بات سمجھہ ہی مین نہین آتی یہہ سنتے ہی شاہزادہ بلند
اقبال مسکرا کر فرمانے لگا معلوم ہوا انجام اسکا بخیر ہے اور تشویش ہماری سراسر لاحاصل یعنی یہہ وہی خبر وحشت اثر
ہے جسکی پیشین گوئی حکیم صاحب کر چکے ہین انشاء اللہ تعالے آلیان محفوظ رہیگا اور دوست شاد دشمن برباد مصرع
دشمن اگر قوی است نگہبان قوی تر است ما یہہ کہکر فرمایا ہماری دانست مین والیان ملک آر چنجل وغیرہ مین سے کسیکے

ساتھہ لڑائی ٹہان دینی چاہیے گو نتیجہ اسکا ہماری مرضی کے موافق نہ نکلے لیکن اس حکمت عملی سے فریڈریک یا پولینڈ
کو خالی کرکے الیان کا قصد نکریگا اور جو شاید اسپر بہی نہ مانے تو خلاف عہدنامہ باہمی کے تینون بادشاہون (یعنی
والی آسٹریا اور پیٹرسبرگ وموسکو) سے یک لخت بگاڑ بیٹھیگا پہر نہ آپس کی جوتی بیزار سے سر کہجانے کی فرصت ملیگی نہ الیان
کا کوئی ارادہ کریگا لیکن البتہ اس مطلب کے پورا کرنے کے واسطے کوئی اپنا خاص آدمی بطور رانسر کے ہر ایک قلعہ مین
ہونا چاہیے تاکہ وقت پر دقت نہو اور رفتار دلی اپنا کسی پر ظاہر کرنا نہ پڑے **شعر**

آنکہ وصل تو میسر نشود چندان نیست	کہ رقیبان ز سر طعن زبان بکشایند

رفیقون نے عرض کیا بالفعل خدا
کی قدرت سے بہ تقریب دربار تینون نائب اسجگہہ حاضر ہین مع الخیر یہان سے قلعہ معلے مین تشریف لیچلا چاہیے جسے
معزول کیجیے اور جاہیے جسے اوسکی جگہہ مقرر فرمائیے بیشک سوائے اسکے ظاہر کوئی صورت الیان کے بچانے کی
سمجھہ مین نہین آتی اور نہ بجز اس تدبیر کے کسیطرح فریڈر اپنے ارادہ سے باز رہ سکے **شعر**

زہے ضمیر تو از سر کن نکان واقف	زہے بیان تو اسرار علم را کاشف

غرض بعد طے ہوجانے اس گفتگو کے شاہزادہ
ثریاجاہ بلند بارگاہ نے والی ملک پولینڈ کو لکہا کہ مین بہر طور تابع فرمان اور مطیع حکم سلطان زمین و زمان ہون
جب تک اجازت نہ پاؤنگا اپنی لیاقت کے موافق یہان کا انتظام کرتا رہونگا لیکن ظاہرا الیان پر حضور کا حملہ کرنا
کئی وجہ سے مناسب نہین معلوم ہوتا اول تو یہہ کہ کیوپلس بہی نصف ملک کے لالچ سے اودہر کا ارادہ کر رہا ہے
دوم فایربل اپنے ملک موروثی کا چہوڑ دینا کسیطرح جایز نہین رکہہ سکتا سوم فرانسیس اسقدر فایربل کے خون
کا پیاسا ہو چکا ہے کہ جب تک وہ الیان کو اس سرے سے اوس سرے تک آگ نہ لگا لیگا ہرگز اوسکے کلیجہ مین
ٹہنڈک نہ پڑیگی خواہ وہ فایربل کے قبضہ مین ہو خواہ کسی غیر کے بس ان صورتون مین اگر حضور نے کچہہ حصے
الیان کے صرف کثیر کرکے فتح بہی کر لئے تو کیا حاصل انجام کار یا چہوڑ دینے پڑینگے یا تین بادشاہان زبردست کو
ناحق اپنا دشمن بنا لیا جائیگا البتہ اگر روس کے تینون حصون مین سے کوئی حصہ آجائے تو کسیقدر اپنا عظمت
وجلال بہی بڑہ سکتا ہے اسکے ظاہرا کوئی دعویدار بہی اوسکا نہین دکہائی دیتا چنانچہ مین نے بجائے خود ایک
اسی قسم کی تدبیر سوچی ہے اگر تقدیر نے یاوری کی تو بعد چندے انشاء اللہ تعالے اوسکے نتیجہ سے مطلع کرون گا
جب تک حضور الیان کا قصد نفرمائیں بلکہ پولینڈ ہی کے مشرقی سرحدات کے سنبہالنے مین کوشش کرتے رہین

یہ چٹھی لکھکر اوسیوقت ایک نامہ ابونشاط و ابونعیم کے نام تحریر فرمایا جسکا مضمون یہہ تہا۔ یقین ہے تمنے مہم آسٹریا کا کچھہ بندوبست کرلیا ہوگا اور جو نہ کیا ہو تو اس تحریر کے پہونچتے ہی ہمہ تن اوسی طرف کو متوجہ ہوجاؤ یعنی بعد اطمینان سرحدات پروشیا و فرانس ہر ایک چہاونی مین ضرورت کے موافق سپاہ چھوڑکر تمام فوج کرلس ہیڈ کے مقابل کسی مقام مناسب مین جمع کرادو اور رسالزین درجہ اعلےٰ مین سے جس کسی کے بالاتفاق سب لوگ افسری منظور کرلین اوسیکو جرنیل فوج بناکر لشکر کے ہمراہ بہیجو لیکن جرنیل فوج کے واسطے لازم ہے کہ قواعد حرب و ضرب سے بخوبی واقف ہو اور کم سے کم ایک یا دو مرتبہ دشمن کے مقابلہ مین فتح بھی پاچکا ہو یعنے شجاع قوی دل قوی جثہ ثابت قدم مدبر اور عاقل ہو تاکہ انواع انواع کے حیلے اور تدبیرون سے اپنا کام نکالے اور بے ضرورت اشد کسی سپاہی کو ضایع ہونے دے حکما کا قول ہے سپاہ ملک کی پشت پناہ ہے اور نگرانی اور راحت رسانی اسکی والی ملک کے ذمہ واجب خصوصاً لڑائی کے وقت جہانتک ممکن ہو اسکی دلجوئی کرے اور کسیطرح کہانے پینے وغیرہ کیطرف سے درماندہ نہونے دے اگر خدانخواستہ فوج شکستہ خاطر ہوگئی یا دشمن کا رعب اوسکے دل مین بیٹھہ گیا پہر ممکن نہین کہ بادشاہ یا اوسکے ہواخواہ کسی تدبیر یا صرف کثیر سے کچھہ علاج کرسکین یا بذات خود دشمن کا حملہ روک لین اسیواسطے کہا ہے **شعر**

ہمان بہ کہ لشکر بجان پروری ۔ کہ سلطان ز لشکر کند سروری

اور خاص لڑائی کے موقع پر احتیاج کے موافق دس بیس ہوشیار جاسوس بہی مقرر کرلینا تاکہ ہردم مفصل حال دشمن کی مصلحت کا گذارش کرتے رہین اور قبل وقوع کے بوجہ احسن اوسکا بندوبست کرلیا جاے اگر بہ تقدیر کوئی ایسی خبر موحش سننے مین آوے کہ جسکی سردست کوئی تدبیر سمجھہ مین نہ آئے تو یہہ خیال نکر بیٹھنا کہ اب اسکا انسداد ممکن ہی نہین بلکہ جہانتک ہوسکے راے صواب اندیش کیطرف رجوع کرنا اور ارکین سلطنت سے اوس معاملہ مین صلاح پوچھنا کیونکہ مشورہ مین ارباب عقول کا اجتماع ہوتا ہے اور ہر ایک اپنی اپنی فکر کے موافق اوسکے نشیب و فراز اور اطراف و جوانب پر نظر رکہکے کوئی نہ کوئی بات کام کی نکال ہی لیتا ہے **شعر**

بہ پیکاری عقل شریف و راے درست ۔ توان کند تصرف بہ آسمان انداخت

لیکن یہہ اچھی طرح خیال رہے کہ اسرار شاہی رسمیات عرفی کی مانند نہین ہوتے یعنی ہرکس و ناکس پر انکا افشا کرنا مناسب نہین چنانچہ دانشمندون نے اس باب مین تاکید اکید فرمائی ہے اور کہا ہے **شعر**

چونتو نتوانی کہ راز خویش را پنہان کنی | پس چرا رنجی کہ او را دیگران افشا کنند

اور اگر رسالت کیواسطے کسی شخص کے بہیجنے کی ضرورت پڑے تو ایسے شخص کو بہیجنا جو سوفتن اور ساختن کے قاعدہ سے بخوبی واقف ہو اور شکوہ و دبدبۂ بادشاہی کسی حال مین کم نہونے دے کیونکہ رسول زبان بادشاہ کے ہوتا ہے جو نعیر ملاقات بادشاہ کے اوسکا حال دریافت کرنا چاہے تو اوسکے فرستادہ کی گفتار و کردار سے دریافت کرلے اسیواسطے سکندر بارہا بہ تبدیل لباس آپ رسالت کو گیا ہے تاکہ ہر سوال کا جواب موافق اپنے منشا کے یکبارگی ادا کردیا جائے اور حریف کے مطالب اور کنایات پر بخوبی وقوف حاصل ہوجائے۔ قصہ مختصر اسی قسم کی بہت سی کارآمد ہدایتین تحریر فرماکر دونون لفافہ روانہ کردیے اور آپ اوسی روز شکارگاہ سے مراجعت فرماکر اوس جنونی کو خاص قلعہ ارل مین داخل ہوگیا بعد داخل ہونے قلعہ معلی کے دوسرے روز علی الصباح حسب وعدہ شاہزادہ والاقدر نے دربار کیا اور اوسی دربار مین تینون نائبون کو معزول فرماکر بجاے اونکے اپنے مصاحبونکو مقرر فرمادیا یعنی کو نترا کی جگہہ جو قلعہ تیوسکو کا نائب تہا ابوسعید کو مقرر فرمایا ایلیلین نائب قلعہ اور ینبرگ کے جگہہ اقبالمند کو اور ڈکو نائب قلعہ آرخنجل کی جگہہ شاہزادہ منوچہر کو نامزد کیا لکھا ہے کہ ان تینون مین کو نترا ایک رذیل نااہل صاحب غرض ناپاک طینت بدنفس دروغگو نمام اور بیوفا آدمی تہا جو پہلے ہی پہلے کسی کی سفارش سے خلاصیون کا پیشدست مقرر ہوکر بمشکل آہستہ آہستہ مدت مدید مین اس عہدۂ جلیل تک پہونچا تہا بہلا اوسے کہان تاب تہی کہ ایسے تخت حکومت سے اوتارا جائے اور اپنے ہاتہہ پاؤن نہ ہلائے معزولی کا حکم سنتے ہی بگڑ بیٹہا اور ایسے کلمات ناشایستہ سر دربار زبان سے بکنے لگا کہ شاہزادۂ عالی تبار نے مجبور اوس نابکار کو گرفتار کرا کے حکم دیدیا کہ جبراً اوسے کوہ ارل کی سرحد سے باہر نکال دو بلکہ بحکم اس شعر کے **شعر** | چو از قومی یکے بیدانشی کرد | نہ کہ را منزلت ماند نہ مہ را | - ایلیلین اور ڈکو سے بہی فرمایا تم دونون صاحب بہی ایک دو روز مین اپنا بند و بست کرکے اس پہاڑ سے نیچے اوتر جاؤ وہ بیچارے (یعنی ایلیلین اور ڈکو) اس حکم سخت کے سنتے ہی آبدیدہ ہوکر کہنے لگے اگرچہ تابعدارونکو کوہ ارل کے چہوڑ دینے مین کسیطرح کا عذر نہین لیکن اگر تخلیہ مین براہ عنایت ہماری دو دو باتین سن لیجائین تو دل کی حسرت نکل جائے اور کچہہ بہی ارمان نرہے کہ کمتر ان چیف سے ہمنے اپنا حال کیون نہین بیان کیا آخر کار ہجوم افکار سے ایک روز مرنا

اور دنیار دنی سے کوچ کرنا تو قسمت مین لکہا ہی ہوا ہے تخت شاہی پر مرے تو اور بوریا گدائی پر مرے تو رباعی

چون رفت زتن روان پاک من وتو | خشتے دو نہند در مغاک من وتو | وانگہ ز برائے خشت خاک دگران | در کالبد کشند خاک من وتو

یہہ سنکر شاہزادہ سبحان کا بہی دل بہر آیا اور تخلیہ مین لیجا کر فرمانے لگا کہو کیا کہتے ہو عرض کیا جناب عالی ہم دونون ایک ایسے مرض مہلک مین گرفتار ہین کہ جسکا علاج سوائے ملک الموت کے کسیکے اختیار مین نہین ہان اس پہاڑ پر کسیقدر تخفیف کی صورت نظر آتی ہے اور اسیواسطے یہان کا قیام ہی جایز رکہا گیا ہے اگر بموجب حکم محکم کے اس جگہہ کو چہوڑ دیا جائے تو ساتہہ ہی جان بہی جائیگی اور خون اوسکا بیشک حضور کے نامۂ اعمال مین لکہا جائیگا ہم یہہ نہین چاہتے کہ خواہ مخواہ کوئی عہدہ ہی ہمکو دیا جائے یا تزک ونشان ہی کے ساتہہ کوہ آرل پر ہمارا رہنا ہو فقط اس بات کے امیدوار ہین کہ چندے آزادانہ اس جگہہ بسر کرتے رہین جب خداوند کریم اپنا فضل وکرم کریگا کوہ آرل کیا ملک روس کیطرف بہی ہم اپنا مونہہ کرین تو جو چاہیے گا ہمارا حال کیجئے گا شاہزادہ نے فرمایا یہہ معما ہماری سمجہہ مین نہین آتا اگر مفصل بیان کرو تو البتہ اجازت دے سکتے ہین بلکہ وعدہ کرتے ہین کہ حتی المقدور ہم بہی تمہارے کام مین کوشش کرینگے

شعر | وفا کنیم وملامت کشیم وخوش باشیم | کہ در طریقت ما کافریست رنجیدن

یہہ سنتے ہی ایلیلین نے تو ایک آہ سرد کہینچکر اپنی گردن نیچی کرلی یعنی یہہ قصہ بیان کرنے کے قابل نہین لیکن ڈکو نے کہا جب کوہ آرل سے اوترنا ہی ہمارے حق مین موت کی نشانی ہے پہر اپنا حال پوشیدہ رکہنے سے کیا حاصل جو ہو سو ہو مین تو بیان کیے دیتا ہون

شعر | بہ بزم دردمندان زار نالیدن ہوس دارم | چو نے خواہم کہ در فریاد باشم تا نفس دارم

یہہ کہکر بلا تکلف اپنی داستان شروع کردی جو بجنسہ ذیل مین درج کی جاتی ہے

بیان کرنا ڈکو کا اپنی اور ایلیلین کی داستان تعشق شاہزادۂ سبحان سرگروہ عاشقان کے حضور مین

ڈکو نے عرض کیا جناب عالی میرا باپ بالفعل صوبہ استراخان کا حاکم ہے جو مغربی روس کے گوشۂ جنوب ومشرق مین واقع ہے اور ایلیلین کا باپ جو میرا حقیقی چچا تہا شاہنشاہ روس کے صاحبزادہ یعنی ولیعہد بہادر کو جسکا نام نامی پرنس گریفو ہے پڑہاتا تہا عرصہ تین برس کا ہوا کہ اوسنے ایک لڑکا اور ایک لڑکی (یعنی ایلیلین اور مس انیا) چہوڑکر جہان فانی سے کوچ کیا اور ایلیلین بنظر پرورش ولیعہد بہادر کے مصاحبین مین داخل کردیا گیا اوسوقت تک ہم سب ایک ہی جگہہ دار السلطنت ٹوبالسک مین رہا کرتے تہے کیونکہ والد ماجد اوس زمانہ مین پریوی کونسل کے ممبر اعلیٰ مقرر تہے

بعد انتقال چچا صاحب کے اخیر ١٢٦٤ھ مین جب قبلہ گاہی کو استر اخان کی حکومت تفویض فرمائی گئی تو دفعتاً وہ باسکا
ہم سے چھوڑا دیا گیا یعنی اینیلین مع اپنی والدہ اور ہمشیرہ کے وہین رہ گیا اور مین اپنے والد ماجد کے ساتھہ استراخان
کو چلا آیا لیکن جو صدمہ اوس بالسک کے چھوڑنے کا میرے دل پر گذرا ہے مین کچھہ بیان نہین کر سکتا شاید حضرت آدم
علیہ السلام کو بہشت برین کے چھوڑنے کا بھی اسقدر صدمہ نہ گذرا ہوگا اوس شہر سے کیا نکالے گئے اپنے آپ ہی سے
نکل گئے نہ دل پر اختیار رہا نہ ہوش و حواس سے سروکار رہا **شعر** چون شمع بہ دمنزل ما زیر پاے ما
از پا نشستہ ایم و بہ منزل رسیدہ ایم ٭ اور فی الواقع جب اسطرح یکا یک محبوب کا دیس چھوٹ جائے تو کیونکر
شیشۂ دل سنگ مہاجرت سے نہ ٹوٹ جائے یہہ کہکر ایک گہری ٹھنڈی سانس بھری اور کہا اے میرے پیارے کمندان
حیف جب مین چھوٹا سا تھا تو اکثر اپنی چچا زاد بہن مس اینیما کے ساتھہ رہا کرتا تھا اور ایک ہی مدرسہ مین ہم دونون
پڑھنے جاتے تھے اس ایک جگہہ کے رہنے سے کچھہ ایسی آپس مین وابستگی ہو گئی کہ لیلی مجنون کے عالم سے بھی اپنا عالم
بڑھ گیا گو ہم یہہ نہین جانتے تھے کہ محبت کسے کہتے ہین اور الفت کیا چیز ہوتی ہے لیکن بندہ یہ شوق ایک ایسا آتالیق
کامل ہمارے ہاتھہ لگ گیا تھا کہ ہر لحظہ اور ہر ساعت کسی نہ کسی بات مین جان نثاری کے ڈھنگ سکھاتا ہی رہتا تھا
اور حتی المقدور کشش اتصالی کا اثر اتحاد باہمی کی تقریب سے بڑھاتا ہی جاتا تھا یہانتک کہ رفتہ رفتہ ہماری محبت
مرتبۂ عشق کو پہونچ گئی اور اپنا بیگانہ بلکہ سارا زمانہ موافق دستور قدیم کے بے سبب ہم سے کاوش کرنے لگا جب یہہ
نوبت پہونچی اور ہم دونون خدا کے کرم سے کچھہ ہوشیار بھی ہو گئے تو جان اینیما کی والدین نے بدنامی کے خوف سے
راز محبت کی طرح اوس برباد کنندۂ خانمان کو چھپا رکھا اور میری نسبت قطعی حکم دیدیا کہ یہہ ہرگز ہمارے گہر
مین نہ آیا جایا کرے آپ جانتے ہین بچپن کی محبت یکا یک تو چھوٹ ہی نہین سکتی اس حکم سخت کے سنتے ہی میرے ہوش
و حواس جاتے رہے اور دل ایسا مضمحل ہوا کہ تمام دنیا کے کاروبار سے اوچاٹ ہو گیا ہرچند کوشش کی کہ کسیطرح
یہہ بھلے اور وہ خیال محال جسکا دفعتاً چرخ کجرفتار کو رشک پیدا ہو گیا ہے ظاہر و باطن طبیعت سے دور ہو جائے
لیکن استغفر اللہ مین دل کے تابع تھا یا دل میرے تابع جسقدر ضبط کرتا تھا سینے مین سو داغ پڑتے جاتے تھے
اور جہانتک سیر و شکار کی تدبیر مین مشغول ہوتا تھا وحشت زیادہ ہوتی تھی آخر کار دو چار ہی دن مین حالت
ردی ہو گئی اور مجبور اوسی دار الشفا کیطرف پھر رجوع کرنا پڑا جہان سے پہلے تشخیص مرض کے بعد دو تین بل چکے تھے

اور ہ واکے عوض صرف پر ہیز مکتفی سمجھا گیا تھا یعنی پانچوین یا چھٹے روز خود بخود یہہ خبط سمایا کہ کوچہ دلدار مین تو
ایک چکر لگانا چاہیئے اگرچہ ایسے نصیب تو کہان کہ دولت دیدار میسر ہو لیکن خیر سنگ در یار ہی کی زیارت سے
آنکھین منور کرآئینگے وصل نہین وصل کا خیال ہی سہی دیدار نہین دیدار کا احتمال ہی سہی **شعر**

اے عاشق ستم زدہ زیاد شرط نیست | اگر دوست غائب است غم دوست حاضر است — غرض انہین خیالات سے

مین کشتۂ فراق مجروح دشنۂ اشتیاق مرہم زخم جگر کی تلاش مین آستانہ ملک آشیانہ پر پہونچا وہان جاکر دیکھتا
کیا ہون وہ ہی کجر فتار طریق وفا آراستہ خرام کوچہ جفا کمند گیسو دوش پر ڈالے شمشیر ابرو میان سے باہر نکالے
آہوے وحشی کی مانند اپنے دروازے مین کھڑا ہوا اسطرح گلی کیطرف گھور رہا ہے جیسے کوئی کسیکا منتظر ہو یا عاشق
جگر افگار محبوب ستمگار کے خیال مین نقش بدیوار بنکر رہ گیا ہو مینے جاتے ہی اپنی ٹوپی اوتار کر تین بار اوسکے سرپہ سے
قربان کی اور جبین نیاز قدم سراپا کرم کیطرف جھکا کر آہستہ آہستہ یہہ اشعار پڑھنے لگا **اشعار**

شمع رخسار ترا آفت جان ساختہ اند	جان صد دل شدہ پروانہ ازان ساختہ اند	اے رخسار تو آئینۂ حسن ازل است
کہ از وجہ مقصود عیان ساختہ اند	خاک راہ کہ ترا سایہ بران افتادہ است	سرمۂ دیدۂ صاحب نظران ساختہ اند
سوختم بے تو ندانم کہ اسیران فراق	با چنین آتش جانسوز عیان ساختہ اند	وہ شمع شبستان خوبی چراغ خانہ

محبوبی یہہ اشعار اپنی جان نثار کی زبان سے سنتے ہی بے اختیار آنکھون مین آنسو بھر لائی اور فرمایا اے ذکی جب سے
تیرا یہان کا آنا جانا موقوف ہو گیا ہے نہین معلوم میرا صبر و قرار کون لے گیا نہ بیٹھے کل پڑتی ہے نہ اوٹھے آرام آتا
ہے دل تو کہتا ہے کوچہ دلدار کو چل غیرت سمجھاتی ہے گھر سے باہر نہ نکل سر پر سودا سوار ہے اور پاؤن وحشت کا ارادہ
پورا کرنیکو تیار **شعر** دل چاک چاک دیدہ گریانم اینچنین | کشتی ہزار پارہ و طوفانم این چنین — اگر مین ایسا
جانتی کہ محبت کے واسطے جدائی بھی کوئی شے لازم ہے اور اوس جدائی مین دل قابو سے نکل جایا کرتا ہے تو
ہرگز اپنی عمر عزیز برباد نکرتی اور مرتے دم تک اس کوچہ مین قدم نہ دھرتی اب تو بقول کسی نوگرفتار کے
دل کا دل گیا اور مصیبت کی مصیبت اوٹھانی پڑی **قطعہ** دو شینہ بکوے میفروشان | پیمانۂ مے بزر خریدیم
اکنون زخمار سر گرانم | زر دادم و درد سر خریدیم — یہہ کہکر فرمایا بڑی دیر سے آیا ہوا خوری کو گئے ہوئے ہین
ایسا نہو دفعتاً آجائین اور ہم دونون کو ایک جگہہ دیکھکر اس ملاقات کا بھی کچھہ بند و بست کر دین گو جی تو نہین

چاہتا لیکن مآل اندیشی اس امر کی مقتضی ہے کہ مین اسوقت اپنے دل پر صدمہ اوٹھا کر بھی تجھے یہان سے رخصت کردون
بہ شرطیکہ ہر روز تو اسیطرح کم سے کم دن مین ایک یا دو بار تکلیف کیا کرے اور مثل سابق کے مدت دراز تک مجھے اپنے
دیدار سے محروم نہ رکھے لے پیارے جسقدر جلد جلد کسی زخم پر مرہم لگایا جائیگا اوسیقدر اوسے فائدہ ہوگا اور جو بالفرض
محال فائدہ نہوا تو بگڑنے کا خوف تو جاتا رہیگا **شعر** پس از مردن جو آئی بہر دیدن بر مزار من ٭
بہ تعظیم تو خوش مستانہ برخیزد غبار من ٭ یہہ افسون دم کرکے وہ ستم شعار تو گھر مین گھس گئی اور مین حیرت زدہ
عین دروازے مین بیٹھکر اپنے کوچ و قیام کی نسبت دل سے مباحثہ کرنے لگا یعنی یہان سے جاؤن یا نہ جاؤن
اور جاؤن تو کہان جاؤن بیستون تو کوہکن کے نام سے بدنام ہو چکا اور وادی نجد حضرت قیس کی جاگیر مین لکھا
گیا اب سوائے کوچۂ دلدار کے ہم مقلدین کا ٹھکانا کہان رہا دیدہ و دانستہ اس آستانہ کو چھوڑنا گویا سر شوریدہ
سنگ حماقت سے پھوڑنا ہے یہہ دروازہ ایسا دروازہ ہے جسکے ہر ذرہ مین اکسیر کی خاصیت پائی جاتی ہے اور یہہ
گلی وہ گلی ہے جہان کا ہر جھونکا نسیم خلد سے ہمسری کا دعوی رکھتا ہے **قطعہ**

بداغ لالہ رخان چون برون روم زین باغ	گل دگر ندمید غیر لالہ از گل من	مگو کہ در دل تو رنگ بستہ پیکان است
کہ تخم مہر و وفا سبز گشتہ در دل من	ہمہ متاع جہان را بہ نیم جو نہ خرم	گزین معاملہ بے حاصل است حاصل من
بدست و دست ہلالی مراز قتل چہ باک	اگر ہلاک شوم جان فدای قاتل من	

ابھی مین مخبوط الحواس اسی خبط بے ربط
مین گرفتار تھا کہ مسٹر انگلو (مس انتھیا کا باپ) ہوا خوری سے واپس آگیا وہ کم بخت تو مہر و وفا کے نام سے ایک قسم
کا بیر رکھتا ہی تھا مجھے اس عاشقانہ صورت سے بے باکانہ اپنے دروازہ پر بیٹھا دیکھکر زبردستی اوس گلی سے نکلوا دیا
اور ایک نہایت طول طویل چٹھی اپنے بھائی فیگیور یعنی میرے پاپا کو لکھہ بھیجی جسوقت رات کو ہم سب کھانا کھانے ایک
میز پر جمع ہوئے تو والد بزرگوار فرمانے لگے اے ڈک ہمنے سنا ہے آج تمکو تمہارے چچا نے دھکے دیکر اپنے دروازے سے
اوٹھوا دیا افسوس تمکو شرم نہین آتی اور یہہ خیال نہین کرتے انجام اس ذلت و مذلت کا کیا ہے اور نصیب دشمنان
کسکا نام بدنام ہوتا ہے **شعر** من این آہ جگر سوز از دل بیان فگن دارم ٭ چرا از دیگرے نالم چو درد از خویشتن دارم
یہہ سنتے ہی بے اختیار میری زبان سے نکل گیا **فرد** من نہ باختیار خود میروم از قفای او ٭ گیسوے چون کمند او میکشدم کشان کشان
آئے پاپا اگر میرا دل میرے قابو مین ہوتا تو باوجود ممانعت کے دیدہ و دانستہ مین اوس گلی مین کیون قدم رکھتا نہین

معلوم محبت کس بلا کی کمند ہے کہ جہان بیٹھتا ہون اوسیطرف کو کھچا جاتا ہون اور جسقدر اپنے دلکو سمجھاتا ہون اوتنی ہی
مضمحل پاتا ہون اب بہی اس ذلت و مذلت کے اوپر کیا میرا یہہ جی چاہتا ہے کہ آپکی نصیحت پر عمل کرون اور اودہر کا جانا
چھوڑ دون استغفر اللہ ایک بار نہین ہزار بار دہکّے پڑین تو کیا ہوتا ہے اور آپ نہین تمام جہان اگر سمجھائے تو
کون سمجھتا ہے جسوقت زیادہ طبیعت بےچین ہوگی خود بخود مونہہ قبلہ نما کیطرح اوسی طرف مڑ جائیگا اور جب
مونہہ مڑ گیا تو آستانۂ دلدار جس مین سنگ مقناطیس کا اثر ہے بغیر جذب و کشش کے چھوڑ دے بھلا کب ممکن ہے
غرض بیت | چین پیشانی کشد مارا چنین تقدیر بود | سر نوشت ما ز خط جوہر شمشیر بود | یہہ سنتے ہی بابا جان نے
کہانے سے ہاتہ کہینچ لیا اور اوسیوقت نہایت ہمدردی کے ساتہ ایک چٹھی دو حرفی اس مضمون کی اپنے بہائی کو تحریر
فرمائی اگرچہ ہمارا ارادہ تہا کہ ڈکو نسل شاہی مین سے کسی عورت کے ساتہ منعقد کر کے تہوڑی سی اپنے خاندان
کو وسعت دیجیے لیکن سنتا ہون وہ عقل کا دشمن انینا پر مفتون ہے اور انینا بہی ظاہرا اوسکی محبت سے خالی
نظر نہین آتی اسواسطے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس مناکحت کو خاص انہین دونون کی مرضی پر منحصر رکہا جائے
تاکہ ہماری تمہاری بے معنی قید و بند سے آتش محبت دوچند نہو جائے اور آیندہ اوسکے تدارک مین کسیطرح کی
تشویش نکرنی پڑے حکما کے نزدیک ارتکاب جرم کا روک دینا بہ نسبت اوسکے سزا دینے کے بدرجہا اولی ہے شعر
بود عشاق را دست دگر در کار جانبازی | بگوشم این صدا از تیشۂ فرہاد می آید | چچا صاحب نے اس تحریر کو
ملاحظہ فرما کر بجائے اسکے کہ اصل مطلب پر غور فرمائین چٹھی کو ایک انگیٹھی مین جو آگے رکہی سلگ رہی تہی بے محابا جلا
دیا اور نامہ بر سے ارشاد فرمایا بس اس سوال جگرسوز کا یہہ ہی جواب تہا جو ہمنے ادا کر دیا وہ بیچارہ اپنا سا مونہہ لیکر
خالی ہاتہ پہر آیا اور جو کچہہ معاملہ گذرا تہا مو بمو والد کے روبرو بیان کر دیا والد نے فرمایا اے ڈکو دیکہا تمہارے
چچا نے ہماری تحریر کا کیا اچہا جواب دیا ہے اب ہمارا اس معاملہ مین تحریک کرنا بالکل لاحاصل ہے بلکہ تمکو بہی یہہ ہی
صلاح دیتے ہین کہ حتی المقدور اس خیال محال سے باز آؤ انینا نہین انینا کی بہنین اور بہتیری جس سے ایک دو روز کی
ربط و ضبط بڑہاؤ گے خواہ مخواہ دل بستگی ہو جائیگی اور کسی کی دل بستگی کے بعد انینا کی محبت بہی قائم رہے یہہ بالکل ناممکن
ہے شعر | اے دلبر از تغافل تو بیدلیم ما | گر دل بما نمیدہی از ما چہ می بری | مین نے سوکہے سے مونہہ سے عرض کیا بہت
خوب انشاء اللہ تعالی ہمت کرونگا بشرطیکہ حضرت دل نے بہی منظور فرما لیا کیونکہ اونکے حکم محکم کے رد کرنے کی مین اپنے

طاقت نہین دیکھتا اور ظاہر یہہ حرکت طریق وفا سے کچھہ بعید بہی معلوم ہوتی ہے بقول کسی شاعر کے **رباعی**

جعفر سخن از کعبہ و از دیر مکن | در وادی شک چو گمرہان سیر مکن | در شیوۂ بندگی ز شیطان آموز | یک قبلہ گزین و سجدۂ غیر مکن

غرض اوس روز سے دونون بہائیون کے بیچ آپس مین چشمک گئی اور یک لخت دونون نے راہ و رسم خاندانی کو اسطرح موقوف کر دیا جیسے کسی کی ملاقات ہی نتہی یعنی گہرون کا آنا جانا تو درکنار اگر کبہی راستہ مین بہی دوچار ہو جاتے تہے تو بارے کدورت کے ایک دوسرے سے آنکھہ نہین ملاتا تہا۔ **شعر** غنی زخم زبان را ہیچ مرہم بہ نمی سازد * مگر زخم زبان خاصیت زخم دہان دارد * قضا عند اللہ اس رنجش کے تہوڑے ہی دن بعد مسٹر اینگلو نے گہوڑے سے گر کر انتقال فرمایا اور اوسکا بیٹا یعنی ایلیگن بہ نظر پرورش شاہزادۂ عالی تبار کے مصاحبون مین داخل کر دیا گیا چونکہ والد ماجد کو ہر دم میری پریشانی کا خیال رہتا تہا اور مین رات دن غم مہاجرت سے مجنون کی شکل پیدا کرتا جاتا تہا اسواسطے بعد انتقال جناب چچا صاحب کے پہر والد بزرگوار نے میری مناکحت کی نسبت سلسلہ جنبانی شروع کی یعنی چچی صاحبہ کو مس انجیلا کا پیغام بہیجا لیکن اوس نیکبخت نے بہی مثل اپنے شوہر کے صاف انکار کر دیا اور فرمایا مسٹر اینگلو کے روبرو ہی یہہ بات قرار نہین پائی تو اب کیونکر ہو سکتی ہے ادہر تو یہہ زخم کاری میرے سینے پر لگا اور ادہر دفعتاً والد ماجد کو استراخان جانے کا حکم ہو گیا کیونکہ وہان کا حاکم کسی علت مین معزول ہو کر روبکاری کے واسطے طلب کیا گیا تہا اور سوائے والد بزرگوار کے کوئی شخص اس عہدہ کا استحقاق نرکہتا تہا چنانچہ دوسرے یا تیسرے دن اس پیغام وسلام کے بابا جان ہم سبکو اپنے ساتھہ لیکر استراخان روانہ ہو گئے اب آہ کمند ترین حیف مین اپنی بیقراری وگریہ وزاری کی کچھہ حد بیان نہین کر سکتا نہ کسیکو اسطرح روتے دیکہا جو اوس سے کسی کو ان دونون میں اسطرح تڑپتے سنا جو آپکے روبرو نظیر گذرا نون ہان برق وباران کی سی صورت تہی کبہی آنکھون سے خون جگر ٹپکتا تہا کبہی سینے سے آگ کے شعلے اوٹھتے تہے نہ بیٹھے آرام آتا تہا نہ لیٹے چین پڑتا تہا **شعر** چون شمع نا سا فر راہ عدم شدم * ہر دانۂ سرشک مرا زاد راہ شد * اور سچ بہی ہے تو بالسک مین اگرچہ کوچۂ دلدار تک جانے کی مجھے اجازت حاصل نہین تہی مگر بغیر ایک دو پہیرے لگائے مین بہلا کب مانتا تہا اور جو بالفرض محال نہین بہی جاتا تہا تو یہہ اطمینان تو تہا جب چاہونگا دو قدم رکھکر آستانۂ معلی کی زیارت کر آؤنگا یہان تو نہ وہ آستانہ رہا نہ کہین آنے جانے کا ٹہکانا رہا گوشۂ تنہائی تہا اور شب جدائی کی پہاڑ سی راتین۔ تصور دلدار تہا اور چرخ کجرفتار کی ظلم وستم کی باتین

آخرش غم مہاجرت سے روتے روتے دیدہ بلا دیدہ بے نور ہوگئے اور تیر آہ کا پلا آزماتے آزماتے کلیجہ مین سر پاؤن
تک ناسور ہو گیا **شعر** شام غم گر چشم من دور از آن مہ پر نور بود | ہیچ ممکن نیست نور از دیدۂ من دور بود **قصہ**
مختصر جب ایک زمانۂ دراز اسی سوز و گداز مین گذر گیا تو ایکدن شام کے وقت دیکھتا کیا ہون ایلیین (یعنی میرا
بھائی) چلا آتا ہے لیکن بعینہ میری ہی طرح بیقرار آنکھین نشۂ الفت سے سرشار ہوش و حواس مین اختلال
ظاہر کسی کے جور و ستم کا پامال لبون پر آہ سرد چہرہ آتش پنہانی سے زرد جسکے دیکھتے ہی مین تاڑ گیا بیشک اسکے
دل پر بھی کہین نہ کہین چوٹ لگی ہے اب اسکے ساتھ بمدارات پیش آنا مستحسن انسب ہے گویا ارتباط بڑھانا ہے یہہ سوچکر
مین اپنے ہی علحدہ کیطرف اسے لیگیا اور نہایت محبت سے اپنے پاس بٹھاکر پوچھا اے بھائی تو نے اپنی یہہ کیا شکل بنائی
ہے آیا کسی کا تیر عشق کلیجہ مین لگا ہے یا خدانخواستہ کوئی اور معاملہ ہے اسنے جواب دیا اے عزیز تم کو کیا بیان کرون مین
تو بے پیغام اجل دنیا سے کوچ کر چلا بیشک تیرا خیال صحیح ہے یعنی تیر محبت ہی سے میری یہہ نوبت پہونچی ہے لیکن افسوس
ایک ایسے تیر انداز کے ہاتھ سے چرکا کھایا ہے کہ نہ مین اپنا زخم جگر کسیکو دکھا سکتا ہون نہ بعد معائنہ کے کوئی مرہم
تدبیر اوسپر کارگر ہوتا نظر آتا ہے **شعر** جراحت دل من بر طبیب پیدا نیست | کہ تیر غمزۂ او ہر چہ کرد پنہان کرد یہہ
کہکر بے اختیار رونے لگا اور کہا اے برادر عزیز منفصل اس مصیبت کی داستان یون ہے کہ بعد انتقال والد بزرگ
اور ملازمت شاہزادہ عالی تبار کے (جسکا حال تجھے بخوبی معلوم ہے) ایک روز ایک مصاحب خاص نے پرنس گریفوک
سے بروش و ٹرم کے خط و خال کی تعریف و توصیف جو کنگ زیزر دالی ملک پولینڈ کی ہمشیر حقیقی ہے اس شد و مد کے
ساتھ بیان کی کہ شاہزادہ بلند اقبال کو نادیدہ اوسکے حسن و جمال کے دیکھنے کی آرزو پیدا ہو گئی حکم دیا اچھا جس طرح
ہو سکے ایک تصویر صحیح اوس رشک بدر منیر کی ہماری نظر فیض اثر سے گذرانی جائے قضاعند اللہ کسی مرقع سلطانی
مین اوس یوسف ثانی رشک ماہ کنعانی کی تصویر بھی موجود تھی اور اوسکو دیکھکر اوس مصاحب نے یہہ آتش فتنہ و فساد
مشتعل کی تھی دوسرے ہی روز دار و غہ توشہ خانہ سے مرقع لیکر وہ تصویر پر تنویر حضور کی خدمت مین پیش کر دیگئی
اتفاقیہ جسوقت وہ تصویر پیش کیگئی ہے مین بھی ملازمت مین موجود تھا بس اوس شبیہ دلکش کے دیکھتے ہی نہین
معلوم کس قسم کا دل پر صدمہ پہونچا کہ مین محو تصور دلدار حیرت سے نقش دیوار بنکر رہ گیا نہ یہہ خیال آیا کہ انجام اس تحیر کا
کیا ہوگا نہ یہہ عقل نے سمجھایا کہ دوا اس درد بیدرمان کی کیونکر کیجائیگی کیونکہ شاہزادہ میرے مجروح ہونے سے پہلے ہی

فرما چکا تہا کہ اس فتنۂ عالم کا پیغام موافق راہ و رسم بادشاہون کے والی ملک پولینڈ کو بہیجنا چاہیئے بلکہ یہہ ہی کلمہ سنکر میرے کم بخت مشتاقانہ اوس طرف کو متوجہ بہی ہوا تہا یہہ کیا معلوم تہا پڑتے ہی تیغ نگاہ پورا کاٹ کر جا ئینگی اور دیکہتے ہی آنکہین زخم تازہ کیطرح خون کا فوارہ اوگل دینگی **شعر** نگردد دل خیال تیغ آتش بار او بگذشت | کہ ہمچون آب آہن تا بگردون نیز (؟)

غرض یہانتک نوبت پہونچنے کے بعد بہی اگرچہ دل تو یہہ ہی چاہتا تہا کہ اوس تصویر بے نظیر کو پہر دیکہا ہی کیجیے یا وہ تمام اسیطرح اپنے کلیجہ مین رکہہ لیجیے لیکن وہ موقع چونکہ افشاے راز کا تہا نہ اظہار سوز و گداز کا اسواسطے بمشکل اپنے دل پر جبر کرکے وہان سے مین اپنے گہر کو چلا آیا اور آتے ہی والدہ ماجدہ کی خدمت مین تمام و کمال حال گذارش کرکے ہمدردی کا امیدوار ہوا والدہ نے فرمایا چہ خوش چرا نباشد اگر اس بے بال و پر ہی پر یہہ ہی بلند پروازیان ہین تو دیکہیے کیونکر نبہتی ہے اے کمبخت وہ شاہزادی شاہزادون کا کہلونا ہم فقیرزادون ہمین اپنی فقیری کا رونا بہلا ہمکو ایسی بڑی بات اس چہوٹے سے موہنہ سے بے محابا نکال بیٹہنا کب زیبا ہے بادشاہون کی تمنا وہ کرے جسے نیک و بد کی تمیز نہو حسینون کی محبت کا دم وہ بہرے جسے جان و دل عزیز نہو خبردار پہر ہرگز یہہ کلمہ زبان پر نہ لائیو اگر خدانخواستہ کسی نے سن پایا تو یا گلے مین طوق پاؤن مین زنجیر ہوگی یا دار پر مدار ہوگا سولی کی تدبیر ہوگی **شعر**

تمامہ ہرچند رود لیکن بجائی نرسد | سعی کارے نکند چون نبود استعداد | یہہ تقریر نادلپذیر سنکر میرے اور بہی ہوش حواس جاتے رہے کیا معنی پہلے تو صرف اتنی فکر تہی کہ دیکہیے دیدار یار کب اور کیونکر میسر ہوتا ہے اب یہہ ذہن مین سماگئی کہ ہم اس نعمت غیرمترقبہ کی قابلیت ہی نہین رکہتے افسوس تقدیر نے ایسی بیڈہب جگہہ پہنسایا کہ وصل کی تدبیر سمجہانے خود ہمارے خیال کیواسطے ایک زنجیر ہوگئی **شعر** مرا تیغ است ابدل آنکہ ابرویش تو میخوانی | بلے ہرکس فہمد معنی این بیت ابہامی

قصہ مختصر بقول کسی شاعر کے **شعر** نصیحت بر دل صد پارہ عاشق بدان ماند | کہ باشد زخم شمشیر و بدو زندش بسوزن ہم

والدہ صاحبہ کی چارہ جوئی نے ایسی میرے زخم جگر پر نمک پاشی کی کہ ایک ہی دو دن مین سماجت اگر دربند ہنسنے کے سینہ و پہلو پہوڑ دل و جگر تک تمام زخمون مین ناسور پڑگئے یعنی بے سعنی ضبط کرتے کرتے عقل مین فتور آگیا دماغ مین سودا سما گیا لیکن شکر ہے خداوند کریم کا کہ ابتداے مرض سے انتہاے جنون تک کوئی کلمہ کسی اپنے بیگانہ کے روبرو ایسا میری زبان سے نہین نکلا جسکے باعث میری وحشت عشق و محبت سے تعبیر کیجاتی جسقدر سے زیادہ مدہوش یا بے سبب خاموش دیکہا یہہ ہی کہا عالم تجرد کی وجہ سے اکیلین روز بروز زرد پڑتا جاتا ہے تعجب نہین کہ یہہ ہی گرمی در رمضان اطلاکو نہو جگر

الیخولیا کی آفت مین مبتلا کر دے ہان والدہ ماجدہ البتہ میرے درد سے بخوبی آگاہ تہین سو وہ یہہ سمجھکر کہ دیوانہ راہو ی بس ہست کبہی اس امر کا تذکرہ بہی میرے روبرو نہین کرتی تہین جب یون ہین اندر ہی اندر سلگتے سلگتے ایک برس کامل گذر گیا اور دل اندوہ منزل بخوبی اپنے افسانۂ غم و الم کے ضبط کرنے پر قادر نرہا یعنی راز نہان نوک زبان کے حوالے کرنے لگا تو مین مجبور دشمنون اور حاسدون کے طعون سے یہہ سوچکر سر بصحرا نکل کہڑا ہوا کہ آخرش اس مرض مہلک سے جان پر ارمان کا بچنا تو معلوم ہجر کی آفت سے گئے تو رقیبون کی عداوت سے مرے تو پہر ناحق روز و شب کے غم کہانے اور قید حیات کے صدمے اوٹہانے سے کیا فائدہ جسطرح ہوسکے ایک بار اس جسم زار کو در دلدار تک پہونچا دیجیے اور سر شوریدہ کو آستانۂ ملک کا شانہ پر نثار کرکے محبت کے بار احسان سے سبکدوش ہوجائے چنانچہ اسی ارادے سے یہانتک پہونچا ہون اور شب بخیر صبح پولینڈ کا قصد رکہتا ہون **شعر** در راہ شوق خواہم چون تیر پر بر آرم تا کے برند مردم ہمچون کمان بہ دوشم ؛ اے لکنڈہرن حیف یہہ ماجرا حیرت افزا سنکر میرے دلکو ایسی خوشی حاصل ہوئی کہ مین کچہہ عرض نہین کرسکتا نہ اس وجہ سے کہ ایلیلین بہی میری طرح گرفتار بلا ہوگیا بلکہ اس خیال سے کہ اب یہہ میرے سوز درون سے بخوبی آگاہ ہوسکے گا چنانچہ تذکرتا حسب موقع میلے بہی کچہہ قصلہ پر غصہ اسکے روبرو اسیوقت بیان کیا اور کہا اے ایلیلن باوجود اس صدمۂ جانکاہ کے مین بے حیا ابتک زندہ ہون اور ہرگز یہہ نہین چاہتا کہ کسی طریق مجرمانہ سے اپنی جان عزیز برباد کرکے ناحق یار دلنواز کو بیوفائی اور کج ادائی کے الزام سے بدنام کرون اگر تم خدا نخواستہ موافق اپنے قول کے خودکشی کا ارادہ پورا کر بیٹہے تو سوائے اسکے کہ دوبارہ شیرین و فرہاد کا قصہ تمام جہان مین تازہ ہوجائے کچہہ بہی حاصل نہوتا **شعر**

گلدین درختان بہ چنین آب ہوا بہرہ مند	دور نگیرد بہ تبان گریۂ گرم و دم سرد

اسنے پوچہا پہر کیا کرنا چاہیئے مین نے کہا ابتدائے مرض مین بغیر دوا و دوش کے دفعتاً اسطرح ناامید ہوجانا بالکل عقل کے خلاف ہے پہلے کوئی تدبیر ملاقات کی سوچہا اگر بر تقدیر نتیجہ اوسکا موافق خواہش کے نکلا تو پہر دیکہا جائیگا کیا تمہارے درد کا علاج میرے درمان سے بہی مشکل ہے کہ ابہی سے کم ہمتون کی مانند ہاتہہ پاؤن ڈالے دیتے ہو ہمین دیکہو باوجود جواب صاف ملجانے کے ہنوز وہ ہی سودائے خام پکائے جاتے ہین حالانکہ نا وک غم و الم کہاتے کہاتے کلیجہ صورت غربال ہوگیا اور سانس آنا جانا محال **شعر**

الہم شد از گزیدن خانۂ زنبور بے تعلقش	ور ازین زنبور خانہ شہد باشد جان شیرینم

اسنے کہا استغفر اللہ آپکے افسانہ کو میری داستان جگرسوز سے کیا نسبت وہ معاملہ شکر رنجی کا ہے اور یہہ حادثہ تلخکامی کا آپ

ایک عذر معقول ہین جب چاہین منزل دوری کو طے کرسکتے ہین اور ہین عمر خضر پاکر بھی تا دم مرگ اپنے مجبوری کا دغدغہ باوجود
کوشش کے نہین مٹا سکتا **شعر** بہ بین تفاوت رہ از کجاست تا بہ کجا اور جو بالفرض محال اسکے برعکس ہی آپکے ذہن
مین سمائی ہوئی ہے تو لو مین آپکی تیمارداری کا دعوی کرتا ہون آپ میرے نشتر غم نکالنے کی فکر کیجیے دیکھین پہلے کسکی
تدبیر کارگر ہوتی ہے اور کون اپنی مراد کو پہونچتا ہے مینے کہا البتہ اس ترکیب سے تو شاید دونون کے مطلب حاصل
ہوجائین کیونکہ میری کل تو تمہارے ہی ہاتھ مین ہے جب چاہو اپنی والدہ کو راضی کرلو اور تمہارے واسطے مین اپنی جان
لڑانے کو موجود ہون **شعر** بشارت کنم نقد جانے کہ ہست || بیجا آورم ہرچہ آید بدست ۔ بعد اس گفتگو کے مین نے کہا
لوگ کہتے ہین مس ولرم موسم بہار مین اکثر کوہ آرسل پر دو مہینے کے واسطے تشریف لایا کرتی ہے اگر اوسی زمانہ مین اوس
رشک پری کو کسیطرح پہاڑ پر سے اوڑا لیچلین تو بہت سہل مین یہہ مشکل آسان ہوسکتی ہے لیکن اس صورت مین
البتہ بادشاہ پولینڈ اور پرنس گریفو دونون ہماری جان کے دشمن ہوجائین گے پس مناسب یون معلوم ہوتا ہے
کہ پہلے تم اپنی والدہ اور ہمشیرہ کو تو بالسک سے آسترا خان مین لے آؤ جب خدا کے فضل و کرم سے ہم اپنے کام کو بخوبی بجا لا
لینگے تو اسی طرف سے مس انیلیا کو ہمراہ لیتے ہوئے ترکستان وغیرہ کی طرف اوتر چلین گے یہہ کیا ضرور ہے کہ ملک روس
ہی کی محبت مین ہمیشہ گرفتار رہین اور حب الوطنی کی آرزو مین اپنی جان تک جانے کا خیال نکرین کیا سنا نہین **شعر**
ہر کہ پابند وطن شد میکشد آزارہا || پاے گل اندر چمن دایم بود از خارہا ۔ انیلیین نے کہا یہہ تو سچ ہے مگر ایسے کار دشوار
کا انجام دینا بغیر کسی ظاہری حکومت کے سمجھ مین نہین آتا اور میری والدہ ماجدہ جو فقط ولرم کے عشق ہی کا نام سنکر گھبرا
گئی تھین ایسے گناہ عظیم کے ارتکاب کو کیونکر جایز رکھین گی مین نے جواب دیا یہہ کون کہتا ہے کہ آپ اپنی والدہ کو بھی اس
راز مخفی سے خواہ مخواہ آگاہ کردین وہ تو وہ مین جانتا ہون جو اس تدبیر کو سنیگا سنتے ہی کانپ اوٹھے گا کیونکہ
مجذوب اور اہل سلوک کی راے کبھی متفق نہین ہوسکتی یہہ عواقب امور پر نظر رکھتے ہین اور وہ حصول مطلب کیواسطے
جان و مال کا تلف ہوجانا اصلا خیال مین نہین لاتے **رباعی** گفتگوے عقل در خاطر فزو ناید مرا || بندۂ سلطان عشقم [illegible]
بستۂ زلف پریرویان شدن از عقل نیست || لیک من دیوانہ ام زنجیری باید مرا || رہا حکومت کا حاصل کرنا یہہ صرف
زر کی عنایت پر منحصر ہے لیکن ابھی چند روز ہوئے مین نے پولینڈ کے اخبار کنگ [illegible] مین لکھا دیکھا ہے کہ بادشاہ
قلعہ جات کوہ آرسل مین بسبب اسکے کہ خاص قلعہ سے بہت دور دور واقع ہوئے ہین اور تنہا کمانڈر ان چیف اون

سبکی نگرانی سے معذور ہے علی العملی نائب مقرر کرنا چاہتا ہے چنانچہ اسٹیفو اور گونزادو شخص اس عہدے پر مامور بھی ہوچکے ہین اگر ہم دونون بھی باقی کی دونون نیابتون کے واسطے درخواست کردین تو کیا تعجب ہے کہ بادشاہ منظور فرمالے لیکن بہتر ہوگا کہ مین اس عہدہ کیواسطے اپنے باپ سے سفارش کرواؤن اور تم جب اپنی ہمشیرہ اور والدہ کو ٹولبالسک یعنی جاؤ تو پرنس گریفو سے اس باب مین ایک چٹھی لکہواتے لاؤ تاکہ لاونعم کا کوئی غم تمہارے دل سے جاتا رہے یہہ سنکر ایلین نہایت خوش ہوا اور دوسرے دن صبح ہوتے ہی موافق میری نصیحت کے ٹولبالسک کو روانہ ہوگیا میرے اسکے جانے کے بعد فوراً ایک چٹھی شوقیہ والد بزرگوار سے کنگ فرڈیزر کے نام لکھواکر مع اپنی عرضی کے جسمین نیابت کی درخواست تھی پولینڈ کو بھیجدی وہ تو ہوشیار آدمی کی مدت سے تلاش رکھتا ہی تھا میری درخواست دیکھتے ہی منظور کرلی اور موافق وہان کے دستور کے قلعہ اپنجل کی سند میرے نام تحریر فرماکر لکھہ بھیجا کہ جہانتک جلد ممکن ہوسکے قلعہ مذکور مین پہونچکر کمنڈر ان چیف کو اپنی تقرری سے مطلع کردو لیکن مین بغیر ایلین کے آئے جا نہین سکتا تھا کیونکہ اوسکے ساتھہ مس اینیا کی تشریف آوری کا بھی خیال تھا اور اسیوجہ سے یہہ تمام طوفان برپا کیا گیا تھا مگر افسوس مدت مدید بعد ایلین یونہین خالی ہاتھ آن کھڑا ہوا اور کہا چونکہ مین موافق آپکی تعلیم کے غائب اپنے عندیہ سے جناب والدہ صاحبہ کو مطلع نہین کرسکا اس وجہ سے اونہون نے فضول قصہ یہہ سمجھکر صرف ایک رقعہ اپنا دستخطی آپکی تسکین خاطر کے واسطے لکھدیا ہے جسکا مضمون یہہ ہے کہ مین بخوشی تمام اقرار کرتی ہون کہ بعد کتخدائی ایلین کے بلا عذر اینیا کا عقد ڈوک کے ساتھہ کردونگی اگرچہ اس تقریر سے میری وہ تمام خوشیان جو واسطے چند روز کے غم مہاجرت کے عوض دل اندوہ منزل مین متمکن ہوگئی تھین یک لخت رنج والم سے مبدل ہوگئین لیکن مجبور کیا کرتا اسی اقرار کو وصل کا مژدہ تصور کرکے خاموش ہو رہا بقول کسی کشتۂ فراق کے

شعر | گر وصال یار نبود با خیالش ہم خوشم | کلبۂ درویش را شمع بہ از مہتاب نیست |

بعد اس بیان کے ایلین نے پرنس گریفو کا قصہ چھیڑا یعنی کہا مین نے شاہزادہ کی خدمت مین اپنی نسبت یون عرض کیا تھا جناب عالی عرصہ دراز سے مین اپنا دل اپنے قابو مین نہین پاتا اور جسقدر علاج کیا جاتا ہے برعکس اثر بخشتا ہے اب ڈاکٹر لوگ کہتے ہین یہہ تمام فتور آب وہوا کے قصور کا ہے اگر چند روز کوہ آرل پر اپنی بود وباش مقرر کرو تو یقین ہے یہہ ساری شکایتین جاتی رہین امیدوار ہون کہ حضور پرنور سے براہ بندہ پروری چند روز کے واسطے کوہ آرل پر رہنے کی

اجازت ملجائے اور احتیاطاً والی ملک پولینڈ کو مطلع کر دیا جائے تاکہ غلام کو کسی طور کی اوس جگہ تکلیف ہونے پائے پہر
شاہزادہ نے ایک پرچہ بطور سارٹیفکٹ کے اس مضمون کا لکہہ دیا ہے "مین گریغوری روس کا شاہزادہ الیلین اپنے غلام
جان نثار کو بسبب اوسکی علالت طبع کے بخوشی کوہ آرل پر رہنے کی اجازت دیتا ہون اور امید کرتا ہون کہ اوسے
وہان کسی نوع کی ناجایز تکلیف نہ پہونچیگی" اب کہو مین کیا کرون اور کسطرح اس پرچہ کو نیابت حاصل کرنے کا وسیلہ
گردانون مین نے کہا بہتر ہے کہ تم خود پولینڈ چلے جاؤ اور بادشاہ سے اثناء ملاقات کرکے زبانی اسی معاملہ مین گفتگو
اگر اوسنے تمہاری درخواست منظور کرلی فبہا ورنہ مین تو ارخنجل کا ایک مقرر ہو ہی لیا ہون جو کچھ بن پڑیگا انشاءاللہ
تعالے بنایا جائیگا شعر

تو ان بمرہم تدبیر نیک ورائے صواب	جراحت دل صد پارہ را دوا کردن

غرضکہ ایک دو
روز مین سامان سفر مہیا کرکے مین تو قلعہ ارخنجل کو چلا آیا اور الیلین پولینڈ کی جانب روانہ ہوگیا اگرچہ اسکا مطلب
پولینڈ جانے سے صرف اتنا ہی تہا کہ کسیطرح عہدہ نیابت ہاتھ لگ جائے لیکن جب وہان پہونچا اوسی سارٹیفکٹ کے
ذریعہ سے یہہ مرحلہ خاطرخواہ طے ہوچکا تو اسکے دل مین یہہ خیال آیا دیار محبوب تک پہونچکر بہی دیدار نزہت آثار سے
محروم رہ جانا پڑے افسوس کی بات ہے کوئی ایسی تدبیر نکالنی چاہیئے کہ دیدۂ بلا دیدہ کو اوس ماہ بے مہر کی زیارت
بہی نصیب ہو جائے چنانچہ بعد حاصل کرلینے سند نیابت کے بادشاہ سے بتقریب سیر ایک ہفتہ کی اجازت لیکر الیلین ہمارا
اوس کوٹھی مین جو سفیران شاہی کے واسطے تعمیر کی گئی ہے ٹہرگیا اور درپردہ اپنی کامیابی کی نسبت تدبیرین کرنے لگا۔

اب یہان مجہے طبیعت کا خلجان مٹانے کے واسطے تہوڑا سا حال مس وڑم کا بہی مختصر بیان کردینا پڑا وہ یہہ ہے کہ مس وڑم کو عہد طفولیت مین کہانیان سننے کا ازبس شوق تہا اور اوسکی سہیلیان
ایسی کم عقل اور کوتہ اندیش تہین کہ ہمیشہ عشق و محبت ہی کے جہوٹے سچے قصے اوسکے روبرو بیان کرتی رہتی تہین جب یہہ
سن تمیز کو پہونچی اور کچہہ کچہہ جوش جوانی مزا دکہانے لگا تو خود بخود دل قابو سے نکل گیا یعنی یک بیک اوس آگ نے بہڑک
جو لڑکپن مین وقتاً فوقتاً کانون کی راہ معدن سینہ مین جمع ہوگئی تہی اسکے مزاج مین مثل عاشقون کے سوز و گداز پیدا
کردیا اور طبیعت نے اس بات کی رغبت دلانی شروع کی کہ کسیطرح محبت کی کیفیت حالی کو اپنے اوپر بہی آزمانا چاہیے شعر

بامردہ دلان چند نشینی بمساجد	خم خانہ نشین باش کہ خم زندہ بگور است

۔ خدا کی قدرت ہے اوسی زمانہ مین پرنس گریغوری
نے (حسب بیان سابق) بادشاہ پولینڈ کو اسکی شادی کا پیغام بہیجا اور کسیطرح مس وڑم کو یہہ بہی خبر پہونچگئی کہ روس کا

شاہزادہ تیری تصویر دیکھکر دام عشق مین گرفتار ہوگیا ہے **شعر** کردسوراخ خدنگ تو نشان را وگذشت استخوانیکہ بدن بود کنون شست شدہ ہست * بس یہان تو مہمان نوازی کے سامان پہلے ہی سے مہیا ہو رہے تھے اس خبر کے پہونچتے ہی ہنس و ترم رہ سہی وترم ہی نہین رہی۔ عقل پر زوال آگیا اور ہوش وحواس مین اختلال **شعر**

مانند آفتاب کہ روشن شود بہ صبح	داغ دلش ز مرہم کافور تازہ شد

اس بیان سے ہمارا یہہ مطلب نہین ہے کہ اوسکو بھی گریفو کے ساتھہ عشق پیدا ہوگیا بلکہ یہہ کہ افسانۂ محبت نے وترم کے خیالات کو گونہ وسیع کردیا یعنی تکمیل سوز نہانی کی لوازمات بخوبی اوسکے ہاتھہ آگئے اور اون عشاق کا حال جو اکثر قصون مین سنتی رہتی تھی اپنی نسبت تعبیر کرکے حضرت دل سے مختلف قسم کے مباحثے کرنے لگی جب یہہ نوبت پہونچی تو سر گریبان کیطرف جھکنے اور جی دنیا کے کاروبار سے رکنے لگا ہر چند ہمجولیان سمجھاتین اور ہنسی دل لگی کی باتون مین طبیعت بہلاتین مگر دمبدم بے چینی دونی ہوتی جاتی تھی یہانتک کہ اوس روز کھانا بھی تناول نہین فرمایا نیند بھی اوچٹ گئی بار بار پلنگ پر کروٹین بدلتی تھی اور یہہ شعر پڑہ پڑہ کر ٹھنڈی سانسین بھرتی تھی **شعر**

سوز دلم چو شمع بجائے رسیدہ است	کز شعلہ استخوان من آتش دمیدہ است

ناگاہ اوسی حال مین ایک خواص خاص نے کچھہ اشعار معرفت لحن داؤدی مین سنانے جو شروع کئے تو یکایک شہزادی کو غنودگی سی آگئی لیکن ہنوز آدہ گھنٹہ سے زیادہ نہین گذرا ہوگا کہ دفعتاً دونون ہاتھہ سینہ پر مار کر اوچھل پڑی اور فرمایا اسوقت مینے ایک عجیب خواب دیکھا بھلا کوئی اسکی تعبیر تو سوچ کیا ہوئی۔ دیکھتی کیا ہون مین اپنے پرانے بادشاہی باغ مین مع چند سہیلیون کے مینا بازار کی نقل کر رہی ہون یعنی تھوڑے تھوڑے پہول مختلف قسم کے ہم سب نے اپنی اپنی چنگیرون مین بھر لئے ہین اور ایک روش پر بیٹھے آپس ہی مین بیچ رہے ہین ناگہان ایک خواص نے کچھہ تازے گلاب کے پہول جمع کرکے مجھہ سے عرض کیا چونکہ یہہ پہول حضور کے عارض گلگون سے نہایت مشابہت رکھتے ہین اسواسطے مین امید کرتی ہون کہ اسکے خریدار بہ نسبت اور پہولون کے زیادہ پیدا ہون یہہ سنکر مین اوسپر ناراض ہوئی اور حکم دیا کہ اسے میرے پاس سے ہٹادو چنانچہ وہ اپنی چنگیر لیکر دور ایک روش پر جا بیٹھی ابھی بیٹھے دیر نہوئی تھی کہ اتفاقیہ دو شخص اجنبی آگے پیچھے اوسی روش پر ہوکر گذرے جسمین سے اگلے نے تو اون پہولونکو دیکھتے ہی بے تکلف چنگیر مین ہاتھہ ڈال دیا اور پچھلا متحیر سا کھڑا ہوکر تماشا یہہ سوچنے لگا کہ دیکھئے مین ان پہولون کو کسی حکمت سے حاصل بھی کرسکتا ہون یا نہین یہہ معاملہ دیکھکر مین نے چپکے سے اوس خواص کو اشارا کیا کہ خبردار اس متکبر گستاخ آدمی کے ہاتھہ جو بے محابا پہولون کو دیکھتے ہی دست درازی کر بیٹھا ہے

ہرگز بھیجنے کا قصد نہ کیجیے لیکن اوس ملعونہ نے نہ مانا بلا خوف و خطر اوسی شخص سے مول تول چکانے لگی اس بات پر مینے خفا ہوکر اوسکی طرف سے مونہہ پھیر لیا اور دل مین سوچی جب یہہ دونون یہان سے چلے جائین گے تو اس مدعل حکمی کا انشاء اللہ تعالےٰ خاطرخواہ اسے مزا چکھاؤنگی اتنے مین وہ ہی شخص حیرت زدہ جو پیچھے کھڑا ہوا بہ نظر حسرت و یاس اون پہولون کو دیکھ رہا تھا کچھ ہیئت بدلے ہوئے ایک درخت کے غنچہ مین سے نکلکر عین میرے روبرو آن کھڑا ہوا آہ جسکے ابروے خمدار اور مژۂ نوکدار پاس سے دیکھتے ہی ایک چھری سی میرے کلیجہ پر چل گئی نہ یہہ ہوش رہا کہ مین کہان ہون نہ یہہ خیال آیا کہ مین کیا کرتی ہون بے اختیار تپش دل سے گھبرا کر دونون ہاتھ زور سے چنگیر پر دے پٹکے لیکن وہان چنگیر کہان تھی وہ ہاتھ سوتے مین میرے ہی سینہ پر پڑے اور ایسے کمبخت پڑے کہ فوراً صدمہ سے آنکھ کھل گئی اب دیکھتی ہون تو وہ پلا بدستور سامنے کھڑا نظر آتا ہے اور طبیعت یہہ چاہتی ہے جہانتک ہوسکے اسکے دیدار فیض آثار سے آنکھین روشن کیے جائیے **شعر**

جز این قدر کہ دلم سخت آرزومند است	بیان شوق ندانستہ ام کہ تا چند است

یہہ سنکر سہیلیون نے عرض کیا جناب عالی ظاہر اسکی تعبیر یہہ ہے سمجھہ مین آتی ہے کہ وہ گل گویا حضور ہین اور اوسکے خریدار حضور کے خواستگار یعنی شاہزادہ آلیان اگلا شخص ہے جسنے پارسال آپکے ساتھ شادی کی درخواست کی تھی اور حضور نے اپنی دائی کی معرفت والدہ صاحبہ کو انکار کر بھیجا تھا جیسا کہ عالم رویا مین خواص کو ممانعت فرمائی گئی اور پچھلا شاہزادہ روس ہے جو بالفعل حضور کی تمنا رکھتا ہے اور بسبب محبت نہانی کے عاشقون کی صورت مین نظر آیا یعنی مغموم و مایوس بقول کسی شاعر کے **رباعی**

از درد دگی ورد تلخ کامش کردند	آنکس کہ می عشق بجامش کردند
گویا ہمہ غمہاے جہان در یکجا	جمیع آمدہ بود عشق نامش کردند

شاہزادی نے فرمایا البتہ اس تقریر سے تو خواب کی تعبیر یہہ ہی معلوم ہوتی ہے لیکن جب تک گریفو کو یا اوسکی تصویر کو مین اپنی آنکھہ سے نہ دیکھہ لون طبیعت کا خدشہ دور نہین ہوسکتا اگر گریفو اوسی شخص کے ہمشکل ہے جسکو مینے خواب مین دیکھا ہے تو سبحان اللہ اس سے بہتر اور کیا ہوگا اور جو نہین تو بلاشک حضرت عزرائیل سے رجوع کرنا پڑے گا اور دہن گور کو اپنی مشت خاک سے بھرنا رہا ہے

امروز اگر گذشت فرداشدنی است	از قامت او قیامتے در عالم	از زلف دراز فتنہ برپا شدنی است	از حسن نیاز جلوہ پیدا شدنی است

یہہ کہکر فرمایا اگرچہ شاہزادہ گریفو کی تصویر مرقع شاہی مین بھی ضرور موجود ہوگی لیکن بالفعل اوسکی درخواست کرنے مین تھوڑا سا بدنامی کا خیال ہے مین چاہتی ہون کوئی شخص اپنے ہی رازدارون مین سے اس کام کے واسطے تو بالکل بھیجدیا

تو اچھا ہے تاکہ وہ گریفو کی طبیعت کا بھی امتحان کرتا آئے اور ایک پرچہ تصویر کا بھی لیتا آئے اس رائے کو سب اہل مشورہ نے نہایت پسند کیا اور اسیوقت ایک عورت مس کیولن نامی کو تجویز کرکے پوشیدہ تو بالسک کی جانب روانہ کر دیا کیونکہ اس عورت کے بدن پر مردانہ لباس خوب سجتا ہے اور آواز بھی اسقدر سخت ہے کہ اکثر محل والے مس کیولن کی عوض مسٹر کیولن کہتے ہیں جسکے معنی زبان انگریزی میں مذکر کے ہیں غرض مس کیولن شاہزادی سے رخصت ہوکر چند روز میں گریفو کی خدمت میں پہونچی اور حسب موقع و محل شاہزادی کا اشتیاق ملاقات بیان کرکے تصویر کی خواستگار ہوئی اتفاقیہ اوس ایام میں پرنس گریفو کو بخار آتا تھا اور کوئی تصویر ایسی عمدہ اوسکے پاس موجود نہ تھی جو معشوق کے پیشکش کے قابل سمجھی جاتی فرمایا اے مس کیولن اگرچہ ایسے موقع پر مجھے لازم تھا کہ تصویر کے بہانہ سے خود در دولت پر حاضر ہوکر اپنا چہرہ شاہزادی کے سرکار میں لکھوا آتا لیکن کیا کرون مجبور ہون شدت تپ مہاجرت سے کہین کا آنا جانا یا تصویر کھچوانا تو درکنار سمجھ کر کروٹ بدلنا بھی دشوار ہے تو جاکر میری طرف سے دست بستہ گذارش کر دے کہ بالفعل غلام کو اس حکم کی تعمیل سے معاف رکھا جائے انشاء اللہ تعالے عنقریب لبشرط صحت شبیہ صحیح اسی زمانہ کی تیار کرواکے پوشیدہ کسی معتمد کے ہاتھ خدمت عالی میں ابلاغ کرتا ہوں اور امید رکھتا ہون کہ یہی عنایت بے نہایت ہمیشہ میرے حال کثیر الاختلال پر مبذول رہے کیونکہ تصویر کا طلب فرمانا اور اپنا اشتیاق جتانا محض حضور کے لطف و کرم مین داخل ہے میرے نصیب ایسے کہاں کہ بجاے دلربائی کے آپ جیسی مزاج محبوبان کو دلداری کا خیال آوے **شعر**

من کہ باشم کہ بران خاطر عاطر گذرم	لطفہا میکنی اے خاک درت تاج سرم

نیہ تقریر بجنسہ مس کیولن نے شہر وارسا مین واپس آکر شاہزادی کی خدمت مین گذارش کر دی اور اپنی طرف سے گریفو کے حسن صورت اور حسن سیرت کی اس درجہ تعریف و توصیف بیان کی کہ مس وڑم کو پہلے سے بھی زیادہ خلجان پیدا ہوگیا کہنے لگی خدا خیر کرے آثار بہت بد نظر آتے ہین اگر یہی کلمگ چہندے اور میرے معاملہ مین پڑی رہی تو واللہ مین ہرگز اپنی طبیعت کو نہ سنبھال سکونگی دل پہلو مین نوک خار کا کام دے رہا ہے اور آنکھین ظاہر الطوفان برپا کرنے کا تہیہ کرتی جاتی ہین **قطعہ**

تا زنگہم رشتۂ گوہر شدہ از اشک	این دیدہ وتمنا بنا گوش کہ دارد
شد رشتۂ گلدستہ زیادہ تن زارم	آن دوستہ گل جائے در آغوش کہ دارد

الغرض فی الواقع اوس دن سے شاہزادی کا حال ایسا تباہ ہوگیا جیسا کسی عاشق ستم دیدہ کا ہوتا ہے نہ وہ چہچہانا رہا نہ وہ قہقہہ لگانا اکثر اوقات تو خاموش رہتی تھی اور جو کبھی کچھ بولنے کو جی بھی چاہتا تو ہمجولیون سے فرماتی تھی خدا کے واسطے

تم سب ملکر شافی مطلق کی درگاہ مین گریفو کی صحت کیواسطے دعا کرو تاکہ اوسکو اپنی تصویر روانہ کرنے مین کسیطرح کا
عذر باقی نرہے اور مس کیولن سے کہو وہ ہمیشہ روس کے آنے جانے والون کی در پردہ خبر لیتی رہے ایسا نہو کوئی آدمے
اور ہمارا نتک بار نہ پاسکے چنانچہ مس کیولن بموجب حکم کے روزمرہ ایک ایک کاروانسرا ے مین مردانہ بہیس بدلکر جاتی تہی
اور ہر کہ ومہ سے دریافت کرکے خالی ہاتہہ پہر آتی تہی جب رفتہ رفتہ آلیلین وہان پہونچا جیساکہ اوپر گذارش ہوچکا ہے
تو موافق معمول کے اسکے پاس بہی وہ دوڑی آئی (یعنی مس کیولن) اور بخوبی مولد و منشا تحقیق کرکے کہنے لگی آپکے
پاس کوئی پرچہ شاہزادہ روس کی تصویر کا تو نہوگا چونکہ عشاق کو رقیبکے نام سے سوسوطرح کے خیال پیدا ہوتے ہین
آلیلین نے پوچہا آپکا اس استفسار سے کیا مطلب ہے جواب دیا مجہے چند روز سے یہہ خبط سما گیا ہے کہ جسقدر دنیا مین
بادشاہ یا شاہزادے ہین اون سبکی تصویرون کو جمع کرکے ایک مرقع تیار کیجیے لیکن خداوندکریم نے اسقدر قدرت
نہین دی ہے کہ زر کثیر صرف کرکے اپنے اس منشا کو پورا کیا جائے اسواسطے جو کوئی سفیر یا سوداگر غیر ملک کا کسی تقریب سے
یہان وارد ہوتا ہے اوسکی خدمت مین حاضر ہوکر طوعاً و کرہاً اپنی تمنا کو بیان کرنا پڑتا ہے چنانچہ اسیطرح بہت سی تصویرین
جمع بہی کرلی ہین اگر آپکے پاس موافق میرے گمان کے شاہزادہ کی تصویر موجود ہو تو مضائقہ دریغ نفرمائیے آپ کا یہہ احسان
تادم واپسین میری گردن پر رہیگا اس تقریر سے آلیلین کا اور بہی دل بگڑا گیا یعنی سوچا یہہ شخص کہین مس وطرم
کا بہیجا ہوا تو نہین ہے کہا بیشک تصویر تو اوسکی میرے پاس موجود ہے لیکن افسوس ایک ایسے زبردست شخص کی امانت
ہے کہ مین بغیر اوسکے حکم کسیکو دے نہین سکتا یہہ کلمہ زبان سے نکلتے ہی کیولن کو یقین ہوگیا کہ یہہ وہی شخص ہے جسکا
پرنس گریفو نے وعدہ فرمایا تہا بولی واللہ اوس امانت کا سواے ہمارے کوئی استحقاق نہین رکہتا آپ بلا تشویش وہ تصویر
ہمکو عنایت کردیجیے اور ساتہہ ہی تمام قصہ اپنے تئو بالسک جانے کا شاہزادے کے وعدہ فرمانے کا محبت کی خانہ خرابی کا مس
وطرم کی بیتابی کا جو کچہہ گذرا تہا من اولہ الی آخرہ کہہ سنایا اگرچہ اس ماجرے کے سنتے ہی بے ساختہ آلیلین کا یہہ جی
چاہا کہ ابہی گریبان کے پرزے پرزے اوڑا کے پیرہن کی کفنی بنا کے سرشوریدہ کسی دیوار یا در سے دے پٹکے لیکن پہر
خیال آگیا جب مرنے ہی پر کمر باندہ لی تو دنیا کی حسرت تا یوم قیامت کیون باقی رکہیے گو اوس عیار کی بیوفائی مین
کسیطرح کا شک نہین مگر ہمکو تو بموجب قاعدہ کے وفا کے سارے ارکان روبقبلہ ہی ہوکر ادا کرنے چاہئین یہہ سوچکر
نہایت جوانمردی سے فوراً دلکو قابو مین کرلیا اور کہا اے مس کیولن اگرچہ مجہے تصویر تمہارے حوالہ کردینے مین کسیطرح کا

عذر نہین ہے لیکن شاہزادے نے دست بدست دینے کا حکم دیا ہے اور فرمایا ہے ایسی ترکیب سے دینا کہ ہرگز کسی فردبشر کو
اطلاع نہونے پائے مس کیولن نے کہا بہت اچھا مین حضور انور سے جا کر عرض کرتی ہون جیسا حکم ہوگا ابھی آپکو مطلع
کر جاؤنگی یہہ کہکر خوشی خوشی شاہزادی کی خدمت مین دوڑی گئی اور سارا حال الیلین کے آنیکا گذارش کر کے
خاص اوسکی تمنا بھی بیان کردی فرمایا شکر ہے کریم کارساز کا آج مدت مدید بعد تیری زبانی یہہ مژدہ سننے مین آیا
لیکن یہہ کہو وہ تصویر ہمارے پاس تک کب پہونچیگی اور اوسکی ملاقات کے واسطے کونسی جگہہ تجویز کرنی چاہیے
کسی سہیلی نے عرض کیا خداوند نعمت پرانا بادشاہی باغ اس کام کیواسطے نہایت مناسب ہے کیونکہ وہان بسبب
بعد مسافت کے کبھی کسیکا گذر نہین ہوتا فرمایا ہان بات تو بہت ٹھیک ہے لیکن ہمکو اعتدالاً آج ہی اوس باغ مین
چل رہنا چاہیے تاکہ اپنی مرضی کے موافق پہرے چوکی کا انتظام کر رکھا جائے اور الیلین کو حکم بہیجدین کہ وہ کل علی الصباح
کسی عورت کا بہیس بدلکر پوشیدہ شاہزادے کی تصویر لے آوے غرض اسی رائے پر سبنے اتفاق کیا اور مس کیولن
اوسی روز الیلین کو اس حکم سے مطلع کرکے آپ مع تمام رازدار سہیلیون کے بادشاہی باغ مین جارہی اتفاقیہ دوسرے
روز الیلین کو کچھہ دیر ہو گئی یعنی وہان قریب پہر بہر دن چڑہے کے پہونچا کیونکہ راستہ بہت دور کا تہا اور مس
وڑلم نے گھڑی بہر رات سے دہوم مچا رکہی تہی کہ ہے ہے اب تک تصویر نہین آئی دیکھئے آج بھی میری مراد پوری ہوتی
ہے یا نہین ہر چند سہیلیان ادہر اودہر کی باتون مین لگاتی تہین مگر وہ ایک کی نہین سنتی تہی آخرش مس کیولن
نے نہایت بیتاب پاکر عرض کیا اے جہان پناہ جب تک الیلین تصویر لاوے ہم سب ملکر اوسی مینا بازار کی نقل
کرین جو حضور نے خواب مین دیکہا تہا فرمایا دل تو اس حیلہ سے بھی بہلتا نظر نہین آتا لیکن تمہاری خاطر منظور ہے
یہہ کہکر پہلے تو دو عورتون کو مردانہ بہیس بدلوایا بعدہ ایک بڑی چوڑی روش کو جو بہت سے گنجان درختون
مین واقع تہی صاف کرواکے حکم دیا کہ سب سہیلیان مختلف قسم کے پہول چن چنکر اپنی اپنی چنگیرون مین بہرتی جائین
اور اسی روش پر میرے برابر برابر بیٹہتی جائین جب سب بیٹہہ چکین تو ایک سہیلی نے موافق تعلیم کے تہوڑے سے گلاب کے
تازے پہول جمع کرکے عرض کیا خداوند نعمت یہہ پہول چونکہ حضور کے عارض گلگون سے نہایت مشابہت رکہتے ہین اس
واسطے مین امید کرتی ہون کہ اسکے خریدار بہ نسبت اور پہولون کے زیادہ پیدا ہون یہہ سنتے ہی مس وڑلم نے
خفگی کی صورت بناکے ایسی غضبناک آنکھون سے اوسے گھورنا شروع کیا کہ وہ بیچارے مارے خوف کے اپنی چنگیر لیکر

بہت دور ایک روش پر جا بیٹھی ابھی بیٹھے دیر نہوئی تھی کہ وہ ہی دونون خواصین جنہین مردانہ لباس پہنایا گیا تہا بطور خریدارون کے آگے پیچھے اوسی روش پر ہو کر گذرین جنہین سے اگلے نے تو جاتے ہی اوس چنگیر مین ہاتھ ڈالدیا اور پچھلی متحیر شکل بناکے بہ نگاہ حسرت و یاس دور سے اون پہولون کی زیارت کرنے لگی شاہزادی نے یہہ معاملہ ملاحظہ فرماکے چپکے سے اوس خواص کو اشارہ کیا کہ خبردار اس گستاخ متکبر آدمی کے ہاتھ پہولون کے بیچنے کا قصد نہ کیجیو مگر وہ تو سکہائی پڑہائی ہوئی تہی اوس اشارہ کو مانتی کب تہی بلا تکلف اوسی سے مول تول چکانے لگی اس پر مس وڈرم نے ناک بہون چڑہاکے اوسکی طرف سے موہنہ پہیر لیا اور خدا جانے کیا کیا اپنے ہونٹون ہی ہونٹون مین بڑبڑانے لگی اتنے ہی مین خدا کی قدرت سے المیلین بھی وہان پہونچگیا اور ڈہونڈہتے ڈہونڈہتے خاص اونہین درختون سے سر جا نکالا جہان مس وڈرم خواص کیطرف سے موہنہ پہیر کر آنکہین لڑا رہی تہی بس آپس مین شہباز نظر کا ملنا تہا اور دونون کے زخم جگر کا چہلنا ادہر تو المیلین کلیجہ پکڑ کر بیٹھہ گیا اودہر شاہزادی نے ایک آہ سرد کہینچکر فرمایا ہاے یہہ وہ ہی غیرت یوسف ہے جسنے خواب مین میری عقل وخرد کا قافلہ لوٹا ہے **مثنوی**

بخوابم آمدہ زیبا این نمود است — شکیبا ز جان شیرین این ربود است

بہ تن در تب بدل در تاب از اینم — ز دیدہ غرق خون ناب از اینم

مس کیولن نے عرض کیا خداوند نعمت ذرہ غور سے ملاحظہ فرمائیے یہہ روس کا شاہزادہ نہین اوسکا فرستادہ ہے جواب دیا اے دیوانی مجھے روس کے شاہزادہ سے مطلب ہے یا اپنے دلدادہ سے اگر اوسکا قبضہ روس پر ہے تو اسکا میرے دل مایوس پر وہ صرف ایک ملک کا بادشاہ ہے یہہ میرے جان وایمان دونون کا پشت پناہ یہہ کہتے کہتے ضعف سا جو آگیا وہین کی وہین فرش خاک پر ہاتھہ پاؤن پہیلاکر لیٹ گئی اور کہا **شعر** بسکہ با تاریکی شب ہاے غم خو کردہ بود عاقبت پروانہ دربارے چراغ آرام یافت - یہہ حال دیکھتے ہی ساری سہیلیان دوڑ پڑین اور بیتاب ہو کر کوئی تلوے سہلانے لگی کوئی رومال کا پنکھا بناکے ہلانے لگی کسی نے پٹی کے عاشق معشوق ڈہیلے کر دئے کسی نے گلاب کے پہول چنکر نتھنون کے پاس دہر دئے اس تدبیر سے شاہزادی کا کچھہ کچھہ دل جو ٹھیراسیدہی اوٹھکر المیلین کی بالین پر چلی آئی اور فرمایا **قطعہ**

یک داغ بر دلم ز خیال رخ تو بود — رویت تو ام چو دید نظر آمد یکے دو شد

شاید خدنگ غمزہ بدل بود گوشہ گیر — تیر کرشمہ بر جگر آمد یکے دو شد

یہہ آواز شیرین اوس رشک مسیحا کی المیلین کے حق مین بعینہ قم باذنی کا کام کر گئی یعنی فوراً یہہ شعر کسی کشتہ فراق کا پڑہ کر تعظیماً کہڑا ہو گیا **شعر**

زندہ دیگرم پس از مردن چو برباگذری | عیشو دبیار چون بخفتہ آید آفتاب | غرضکہ نہایت ادب سے چاہتا تھا کہ جھککر
خاک کف پا کو بوسہ دے کہ مس وڈرم نے اوٹھاکے چھاتی سے لگا لیا اور ہاتھ پکڑکے ٹہلتے ٹہلتے خاص تخلیہ کے کمرے مین
لے پہونچی وہان جاکر پوچھا اے میرے پیارے سچ بتا تو کون ہے اور یہان تیرا کسطرح آنا ہوا **مثنوی**

بگو این جمال و دستانے | کہ دراصل از کدامی خاندانے | درخشان گوہرے کانت کدام است | گرامی شاہی ایوانت کدام است

ایلیلین نے کہا کیا خوب بھلا بے اعتنائی ہو تو اتنی تو ہو **شعر** مکر جانے کا قاتل نے نرالا ڈھب نکالا ہے
سبھون سے پوچھتا ہے اسکو کسنے مار ڈالا ہے بدلے ستم شعار کیا تجھے نہین معلوم مین تیرے گیسوے خمدار کا گرفتار ہون
اور اسی کالے کا منتر پوچھنے یہانتک دوڑا آیا ہون اگر ابھی سے یہہ تجاہل اور تغافل ہے تو آیندہ کا خدا حافظ **شعر**

دل را بتار زلف کمند تو بستہ ام | بر من جفا و جور مکن دل شکستہ ام | یہہ کہکر سارا قصہ اول سے آخر تک کہہ سنایا

اور عرض کیا اے جانی جس روز سے تیری تصویر پرنس گریفو کے پاس پس پشت کھڑے ہوکر دیکھی ہے واللہ نہ مین
دل کے قابو مین ہون نہ دل میرے قابو مین **شعر** | من ز دل تنگ و دل ز من تنگ است | صحبت ما چو شیشہ و سنگ است

یہہ حال سنکر مس وڈرم بہت مسکرائی اور اپنی سہیلیون کیطرف مخاطب ہوکر کہنے لگی سنا تم سب نے میرے خواب کی تعبیر
ہے جو ایلیلین نے بیان کی ہزار ہزار شکر ہے اوس خداے بزرگ و برتر کا جسنے آج میری طبیعت کا خلجان دور کیا اور
اپنے محبوب مرغوب کی صحبت سے مسرور **مثنوی**

شبم را صبح فیروزی بر آمد | غم و رنج شبار وزی سر آمد
چہ بودم ماہی دریاتم آب | طپیان بر ریگ تفسان از غم آب
کہ بودم گمرہی در ظلمت شب | رسیدہ جان زگمراہیم بر لب
کہ بودم خفتہ بر بستر مرگ | خلیدہ در رگ جان نشتر مرگ
بحمد اللہ کہ دولت یاریم کرد | زمانہ ترک جان آزاریم کرد
شدم با نازنین خویش ہمراز | سزد اکنون کہ بر گردون کنم ناز
درین محنت سرا ہیم چومن کیست | پس از پژمردگی خورم چومن کیست
در آمد سیلے از ابر کرامت | بدریا بر داز ریگم سلامت
بر آمد از افق تابندہ ماہے | بکوی دولتم بنمود راہے
در آمد ناگہان خضر از در من | بآب زندگی شد یاور من

القصہ مختصر ایلیلین ایک ہفتہ تک برابر اوسی باغ مین داد
عیش و نشاط دیتا رہا اور ایام ہجر کا عوض لیتا رہا جب دن رخصت کے پورے ہوگئے تو مجبور مس وڈرم سے اجازت لیکر
کوہ آرل پر چلا آیا اور بموجب سند نیابت کے اختیارات قلعہ داری حاصل کرکے اپنے کام مین مصروف ہوگیا اے کمترازن حیف
ایلیلین نے چلتے وقت شاہزادی کی خدمت مین اپنا منشاء دلی بھی ظاہر کردیا تھا اور اوسنے بھی وعدہ واثق فرمایا تھا کہ

انشاء اللہ تعالیٰ زندگی ہے تو مین ضرور موسم بہار مین کوہ ازل پر آؤنگی اور جو تو کہیگا بسر و چشم بجالاؤنگی لیکن
افسوس یہان موسم بہار پہونچنے سے پہلے ہی گلشن عمر پر خزان آگئی یعنی حضور نے بے قصور معزول فرما کے جیتے جی ہم دونون
کے گلے پر چھری پھیردی اب سوائے اسکے کوئی علاج نہین بن پڑتا کہ خنجر آبدار سا و شائے اور کیسا ابر کو خمدار یاد کرکے بے دیکھ
کلیجہ پر پایئے **فرد** | داغ می باشد علاج زخم چون ناسور شد || درد بے درمان مارا چارہ درد دیگر است | یہہ ماجرا حیرت
افزا سنتے ہی شاہزادہ سبحان نقاب پوش کا شفقت سے دل بھر آیا فرمایا فی الواقع تم لوگ واجب الرحم ہو اگر ہم ایسا جانتے
تو ہرگز تمہارے زخم جگر کو ہاتھہ نہ لگاتے لیکن جو تمنے تدبیر اپنے معاملہ مین سوچ رکھی ہے زنہار قابل اطمینان نہین کیا سبب
آجکل ملک یورپ کے اکثر حصون مین آتش فتنہ و فساد مشتعل ہو رہی ہے امید نہین کہ شاہزادی حسب وعدہ کوہ ازل پر
تشریف لاوے اور جو بالفرض محال وہ آئیگی بھی اور تم لے بھی بھاگے تو تمام عمر چھپتے چھپتے گذر جائیگی اتنی فرصت کہان
پاؤگے کہ کہین آرام سے بیٹھو یا شربت وصال کی حلاوت سے کام و دہن کو کامیاب کرو پھر ایسے وصل سے تو میری دانست
مین ہجر ہی بہتر ہے **شعر** | چنین کہ ہست دلت راز غصہ فرسودن || ہزار بار بہ از بودن است نابودن | ڈکلواتہ
ایلین نے عرض کیا یہہ بھی ایک ایام مہاجرت کی دل لگی تھی جو شدت رنج و الم سے گھبرا کر ہم دونو کر بیٹھے ورنہ ہماری
ایسی قسمت کہان کہ محبوب کے قدمون تک دسترس ہو یا چرخ کینہ پرور ہمارے حال سراپا ملال پر رحم کھاوے
کیا سنا نہین **شعر** | ہزار دل شکند تا یکے درست کند || فلک طبیعت شاگرد شیشہ گر دارد | شاہزادہ نے فرمایا اب
تم ایسے کلمات یاس اپنی زبان سے نہ نکالو خدا نے چاہا تو عنقریب ہم یہہ خار مفارقت تمہارے کلیجہ سے نکالے دیتے ہین
لیکن بالفعل تمکو ہمارے کام مین مدد دینی پڑیگی عرض کیا اس قابل تو ہم نظر نہین آتے لیکن ہان جو حکم ہوگا اوسکی
تعمیل سر آنکھون سے بجالا سکتے ہین فرمایا بالفعل ہمکو صوبہ آرچنجل کا فتح کرنا منظور ہے مناسب ہے کہ تم مین سے ایک
شخص ہمارے پاس موجود رہے اور ایک اسٹرٹیم والی ملک آرچنجل کی خدمت مین حاضر ہوکر بنا فقانہ اوس سے رسوخ
پیدا کرے باقی جو کچھہ ہم ہدایت کردین یا آیندہ وقتاً فوقتاً کرتے رہین اوس پر کاربند ہو التماس کیا یہہ کونسا بڑا چوڑا
کام ہے ہمکو تو واللہ اب حضور کے قدم مبارک پر جان تک نثار کردینے مین کچھہ دریغ نہین **شعر**
| من نہ آنم کہ سر از خط وفا بردارم || چون قلم گرچہ بسازند جدا بند ز بند | غرض شاہزادہ عالی تبار نے بعد
اطمینان کامل اوسی جلسہ مین بصلاح یکدیگر مہم آرچنجل کی نسبت گفتگو طے کرکے ڈکو کو آرچنجل بھیجدیا اور شاہزادہ

سندو ہیر وغیرہ کو قاصہ جات کوہ ارل کے مختلف مقاموں مین (جیسا کہ ربع داستان مین بیان ہوچکا ہے) روانہ فرماکے سارے سامان جنگ مہیا کرلئے **فوج کشی کرنا اسٹریٹم کا قلعہ آرچنجل پر ترغیب سے مسٹر ڈکو کے اور فتح یاب ہونا شاہزادہ سبحان کا ایک حکمت عملی سے** لکہا ہے کہ ڈکو نے خلعت رخصت عنایت ہونے کے بعد ۷ فروری ۱۶۶۸ء روز شنبہ کو دار الریاست آرچنجل مین پہونچکر موافق ارشاد شاہزادہ سبحان والا دودمان کے ایک عرضی اس مضمون کی کسی خواص خاص کی معرفت اسٹریٹم کی خدمت مین گذرانی کہ مین ڈکو قلعہ آرچنجل کا نائب سابق ملازم بادشاہ پولینڈ فلک کجرفتار کے ہاتھ سے ایک زخم کاری کہاکر حضور کے دامن دولت مین پناہ لایا ہون اور کچھ زبانی گذارش کرنا چاہتا ہون فرمایا اچھا آوے اور صاف صاف اپنا منشار دلی بیان کرے اسنے جاتے ہی مراسم عبودیت ادا کرنے کے بعد ایک تمہید معقول اوٹھاکر التماس کیا خداوند نعمت میرا چچازاد بھائی ایلیلین جو قلعہ نیرم کا نائب تہا بالفعل ایک موذی کے جنگل مین اسیر ہوگیا ہے اگر بادشاہ بہ نظر پرورش اوسکے حال پر رحم وکرم فرماوے تو تابعدار اس عطیہ عظمی کے شکریہ مین قلعہ آرچنجل کو کہڑے کہڑے حضور کے ہاتھ سے فتح کرواسکتا ہے ودتو مدت مدید سے اس فکر مین رہتاہی تہا کہ کسیطرح قلعہ آرچنجل میرے قبضہ مین آجائے نہایت شفقت سے فرمایا وہ کہان قید ہے اور کیونکر قید ہوا جواب دیا مفصل یون ہے کہ چند روز سے والی ملک پولینڈ نے ابراہیم ترک کے عوض ایک شخص سبحان نامی کو عہدۂ قلعہ داری سے معزز فرماکر کوہ آرل پر بہیجا ہے یہہ شخص ایسا بد باطن کوتہ اندیش متکبر اور تند مزاج ہے کہ تمام پہاڑ جسکے ہاتھ سے الامان الامان پکار اوٹہا ہے شاید حضور نے بہی سنا ہوگا کہ ایکے بڑے دن کا دربار انہین ذات شریف کی خوبیون سے کسی قلعہ مین نہین ہونے پایا اور کونتر نائب قلعہ موسکو جو پرانے نمک خواران شاہی مین سے تہا ایک ادنی بات پر کوہ آرل کی سرحد سے باہر نکلوادیا گیا لیکن غلام کو ان بے معنی جھگڑون سے کیا غرض صرف اپنا مطلب گذارش کرنا چاہئے وہ یہہ ہے کہ بعد معزولی کونتر اکے مجھکو اور میرے بہائی ایلیلین کو حکم ہوا کہ تم دونون بہی تین چار روز مین اپنا بند وبست کرکے اس پہاڑ سے نیچے اوترجاؤ ہم نے بخوف عزت تخلیہ مین لیجاکر گذارش کیا اگرچہ تابعدار ونکو یہان سے چلے جانے مین کسیطرح کا عذر نہین لیکن براہ بندہ پروری ہمکو ہمارے قصور سے بہی مطلع فرمایا جاوے تو نہایت احسان ہو فرمایا بالفعل ہمکو والی نیرم سے ابراہیم ترک کے رفقا کا عوض لینا منظور ہے اور بعد کامیابی کے آرچنجل اور موسکو کی سیر کا بہی ارادہ ہے پس ایسے حال مین جونکہ سوائے

اپنے مصاحبین خاص کے کسی غیر کا اعتبار نہیں ہوسکتا اسواسطے تمکو موقوف کیا جاتا ہے باقی ہم یہہ نہین جانتے
قصور کسے کہتے ہین اور تابعداری کے کیا معنی ایلیلن نے کہا اگر فی الواقع حضور کا یہی منشا ہے تو ہم خود اس جگہہ کا
رہنا پسند نہین کرتے آپ بلا تکلف جسکو چاہیئے ہماری جگہہ مقرر فرمائے لیکن اتنی نصیحت کر دینا ہمارے اوپر بینک واجب
ہے کہ یہہ تینون قلعے نہایت محنت و جانفشانی سے ایک عرصہ بعید مین حاصل کیئے گئے ہین ایسا نہو خیر خواہی کے
لالچ مین آپ ناحق انکو بہی ہاتہہ سے دے بیٹہین حکمانے کہا ہے مقابلہ کیواسطے اپنی قوت و شوکت دشمن سے زیادہ ہونی
چاہیئے اگر ایسا نہو تو برابر کا مقابلہ ہو نہ کہ برعکس اسکے آپ ضعیف ہوا ور دشمن زبردست جیسے لومڑی کی لڑائی شیر
کے ساتہہ بہلا والیان ملک پترم وغیرہ کا مقابلہ اگر آسان ہوتا تو ابراہیم ترک کوہ پیکر باوجود اس ہیبت و عظمت
کے کسلیئے درگذر کرتا اور فریز ربادا ولی نعمت ابتک کیون خاموش بیٹہا رہتا کیا آپنے سنا نہین مشہور قول ہے **بیت**

چنان افتد کہ ہرگز بر نہ خیزد	ہمان کہتر کہ با مہتر ستیزد

یہہ نصیحت اوس ظالم کو ایسی ناگوار گذری کہ بغیر نشیب و
فراز سمجہے اوسیوقت ایلیلن کو پا بزنجیر کر کے محبس مین بہیجدیا اور مجہے زبردستی پہاڑ سے نیچے اوتروا دیا نہ یہہ سوچا کہ یہہ کون
ہین نہ یہہ خیال آیا کہ یہہ کیا کہتے ہین اب سینے مین آگ کے شعلے سے اوٹھہ رہے ہین اور کلیجہ کباب کیطرح پڑا بہنتا ہے **مثنوی**

سراسر بر نیست پیمان ما	خدا کے تو باد اہمہ جان ما	کمر بر میان جنگ را بستہ ایم	ز کینہ ہمہ پاک دل خستہ ایم

اگرچہ پہلے ارادہ ہوا تہا کہ شہر پارسا مین جا کر خاص بادشاہ سے اس بیداد کی داد فریاد کیجیے لیکن دل نے کہا جسنے ایک
اجنبی شخص کو بغیر استحقاق سابقہ اسقدر اختیار دیدئے ہین وہ ہماری کا ہیکو سنیگا چلو آرچنجل چلکر اپنا درد دل
بیان کرو اگر کسی نے رحم کہایا فہو المراد ورنہ شاہنشاہ روس کی خدمت مین حاضر ہوکر اسکا استغاثہ کرینگے **شعر**

مرا ہم سنان زبان است تیز	اگر دشمن از تیغ دارد ستیز

استر یٹم نے کہا نہین نہین تمکو در بدر پہرنے کی کیا ضرورت
ہے جو کچہہ سامان کہوگے انشاء اللہ تعالے اس جگہہ مہیا کر دیا جائیگا خواہ پہلے اپنے بہائی کو چہوڑانا خواہ قلعہ آرچنجل کی حفاظت **شعر**

دیگر سے راچہ سان بکار آیم	من اگر خویش را نمی شایم

ابہی ڈکو اسکا کچہہ جواب نہ دینے پایا تہا کہ لارڈ میلین
شن وزیر آرچنجل ہاتہہ باندہ کر کہڑا ہوگیا اور عرض کیا خداوند نعمت ایسے معاملات نازک مین اسطرح بے مہابا ہرگز
حکم دے بیٹہنا نہین چاہیئے مجہے یہہ شخص از سر تا پا زہر کا بجہا ہوا معلوم ہوتا ہے اور اسکی باتون سے خود بخود بو
نفاق کی چلی آتی ہے اول سے آخر تک جو کچہہ اسنے بیان کیا سب غلط اور محض مصنوعی قصہ ہے کون سبحان اور

کیسی تہا آپس کی دشمنی قرینہ یہ وہ عقل کا پتلا ہے کہ ایک تدبیر صائب مین زمین و آسمان جانے تو جڑ سے اوکہاڑ کر پہینک
دے اوس سے کب امید ہوسکتی ہے کہ ایسے مفسد آدمی کو مقرر کرکے ناحق اپنے حق مین کانٹے بو بیٹہتا اور جو بالفرض محال
اوسکو سچا ہی ہے تو ہمکو خلاف عقل و نقل اپنی تدبیر سے غافل ہوجانا کب زیبا ہے کیا حضور کے گوش حق نیوش تک یہہ شعر
نہین پہونچا **شعر** بقول خصم بد اندیش غرہ نتوان شد ۔ کسیکہ چنین عاقبت پشیمان شد بادشاہ نے فرمایا
یہہ صحیح لیکن ابہی دو ایک روز کا ذکر ہے کہ تم خود کوہ آرل کے اخبارات مین بعینہ یہہ ہی قصہ جو ڈکو بیان کرتا ہے تمکو سنا
چکے ہو پہر اب کیا ہوگیا جو اسکے قول کا اعتبار نہین کرتے عرض کیا جہان پناہ وہ قصہ عجب تہا کم سچا اور ناقابل اعتبار
کے تہا کہ ڈکو بیان نہین آیا تہا اب اسکے آنے سے صاف ثابت ہوگیا کہ جو کچھ امیر زادہ سبحان سے ظہور مین آیا وہ
سب ہمارے ہی گلے پر چہری چلانیکے واسطے تہا پہلے ہم اوسے بیوقوف اور نا تجربہ کار جانتے تہے آج معلوم ہوا کہ اوسکے بنا
دوسرا عقلمند پیدا نہوا ہوگا ہان اگر تملیہ کا حال بہی ہمارے وقایع نگار کی معرفت ٹہیک ٹہیک ہمکو پہونچ جاتا تو کیا
مضایقہ تہا اسقدر زحمت نہ اٹہانی پڑتی اب تو جہانتک زبان یاری دیگی غلام یہہ ہی گذارش کریگا **شعر**
ز دشمن دوستی جستن چنان است ۔ کہ یک جا جمع کردن آب و آتش ڈکو نے جو دیکہا استریم وزیر کی باتون
پر زیادہ متوجہ ہوتا جاتا ہے ایسا نہو بنا بنایا کام بگڑ جائے کہنے لگا غریب پرور ٹلین ٹن عرض کرتا ہے اکثر ایسا
ہوا ہے کہ دشمن نے دوستی کے پردے مین اپنی چالاکی سے تقرب حاصل کرکے حریف کا کام تمام کر دیا ہے لیکن وہ باتین
گذر چکین اور ہر کہ و مہ اون سے واقف ہوگیا اب اگر کوئی اونہین طریقون سے دشمن کو اپنے قابو مین لانا چاہے
تو محض اوسکی بیوقوفی ہے آپ ہرگز ایسا خیال اپنے دل مین نہ لائیے اور جو شاید یہہ ہی امر ذہن نشین ہوگیا ہو
تو ایک آسان ترکیب ہے مجہے نظر بند کر دیجیے جب بخوبی قلعہ آرچنجل پر آپکا تسلط ہوجائے تو چاہیے اس کار نمایان
کے صلہ مین میرے بہائی کے ساتہ سلوک کیجیے گا یا نہ کیجیے گا کیونکہ مطلب جو سبحان کے زک دینے کا ہے وہ بہر طور
حاصل ہو ہی جائیگا **شعر** شادم کہ از رقیبان دامن کشان گذشتی ۔ گو مشت خاک ما ہم بر باد رفتہ باشد اور یہہ
تو سوچیے اگر مجہے فریب کرنا منظور ہوتا تو فریو اس والی پرم کے پاس نہ جاتا جسکے باعث یہہ سارا فساد پیدا ہوا ہے
حضور کی خدمت مین کیون حاضر ہوتا لیکن مین قلعہ پرم کے حالات سے بخوبی واقف نہین اوسکے پاس جا کر کیا کرتا
شعر دردمندیم و خبر میدہد از سوز درون ۔ روی خشک و لب تفتہ و چشم تر ما استریم نے پہر اپنے وزیر کی

طرف دیکھکر فرمایا اب تم اس معاملہ مین کیا کہتے ہو عرض کیا امان دینا تو اسکو کسی صورت مین جایز نہین لیکن خیر اگر
حضور کی یہہ ہی مرضی ہے تو مین مجبور ہون تہوڑی سی سپاہ اسکے ہمراہ بہیجکر جہوٹھہ سچ کا امتحان کر لیا جائے
ٹالکو نے کہا استغفر اللہ اسطرح تو تہوڑی سپاہ کیا بہت کا بہی وہان گذر نہین ہوسکتا گو قلعہ آرچنجل پر کل معین
صرف دس ہزار سوار متعین ہین جنمین سے ایک ہزار کو باری باری قلعہ کے اندر رہنے کا حکم ہے اور باقی کوہسار
کی مختلف گہاٹیون پر لیکن وہ گہاٹیان ایسی بے موقع اور کٹہب ہین کہ شاہنشاہ روس کے لشکر کا بہی وہان
کچہہ زور نہین چل سکتا پہر مین کیا فرشتہ ہون جو اوپر ہی اوپر اڑا کر آپکی فوج کو قلعہ کے اندر پہونچا دونگا شعر

سخنداں باندیشہ راند کلام	کہ بے فکر باشد سخن ناتمام

بادشاہ نے فرمایا پہر تمنے بجائے خود اوسکی تجویز کیا کیا
تدبیر سوچی ہے جواب دیا خداوند نعمت افسران فوج حریف مین سے کپتان مگرو اور کپتان گریوس جنکو مین ابہی تقرر
دربار اپنے ہمراہ قلعہ آرچنجل پر لیگیا تہا امیر زادہ سبحان کی بدمزاجی کے باعث اوس مشورے مین شریک ہین
اور حلفاً اقرار کرچکے ہین کہ جسطرح تو اس معاملہ مین کہیگا ہم بسر و چشم بجا لائینگے پہر انشاء اللہ کہ پہلے ایک شخص معتمد
بطور مخبری اونکے پاس بہیجکر یہہ خبر منگائی جائے کہ مگرو یا گریوس کی باری قلعہ مین رہنے کی کب آویگی اور ہم کس
گہاٹی کی راہ اونکی مدد سے باسانی قلعہ تک پہونچ سکتے ہین جب اسکا جواب شافی آجائے اور وہ ہی کوئی تاریخ بہی
مقرر کردین تو ٹیلین ٹن صرف دس ہزار سوار منتخب اپنے ہمراہ لیکر پوشیدہ اوس طرف کو روانہ ہوجائے یقین ہے
وہ بموجب اپنے وعدہ کے گہاٹی پر بہی مزاحمت نکرین اور قلعہ کا دروازہ بہی بلا عذر کہول دین باقی اندر پہونچ
کے ٹیلین ٹن جانے اور ٹیلین ٹن کا کام لیکن جس گہاٹی سے یہہ اپنا لشکر پہاڑ پر لیجائے اوسپر احتیاطاً پانچ ہزار آدمی
چہوڑتا جائے تاکہ حریف دوبارا اوسپر قبضہ کرکے ہمارے لشکر کا راستہ مسدود نکردے کیونکہ بعد فتح ہوجانے قلعہ
کے یقینی سبحان چارون طرف سے فوج جمع کرکے ٹیلین ٹن کا محاصرہ کریگا اور حتی المقدور ہمارے لشکر کو پہاڑ پر
چڑہنے سے باز رکہیگا اوسوقت اگر کسی راستہ سے ہماری سپاہ اوپر پہونچ گئی تو تابعدار نے ایک ایسی سہل اور عمدہ
ترکیب دشمن کے قلع وقمع کرنے کی سوچ رکہی ہے کہ شاید حضور بہی اوسے سنکر بہت پسند فرماوین وہ ترکیب یہہ ہے
کہ قلعہ آرچنجل کے گرد کہائی سے تہوڑی دور فاصلہ پر ایک سرنگ مختلف مقامون مین اس قسم کی کہدی ہوئی ہے
کہ جسکو قلعہ کے اندر سے آگ دیجاسکتی ہے ایک دفعہ ابراہیم ترک نے مجہسے بیان کیا تہا کہ کچہہ اوپر دو سو برس کا عرصہ

ہوا جب یہہ سرنگ کسی خاص ہم کے واسطے پوشیدہ تیار کرائی گئی تہی مگر چونکہ نوبت جنگ و جدال کی نہین پہونچی
اسلیئے ناتمام بند کرا دی گئی اوس سرنگ کا پتہ مین نے مگرؔو اور گرنویس کو بخوبی بتا دیا ہے جب دشمن اپنا تمام
لشکر محاصرہ کیواسطے جمع کر چکے تو ٹیلین ٹن موافق نشاندہی اشخاص مذکورہ بالا کے اوسمین بارود بہرواکے آگ
لگوا دے امید تو یون ہے سرنگ کے اوڑتے ہی لشکر غنیم کا نام و نشان بہی باقی نرہیگا اور جو شاید آدہا یا پون بہی بچا
تو ادہر سے اہل قلعہ اور ادہر سے ہم لوگ جو بدو کو پیچہے جا ئینگے بیچ مین گہیر کر دم بہر مین ترکی تمام کر دینگے اس حکمت سے
صرف قلعۂ آرینجبل ہی کا فتح ہونا نہ سمجہنا چاہیئے بلکہ مین جانتا ہون اگر کوشش مین کمی نہوئی تو چار دن قلعون پر بخوبی
احسن قبضہ ہو جائیگا **شعر** | دل اگر خار جفا دید امید است کہ باز || گل مقصود بہ چیند ز گلستان مراد | یہہ تقریر سنکر
اسٹرنٹیم کا بلکہ ٹیلین ٹن کا بہی بالکل شک و شبہ دور ہو گیا فرمایا اچہا تا آنے جواب کے تم کرنیل اسٹرنگو کے مکان پر مقیم رہو
اگر اس مہم نے اسیطرح انجام پایا جیسا کہ تم بیان کرتے ہو تو دیکہنا ا بدولت کس الطاف و اکرام سے تمہارے ساتہہ پیش آتے
ہین اور ایک شخص منسیو نامی کو پوشیدہ قلعہ آرینجبل کی جانب روانہ فرمایا وہان پہلے ہی یہہ تجویز ہو چکی تہی کہ کسی تدبیر
سے حامیٔ سلطنت اور افسران فوج کو جو نامی نامی ہین قلعہ بند کرکے سرنگ کے ذریعہ سے اوڑا دیا جائے پہر دیکہہ لین
کے اسٹرنٹیم اپنے ہاتہہ پاؤن سے کیا کرتا ہے چنانچہ منوچہر نے قلعہ مین داخل ہوتے ہی مخفی جا بجا قلعہ کے اندر سرنگ کہدوانی
شروع کروا دی تہی لیکن ہنوز کچہہ کام باقی تہا کہ منسیو نے پہونچکر مگرؔو اور گرنویس سے بادشاہ کا منشا ربیان کیا مگرؔو
نے جواب دیا اگرچہ بفضلہ تعالیٰ یکم مارچ سے میرے لشکر کی تبدیلی خاص قلعہ کے اندر ہو گئی ہے جسوقت بادشاہ تشریف
لاوے اوسکا امکان ہے لیکن کل نائب قلعہ نے حکم دیا تہا کہ عنقریب کمنڈرن جیف بہ تقریب دورہ قلعہ پرم پر آنیوالا
ہے ہم بیسوین مارچ کو اوسکی ملاقات کیواسطے جانا چاہتے ہین اگر بادشاہ پچیس مارچ تک اپنے اس عزم کو ملتوی رکہے
تو نہایت مناسب ہے کیونکہ اوسکی موجودگی مین گو مین دروازہ قلعہ کا کہول دونگا لیکن یہہ نہین کہہ سکتا کہ انجام اس
معرکہ آرائی کا کیا ہو ہان اوسکے چلے جانے کے بعد اگر بادشاہ کا ایک آدمی بہی ضایع ہو جائے تو جس عقوبت سخت کے
ساتہہ چاہے مجہسے قصاص لے ہم یہہ نہین چاہتے کہ تمہارے ولی نعمت کو ناحق تصدیعہ اوٹہانا پڑے اور ہم بیٹہے
تماشا دیکہا کرین منسیو نے پوچہا اگر فوج شاہی آوے تو کدہر سے آوے جواب دیا گہاٹی نمبر تین سے جہان بالفعل گرنویس
کا لشکر پڑا ہوا ہے سوا اسکے تمام راستے مخالفون سے گہرے ہوئے ہین اور منزل مقصود سے بہرے ہوئے اگر اچہا نا ایک

آدمی بہی کسی اور طرف کو جا نکلا تو قلعہ کا ہاتہہ آنا تو ایک جانب ہم جانتے ہین جان بہی سلامت بچ رہے تو غنیمت ہی
یہہ کہکر نسیو کو اوسی روز وہان سے یہہ بہانہ کرکے رخصت کردیا کہ تمہارے یہان رہنے مین لوگون کو شبہ
پیدا ہوگا ایسا نہو مطلب اصلی فوت ہوجائے **شعر** کارہا ے این چنین آن بہ کہ پنہانی بود ۔ آشکارا گر کنی آخر
پشیمانی بود ۔ نسیو نے یہہ ہی کہانی بجنسہ واپس آکر استر علیم کی خدمت مین گذارش کردی اور آخر کار
وقت معین پر ٹہیک ٹہیک اسی طرح اوسپر عمل کرلیا گیا یعنی ٹیلین ٹن حسب وعدہ پچیسوین تاریخ کو بڑے بڑے
آزمودہ کار افسر اور جرار سپاہی اپنے ساتہہ لیکر قریب آدہی رات کے گہاٹی نمبر تین پر ہوتا ہوا گرتوس کی سپاہ کی
سیدہا قلعہ آر کمجل مین داخل ہوگیا اور داخل ہوتے ہی دروازے قلعہ کے بند کروادئے کیونکہ گرتوس نے رستہ
مین ملاقات کرکے یہہ فقرہ دیدیا تہا کہ کسی مخبر نے تمہارے عزم سے افسران فوج کو مطلع کردیا ہے آج کئی روز سے
تمام سپاہی ہر وقت کمربستہ ناکون پر مستعد رہتے ہین جہانتک جلد ممکن ہوسکے قلعہ مین داخل ہوکر دروازے قلعہ کے
بند کروادینا لیکن دروازے بند ہونے سے پیشتر گرتو نے بوقت بازگشتی بہجواکر اپنے تمام سپاہیون کو قلعہ سے باہر
نکلوادیا تہا صرف آپ ہی آپ یکہ و تنہا ٹیلین ٹن کے پاس اسوجہ سے رہ گیا تہا کہ میرے چلے جانے سے اسکے دل مین
کسی طور کا شک نہ پڑجائے یا یہہ اپنے طور پر کچہہ اور بند و بست نکر بیٹہے جب یہہ خبر فرحت اثر قلعہ پرم پر پہونچی جہان
شاہزادہ سبحان بہی بیسوین مارچ سے آیا ہوا چشم براہ و گوش بر آواز بیٹہا تہا تو سنتے ہی جمعیت معقول لیکر تیر
کیطرح چل نکلا اور آتے ہی کچہہ آدمی تو قلعہ کے محاصرہ مین شامل کردئے اور کچہہ ایک جانب دور مختلف غارون مین
پوشیدہ کرکے گرتوس سے اس مضمون کا ایک رقعہ دگو کے نام تحریر کروایا کہ بفضل ایزد منان پچیسوین مارچ کو قلعہ
پر بغیر کشت و خون ہوئے ٹیلین ٹن نے اپنا قبضہ کرلیا لیکن حریف روز بروز قوت پکڑتا جاتا ہے اور سپاہ اوسکی ایسی
منتشر اور پریشان ہے کہ سرنگ اوڑانے مین وہ فائدہ جو ہم سوچے ہوئے تہے حاصل ہوتا نظر نہین آتا اگر بادشاہ
خود تشریف لاوے یا تمکو اسطرف روانہ کردے تو کوئی اور تدبیر معقول اس بلاے بے درمان کے دفعیہ کی سوچی جاے
اور چالاکی یہہ کی کہ وہ رقعہ اونہین لوگون مین سے ایک افسر کلان کی معرفت روانہ کیا جنکو ٹیلین ٹن گہاٹی نمبر
تین پر چہوڑ گیا تہا جسوقت یہہ رقعہ استر علیم کی نظر سے گذرا نہایت مسرور و محظوظ ہوکر دگو کو اپنی چہاتی سے لگالیا
اور بکمال شفقت سے کرسی وزارت پر بٹہا کے پوچہنے لگا اب اس مہم کی کیا تدبیر کرنی چاہیے اوسنے عرض کیا منا سب ہو کہ

حضور بہ نفس نفیس صرف بیس بائیس ہزار سوار اپنے ہمراہ لیکر تشریف لے چلیے ہر چند حریف نے قلعہ ترم وغیرہ سے سپاہ جمع کر لی ہوگی لیکن کہانتک آخر وہان بھی دس دس ہزار سے زیادہ جمعیت نہین ہے اگر پانچ پانچ ہزار آدمی ہر ایک جگہہ سے آئے ہون گے توکل پندرہ ہزار ہوئے گر یقین نہین پڑتا کہ صرف قلعہ کے محاصرہ کے واسطے اسقدر سپاہ جمع کی گئی ہو بہر حال بسقدر ہو ہم انشاء اللہ تعالے جاتے ہی ہر چہار طرف سے جنگ و پیکار شروع کر کے سبکو آہستہ آہستہ خاص سرنگ پر جمع کر دینگے اور ڈلین ٹن کو کہلا بھیجین گے کہ جس وقت یہہ لوگ سرنگ کی زد پر آجائین تم بسم اللہ کر کے آگ دیدینا پھر اول تو سرنگ ہی سے دشمنون کا بچنا مشکل ہے اور جو شاید کچھہ بچ بھی رہے تو آتش شمشیر جلانے کو موجود ہے دیکھین کون جان سلامت لیجاتا ہے اور کون کوس فتح و نصرت قلعہ پر چڑھ کر بجاتا ہے ع ۔ مثنوی

ببینیم کز ما بلندی کراست	درین کار فیروزمندی کراست	کہو داستانے ز دآن شیر ست	کہ با زیر دستان مشو زیر دست

قضائے الٰہی سے یہہ ہی تدبیر اسٹریٹم کو بھی پسند آئی اوسی روز بائیس ہزار سوار کی جمعیت سے کوچ کر کے فوج غنیم کو آگھیرا اور ڈکو کی معرفت ڈلین ٹن کو پیغام بھیجا کہ ہم تمہارے مدد کو آپہونچے ہین جس وقت لشکر حریف چارون طرف سے سمٹ کر خاص جنم کے کنارے پہونچ جائے تم بلا وسواس سرنگ اوڑا کر قلعہ سے باہر نکل آنا تاکہ جو آدمی نیم برشتہ بچ رہین اونکو دونون طرف سے گھیر کر کباب خام کیطرح نیزہ و تیر مین چھید لیا جائے لیکن ڈکو ڈلین ٹن کے پاس کیون جاتا اوسنے آتے ہی یہہ ماجرا شاہزادہ سبحان کی خدمت مین گذارش کیا اور شاہزادے نے اپنی اوس سپاہ کو جو غارون مین چھپادی گئی تھی لشکر آتشبل کے چارون طرف پھیلا کر حکم دیدیا کہ جسوقت سرنگ اوڑانے کے بعد اسٹریٹم آگے کو حملہ کرے تم برق جہندہ کیطرح تلوارین گھسیٹ گھسیٹ کر پس پشت سے کود پڑنا ایسا نہو حریف کا کوئی آدمی تمہارے ہاتھہ سے بچکر زندہ نکل جائے یہہ روز جنگ ہے اور وقت ناموس و ننگ فرد

بنام نکو مردنم آرزو است	کزین جملہ مقصود نام نکو ست

راوی کہتا ہے ایسا معاملہ بھی شاید ہی کسی زمانہ مین گذرا ہوگا باوجود اسطرح محصور ہونے کے اسٹریٹم کو یہہ گمان ہے کہ مینے لشکر غنیم کو گھیر رکھا ہے جب چاہونگا ایک پلیتہ دکھا کر اوڑا دونگا حالانکہ حقیقت اوس سرنگ کی جسپر وہ پھولا بیٹھا ہے کچھہ بھی نہ تھی ہر روز اہل قلعہ بموافق نشان مکرو کے مختلف مقامون کو کھودتے تھے اور جب وہان سے کوئی نشان برآمد نہوتا تھا تو انگشت حیرت دانتون مین دبا خاموش ہو رہتے تھے آخر شب جس روز اسٹریٹم پہاڑ پر پہونچا اور ڈلین ٹن نے سرنگ کے باب مین زیادہ تاکید کرنی

شروع کی تو نگروونے کہا مجہے ڈاکٹر نے سرنگ کا پتہ بتایا تو البتہ تہا مگر اچہی طرح میری سمجہہ مین نہین آیا اب بادشاہ ہماری ملک کو تشریف لایا ہے یقین ہے ڈاکٹر بہی ہمراہ رکاب آیا ہوگا مین جاکر اوسکو یہان بلائے لاتا ہون بغیر اوسکے آئے ہیہ عقدہ ہمارے تمہارے ہاتہہ سے کہلتا نظر نہین آتا ایسی صورت مین ٹیلن ٹن نے بہی اوسے روکنا مناسب نہین سمجہا بلکہ خود بسخوشی خاطر کمند ڈال کر قلعہ سے نیچے اوتروا دیا نگروو وہان سے اوتر کر پہلے شاہزادہ کی خدمت مین حاضر ہوا بعدہ پہر پہرا کے برکے تربیت بموجب حکم اپنے کمانڈر ان چیف کے استرٹیم کے پاس جاکر کہنے لگا حضور کے اقبال سے سرنگ بہر وغیرہ تیار ہوگئی ہے مع الخیر کل علی الصباح حملہ کرکے مخالفین کو ایک جگہہ جمع کر دیجیے تاکہ سرنگ اوڑا کے حواس خمسہ اونکے منتشر کر دیئے جائین لیکن افواہاً میںنے یہہ بہی سنا ہے کہ آج رات کو کمانڈر ان چیف کا ارادہ شبخون مارنے کا ہے افسران فوج کو حکم ہو جائے کہ اپنے لشکر کو کسیطرح غافل نہونے دین اس فقرہ سے صرف یہہ مطلب تہا کہ سرنگ اوڑانے کے وقت تک فوج غنیم کا کوئی سپاہی چین سے نہ بیٹہنے پائے چنانچہ ایساہی ہوا وہ رات تو بیچارون کو شبخون کے خوف مین گذر گئی صبح ہوتے ہی استرٹیم نے حریف پر حملہ کر دیا شام کو غروب آفتاب کے بعد جب سب تہکے ماندے لوٹ کر اپنے اپنے بستر پر پڑے تو نگروو لے پہونچکر اوٹہا بٹہا یا یعنی اوسنے جاکر عرض کیا خداوند نعمت لشکر غنیم عین موقع پر پہونچگیا ہے آج رات کو کسی وقت سرنگ اوڑائی جائیگی تابعدار صرف اطلاع کیواسطے خدمت فیضدرجت مین حاضر ہوا ہے یہہ سنتے ہی پہر کمر بندی کا حکم ہوگیا مگر ہنوز سپاہ درتیس نہونے پائی تہی کہ شاہزادہ سبحان نے قلعہ مثل قلعہ آتشبازی کے جس مین ٹیلن ٹن مع اپنے لشکر کے محصور تہا اوڑا کے فوج کو عین راستہ مین لا چہپایا جسوقت استرٹیم کا لشکر گہبرایا ہوا ٹہیکہ اوسکے سرپر جا پہونچا ایک ہی حملہ مین نصف سے زیادہ کو طے کر دیا جو اوٹہا اوسنے دس پانچ کو گرادیا جو اوٹہا اوسنے دس پانچ کو گرادیا یہانتک کہ سبکے سب بدحواس ہو کر پیٹہہ دکہا گئے کیونکہ اول تو وہ آٹہہ پہر کی کوفت اوٹہائے ہوئے تہے دوسرے یہ کیا جانتے تہے کہ سرنگ اوڑنے کے بعد بہی مردے اوٹہہ اوٹہہ کر ہم سے ہماری جان کے خواہان ہو جائینگے بہاگتے نہین تو کیا کرتے مگر افسوس یہہ ہے بہاگنے کون دیتا تہا آگے سے شاہزادے نے دبالیا پیچہے سے پچہلی فوج نے آن گہیرا پہر تو مجبور اونکو بہی لڑنا ہی پڑا صبح تک ایسی تلوار چلی کہ آب شمشیر سر سے بہی ایک ہاتہہ اونچا ہوگیا

چنان گرم گشت آتش کارزار
که از نعل اسپان برآمد شرار
نهنگ خدنگ از کمین کمان
تپیا سود بر یک زمین یک زمان
ز شمشیر برگشته جائے نبود
که در غار ماوا و جائے نبود
پدر با پسر کین بر آراسته
حیا باشده مهر برخاسته
ستون علم جامه در خون زده
سنجات از جهان خیمه بیرون زده

انجام کار استرٹیم بہ سبب کمی سپاہ اور نا اتفاقی ہمراہ کے ہزیمت

آدمی سے زندہ گرفتار ہوا شاہزادہ نے فتح پائی دشمنون نے موہنہ کی کہائی لیکن شاہزادہ نے بعد فتح کے بادشاہ کی عزت و
حرمت مین کسی طور کا فرق نہ کیا اوسی کروفر او رتاج وچتر سے شادیانے خوشی کے بجاتا ہوا قلعہ پرم مین لے آیا وہان پہونچکر ڈگو
کو ریاست آرچنجل کا گورنر مقرر کیا اور رگرو کو قلعہ آرچنجل کی حکومت اور رگرتویس کو قلعہ پرم کی نیابت عنایت فرماکے کچھہ
کچھہ ذاتی جاگیر بہی مقرر کردی فی الواقع قضاو قدر کے کارخانے مین کچھہ دم نہین مارا جاتا خوشی اور غم ہمیشہ سے آپس مین
توام چلے آتے ہین کوئی ہنستا ہے کوئی روتا ہے کہین ان دونون کے نام سے طبیعت کو رنج ہوتا ہے **شعر**

خوش گلشنے است دہر کہ گلچین روزگار	فرصت نمی دہد کہ تماشا کند کسے

تہنیت نامہ لکھنا شاہزادہ بلند اختر کا کنگ فریزر کے نام اور دوبارہ روکنا اوسکو ملک آلیان کے ارادہ سے

تاریخ سلطانی اور تزک سبحانی مین لکھا ہے کہ ہنوز شاہزادہ بلند اقبال نے مہم آرچنجل کا حال کنگ فریزر کو تحریر نہین فرمایا
تہا کہ ایک سپاہی مین تہیما نامی خاص شہر وارسا کا رہنے والا جو چند عرصہ سے بحصول رخصت اپنے گہر گیا ہوا تہا قلعہ پرم پر واپس
آیا شاہزادہ نے اوسکو اپنے روبرو بلاکر فرمایا ملک پولینڈ کے نئے اخبارات مین سے تمنے کچھہ سنا ہو تو بیان کرو اوسنے عرض
کیا سب سے زیادہ مشہور اور تازہ خبر تو وہان کی یہہ ہے کہ جہان پناہ نے اپنی فوج ظفر موج کو بغرض جنگ وپیکار ملک آلیان
کی سرحد پر جمع ہونے کا حکم دیا تہا چنانچہ کچھہ سپاہ جمع ہوگئی تہی اور کچھہ ہوتی جاتی تہی کہ اوسی عرصہ مین حضور کی عرضی
پہونچ گئی جسکے باعث جہان کی تہان سپاہ روکدی گئی اور افسران فوج کو حکم ہوگیا کہ بالفعل امیرزادہ سبحان
نے بغیر ہمارے استمزاج کے ناحق کا جہگڑا کہڑا کرلیا ہے جب تک اوس سے اطمینان حاصل نہو جائے ہم آلیان کا قصد
نہین کرسکتے اس حکم کے تین چار ہی روز بعد غلام اسطرف کو چل نکلا پہر نہین معلوم کیا ہوا اور کیونکر اس مہم نے قرار
پایا شاہزادہ نے پوچہا ابراہیم ترک کا تو کچھہ حال نہین سنا کہ اب وہ کہان ہے اور کسطرح بادشاہ اوسکے ساتھہ
پیش آیا جواب دیا ابراہیم ترک کے پہونچنے پر بادشاہ نے ایک معتمد کی زبانی کہلا بہیجا تہا کہ تم لشکر مین قیام کرو جس
روز ہمکو فرصت ہوگی تمکو طلب کیا جائیگا اسپر وہ دو روز تو انتظار کرتا رہا جب بادشاہ نے یاد نفرمایا تو تیسرے
روز خود دربار مین گہس گیا اور کہا ظاہرا بادشاہ کا مزاج میری طرف سے کچھہ برہم پایا جاتا ہے اور میرے دل مین بہی
کسیقدر کدورت آگئی ہے ایسی صورت مین مین اپنا رہنا یہان مناسب نہین سمجہتا امید وار ہون کہ استعفی
میرا منظور فرمایا جاوے کیونکہ حکما کے نزدیک عقلمند ونکو دو شخصون کی ملازمت سے اجتناب واجب ہے اول بیقدر کی

ملازمت سے جسکے نزدیک خیرخواہ اور بدخواہ دونون یکسان ہون دوم جاہل بےخرد کی ملازمت سے جو اپنے اور غیر کے نفع ونقصان مین فرق نکر سکتا ہو افلاطون الٰہی کا قول ہے بیقدر کی خدمت کرنا ایسا ہے جیسا تصویر سے بامید توالد وتناسل دل لگانا اور جاہل کی ملازمت کو سعدی صدر سیج وعنا لکہا ہے **قطعہ** ہرکہ از وفائدہ نیرسد | دیدن او رنج جان ودل است

وانکہ از وفائدہ نتوان گرفت | صحبت او بدتر از جاہل است — علاوہ ازین دانشمندون نے کہا ہے رؤسا کو چار شخصون پر ہرگز اعتماد کرنا نہ چاہیے اول کارندہ متوحش پر دوم بدگمان پر سوم جفا دیدہ پر چہارم معزول شدہ پر اور بالفعل یہ چارون صفتین خاص میری ایک ذات واحد پر صادق آسکتی ہین پس نہ بادشاہ کو میرے حال پر شفقت کرنا مناسب ہے نہ مجھکو بادشاہ کی ملازمت مین رہنا لازم **شعر** آرزو بود کہ میرم چو سگان در قدمت | خاک شد این ہمہ امید بیکبار دریغ

یہ کہکر وہان سے اوٹھ کھڑا ہوا اور سیدہا الیان کیطرف چلا گیا اب سننے مین آیا تھا کہ ملازمین قیچرسن نے ایسے عہدہ سپہ سالاری سے ممتاز فرماکر مہم آسطوریا کیطرف روانہ کیا ہے کیونکہ بادشاہ کیوپلس بہی مثل والی ملک پولینڈ کے الیان کی تیاریان کر رہا تہا باقی بالغیب عند اللہ یہ سنکر شاہزادہ نے اپنے تمام رفقا کو جمع کیا اور فرمایا مین تمہاری زبانی ہے کہ ابونشاط نے ابراہیم ترک کو اپنی طرف سے سپہ سالار بنا کے مہم آسطوریا کی جانب روانہ کیا ہے اس خبر سے البتہ کسیقدر طبیعت کو اطمینان حاصل ہوتا ہے کیونکہ وہ آدمی بہادر اور واقف کار ہے یقینی حریف کے حملے کو سنبہال لیگا لیکن ساتھ ہی وہ یہ بیان کرتا ہے کہ کنگ فریزر نے افسران فوج کو قطعی حکم الیان کی سرحد چہوڑ دینے کا نہین دیا شاید ابہی اودہر کی ہوس اوسکے دل مین باقی ہے اگر خدانخواستہ آرچنبل کی فتح کا حال سنکر دوبارہ وہ اوسطرف کا قصد کر بیٹہا تو اب الیان مین کوئی جواب دینے والا نظر نہین آتا کیونکہ ابونشاط نے بموجب ہماری تحریر کے تہوڑی تہوڑی سپاہ مختلف سرحدات پر چہوڑ کر باقی مہم آسطوریا پر روانہ کردی ہوگی تمہاری دانست مین اسکا علاج کیا کرنا چاہیے اونہون نے دست بستہ ہوکر عرض کیا۔

اے در پناہ عقل تو ملک ہنروری | تمہید دادہ قاعدۂ دادگستری
وے پرتوے ز رائے تو خورشید خاوری | فکر مرا چہ وقع بود پیش رائے تو
تدبیر صائب تو باندیشۂ صواب | خرمہرہ را چہ قدر بہ نزدیک جوہری

لیکن چونکہ المامور معذور مشہور ہے اسواسطے گذارش کیا جاتا ہے کہ اگر کنگ فریزر کو صرف آرچنبل ہی کے تصفیہ کا انتظار تہا تو آرچنبل نہین پر ہم سی اب گلتہی ہاتہ فریوا اس سے چہیڑ چہاڑ شروع کردینی چاہیے تاکہ فریزر کو اس طرف کے خوف سے اپنا ملک چہوڑنے کی جرأت نہو سکے پہر جب تک یہ لڑائی فتح ہوگی خدانے چاہا تو آسطوریا کا بہی کچہہ نہ کچہہ فیصلہ

ہو ہی جائیگا اور جو ہوا تو انشاء اللہ تعالیٰ کوئی اور تدبیر نکالی جائیگی **مثنوی** بیک تدبیر نیکو آن توان کرد

کہ نتوان با سپاہ بیکران کرد | بشمشیرے توان جانے ربودن | بفکرے شاید اقلیمے کشودن — شاہزادہ نے

فرمایا واللہ یہہ ہی میرا بھی ارادہ تھا لیکن صرف تم لوگون کی تکلیف کے باعث اپنی زبان سے نہین نکال سکتا تھا
الحمد للہ کہ تم خود اس رائے کو پسند کرتے ہو اب انشاء اللہ تعالیٰ الیان کسیطرح ہمارے قبضہ سے نہین جا سکتا یہہ کہکر
فریزر کو تمام و کمال حال آرچنبل کا تحریر فرمایا اور اخیر مین لکھدیا کہ اب میرا ارادہ پرم جانے کا ہے مناسب ہے کہ بادشاہ اپنی
تمام فوج مغربی سرحد سے سمیٹ کر مشرق کی جانب تیار رکھے تاکہ ضرورت کے وقت بعد مسافت کے باعث مدد پہونچنے مین تاخیر نہو

مرا نصرت ایزدی حاصل است	کہ رایم قوی لشکرم یکدل است	سپہ را کہ فیروزمندی رسد	ز یاران یکدل بلندی رسد
دو دل یک شود بشکند کوہ را	پراگندگی آرد انبوہ را	امیدم چنان شد بہ نیروی بخت	کہ بستانم از دشمنان تاج و تخت

مشورہ کرنا شاہزادہ عالی تبار گردون وقار کا مہم پرم کی نسبت اپنے مصاحبین سے اور روانہ ہونا لشکر فیروزی اثر کا مختلف لباس عیاری مین۔ مثنوی

زکہسار لشکر بمیدان پرم	کہ دارم کنون عزم رزم پرم	ہمان تیغ خونریز گیرم بکف	کنم خرمن عمر اعدا تلف

راویان عیار پیشہ اور حاکیان دور اندیش بیان کرتے ہین شاہزادہ سبحان نور دیدۂ عالم و عالمیان نے نامۂ تہنیت
لکھنے کے بعد نہم اپریل ۱۸۶۲ء روز شنبہ کو ایک مجلس خاص منعقد کرکے یاران صادق اور دوستان موافق سے فرمایا ہماری
دانست مین مہم پرم کی نسبت بھی مثل آرچنبل کے کوئی ایسی چال چلنی چاہیئے کہ زیادہ جنگ و پیکار کی نوبت نہ پہونچے بلکہ جبتک
تدبیر سے کام نکل سکے شمشیر بے پیر میان سے نہ کھینچی جاے تو بہتر ہے حکما نے کہا ہے۔ **شعر**

بہ شمشیرے یکے تا صد توان کشت	بہ رائے لشکرے را بشکنی پشت

شاہزادہ منوچہر نے جواب دیا بعد اشٹریلیم کے فریب آم
کا بھی ہمارے داؤن پر چڑہ جانا کسیطرح سمجھہ مین نہین آتا کیا اوسنے آرچنبل کا حال نہ سنا ہوگا پھر کب ممکن ہے کہ دوہی دن
بعد وہ آپ بھی اوسی بلا مین گرفتار ہو جاوے **قطعہ**

عاقل آنست کہ در تجربۂ نفع و ضرر	از حریفان دگر بہرۂ خود بر دارد
ہر چہ دانست کزو نفع رسد بستاند	وانکہ از وے ضررے فہم کند بگذارد

ابوسعید نے عرض کیا یہہ سب صحیح لیکن یہہ
کیا ضرور ہے اوسکے ساتھہ بھی وہی پیچ کھیلا جائے جو اشٹریلیم کے ساتھہ کھیلا گیا تھا ہزارون عیاران ہین اور لاکھون
تدبیرین ایک نہین دوسری سہی دوسری نہین تیسری سہی آخرکو کہ نہ کوئی موقع پر کام آہی جائیگی **مثنوی**

خردمند داناکسے راشناس	که محکم نهد کار خود را اساس	کسے را که حرفش نباشد درست	بنائے معاش بود سخت وسست

شاہزادہ سبحان نے فرمایا اگر تمنے کوئی تدبیر سوچی ہو تو بیان کرو التماس کیا مین نے سنا ہے فریواس کو گھوڑون سے زیادہ شوق ہے اگر حضور دوسو عمدہ عمدہ گھوڑے اپنے لشکر ظفر پیکر مین سے چھانٹ کر علحدہ کر دین تو تابعدارون کے ذریعہ سے بطریق سوداگری خاص اوسکے دربار تک پہونچ سکتا ہے اور اس حیلہ سے دوسو نامی پہلوان بھی سائیسی کے لباس مین میرے ہمراہ جاسکتے ہین وہان پہونچکر جیسا ارشاد ہوگا بجالاؤنگا خواہ اسمین جان جائے یا رہے **شعر**

من زجانان گرچه صد اندوه جان خواهم کشید	تا نه پنداری که خود را بر کران خواهم کشید

- اقبال مند نے کہا اگر حضرت خاص دربار شاہی یا اوسکے قرب مین جہان کہین بادشاہ موجود ہو کسی حیلہ سے داخل ہونیکا وعدہ کرتے ہین تو انشاء اللہ تعالے دو ہزار آدمی غلام بھی آپکی مدد کو شہر پرم مین پہونچا سکتا ہے شاہزادہ نے فرمایا وہ کیونکر عرض کیا افسران فوج قلعہ مین سے دو شخص اڈمیرڈ اور وائیف لیس نام خاص شہر پرم کے رہنے والے عنقریب اپنی شادی کے واسطے بہت جلد رخصت جانے والے ہین ان دونون کے مکان پر بتقریب مہمانی ایک ایک ہزار آدمی کا پہونچا دینا کچھ مشکل نہین ہے ماجد بن مجید نے کہا میری عقل ناقص مین اسقدر سپاہ بھی اتنے بڑے شہر کے واسطے کافی نہین ہوسکتی کیونکہ شہر پرم کے چار دروازے ہین اور چارون پر شاہی فوج متعین ہے یہہ دو ہزار آدمی جد کو دو دروازون کا بند وبست کر لین گے پھر دو دروازے باقی رہے اونکا کیا علاج کیا جاویگا شاہزادہ نے فرمایا انشاء اللہ تعالے اون دونون دروازون پر پانچ ہزار آدمی اپنے ہمرد پہونچائینگے تدبیر اسکی یون سوچی گئی ہے کہ دو ہزار آزمودہ سپاہی اسیران آرمنجل کی حیثیت سے روانہ کئے جاینگے اور تین ہزار سوار حراست کے بہانہ سے اونکے ہمراہ ہون ان لوگون کو شہر پرم کے قرب وجوار مین ایسے موقع پر پہونچنے کا حکم دیا جائے کہ عین وقت پر ابو سعید کو مدد دے سکین یہہ سنتے ہی سب کے سب خوشی سے اوچھل پڑے اور کہنے لگے اگر تقدیر نے موافق تدبیر کے حکم کیا ہے تو اب پرم کے فتح ہونے مین کسی طرح کا شک وشبہ باقی نہین رہا آج فتح ہوا تو کل فتح ہوا تو **مصرعہ** سالے کہ نکوست از بہارش پیداست لیکن حتی المقدور اس معاملہ مین عجلت کرنی چاہئے دشمن آخر دشمن ہے جب تک اوسے زیر نکر لیا جائیگا طبیعت کو آرام نہ آئیگا شاہزادے کو تو آپ ہی جلدی ہو رہی تھی اوسی روز اڈمیرڈ اور وائیف لیس کو مراحم خسروانی کا امیدوار کر کے رخصت کر دیا اور دو ہزار سپاہیون کو حکم دیا کہ تم مختلف لباس مین مختلف دروازون سے دس دس بیس بیس کر کے ان لوگون کے مکان پر پہونچتے رہو لیکن مکان مہمانداری کے قریب دروازون کے تجویز

کئے جائین تاکہ عندالضرورت بآسانی اونپر قبضہ ہوسکے بعدہ دوسرے روز ابوسعید نے سوداگران ایرانی کے بھیس مین مع دوسو گھوڑون اور دوسو پہلوانون کے کوہ آرل سے کوچ کیا (جیسا کہ پہلے ذکر ہوچکا ہے) ان سب کے بعد شاہزادہ نے اپنے پانچہزار آدمیون کو اقبالمند کی ماتحتی مین روانہ فرمایا یعنی دو ہزار سپاہیون کو پا بزنجیر کرکے تین ہزار سوار بطور حراست اونکے ہمراہ کئے اور قبل روانگی کے گشتی چٹھیان جاری کردین کہ اسیران آرجنجل ملک پوکلینڈ کو بھیجے جاتے ہین جس مقام پر پہونچین محافظان راہ کی طرف سے رسد وغیرہ کا بندوبست کردیا جائے لیکن ابوسعید کو قبل اقبالمند کے ہرم کے پہونچنے کا حکم دیا گیا تھا چنانچہ اوسنے ۲۸ اپریل کو شہر ہرم مین داخل ہوکر فریواس کی ملازمت حاصل کی حکم ہوا اچھا کل ہم تمہارے گھوڑے ملاحظہ فرمائینگے ابوسعید نے عرض کیا اگرچہ تابعدار کی یہہ مجال نہین کہ حکم شاہی کو کسیطرح رد کرسکے لیکن بالفعل جانور بسبب صعوبت سفر کے اس قابل نہین رہے ہین کہ حضور اونکو پسند فرمائین اگر براہ پرورش دس روز کی مہلت عنایت ہوجائے تو عین خاوندی ہے فرمایا خیر تیس اپریل کو بعد چار بجے کے ملاحظہ کرلوینگا عرض کیا بہت بہتر اور اوسیوقت ایک آدمی پوشیدہ اقبالمند کے پاس روانہ کردیا وہ بھی قریب نصف راستہ کے طے کرچکا تھا اس خبر کے پاتے ہی تمام منزلون کا حساب کرکے ٹھیک تاریخ معین پر قبل دوپہر کے شہر ہرم کی چھاونی مین جا پہونچا اور اپنی جمعیت کے دو حصے کرکے ڈھائی ہزار آدمی ایک دروازے کے مقابلہ مین ٹھہرادیئے اور ڈھائی ہزار دوسرے کے مقابلہ مین جسوقت چار بجے کے قریب بادشاہ نے ابوسعید کو در دولت پر بلاکر مع ارکین سلطنت گھوڑے ملاحظہ فرمانے شروع کئے اقبالمند چارون طرف سے اپنی سپاہ مور و ملخ کیطرح لیکر ٹوٹ پڑا اور شہر مین گھستے ہی دروازے بند کرکے ایک ہی سرے سے دوسرے سرے کی ہچادی یعنی جسکے تیور بدلے ہوئے دیکھے یا جسکی وضع سپاہیون کی سی نظر آئی بے پوچھے گچھے اوسیکو چھانٹ کر رکھدیا ہوتے ہوتے ہر ایک کوچہ بسلاٹ کوچہ بنگیا اور بازار بعینہ موت کا بازار سرفروشی وہان کا کاروبار تھا اور جان سی عزیز چیز کا ہر ایک متنفس خریدار لینے کو سپاہی نقد حیات لیتے تھے اور دینے کو فقط تلوار کا ہاتھ دیتے تھے جب رفتہ رفتہ در دولت تک یہ خبر پہونچی کہ اسیران آرجنجل نے بگڑکر شہر کو شہر خموشان کا نمونہ بنادیا ہے تو بادشاہ یکبیک مع اپنے وزیر اگنو رینیٹ کے گھبراکر اوٹھہ کھڑا ہوا اور چاہتا تھا کوئی حیلہ کرکے وہان سے کھسک جائے کہ ابوسعید نے اپنی کمر سے کمند کھول کے ایکہی وار مین دونون کو بند کرلیا اور کہا بس تخت و تاج کا زمانہ گذر گیا اب تاخت و تاراج کا وقت آیا وہ اسیران آرجنجل نہین ہین پیغام بران

ملک اجل مین جب تک دشمنون کو قید حیات سے نہ چھڑا لین گے زندان الم سے رہائی نہ پائین گے پھر تو وہان بھی معرکہ کارزار گرم ہوگیا اودھر ابو سعید کے سائیس اودھر ملک پرم کے رئیس دونون مین گھمسان ہونے اور موت ہر ایک کے سر پر کھڑی ہو کر رونے لگی تھوڑی ہی دیر مین خون کے دریا بہہ نکلے اور کشتون کے پشتے کیا پل بندھ گئے یہہ سب کچھ ہوا مگر فریواس نے ابو سعید کے ہاتھ سے رہائی نہ پائی کیونکہ خاص شہر کے اندر سوا ے چوکی پہرے والون کے بہت سے سپاہی نہ تھے کہ ایسے زبردست حریف کا حملہ روک سکتے اور جو کچھ تھے بھی وہ پہر بھر رات گئے تک ایک ایک کر کے جہنم کو چلے گئے جب ابو سعید نے دیکھا اب کوئی ہمارے مقابلہ کو باقی نہین رہا اقبالمند سے اتفاق راے کرنے کے بعد چار ہزار سپاہی چارون دروازون سے باہر نکال کر پوشیدہ فوج غنیم پر چھاپہ جا مارا ہر چند وہ بھی غافل نہ تھے مگر یہہ نہ جانتے تھے کہ حریف ایسی جلدی شہر کا فیصلہ کر کے ہم پر کود پڑیگا یکایک لشکر مین جو دار و گیر کا شور مچا سب کے سب حواس کھو کے اپنی اپنی بغلین جھانکنے لگے اوس پر طرہ یہہ ہوا کہ آدھی رات کے قریب شاہزادہ سبحان بھی دس ہزار سوار کی جمعیت سے آن پہونچا کیونکہ جو مخبر ابو سعید نے اقبالمند کے پاس بھیجا تھا وہ اوسنے براہ راست قلعہ پرم کو روانہ کر دیا تھا جسکا [illegible] بھی آگیا اور اوسکے ہمراہیون نے بھی تلوارین کھینچ لین پھر کیا کا کیا پتہ لگتا تھا صبح ہوتے ہوتے اسطرح مطلع صاف ہوگیا جیسے ہوا تند و تیز کے آگے ابر غلیظ پھٹ جاتا ہے کچھ تو مارے گئے کچھ بھاگ گئے اور جو باقی بچے اونہون نے متابعت قبول کرلی لیکن باوجود مغلوب ہو جانیکے شاہزادہ بلند اقبال نے اونمین سے کسیکا اعتبار نکیا سبکو شہر کے باہر ایک مقام خاص پر ٹھہرا کر آپ مع ابو سعید وغیرہ بادشاہ کی ملاقات کو تشریف لیگیا وہان جا کر دیکھتا کیا ہے وزیر اگنو بیٹھا بادشاہ کی لاش اپنی گود مین لئے ہوئے بیٹھا ہے سبب اسکا دریافت کیا گیا تو معلوم ہوا فریواس نے اشٹریم کی گرفتاری کا حال سنکر دربار عام مین فرمایا تھا ایسے کوتہ اندیش حاکمون کا یہی علاج ہونا چاہیے مگر ہمکو تعجب ہے کہ اب اوسکو کس بات کی امید باقی ہے جو ایسی سخت گرفتاری مین بھی اپنی جان کو عزیز سمجھے جاتا ہے صرف اسی کلمہ کے لحاظ سے اسیر ہونیکے بعد مارے شرم کے اپنی انگوٹھی مین سے ہیرے کی کنی نکال کر کھا گیا ہے شاہزادہ نے اس سانحہ قیامت خیز پر نہایت افسوس کیا اور لاش کو چشم عبرت سے دیکھکر فرمایا

مثنوی

چنین بود تا بود گردان سپہر — گہی جنگ و زہر است و گہہ نوش مہر
یکی را زماہ اندر آری بچاہ — یکی را زچاہ اندر آری بماہ
یکی را برآری بہ چرخ بلند — یکی را کنی خوار و زار و نژند
یکی را برآری بشاہنشہی — یکی را بدریا بماہی دہی
چنین است رسم سرای فریب — گہی بر فراز و گہی بر نشیب

نہ باآنت مہر و نہ با اینت کین | کہ بہ دان تو ئی ای جہان آفرین | جہان را بلندی و پستی تو ئی | ندانم چہ ہر چہ ہستی تو ئی

ناگہان اوسی حال مین بادشاہ کا لڑکا ڈلیک ڑن نام جسکی عمر اوس زمانہ مین پانچ چہہ برس سے زیادہ نہو گی محلون سے
باہر نکل کے کمال جرات سے تخت پدری پر اوچک اوچک کر چڑہنے لگا شاہزادہ کو اوسکی یہہ بات نہایت پسند آئی اوسیوقت
اپنے ہاتہہ سے اوٹہاکر (الیک ڑن) کو تخت سلطنت پر بٹہا دیا اور تمام حاضرین مجلس سے نذرین دلواکر انمیرڈا اور روآئیف
لیس کو بطور اتالیق اوسکی خدمت مین مقرر فرمایا بعدہ اگنو رینٹ کو اپنے ہاتہہ سے بادشاہ کی لاش پر نثار کر دیا (یعنی
مارڈالا) اور فرمایا ایسا بیوقوف آدمی بھی آجتک ہماری نظر سے نہین گذرا اگر تہوڑی بہت بھی اسمین عقل ہوتی تو ایسی
آسانی سے ہرگز ہم پرم کو فتح نکر سکتے کیا انمیرڈا اور روآئیف لیس کی اسے خبر نہ تہی کہ یہہ حریف کے ملازم ہین انکے مکان پر ستقدر
ہجوم کیون ہونے دیا اور کیا پولینڈ کا راستہ سواے پرم کے کوئی اور نہ تہا جو بلا عذر ہماری فوج کو اسطرف سے ہوکر گذرنے
کی اجازت دیدی اور جو اجازت بہی دی تہی تو سو سو آدمی کرکے شہر کی سرحد سے نکالے ہوتے یہہ کیا ضرور تہا سب کے
سب ایکہی بار آنگہسے اونی ڈوالدین ہماری دانست مین بادشاہ کا خون اسی کی گردن پر ہے اور شہر کا وبال اسکی جان
پر افسوس نہ بادشاہ ایسے معزز عہدہ سے اسے ممتاز کرتا نہ مفت مین سلطنت برباد ہوتی سچ ہے شعر

ور خاک ریختن زر و زیور دریغ نیست | با ناکسان دریغ بود لطف و مردمی

دوبار امشوش ہونا شاہزادہ سبحان والا دودمان کا ملک الیمان کیطرف سے اور پہیر نا عنان عزیمت کا ریاست موسکو کیجانب۔ مثنوی

بیا ساقی از بادہ بردار بند | بہ پیمانۂ پیمودن بادہ چند
خرابم کن از بادۂ جام خاص | اگر زین خرابات یابم خلاص

لکہا ہے کہ شاہزادۂ عالی تبار سرآمد روزگار بعد تخت
نشینی الیک ڑن کے اوسی رات کو اپنے رفقاے جان نثار سے تخلیہ مین بیٹہا باتین کر رہا تہا ناگہان ابو نشاط کا جو ذکر
آگیا کہنے لگا افسوس ملک آلیمان کا دغدغہ کسی طرح ہماری طبیعت سے نہین مٹتا اور فی الواقع وہ غدغہ اوسکا بجا ہے کیونکہ
فریڈرا اوسکی خواہش مین مونہہ پہاڑے ہوئے بیٹہا ہے جس روز اسطرف سے اوسکا اطمینان ہوگیا یقینی اپنا منشا پورا
کرنے مین کوشش کریگا بلکہ مین جانتا ہون ملک پرم کی فتح اور بہی اوسکے دانتون پر بالا چڑہا ویگی گو یا ہم ملک فتح نہین
کرتے اپنے ہاتہہ سے اپنے حق مین کانٹے بوتے جاتے ہین ہان اگر آرچجل یا پرم کے واسطے اوس سے بہی کسیقدر فوج کی درخواست
کی جاتی تو گو وہ ہمارے کام نہ آتی لیکن یہہ تشویش بیشک رفع ہو جاتی کیا معنی جب وہ ہمکو مدد دیتا تو لامحالا ملک الیمان

بدکو چھوڑ دینا پڑتا لیکن ہمکو یہہ کیا معلوم تہا کہ یہہ دونون ملک ایسی جلدی اور ایسی آسانی سے فتح ہوجائینگے سو ہوا اب کہو اس معاملہ مین کیا تدبیر کرنی چاہیئے میرا تو یہہ ارادہ ہے کہ ہوسکو پر فوج کشی کرکے اپنی تمام پہلی غلطیان درست کرلیجیے یعنی ادہر سے ہم چلین اور اودہر سے فرنیزر کو لکھہ بہیجین کہ آپ بہی چارون طرف سے اپنی سپاہ جمع کرکے سرحد پر آجائے سوا اس تدبیر کے کوئی اور چال اوسکے جگ توڑنے کی سمجھہ مین نہین آتی اور جب ایکبار سرحد سے پس چلی آئی تو پہر جمع کرنا اور ایسی مسافت بعید پر لے جانا کچھہ آسان نہین ہے جہان تفرقہ پڑا وہان پڑا اور جو مہمان آسان ہی سمجہا جائے تو کیا کوہ آرل کا ہمنے ہمیشہ کے واسطے ٹہیکہ لے لیا ہے اسی لڑائی مین انشاء اللہ تعالی ہم سے کسیطرح ملاقات کرکے سند قلعہ داری اوسکے سر مارینگے اور چلتے وقت کہہ جائینگے کہ ملک الیمان ہمارے قبضہ مین ہے اگر اوس طرف ارادہ کیا تو اس چند روزہ راہ و رسم ظاہری کا ہرگز لحاظ و پاس نہ کیا جائے گا واللہ یہہ ہی تیغ بیدریغ ہمین ہوگی ورنہ آپکا سر بہ نخوت سواران جنگی کی ٹہوکرون مین

مثنوی

غ وبکشای بند از میان — نباید که این سود گردد زیان
به آرام بنشین و بردار جام — ز تندی و تیزی مبر هیچ نام
لان بر آتش نیابند راه — بدریا گذر نیست بے اشتباه
سہان تابش ماہ نتوان نہفت — نہ روباہ توان کرد با شیر جفت
بہ راہ من بہ ستیزہ مریز — کہ من خود دیکھے مایہ ام در ستیز
[illegible]

مرین مجید وغیرہ نے بعد و [illegible] ہمارے ہاتہہ سے نہ بہت مشکل حضور اوسکی تشویش نفرمائین اور ریاست ہوسکو کی جانب تشریف لے چلین اگر وہ بہی خداوند کریم نے مثل آنچہ جنبل اور پرم کے فتح کرادیا تو فرنیزر کیا تمام یورپ پر بخوبی ہماری تیغ آتش بار کے جوہر کہل جائینگے پہر یقین نہین کہ کوئی اوسطرف آنکھہ بہی اوٹہاکر دیکہہ سکے اور جو دیکہے گا وہ دیکہے گا کہ ہماری شمشیر برق تعزیر کس سلوک سے اوسکے ساتہہ پیش آتی ہے لیکن ہان فرنیزر کا بہی اس مہم پر بلوالینا ضرور چاہیئے یہہ کچھہ انصاف نہین کہ ہم اسطرح میدان وغا مین کہڑے ہوکر اپنی جان لڑائین اور وہ مفت مین میٹھا ہی بیٹہا اپنا جاہ و جلال بڑہاتا چلا جاوے

شعر

درست بگویم مجھے تو نم دید — کہ حی خورند حریفان و من نظارہ کنم

شاہزادہ نے رفقا کی اس ہمت مردانہ پر ہزار آفرین کی اور اوسیوقت دوات و قلم منگوا کر ایک نامہ اس مضمون کا فرنیزر کے نام تحریر فرمایا اگرچہ بغیر استمزاج اپنے حوصلہ سے زیادہ جرات کر بیٹہا تہا لیکن شکر ہے خداے بزرگ و برتر کا کہ اوسنے میری عزت اور آبرو

رکھلی یعنی آج یکم مئی کو ملک پرم بھی فتح ہو گیا اب مغربی روس مین صرف ریاست موسکو باقی رہگئی ہے سو مصمم ارادہ ہے
کہ بیس مئی تک کچھہ سامان جنگ مہیا کرکے اسکا بھی جھگڑا بیچ مین سے مٹا دیا جاے لیکن والی ملک موسکو مثل ہشترتیم
اور فرنیو اس کے بے خبر نہین ہے سنا ہے کہ اوس نے آرچیجل ہی کے اخبارات پر اپنی سرحدات کا بند و بست کرنا شروع
کر دیا ہے اسلیے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ مین مشرق کیطرف سے حملہ کرون اور آپ مغربی سرحد سے اپنی فوج اوتار
لائین تاکہ دو طرف کی لڑائی پڑجانے کے باعث تھوڑے ہی عرصہ مین اس سرے سے اوس سرے تک فیصلہ ہو جاے
حالانکہ آرچیجل اور پرم مین سوائے شمشیر بے پیر کے پھر کوئی دستگیر نتھا اور یہان بھی خدا نے چاہا تو آہستہ آہستہ اپنا
مطلب بہرطور پورا کرلونگا لیکن مین چاہتا ہون جھٹ پٹ تمام مغربی روس پر اپنا قبضہ کرکے آپ سے پوچھون بھلا آپ
جلد ہی ایسا معدہ نتیجہ الیان کی طرف بھی نکل سکتا تھا یا نہین لامحالہ آپکو کہنا پڑیگا نہین اوسوقت کہون پہلے آپ الیان
پر حملہ کرتے تھے اب حملہ روکنے کی تجویز کیجیے کیونکہ ابراہیم ترک کو وہ پھر وہان جا کر ملازم ہو گیا ہے اور یہہ ابراہیم وہی
ابراہیم ہے جسنے اسمعیل ترک قوی بازو کے ساتھہ ایک پیٹ مین پاؤن پھیلائے ہین اس تشخیص سے مجھے صرف یہہ جتانا
منظور ہے کہ اسمعیل ترک پہلے کنگ ریونیجر کا ملازم تھا لیکن جب ٥٢ ۸ عیسوی مین معہ ہوسٹن سے بگڑکر آسٹوریا چلا گیا ہے
اپنے آقا کو ایسے ناک چنے چبوا دیئے تہے کہ اوسکو اپنا ملک بچانا مشکل پڑ گیا تھا اگر کیونولس اپنی کم ہمتی سے اسمعیل کی غیبت میں
صلح نامہ پر دستخط نکردے تو یقین ہے ریونیجر کا کہین پتہ بھی نہ لگے وہ ہی معاملہ بجنسہ اب ہمکو ابراہیم کے ساتھہ پیش آیا
ہے تعجب نہین کہ وہ خود کسی ادنی بہانہ کا منتظر بیٹھا ہو واللہ اعلم کیا جوگ پڑ گیا ہے کہ باوجود آپکی تیاریون کے آجتک
اوسنے اسطرف کا ارادہ نہین کیا مگر کہانتک اگر یہہ ہی ادہر سے برابر سرگرمی رہی تو ایک نہ ایک روز یہہ آگ ضرور بھڑکنے
والی ہے واسطے خدا کے بالفعل الیان کا خیال محال دل سے نکال ڈالیے اور موسکو کو تشریف لائیے کہ اسکے فتح ہو جانے کے
کچھہ آثار بھی نظر آتے ہین آیندہ آپکو اختیار ہے اور ہم لوگ مجبور و لاچار **شعر** من انچہ شرط بلاغست با تو میگویم
تو خواہ از سخنم پند گیر خواہ ملال - یہہ نامہ ملک پولینڈ کو روانہ کرکے اوسیوقت حکم دیدیا کہ لشکر آرچیجل اور پرم سے
دس دس ہزار سوار جرار منتخب کرکے ۱۹ مئی تک صوبہ کوستروما متعلقہ ریاست پرم مین دریاے وآلا پر قریب سرحد لشکر
کے جمع کردئے جائین ہم انشاء اللہ تعالے بیس تاریخ کو پہونچکر دوسرے روز غنیم پر حملہ کرینگے **مثنوے**

به بندم میان را بدین کار سخت — اگر یار باشند گردون و بخت
نیاسایم از جنگ او یکزمان — اگر کار دیگر شود در اسمان

برانیم وزین برنگردم بدل	ہے تابود درجہان آب وگل

- راوی کہتا ہے کہ سٹروما ایک چھوٹا سا علاقہ (قریب پونے تین سو میل کے لنبا اور پونے دو سو کے چوڑا) صوبۂ ویاٹکا کے مغرب مین اور والوگڈا کے جنوب مین واقع ہے اسمین پہلا صوبہ (یعنی ویاٹکا) ریاست پرم مین داخل ہے اور دوسرا (یعنی والوگڈا) آرچنجل مین شامل اور موسکو کا اصل اور نزدیک راستہ آرچنجل والون کو والوگڈا کی راہ جورو سلی مین ہو کر ہے جو کو سٹروما کے مغرب مین واقع ہے اور پرم والونکو ولیڈیمر مین ہو کر جو کو سٹروما کے گوشۂ جنوب و مغرب مین واقع ہے اسیواسطے ٹریمو زمانروائے ملک موسکو نے احتیاطاً بیس ہزار سپاہی (سوار و پیادہ دونون ملاکر) جورو سلی مین اکٹھا کر رکھے تھے اور بیس ہزار ولیڈیمر مین کہ دیکھئے حریف کسطرف سے نازل ہوتا ہے جب افسران فوج موسکو کو لشکر کے جمع ہونے سے بخوبی معلوم ہو گیا کہ امیرزادۂ سبحان کا ارادہ ولیڈیمر مین ہو کر ہے تو جورو سلی کے سپاہ کو بھی اسیطرف بلوالیا لیکن ہنوز تمام سپاہ غنیم کی جمع نہونے پائی تھی کہ شاہزادۂ ثریاجاہ نے بموجب وعدہ کے بیس تاریخ کو علی الصباح پہونچکر لشکر کا کوچ آگے کو کرادیا اور حکم دیا کہ شاموں شام حریف کے مقابلہ مین خیمہ زن ہو کے رات ہی کو مورچہ بندی وغیرہ کا سامان درست کرلیا جائے ناگہان راستہ مین ایک مخبر نے خبر دی کہ افسران فوج موسکو نے بجاے خود یہہ تدبیر کی ہے کہ آج سپاہ حریف کی تھکی ماندی آوے گی آتے ہی حملہ کرکے تلوار کے مونہہ رکھ لینا چاہئے تاکہ علاوہ ہزیمت فاش دینے کے کسیقدر مال غنیمت بھی ہاتھ لگے اور ہمارا خوف بھی ہر ایک متنفس کے دل مین بیٹھ جائے یہہ سنتے ہی شاہزادہ نے اسیجگہ سے اپنی فوج کے تین حصے کرکے پانچ ہزار سوار ابوسعید کی ماتحتی مین غنیم کی دائین جانب اور پانچہزار ماجد بن مجید کی ماتحتی مین بائین جانب روانہ فرمائے اور آپ دس ہزار سوار لیکر سیدہا آگے کو بڑہتا چلا گیا لیکن چلتے وقت ابوسعید اور ماجد بن مجید کو سمجھا دیا تھا کہ تم لوگ قریب لشکر حریف کے پہونچکر مختلف مقامون مین پوشیدہ ہو جانا جسوقت غنیم اپنے خیمہ جات کو چھوڑ کر دور نکل جائے تم سب کے سب یکبارگی کمین گاہ سے یورش کرکے تمام مال و اسباب اپنا تصرف کرلینا چنانچہ اونہون نے ایسا ہی کیا یعنی جاتے ہی اپنے ہمراہیون کو مختلف جھاڑیون اور کھیتون وغیرہ مین چھپادیا اور شاہزادہ نے دانستہ راستہ مین اسقدر دیر لگادی کہ پڑاو پر پہونچتے پہونچتے دو گھڑی رات جاتی رہی اس سے یہہ مطلب تھا کہ حریف کو اور بھی زیادہ حملہ کرنے کی جرات ہو جائے اور ہماری فوج کی کمی بیشی کسی پر ظاہر نہو غرض اہل موسکو نے شاہزادے کے پہونچنے کے بعد اپنی دانست مین اسقدر مہلت دی کہ تمام سپاہیون کی بخوبی کمرین کھل جائین

بعدہ یکایک دہاوے کا حکم دیدیا یہان تو شاہزادہ منتظر ہی کہڑا ہوا تہا فوج غنیم کے پہونچتے ہی سارا مال و اسباب اوسی
طور چہوڑ کر خالی سوارون کو پیچہے ہٹا لے گیا وہ بیچارے سمجہے ہمنے مورچہ فتح کر لیا خوشی خوشی خیمون مین آگ لگا کے ادنی سے اعلیٰ
تک سب کے سب لوٹ کہسوٹ مین پڑ گئے جب کسی کو زر و جواہر کو اپنے تن بدن کا ہوش نہ رہا تو شاہزادہ تلوارین علم کیے ہوئے
دس ہزار کی جمعیت سے اسطرح گرا جسطرح بکریون کے گلے پہ بجلی گرتی ہے یا چڑیون کے جہنڈ مین دس پانچ باز چہوٹ
جاتے ہین سنبہلتے سنبہلتے زمین پر لاشون کے تودے لگا دئے اور تودون مین خون کے نالے بہا دئے اتنی فرصت
کسیکو نہ ملی کہ میان سے تلوار کہینچے یا سر اوٹہا کر دیکہے کہ حریف کس سمت دبیچ سے چلا آتا ہے اور جسکو ملی بہی وہ نوک دم
سپاہ با فرودگاہ کیطرف ہو لیا نہ یہہ خبر رہی کہ جوتی کہان ہے نہ یہہ ہوش آیا کہ ٹوپی کدہر گئی جیسا دہاوا کرکے ادہر
کو آئے تہے ویسا ہی زور لگا کے گہر کیطرف لوٹنے لگے لیکن یہان ابو سعید اور راجہ بن مجید نے یہان سے بہی زیادہ
قیامت برپا کر رکہی تہی نہ کسی خیمہ کا نشان چہوڑا تہا نہ کسی آدمی کا اور جو ہزار دو ہزار اونکی تیغ خونریز سے بچ بہی رہے
تہے وہ خود سراسیمہ اسیطرف کو بہاگے آتے تہے جب آگے پیچہے کہین راستہ نہ ملا تو سب کے سب دائین بائین ہو کر اپنے
خاص مورچون سے بہی تین چار کوس پیچہے جا پڑے اب اس لشکر مین اسقدر طاقت نہین رہی کہ حریف کا مقابلہ کر سکتا
لاچار دوسرے روز شاہزادہ کو بہت منت سماجت برائے چندے جنگ موقوف رکہنی کر کے بادشاہ کو لکہہ بہیجا کہ یہان ایک
ہی میدان مین لڑائی کا طور بے طور ہو گیا ہے جسقدر جلد ہو سکے معقول مدد روانہ فرمائیے ورنہ ایک میدان مین بیڑا
پار ہے اور ملک کا حافظ پروردگار شعر
بداندیش گیرد سر تخت ما | بتاراج دشمن شود رخت ما
- خدا کی قدرت سے
جسروز یہہ عرضی پہونچی اوسی روز صوبہ منگل سے (جو پولینڈ کی سرحد پر واقع ہے) ایک افسر فوجی نے آکر بیان کیا کہ
فرزیر لشکر بے انتہا لیکر بیرینا ندی کو عبور کر آیا ہے دو شبخون متواتر اس زور شور سے مارے ہین کہ مطلق کسیکے ہوش
و حواس بجا نہین رہے اگرچہ اوسکی سپاہ بہی اس معرکہ آرائی مین کچہہ کم نہین کٹی لیکن ہمارا بہ نسبت اوسکے کسیقدر زیادہ
نقصان ہوا ہے اور سب سے زیادہ تشویش کی یہہ بات ہے کہ اوسکو برابر پولینڈ سے مدد پہونچتی چلی جاتی ہے ہمکو آگے پیچہے
کوئی نظر نہین آتا اگر حضور کو ملک بچانا منظور ہے تو جلد کوئی معقول تدبیر فرمائیے ورنہ بعد فتح کر لینے سرحد کے موسکو تک
ایک متنفس اوسکے ہاتہہ سے جان سلامت نہ لیجائیگا مثنوی
رسید نہ چندان ہزبران جنگ | کہ شد در بیابان گذرگاہ تنگ
اگر آید بیاری گری شہریار | دگر نہ بتاراج رفت این دیار
ز جمعیت دل پراگندہ ایم | دگر حکم شہ راست ما بندہ ایم

یہ خبر وحشت اثر سنکر تریمو کو سوا اسکے کوئی تدبیر نہ بن پڑی کہ کچہ سپاہ فراہم کرکے ولیڈیمر کی جانب روانہ فرمائی
اور کچہ اپنے ہمراہ لیکر منگلی کیطرف کوچ کیا وہان پہونچکر تہدید آمیز فرزیر کو لکہا کہ بس بس اسقدر تندی و تیزی و کام
نفرمانا چاہئے آدمی جب اپنی بساط سے آگے قدم رکہیگا ظاہر ہے کہ سر کو دہڑ سے جدا پڑا ہوا دیکہے گا **شعر**

گوید زبان شیشہ نہانی بگوش جام | ہر کس کہ سر کشد بجہان سرنگون شود

آپنے اسٹریلیم اور فرنیاس کو فریب ودغا
سے کیا مغلوب کرلیا گویا تمام جہان آپ ہی کے قبضہ مین آگیا جسکو دہوکا دیتے جو ہمسائگی کے لحاظ سے پولینڈ کے
ساتھ ہمیشہ رعایت کرتا رہا ہے ورنہ آلیان اور آسطریا وغیرہ کب کا اسکو دبا بیٹھے ہوتے آج گردش زمانہ سے یہ
نوبت پہونچی کہ وہی اوٹھکر ہم سے مقابلہ کرنے لگا اول تو یہہ بات زیبا ہی نتھی اور زیبا بہی تہی تو سینہ زوری سے
مقابلہ کیا ہوتا نہ کہ دغابازی اور چوری سے بہلا تمہین انصاف کرو چپکے چپکے رات کو حملہ کرنا قزاقون کا کام ہے یا
جوانمردونکی عادت کبہی کسی نے اسطرح ملک فتح کیا ہے کہین کوئی شبخون مارکر اپنی مراد کو پہونچا ہے کیا سنا نہین بزرگون
کا قول ہے **شعر**

ملک را بوقت عنان تافتن | بہ دزدی نشاید ظفر یافتن

- اور جو کچہ شبخون مارنے سے ہمارا
صرف یہہ مطلب تہا کہ لڑائی کو طول دیکر بندگان خدا کی مفت مین جانین ضایع نہ کی جائین تو بسم اللہ کل علی الصباح
میدان جنگ مین خود تشریف لائیے ہم دونون آپس ہی مین کیون نہ نبٹ لین دوسرونکو کس لئے تکلیف دین دیکہین
کسکی شمشیر جہانگیر کے قبضہ مین تخت وتاج ہوتا ہے اور کون گور وکفن کو محتاج ہوتا ہے واللہ ایک ہاتہ مین ملک عدم
تک بہی کہین قدم ٹہیر جائے تو میرا ذمہ اور تیغ فولادی کے ایک وار مین جسم نازنین دو پیکر کی صورت نہ بن جائے تو ننگ

تو اے طفل ناپختہ و خام را | مزن پنجہ با شیر جنگ آزما | بہم پنجگی با سنت یارہ کو | سپاہت کجا و سپہدار کو
چو کرم بوی مار خوئی کنی | کہ با اژدہا جنگ جوئی کنی | اگر گردی این خوی مایان رسل | وگرنہ من و تیغ چون اژدہا
چشانت دہم مالش از تیغ تیز | کہ یا مرگ خواہی زمن یا گریز | صف لشکرت گر شود وشکنم | اگر کوہ آہن بود بشکنم
ہمی جنبان مرا تا نہ جنبد زمین | ہمین گوئیت باز گویم ہمین

یہ نامہ پڑہتے ہی فرزیر کے تن بدن مین آگ لگ اوٹھی اگرچہ
وہ فن سپہگری مین مثل تریمو کے کامل نہ تہا لیکن آخر بادشاہ تہا نامہ بر سے فرمایا زبانی کہدینا کل انشاء اللہ تعالے
موافق تمہاری درخواست کے میدان جنگ مین اس سوال بیمعنی کا جواب دیا جائیگا **مثنوی**

حسابے کہ با خود بر انداختی | چنان نیست بازی غلط باختی | تو دانم کہ گردن فرازی کنم | بہ شمشیر با شیر بازی کنم

بہ تیغ افسرِ دگاہ خواہم گرفت | بدین اژدہا ماہ خواہم گرفت | من انگہ عنان بازپیچم زراہ | کہ یا سر دہم یا ستانم کلاہ

دوسرے روز جب خورشید خاورنے تاج زرین اپنے سرپر رکھکر دریچۂ مشرق سے مونہہ نکالا دونون لشکر آراستہ و پیل ہوکر میدان مین آگئے اور بموجب حکم کے دونون لشکرون کے بیچ مین ایک چہوٹا سا قطعہ زمین کا خس و خاشاک سے پاک کیا گیا بعدہ دونون بادشاہ از قدم تا فرق دریاے آہن مین غرق اپنے اپنے گہوڑے چپکار کے اسطرح پرون سے باہر نکل آئے جیسے ابر غلیظ سے بجلی نکل آتی ہے اور نکلتے ہی میان سے تلوارین گہسیٹ لین گویا اژدہون نے من اوگلدیئے پہر اوسپرگلائی کی صفائی سبحان اللہ وبحمدہ اتنا تو دکہائی دیتا تہا کہ ایک ایک سنہری سانپ دونون کے بدن پر پیچ وبل کہا رہا ہے لیکن یہ نظر کام نہین کرتی تہی کہ ہاتہہ کیونکر پہرتا ہے اور وار کدہر ہوکر نکل جاتا ہے جسقدر اہل سیف وہان موجود تہے دیکہہ دیکہہ کر تعجب سے ٹہنڈی سانسین بہرتے تہے اور ہر کاوے کے ساتہہ آنکہون کے اشارے سے اپنا جان و دل قربان کرتے تہے جب آہستہ آہستہ زرہ و بکتر اور خود دوسپر نے اونکے مونہہ پہیر دیئے یعنی تلوارون کے صرف قبضے ہی قبضے دونون کے ہاتہہ مین رہ گئے تو گرز گران اوٹہا اوٹہا کر تمام میدان مین محلہ آہنگران کی طرح دہما دہم مچادی **شعر**

براز اختند آن زمان بال را | ز زین برکشیدند گو پال را

چو شیر ژیان برہم آشوفتند | ہمے بر سر یکدگر کوفتند

بعد اسکے کمند کے وار ہوئے پہر تیر و کمان کی صفائی دکہائی گئی آخر کار جب سب ہتہیار آزما لیے گئے تو نیزون کی نوبت پہونچی پہلی ہی بسم اللہ قرمیو نے جو نوک پیکان سینہ مین اڑا کے زور کیا صاف فرنزیر کو خانۂ زین سے اوٹہا لے گیا مگر اللہ رے جرأت اوسی حال مین فرنزیر نے نیزہ پہینک کمان کہینچ شست و شت ملا ایسا تیر جانگیر لگایا کہ قرمیو کا خود و مغفر توڑکے دماغ کو پہوڑکے سینہ کی راہ دل و جگر کو چہیدتا ہوا گہوڑے کی پیٹہ سے نکل دو ہاتہہ زمین مین اوتر گیا اس صدمۂ جانکاہ سے قرمیو اوسیوقت گوہر جان نثار کرکے زین سے نیچے آیا اور ساتہہ ہی نیزہ بہی بخط عمودی مع فرنزیر زمین پر گرا چونکہ بادشاہ پولینڈ ہنوز اوسکی پیکان سے جدا نہوا تہا گرتے ہی ایسا دہچکا لگا کہ نوک نیزہ سیدہی کلیجہ کے پار نکل گئی اور وہ بہی اوسیجگہہ یہہ رباعی پڑہتا ہوا ٹہنڈا ہو گیا **رباعی**

افسوس کہ رفت نشۂ عہد شباب | سرخوش نشدیم یکدم از بادۂ ناب

از بہر تماشاے جہان ہمچو حباب | تا وا کردیم چشم رفتیم بخواب

کہتے ہین تیس ہی ۱۶۳۸ء روز دوشنبہ کو یہہ واقعہ ظہور مین آیا اوس روز شاہزادۂ سبحان حریف کو دباتا ہوا خاص دارالسلطنت موسکو تک پہونچگیا تہا وہین اوسنے

اس حادثہ قیامت خیز کی اطلاع پائی سنتے ہی مغلی کیطرف چل نکلا لیکن اوسکے پہونچتے پہونچتے دونون بادشاہ موافق اپنی وصیت کے اوسی مقام پر جہان زخمی ہوئے تھے دفن کردیے گئے تھے شاہزادہ نے اونکے مدفن پر پہونچکر جبہ اعدا تربت یادگاری بنانے کا حکم دیا اور فرمایا مختصر حال اس معرکہ آرائی کا ایک پتھر پر کندہ کرکے ان دونون کی قبرون پر نصب کردیا جائے بعدہ آپ پولینڈ کو چلا گیا وہان جاکر ہند ہرمین جون کو بسبب اسکے کہ دونون بادشاہ لاولد مرے تھے مس وگرم کو تخت سلطنت پر بٹھا دیا اور ایلین کو ریاست موسکو کا گورنر مقرر کرکے ارشاد فرمایا مس وگرم کو تم اپنی امانت سمجھو جس روز تم گوکی شادی اینیا کے ساتھ کردوگے یہہ امانت تمہارے حوالہ کردیجاویگی قبل اسکے ہم اسواسطے ملاقات کی اجازت نہین دے سکتے کہ تپش متصل تمکو خود اوسکی سوزش دل سے مطلع کرتے رہے بقول شخصے شعر راز خود ہرگز نخواہم گفت غیر از زلف یار زانکہ احوال پریشان را پریشان واقف است - اتنے مین ماجد بن مجید نے عرض کیا خداوند نعمت جو سپاہ ان لڑائیون مین حضور کے ہمراہ رہی ہے وہ بھی اپنے انعام کی نسبت کچھ التماس کرنا چاہتی ہے فرمایا بیشک اونکا حق سب سے مقدم ہے ہماری دانست مین علاوہ اسکے کہ ہر ایک کی تنخواہ المضاعف کردی جائے پہلے سال کا خراج بھی (آرچنبل اور ریم اور موسکو کا) انہین پر حصہ رسد تقسیم کردیا جائے اور جو لوگ مارے گئے ہین یا زخمی ہوگئے ہین اونکا انعام کسی معتمد کی معرفت اونکے مکانون پر بھیجدیا جائے بلکہ تنخواہ بھی ماہ بماہ عمر طبعی کی حد تک اوسیجگہہ پہونچتی رہے باقی جو شخص لاوارث تھے اونکا انعام مع پیشگی تنخواہ کے جمع کرکے علیحدہ علیحدہ ہر ایک کے نام سے مختلف شہرون مین ایک ایک مکان مثل مہمانسرا یا مدرسہ یا شفاخانہ وغیرہ کے تعمیر کرادیا جائے تاکہ تا ابدالآباد اونکی روح کو ثواب پہونچتا رہے یہہ حکم سنتے ہی تمام سپاہ مین واہ واہ کا شور مچگیا اور اکثرون کو یہہ افسوس ہوا کہ ہم ان لڑائیون مین کیون نہ شامل ہوئے جو اس عطیہ عظمیٰ سے محروم رہے مگر شاہزادہ نے فرما دیا تھا کہ آیندہ بھی جو ملک جبکی جانفشانی اور خونریزی سے فتح ہوگا اوسکے ساتھ اسی قسم کی رعایت کی جائیگی اسواسطے ہر ایک امید کرتا تھا کہ انشاء اللہ تعالیٰ اب کے ہم بھی اسی انعام کے مستحق ہوجائینگے خدا وہ دن کرے کہ کہین لڑائی ہو اور ہم اپنے جوہر دکھائین فی الحقیقت جب تک سپاہ کے ساتھ اسطرح کا سلوک نہ کیا جائے جان سی عزیز چیز فدا کرنے کی جرأت نہین ہوسکتی شعر

جہان بہ کہ لشکر بجا پروری	کہ سلطان ز لشکر کند سروری

پہونچنا فیوزن ٹڈیری کا شہر وارسا (دار السلطنت ملک پولینڈ) مین ابونشاط کی عرضی لیکر اور بیان کرنا مختصر حال اپنا اور پرتگیز کا

سامعین کو یاد ہوگا کہ فیوزن آشفتہ حال

چوتھی ماہ نومبر ۱۸۶۶ء کو دار السلطنت فرنگ فورٹ سے مع سرکنگ ریونیجر کمبر پرتگیز کو روانہ کیا گیا تھا وہ ۱۲ ارجون ۱۸۶۶ء کو کچھا او پر سات مہینے بعد شہر دار سلطنت واپس آیا اور آتے ہی کمال اشتیاق سے شاہزادہ عالی تبار کے قدمون پہ گر پڑا شاہزادہ نے مسکرا کر فرمایا تمنے تو پرتگیز جاکر ایسی جہاد نی جہائی کہ کبھی اپنی خیریت سے بھی مطلع نہین کیا یہہ ہم جانتے ہین کہ وہان تمہارا دل لگ گیا ہو گا لیکن اسطرح اپنے دوستون کو بھول جانا آئین مروت سے بہت بعید ہے تیوزن نے عرض کیا حضور کا ارشاد میرے سر آنکھون پر بیشک غلام کا پرتگیز مین دل لگ گیا تھا مگر اسطرح جیسے کسی بار بردار گھوڑے کی پیٹھ لگ جاتی ہے جسقدر زمانہ طول کھینچتا گیا زخم کچھ اور ہی صورت پیدا کرتا گیا یہانتک کہ رفتہ رفتہ دل تو دل جگر مین بھی ناسور پڑ گئے اب بحمداللہ یہہ حال ہے کہ سینہ پر ہاتھ رکھنے سے کلیجہ مین درد پیدا ہوتا ہے اور پرتگیز کا نام سننے سے مونھہ پر ہوائیان چھوٹتی ہین **شعر**

بساط عجز مین تھا ایک دل ایک قطرہ خون وہ بھی ۔۔ سو رہتا ہی بانداز چکیدن سرنگون وہ بھی

خیال مرگ کب تسکین دل آزردہ کو بخشے ۔۔ میرے دام تمنا مین ہے ایک صید زبون وہ بھی

نکرتا کاش نالہ مجھکو کیا معلوم تھا حضرت ۔۔ کہ ہوگا باعث افزایش درد درون وہ بھی

شاہزادہ نے فرمایا یہہ کیا عرض کیا اعمالون کی خوبی اور قسمت کی برگشتگی بقول کسی شاعر کے **شعر** قدم نامبارک و مسعود گر بدریا رود برآرد دود مفصل یون ہے کہ تابعدار جہان پناہ سے رخصت ہو کر بارہ ماہ نومبر کو شہر پیرس دار السلطنت فرانس مین پہونچا وہان افواہا سننے مین آیا کہ شاہزادہ فیچرسن نے ایک تدبیر صائب سے ملک اٹیان کو فتح کر لیا اور بادشاہ نیپاہ بھی جسکو کسی وجہ موجہ سے قلعہ پرنیز چھوڑ دینا پڑا تھا دوبارا اوسپر قبضہ کرنے کی تجویزین کر رہا ہے یقین ہے آج ہی کل مین وہان کا بھی قضیہ فیصل ہو جائے مین نے اپنے دلمین کہا جیسا اٹیان شاہزادہ فیچرسن نے فتح کیا ہے ہمین خوب جانتے ہین اور جو کچھ پرنیز کا نتیجہ حاصل ہو گا وہ بھی ہمارے ہی دل سے پوچھنا چاہیے لیکن جب غلام پیرس سے روانہ ہو کر شہر اورکلین مین پہونچا جو دریاے لوئیر پر صوبہ لوئیریٹ مین واقع ہے تو کنگ نیلیس والی ملک فرانس کو بسواری ڈاک کوہ پرنیز سے آتے دیکھا اور ہمراہیان بادشاہ کی زبانی یہہ بھی معلوم ہوا کہ قلعہ پرنیز فتح ہو گیا بادشاہ صرف شاہزادہ فیچرسن کے غائب ہو جانے کی خبر سنکر براے چندے دار السلطنت کی جانب تشریف لیے جاتا ہے بعد واپسی کے یا پرتگیز و ہسپانیہ باج و خراج پر صلح کر لین گے یا یہہ دونون ملک زبردستی چھین کر فرانسیس مین ملائے جائینگے یہہ سنتے ہی کمترین اورکلین سے بنظر تحقیقات سیدھا پرنیز کی جانب ہو لیا وہان جاکر دیکھا تو فی الحقیقت پہاڑ پر فرانسیسیون کا عمل ہے

اور جنوب کی طرف قریب شہر چیکیا کے بادشاہان پرتگیز و ہسپانیہ پڑے ہوئے روساء ملک سے مدد لینے کا مشورہ کر رہے ہیں
لیکن روساء کی شرطیں اسقدر سخت ہیں کہ اونکا منظور کر لینا بجائے خود اپنا ملک دوسرے کے ہاتھ میں دیدینا ہے کیا
معنی وہ کہتے ہیں اول تو دو سال کا محصول ہر قسم کا تمام رعیت پر معاف کر دیا جائے دوم یہہ کہ فوج کا انتظام ہمیشہ
کے واسطے ہم لوگوں کے سپرد ہو جانا چاہیے جسقدر سپاہ ہم دیں اور جہاں جسے اوسکا افسر مقرر کریں ان میں سے
پہلی شرط کو تو مجبوراً دونوں بادشاہوں نے قبول کر لیا ہے اور دوسری پہ تکرار ہو رہی ہے میرا ارادہ ہوا کسیطرح دربار
خاص تک بار ملجائے تو میں بھی اپنی راے اسمیں شامل کر دوں یعنی کہوں بالفعل موقع تکرار کا نہیں ہے تالیفاً اس شرط کو
بھی بلا بحث منظور کر لینا چاہیے بعد کارروائی کے البتہ اپنی طرف سے ایسے احکام جاری کئے جائیں کہ رعیت کو خود بخود گھبرا کر
اختیارات فوجی سے مستعفی ہو جانا پڑے مگر پھر خیال آیا مجھے ان قصوں سے کیا مطلب جس کام کے واسطے آیا ہے اوسکی فکر کر
اور تا دم حیات شاہزادہ ثریا جاہ قبلۂ عالم پناہ کی جان و مال کو دعا دیتا رہ یہہ سوچکر اوسی روز وہاں سے لزبن کی
جانب چل نکلا ہنوز سرحد پرتگیز میں داخل نہیں ہوا تھا کہ ایک شخص نے چوتھی دسمبر کو بمقام ہیو فوراً بیان کیا کہ بادشاہ فرانسس
نے کچھہ جنگی جہاز خلیج بسکے سے روانہ کر کے شہر لزبن پر اپنا قبضہ کر لیا اور لواحقین اور توابعین بادشاہ پرتگیز وہاں سے
بھاگ کر سینٹرم میں آگئے جو دار السلطنت کے شمال میں پچاس ساٹھہ میل کے فاصلہ پر آباد ہے اس خبر وحشت اثر نے میرے
ہاتھہ پاؤں کو ایسا ڈھیلا کر دیا کہ بخدا غلام اپنی زندگی سے بھی تنگ ہو گیا بمشکل آٹھہ نو روز کے عرصہ میں مر مر کر سینٹرم تک
پہونچنا نصیب ہوا اتفاقیہ شہر پناہ کے دروازہ پر پہونچتے ہی مسعود خواجہ سرا سے ملاقات ہو گئی میں نے نہایت تپاک سے
سلام کر کے پوچھا شہزادی مدظلہا العالی کا مزاج کسطرح ہے اوسنے سوکھے سے مونہہ سے جواب دیا اچھی طرح ہے میں نے
کہا وہ آپکی شرط خداے عز و جل کی عنایت سے پوری ہو گئی ہے اگر مس روزی سے ملاقات کرا دیجئے تو اپنی تمام جانفشانیاں
اوسکے روبرو بیان کروں جواب دیا مس روزی سے تو بالفعل ملاقات کرنا بہت مشکل ہے لیکن ہاں اوسکی ماں جیسماین
کے پاس لئے چلتا ہوں جو کچھہ کہنا ہو اوس سے کہہ لینا یہہ کہکر مجھے جیسمائن کے پاس لے گیا دیکھتا کیا ہوں وہ بھی اپنا قدیمی
سیاہ ماتمی لباس پہنے ہوئے کچھہ مغموم سی بیٹھی ہے میں نے جاتے ہی بادشاہ کا سر کہولکر اوسکے روبرو رکھدیا خوش ہو کر کہنے
لگی بیشک تو نے بڑی جان جوکھم کا کام کیا اب براہ مہربانی اتنی تکلیف اور گوارا کر کہ اسے اسمعیل کی تربت پر پائینتی کیطرف ایک
نیزہ گاڑ کر چڑھا آ میں نے کہا ایک نظر مس روزی کو دکھا دیجئے جو یہہ صعوبت سفر کی میری طبیعت سے دور ہو جائے جواب دیا

ایسا سوال تجھے بغیر اپنی شرط پورا کئے زبان پر لانا نہ چاہئے مین مجبور اوسی روز کچھہ مایوس سا ہوکر لزبن کی جانب
روانہ ہوگیا قضا عنہ اللہ جسوقت بموجب اوسکی ہدایت کے اسمٰعیل کے پائینتی نیزہ گاڑ کر ریو بجر کا سر چڑہانے لگا لشکر
فرانسیس کے دو چار افسر بطریق سیر اوسجگہہ آنکلے شاید اونمین سے ایک دو بادشاہ کی صورت سے بہی آشنا تھے کہنے لگے
تو کون ہے اور یہہ سر تیرے ہاتہہ کہان سے لگا مینے کہا مین بہی ایک فلک کا ستایا ہوا آدمی ہون اور یہہ سر خاص شہر
زنگ فورٹ سے لایا ہون پوچہا شاہزادہ فیچرسن بعد فتح کرنے آلیمان کے کدہر تشریف لیگیا مین نے کہا مین فیچرسن کے
حال سے مطلق آگاہ نہین اور نہ یہہ کہہ سکتا ہون کہ آلیمان کسکے ہاتہہ سے فتح ہوا یہہ سنتے ہی کسی شبہ سے مجھے گرفتار
کرکے اپنے لشکر مین (جو شہر کے اندر مقیم تہا) لیگئے اور کنگ زلیس اپنے آقا کو لکھہ بہیجا کہ ایک شخص مخبوط الحواس مع سر کنگ
ریو بجر کے اسمٰعیل ترک کی تربت پر سے آج پندرہ دسمبر کو گرفتار ہوا ہے ہرچند وہ اپنا آنا خاص ملک الیمان سے بیان کرتا ہے
اور یہہ بہی یقین ہے کہ وہ زنگ فورٹ کی لڑائی مین شامل تہا مگر شاہزادہ عالم پناہ کا کچھہ حال نہین بتاتا اگر حکم ہو اوسے
پابجولان حضور کی خدمت فیضدرجت مین روانہ کردیا جائے مینے اپنے دلمین کہا بس اب مستی روزی کا دیدار نصیب ہو چکا
زلیس بیشک مجھے اپنے پاس بلوا کر فیچرسن کا حال دریافت کریگا اور مین بتاؤنگا نہین پہر سوائے اسکے کہ دار پر مدام
ہو یا زندان تیرہ و تنگ مین خار رہو اجرت سے کلیجہ انگار رہو اور کوئی صورت نظر نہین آتی افسوس موت آئی اور بری
آئی تلاش جانان مین جان گنوائی اور بیموقع گنوائی **شعر** اولٹی پڑ گئین سب تدبیرین کچھہ نہ دوانے کام کیا
آخر اس بیماری دل نے اپنا کام تمام کیا۔ لیکن صدقے جائیے اوس کریم کارساز کے کہ جسنے دو چار ہی روز بعد دفعتاً یہہ
سارے دغدغے میری طبیعت سے مٹا دیئے یعنی یک بیک شہر مین شہرہ ہوا کہ فائرہل ہولینڈ اور بیلجم پر قبضہ کرکے دس دسمبر کو
فرانسیس کے جانب اوتر پڑا کیونکہ زلیس سے وہ اپنے باپ کا عوض لینا چاہتا ہے اسیواسطے کوہ پرنیز سے (بعد التقاے جنگ)
نصف فوج پیرس کی جانب طلب کیگئی ہے اور بادشاہ پرتگیز اپنا لاؤ لشکر لئے ہوئے لزبن کیطرف آندہی کیطرح چلا آتا ہے
وہان اس خبر کے اوڑتے ہی سپاہ غنیم مین ایک کہلبلی سی مچ گئی اور شہر کے باہر چار میل کے فاصلہ پر اوسی روز سے
مورچہ بندی کی تیاریان ہونے لگین حتی کہ بادشاہ کے پہونچتے ہی یکم جنوری کو لڑائی شروع ہوگئی اگر مفصل حال اس
معرکہ آرائی کا بیان کیا جائے تو شاید کئی دفتر سیاہ کرنے پڑین اور سوائے سمع خراشی کے کچھہ حاصل بہی نہین ہے اس لئے
خلاصہ عرض کیا جاتا ہے کہ تین مہینے تک برابر ڈلمبورن نئے نئے طور سے شہر پر حملہ کرتا رہا لیکن بسبب استحکام کے کسیطرح

کہ حامد بن مجید بہی بیٹھے بیٹھے بسمل بیتاب کیطرح تڑپنے لگا کیونکہ شبنم کا سلسلہ اوسیجگہہ آنکر منتہی ہوتا تہا لیکن اوسنے چونکہ
شاہزادہ عالی تبار کی طبیعت بگڑ جانے کا جی اندیشہ تہا اسواسطے قصہ فراق سے زیادہ اپنی زبان کو آشنا نہ کیا صرف
یہہ شعر پڑہ کر بار بار تپش دل کی شکایت کرنے لگا **شعر**

بود در اضطراب از این عالم ہر کہ کامل شد	البیبل در میان حلقہ ضیا قسمت و شد

شاہزادہ نے فرمایا یہہ صحیح کہ غم مہاجرت کے برابر آجتک کوئی صدمہ انسان بلکہ حیوان کے واسطے بہی نہین بنایا گیا لیکن سوائے
صبر کے یہہ بتائے اسکا علاج کیا ہے اگر کوئی کہے ہم سے صبر نہین ہوسکتا تو یہہ سراسر اوسکی حماقت ہے ہم پوچہتے ہین صبر کریگا
تو کیا کریگا ایام دوری کا کاٹنا تو ضروری ہے خواہ صبر سے کاٹے خواہ جبر سے پہر ناحق ان اللہ مع الصابرین کے اجر سے
اپنے تئین محروم رکہنا کیا ضرور اور جسے وصل کہتے ہین وہ بغیر فصل ظاہری کے ممکن نہین کیونکہ اگر جدائی نہو تو وصل کا
کلمہ خود بےمعنی ہوا جاتا ہے اور بے اعتنائی اور بے وفائی عین معشوقون کا وصف ہے جب تک انسان اس مرحلہ کو طے کرکے
عاشقون کی صورت نہ بنائیگا ہرگز ان ظالمون کے دل مین جگہہ نہ پاسکے گا کیا سنا نہین **شعر**

دستش بسر زلف نگاری نرسید	تا شانہ نگر کہ تا بصد شاخ نشد	تا در دلش از زبانہ خاری نرسید	بر دو ہر کسی بہ گلعذاری نرسید

غرض جب اس قسم کی پند و نصایح سے خوب دونون کی تسلی ہولی تو شاہزادے نے فیروزن سے فرمایا کچہہ استوریا کا ذکر تو
کئے آلیمان مین نہین سنا عرض کیا خداوند نعمت میری پریشانی خود میری لاعلمی کی گواہ ہے لیکن ابو نشالا نے ایک عرضی
دی ہے شاید اوسمین کچہہ مسطور ہو یہہ کہکر عرضی شاہزادے کی خدمت مین پیش کی اوسمین لکہا تہا ابراہیم ترک کوہ پیکر نے حضور
کے اقبال سے ملک استوریا اخیر ماہ مارچ مین فتح کرلیا لیکن بادشاہ کیو پولس کسیقدر فوج سے اطالیہ کیطرف اوتر گیا ہے
چونکہ اسطرح اوسکے فرار ہوجانے مین ایک سطور کا خدشہ تہا اور فرمانروائے ملک اطالیہ نے عند الطلب اوسے دیا نہین اس
واسطے ابراہیم بہی اپنی فوج اوسیطرف لیگیا ہے یقین ہے آج ہی کل مین ادہر سے بہی اطمینان حاصل ہوجائے کیونکہ بیشتر
اپریل تک وینس و لمبارڈی اور ریڈمونٹ تینون شمالی حصے وہ اپنے قبضے مین لاچکا ہے اور تپروشا کا حال یہہ ہے کہ
اوسنے بہی آلیمان کیطرف آنیکا ارادہ کیا تہا لیکن ڈینمارک نے اوسکے اس عزم کو ملتوی کرادیا کیونکہ اوٹ ریچ والی ملک
سوئیڈن نے اوسے مدد دی ہے اور مدد دینے کا باعث یون سننے مین آیا ہے کہ جب اوسے غلام کے اس عہدہ معززہ
پر پہونچ جانے کی خبر ملی تو از راہ تعصب و حسد کمترین کی والدہ غزال تاتاری کو قید کرکے تمام گہر بار مین آگ لگادی اور
بہنری بادشاہ ڈینمارک کو لکہہ بہیجا کہ آجکل تپروشیا اور آلیمان خالی پڑا ہوا ہے ایسی فرصت کا وقت پہر ملنا تہ آنا محال ہے

اگر تم کچھہ ہمت کرو تو مین اپنی تمام فوج تمہاری مدد کو بہیج سکتا ہون کیونکہ بالفعل میرا ملک ہر ایک غنیم کے حملہ سے محفوظ ہے لیکن شرط اسمین یہہ ہے کہ بعد فتح الیان کے آیبونی شوٹ میرے حوالہ کردینا کہ ایک ہی ساتھہ اوسکو مع اوسکی والدہ کے سزا دیجاے ہینری نے بخوشی اس شرط کو منظور کرکے کل سپاہ اوسکی ڈینمارک مین بلوالی اب لارڈم اور ایڈورڈ منتظمان ملک پروشا ہمہ تن اوسی طرف متوجہ مین ملکہ کئی روز ہوئے جب ایک مخبر نے بیان کیا تہا کہ اولڈن برگ اور نکلین برگ وغیرہ کا تہوڑا سا علاقہ پروشا والون سے نکل بہی گیا ہے ہرچند اونکے اسطرف آنے مین کسیطرح کا شک باقی نہین رہا لیکن یہانتک پہونچتے پہونچتے یقین ہے ابراہیم بہی آسطوریا سے واپس آجائے پہر میری دانست مین کچھہ اندیشہ کا مقام نہین ہے یہہ عرضی پڑہکر شاہزادہ نے ابوسعید سے فرمایا لیجیے حضرت اوٹ ریچ نے پہر آتش دیرینہ کو مشتعل کیا معلوم ہوتا ہے بدل اوسے آپکے خاندان سے عداوت ہے افسوس جسقدر ملک آسطوریا کی فتح سے طبیعت خوش ہوئی تہی آپکے غزال تاتاری کی گرفتاری سے ملول ہوگئی لیکن شکر ہے کہ ہنوز کسی قسم کی جسمی تعزیر اوسے نہین دی گئی ابہ ہم تو الیان جاکر پروشا کا بندوبست کرتے ہین آپ صوبہ آرچنجل سے معقول سپاہ لیکر لیپ لینڈ یا فن لینڈ مین ہوتے ہوئے نوروے کیطرف اوترجائیے ایسا نہو تساہل مین کچہہ زیادہ تردد کرنا پڑے لیکن وہان کے حالات سے متواتر مطلع کرتے رہنا تاکہ حسب ضرورت وقتاً فوقتاً ہم بہی تمہارے دکہہ درد کے شامل حال رہین اور جب وہان سے فراغت پاؤ تو جہان ہم ہون وہین چلے آنا ہم تمہاری جدائی گوارا نہین کرسکتے

شعر

دارم بسوی تو لبے دل نگرانی	حال دل خود با تو بگفتیم تو دانی

روانہ ہونا ابوسعید کا سویڈن کی جانب اور پہونچنا شاہزادہ سبحان کا ملک الیمان مین

چونکہ سویڈن کی حدود اربعہ قبل اسکے کسی داستان مین بیان ہوچکی ہین اسواسطے دوبارا اعادہ کی ضرورت نہین معلوم ہوتی البتہ فن لینڈ کی توضیح ضرور چاہیے جدہر ابوسعید کو جانا پڑیگا وہ یہہ ہے کہ فن لینڈ آرچنجل کے مغربی حصے کو کہتے ہین جسکے شمال مین لیپ لینڈ ہے اور مغرب مین خلیج بوتہنا اسکے بعد سویڈن ہے اور یہہ نوروے اگر فن لینڈ کی کہاڑی مین ہوکر (جو خط عرض کے ساٹھوین درجہ پر واقع ہے) کوئی شخص سویڈن کو جائے تو خاص اسٹاک ہولم کے قریب جانکلے گا جو اوس ملک کا دارالسلطنت ہے اسیواسطے شاہزادہ سبحان نے ابوسعید کو اسطرف جانے کی صلاح دی تہی اور لیپ لینڈ کے کہنے سے یہہ مطلب تہا کہ وہ خشکی کا راستہ ہے اگر تری کی راہ فوج کے لیجانے مین کچھہ دقت پڑے تو دوبارا ہم سے اجازت لینے کی حاجت نہ ہے غرض ۱۷ رجون ۱۸۶۰ء کو ابوسعید نوبموجب حکم کے فن لینڈ کی طرف

سوئیڈن کی جانب روانہ ہوگیا اور شاہزادہ عالی تبار مع یاران غمگسار آلیمان کو چل نکلا جب ۸ جون کو قریب زنگ فورٹ کے پہونچا تو یکایک ابونشاط اور ابو نعیم نے تشریف آوری کی خبر سنکر دور تک پا پیادہ استقبال کیا اور نہایت تزک و شان سے زر و جواہر نثار کرتے ہوئے شہر مین لے آئے شاہزادے نے گھوڑے سے نیچے قدم اوتارتے ہی پوچھا شمعون کہان ہے ابونشاط نے عرض کیا وہ تو حضور ہی کے ہمراہ رکاب چلا گیا تہا پہر کبہی اسطرف نہین آیا فرمایا این ہم اوسے مع لیا خاتون اور ریٹیلڈا کے (جنکی ولادت ہوئی) فرنگ فورٹ روانہ کرچکے ہین اگر یہان نہین آیا تو کہان رہ گیا یہہ سنتے ہی ابونشاط کا غم پنہانی سے چہرہ زرد ہوگیا نہ تو ٹیلڈا کا نام سنکر طبیعت کو قابو مین رکہہ سکا نہ شاہزادہ کے لحاظ سے کلمہ اظہار محبت کا زبان پہ لا سکا اندر ہی اندر جو دل نے قلابازیان کہائین اوسی جگہہ گہڑی ہوکر رہ گیا شاہزادہ نے ہنسکر ماجد بن جمید اور فیروز سے فرمایا یہہ حضرت بہی تمہارے ہی ساتہیون مین ہین اور خدا کی قدرت سے پہر اسیقدر لحاظ بہی کرتے ہین انہین یہان سے علحدہ لے جاکر پہلے ہوش مین لانے کی تدبیرین کرو بعدہ اچہی طرح سمجہادو کہ ہم سب اسی مرض مین گرفتار ہین جسمین تم ہو اگر شمعون یہان نہین پہونچا تو کچہہ فکر کی بات نہین انشاء اللہ تعالے اوسکی تلاش کیجائیگی سلطنت کے کاروبار ایسی مدہوشی اور خود فراموشی سے نہین چل سکتے اسکے واسطے آدمی ایسا جفاکش چاہئے کہ ایکبار پہاڑ بہی سر پہ ٹوٹ پڑے تو گردن نہ جہکائے کیونکہ جو انسان ادنی ادنی بات پر سراسیمہ و بدحواس ہوجائیگا وہ کسی بہاری مہم کا کیا خاک انتظام کرسکے گا حکما نے کہا ہے

سرے کز تحمل نشاید تہی	سزاوار بود تاج شاہنشہی

غرض ماجد بن جمید وغیرہ تو ابونشاط کو دوسرے کمرے مین لیجا کر غشی دور کرنے کی تدبیر مین مصروف ہوئے اور یہہ دونون شاہزادے ایک جگہہ بیٹہہ کر آپس مین ادہر اودہر کی باتین کرنے لگے شاہزادہ سبحان نے کہا اب ہمکو صرف دو دارالسلطنت کا تردد باقی رہ گیا ہے ایک پروشا کا دوسرا فرانسیس کا ان دونون مین آپ پہلے کسطرف چلنا مصلحت سمجہتے ہین فیچرسن نے بڑی دیر مین تامل کرکے جواب دیا اگر کنگ زطیس کو فایرحل کے ہاتہہ سے بچانا منظور ہے تو پہلے فرانسیس ہی کی جانب چلنا چاہئے کیونکہ ظاہرا پروشا بہی ایک اوسی کی شاخ ہے جب فایرحل قبضہ مین آگیا تو وہان کون رہا اور جو صرف الیمان کی حدود کا بڑہانا منظور ہے تو وہ بات دوسری ہے شاہزادے نے فرمایا مین چند روز سے آپکو اسیقدر ملول پاتا ہون شاید اوسکا سبب یہی ہے کہ آپ اکثر اپنے والد ماجد کے خیال مین مستغرق رہتے ہین کہا لیکن بقول آپکے یہہ فکر مقدم تہی مگر مین ابتدا سے ایک ایسے خلجان مین پڑا ہوا ہون کہ سواے اوسکے کوئی فکر طبیعت پر نہین جمتی بارہا ارادہ ہوا کہ آپکو بہی اوس سے مطلع کرون لیکن اس خیال سے زبان پر نہین لایا کہ کہین آپکو میرے خلل دماغ کا گمان

نہو شاہزادہ نے فرمایا استغفر اللہ آپ کیا فرماتے ہین اگر ہم آپس ہی مین ایک دوسرے سے اسقدر تکلف کرینگے تو اپنی اس مصیبت کے زمانہ کو کیونکر کاٹ سکینگے آپ مجھے اپنا دوست صادق تصور فرما کر جو خطرہ نے خاطر عاطر مین خطور کیا ہے بلا تکلف ارشاد فرمائیے مین ایسا سودائی نہین کہ خدانخواستہ آپ پر خلل دماغ کا گمان کرون فیچرسن نے بیان کیا جب مین کوہ وانسگس سے آپکے ہمراہ ہوا ہون تو مجھے اچھی طرح یاد تہا کہ فلانے کام کے واسطے ملک روس کیطرف جاتا ہون لیکن قلعہ پر پہونچتے ہی کچھہ ایسا استغراق ہوا کہ وہ کام تو کام مجھے یہہ بھی یاد نرہا کہ مین کون ہون اور کہان سے آیا ہون جب آپ مغربی روس کو فتح کرکے پولینڈ مین تشریف لائے تو خودبخود وہ کیفیت دور ہوکر اتنا یاد آیا کہ مین فیچرسن ہون اور شہر پیرس مین ایک ایسی عجیب حالت نے مجھے گہیر رکہا تہا کہ جسکے دور کرنے کی فکر رات دن میرے دل کو لگی رہتی تہی بلکہ وہ ہی حالت بے چین کرکے مجھکو وانسگس پر بھی لے آئی تہی وہان پہونچکر اتفاقیہ ایک شخص مسن فقیرانہ صورت سے ایک درخت کے نیچے میری ملاقات ہوگئی مینے درویش سمجھکر اوس سے اپنا درد دل بیان کیا اوسنے فرمایا عنقریب ایک شخص بادشاہ پولینڈ کے ملازمون مین سے مغربی روس کو فتح کریگا اگر تو اپنا حال اوسکے روبرو بیان کرے تو البتہ کوئی صورت بہبودی کی نکل سکتی ہے شاید اوسی شخص کی تلاش مین تو ادہر آیا تہا اور وہ شخص بموجب شرایط کے خیال کیا جاتا ہے تو آپ ہی ہین مگر ہرچند سوچتا ہون یہہ یاد نہین آتا کہ وہ کونسا امر تہا جسکے واسطے تمام اپنا ملک و مال چھوڑکے مینے یہہ مصیبت اختیار کی تہی تاکہ بموافق ہدایت اون شاہ صاحب کے آپکو واسطے دستگیری کے تکلیف دیجاے اب فرمائیے یہہ تقریر سودائیون کی تقریر سے ملتی ہے یا نہین شاہزادہ ہجان نے یہہ افسانہ سنتے ہی سمجھہ لیا کہ فیچرسن کیفیت مقناطیسی مین مبتلا ہے جسکا ذکر کوہ ولیڈیا پر حکیم افلیمون صاحب نے کیا تہا جب تک بالکل اوسکا اثر زایل نہو جائیگا اسیطرح یہہ اپنے حال مین غلطان و پیچان رہیگا فرمایا آپ اسکا کچھہ تردد نہ کیجیے اکثر انتشار طبیعت کے باعث یہہ ہی معاملہ ہمارے ساتہہ بھی گزرا رہتا ہی اور علاج اسکا سواے اسکے کہ سیر و تماشے مین دل بہلایا جاے آجتک کچھہ سمجھہ مین نہین آیا اسلیئے ہوا خوری کا وقت قریب آیا ہے تہوڑی دیر کیواسطے دریا کنارے کی فضا ملاحظہ فرمائیے یہہ کہکر اپنے ساتہہ ٹھنڈی سڑک پر لے گیا اور تمام راستے فراموشی ہی کا ذکر کرتا رہا جب وہان سے لوٹ کر قلعہ مین آیا تو ابو نشاط بھی ہوش مین آگیا تہا شاہزادے نے اوس سے پوچھا آجکل مین اطالیہ سے تو کوئی تازہ خبر نہین آئی عرض کیا خداوند نعمت ابراہیم نے لکھا تہا کہ یکم جون کو ہین آسطوریا واپس آگیا کیونکہ کیو پولس جو مبداء فساد تہا فتنے کی حالت مین فصیل قلعہ سے گر کر مر گیا اور ہنری دوم والی ملک اطالیہ نے اونہین

تینون حصون پر جنمین مین فتح کر چکا تھا صلح کر لی اب انشاء اللہ تعالےٰ وہ بھی فرنگ فورٹ مین حاضر ہوتا ہے شاہزادہ
نے فرمایا فی الواقع ابراہیم نہایت جرار اور آزمودہ کار آدمی ہے اوسکا اس جگہہ ملازم ہو جانا بہت ہی غنیمت ہوا ہماری رائے
ہے کل ایک دربار عام کر کے اوسکے واسطے مع اون لوگون کے جو ملک آسطوریا کی لڑائی مین شامل تھے انعام وغیرہ تجویز کیا جائے
تاکہ آیندہ اور ونکو بھی جان نثاری کا حوصلہ ہو رزقا نے عرض کیا بہت مناسب ہے اور اوسیوقت موافق قاعدہ کے جابجا
دربار کی اطلاع دیدی گئی دوسرے روز قبل منعقد ہونے دربار کے خدا کی قدرت سے ابراہیم بھی آگیا شاہزادہ اپنے
ساتھہ اوسے دربار مین لے گیا اور تمام افسران فوج سے اوپر بٹھا کے فرمایا یہ وہ شخص ہے جسکے قوت بازو سے آسطوریا
سا دشمن خداوند کریم نے ہمارے سر سے دفع کیا اور اسکی ہمراہی جنگی نسبت مین امید کرتا ہون کہ ابراہیم خود اپنی زبان سے
بیان کریگا ابتدا سے انتہا تک معرکہ جدال و قتال مین ایسے سرگرم رہے کہ دوبارہ الیان کو مدد دینے کی ضرورت نہ پڑی
اگر دل سے انصاف کیا جائے تو یہہ لوگ یکتاے زمانہ ہین اور ابراہیم قابل تاج شاہانہ ہم نہایت شکرگذار ہون اس
شخص کے جو ان لوگون کے انعام تجویز کرنے مین ہمکو مدد دے ابراہیم ترک نے دست بستہ کہڑے ہو کر بعد مدح و ثنا کے
گذارش کیا شکر ہے خداے بزرگ و برتر کا جسنے میری اور میرے توابعین کے محنت و جانفشانی کو آقا کی نظرون مین
اسقدر مقبول کر دیا کہ خود اپنی زبان فیض ترجمان سے اس مجمع عام مین براہ نوازش و کرم وہ الفاظ بیان فرمائے
کہ جنکی لیاقت تا قیام قیامت بھی ہم لوگ حاصل نہین کر سکتے اب اس سے زیادہ انعام کی طمع کرنا محض ہماری نادانی ہے
البتہ اتنی آرزو اور باقی ہے کہ بادشاہ ملک پرورشا کا فرمان بھی خاص غلام ہی کے نام تحریر فرمایئے تاکہ آیندہ روح سے اپنے
بھائی اسمعیل کا عوض لیکر تادم واپسین حضور کی کفش برداری مین مصروف رہون شاہزادہ نے فرمایا ہر چند پرورشا کا
ہم خود عزم بالجزم کر چکے تھے لیکن تمہاری درخواست کو رد نہین کر سکتے بسم اللہ جاؤ اور مثل آسطوریا کے وہان بھی اپنے
کار نمایان سے ہمکو محظوظ کرو انشاء اللہ تعالےٰ بعد تصفیہ پرورشا کے دونون جگہہ کا ایک ہی دفعہ انعام تجویز کیا جائیگا
ابراہیم ترک نہایت ادب سے پایۂ تخت کو بوسہ دیکر اپنی جگہہ بیٹھہ گیا اور دربار مین نذرین ہونے لگین جسوقت بعد منوچہر
وغیرہ کے ابو نشاط نے حاضر ہو کر نذر دکھائی تو دفعتاً شاہزادہ کو ابوسعید کا وہ قول یاد آگیا جو اوسنے اپنی داستان
مین ابو نشاط کی نسبت بیان کیا تھا کہ شاید بہ سبب واسطہ غزال تاتاری کے یہی ملک آسطوریا کا مالک ہو اسواسطے
اوسے اپنے روبرو تخت کے نیچے بٹھا لیا جب سبکو خلعت مل چکے اور نذرین لیلی گئین تو ابو نشاط کو دربار [illegible] پیش ہوا

دیکر فرمایا ملک آسطوریا تمکو عنایت کیا گیا بالفعل ابو نعیم یہان کی نگرانی کریگا تم جاکر وہان کا بند وبست کرو بعدہ واپس آنے
ابو سعید کے بشرط فرصت تخت نشینی کی رسم ادا کی جائیگی لیکن قوانین معدلت کی محافظت مین کسیطرح کوتاہی نہونے پائے
اور شرطین معدلت کی چار ہین اول اصناف خلایق کو باہم برابر ومساوی رکہنا کہ اونکی صلاحیت سے ملک رونق پکڑے
دوم رعیت کے احوال وافعال پر نظر کرکے موافق اونکے استحقاق واستعداد کے مرتبہ عطا فرمانا کہ ہر ایک کو اکتساب فنون
کا شوق پیدا ہو سوم ہر شخص کے جان ومال کی بوجہ احسن حفاظت کرنا تا کہ ایک دوسرے پر دست تعدی دراز نکرنے
پائے چہارم باشندگان قلمرو کو یکسان سمجہنا خواہ غریب ہون خواہ امیر تا کہ کوئی متنفس بدیل ہوکر دوسرے ملک مین
چلے جانے کا قصد نکرے اس تقریر کے بعد ابو نشاط نے دوبارا نذر دکہائی اور دربار برخاست ہوگیا تشریف لیجانا

شاہزادہ سبحان نور دیدہ عالم وعالمیان کا فرانسیس کی جانب اور فتح کرنا رستہ مین سوئیٹ زرلینڈ کو

محققین نے اس داستان نادر بیان کو یون تحریر فرمایا ہے کہ شاہزادہ عالی تبار نے
دوسرے روز دربار کے ابو نشاط کو آسطوریا روانہ کرکے ابراہیم ترک کوہ پیکر کو ہفدہ ہزار کی جمعیت سے پیروشا کی
جانب رخصت کیا اور چلتے وقت سمجہا دیا کہ اگر خداوند کریم موافق منشاء دلی کے اس مہم کو سر کرا دے تو تم سیدہے ہمارے پاس
(جہان کہین خبر سنو) چلے آنا بعدہ آپ تیس ہزار سوار جرار ہمراہ رکاب لیکر فرانسیس کی جانب شہر پیرس کا ارادہ کیا
لیکن فیجرسن نے صلاح یہہ دی کہ پہلے فایرہل کی خبر لینا چاہیے جسنے دریاے انڈر پر ہماری فوج کو روک رکہا ہے اگر وہ
کسی طرح مغلوب ہوگیا تو علاوہ حریف کی ہمت ٹوٹ جانے کے لشکر پر نیز کو بہی اسطرف آنے کا راستہ ملجائیگا پہر پیرس غیرہ
کے چہوڑانے مین اسقدر تردد نکرنا پڑیگا شاہزادہ نے اسبات کو پسند فرماکر حکم دیا کہ لشکر الیان ڈنگ فورٹ سے
جنوب کی جانب صوبہ بیڈن مین ہوکر مٹی آرس ٹیڈ برنج سیل اور کرلس رو وغیرہ مین مقام کرتا ہوا پہلے بیسل چلے وہان سے
سیدہے مغرب کیطرف سیون کوٹ دوسا ورتیور مین ہوکر غنیم کو جا دبائین گے چنانچہ اسی راستہ سے بہ ارجون کو کوچ
کیا گیا راوی کہتا ہے شہر بیسل دریاے رہین کے کنارے سوئیٹ زرلینڈ کے شمالی سرحد پر واقع ہے اور سوئیٹ زرلینڈ
ایک چہوٹا سا ملک الیان کے جنوب مین ہے جسمین قریب بیس لاکہہ کے آدمی بستے ہونگے جب شاہزادہ بیسل سے کچہہ تہوڑا سا
جنوب کیطرف اور ترکر لوگون کے نزدیک پہونچا تو دیکہتا کیا ہے ایک شخص بہت سن رسیدہ میدان مین گہوڑے کی لگام
پکڑے ہوئے اپنی کمر دباتا جاتا ہے اور زار وقطار رو رہا ہے شاہزادہ اوسے دیکہکر کہڑا ہوگیا اور فرمایا اے بڑے میان

تم اسطرح مظلومون کی شکل بنائے کیون رو رہے ہو اوسنے جو گردن اوٹھا کر چند جوان مسلح گھوڑون پر سوار دیکھے سمجھا شاید کہین کے رئیس ہین بتقریب شکار اسطرف آنکلے ہین جواب دیا تم میرے رونے کا حال کیا پوچھتے ہو جاؤ اپنا کام کرو جو شخص خود دوسرون کے گلا کاٹنے کی فکر مین ہوگا وہ کسی ستم رسیدہ کے مکنون ضمیر کو کیا سمجھے گا **شعر**

کسیکا درد دل پیارے تمہارا ناز کیا سمجھے	جو گذرے صید کے دل پر اوسے شہباز کیا سمجھے

شاہزادہ نے فرمایا آپکا قیاس اسوقت ہماری نسبت بالکل غلط ہے ہم وہ نہین ہین جو آپ تصور فرماتے ہین للہ اپنے حال سے مطلع فرماکر ہم لوگون کو ممنون فرمائے اگر ہم مدد نہ دے سکین گے تو آپکے دل کا بخار تو نکل جائیگا شاید آپکو یہہ قاعدہ نہین معلوم کہ اپنی مصیبت بیان کرنے سے کسیقدر دل کا ملال کم ہوجاتا ہے بڈہے نے کہا بہلا جسکا لخت جگر مع ہزارہا آدمی کے عنقریب تیغ جفا سے ذبح ہوا چاہتا ہو اوسکا ملال کسیکے روبرو اپنا حال بیان کرنے سے کیا خاک کم ہوگا بلکہ مین گمان کرتا ہون کہ سامعین بہی سنکر میری ہی کیفیت پیدا کرین تو تعجب نہین **شعر** کسے کے میتواند گوش کردن قصۂ ما را کہ سوز در پردۂ گوش سمند ر داستان ما ۔ شاہزادہ نے فرمایا بس اسقدر ستانے سے کیا فائدہ آپکو اپنے اوسی لخت جگر کی قسم جسنے اسطرح کلیجہ کو ٹکڑے ٹکڑے کر رکہا ہے سچ بتائیے آپ کون ہین اور کس مصیبت مین گرفتار ہین جواب دیا اے جوان رعنا خدا تیری عمر دراز کرے مین ایک غریب آدمی قصبہ مورٹ کا رہنے والا ہون جو شہر برن دارالسلطنت ملک سوئیٹ زرلینڈ کے مغرب مین بماہ راست قریب بیس میل کے واقع ہے اوسکے جنوب مین پانچ میل کے فاصلہ پر ایک اور قصبہ آیویچس کے نام سے مشہور ہے جہان کے زمیندار پیوراکی لڑکی مس ریرس نام کسیقدر حسن وجمال مین کمال رکہتی ہے اتفاقیہ دسوین ماہ جون ۱۸۶۶ء کو میرا پیارا لڑکا کسٹنا نامی جسکی عمر اسوقت تک پوری اٹہارہ برس کی نہین ہوئی اوسکو کسی تقریب سے دیکھکر عاشق ہوگیا اور ایسا عاشق ہوا کہ جان کے دشمن ہے کہانا پینا بہی ترک کردیا لاچار پیر پیوراکو مین نے شادی کا پیغام بہیجا لیکن چونکہ وہ کیتہولک مذہب رکہتا ہے اور مین پروٹسٹینٹ ہون اسواسطے اوسنے قبول نکیا بلکہ اولٹا میرے لڑکی جان کا دشمن ہوگیا یہانتک کہ ایک دن اپنی تمام برادری کو جمع کرکے اس ارادہ سے مورٹ پر چڑہ آیا کہ کسٹنا کو گرفتار کرکے کسی ایسے عذاب سخت مین مبتلا کرے کہ یا وہ جان سے جاتا رہے یا ریرس کا خیال دل سے نکال ڈالے لیکن آپکی عنایت سے مین بہی مثل اوسکے اپنے گاؤن کا زمیندار ہون اگر وہ ہزار آدمی لیکر آیا تہا تو مینے دو ہزار سے مقابلہ کیا آخرکار اوسکا کچہ بس نچل سکا جیسا آیا تہا ویسا ہی لوٹ گیا البتہ ایک بنیاد فساد کی اوس روز سے

ایسی قایم ہوگئی کہ ادنی ادنی بات پر ہم دونون کا آپسمین مین جوتا چلنے لگا حتی کہ اخیر ماہ دسمبر تک سات مہینے کے عرصہ
مین اکیس مرتبہ مقابلہ کا اتفاق ہوا اور علاوہ زخمی ہونیکے طرفین سے قریب سوا سو آدمیون کے خانہ جنگی کے جرم مین سزایاب
ہوئے مگر ایسا شیطان ہم دونون کے سرون پر سوار ہوگیا تھا کہ نہ سزا اثر کرتی تھی نہ زخمیون کو دیکھکر اپنی بیوقوفی کا خیال آتا
تھا جو تھا یہی کہتا تھا کہ کسیطرح فریق ثانی کو مغلوب کرکے گھربار تک برباد کردینا چاہیے چنانچہ شروع ماہ جنوری مین ایکایسا
ہنگامہ عظیم برپا ہوا کہ کچہتر آدمی دونون طرف کے جان سے جاتے رہے اور قریب ڈیڑہ سو کے زخمی ہوئے اس محاربہ کی
خبر سنکر خود جہیوپل والی ملک موقع واردات پر آیا اور ہماری آپس کی دشمنی کا باعث دریافت کیا کسی نے اپنے اظہار مین
لکھوادیا کہ دراصل از راہ محبت یہ عداوت پیدا ہوئی ہے باقی تمام جھگڑے مین یعنی اینٹیکس کا لڑکا تسمشا پرپیورا
کی لڑکی ریرس پر دل وجان سے قربان ہے اور وصل ان دونون کا بسبب اختلاف مذہب ظاہری کے ہو نہین سکتا تھا
آپس مین عاشق ومعشوق کے اتحاد کا یہہ حال ہے کہ تسمشا سے پوچہا جاتا ہے تو وہ باوجود پروٹسٹینٹ ہونے کے کہتا ہے کہ
مین کیتھولک ہون اور ریرس سے دریافت کیا جاتا ہے تو وہ عاشق کی رعایت سے اپنے تئین پروٹسٹینٹ بتاتی ہے پہر
اوپر والے نہین مانتے اور خواہ مخواہ اونکا جدا رکہنا اپنے نزدیک اسقدر ثواب سمجہتے ہین کہ آپس کا قتل گویا کچہہ بات ہی نہین
بادشاہ نے یہہ اظہار لینے کے بعد چاہا کہ دونون عاشق ومعشوق اوسکے روبرو حاضر کیے جائین لیکن پرپیورا نے منظور نکیا
اور کہا اگر حضور کو ریرس سے کچہہ دریافت فرمانا ہے تو یا تو دار السلطنت مین بلوا لیجیے یا آپ یہین تشریف لیچلیے اگر مجہے
ان دونون کا ایک جگہہ جمع کرنا منظور ہوتا تو اسقدر جدال وقتال کی نوبت ہی کیون پہونچتی اسپر جہیوپل نے طرفین پر جرمانہ
کرکے دونون فریق سے آیندہ کے واسطے مچلکے لکھوالیے اور پرپیورا کو حکم دیا کہ ریرس کو دو گہڑی کے واسطے شہر برن مین
لے آوے اس طلبی سے اوسکا صرف یہہ مطلب تہا کہ اگر ریرس بدل تسمشا سے راضی ہو تو دونون کو باہم منعقد کرکے ہمیشہ
کے لئے یہہ جہگڑا مٹا دیا جائے لیکن وہان قسمت کی خوبی ست بادشاہ خود اوسپر عاشق ہو بیٹہا دیکہتے ہی کچہہ ایسی ادا بہاگئی
کہ نہ ہوش رہے نہ حواس فرمایا اے پرپیورا سوائے اسکے کوئی صورت تمہارے تصفیہ کی نہین معلوم ہوتی کہ ہم خود ریرس
کو اپنے محلون مین داخل کرلین چونکہ بادشاہ بہی کیتہولک ہے پرپیورا بخوشی اپنی لڑکی کو اوس جگہہ چہوڑ کر چلا آیا جب
تسمشا کو یہہ خبر پہونچی تو کہنے لگا اب مین بہی برن ہی مین جاکر اپنے واسطے محل سلطانی کے آگے ایک تکیہ بناتا ہون شعر

قیس جنگل مین اکیلا ہے مجہے جانے دو
خوب گذرے گی جو مل بیٹہین گے دیوانے دو

لوگون نے کہا اگرچہ معشوق تو نکالا

نازاور عاشقون کا نیاز تمام زمانہ مین مشہور ہے لیکن یہ غضب کو دن نہین سنا کہ معشوق غیرون کی خاطر اسقدر
بے اعتنائی کرے اور آپ کو بجز رقیب مین ٹھوکرین کہاتا پہرے یہ مقام ڈوب مرنے کا ہے نہ محبوب سے الفت کرنیکا شعر
نے جور نے عتاب نہ کین میکشد مرا || باغیر لطف میکنی این می کشد مرا — بارے ہماری اس نصیحت نے کچھ ایسا اثر کیا
کہ ظاہرا ستشا چار مہینے تک مطلق ریرس کا نام زبان پر نہ لایا اتفاقیہ ایک روز کسی شخص نے اوسکے آگے ذکر کر دیا
کہ اب ریرس کا ستشا کے فراق مین بہت برا حال ہے ہرچند بادشاہ علاج معالجہ کرتا ہے مگر اوسکا رونا کسیوقت موقوف
نہین ہوتا بلکہ راوی تو یہان تک بیان کرتا ہے کہ ایک روز ریرس نے سمندر کے کنارے پہانسی لگانے کا سامان
کر لیا تھا لیکن خواصون نے دیکہہ کر روک دیا آیندہ دیکہئے انجام اوسکی پریشانی کا کیا ہوتا ہے اور اس محبت کی آفت سے
بیچاری کی جان بہی بچتی ہے یا نہین یہ افسانہ اوسکے حق مین ایسا افسون بنگیا کہ تمام گہربار چہوڑ چہاڑ چپکے ہی سے بادشاہ
کے دروازہ پر جا بیٹہا وہ تو ستشا کے نام سے کاوش رکہتا تہا دیکہتے ہی گرفتار کرکے میرے پاس بہیجدیا اور کہا یہہ
شخص سودائی ہے اگر تم سے اسکا علاج ہو سکا بہتر ورنہ ہم خود کوئی معقول دوا تجویز فرماوینگے مین نے اپنے دل مین
کہا یہہ وہی مثل ہے زبردست مارے اور رونے نہ دے صریحا جانتا ہے اسکا سودا بغیر لخلخہ زلف عنبرین کسیطرح
نہین جا سکتا پہر پاگل ایسا مسکم اپنی زبان سے نکالتا ہے خیر بسبب دردمندی کے حتی المقدور مین اوسکی حفاظت
مین کوشش کرنے لگا لیکن اوسکو بغیر آستانہ بوسی دلدار کے کب چین پڑتا تہا دو چار ہی روز بعد پہر محل سلطانی کے گرد
پکڑا گیا اور بعد دو چار ہی روز بعد پہر پکڑا گیا آخر شہ پیوپل نے جہلا کر طوق و زنجیر سے کام لیا یعنی عاشقون کی صورت بنا کے
زندان مین بہیجدیا رفتہ رفتہ ریرس نے یہہ حال سنا تو ایک سیب کے دو ٹکڑے کرکے کسی رازدار کے ہاتہہ پوشیدہ محبس
مین ستشا کے پاس بہیجے اور ہر ایک ٹکڑے پر نوک کارد سے ستشا کا نام کندہ کر دیا بعض کہتے ہین اس حرکت سے صرف اوسے
یہہ جتانا منظور تہا کہ تیری دوری مین خنجر غم و الم سے میرے دل کا یہہ حال ہو گیا ہے اور باوجود اسکے ہر ایک ٹکڑے پر بدستور
تیرا ہی نام منقوش ہے اور بعضے کہتے ہین نہین اوسکا یہہ مطلب تہا کہ کسیطرح بادشاہ کو قتل کرکے اپنے تئین اس بلا سے نجات دینی
چاہیے کیونکہ بادشاہ کا نام پیوپل ہے اور پیوپل کا مترادف ہے اپیل جسکے معنی سیب کے ہین پس ظاہری معنون کو چہوڑ کر
خواہ مخواہ کی تاویل کرنا اور سیب کو دل کی شکل قرار دینا مناسب نہین ہے چنانچہ ستشا نے بہی شاید یہی خیال کرکے یکم
جولائی کو ایک سپاہی سے تلوار مانگی اور کہا مجہے اس سے تہوڑی دیر کے واسطے کچہہ کام لینا ہے اوس نے اس امر کی بادشاہ کو

رپورٹ کردی بادشاہ نے فرمایا ظاہر اسمٹا کی نیت مین فساد معلوم ہوتا ہے بہتر ہے کہ اوسے تیسری جولائی کو چار بجے شام کے
سولی چڑہا دیا جائے اور رانیٹی کس سے کہلا بہیجا جائے کہ اگر اپنے لڑکے کو دیکہنا منظور ہے تو اوسی روز آنکر دیکہہ لے ہے ہے یہہ
خبر وحشت اثر سنتے ہی میرا ایسا عالم ہوگیا جیسے کوئی دلکو پاش پاش کرکے نمک بہر دیتا ہے روتے روتے نہ آنکہون مین آنسو باقی
رہا نہ کلیجہ مین واویلا کرنیکی طاقت رہی بار بار بسمل مبتاب کیطرح زمین پر لوٹتا تہا اور اپنی زندگی پہ تاسف کرکے یہہ اشعار پڑہے

منصور بست رخت نہ دنیا و دار ماند
پرواز کرد گل ز گلستان و خار ماند
ہمچون سپیدئی کہ بود گرد مردمک
تا دیدہ پنبہ داغ مرا برکنار ماند
بگذشت عمر و موی سپیدی بجا گذاشت
خاکسترے ز قافلۂ یادگار ماند

قصہ مختصر تیسری جولائی کو اوسی حال سے مین برگشتہ قسمت روتا پیٹتا مع اپنے تمام برادری کے برن کیطرف روانہ ہوا وہان
جاکر دیکہا تو چارون طرف سولی کے خلقت کا اژدہام ہے اور بیچ مین وہ معراج عشق کا مشتاق تختہ پر چڑہا ہوا باآواز
بلند یہہ قطعہ پڑہ رہا ہے **قطعہ**

کوئی ہمارے تغافل شعار سے یہہ کہے
کہ آپ ذرہ نوازی جو مہر وار کرین
تو باوجود تقاضاے مرگ و شدت نزع
ہم اور بھی نفس چند انتظار کرین

یہہ عالم دیکھتے ہی بے اختیار مین نے
ایک چیخ ماری اور آہستہ سے کہا اے خداوند دوجہان تیرے ہر ایک امر پہ قادر ہونے مین کسی فرد بشر کو شک نہین تو وہ ہے
جسنے حضرت ابراہیم خلیل اللہ پہ آتش نمرودی کو گلزار کر دیا تو وہ ہے جسنے حضرت یونس علیہ السلام کو مچہلی کے پیٹ مین سلامت
رکہا تو وہ ہے جسنے حضرت موسی کلیم اللہ کو فرعون کی گود مین پرورش فرمایا تو وہ ہے جسنے سچے حضرت عیسی مسیح کے حق مین
آب پیکان دار کو آبحیات بنا دیا اگر اسوقت اپنی اوسی قدرت کاملہ سے میرے پیارے لڑکے سمٹا کو بہی اس بلا سے بچالے
تو تیری بندہ پروری سے کچہہ بعید نہین ابہی یہہ دعا ختم ہونے پائی تہی کہ یکایک میرے قصبہ والون نے از راہ ترحم حملہ
کرکے سمٹا کو سولی پر سے اوتار لیا اور نگہبانان صلیب کو تیغ آبدار کے حوالہ کرکے سیدہا موریٹ کا راستہ پکڑ لیا جب بادشاہ
کو یہہ خبر ہوئی تو اوسنے خود پانچ ہزار آدمیون سے ہمارا پیچہا کیا لیکن اوسکے پہونچتے پہونچتے ہمنے موریٹ کو لے لیا تہا وہان
سے بسبب اتفاق باہمی کے تمام باشندے ہمارے ساتہہ ہو لئے پہر چوتہی جولائی کو سارے دن ایسی لڑائی ہوئی کہ حضرت
عزرائیل کو کثرت کے باعث کشتون کی روح قبض کرنا دشوار پڑگیا یعنی اکثر یون ہی بے موت سسک سسک کر مرگئے مگر کہانتک
آخر شب والی ملک جو قریب شام کے رعیت نے شکست فاش کہانیکے بعد شہر مین گہسکر چارون طرف کے دروازے
بند کرلئے اور اپنی غلطی پر بہت افسوس کرنے لگے رات کو بادشاہ نے ایک معتمد کی معرفت باشندگان شہر کو پیغام بہیجا کہ اگر

اب بھی ستنا کو ہمارے حوالے کردو تو تمہاری تقصیر معاف کیجاتی ہے ورنہ آیندہ کوئی عذر قبول نہو گا اور تم سبکے سب اوسی حرامزادہ کے ساتھہ ایک تلوار سے حلال کئے جاؤ گے اسپر بزرگان قوم نے دو روز کی مہلت طلب کی کہ اس عرصہ مین ہم لوگ باہم مشورہ کرکے معقول جواب عرض کرینگے مین نے اپنے دل مین سوچا جواب معقول سوا اسکے کہ مجھے زبردستی راضی کرکے ستنا کو موذی کے چنگل مین دیدین اور کوئی نہین ہوسکتا اس سے بہتر ہے کہ تم خود اپنا گلا کاٹ کے دنیا کے تمام جھگڑون ہی پر لعنت بھیجو اتنے مین ایک شخص اجنبی صورت نے مجھے علحدہ لیجاکر چپکے سے کان مین کہا مینے سنا ہے کہ شاہزادہ سبحان (جسکی مدت مدید سے تمام ملک یورپ مین دہاک بندہ رہی ہے) بالفعل فرنگ ورٹ سے بتیسل کی راہ فرانسیس کو جاتا ہے اگر تو کسیطرح اوسکی قدم بوسی حاصل کرکے اپنا درد دل بیان کرے تو امید ہے یہہ سارے قضئے دم بھر مین فیصل ہوجائین اور تیری غیبت مین یہہ ہرگز یقین نہین پڑتا کہ باشندگان مورٹیٹ بغیر اوسے پوچھے ستنا کو بادشاہ کے حوالہ کردین چونکہ اوسوقت میرا ایسا حال تہا جیسے شدت مرض مین کسی تیماردار کا ہوتا ہے یعنی جو کوئی جس طرح اوسے سمجھا دیتا ہے دوا دیسیطرح کرنے لگتا ہے مین بغیر سوچے سمجھے شہر سے باہر نکل بتیسل کی جانب چل نکلا البتہ دو تین میل طے کرنے کے بعد جب ضعف پیری کے باعث کمر مین بشدت درد ہونے لگا تو یہہ خیال آیا کہ ان ہاتھہ پاؤن سے لب گور تک تو جانا دشوار ہے بتیسل کون پہونچیگا سو وہ ہی ہوا کہ زمانہ مہلت کا پورا ہوچکا اور ہم ابھی یہین دھرے ہوئے ہین آج شام کو باشندگان شہر یا خود ستنا کو بادشاہ کے حوالے کردینگے یا وہ زبردستی یہین لاکر اپنے دل کا ارمان پورا کرلے گا کاش مین مورٹیٹ سے نہ نکلتا ہوا اخیر وقت مین نیت بھرکے اپنے فرزند دلبند کی صورت تو دیکھہ لیتا اب نہ وہ فرزند رہا نہ دل مستمند رہا ہی تمام عمر کا رونا ہے اور اسی طوفان اشک مین کشتی عمر کو ڈبونا

قطعہ

دردا کہ بیخ گلبن شادی برید گشت	واحسرتا کہ شاخ طرب بار ور نماند
اے دل فغان برآر کہ آرام جان برفت	وے دیدہ خون ببار کہ نور بصر نماند

شاہزادہ نے فرمایا اے آیتی کس بس تیرے نالۂ جگر خراش سے دل پاش پاش ہوا جاتا ہے خدا کے واسطے زبان روک اور درگاہ کریم کارساز مین یہہ دعا کر کہ آجکی رات اور تیرے بیٹے پر خیریت سے گذر جائے کل انشاء اللہ تعالے ہم خود ملکر ہمت باندھکر تیرے دشمن کی خبر لینگے یہہ تو نہین کہہ سکتے کہ انجام ہماری کوشش کا کیا ہوگا مگر جب تک جان مین جان ہے ستنا پر کسی طرح آنچ نہ آنے دینگے اس عرصہ مین لشکر ہمراہی بھی جو پیچھے رہ گیا تہا آن پہونچا شاہزادہ نے اوسی جگہہ سبکی کمرین کہلوا کر آدہی رات تک سامان جنگ مہیا کیا اور بعد آدہی رات کمر بندہ ہزار سوار اپنے ہمراہ لیکر ترن کی راہ مورٹیٹ کو کوچ فرمایا

جب موریٹ قریب چار میل کے رہ گیا تو دیکھا کیا ہے بادشاہ شمشا کو مع اون آدمیون کے جاوسکے ساتھہ بعد انقضاے میعاد مہلت گرفتار ہوئے تھے خونیون کی طرح لیے چلا آتا ہے شاہزادہ نے پہونچتے ہی چارون طرف سے فوج غنیم کا غول گھیر لیا اور پرے سے باہر نکلکر فرمایا اے بیوپل ہوشیار ہوجا تیری موت کا زمانہ قریب آگیا جو تلوار تو نے مظلومون کے واسطے علم کی ہے انشاء اللہ تعالے اوسی سے تیرا سر قلم کیا جائیگا افسوس تو نے یہہ خیال نہ کیا کہ جس خداے بزرگ و برتر نے تجھے سلطنت عنایت فرمائی ہے وہ ہی ان بیچارون کا بھی حافظ و نگہبان ہے اگر آج مین انپر ظلم کرلون گا تو کل روز جزا کو اپنے مالک کے روبرو کیا جواب دون گا خیر جو کیا سو اچھا کیا اب بتا کیا ارادہ ہے اگر لڑائی کا قصد ہے تو بسم اللہ فوج آگے بڑہا اور جو صلح کی تجویز ہے تو قدم پیچھے ہٹا مین وہ شاہزادہ سبحان ہون جسنے کوہ پرنیز کو صف جا آدمیون سے پرکاہ کیطرح اوکہاڑ کر پھینکدیا اور مین وہ ہزبر نیستان ہون جسنے بادشاہ آلیان کا بھری مجلسمین تن تنہا سر کاٹا

بجاے سیاور که جنبم ز جاے — نه دارد پر پشه با پیل پاے
چو از معرکه در کشم تیغ تیز — البرز بکنم کوه را سنگ ریز

فرس افگنم جوشن من نیل را — رخ من پیاده کند پیل را
سلاح از تنم رسته چون غیر نیز — ز پولاد دارم سلاح دگر

چو گردون بر آرم بگردن کشی — نه زابی بترسم نه از آتشی

بادشاہ نے جو شاہزادہ سبحان کا نام سنا اور لشکر بھی بے انتہا نظر آیا لڑنا مناسب نہ سمجھا گھوڑا آگے بڑہا کے بعد اداے رسم مصافحہ صلح کرلی اور کہا

مثنوی

تو آورده سوی من تاختن — مرا با تو کفر است کین ساختن
خصومتگری برگرفتم ز راه — بدین اعتماد آمدم نزد شاه

چو من مهربانی نمایم بسے — نتر د سر مهربانان کسے
وگر نیز کردم گناہے بزرگ — عزیزی بود عذر خواہی بزرگ

نوازنده که ترشد انصاف شاه — که رحمت برد خاصه بر بیگناه
پناهنده را سر نیارد به بند — از زنهاریان در نیارد گزند

اگر من بدین بارگاه آمدم — بدستوری عدل شاه آمدم
که شاه جهان را دگر داورست — بیندیش بهر کار زان داورست

شاہزادہ نے بعد صلح قبول ہو جانے کے پوچھا زرہ پرس کہان ہے بیوپل نے جواب دیا اوسکا تو کچہ حال اوسکے کہین محل شاہی مین پتہ نہین لگتا واللہ اعلم شمشا کی تعذیب کا حال سنکر کہان غایب ہوگئی شاہزادہ نے فرمایا یہہ بھی آپ ہی کی خوبیون کا نتیجہ ہے خیر تمہارے قصور تو معاف کردیا لیکن جب تک ہم زرہ پرس کو تلاش کرکے شمشا سے منعقد نکر دین تم اسی میدان مین بطور مسافرون کے مقیم رہو اور تاج و تخت کو بھی ہاتھہ نہ لگاو صرف ہماری طرف سے اپنے تئین اس ملک کا حاکم سمجھو بعد وصال ان دونون عاشق و معشوق کے بشرط اظہار لیاقت دوبارہ تمکو تخت پر بٹھایا جائیگا اور شمشا سے فرمایا

ہم تمہکو اپنے ساتھ لے چلتے مگر تیلر اب بہت ضعیف ہے امید نہین جو تیری بار مفارقت کا وہ متحمل ہو سکے بہتر ہے کہ تو ریزین
کے دستیاب ہونے تک اوسی کی خدمت مین حاضر رہ ہم انشاء اللہ تعالے عنقریب اس عقدہ کو حل کرکے تجھے خوشخبری پہونچاتے
ہین بعد وہ آپ دوسرے روز لوفن کو واپس آیا اور لوفن سے زاسین کی طرف کوچ فرمایا جب تک شاہزادہ
سبحان دریاے انڈر پر پہونچکر فایرہل سے مقابلہ کرے کچھہ مختصر حال سویڈن
و پروشیا کا بیان کیا جاتا ہے یہہ تو سامعین کو اچھی طرح معلوم ہے کہ ۲۹ جون کو ابراہیم ترک کوہ بیکر
پند ہیرہ ہزار کی جمعیت سے پروشیا کی جانب روانہ کیا گیا ہے البتہ آیندہ کا حال تحریر کرنا چاہیئے وہ یہہ ہے کہ فرنگ
فورٹ سے نکلتے ہی ابراہیم کو ایک ایسا تپ لرزہ مین مبتلا ہوا کہ بیچارے کو اپنے تن بدن کا بھی ہوش باقی نہین رہا کیونکہ
بسبب ملازمت کوہ آبل کے اوسکا مزاج کسیقدر آرام طلب ہوگیا تھا متواتر صعوبت سفر کا متحمل نہو سکا تاہم اوسنے
اپنی ہمت مردانہ سے اس عزم بالجزم کو ملتوی نہ کیا برابر اوسیطرح یلغار چلا گیا جس طرح شاہزادہ عالی تبار سے حکم
پایا تھا یہانتک کہ دوسرے روز علی الصباح پچاس میل طے کرنے کے بعد قریب شہر ہاربرگ کے فوج حریف کو جو سرحد پر
بطور نگہبانی کے متعین تھی جا دبایا یہہ فوج اگرچہ تعداد مین ہمراہیان ابراہیم سے بہت کم تھی لیکن سپہ سالار کی علالت
کے باعث ایسی ہموقع لڑائی واقع ہوئی کہ شام تک طرفین سے غالب مغلوب کی تمیز نہو سکی آخرش ابراہیم نے افسران
فوج کو غیرت دلائی اور کہا ہمکو امید تھی کہ تمکو ایکبار کسی پہاڑ سے بھڑا دیا جائیگا تو دم بھر مین اوسے جڑ پیڑ سے اوکھاڑ کر
پھینک دوگے بڑا افسوس ہے کہ ایک پرکاہ کی خاطر صبح سے اسوقت تک کوشش کی گئی مہنوز مطلق کوئی نتیجہ تمہاری
جانفشانی کا ظہور مین نہین آیا آیندہ برابر کے مقابلہ مین کیا کرسکوگے یہہ میدان کارزار ہے اسکا بغیر جرأت و جوانمردی
کے طے کرنا آسان نہین دشوار ہے کوشش کرو اور غالب ہوکر مغلوب بے دم دباتے نہ چلے جاؤ **اشعار**

یکے داستان زد سوار دلیر | که روبه چه سنجد به چنگال شیر
کجا تیغ دیدی و چین آهن گداز | کجا نیزه و گرزه گاو ساز
بکوشید و یکبار جنگ آورید | جهان بر بد اندیش تنگ آورید
بگردار باران ز ابر سیاه | بباریده تیر اندران رزمگاه
زمین آهنین کرد اسپان ز نعل | بر دست گردان بخون گشت لعل

بگردان جنگ آور آواز کرد | که هنگام آمد روز ننگ و نبرد
مهرها کنون گرد باید پدید | بدین دشت کینه بباید کشید
سپاه اندر آمد ز هر سو گروه | بپوشید جوشن همه دشت و کوه
جهان چون شب تیره از تیره میغ | چو باریکه باران او تیر و تیغ

جب یہہ نوبت پہونچی تو بیچارے پروشیا والے کہان مقابلہ

تاب لاسکتے تھے فوراً میدان جنگ چھوڑکر پیچھے ہٹ گئے اور لشکر البان نے منظفر و منصور رات بھر اونکی جگہہ قیام کیا دوسرے روز آدہی رات کے قریب دوبارا شہر کیسل پر یہہ ہی ہنگامہ رستخیز برپا ہوا کیونکہ افسران فوج حریف نے مار برگ سے بھاگ کر قریب شہر کیسل کے اپنے مورچے لگا رکہے تھے ابراہیم کے پہونچتے ہی پہر مثل پہلے روز کے بمقابلہ پیش آئے لیکن تہوڑی سی گوشمالی مین وہان سے بہی پیٹھہ دکہا گئے اور ابراہیم اپنا لشکر لیکر آگے کو چل نکلا اسیطرح میگڈی برگ تک دس روز مین سات لڑائیان ہوئین اور ساتون لڑائیان ابراہیم نے فتح کین اس عرصہ مین ایڈہورڈ اور لارڈ ڈم منتظمان ملک پروشیا کو بہی خبر پہونچ گئی کہ سپہ سالار لشکر البان سور وملخ کیطرح اپنی سپاہ لئے ہوئے چلا آتا ہے یقین ہے دو ایک روز مین برلن پر قبضہ کرکے اسطرف بہی عنان عزیمت منعطف کرے یہہ خبر پہونچتے ہی دونون کے رنگ فق ہوگئے کہنے لگے بڑی مشکل پڑی ابہی ایک بلا سے نجات ہی نہین ملی تہی کہ دوسرے آفت ناگہانی اور آن ٹوٹی اگر یہان سے ہم اپنی فوج ہٹا کر برلن کیطرف لیچلتے ہین تو ڈنیارک دہیان نہین چھوڑیگا اور جو ڈنیارک کا خوف کرتے ہین تو دارالسلطنت جانیکے بعد ملک کی قوت آدہی رہ جائیگی بلکہ قوت آدہی رہ جانا کیا معنی ہمکو خود اسجگہہ قیام کرنا مشکل پڑ جائیگا کیونکہ جب دو طرف سے دو ایسے زبردست حریفون نے گھیر لیا اور رعیت پر زور باقی نرہا تو یہہ مختصر سپاہ کہانتک اپنی جان لڑائیگی **شعر** آہ ازین طالع برگشتہ کہ ہر روز مرا رہ بجائے بنا میدہد بلا بیشتر است ۔ ہنوز وہ دونون اسی تشویش مین گرفتار تھے کہ شاہ شہری والی ملک ڈنیارک نے تین مہینے کی مہلت طلب کی سبب اوسکا یون سننے مین آیا ہے کہ ابوسعید نے (جو سلولہ جون کو فن لینڈ کی راہ سوئیڈن روانہ کیا گیا تہا) تیس ماہ مذکور کو آدہی رات کے قریب دفعتاً اسٹاک ہالم کے نزدیک اوترکر غزال تاتاری کی خاطر صدر جیلخانہ کو توڑ ڈالا اور پانچہزار قیدی رہا کرکے حکم دیدیا کہ جسقدر شہر کے گردا گرد بنگلے ہین اون سب مین آگ لگا کے صبح ہوتے ہوتے خاک سیاہ بنادو چونکہ بادشاہ اصل حال سے بالکل بے خبر تہا سمجہا شاید کسی نے ڈاکا مارا یا رعایا مین سے کوئی بگڑ کر زندانیون پر آن چڑہا فوراً پانچہزار آدمیون سے بنفس نفیس نکلکر جیلخانہ کیطرف روانہ ہوگیا اوسکے نکلتے ہی ابوسعید نے اپنی فوج کے تین حصے کرکے ایک ثلث کو شہر کے اندر بہیجدیا تا کہ اپنا قبضہ کرکے بادشاہی سپاہ کا راستہ مسدود کردے اور دو حصون سے اسطرح بادشاہ کو گھیر لیا کہ کچھہ سپاہ اوسکے مقابلہ مین رکہی اور کچھہ پیچھے سے بہیجکر حملہ کروا دیا اب بادشاہ کو معلوم ہوا کہ یہہ رعیت کا کام نہین ہے صرف ابوسعید اپنے بیٹے ابونشاط کی حمایت سے غزال تاتاری کا عوض لینے آیا ہے حکم دیا کہ جھٹ پٹ لشکر سلطانی دائین بائین ہوکر شہر مین داخل ہوجائے مگر وہان فصیل کے قریب پہونچکر دروازے

بند پائے اور فوج حریف کو بدستور اپنے تعاقب مین سرگرم دیکھا مجبور اوسی رات کو جان بچاکر نالمو کی جانب بھاگ گیا جہان
بسبب سرحد ہونے کے ہمیشہ کسیقدر فوج جمع رہتی تہی اور والی ملک ڈنمارک کو لکھہ بہیجا کہ جسطرح ہوسکے آپ اس نامہ
کے دیکھتے ہی ہماری سپاہ کو اسطرف روانہ کردین چنانچہ ہینری نے بموجب تحریر اوٹ ریچ کے ۸ تو ین جولائی کو تنظان
ملک پروشیا سے مہلت کی درخواست کی وہ تو خدا سے یہہ چاہتے تھے بلا عذر اوسکی درخواست منظور کرکے مع فوج
معقول برلن کی جانب چل نکلے جب قریب شہر نوسٹیڈ کے پہونچے جو دار السلطنت سے گوشۂ شمال ومغرب مین واقع ہے تو
دسّ جولائی کو یک بیک لشکر الیمان سے مقابلہ ہوگیا کیونکہ وہ دانستہ برلن کو دائین ہاتھہ چہوڑکر مکلین برگ کی
طرف ہولیا تھا آج بسبب اسکے کہ برابر کا مقابلہ تھا ابراہیم بہی باوجود شدت بخار کے میدان مین نکلکر ایک مقام بلند پر
بیٹھہ گیا اور دیر تک آب شمشیر کی روانی سے دل بہلاتا رہا ناگہان اڈورڈ اور لارڈم کی نظر جو اوسپر جا پڑی سمجہے
ایسے تنگ حال مین اسکا مار لینا کچھہ مشکل نہین ہے دونون تلوارین کہینچ کہینچکر اسطرح اوسپر گرے جیسے بلندی سے خربزہ
چھری پر گرتا ہے کیا معنی پاس پہونچتے ہی ابراہیم نے کمند دوسرین پہنسا کے ایسا جھٹکا دیا کہ دونون برتیغ کبوتر کی
مانند لوٹ پوٹ ہوکر خیانہ زین سے فرش زمین پر آن رہے تلوارین کہین گئین آپ کہین گئے مگر بسبب نقاہت کے
سپہ سالار سے ترک نہ سکے دونون نے ایک ساتھہ ملکر زور جو کیا کمند کا سرا ابراہیم کے ہاتھہ سے نکل گیا تاہم اوس نے
جانے نہ دیا جھپٹ کر دونون کی گردنین پکڑلین اور ایک کا سر دوسرے کے سر سے اسطرح ٹکرایا کہ باہم ادغام ہوکر
دونون حرف مشدد کی صورت بنگئے بس یہہ ہی اوس فوج مین افسر اعلیٰ اور صاحب قوت سمجہے جاتے تھے انکے ختم ہوتے
ہی تمام سپاہ نے بمراد استدعاے حفظ وامان اپنے نشانون کو زمین پر ڈال دیا ابراہیم نے سبکو مراحم خسروانی کا
امیدوار کرکے اوسی روز مکلین برگ کیطرف کوچ کردیا۔ یہہ مکلین برگ وہ ہی پروشیا کا حصہ ہے جو ڈنمارک والون
نے اپنے قبضہ مین کرلیا ہے اوسجگہہ اونکی فوج پڑی ہوئی تہی مگر بادشاہ مع عمایدین سلطنت مہلت کے اطمینان پر
دار السلطنت کی طرف چلا گیا تھا ابراہیم نے بزور شمشیر ایک ہی روز مین اوسے بہی فتح کرکے اپنا لشکر آگے ڈنمارک کی
جانب بڑہا دیا راوی کہتا ہے ڈنمارک ایک عجیب صورت کا لنبا ملک ہے جسکے جنوب مین ہالسٹن ہے شمال مین جٹ لینڈ
اور بیچ مین سلیسوک اسکے مشرق مین علاوہ چہوٹے چہوٹے کئی جزیرون کے دو بڑے بڑے حصے ہین پہلا فیون دوسرا
زیلینڈ دار السلطنت اسی اخیر کے حصہ مین مشرقی کنارہ پر واقع ہے جو کوپن ہیگن کے نام سے مشہور ہے بادشاہ تو

ہسیل ڈاک یہان پہونچ گیا تہا مگر سوئیڈن کی فوج ہنوز فیونن تک بہی نہین پہونچی تہی کیونکہ وہ فریڈریشیا کی
راہ گئے تہے جہان سے تری کا راستہ طے کرنا گو نہ آسان ہے اور بادشاہ آلسن ہوکر سید ہا نکل گیا تہا ابراہیم نے
ڈینمارک کی سرحد مین قدم رکہتے ہی یہہ تمام پتے لگانے کے بعد سوسوا آزمودہ کار السن کی راہ ڈاک والے جہازمین
بہیجکر قبل اسکے کہ سوئیڈن کی فوج فیونن پہونچے تمام کشتیان ناتی بورگ سے کہلوا کے (جو خاص زیلینڈ کے جانے کا بندر
ہے) جنوب کیطرف منگوالین اور اوسی راستے اپنا تمام لشکر ایک ہی بار زیلینڈ کو اوتار لے گیا البتہ اسقدر سپاہ فریڈ
ریشیا کی جانب بہی روانہ کر گیا کہ حریف دوبارا اسطرف رجعت نکرنے پائے ۔ یہان شاید سامعین کو یہہ شبہ پیدا ہوگا
کہ سوئیڈن کی فوج جو پہلے روانہ ہوئی تہی وہ تو ابتک فیونن بہی نہین پہونچی ابراہیم ایسی جلدی کیونکر راستہ طے
کر گیا اسکا سبب یہہ ہے کہ ابراہیم سوارون کی وجہ سے یلغار جاتا تہا اور سوئیڈن والے پیادون کے باعث منزل
بمنزل کوچ کرتے تہے چنانچہ ابراہیم نوسٹیڈ سے چلکر چار روز مین آلسن پہونچا اور سوئیڈن والے بارجود سبقت
کرنے کے دسوین روز فریڈریشیا ہوکر فیونن مین داخل ہوئے قصہ مختصر حریف کی سپاہ اس تدبیر سے جزیرہ فیونن
مین مقید ہوگئی اور ابراہیم ۲۰ تاریخ کو کورسر کے گہاٹ زیلینڈ مین اوترکر اونیس جولائی کو بمقام روز کلڈ جا پہونچا
جو دار السلطنت سے صرف بائیس میل کے فاصلہ پر مغرب کی جانب واقع ہے ہنیری نے جو سنا غنیم ڈینمارک کو دبا کر
یہانتک آن پہونچا اور سوئیڈن کی فوج فیونن مین محصور ہوگئی کمال دانائی سے ابراہیم کو صلح کا پیغام بہیجا اوسنے
جوابدیا اگرچہ مینے اپنے آقا سے اس باب مین ہنوز استمزاج نہین کیا لیکن دو شرط سے مین اس امر کو منظور کرسکتا ہون
اول ادا کرنا باج وخراج کا دوم تاخت وتاراج کرنا اوٹ ریچ کے تخت وتاج کا بادشاہ نے یہہ دونون شرطین بسروچشم قبول
کرکے ابراہیم کو باعزاز واکرام دار السلطنت مین بلا لیا اور کہا دالی ملک سوئیڈن کی گرفتاری کا سب سے زیادہ سہل
طریقہ یہہ ہی میری سمجھ مین آتا ہے کہ مین خود منافقانہ مالمو چلکر اوسکو تمہارے حوالہ کردون ابراہیم نے اس رای کو پسند
کرکے اوسی روز مع بادشاہ تہوڑی سی سپاہ سے براہ تری مالمو کی جانب کوچ کردیا ہنوز نصف راستہ بہی قطع نہین
ہوا ہوگا کہ مالمو کیطرف سے ایک ہوا خوری کا بجرا نہایت تیزی کے ساتہہ ادہر آتا ہوا دکہائی دیا سمجہا گیا شاید بادشاہ
نے کوئی ضروری چٹہی بہیجی ہوگی لیکن جب پاس پہونچا تو معلوم ہوا خود بادشاہ سلامت ہی تشریف رکہتے ہین ہنیری نے
نہایت تپاک سے ہاتہہ ملا کر اوٹ ریچ کو اپنی کشتی مین لے لیا اور پوچہا اس تنہائی اور پریشانی کا باعث کیا ہے جوابدیا

ابوسعید کا حال تو آپکو اچھی طرح معلوم ہوگا کہ وہ قیس جون سے امراض وبائی کیطرح ہمارے ملک مین آیا ہوا ہے اوسی کے سبب
مین دارالسلطنت چھوڑ کر تالمو مین چلا آیا تھا لیکن کم بختنے وہان بھی چین سے نہ بیٹھنے دیا شمالی حصون کا بندوبست کرنے
کے بعد دس جولائی کو اپنی تمام فوج لیکر تالمو پر چڑھ آیا ہرچند کئی لڑائیون مین متواتر سستقول جواب دیئے گئے لیکن آخرکار ظالم
نے عمومًا حکم دیدیا کہ جو تالمو کو فتح کرے اوسکو وہان کی غنیمت معاف ہے یہ سنتے ہی پانچہزار قیدی جو استاک ہالم سے
اوسکے ساتھ ہولئے تھے اور اکثر ڈاکہ زنی کے جرم مین قید کئے گئے تھے بے تحاشہ کدالین لے لیکر تالمو پر ٹوٹ پڑے پھر کسی
سپاہی کا بس چل سکا نہ افسرونکی ہمت نے کام دیا دم بھر مین شہر کی یہ صورت نکل آئی جیسے کوئی سرنگ لگا کر اوڑا دیتا ہے
مکانون کے ڈھیر لگ گئے کشتون کے پشتے بندھ گئے رعیت بھاگ گئی فوج ساری کام آئی مین تن تنہا ناچار اس بجرے پر سوار ہو کر
ادھر چلا آیا کہ آپ سے صلاح لیکر باطمینان اس مہم پر ہاتھ ڈالا جائے ہنیری نے ایک ٹھنڈی سانس بھر کر کہا افسوس مین خود
صلاح دینے کے قابل نہ ہا مثل آپکے درماندہ و پریشان ہوگیا بلکہ آپکو خدا کی عنایت سے آزادی حاصل ہے مین دشمن کے ہاتھ
مین گرفتار ہون شاید سویڈن تک یہ خبر نہین پہونچی کہ لشکر آلیان نے شمالی سرحد سے آکر پروشیا بھی فتح کر لیا اور ڈنمارک
بھی دبا لیا آپکی فوج قیدیون مین قید ہے اور میری سپاہ بیگناہ تہ تیغ بیدریغ کی گئی یہ کہکر ابراہیم کیطرف اشارہ کیا کہ یہی
حضرت اوس لشکر کے سپہ سالار ہین انکا ارادہ تھا کہ سویڈن اور نورویے کو تباہ کر کے آپکے دشمنون کو کسی عقوبت
سخت سے قتل کرین لیکن مین نے بمنت و سماجت اسپر تصفیہ کیا ہے کہ ملک وہ مال جو انکی اصلی غرض تھی لے لین اور آپکی جان کے
خواہان نہون آئندہ آپ دونون صاحب وجہ دہین جو امر قرار پائے بہتر ہے ابراہیم نے کہا مین ایک ادنی ملازم سلطنت کا ہون
اور راوثریچ اوس شخص کا مجرم ہے جو شاہزادہ بلنداقبال کی خدمت مین مثل دوستون کے رسوخ رکھتا ہی مین بغیر ابوسعید
کی مرضی کی کوئی بات قبول نہین کر سکتا ہان مثل ہنیری کے خون کی نسبت سفارش کرنا البتہ میرا کام ہے اس صورت مین
بالفعل سویڈن ہی کا چلنا مناسب معلوم ہوتا ہے چنانچہ وہ کشتیان اوسی ہیئت مجموعی سے شامون شام تالمو کی ماٹ
جا لگین ابراہیم نے ابوسعید سے ملاقات کر کے ساری سرگذشت بیان کی اور پوچھا اب آپ کا کیا ارادہ ہے اوسنے جواب دیا
مین خود بغیر استمزاج اوس زینت تخت و تاج کے اس معاملہ مین کچھ دخل نہین دے سکتا جب تک حضور انور کی قدمبوسی حاصل
ہو اسے نظربند رکھنا چاہیئے بعدہ جیسا حکم ہو گا تعمیل کی جائیگی غرض بادشاہ اوثریچ کو قید کر کے خاص ہمارے مکان مین
بھیجدیا جہان غزال تاتاری قید کی گئی تھی اور پروشیا و سویڈن کا بندوبست جو رہی کے سپرد کر کے (جسمین وہ نہایت سلیقہ

کے تھے دونوں روس کے صدر پرشیا کے دو ڈینمارک کے اور دو انگلستان کے افسر اعلیٰ) آپ ۲۲ جولائی کو فرانسیس کی جانب روانہ ہوگئے

اب شاہزادہ ثریا جاہ بلند بارگاہ کا حال تحریر ہوتا ہے کہ اوس نے کسطرح فایربل کو زیر کرکے فرانسیس فتح کیا اور آیندہ کہان اور کیون تشریف لیگیا

کنون بر کشم تیغ کین از میان	بہ جنبش در آرم زمین و زمان
بگوئید کنم کوہ را سنگ ریز	فرانسیس گیرم بہ شمشیر تیز

راویان سیف زبان اور حاکیان ناوک بیان سے یہہ داستان یون سننے مین آئی ہے کہ جب شاہزادہ سبحان سہ رست عاشقان نے حسب بیان سابق دہم جولائی کو توفن سے کوچ کرکے اکیس ماہ مذکور کو قریب شہر بور جیس کے دریاے چرکو عبور فرمایا تو کسی مخبر نے خبر دی کہ اب فایربل کا لشکر یہان سے صرف دس ۱۰ میل کے فاصلہ پر رہ گیا ہے آگے ذرا ہوشیاری سے قدم اوٹھانا چاہیے ایسا نہو کہ یکایک کسی مقام پر مقابلہ ہوجائے اور بدنصیب اعدا لشکر سلطانی کو کچہہ ضرر پہونچے شاہزادہ نے فرمایا وہ فایربل اوسوقت مین ہمارا کچہہ نکرسکا جب تمام ملک جرمن پر اوسکا قبضہ تہا اور ہم تن تنہا اوسکے دربار مین موجود تے اب صرف پندرہ ہزار کی جمعیت سے ہماری تیس ہزار فوج ظفر موج کا کیونکر مقابلہ کرسکے گا دیکہنا کل عرصۂ کارزار مین کیسی قیامت برپا ہوتی ہے اور کس کس کی نعش پر بیکسی سر پکڑکر روتی ہے

مثنوی

بہ بینی کہ فردا من پیل زور	سرش چون سپارم بہ شمشیر ستور
بدست غلامان ستش دہم	بہ چوب شبانان شکستش دہم

یہہ کلمہ تکبر کا خداوند کریم کو ایسا برا معلوم ہوا کہ دوسرے روز پہلے ہی مقابلہ مین شاہزادہ نے شکست فاش کہائی تفصیل اوسکی اسطرح ہے کہ ۲۲ جولائی کو شاہزادہ پچہلی رات سے کوچ کرکے بعد دوپہر کے فایربل کے مقابلہ مین پہونچا اور ارادہ کیا کہ آج فوج کو آرام دیکر کل علی الصباح معرکۂ کارزار گرم کیا جائیگا لیکن فایربل نے اس ارادہ کو پورا نہونے دیا لشکر کے اوترتے ہی اپنی تمام سپاہ تیغ بکف لیکر بلاے بے درمان کیطرح ٹوٹ پڑا اوسوقت ہمراہیان شاہزادہ عالی تبار بسبب اسکے کہ دور سے تہکے ماندے چلے آئے تہے کچہہ ایسے حواس باختہ ہوئے کہ سواے پیچہے ہٹنے کے مطلق جرات مقابلہ کی نکرسکے جسقدر شاہزادہ نے کوشش کی اوسیقدر سپاہیون کا دل ٹوٹتا چلا گیا یہانتک کہ شام ہوتے ہوتے قریب دس میل کے پیچہے سرک گئے اور علاوہ زخمیون کے کچہہ اوپر پانچہزار آدمی معرض قتل مین آئے **شعر** بگرد سواران واز سیل خون زمین لالہ گون شد ہوا نیلگون ۔ بعد غروب آفتاب کے یہہ ہنگامہ موقوف ہوا اور ہر ایک لشکری نے اوسی مقام پر جہان وہ پہونچ گیا تہا اپنی اپنی کمرین کہولین زبردست زیر دست ہوگیا اور زیر دست زبردست کسیطرح وہ رات خوشی مین

سوتے گذر گئی اور کسیکو مجروحون کے سرہانے بیٹھا رہتے صبح اوٹھتے ہی پھر وہی تیاری اور موت کی گرم بازاری شروع ہو گئی یعنی تلوار قیامت آثار آفتاب محشر کیطرح اپنی تابش دکھانے اور دشت کارزار مین صاف عرصۂ رستخیز کی کیفیت

زنای دمنده بر آهنگ دو وار	گمان کرده کامد سرافیل صور	ز بس کوفتن بر زمین گرز و تیغ	ز هر غار برشد غباری چو میغ
ز منقار پولاد پران خدنگ	گره بسته خون در دل خاره سنگ	کمان گز ابرو بمژگان تیر	ز پستان بدوشش بر آورد شیر
کمند گره داده پیچ بر پیچ	بجز گرد گردون نمی گشت هیچ	زمین خسته از نوک ناخستگان	هوا بسته از آه رنجیدگان

آج بھی قدرت پروردگار سے شاہزادہ عالی تبار کی فوج سراسیمہ ہو کر ایسی دشمن کے آگے سے بھاگی کہ دریائے تیز کے پار جا کر دم لیا اگر اوس زمانہ مین وہ دریا پایاب نہوتا تو یقین ہے سب کے سب مارے خوف کے ڈوب کے مرجاتے اب شاہزادے کی آنکھین کھلین اور اپنے اون کلمات نخوت آمیز پر جو بمقام تبریز جبین ناوانستہ زبان سے نکل گئے تھے نادم ہو کر خداے بزرگ و برتر کی درگاہ مین سر کھول کے گریہ وزاری کرنے لگا کہ اے بادشاہ دوجہان پشت پناہ زمین و آسمان بیشک تو قادر مطلق ہے تیرے کارخانے مین کسیطرح دم نہین مارا جاتا اگر تو چاہے تو بغیر اسباب ظاہری کے ایک قطرے سے دریا کو گھیر لے اگر تجھے منظور ہو تو طرفۃ العین مین پر کاہ سے کوہ البرز کا مونہہ پھیر دے انسان ضعیف البنیان کی کیا طاقت کہ اس جثہ حقیر پر فتح و ظفر کا دم بھر سکے یا میدان کارزار مین قدم جمانے کا دعوی کر سکے یہان سواے تیرے فضل و کرم کے قلت و کثرت کا گمان محض بے معنی ہے مین نے بڑی غلطی کی جو اپنے لشکر کو باعث اپنی بہبودی کا سمجھا فی الواقع مین اسی سزا کا سزاوار تھا کہ تمام خلقت مین ذلیل و خوار اور زندان حسرت و افسوس مین گرفتار کیا جاون لیکن اب بطفیل رسول مقبول اور واسطے اوس شافع روز جزا کے جسکا نام تو نے اپنے نام کے پاس لکھا ہے میرے حال پر رحم فرما اور اس خطا سے درگذر آخر تو ستار العیوب اور غافر الذنوب ہے اور انسان ہمیشہ سہو و نسیان سے منسوب ہے

ناکردہ گناہ در جہان کیست بگو	آنکس کہ گنہ نکرد چون زیست بگو	من بد کنم و تو بد مکافات دہی	پس فرق میان من و تو چیست بگو

اسیطرح تمام رات درگاہ قاضی الحاجات مین مناجات کرتا اور تاسف سے ٹھنڈی ٹھنڈی سانسین بھرتا رہا جب سپیدۂ سحر نمودار ہوا اسبارہ اپنی فوج میدان وغا مین لاکر میمنہ و میسرہ وغیرہ آراستہ کرنیکے بعد تمام سلاح حرب اپنے بدن پر سجا کر شیر غران کی طرح پرے سے باہر نکل آیا اور اشعار رجز پڑھنے کے بعد غنیم سے مخاطب ہو کر کہنے لگا کوئی شخص تم مین سے یہ قابلیت رکھتا ہے کہ اپنا سر ہتیلی پر رکھکر میری تیغ بے دریغ کا تماشا دیکھے اور میدان جنگ کو سیلاب خون سے رنگکر

تسخیر ارژنگ کا نمونہ بنائے کہان ہے فایربل اور کدہر ہے اوسکی فوج آوے اور محراب شمشیر کے آگے سجدہ کے لیے گردن جہکاوے آج بفضل خالق انس وجان میرا تیر جانگیر پرپرزے نکالنے کو تیار ہے ایسا موقع نجات کا اور ملک الموت کی ملاقات کا پہر ہاتہ آنا آسان نہین دشوار ہے **مثنوی**

منم اکنون بدین خنجر آبگون — جہان پیش اعدا کنم قیرہ گون
اگر زندہ مانند یکے زین سپاہ — ز من نام مردی بہ گیتی مخواہ
جہان آفرینندہ یار من است — سر زہ دیوان شکار من است

خدا کی قدرت سے اوسوقت کچہہ ایسا رعب شاہزادہ کا لشکر حریف پر چہا گیا کہ ہرگز کوئی قدم آگے نہ بڑہا سکا بلکہ ہر ایک یہہ سوچنے لگا اگر یہہ پیل دمان اسی مہابت سے ہمارے اوپر حملہ کر بیٹہا تو ہم کیونکر اپنی جان ناتوان اسکے ہاتہہ سے سلامت لیجاینگے یہہ آدمی نہین حضرت عزرائیل کی تصویر ہے یہہ میدان جنگ نہین قید حیات سے رہا کرنیکی زنجیر ہے یہان زور آزمائی کرنا واللہ اپنے خون سے اپنا ہاتہہ بہرنا ہے بقول شخصے **شعر** ہر کہ با فولاد بازو پنجہ کرد ساعد سیمین خود را رنجہ کرد — فایربل نے جو دیکہا کسیکا میدان مین نکلنے کو جی نہین چاہتا بلکہ سپاہ دز دیدہ نگاہ سے شاہزادہ کو دیکہہ دیکہہ کر آپسمین اوسکی جرأت کی داستان بیان کر رہی ہے کہا **اشعار**

یلے زندہ پیل است بر پشت کوہ — اگر رزم سازند جملہ گروہ
بکوشید و شمشیر و گرز آورید — ہنرہا ز بالا و برز آورید
بباید کنون این بدین کار رنج — کہ بخشم شما را ازین رنج گنج
پلنگ آن زمان بیداز کین خویش — کہ نخچیر بیند ببالین خویش

پہر تو دونون سپاہین اپنی اپنی جگہہ سے بڑہہ کر دیکہتے ہی دیکہتے غٹ پٹ ہوگئین شمشیر برق تنویر خورشید محشر سے ہمسری کا دعوی کرنے اور صدائے کرنا و سرنا اسرافیل سے بہی کچہہ بڑہ کر دم بہرنے لگی اسنے خفتگان خاک کو جگا دیا اور اوسنے بیداران غمناک کو لباس ارغوانی پہنا کر آغوش لحد مین سلا دیا اسیطرح دس پانچ منٹ جو بہادرون کا وار چلتا اور خون کا فوارہ اوچہلتا رہا میدان کارزار صاف دریاے ذخار کی صورت بنگیا جسپر کشتون کا پل باندہکر نصف سے زیادہ لشکر حریف تلوار کے گہاٹ پار اوتار دیا گیا **مثنوی**

دو لشکر چو مور و ملخ تاختند — نبرد جہان در جہان ساختند
بشمشیر پولاد و تیر خدنگ — گذرگاہ بر بعد کردند تنگ
چو زنبور گیلی کشیدند نیش — زمین را بہ زنبورہ کردند ریش

— آخرش فایربل کے قدم میدان جنگ مین نہ جم سکے گہبرا کر یہہ ارادہ کیا کہ اپنے اصلی مورچون پر پہونچکر دوبارہ دشمن کے قتل وقمع کا سامان مہیا کرے لیکن اوسیوقت کسی نے بیان کیا کہ لشکر بہ تیز جو دریاے آذر بر مدت سے روکا ہوا پڑا تہا اوسنے باطمینان عبور کرکے ہمارے مورچے

لیے لیے اور آج وہ طوفان بلا کیطرح اسی طرف مونہہ اوٹھائے چلا آتا ہے یہ سنتے ہی اور رہے سہے ہوش و حواس باختہ ہو گئے
ناچار اپنی سپاہ بقیۃ السیف کا مونہہ مغرب کیطرف پہیر کے بوق بازگشت بجوا دیا شاہزادہ نے فرمایا خبردار شکار
ہاتہہ سے نجانے پائے جہانتک اسمین سانس باقی ہے اسکے پیچہے چلنا چاہیے حکما کے نزدیک دشمن کو مار نیم کوبیدہ کی
طرہا چہوڑ دینا بڑی نادانی ہے **شعر** چون خصم تبہ آمد و پابند تو شد | انیست امانش کہ امانش ندہی | چنانچہ آہستہ
آہستہ دو دن مین فوج حریف کو دبا کر اوس مقام پر پہونچا دیا جہان آنڈرا کیجر دونون ندیان دریاے توبیر
سے جا کر ملتی ہین اور آگے کوئی راستہ پیچہے ہٹنے کا باقی نہین رہتا اوسجگہہ پہونچکر دفعتاً فایربل کی ہمت ٹوٹ گئی
افسران فوج سے کہنے لگا اب تمہارے نزدیک صلح و جنگ وغیرہ سے کونسی بات بہتر معلوم ہوتی ہے اونہون نے جواب
دیا جنگ ایسی حالت تنگ مین ظاہر ہے کہ کچہہ فایدہ نہ بخشیگی اور صلح شاید حریف منظور نکرے رہا فرار وہ مع تمام لشکر
کے ممکن نہین بہتر ہے کہ حضور تن تنہا پوشیدہ کسیطرف کو چلے جائین ہم بعد تشریف بری کے چندے منافقانہ غنیم کی
متابعت قبول کرلینگے جب پہر خداوند کریم کوئی صورت بہتری کی نکالیگا دیکہا جائیگا فایربل کو یہ رائے بہت پسند آئی
اوسیوقت فیبولا اپنے وزیر اعظم کو پوشیدہ ایک چٹہی اس مضمون کی لکہکر (کہ ہم فلانی جگہہ جاتے ہین اگر تم حریف سے عہدہ برا
نہو سکو تو اپنی جان مفت مین ضایع نکرنا وہین ہمارے پاس چلے آنا) آپ مع چند رفقا دریاے توبیر کو عبور کرکے کسی
طرف کو روانہ ہوگیا دوسرے روز جب فوج حریف پر شاہزادہ نے حملہ کرنا چاہا تو سبنے ہتہیار ڈالدیے اور کہا ہمارا آقا
رات کو بغیر اسکے کہ ہمین اپنے منشا رسے مطلع کرے پوشیدہ کہین چلا گیا اب ہم لڑنا بہتر نہین جانتے آپکو اختیار ہے خواہ ہمین
قتل کیجیے خواہ امان دیجیے شاہزادہ نے فرمایا ظاہراً تم دانستہ فایربل کے عندیہ کو چہپانا چاہتے ہو یہ ممکن نہین کہ اوسکے
حال سے تمہین آگاہی نہو لیکن خیر فوج بے سر پر یون بہی ہمارے نزدیک ہتہیار اوٹہانا جوانمردی سے بعید ہے جاؤ تا حکم
ثانی کوہ پیرنیز پر اپنی بود و باش اختیار کرو آیندہ جو کچہہ تمہارے حق مین تجویز ہوگا اوس سے مطلع کیا جائیگا یہہ
کہکر ہمراہیان فایربل کو کوہ پیرنیز پر روانہ کیا اور آپ ورسولا کی جانب واسطے سرکوبی فیبولا کے تشریف لے گیا کہتے ہین
شاہزادۂ بلند اقبال کے پہونچتے پہونچتے فیبولا بہی موافق تحریر اپنے آقا کے وہان سے کہسک دیا تہا مگر سپاہ کو سمجہا گیا تہا
کہ جہانتک ہوسکے دشمن کے مقابلہ مین جانفشانی کرنا مین صرف دو چار روز کے واسطے فایربل کے لینے کو جاتا ہون ایسا نہو
لڑائی سے مونہہ چہپا کر ناحق تم بہی ذلیل ہو اور مجہے بہی شرمندہ کرو شاہزادے نے پہونچتے ہی الکیفس جولائی کو چار ون طرف

فوج حریف کو دباکر ایسی تلوار کی کہ کسیکو سانس لینے کا بھی وار نہ آیا تھوڑی دیر مین تمام سپاہ بصورت دود آہ منتشر ہوکر میدان جنگ سینۂ تنگ کیطرح خالی پڑا رہ گیا شاہزادہ نے ادسیوقت وکٹورس عرف اقبالمند کی معرفت بادشاہ فرانس کو فیریسن کے پہونچنے کی خبر دی اور کہلا بھیجا اب بفضل الٰہی سے دشمن کا نام ونشان باقی نہین رہا آپ بلاخوف وخطر دروازے کھول دیجئے وہان سے فوراً تمام ارکین سلطنت دوڑے آئے اور دونون شاہزادونکو نذرین دکھاکر فتح کی مبارکباد دی مگر یہہ عجب معاملہ ہوا کہ جو شہر مین سے نکلا وہ ایک سیاہ کپڑا بازو پر باندہے ہوئے نکلا شاہزادہ سبحان نے اسکا سبب دریافت فرمایا تو عرض کیا بادشاہ خلد آرامگاہ بہنیں جولائی کو جہان فانی سے عالم جاودانی کو کوچ کر گیا پوچھا کیونکر جواب دیا ظاہر اکنگ جیمس والی ملک ہولینڈ نے (جو بعد فتح ہولینڈ وبلجم کے فایربل کے قبضہ مین آگیا تھا) زہر دیدیا کیونکہ اوسنے یکم جولائی کو شہر پناہ کے نزدیک آکر منت وسماجت بادشاہ کی قدمبوسی کی درخواست کی تہی جب اندر لے گیا تو بیان کیا کہ مین بمشکل دشمن کے ہاتھہ سے رہا ہوکر یہانتک پہونچا ہون امیدوار ہون کہ بادشاہ مجھے اپنے سایۂ حمایت مین امن دے اور بعد قلع وقمع حریف کے میرے درد دل کا بھی کچھہ علاج فرمائے بادشاہ نے فرمایا این خانہ خانۂ شماست شوق سے یہان قیام کیجیے انشاء اللہ تعالےٰ اس نرغہ سے نکلنے کی نوبت پہونچے تو تمہارے ملک کی تدبیر کیجائیگی ہرچند ہم لوگون نے عرض کیا یہہ شخص مدت مدید تک دشمن کی صحبت مین رہا ہے اسکا اعتبار نہین اور جو حضور کو اسکی پرورش ہی منظور رہے تو خیر باطمینان کامل بطور دشمن کے نظربند رکہنا چاہیے مگر مطلق غلامون کی گذارش پر خیال نفرمایا گیا آخر ظالم نے ربط وضبط بڑہانے کے بعد بہنیں جولائی کو کسی تدبیر سے ایسا زہر ہلاہل کھلا دیا کہ دو گھنٹہ مین بادشاہ تمام ہوگیا ہم لوگون نے اس جرم کی تعزیر مین اوسے بھی زندہ بادشاہ کے قدمون کے نیچے دفن کردیا شاہزادہ نے فرمایا فی الواقع وہ ایسے ہی ذات شریف تہے تمنے خوب کیا کہ اوسکے شر وفساد سے جہان کو خالی کردیا حکما نے کہا ہے شعر

برانداز بیخی کہ خار آورد	بپرور درختی کہ بار آورد

بعدہ مع حشم وخدم شہر پیرس کو مراجعت فرمائی اور شاہزادہ فیریسن سے فرمایا اب آپ اپنے قدم سراپا کرم سے تخت فرانسیس کو زینت بخشئین اور عدل وداد سے رعیت کو شاد فرمائین یہہ کلمہ سنتے ہی اوسکا چہرہ زرد ہوگیا کہا اے شاہزادۂ عالی تبار شاید مین پہلے ایکبار کسی مقام پر حضور سے گذارش کرچکا ہون کہ شہر پیرس مین ایک ایسی عجیب حالت نے مجھے گھیر رکہا تہا کہ جسکے دور کرنے کی فکرات ون میرے دلکو لگی رہتی تہی بلکہ وہ ہی حالت بے چین کرکے مجھے کوہ واسگس اور وہان سے ملک روس کیجانب لیگئی تہی مگر باوجود خونریزی

تعمق کے پیہیا دنہین آتا تہا کہ وہ کیا بات تہی اور کسنے میرے دل سے بہلا دی اسوقت دفعتاً خودبخود وہ تمام وکمال
قصہ یاد آگیا گویا مین کسی نشئے مین تہا کہ وہ نشہ اوترگیا اب تخت وتاج کی تو کیا اصل ہے مجھے اپنی زندگی تک دوبہر معلوم
ہوتی ہے اگر آپ موافق میرے عندیہ کے وہ ہی شاہزادے ہین جسکی تلاش مین مدت مدید تک مین سرگردان رہا ہون
تو میرے حال پر رحم فرمائیے ورنہ مجھے میرے طور پر چھوڑ دیجئے کہ خنجر آبدار کی نوک سے مین آپ ہی اپنا علاج کرلون
شاہزادہ نے کہا مین بسروچشم آپکی امداد کو حاضر ہون مگر یہہ تو سن لون وہ کیا کام ہے جسکے واسطے اسقدر دل
بیتاب کی شکایت ہو رہی ہے جواب دیا انشاءاللہ تعالےٰ آج شب کو تخلیہ مین گذارش کرونگا **بیان کرنا**
فیچرسن کالبنی داستان رنج والم شاہزادہ والاہمم کے روبرو اور دستگیری
فرمانا اوس سراپا فضل وکرم کا بیان سے کلک دوزبان غیرت بلبل ہزار داستان بزم یاران ہمدم
رشک گلزار ارم مین ولولہ شوق یون پیدا کرتا ہے کہ جب شاہزادہ سبحان سرگروہ عاشقان (جو بعد فتح کرلینے فرانسیس
کے تمام ملک یورپ مین ڈراون سورڈ کے نام سے مشہور ہوگیا ہے جسکے معنی شمشیر برہنہ کے ہین) مع یاران غمگسار
ودوستان جان نثار خوابگاہ مین تشریف لیگیا تو شاہزادہ فیچرسن مبتلاے رنج ومحن نے حسب وعدہ ایک نالہ سینہ
خراش جسکے باعث سامعین کا کلیجہ پاش پاش ہوجائے کہینچکر اسطرح اپنا قصہ پرغصہ بیان کرنا شروع کیا کہ آے دوا ے
درد جان مستمندان وا ے مرہم زخم دل آرزومندان مین سرگشتہ زیست سے پشیمان وندہ آہ عاشقان کی مانند
پریشان اوس درد بے درمان مین مبتلا ہون جسکا گرفتار رسواے گوشۂ مزار کے کہین آرام سے بیٹھنے نہین لگا سکتا
یعنی مرض عشق مین اور رنجہا ے لایزال سواے اس آرزو کے کہ گاہے ماہے اپنے طبیب حاذق کے روبرو کچھہ تہوڑا
بہت بالمشافہ درد دل بیان کرنیکی نوبت پہونچ جایا کرے ہرگز نہین چاہتا کہ یہہ مرض کسی علاج سے مفارقت کرجائے
کیونکہ مجھے اچھی طرح تجربہ کی روسے ثابت ہوچکا ہے کہ دنیا مین عیش ونشاط سے بڑہ کر کوئی نعمت نہین پیدا کی گئی اور
اگر پیدا کی گئی ہے تو وہ آزادی ہے یعنی ہر ایک امیر وغریب یہہ ہی چاہتا ہے کہ مین جا ہے جس حال مین ہون مگر کسی قسم
کی پابندی میرے ذمہ عاید ہوتی ہو تو گویا پابندی نقیض ہے آزادی کی اور جسقدر انسان کو آزادی کی خواہش ہے اسیقدر پابندی سے نفرت
لیکن بجز محبت کی پابندی ایسی پابندی ہے کہ خودبخود طایر دل کو اسکی طرف رغبت پیدا ہوتی ہے اور یہان بجز
آزادی سے طبیعت ایسی نفرت کرتی ہے جیسے کسی دوسرے حال مین پابندی سے کرنی چاہیے چنانچہ کسی گرفتار دام

خوف یہہ ہی ہے بال و پری مین چہوڑ نہ دے صیاد کہین	اوقت اسیری تہی یہہ تمنا کاش کہ ہون آزاد کہین	زلف مشکبار کا قول ہے شعر

بعد اس تمہید کے ابتداے مرض سے اپنی کیفیت بیان کرتا ہون وہ یہہ ہے کہ ایام طفولیت مین کچہہ ہم سن لڑکیان
جنکا رشتۂ قرابت روساے شہر پر منتہی ہوتا تہا میرے ساتہہ کہیلنے اور خدمت مین رہنے کو مقرر کی گئی تہین اونمین سے
ناگہان ایک لڑکی جسکو اوس زمانہ مین اپنی کرکے پکارتے تہے بسبب نادانی اور کم سنی کے خود بخود میرے خط و خال
پر شیفتہ ہو گئی اور ایسی شیفتہ ہوئی کہ رفتہ رفتہ اوسکی محبت درجۂ تفریط سے تجاوز کرکے مرتبۂ عشق تک پہونچ گئی
لیکن باوجود اسکے اوسنے مدت مدید تک مطلق اپنے راز کو کسی پر افشا ہونے دیا یہانتک کہ مین بہی باوصف محبوب
ہونے کے زنہار اوسکے افعال و اقوال کی نسبت یہہ شک نہین کر سکتا تہا کہ یہہ مجہہ سے محبت رکہتی ہے البتہ یہہ
جانتا تہا کہ یہہ عورت بہ نسبت اور خواصون کے خدمتگاری کے قاعدون اور حاضر باشی کے فائدون سے بخوبی
واقف ہے اسواسطے ہر وقت میرے اوپر جان و مال نثار کرنے کو تیار رہتی ہے - جب میری عمر قریب چودہ پندرہ
برس کے پہونچی اور اکثر اوقات دو دو تین تین روز مجہہ شکار مین بسر ہونے لگے تو آتش مہجوری سے یکبار اوسکا
جسم زار گہل گہلا کر بعینہ نوک خار کی صورت بن گیا کیونکہ اول تو دشنۂ مہاجرت کے زخم کاری یون ہی عاشقون
کے تن بدن مین خون کی بوند باقی نہین رکہنا دوسرا اوسنے بجاے خود عہد کر رکہا تہا کہ جب تک کم سے کم دن بہر مین
ایکبار میری صورت نہ دیکہہ لیتی تہی نہ کہانا کہاتی تہی نہ پانی پیتی تہی پہر طاقت رہتی تو کہان سے رہتی اور بیچاری بیمار زمان
اسیطرح ہر وقت بستر پر نہ پڑی رہتی تو کیا کرتی لیکن پہر بہی جسوقت مین محلون مین جاتا تہا فوراً اوٹہکر ہمت چست باندہ کر
سب سے پہلے میری خدمت مین اسطرح حاضر ہو جاتی تہی کہ گویا اسکو کچہہ مرض ہی نہین ہے ہر چند بیماری کے خیال سے مین
اوسے منع کرتا تہا اور اپنے پاس آنے سے روکتا تہا لیکن وہ نہین مانتی تہی اور کہتی تہی جب ہم ایسے تنگ حال مین
بکشادہ پیشانی حضور کی خدمت نکرینگے تو ہم چشمون مین عزت و توقیر کیونکر پائین گے اسیواسطے مین بہی بہ نسبت اور
خواصون کے اوسے زیادہ عزیز رکہتا تہا بلکہ اکثر خاص کامون مین سواے اوسکے کسی دوسرے کو حکم نہ دیتا تہا رفتہ
رفتہ اس عنایت بیغایت کے باعث باقی کی تمام خواصین اوس سے ناحق حسد کرنے لگین اور در پردہ بے معنی شکایتین
شنا سنا کے چاہا کہ کسیطرح اوسے میری نظرون سے گرا دین لیکن چونکہ مین اونکی خبث باطن سے بخوبی واقف ہو گیا
تہا اسلئے اصلا کبہی کسیکی بات پر خیال نکیا بلکہ آخر الامر اون سبکو سمجہا دیا کہ اگر آئندہ کوئی اوسکی شکایت میرے

روبرو بیان کریگا تو مین بیشک اوسے محلون کے باہر نکلوا دونگا یہہ امر اور بہی اوس گروہ بد خو کی عداوت کا باعث ہوگیا بیانتک کہ سبنے باہم اتفاق کرکے یہہ صلاح ٹھہرائی کہ کسیطرح اسے کسی جرم مین متہم کرکے تمام محل والون کے روبرو ذلیل کرنا چاہیئے چنانچہ رات دن سبکی سب اسی فکر مین رہنے اور ناحق آتش حسد کے صدمے سہنے لگین اتفاقیہ ایکبار دلکوعین دوپہر کے وقت مین شکارگاہ سے جو واپس آیا بسبب ماندگی کے ایک علحدہ کمرے مین آنکہین بند کرکے لیٹ رہا اور اینی موافق اپنے دستور کے میرے سرہانے کہڑی ہوکر تنہا مگس رانی کرنے لگی ہنوز اچہی طرح میری آنکہ نہ لگی تہی کہ اوس کشتۂ فراق ہمہ تن اشتیاق یعنی اینی نے مجہے بیخبر سوتا جانکر متواتر کئی ٹھنڈی سانسین بہرین اور یہہ اشعار پڑہے

اشعار

ہجران توام بلاے جان است
وصل تو حیات جاودان است

دردا کہ دل از غمت بفرسود
ور وصل تو یک نفس نیاسود

پیوستہ چو باد بر در و دشت
آشفتہ وبیقرار مے گشت

ویرا نہ بحال او نظر داشت
زان رو کہ زحال او خبر داشت

آخر نظرے فگن بحالم
کز دست فراق پایمالم

از من ہمہ روز بیقراری
وز تو ہمہ دم جفا و خواری

رفت از غم عشق تو بیکبار
دست طرب و نشاطم از کار

زنہار کہ از من پریشان
چون طرۂ خویش سر مپیچان

بر من در وصل خویش بکشاے
بر نالۂ زار من ببخشاے

رحم آر بر آہ و دردناکم
زین بیش مکوش در ہلاکم

خونین دلم از غمت چو لالہ
کارم ہمہ گریہ ہست و نالہ

مجنون کہ زعشق روی لیلی
باجان و جہان نداشت میلی

ہموارہ چو ابر نو بہاری
میکرد ز دیدہ اشکباری

حالش نہ بیقرار و محزون
بگذشت زحال زار مجنون

بسیار جفا کشیدم از تو
یک روز وفا ندیدم از تو

ہجران تو اے نگار دلبند
نخل طربم زبیخ بر کند

دل بے تو غریق بحر خون شد
وز پردۂ عافیت برون شد

چون نیست مرا بہیچ روئے
جز دیدن رویت آرزوئے

تہی یہہ نہ کہ مجہے کبہی اوسکی زبان سے اس قسم کا کلام سننے کا اتفاق نہوا تہا اور نہ یہہ معلوم تہا کہ یہہ مجہہ سے محبت باطنی رکہتی ہے اسواسطے متعجب ہوکر مینے چاہا کہ آنکہین کہولدون اور دیکہون یہ کسکی طرف مخاطب ہو ہوکر اپنا درد دل بیان کررہی ہے پہر خیال آیا نہین اسطرح یہہ عقدہ ہرگز نہین کہلیگا خاموش لیٹے لیٹے سنے جاؤ شاید ولولۂ محبت مین خود بخود معشوق کا نام بہی اسکی زبان سے نکل جائے کہ اتنے مین اوسنے گردن جہکاکر آہستہ سے میرے داہنے رخسار کا بوسہ لیا جسکے دفعتاً محسوس ہونے سے بے اختیار گہبراکر مین اوٹھ بیٹہا اور کہا او ذلیل اینی آج تجہے کیا ہوگیا اوسنے یہہ سنتے ہی اپنا سر میرے قدمون پر جہکادیا اور گوہر اشک دریا دریا خاک

پر نثار کرکے کہنے لگی اے پیارے میری آنکھون کے تارے بیشک مین محبت کرنے کی گنہگار ہون اور اس گناہ کی تعزیر (جسکا نام غم مہاجرت رکھا گیا ہے) اتمام جرم کی نیت سے پیشتر میرے حق مین تجویز ہوچکی ہے گیا نی زمین حضور کی خدمت مین ہروقت حاضر رہتی ہون لیکن اپنی حیثیت پر نظر کرکے یہہ امید ہرگز نہین کرسکتی کہ کبھی اپنی مراد کو بھی پہونچ جاؤنگی پس میری حضوری اگر غور فرمائے تو بدتر از دوری ہے ہان اگر آپ رحم فرماکر اپنے دست مبارک سے میرے گلے پر چھری پھیردین تو واللہ آج میرے حق مین عید ہوجائے نہ یہہ دل کی تپش باقی رہے نہ خار ہجر کی خلش اور کہانتک آخر یہہ ہی ہونا ہے جب نوبت حد سے زیادہ گزر جائیگی یا تڑپ تڑپ کر مین آپ ٹھنڈی ہوجاؤن گی یا جوش وحشت کسی گستاخی کی پاداش مین خود نوک دار سے اپنا علاج کریگی

ابیات

اگر سودای عشق اینست من دیوانہ خواہم شد | چہ جای آشنا از خویش ہم بیگانہ خواہم شد
دمیدی یک فسون از [illegible] | خدا را ترک افسون کن کہ من افسانہ خواہم شد
غم عشق ترا چون گنج در دل کردہ ام پنہان | باین گنج نہانی ساکن ویرانہ خواہم شد

ہز ہینیاںفی کی یہہ حرکت ناملایم (یعنی بوسہ لینے کی جرات) اس قابل نہ تھی کہ بغیر سخت سزا دئے معاف کردیجاے لیکن اوسکی بھولی بھولی درد آمیز باتون نے کچھہ ایسا میری طبیعت پر اثر پیدا کیا کہ باوجود طیش و غضب کے مین خاموش ہو رہا اور اوٹھکر باہر چلا گیا نہ آپ کچھہ منہ سے کہی نہ کسی دوسرے کو یہہ حال جتایا قضاء عند اللہ اوسکے ساتھہ والی دو ایک خواصین بھی دور سے پوشیدہ یہہ سارا معاملہ دیکھہ رہی تھین اور اوسی زمانہ مین میری خالہ زاد بہن ایور گرین ملک اسکاٹلینڈ سے آئی ہوئی تھی جو انگلینڈ یا انگلستان مین واقع ہے اور انگلستان ایک چھوٹا سا قطعہ رشک گلزار خلد برین کی مانند ہے ہمارے ملک فرانس سے شمال کی جانب ہے جسے رود بار انگلستان نے یورپ کے بر اعظم سے علحدہ کردیا ہے ان دونون ملکون کے مغرب مین آئرلینڈ ہے اور یہہ تینون ملک برطانیہ اور برٹن کلان کے نام سے مشہور ہین جہان قدیم الایام سے اگرچہ جدا جدا بادشاہ سلطنت کرتے ہین لیکن ایک ہی خاندان سے چلے آتے ہین چنانچہ اسکاٹلینڈ کا بادشاہ کنگ جارج جسنے شہر برتھہ کو اپنا دار السلطنت قرار دیا ہے بادشاہ انگلستان کی پھوپی کا لڑکا ہے جسکے ساتھہ میری خالہ کی شادی ہوئی ہے اور آئرلینڈ کا بادشاہ کنگ ریچارڈ جو شہر ڈبلن مین رہتا ہے بادشاہ اسکاٹلینڈ کا پھوپھی زاد بھائی ہے غرض اون سب خواصون نے دو ایک روز مین باہم مشورہ کرنیکے بعد ایور گرین کی دائی

پیل پٹو کو اپنے ساتھہ گانٹھہ کر میری بہن کی معرفت ملکہ معظمہ تک یہہ خبر پہونچادی والدہ صاحبہ نے مجھے بلا کر دریافت
فرمایا مین نے افشاء راز مناسب نہ سمجھا عرض کیا جناب عالی یہہ ساری بندشین اوسکے دشمنون کی ہین کیونکہ اینی بہ سبب
کارگذاری کے مجھے زیادہ عزیز ہے اور خدام کا قاعدہ ہے جسپر آقا کی زیادہ عنایت دیکھتے ہین اوس سے حق ناحق
کاوش کرنے لگتے ہین چنانچہ یہہ ساری خواصین عرصہ دراز سے اس فکر مین ہین کہ کسیطرح کوئی بہتان اینی کے ذمہ
لگا کر اسے محلون سے نکلوادین یا شاہزادے کی نظرون سے گرادین ورنہ استغفراللہ وہ اس قابل کہان سے آئی
آجتک مین نے اوسے اونچی نگاہ بہی کرتے نہین دیکہا چہ جائیکہ ایسی لغو حرکت اوس سے ظہور مین آئے اور اگر بالفرض
محال وہ ایسا کرتی بہی تو یہہ جرم کچہہ اس قابل نہین ہے جسکی حضور اسقدر تفتیش فرمارہی ہین کیا ہوا ہے اوسنے تعظیماً
میرے رخسار و نکو مس کیا ہو یا محبت خادمی درجہ افراط کو پہونچ گئی ہو کیا سنا نہین ہے یکا قول ہے **فرد**

عکس نشو و طبع گل از نالہ بلبل		قریاد گدا رونق بازار کریم است

کہتے تو مین یہہ کہہ گذرا لیکن بعد مین خیال آیا
تونے یہہ کیا غضب کیا اسکے تو صاف یہہ معنی ہین کہ اوسنے بیشک ایسا کیا اور مین نے جایز کرلیا چنانچہ ایسا ہی ہوا
کہ والدہ صاحبہ کو اس فقرہ نے میری طرف سے بہی بدگمان کردیا سمجہین شاید یہہ خود اوس سے الجہا ہوا ہے
مگر اوسوقت اپنے عندیہ کو مطلق ظاہر نفرمایا بلکہ جس جس نے حسد کی راہ سے نمامی کی تہی اون سبکو قلعہ معلی سے باہر
نکلوادیا اور حکم دیدیا کہ آیندہ کوئی ایسی بے معنی شکایت ہمارے روبرو نہ کیا کرے تاہم میرے دلکو کہٹکا لگا رہا اور
اینی باوجود بری ہوجانے کے ایسی نادم اور شرمندہ ہوئی کہ اوس روز سے بالکل میرے پاس کا آنا جانا چہوڑ دیا
کبہی کبہی دور سے بہ نگاہ حسرت دیاس دیکہہ لیتی تہی اور انگشت حیرت دانتون کے تلے دبا کر خاموش ہو رہتی تہی اس
واقعہ کے دو ڈیڑہ مہینے بعد جب آیو رگرین ملک انگلستان کو روانہ ہوئی تو والدہ صاحبہ نے اوسی اگلی بدگمانی کے
خیال سے اینی کو بہی ہمراہ کردیا گو مجھے اوسکے ساتھہ کچہہ محبت نہ تہی لیکن چلتے وقت جذبہ دل کے اثر سے خواہ مخواہ یہہ
خیال آیا کہ ایسے موقع پر اپنے کشتۂ انتظار کو شربت دیدار سے محروم نرکہنا چاہئے بیشک اوسکا دل میری تیغ ابرو کا
بسمل ہے اور علاج ایسے زخم کاری کا وہ ہی دم شمشیر ہے جسکی روانی نے اوچاٹا ہاتہہ پڑنے کے سبب پورا کاٹ خواہش
کے موافق نہین کیا یہہ سوچکر دانستہ مین کسی حیلہ سے اوسکے روبرو ہوکر گذرا دیکہتا کیا ہون رنگ فق ہے سینہ
شق ہے بار بار چشم اشکبار سے آنسو بہا بہا کے ٹہنڈی سانسین بہرتی ہے وحشت زدہ ادہر اودہر دیکہہ دیکہکر

اپنی زبان مین اس شعر کا مضمون ادا کرتی ہے **شعر** از شہر خویش ملولم سر سفر دارم ۔ بجز غم تو ندانم چہ توشہ بردارم
اور کبہی کہتی ہے **شعر** اشک حسرت بسکہ میچو شد بہ ہنگام وداع ۔ میرود پایم بکویش لیکہ در گل میرود ۔ یہہ حال
پرملال دیکہہ کر یک بیک ایسی میری طبیعت کو وحشت ہوئی کہ مین ایک دم بہی وہان نہ ٹہر سکا اوسیوقت شکار کے بہانے
اپنے دوستون کو ہمراہ لیکر ایک جنگل کیطرف نکل گیا اور کئی روز اوسیجگہہ سرگردان پہرتا رہا جب وہان سے واپس آیا
تو اپنے خوابگاہ کے کمرے مین ایک دیوار پر خاص ایسی جگہہ جہان پلنگ پر لیٹتے وقت بخوبی میری نظر پڑسکے یہہ شعر
آئینی کے ہاتہہ کا لکہا دیکہا **شعر** دلا بیعت بیگیری تو در کوے حبیب من ۔ الٰہی گم شوی ایدل تو گشتی ہم رقیب من
اس شعر کے پڑہتے ہی بے اختیار میری آنکہون مین آنسو بہر آئے اور دل محبت منزل ایسا بیقرار ہوا کہ پلنگ پر لیٹنا
دشوار ہو گیا ناچار مین نے اوسیوقت اوٹہہ کر اپنے ہاتہہ سے اوس شعر کو مٹا ڈالا لیکن مٹانے کا نشان جو دیوار
پر باقی رہ گیا تہا بجاے خود آئینی کے غم کی داستان بن گیا یعنی جب کبہی اوسطرف نگاہ جا پڑتی تہی بعینہ آئینی سامنے
کہڑی نظر آتی تہی اور جی یہہ ہی چاہتا تہا کہ کسیطرح کہین سے اوسکی خیریت دریافت کرنی چاہئے چنانچہ جب فرانسیس
کی سپاہ جو آیور گرین کے ہمراہ بطور بیعت گئی تہی واپس آئی تو مین نے پوشیدہ وکٹورس کے معرفت اوسی بیڑے
کے ایک سپاہی سے آئینی کا حال دریافت کیا اوس نے جواب دیا جاتے وقت شاہزادی آیور گرین نے شہر لندن
کے قریب ایک میدان مین تن تنہا اوسے چہوڑ دیا اور عموماً حکم دیدیا کہ خبردار کوئی اوسے اپنے ہمراہ نہ آنے دے
ہر چند اوسکی بیکسی اور بے بسی اس قابل نہ تہی کہ کسی فرد بشر کو ایسے حال مین اوسپر رحم نہ آتا لیکن تابعداری حکم
سے مجبور تہے جسکی طرف وہ بیچاری نظر حسرت و یاس سے دیکہکر دستگیری کی درخواست کرتی تہی وہ ہی شاہزادی
کے خوف سے مونہہ پہیر لیتا تہا حتی کہ وہ اکیلی اوسی ویرانہ مین رہ گئی اور ہم سبکے سب اسکاٹلنڈ پہونچ گئے جب
وہان سے لوٹکر دوبارہ لندن مین آنے کا اتفاق ہوا تو اکثر لوگون نے بیان کیا کہ ایک عورت فرانسیسی خوردسال
آشفتہ حال مبتلاے آلام آئینی نام مدت سے یہان کے پاگل خانے مین گرفتار ہے اگر تم مین سے کوئی اوسکا وارث
ہو تو فعل ضامنی پر رہا کرا کے اپنے ساتہہ لیتا جا لیکے کئی بار بذریعہ منادی اوسکے وارثون کو اطلاع دی گئی ہے ہنوز
کوئی پیدا نہین ہوا یہہ سنکر اول تو ہمارے دل مین آیا کہ چلو فرانسیس لیتے چلین پہر دو چار عقلمند ون نے کہا واللہ اعلم
اسمین کیا بہید ہے کسلئے وہ فرانسیس سے ساتہہ کر دی گئی تہی کیون بجرم آیور گرین اوسے یہان چہوڑ کر گئے کو

چلی گئی بادشاہون کے معاملے بادشاہ ہی خوب سمجھین ہمین دخل در معقولات دینے سے کیا حاصل ایسا نہو ترحم
کے عوض اور اولٹے لینے کے دینے پڑجائین اس لحاظ سے زیادہ تفتیش نہین کی سیدہے ادہر کو چلے آئے اب نہین معلوم
اوسکا کیا حال ہے یہہ ماجرا سنتے ہی مین نے وکٹورس کو مخفی لندن روانہ کیا تاکہ یہہ اپنے طور پر ضمانت وسعلا کے
پوشیدہ اینی کو یہان لے آوے اسنے پورے ایک مہینے بعد واپس آکر جواب دیا کہ ڈاکٹر گریزن (شہر پیرس کے رہنے
والے) جو بالفعل خاص لندن کے سرکاری پاگل خانہ مین متعین ہین بیان کرتے
ہین کہ بیشک ایک عورت مخبوط الحواس جو کبھی اپنا نام اینی بتاتی تھی اور کبھی فیچرسن پولیس کی معرفت ہمارے پاگل خانہ
مین آئی تھی مگر دس روز کا عرصہ ہوا کہ شاہزادی پولین طال عمرہا (بادشاہ انگلستان کی لخت جگر) حکماً اوسے یہان سے
منگوا کے اپنے ہمراہ لے گئین کیونکہ وہ اکثر بسبب لڑکپن کے گاہے ماہے عورات کے پاگل خانہ مین بطریق تفنن طبع یعنی تشریف
لایا کرتی ہین۔ اگر دس روز پیشتر تم خبر لیتے تو البتہ ہمین رہا کر دینے کا اختیار تھا یہہ کہکر وکٹورس نے عرض کیا خداوند نعمت
اہل درد کے نزدیک مرض عشق کا یہہ اخیر درجہ ہے کہ عاشق اپنے تئین معشوق سمجھنے لگے جیسا اینی اپنے آپکو شاہزادہ
فیچرسن تصور کرتی ہے اب ظاہرا اوسکے بچنے کے کوئی آثار معلوم نہین ہوئے خصوصاً ایسے وقت مین کہ مطلق امید محبوب
کے ملنے کی منقطع ہوچکی ہو اور کوئی تسکین دینے والا پاس موجود نہو مین نے کہا پر یہہ تو بڑے غضب کی بات ہے اگر
خدانخواستہ بجوم غم و الم سے اینی نے اپنی جان برباد کردی تو یہہ مواخذہ روز حشر تک ہماری گردن پر باقی رہیگا
واللہ ہمکو ہرگز منظور نہین کہ ہمارے سبب اوسکو کسی طور کی تکلیف پہونچے تم جاؤ اور جہان پناہ کی خدمت مین ہماری
طرف سے گذارش کرو کہ شاہزادہ ملک انگلستان کے دیکھنے کی اجازت چاہتا ہے اگر حکم ہوگیا تو ہم خود لندن جاکر کسی
حیلہ سے اوسے اپنے ہمراہ لے آوینگے قضا عند اللہ جس زمانہ مین یہہ درخواست کی ہے ظل سبحانی کی کچھہ طبیعت
علیل تھی فرمایا ایسے وقت مین غیر ملک کی سیر کا ہم زنہار حکم نہین دے سکتے بعدہ مجھے بخار آنے لگا پھر کوئی موقع گذارش
کرنے کا نہین ملا اتنے مین اسکاٹلنڈ کا وزیر دوم وہان کے بادشاہ کا نامہ لیکر پہونچا جسکا مضمون یہہ تھا کہ دوشنبہ
بعدہ ۲۰ دسمبر کو کہ مبارک دن ہے شاہزادی آئورگرین کی شادی قرار پائی ہے امید ہے کہ آپ بھی براہ محبت کبھی
ضرور اس تقریب مبارک مین قدم رنجہ فرمائین اسپر بادشاہ نے مجھے حکم دیا کہ تم انگلستان کی سیر کا مدت سے ارادہ رکھتے
ہو دو چار روز بعد یہان سے روانہ ہوکر لندن وغیرہ دیکھتے ہوئے اسکاٹلنڈ تک ہو آؤ بالفعل ہمارا جانا نہین

ہو سکتا مین تو خدا سے یہہ چاہتا تہا ایک ہی ہفتہ مین سارا سامان مہیا کر کے انگلینڈ کو روانہ ہو گیا جب لندن پہونچا تو معلوم ہوا کہ شاہزادی پولین بسبب علالت طبع کے پندرہ روز سے کوہ پیک پر جو وسط انگلستان مین واقع ہے تشریف لیگئی ہین اور تمام اونکی جلیسین انیسین بہی اونہین کے ہمراہ ہین یہہ سنکر مجہے نہایت ملال ہوا کیونکہ انہی کی ملاقات (جسکے واسطے یہہ دور دراز سفر اختیار کیا گیا تہا) بغیر پولین کی موجودگی کے ممکن نہ تہی مین نے کہا افسوس ہماری محنتیں یونہی اکارت گئی اب انہی کے درد کا کچہہ علاج نہین ہو سکتا وکٹورس نے گذارش کیا جناب عالی لندن سے اسکاٹلنڈ کو دو راستے جاتے ہین ایک تو ٹنگ ڈون ہو کر دوسرا رگ بائی ہو کر حضور تیمپٹن سے رگبائی ہو کر سیدہے صوبہ ڈربی کی جانب تشریف لے چلین جسکی سرحد مین کوہ پیک واقع ہے اگر وہان سے کہین تو شاہزادی کا پتہ مل گیا تو دو روز کے واسطے تہوڑا سا چکر کہا لینا بہی کچہہ مشکل نہین ہے بلکہ میری دانست مین بہ نسبت لندن کے کوہ پیک پر عمدہ صورت ملاقات کی نکل سکیگی مین نے کہا ایسا ہو تو سب سے بہتر ہے جہان سیکڑون کوس کی صعوبت اوٹہائی ہے وہان دو چار روز کی تکلیف اور سہی غرض لندن سے مع حشم و خدم رگبائی ہوتا ہوا مین خاص شہر ڈربی مین داخل ہوا وہان پہونچکر سنا کہ شاہزادی چار روز سے مع چند خواصون کے دامن کوہ مین مرغابی کا شکار کہیل رہی ہین مگر کوئی اجنبی نہین جانے پاتا مین نے تمام اپنے لشکر کو اوسی جگہہ ٹہرا کر صرف پندرہ بیس آدمیون کی جمعیت سے پہاڑ کی جانب کوچ کیا جب قریب پہونچ گیا تو ایک بلند چوٹی پر کئی بڑے بڑے خیمے استادہ دکہائی دئے اور معلوم ہوا کہ شاہزادی صاحبہ اسوقت یہین تشریف رکہتی ہین وہان سے مین نے اون آدمیون کو بہی چہوڑ دیا آپ ہی تن تنہا گہوڑے پر سوار ہو کر اس چوٹی کی جانب چل نکلا ہنوز خیمون تک نہین پہونچا تہا کہ دیکہتا کیا ہون ایک چشمہ کے کنارے بہت سے گنجان درختون کے سایہ مین کچہہ عورتین مکلف لباس پہنے ہوئے علیحدہ علیحدہ سیخ کباب تیار کر رہی ہین اور شاہزادی پولین اونہین کے حلقہ مین بڑے کروفر سے میری طرف پیٹہہ کئے ہوئے ایک کرسی زرنگار پر بیٹہی کسی کتاب کے مطالعہ مین مشغول ہے ناز و انداز پس پشت کہڑا ہوا پکار پکار کر کہہ رہا ہے کہ یہہ عورت افسر خوبان جہان اور رونق دہ بزم مہوبان ہے جسنے آفتاب محشر کو نہ دیکہا ہو اسے دیکہلے جسنے شعلہ طور کی زیارت نکی ہو اسکی زیارت کرلے **شعر**

آنکہ بر سرو زند طعنہ بقامت اینست ‖ آنکہ در راہ کشد خط غرامت اینست

مین یہہ کیفیت دیکہتے ہی گہوڑے کو ایک پتہر سے اٹکا کر مشتاقانہ درختون ہی درختونکی آڑ آہستہ آہستہ شاہزادی کے قریب پہونچا اور

چمکے سے ایک جھاڑی کے پیچھے کھڑا ہوکر بلا تکلف اوسکے چہرۂ انور رشک خورشید خاور پر نظر ڈال بیٹھا بس نگاہ کا پڑنا تھا
اور طبیعت کا بگڑ جانا دفعتاً ایسے ہاتھ پاؤن ڈھیلے پڑگئے کہ مین باوجود اس سن وسال کے بچہ ہون کیطرح دانت
نکال کے بدحواس اوسی درخت کے نیچے لیٹ گیا اور کہا **شعر** زابروے عرق آلوده ات دوچار شدم
فغان که کشتهٔ شمشیر آبدار شدم ۔ نہین معلوم میری آواز اوسکے کانون مین پہونچ گئی یا کشش محبت نے اثر دکھایا
یہہ شعر زبان سے نکلتے ہی پولین نے انگڑائی لیکر آہ بہرے وحشی کی مانند میری طرف دیکھا اور دیکھتے ہی کرسی کے ٹکٹے سے
پر سر رکھکر بیمارون کیطرح کراہنے لگی خواصین جو گرد و پیش بیٹھی ہوئی کہانیان سنا رہی تہین اوسکی آواز سنتے
ہی دوڑ پڑین اور عرض کیا قربان جائین یکایک بیٹھے بیٹھے یہہ کیا ہوگیا فرمایا کچھ نہین ان کتابون کی بو سے شاید سر
پھر گیا ہے تھوڑی دیر کے لئے آگ کو بند کردو کہ میرے ہوش وحواس درست ہوجائین کسی نے کہا خداوند نعمت یہہ
ہو تو شام تک بہی دور نہین ہونے کی حضور ذرا اوٹھکر چہل قدمی فرمائین تو بہتر ہے یا ہوا دار پر سوار ہوکر خیمہ گاہ کی
جانب تشریف لے چلین فرمایا اچھا یہہ کہکر اوٹھ کھڑی ہوئی اور دو خواصون کے کندہون پر ہاتہ رکھکر دانستہ اوسی
طرف تشریف لائی جدہر مین عالم بیہوشی مین پڑا ہوا تہا جب پاس پہونچگئی تو مجھے دیکھا تہا [illegible] نے فرمایا ۔ این یہہ کون
ایک خواص نے آگے بڑہ کر عرض کیا شاید کوئی غریب مسافر تھک کر لیٹ رہا ہے کہا نہین یہہ راستہ مسافرون کے آنے جانے
کا نہین ہے کوئی اور ہوگا پھر خود میری بالین پر تشریف لیگئی اور فرمایا اسکا لباس تو فرانسیسیون کے لباس سے بہت
مشابہت رکھتا ہے اور بظاہر معلوم بہی رئیس زادہ ہوتا ہے واللہ اعلم کون ہے ذرا آہستہ آہستہ اسکے تلوے سہلاؤ
تاکہ اچھے آپ بیدار ہوجائے مین تو پڑا ہوا یہہ باتین سن ہی رہا تہا تلوون کو ہاتہ لگاتے ہی آنکھین کھول کر اوٹھ کھڑا
ہوا اور بتعظیم تمام پولین کو آداب بجالایا فرمایا آپ کون ہین مین نے کہا مین ایک غریب سپاہی زادہ ہون بادہ مست
آزاد منش فرانسیس کا رہنے والا اسکاٹلنڈ جاتا تہا راستہ چھوڑ کر شکار کھیلتے کھیلتے ادہر بہی آنکلا نیند کا جو غلبہ ہوا
اس درخت کے نیچے پڑکر سو رہا پوچھا شاہزادۂ فرانسیس کی خبر اسکاٹلنڈ جانے کی تہی کچھ معلوم ہے اوسکا لشکر کہان
تک پہونچ گیا میرے مونہہ سے نکلا وہ تو شاید پیٹربورو کی راہ نیو آرک ہوکر نکل گیا [illegible]
صوبۂ ڈربی تک پہونچنے کی اطلاع ہوچکی تہی فرمایا اب ہمین یقین ہوگیا کہ تم ضرور نیند مین [illegible] اور حقیقت مین
ہو بہی سپاہی زادہ ہی خیر کیا مضایقہ ہے کہ کہول کر آرام سے سو رہو اسطرح ٹانگین کسی [illegible] نیند آ گئی

مین نے کہا حضور کا ارشاد میرے سر آنکھون پر لیکن مسافر کو بغیر منزل پر پہونچے کسیطرح آرام نہین مل سکتا ارشاد ہوا اچھا ہماری خاطر ہی سہی اس حکم سے مین فوراً سمجھ گیا کہ اسنے مجھے پہچان لیا کیونکہ (اے شاہزادۂ عالم) سلاطین ملک فرانسیس ہمیشہ کمر مین پٹکے کے نیچے پوشیدہ ایکخاص قسم کا خنجر رکہا کرتے ہین جسکے سبب وقت بیوقت اپنے تئین باسانی عوام پر ظاہر کرسکین وہ ہی خنجر تو لین ہی دیکھکر مجھے جہوٹا کرنا چاہتی تہی چنانچہ یہہ ہی ہوا کہ زبردستی میری کمر کہلوا کر اوس خنجر کو نکال لیا اور کہا یہہ آپنے کہان سے چورایا مین نے کہا چورایا نہین آپکے مژگان خونریز سے مستعار لیا ہے جسکے وصف مین کسی شاعر نے لکہا ہے شعر

زره پوشیده ما ہے از نہیب تیر مژگانش	ز سہم تیغ ابروش سپر بر سینہ دل دارد

فرمایا بہرطور یہہ ثابت ہوگیا کہ آپکو خونریزی کا حد سے زیادہ شوق ہے ورنہ اسطرح اسکے اسباب جمع کرتے پہرتے خیر اب تہوڑی دور قدم رنجہ فرماکر ہمین بہی ممتاز فرمایئے یہہ کہکر اپنے ساتہہ ساتہہ خیمہ گاہ کی جانب لیگئی اور تخلیہ کرکے مین بٹہاکر کہنے لگی مدت مدید سے آرزو تہی کہ کسیطرح آپکی زیارت نصیب ہو سو الحمد للہ کہ آج خداوند کریم نے پوری کردی مگر بڑا خوف اس بات کا ہے کہ آپ باوجود شکار دوست ہونے کے اکثر اپنے صید کو نیم بسمل چہوڑ دیا کرتے ہین اس کنایہ سے اوسے صرف اینی کا مال جتانا منظور تہا۔ مین نے کہا اگر بقول آپکے یہہ ہی عادت مجہہ مین ہوتی تو اسقدر دور دراز سفر کیون اختیار کرتا اور ناحق صید گریختہ کی تلاش مین اپنے طایر دل کو آپکے تیر مژگان کا نشانہ کسلیے بناتا بیٹہتا بہلا اپنے دل مجروح کے زخم تازہ تو پیچہے دکہائے جائینگے پہلے آپ یہہ فرمائے اب اینی کہان ہے اور کس خیال مین مبتلا ہے جواب دیا سنئے جو کچہہ مینے اینی سے سنا ہے اور جسقدر خود اوسکے حال سے واقف ہون مفصل آپکے روبرو گذارش کرتی ہون وہ کشتۂ ہجران مقتول خنجر حرمان جب آپکی بے اعتنائی اور چشم پوشی سے ایور گرین کے ساتہہ کردی گئی تو ایورگرین نے خواہ اپنے کینۂ دیرینہ کے باعث خواہ اپنی والدہ ماجدہ کے حکم کے موافق لندن کے قریب ایکجنگل بیابان مین اوسے چہوڑ دیا وہ بیچاری تن تنہا دو روز تک برابر ایک درخت کے نیچے بہوکی پیاسی بیٹہی رویا کی نہ وہان سے شہر پیرس کے بادشاہی محل نظر آتے تہے جنکے دیکہنے سے شاید آنکہون کے ناسور بند ہوجاتے نہ کوئی غمخوار پاس موجود تہا جو جہوٹا سچا وصل کا مژدہ سناکر تہوڑا بہت مرہم تسکین دل پاش پاش پر رکہہ دیتا آپ ہی روتی تہی اور آپ ہی فلک کجرفتار کیطرف نظر حسرت و یاس سے دیکہکر خاموش ہو رہتی تہی اتفاقیہ تیسرے روز کوتوال شہر کسی مفرورہ عورت کی تلاش مین مع چند اہالیان پولیس کے اوس سمت کو جا نکلا خلاف دستور اینی کو وہان تنہا

بیٹھا دیکھا پوچھا تو کون ہے اور کہان سے آئی ہے اوسنے جواب دیا مین فیچرسن ہون تم کہو کیا کہتے ہو پہر کہا نہین نہین
یہہ تو شاید پیرس کی گلیان ہین اگر محل شاہی کا راستہ جانتے ہو تو للہ بتادو بعدہ یہہ اشعار پڑہنے لگی **شعر**

بجو بارام گرد و همنشین سرو روان ما | بهار تازه آرد باز ایام خزان ما | یکی های شمع رو شمع شبستان باش شوق را
چو میسوزی بداغ هجر ما را جان جان ما | به پیراهن نه گنجم از بسے شادی دگر محزون | ہما اگر مهربان گردد بهت نا مهربان ما

غرضکہ ایسے الٹے سیدھے جواب دئے کہ کوتوال نے مالیخولیا کا شبہ کرکے سرکاری پاگل خانے مین پہونچا دیا وہان اکثر مین
بہی پاگل عورتون کا تماشا دیکھنے آیا جایا کرتی تہی اور جو پہیر چہیڑکر اونکی گالیان کہایا کرتی تہی ایکبار موافق اپنے معمول
کے اینی کی باتین جو جاکر سنین اوسکا کلام میری بہن ایلزبتہ کے کلام سے (جو اپنے چچا زاد بہائی ڈیوک اوف ڈیون کے
عشق مین مدت سے متاع عقل وخرد برباد کر بیٹہی ہے اور لوگون مین دیوانی مشہور ہو رہی ہے) نہایت مطابق معلوم
ہوا کیونکہ مجہے اکثر اوسکی ملاقات کا بہی اتفاق ہوتا رہتا ہے اور یہہ بہی مین خوب جانتی ہون کہ عشاق کے کلام سے
گو وہ سر پیر نرکہتا ہو مگر دل پر چوٹ لگتی ہے اور دیوانون کی گفتگو سے گو اوسمین اونکی مصیبت ہی کا بیان ہو خواہ مخواہ
ہنسی آتی ہے اس خیال سے مین نے اینی کو علحدہ بلاکے پوچہا کہ تو کہین کسی پر عاشق تو نہین ہے وہ یہہ سنتے ہی ایک
آہ سرد سینہ پر درد سے کہینچکر آنکہون مین آنسو بہر لائی اور میرا مونہہ گہورنے لگی مین سمجہہ گئی بیشک یہہ کسی کے دام
گیسو مین گرفتار اور بادۂ محبت مین سرشار ہے اسکا یہان دیوانون مین پڑا رہنا مناسب نہین اوسیوقت دارغہ
جیلخانہ سے کہکر مین اپنے ہمراہ اینی کو مکان پر لے آئی وہان پہونچکر اوسنے بغیر استفسار ابتدا سے انتہا تک تمام اپنے تعشق
کی داستان میرے روبرو بیان کی اور کہا اب زندگی اسمین ہے کہ آپ کسی طرح مجہے للہ پیرس تک پہونچا دین مینے
کہا بہلا فیچرسن کی کچہہ تعریف تو بیان کرو جسکی محبت نے تمہین اس درجہ کو پہونچایا جواب دیا ہائے میری زبان اتنی قابل
کہان کہ اوس کی تعریف بیان کرون **مثنوی**

از ماہ رخش جہان منور | آفاق ز زلف او معطر
ماہیست ز اوج دل نوازی | سرویست ز باغ سرفرازی
بنمود بعاشقان کمالی | انوار صنایع الہی
انگشت نگاہ درفشانش | خون در جگر عقیق کانش
خورشید غلام طلعت او | شمشاد خجل ز قامت او
دل بستۂ زلف تابدارش | جان تشنۂ لعل آبدارش
رویش کہ بحسن بے مثال است | آئینۂ صنع ذوالجلال است
لعلش کہ حیات جاودانیست | سرچشمۂ آب زندگانی است
گوئی کہ حدیث جان شیرین | رمزیست ازان دہان شیرین

چشمش بکرشمه دلربائے ــ بالاش براستی بلائے
گیسوش که رشک عنبر آمد ــ در پائے فتاد و بر سر آمد

آشفته چو روزگار عشاق ــ شوریده چو حال زار عشاق
گویند که هست نافه در چین ــ در نافهٔ زلف اوست صد چین

هر حلقه بران مدار مهوش ــ لعلیست بنام من در آتش
همخوابهٔ سنبل ارغوانش ــ وابستهٔ طاق ابروانش

در زلف نه پیچدش بجز تاب ــ در چشم نیایدش بجز خواب
تا دیده بروے او کشادم ــ جان و دل و دین ز دست دادم

غرضٰ اے غنچہ دہن وہ تو بلبل کیطرح تیرے عارض گلگون کے خیال مین پیچہے لگاتی جاتی تہی اور میرا رنگ رو برگ خزان کی مانند زرد ہوتا جاتا تہا یہانتک کہ نادیدہ تیری محبت نے میرے سینہ مین گہر بنالیا اور دل اندوہ منزل نوک خار کیطرح پہلو مین خلش پیدا کرنے لگا جب یہہ نوبت پہونچی تو کہان کا آرام کدہر کا چین طاقت آپکو طاق ہو گئی ہوش و حواس آپ کو کوچ کر گئے نہ کہانے کا لطف رہا نہ پینے کا مزا سیر و تماشے سے جی گہبرانے لگا قصے کہانی سے کلیجہ مونہہ کو آنے لگا ہان ایک تیرا ذکر البتہ کوئی کرتا تہا تو خوب کان لگا کر سنتی تہی مگر سواے اینی کے ایسا کون تہا جسکے ذریعہ سے یہہ غذاے روحانی مجہہ تک پہونچ سکتی جسوقت کسی علاج سے فائدہ نہوتا تہا اینی کو ذرہ چہیڑ دیتی تہی پہر وہ خود شام سے صبح اور صبح سے شام تک مختلف رنگین عبارتون مین تیرا ہی حال سنائے جاتی تہی کیونکہ اوسکو آپ یہہ ذکر دل و جان سے پسند آتا تہا اور میرے کانون کو بہی کچھہ ایسا استسقا کا سا مرض ہو گیا تہا کہ ہر چند رات دن تیری کہانی سنتی تہی مگر طبیعت کو کسیطرح سیری نہوتی تہی اسیواسطے اینی کے برابر تمام گہر مین مجہے کوئی عزیز نہ تہا وہی میری معالج تہی اور اوسی کی ذات پر سارا میرا کہانا پینا بیٹہنا اوٹہنا منحصر تہا رفتہ رفتہ مثل پیرس کے یہان بہی لوگون نے بیچاری کے رسوخ پر رشک کہایا یہہ تو کوئی سمجہا نہین یہہ تمام خاطر اور مہربانی صرف اینی دل لگی کے واسطے ہی لیکن کمبختون نے ملکہ سے جا کر لگا دیا کہ کئی روز ہوئے شاہزادی پاگل خانہ سے ایک لاوارث عورت کو اپنے ہمراہ لے آئین تہین اب اوسکے ساتہہ اسقدر ربط و ضبط بڑہا یا ہے کہ بغیر اوسکے کسیوقت چین ہی نہین آتا والدہ صاحبہ یہہ سنتے ہی خود میرے پاس تحقیقات کے واسطے تشریف لے آئین اتفاقیہ اوسوقت بہی ہم دونون ایک علحدہ کمرے مین بیٹہے ہوئے آپ ہی کا ذکر خیر کر رہے تہے اینی کو دیکہکر فرمایا پہلے ہمنے کبہی اس عورت کو نہین دیکہا یہہ کون ہے مین نے عرض کیا ایک غریب الوطن مصیبت کی ماری آوارہ خانمان نحوست طالع مین گرفتار مراحم خسروانی کی امیدوار ہے تہوڑے دن سے مین نے اسے مونہہ بولی بہن بنا لیا ہے اور ارادہ ہے کہ شاہزادۂ فرانس کو اسکی شادی کا پیغام بہیجون یہہ اثر صرف اوس گفتگو کا

تہا جو قبل تشریف آوری ملکہ معظمہ کے ہم دونون مین باہم ہو رہی تہی یعنی آیٹنی اپنی بیقراری بیان کرتی جاتی تہی اور مین کہتی تہی اے بہن برائے چندے صبر کر انشا اللہ تعالے زندگی باقی ہے تو ایک نہ ایک روز ہم ضرور تجہے شاہزادہ عالی تبار کے قدمون تک پہونچا دینگے وہ ہی بے ساختہ ملکہ کے سامنے زبان بے قید سے نکل گیا اور فی الواقع میرا یہ ارادہ تہا کہ کسی حیلہ سے آیٹنی کو فرانسیس روانہ کرکے اوسکے حق مین بہی سفارش کرون اور اپنا تعشق بہی ایک خوبصورتی کے ساتہہ جتا جاؤن مگر افسوس فلک نے نہ چاہا ملکہ کو میری یہہ گفتگو ایسی ناگوار گذری کہ اوسی وقت آیٹنی کو اپنے ہمراہ لیجاکر جزیرہ سینیٹ ہلینا کو روانہ کردیا (یہہ جزیرہ افریقہ کے جزایرون سے جنوبی بحر اوقیانوس کیطرف مین تین کیلو کے مغرب مین واقع ہے اور ملک انگلستان ہی سے تعلق رکہتا ہے) بعد اوسکے چلے جانے کے میری وحشت نے اور بہی زیادہ پاؤن نکالے اور طبیعت ایسی گہبرائی کہ کپڑے پہاڑ کر گہر سے نکل جانے کو جی چاہا مگر سرلہیلے میرے کلیجہ کو کہ زبان سے آہ تک نہ نکالی دروازہ کے باہر نکلنے کا تو کیا ذکر ہے ہان اپنی بہن آلزبیتہ کو البتہ اپنے دردسے واقف کردیا اور اوسی کی صحبت سے تہوڑی بہت میرے دل غمزدہ کو تسکین بہی ہوتی رہی کیونکہ وہ عاشقی کے قاعدون سے خوب واقف ہے اور مین جانتی ہون جیسا ڈہنگ عشاق کے سمجہانے کا اوسے یاد ہے ایسا کسیکو بہی نہو گا مین نے پوچہا آلزبیتہ کی اصلی کیفیت کیا ہے اور وہ اپنے بہائی چچازاد پر کیون عاشق ہوئی فرمایا آپنے سنا ہوگا کہ میرا چچا پرنس اورن کار نوال (جو انگلستان کے تمام جہازی فوج کا حاکم ہے) بیس یا بائیس برس سے پلائی موتہ مین رہتا ہے کیونکہ اوسکے باپ پرنس شیکٹر یعنی میرے دادا نے اپنے انتقال کے وقت خود یہہ اختیارات اوسے تفویض فرماکر پلائی موتہ یا پورٹس موتہ مین رہنے کا حکم دیا تہا اور فرمایا تہا کہ نہین دونون مقامون کو جہازی فوج کا بند رہنا چاہیے تاکہ رو دبار انگلستان کے تمام جنوبی ملک انگلینڈ پر حملہ کرنیکی جرات نہ کرسکین مگر آب وہوا ان دونون مقامون کی قرب سمندر کے باعث ایسی مرطوب ہے کہ ہر سال کوئی نہ کوئی بیماری باشندگان شہر کو گہیرے ہی رہتی ہے خصوصاً چہوٹے نازک بچون کے واسطے تو نہایت ہی مضر ہے اسلیے جب میری ملکہ چچی پرنسیز بیلی بنت رچارڈ والی ملک آئرلینڈ کے بطن سے ڈیوک اورن ڈربون پیدا ہوا تو میرے چچا نے بیماری کے خوف سے دونون ماں بیٹون کو لندن اپنے بہائی کے پاس روانہ کردیا اوسکے تین چار ہی مہینے بعد میری والدہ نے بہی وضع حمل کیا جسکا نتیجہ میری بہن آلزبیتہ ظہور مین آئی یہہ دونون لڑکے ہم عمر ہونے کے باعث ایک ہی جگہہ پرورش پائے اور ایکہی محل مین رہنے سہنے لگے خدائی قدرت ہے

پاس ہتے رہتے ان دونون مین ایسی محبت ہو گئی کہ جب چوتھے برس میری چچی نے پلائی موتھ جانا چاہا تو ڈیوک اور
ایلزبیتھ نے روتے روتے اپنا یہہ برا حال کیا کہ لوگونکو زندگی کی امید باقی نہین رہی آخرش مجبور ہوکر تنہا اپنے خاوند
کے پاس چلی گئی اور یہہ دونون اوکسفرڈ کے مدرسۂ اعظم مین تعلیم کے واسطے بہیجے گئے وہان جاکے انکی محبت اور
بہی زیادہ ترقی کی یہانتک کہ تیرہ چودہ برس کے سن تک پہونچتے پہونچتے تمام لکہنا پڑہنا چہوڑ چہاڑ خاصے عاشق و
معشوق بن بیٹہے نہ کسی طرح کے طعن و تشنیع کا خیال رہا نہ اپنی جان جانے کا ملال رہا رات دن زبان پر لذت درد
عشق کی کہانی تہی یا شکوہ اضطراب و شکایت سوز نہانی تہی کبہی کہتے تہے خنجر عشق باعث التیام زخم جگر ہے کبہی کہتے
تہے آتش محبت تسکین جان مضطر ہے کبہی روتے تہے کبہی یہہ اشعار پڑہ پڑہ کر خوش ہوتے تہے **اشعار**

غم عشق از دل کس کم مبادا
اسیر عشق شو کازاد باشی
اگر مجنون نہ سر زین جام خوردی
نہ نامی ماند زیشان نے نشانی
چو اہل دل ز عشق افسانہ گویند

دلے بے عشق در عالم مبادا
غمش در سینہ نہ تا شاد باشی
کہ او را در دو عالم نام بردی
نہ در پیست زمانہ داستانے
حدیث بلبل و پروانہ گویند

فلک سرگشتہ از سودائے عشق است
ز باد عشق عاشق تازگی یافت
ہزاران عاقل و فرزانہ رفتند
بسا مرغان خوش پیکر کہ ہستند
بگیتی گرچہ صد کار آزمائی

جہان پر فتنہ از غوغائے عشق است
ز ذکر او بلند آزادگی یافت
دلے از عاشقی بیگانہ رفتند
کہ خلق از ذکر ایشان لب ببستند
ہمین عشقت دہد از خود رہائی

ہوتے ہوتے یہانتک ملک انگلستان مین انکی وحشت کی داستان مشہور ہوگئی کہ کسی اخبار والے نے جلکر ایک تمہید طول
طویل کے بعد یہہ فقرہ چہاپ دیا کہ خدا خیر کرے حضرت عشق (جنکے نام سے لوگ پناہ مانگتے ہین) خاندان شاہی سے غرض
فرماکر بحکم الناس علیٰ دین ملوکہم عنقریب تمام قلمرو کو اپنے قبضہ مین لایا چاہتے ہین اسپر میرے پاپا کنگ ولیم کو ایسی ندامت
حاصل ہوئی کہ اوسی روز چپناہ آدمی بہیجکر ایلزبیتھ کو اپنے پاس بلوالیا اور ڈیوک اوف ڈیون کو پلی موتھ بہیجدیا لیکن
یکایک اسقدر بعد مسافت ایسے عاشق و معشوق کب گوارا کرسکتے ہین چہ مہینے کے عرصہ مین ایلزبیتھ تو غم کہاتے کہاتے
صاحب بستر ہوگئی اور ڈیوک اوف ڈیون سو مرتبہ لنڈن اور پلی موتھ کے راستے سے پکڑا گیا آخرکار پرنس اوف کارنوال
نے ہار کر اپنے بہائی کو لکہا کہ ہم سب کچہ علاج کرچکے مگر کوئی تدبیر بن نہین پڑتی اب بہتر یہہ ہی ہے کہ ان دونون کو منعقد
کردیا جائے لیکن افسوس پاپا نے منظور نفرمایا جواب دیا تمہارا لڑکا دیوانہ ہے ہم نہین چاہتے کہ ایلزبیتھ اوسکے ساتھ
منعقد ہو یہہ جواب سنکر پرنس اوف کارنوال غصہ سے لال ہوگیا اور قسم کہا کے کہا کہ واللہ اب کبہی جیتے جی بہائی کی

صورت نہ دیکھونگا اگر اوسکو گھمنڈ ملک ومال کا ہے تو ہمکو تیغ خونش جمال کا بلکہ لوگ تو یون کہتے ہین کہ وہ موقع اور وقت دیکھ رہا ہے بغیر اسکے کہ ایکبار انگلستان مین خون کا دریا بہاوے ہرگز اوسے چین نہین آنے کا اور یہہ مین بہی خوب جانتی ہون کہ بابا کو اوسکا خوف حد سے زیادہ غالب ہے کیونکہ بعد جواب صاف ملجانے کے ڈیوک اوف ڈیون اپنے باپ کی اجازت سے فقیرانہ صورت بنا کر لندن کے قریب دریاے ٹمس پر آن بیٹہا ہے اور رات دن آلیز بیتہ کے نام کی تسبیح پڑہے جاتا ہے مگر بادشاہ کی مجال نہین کہ اوسے ہٹاوے یا آلیز بیتہ کے نام لینے سے منع کرے البتہ آلیز بیتہ کو کہین گہر سے باہر نکلنے کا حکم نہین ہے صرف اتوار کے دن گرجا گہر نماز ادا کرنے کے واسطے بجم غفیر کی حفاظت مین جاتی ہے اور بہاولئے پالکی گہر کو چلی آتی ہے وہین عین موقع پر ڈیوک اوف ڈیون بہی جنگل سے آکر کہین گرجا گہر کے راستہ مین ہو بیٹہتا ہے اور آتے جاتے اپنے مطلوب کی زیارت سے آنکہین روشن کرلیتا ہے بس یہہ ہی اون دونون عاشق ومعشوق کی زندگی کا سہارا ہے اور اسی آٹہوین دن کی امید نے ابتک اونکے مرض کو بڑہنے نہین دیا ورنہ کہان آلیز بیتہ ہوتی اور کون آپنی کے بعد میرے زخم جگر پر مرہم لگاتا یہہ بہی خدا کی قدرت تہی کہ بیمار پڑنے سے بیشتر اوسنے دو تجربہ کار آدمی میری خدمت کے واسطے بہیجدئے ایک گیا تو ایک باقی رہا لیکن ہیہات یہہ کسی سے بہی نہو سکا کہ میرے چہرہ پر آثار مرض نہ پیدا ہونے دیتا جون جون دن بڑہتے گئے طاقت گہٹتی گئی موہنہ ذرا سا نکل آیا ہاتہہ پاؤن سوکہہ گئے رنگ زرد پڑگیا آخرش نتیجہ اوسکا یہہ نکلا کہ والدہ صاحبہ نے آلیز بیتہ کی صحبت میرے حق مین مضر سمجھکر حکم دیا کہ اپنی بہن کے پاس زیادہ نہ بیٹہا کرو جب مین باز نہ آئی تو خفا ہوکر اس پہاڑ پر بہیجدیا جسکو حضور کی زیارت نصیب ہونیکے باعث تعظیماً کوہ طور کے نام سے تعبیر کرسکتی ہون - یہہ کہکر یک بیک دونون ہاتہہ زانو پر دے مارے اور فرمایا ہے ہے محبت خیالی مین تو میرا یہہ حال تہا اب شربت دیدار کی حلاوت سے واقف ہوجانے کے بعد واللہ اعلم کیا نوبت گذریگی

شعر

بیش ازین در کار خود گر اختیارے داشتم	چون ترا دیدم عنان اختیار از دست رفت

مین نے کہا اے شاہزادی آپ تو اپنا سارا حال (خواہ سچ ہو خواہ مہمان نوازی کی راہ سے ہو) ارشاد فرما چکین اب مین کسکے آگے جاکر فریاد کرون کہ ایک ستمگر کی بہولی بہولی صورت اور میٹہی میٹہی باتون نے مجھے راستہ چلتے ہوئے لوٹ لیا **شعر** بیماری آن نرگس بیمار مرا کشت این ظالم مظلوم نما را چہ کند کس - افسوس مین کیون آیا تہا کہان جاتا تہا کسکے پہندے مین پہنس گیا دام ہو کہ آپ کی زلف گرہگیر کا سا ہو دل ناکام ہو تو مجھ سے عاشق برگشتہ تقدیر کا سا ہو بہلا یہہ تو آپ خوب جانتی ہین کہ آپکے ناوک

مژگان کا نشانہ ہونے سے پیشتر اپنی کے تعشق کے باعث مجھے معشوقی کا رتبہ حاصل تھا اور معشوق تمام جہان مین بیوفا
کج ادا شوخ چشم زود خشم خونریز فتنہ انگیز تندخو جفاجو ستمگار دل آزار مشہور ہین باوجود اسکے آج تک صرف اس
لحاظ سے کہ ناحق ایک بندۂ خدا میرے باعث آتش رنج والم مین جل جل کر کباب کی صورت پیدا کرتا جاتا ہے ماہی بے آب
کی طرح تڑپ رہا ہون پھر عاشقی کے رتبہ پر پہونچ کر آپ یقین کر سکتی ہین کہ حضرت عشق کے امتحان مین میرے ایسے دل مضمحل
کو سلامت چھوڑ دینگے خدا کے واسطے اے مسیحاے جان واے دواے درد دل ناتوان کوئی ایسا علاج بتا کہ مردانہ وار
اس مرحلہ کو طے کر جاؤن **شعر** | بہر دلم کہ درد کش و داغدار تست | دارو ے لطف باید و آن در دیار تست | جواب دیا
مرحلۂ عشق کے طے ہونے کی تو دو ہی صورتین ہین یا وصل یا امید وصل سواے اسکے آج تک نہ کوئی دوا اس مرض کے
کام آئی ہے اور نہ آیندہ آویگی مین نے کہا امید وصل تو صرف وصل کے وعدہ پر منحصر ہے اور یقین اوس وعدہ کا مین
خاص اپنے حق مین کسیطرح کر نہین سکتا کیونکہ شاید چوتھی یا پانچوین پشت کا ذکر ہے کہ بادشاہ انگلستان نے اپنے چھوٹے
فرزند دلبند کی شادی ہمارے خاندان مین کسی کے ساتھہ کرنی چاہی تھی مگر بادشاہ فرانسیس نے (جو کوئی اوس وقت میز
تھا) نامنظور فرماکر یہہ حیلہ پیش کیا کہ آپکا چھوٹا بیٹا مزاج کا سخت اور طبیعت کا تیز ہے اگر بڑے بیٹے کی نسبت یہہ پیغام بھیجا
جاتا تو شاید ہمین قبول کرنے مین کچھہ عذر نہوتا اسپر بادشاہ انگلستان نے اراکین سلطنت سے فرمایا کہ والی ملک فرانس
درپردہ ولیعہد بہادر کی درخواست کرکے دونون ملکون کو ایک کیا چاہتا ہے اور یہہ ہمکو منظور نہین لکھہ دیا جاے **شعر**
این دام بر قصد شکارے دگرے کن | کان صید کہ دیدی بہ کمند تو نیا رند | اس جواب و سوال نے طرفین کے دلون
مین کچھہ ایسا رنج پیدا کر دیا کہ اوس روز سے آجتک کسی رشتہ کی نسبت درخواست نہین کی گئی پھر مین کیونکر امید کر سکتا
ہون کہ والد ماجد میرے واسطے آپکی نسبت درخواست کرین اور کنگ ولیم بطیب خاطر منظور فرمالے **شعر**
وصل ترا ز بخت سیہ چون طلب کنم | در شب طلب نکرد کسے آفتاب را | بوکلین نے کہا نہین یہہ بالکل طبیعت کا وہم ہے
جو بات جبکے ساتھہ تھی اوسکے ساتھہ گئی مین ہرگز یقین نہین کر سکتی کہ وہ کینہ ابتک طرفین کے سینہ مین باقی ہے آپ بلا تکلف
شادی کی درخواست کرین دیکھین خداوند کریم کیا کرتا ہے لیکن ہان اسکاٹلنڈ کا جانا موقوف کیجیے اب اپنا دل بیتاب
اس قابل نہین رہا کہ عرصۂ بعید تک صدمۂ دوری اور آفت مہجوری کا تحمل کر سکے **شعر** نیست از سامان متاعی ہیچ در کاشانۂ
چون نگین من از براے نام صاحب خانہ ام — قصہ مختصر مین بوکلین کی ہدایت کے موافق اوسی جگہہ سے اسکاٹلنڈ کا ارادہ

فسخ کرکے خیالی پلاؤ پکاتا ہوا فرانسیس کو لوٹا اور جہان پناہ کی خدمت مین حاضر ہوکر یہہ بہانہ پیش کیا کہ کمترین ڈوبلی
کے قریب پہونچکر یکایک بیمار ہو گیا اسواسطے آگے جانیکی جرأت نکرسکا لیکن ظاہرا کوئی علامت علامات مرض سے تو میرے
چہرہ پر پائی نہ جاتی تہی والد ماجد یہہ عذر نامعقول سنکر نہایت ناراض ہوئے اور فرمایا مکر ناپسندیدہ خلایق ہے
اور صاحب مکر ہرگز عقلمندون کے نزدیک عزت و حرمت نہین پاسکتا کیا سنا نہین کسی شاعر نے کہا ہے **شعر**
مزن در وادی مکر و حیل گام | کہ در دام بلا افتی سر انجام | مین یہہ کلمہ سنکر ایسا نادم ہوا کہ باوجود اضطراب طبیعت
کے ہرگز اپنا مطلب بادشاہ کی خدمت مین نہ گزارش کرسکا بلکہ اوس روز سے مارے ندامت کے بادشاہ کو مونہہ
دکہانا بہی چہوڑ دیا نہ یہہ سوچا کہ بغیر کہے مرض خاص کا علاج کیونکر ہوگا نہ یہہ سمجہا کہ بغیر علاج شدائد ضروری کا تحمل
کون ہوسکے گا رات دن چپکے چپکے صدمے اوٹہاتا اور اندر ہی اندر غم کہاتا رہا آخر ش آتش فرقت نے سینے مین
مشتعل ہونے کے بعد آہستہ آہستہ دل و جگر تک اثر کیکے تپ لازمی کی نوبت پہونچادی اور میلا رنگ روپ اپنے
مونہہ سے آپ بول اوٹہا کہ یہہ شخص یا بیمار ہے یا کسیکے دام گیسو مین گرفتار ہے پہر تو بادشاہ کے بہی اوسان خطا ہوگئے
فرمایا بیشک شاہزادہ سچ کہتا تہا ہمنے بڑی غلطی کی کہ آجتک اسکے حال زبون کی خبر نہ لی مگر اوسوقت پچہتائے سے کیا
ہوتا تہا ہر چند تمام شہر کے ڈاکٹرون کو جمع کرکے علاج کیا لیکن کسی کی دوا نے فائدہ نہ بخشا اور فی الواقع جب مرض
کے خلاف علاج کیا جاے تو دوا کیا خاک فائدہ بخشے وہ ہی بدستور کلیجہ مین درد رہا اوسیطرح تپ مہاجرت سے
چہرہ زرد رہا ڈاکٹر نسخہ بدلتے بدلتے ناچار ہوگئے تیماردار دوڑتے دوڑتے بیمار ہوگئے **رباعی**

بر سر بالین طبیب از نالہ من زار شد | از برای صحت من آمد و بیمار شد
صبر میکردم کہ درد عشق خوبان کم کنم | لیکہ از دار وے تلخ اندوہ من بسیار شد

جب یون ہی قریب چہہ مہینے کے گذر گئے تو وکٹوریس نے مصلحت وقت سمجہہ کر کچہہ مختصر حال میرے درد والم کا اپنے
ایک دوست ڈاکٹر سے بیان کردیا اوسنے جاکر جہان پناہ کی خدمت مین گذارش کیا جہان پناہ نے فوراً گنگ ولیم
کو لکہا کہ اگر ایسا معاملہ ہوجائے تو ہم نہایت آپکے ممنون و مشکور ہون ممکن تہا کہ بادشاہ انگلستان اس امر کو منظور
کرلیتا لیکن کسی فتنہ پرداز نے عین موقع پر سارا حال پہلی شکر رنجی کا جو ابہی مین گذارش کرچکا ہون یاد دلا دیا
اور کہا اوس روز سے آجتک ہمنے کوئی رشتہ فرانسیسیون کے ساتہہ انگلستان کا ہوتے ہوئے سنا نہین آیندہ

حضور کو اختیار ہے بادشاہ نے فرمایا خیر جواب صاف دینا تو مناسب نہین یہہ لکھدو کہ شاہزادی کا عقد ملک ہندوستان
کی فتح پر مشروط ہے یعنی جو کوئی ملک ہندوستان بولین کی رونمائی مین دیگا اوسیکے ساتھہ اوسکا عقد کیا جائیگا اگر
آپسے یہہ شرط پوری ہوسکتی ہے تو بسر وچشم ہمکو تمہاری درخواست منظور ہے چونکہ سردست ایسی شرط کا پورا کرنا
کسیکے اختیار مین نہ تہا اسواسطے والد یا جب نے مطلق اوس طرف کی امید منقطع کرکے بجاے بولین کے شاہزادی
سنبیم میرے عقد کے واسطے تجویز فرمائی کیونکہ اونکی دانست مین میرا عشق بولین کے ساتھہ صرف حسن وجمال
کے باعث تہا اور حسن وجمال مین سنبیم آجکل تمام ملک یورپ مین اپنا ثانی نہین رکھتی پس وہ سمجھے کہ شاید سنبیم
کا وصال حاصل ہوجانیکے بعد بولین کا خیال بالکل اسکے دل سے دور ہوجائیگا حالانکہ یہہ محض غلط تہا عشق
کا ہونا کچھہ حسن وجمال ہی پر منحصر نہین واللہ اعلم کیا چیز معشوق کی پردہ مین عاشق کے دل پر اثر کر جاتی ہے کہ
یہہ ہمہ تن اوسیکے تصور مین غرق ہوکر اپنی جان تک مطلوب کی راہ مین برباد کردیتا ہے اگر اسیطرح ہر ایک خوبصورت
کے دیکھنے سے طبیعت پر چوٹ لگا کرے تو شاید دن مین کئی کئی بار مرنیکی نوبت پہونچے کیا معنی دنیا مین لاکھون
حسین ہین کروڑون صاحب جمال بہلا کس کس کے ہاتہہ سے انسان اپنے دلکو بچاتا پہرے گا غرض جہان پناہ نے
بغیر میری مرضی کے ویلبورن بادشاہ پرتگیز سے شاہزادی سنبیم کی درخواست کی اور خدا کی قدرت سے اوسنے
بہی انکار کیا یعنی جواب دیا ہمنے اس باب مین شاہزادی سنبیم کا منشا لیا تہا اوسنے صاف اپنی نارضامندی بیان کی
اب ہم مجبور ہین آپکی خواہش کے موافق ہرگز جواب نہین دے سکتے کیونکہ چند روز سے اکثر ہمارے ملک کے تجربہ کارون
نے عموماً زن وشوکی نااتفاقی اور وبای محبت کی زیادتی دیکہکر (جو غالباً اقربا کی جفا شعاری اور اپنی بے اختیاری
کے یقین سے پیدا ہوتی ہے) عورت ومرد کو عقد ومناکحت کے باب مین اپنے نفس کا آپ مختار کردیا ہے یعنی جسکے
ساتہہ جب وہ چاہین اپنی شادی کرلین کوئی دوسرا سواے صلاح ومشورہ کے مطلق اونکے معاملہ مین دخل نہدے
اور واقعی جب سے یہہ التزام اور انتظام کیا گیا ہے بہت کم سُننے مین آیا ہے کہ فلانا مریض محبت صدمۂ ہجر سے سودائی
ہوگیا یا فلانے زن وشو مین بعد مناکحت کے کسی باعث سے سلسلۂ اتحاد قایم نہین رہا پس ہم امید کرتے ہین کہ
آپ دوبارہ اس بارہ مین تحریر کی تکلیف نفرمائیگا یہہ جواب ناصواب سنکر بادشاہ کے تلوؤن سے آگ لگ اوٹہی
اوسیوقت حکم دیا کہ کچہہ سپاہ واسطے سرکوبی پرتگیز کے مہیا کیجاے اور چارلس شاہ ہسپانیہ کو لکہا کہ ہم کسیقدر اپنی فوج

آپکی قلمرو مین ہوکر پرتگیز لیجانا چاہتے ہین آپکی کیا مرضی ہے اوسنے بہ سبب رابطۂ قدیمی کے جو مابین پرتگیز و ہسپانیہ
کے ہے جواب دیا کہ اگر آپکو پرتگیز پر فوج کشی کرنا منظور ہے تو خلیج بسکی مین ہوکر تشریف لیجایئے ہم راستہ ہرگز نہین دیسکتے
اسپر جہان پناہ اور بہی مشتعل ہوگئے فرمایا خیر اگر آپ راستہ نہین دے سکتے تو روکنے کا سامان کیجیے ہم انشاء اللہ تعالیٰ
آپ ہی کیطرف ہوکر آتے ہین **مثنوی** | کنون آمدم تا بہ بینی مرا | زگردن کشان برگزینی مرا
بہ بینی کنون زخم جنگی نہنگ | گزان پس نہ پیچی عنان سوے جنگ - غرض والد ماجد تو اس جھگڑے کے بعد
مع لشکر ظفر پیکر ہسپانیہ کی جانب تشریف لیگئے اور مین میدان خالی پاکر شکار کے بہانے کوہ واسگس کو چل دیا کیونکہ
جب سے مینے بادشاہ انگلستان کی شرط سنی تہی یہہ ہی ارادہ تہا کہ کسیطرح ہندوستان پر چلکر قسمت آزمائی کیجیے
اگر ملک ہاتہہ آگیا فہو المراد یہہ ہی وسیلہ ہے مطلوب کے قدمون تلک پہونچنے کا - اور جو اس کوشش مین جان جاتی رہی
تو بلا سے ہم جانینگے روز کی مصیبت ہی سے چہوٹ گئے مگر جب مین پہاڑ پر پہونچا تو ناگہان ایک پیر مرد درویش
صورت سے راہ چلتے ہوئے ملاقات ہوگئی اوسوقت خدا کی قدرت سے مین تن تنہا اپنے خیال مین غلطان پیچان یہہ
شعر پڑہتا ہوا چلا جاتا تہا **شعر** | یک ناوک کاری زکمان تو نہ خوردم | ہر زخم تو محتاج بہ زخم دگرم کرد - اوس
پیر مرد نے یہہ شعر سنکر کمال مہربانی سے میرا حال پوچہا اور فرمایا شاید تو فرانسیس کا شاہزادہ ہے مین نے کہا ہان
ہون تو سہی بعدہ اس امید پر کہ یہہ میرے حق مین دعا کرینگے تمام و کمال اپنا حال اونکی خدمت مین گذارش کیا اونہون
نے فرمایا بالفعل ایک شاہزادہ عالی حسب والا نسب بادشاہ پولینڈ کا ملازم ہوکر کوہ ارل پر دو گرفتاران بلا کی رہائی
کے واسطے جانا چاہتا ہے اور یقین ہے آہستہ آہستہ وہ ہی مغربی روس کو بہی فتح کرے اگر تو اوسکی خدمت مین
حاضر ہوکر ابتداے انتہا تک اپنا قصہ بیان کرے تو عجب نہین کہ اوسکی دستگیری سے بلا تردد تیری عقدہ کشائی ہوجا
یہہ سنکر مین چاہتا تہا کہ اوس شاہزادہ کا نام و نشان دریافت کرون کہ یکایک کچھہ ایسی غنودگی سی آئی کہ مین بےخبر
اوسی درخت کے نیچے جہان اونسے ملاقات ہوئی تہی پڑکر سو رہا جب آنکھہ کہلی تو نہ وہ درویش تہے نہ مین دلریش تہا
یکبارگی پولین کا خیال اور ہجر کا ملال اسطرح میرے دل سے جاتا رہا کہ گویا کبہی کہین عاشق ہی نہین ہوا تہا فقط
اتنا ایک خواب سا یاد رہ گیا کہ تجہے کوئی سخت مہم در پیش ہے اور اوس مہم کا سرانجام بغیر کوہ ارل پہونچے کسطرح نہین
ہوسکتا چنانچہ یہہ ہی کلمہ شاید مین نے آپسے پہلے کل بہی گذارش کیا تہا اور اسیواسطے حضور کی ملازمت قبول کی

لیکن سمجھا یہہ مطلق نہین یاد تہا کہ کسی درویش نے مجھے یہہ ہدایت کی ہے آج البتہ وہ خواب غفلت دور ہوا ہے اور طبیعت کو از سرنو پہروہ ہی کیفیت حاصل ہے جو ابتدائے عشق مین حاصل تہے **شعر** باز عشق آمد و دیوانگی پیش آمد بر دلم از مژہ غمزہ زنی پیش آمد۔ آب زمانے مین تخت سلطنت پر بیٹھون یا کوچۂ دلدار مین جاکر اوسکی خاک کف پا کو اپنا تاج کرامت بناؤن **شعر**

مرا عمر از برائے وصل یار نازنین باید		اگر آن دولت نباشد زندگی دیگر چہ کار آید

یہہ داستان حیرت بیان سنکر شاہزادہ نے فنچرسن کو اپنی چہاتی سے لگا لیا اور فرمایا واللہ آپکے نالۂ جانکاہ نے ہمارے سینۂ سوزان کو خاک سیاہ بنا دیا اگر یہہ حال پہلے سے معلوم ہوتا تو ہرگز ہم آپکی طرف سے اسقدر غفلت نکرتے خیر جو ہوا سو ہوا اب آپ اپنے باپ کا تخت و تاج سنبہالیئے ہم انشاء اللہ تعالے انگلستان جاکر اس عقدہ کی حل کرنیکی کوئی تدبیر نکالتے ہین صرف اسقدر مہلت درکار ہے کہ دو چار روز ابو سعید اور ابراہیم ترک کا انتظار کر لیا جاوے تاکہ اودہر سے بہی طبیعت کو اطمینان حاصل ہو جائے فنچرسن نے کہا سبحان اللہ آپ جیسا مخدوم میری خاطر یہہ بار گران اپنے دوش پر اوٹہائے اور مین تخت سلطنت پر بیٹہکر بلا تکلف عیش و نشاط مین مصروف ہون یہہ ہرگز نہین ہوسکتا علاوہ ازین یہہ کس کم بخت کو گوارا ہے کہ حضور اوس غیرت بدر بدور کے ملک کو تشریف لیجائین اور مین یہان اسطرح زندان رنج و الم مین گرفتار پڑا رہون آپ خوش ہون یا ناراض مین تو یہہ قدم سرا پا کرم مرتے دم تک نہین چہوڑون گا حد کو یہہ ہے ملک برباد جائیگا سو بلا سے کل کا برباد ہوتا آج برباد ہوجائے **شعر**

دولت دنیا کہ تمنا کنند		باکہ وفا کرد کہ با ما کند

ماجد بن مجید نے عرض کیا خداوند نعمت سچ ہے دولت دنیا عجب دولت پایدار ہے اسکو چہوڑکر زنہار عاشق صادق دنیا دونی کے آگے گردن نہین جہکا سکتا حضور یہان کا انتظام کسی اور کے سپرد فرمائین فنچرسن کو اپنے ہمراہ لے چلین چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ بعد آجانے ابو سعید اور ابراہیم ترک کے فرانسیس کا انتظام فیوزن کے سپرد کیا گیا اور فنچرسن شاہزادہ سبحان کے ہمراہ ہو لیا **جب تک شاہزادہ انگلستان مین داخل ہوا احوال اون مصاحبین کا جو کوہ کارڈلی کی جانب بتلاش حکیم مقیاس الامراض روانہ کئے گئے تہے لکہا جاتا ہے**۔ ناظرین والا تمکین کو یاد ہوگا کہ جب شاہزادہ بلند اقبال حکیم مقیاس الامراض کی خبر باشندگان نیویورک سے سنکر وینی زولا مین پہونچا ہے (جو جنوبی امریکہ کے شمال مین واقع ہے) تو ثریا جاہ والا قدر مفتاح الملک سہیل یمنی بہرام رومی امیرزادہ تیمور

وغیرہ اپنے مصاحبین کو بعد ایک طول طویل مباحثہ کے حکم دیا تہا کہ تم حکیم مقیاس الامراض کو جنوبی امریکہ کے متعدد مقامات
مین تلاش کرکے ریحانا مین حاضر ہو۔ ما بدولت بہی مع عماد بن عمید ملک برزیل کی سیر کرتے ہوئے براہ راست اوسیط
تشریف لئے جاتے ہین۔ چنانچہ اس حکم محکم کے صادر ہوتے ہی یہہ سب رفقا بلا عذر کوہ کارڈلی کی جانب ۸ ہ جمادی الاعلی
سنہ ۱۲۵۲ ہجری روز دوشنبہ کو شہر میرسے کیو ہوتے جو وینی زولا کے شمالی حصہ مین اسی نام کی ایک جہیل پر واقع ہے
روانہ ہوگئے۔ ابتدا مین انکو یہہ خیال تہا کہ شاید کوہ کارڈلی کوئی چہوٹا سا پہاڑ ہے جسکو ہم چند روز مین بالافاقہ
دیکہہ بہال کر واپس چلے آئین گے لیکن جب چار پانچ منزلین طے کرنیکے بعد شہر اسکو رڈ مین پہونچے جو مضافات
گریہ نیندا مین شمار کیا جاتا ہے اور قریب سلسلہ کوہ کے واقع ہے تو بہرام رومی نے کہا مین نے آج ایک محقق کی
زبانی سنا ہے کہ یہہ پہاڑ کوہ کارڈلی جسکا طول ساڑہے چار ہزار میل سے بہی کچہہ اونچا ہے اس ملک کے مغربی کنارہ
پر شمال سے جنوب تک برابر اسطرح پہیلا ہوا ہے کہ کہین ایک یا دو میل کا بہی سلسلہ منقطع نہین ہوا اگر یہہ سچ ہے تو
ہمارا اگلا گمان بالکل غلط ہو گیا یعنی ہم زنہار اس سفر کو ایسے جلد ختم نہین کر سکتے کہ آقائے نعمت کو ریحانا پہونچکر ہمارا
انتظار نکرنا پڑے کیونکہ شاہزادہ عالی تبار نے ہمارے رخصت ہونے سے ایک روز پیشتر ملک برزیل کا نقشہ طلب
فرماکر شمالی سرحد سے فاس نیکا ناتک نوہ سوراخ اپنے خنجر کی نوک سے اوسمین بنا دئے تہے جسکے معنی ظاہر اسوا منزلون
کے حساب کے اور کچہہ سمجہہ مین نہین آتے پہر کہان تین مہینے کہان کوہ کارڈلی کا سفر ہم ایسے دور دراز دشوار گذار
راستہ کو ایسی جلدی کیونکر طے کر سکتے ہین ہان یہہ ممکن ہے کہ یہان سے ہم سب چمبوری تک جو ایک مشہور چوٹی کوہ
کارڈلی کی ہے بالاتفاق حکیم صاحب کی تلاش کرین پہر وہان سے علحدہ علحدہ ہو کر الیانی اور سورالی وغیرہ مشہور
چوٹیون کو دیکہتے ہوئے انہین تین مہینے کے اندر اندر لوٹ کر پہر شاہزادہ عالی تبار کی خدمت مین حاضر ہو جائین
لیکن خدا جانے تم صاحب بہی اس رائے کو پسند کرتے ہو یا نہین سہیل یمنی نے کہا بیشک تمہاری رائے نہایت معقول
ہے نہ اسمین عدول حکمی کا الزام ہمارے ذمہ عاید ہو سکتا ہے نہ شاہزادہ عالی تبار کے دیدار فیض آثار سے تمام عمر
کے لئے محروم رہ سکتے ہین البتہ اسقدر التزام اور انتظام اور کرنا چاہئے کہ ہم سب ایک ہی بار جسطرح شاہزادہ کی
خدمت سے رخصت ہوئے ہین اوسی طرح اوسکے قدمون مین پہر حاضر ہو جائین تاکہ آگے پیچہے پہونچنے کے باعث ناحق کوئی
شخص معتوب نہو یہہ امر سب صاحبونکو منظور رہے تو میری دانست مین یکم اکتوبر تک بہت وقت تلاش کا مل سکتا ہے اس

لیکن بہتر یہ ہے کہ ہم سب لوٹکر سینٹ تھس مین جمع ہوجائین جو ریجانا کے جنوب مین واقع ہے اور جو شاید ہم مین سے کوئی پہلے پہونچ گیا تو اوسی تاریخ معین تک اپنے دوسرے ہمراہیون کا انتظار کرنا چاہیے اس رائے کو تمام اہل مشورہ نے نہایت پسند کیا اور دوسرے روز علی الصباح توکلت علی اللہ سب حکیم صاحب کی تلاش مین چل نکلے

گرفتار ہونا امیرزادہ تیمور کا ایک پری پیکر کے دام گیسو مین اور رہائی پانا دل محبت منزل کا دفعتاً تعلقات آزادی سے

لکھا ہے کہ جب ان رفقا کو حسب قرارداد باہمی شہر اسکورٹو سے مجبوری کیطرف کوچ کرنا پڑا تو امیرزادہ تیمور کو یہ امر حد سے زیادہ شاق گذرا کیونکہ وہ اپنے دوستون مین بسبب جوش جوانی کہ جو عمدہ وقت زندگانی کا ہے کسیقدر حسن وجمال کو زیادہ عزیز رکھتا تھا یعنی وہ لوگ بھی ہرچند اس مرض حالی سے بالکل خالی نہ تھے لیکن اسکا یہہ حال تھا کہ جب تک کسی آتشین رخسار سے اچھی طرح آنکھین نہ سینک لیتا تھا دل کا ہونا نہونا سینے مین یکسان سمجھتا تھا اور مجبوری پر سواے جڑی بوٹی کے اس دوا کا میسر آنا ظاہر اعقل کے بالکل خلاف تھا مگر جب اورون کی رائے متفق ہوگئی تو وہ اکیلا کیا کرسکتا جبراً وقہراً دلکو سمجھا کے قیدیون کی کیطرح سب کے ساتھ ہولیا اوس پر طرہ یہہ ہوا کہ رفقا دلارکا اور دلابویا کو جو کہ کچھ نہ دیکھنے کے قابل مکان تھے داہنی طرف چھوڑکر وسط برزیل کے پہاڑون کا سلسلہ قطع کرنے کے بعد سیدھے دریاے سیرے من کے قریب جانکلے جہان سواے اری گوبا زنگو بے ٹاجوس وغیرہ دو چار ندیون کے کوئی ایسا شہر یا قصبہ نہین ملا جسمین وہ تشنۂ شربت دیدار اپنی چشم بیمار کا کچھہ علاج کرتا اور اس عرصہ مین منزلین بھی ایسی سخت کی گئین کہ مطلق اوسے اپنے مرہم زخم جگر کی تلاش مین دائین بائین سرکنے کا موقع ہاتھہ نہ آیا غرض کئی روز برابر غذاے روحانی نہ ملنے کے باعث اوس بیچارہ کا ایسا حال ہوگیا جیسا کسی مفلس کا اشتہا کے وقت کھانا نہ ملنے کے سبب ہوجاتا ہے یا کوئی مرض مہلک بغیر معالجہ کے آہستہ آہستہ ترقی پکڑکر آدمی کی صورت بگاڑ دیتا ہے لیکن عالم مجبوری مین کیا ہوسکتا ہے آپ ہی آپ اپنی حسرت پر افسوس کرتا تھا اور یہہ شعر پڑھ کر خاموش ہو رہتا تھا شعر

گلے نشگفت تا من عندلیب این چمن گشتم	اگر وا نہ آشیان من بگلشن اضاد

آخرش رفتہ رفتہ اس شوق شہادت نے درجۂ کمال کو پہونچکر اوسی ویرانہ مین اوس بسمل دشنۂ محبت کو ایک ستم ایجاد کے خنجر تعشق سے ایسا حلال کیا کہ تمام دین و دنیا کے عیش و آرام اوس مبتلاے آلام پر حرام ہوگئے یعنی جب یہہ رفقا سیرے من کو عبور کرکے اکیوڈر کی سرحد مین اوس عام رستہ پر پہونچے جو پیرو سے سیدہا خاکناے پانامہ مین ہوکر

شمالی امریکہ کو چلا گیا ہے۔ تو ۲۹ راگست ۱۸۶۶ء کو علی الصباح اوسی سڑک پر دیکھتے کیا ہین کہ دس یا بارہ بگھی گاڑیان نہایت آراستہ و پیراستہ بائین طرف سے بطور ڈاک کے چلی آتی ہین اور آدمی مسلح بہی اونکے ہمراہ ہین جس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ یہہ کسی بڑے رئیس کی سواری ہے چونکہ سیاح آدمی کو اکثر نئے حالات دریافت کرنے کا زیادہ شوق ہوتا ہے یہہ سب رفیق سڑک سے تھوڑی دور ہٹ کر کھڑے ہو رہے کہ دیکھین یہہ کون لوگ ہین اور کہان جاتے ہین قضاءعنداللہ وہ گاڑیان اوسی قرب و جوار مین آکر ٹھہر گئین جہان انہون نے تفتیش حال کے واسطے باگین روک لی تہین اور ٹھہرتے ہی اُنمین سے ایک غول عورتون کا اوترا جو ظاہر خواصین یا کنیزین معلوم ہوتی تہین کیونکہ اونہون نے اوترکر پہلے تہوڑا تہوڑا زمین پر پانی چھڑکا بعدہ ایک نہایت تکلف مسند دو گاڑیون کے پہیون سے ملاکے اسطرح بچہائی کہ اوترنے والے کے پاؤن خاک سے آلودہ نہون اسکے تھوڑی ہی دیر بعد اون دونون گاڑیون کے بہی دروازے کہولے گئے اور اونمین سے دو ایسے پری رخسار مہر و ماہ کی مانند برآمد ہوئے کہ دیکھنے والون کی روح (باوجود بعد مسافت کے) تازہ ہوگئی

مثنوی

دو بت نازنین عقل فریب | پاے تا سر ہمہ لطافت و زیب
این برخ شمع بزم شبستان بود | وان بلب نقل مے پرستان بود

خصوصاً اونمین سے ایک عورت جسکا سن پندرہ یا سولہ برس سے زیادہ نہوگا اس غضب کی عورت تہی کہ شور قیامت اوسکی ٹھوکر سے الامان مانگتا تہا اور زاہد صد سالہ اوسکی چشم مخمور دیکھکر متوالا بنجاتا تہا

مثنوی

سہی سرو محتاج بالائے او | شکر بندۂ و شہد مولائے او
کمر بستۂ زلف او مشک ناب | کہ زلفش کمر بستہ بر آفتاب
زابرو کمان کردہ وز غمزہ تیر | بہ تیر و کمان کردہ صد دل اسیر
خرامندہ ماہی چو سرو بلند | مسلسل دو گیسو چو مشکین کمند
رخش بر بنفشہ گل انداختہ | بنفشہ نگہبان گل ساختہ
بلورین تن و تاقمین پشت او | بشکل دم قاقم انگشت او

اور لباس اوسکا ایسا عجیب و غریب تہا کہ خواہ مخواہ دیکھکر کپڑے پہاڑنے کو جی چاہتا تہا یعنی ماتھے پر تو صرف ایک کالا فیتہ بندہا ہوا تہا جسکو عشاق کالے کا منتر یا زلف ناگن کا گنڈا تصور کرسکتے ہین اور بال جنکو جان کا وبال کہنا چاہیے شانون کیطرف سے تا بہ کمر سینہ اور چھاتیون پر اسطرح پہیلے ہوئے تہے جیسے گنج نہانی پر بوالہوسون کے خوف سے طلسم کے سانپ بٹہادیتے ہین اور گلے مین سب سے نیچے سرخ رنگ کی ایک ریشمی قمیص تہی جسکی آستینین پہونچون تک پہونچ گئی تہین اور اوسکے اوپر ایک گلابی آسمانی رنگ کی پیشواز جو فرنگستان والون کی گون سے نہایت مشابہت رکہتی تہی یعنی کمر کے پاس سے از بس تنگ اور چست تہی

اور سینہ اور کولون کیطرف سے پھیلی ہوئی باقی زیور کا ہر ایک موقع و محل اس شعر کا مضمون زبان حال سے ادا کر رہا تہا

شعر تکلف سے بری ہے حسن ذاتی || قبائے گل مین گل بوٹا کہان ہے - اور فی الواقع جب معشوقون کے قدکو سرو آزاد

سے نسبت دیجائے تو اوسکے واسطے پہول اور پہل ثابت کرنیکی کیا ضرورت ہے البتہ کانون مین دو سیاہ ریشم کے پہندنے

پڑے ہوئے تہے سو وہ نظر بد کی حفاظت کے واسطے تہے نہ حسن و جمال ترقی دینے کے لئے غرضکہ وہ دونون برق جہندہ

اس بیچ و پیچ سے اوترتے ہی آفتاب عالمتاب کے روبرو (جسکی ہنوز تہوڑی سی کرن نکلنے پائی تہی) ہاتہہ جوڑ جوڑکر

باادب کہڑی ہوگئین اور سر کو نہایت عجز و انکسار سے ہاتہون کی طرف جہکا لیا راوی کہتا ہے ابتک امیرزادہ تیمور

کا حال قابل تاسف نہ تہا کیونکہ یہہ رفیق اگرچہ مشرق ہی کیطرف کہڑے ہوئے یہہ سارا تماشا دیکہہ رہے تہے مگر

اسقدر دور تہے کہ آنکہہ سے آنکہہ نہین لڑ سکتی تہی اور سحر محبت کا قاعدہ ہے کہ اکثر معشوق کے چشم فسون ساز

سے پیدا ہوکر عاشق کے دل پر اثر کرتا ہے اگر یہہ امر بالمواجہ ظہور پائے تو سبحان اللہ ورنہ دور بیٹہے تصور کامل

کے ذریعہ سے بہی ممکن ہے چنانچہ حکمانے تجربہ کی روسے ثابت کیا ہے کہ اگر دو شخص باہم مقابل بیٹہکر اپنی اپنی آنکہہ

کی پتلی ایک دوسرے کی پتلی مین دیکہہ لین تو تادم زیست اونکی محبت کسی باعث سے کم نہین ہوسکتی اور اسیواسطے

شاید ساحر بہی ہمیشہ کوئی گول سیاہ چیز اپنے پاس رکہتے ہین جسکے سبب اونکا عمل کبہی خالی نہین جاتا لیکن یہہ بات

طلسمات مین مشرح بیان کرنیکے قابل ہے یہان صرف اسیقدر لکہنا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ جب رفقانے یہہ

حیرت انگیز حرکتین دیکہین تو وہان سے تہوڑی دور آگے سرک کے ایک سپاہی سے اون عورتون کا نام و نشان

دریافت کیا اور پوچہا اسطرح سورج کے روبرو کہڑے ہونے سے انہین کیا فائدہ ہے اوسنے جواب دیا یہہ عورتین

آفتاب پرست ہین صبح و شام طلوع و غروب کے وقت اسیطرح اسکی پرستش کیا کرتی ہین اور تمام دنیا کا کاروبار

خاص اسی ایک ستارہ کی ذات پر منحصر سمجہتی ہین انہین سے بڑی عورت جو دائین طرف ایک عنابی ساجبہ پہنے کہڑی

ہے میگسیکو کی ملکہ ہے غورہ اسکا نام ہے اور دوسری آفت کا پتلا اسکی لڑکی ہے اسے شیلان کہتے ہین پہلے اسکا

خاوند (یعنی غورہ کا) شہر ملما مین جو پیرو کا دار السلطنت ہے معماری کا کام کرتا تہا پہر خدا کی قدرت سے رفتہ رفتہ

میگسیکو مین مجلس قانونی کا ممبر اعلی مقرر ہوگیا اب چند روز ہوئے کہ وہان کی رعایا نے اوسے اپنا بادشاہ بنالیا

ہے اور یہہ بہی وعدہ کیا ہے کہ آیندہ بشرط لیاقت یہہ حکومت نسلاً بعد نسلاً تیری اولاد کو منتقل ہوتی رہے گی کیونکہ

اگلا حاکم جو بالفعل ایک جرم پر معزول ہو کر جزیرہ گوبا مین نظربند کیا گیا ہے کچھہ اولاد نہین رکھتا اور اسکے فضل ایزدی سے ایک لڑکا بھی سترہ اٹھارہ برس کا موجود ہے اور ایک یہہ لڑکی ہے جسے اب ہم مع اوسکی والدہ کے سنگاپور لیے جاتے ہین امیرزادہ تیمور نے کہا اگر ہم قریب جا کر بغور انکے طریق عبادت کو ملاحظہ کرین تو کچھہ حرج تو نہین ہے اوسنے کہا بالکل نہین بلکہ یہین اس قوم کی خوشنودی مزاج کا باعث ہے کہ شاید کوئی اللہ کا بندہ طرز پرستش پسند کر کے ہمارا مذہب قبول کر لے یہہ سنکر امیرزادہ تیمور نے آہستہ آہستہ گھوڑا آگے بڑھایا اوسکے ساتھہ اور بھی رفیق اوسی طرف کو چل نکلے جب نزدیک پہونچے تو سیلا ن نے بسبب عہد طفولیت کے کہ اوس زمانہ مین آداب عبادت کا چندان خیال نہین ہوتا چپکے چپکے کن انکھیون سے ایک ایک کو دیکھنا شروع کیا اور دانستہ ادائے معشوقی کے لحاظ سے تھوڑا سا تیوری مین بل بھی ڈال لیا جسکے شاید یہہ معنی ہونگے کہ حسینون کا التفات کبھی بے اعتنائی سے خالی نہین ہوتا یا یہہ کہ ہمارے تیر نظر کا یہہ ہی جوہر ہے بقول کسی شاعر کے **شعر**

طاعت از پیران رعونت از جوانان خوشنما ست	راستی در تیر خوش و خم در کمان

اور فی الحقیقت اوس بل نے کچھہ ایسا لطف دکھایا کہ تمام صف مین ایک کو بھی ہوش باقی نہ رہا جسپر وہ دو دستی تلوار کج اور معشوقانہ دیچ سے پڑی اوسکا کام تمام ہو گیا اور جہان ذرہ بھی رو کی وہین بجلی کیطرح تڑپ کر پار نکل گئی خصوصاً امیرزادہ تیمور پر تو اوسکا اسقدر اثر پیدا ہوا کہ باوجود مشاقی کے وہ بیچارہ جگہہ سے بھی نہ ہل سکا اور شاید اوس شہباز حسن کو بھی اوسی کا شکار کرنا مرکوز خاطر تھا کہ اخیر کو وہ جادو بھری نظر خاص اوسیپر آ نکر ٹھہر گئی جسکے باعث دفعتاً اوسکے دل سے ایک شعلہ سا نکل کر تمام جسم مین سرایت کر گیا اور کلیجہ کا یہہ عالم ہوا کہ مرغ بسمل سے بھی اوسے نسبت دینا گویا مرہم التیام لگانا ہے **شعر**

بدان سان در دلش افتاد جوشے	کہ پیدا شد ز ہر موئش خروشے

باایہمہ اوسنے اوف کا کلمہ بھی زبان سے نہ نکالا اور بیشک کیونکر نکالتا وہ نظر زخم دل اندوہگین کو فرحت پہونچانے والی تھی یا خدانخواستہ تکلیف دینے والی یہہ تو صرف ناواقف شاعرون کے ذہنی استعارے ہین کہ فلانے کمان ابرو کے تیر مژگان نے لوح سینہ کو خانۂ زنبور بنا دیا ورنہ جسقدر ان تیرون سے دل مجروح کو فرحت پہونچتی ہے مین جانتا ہون کسی مرہم سے بھی نہ پہونچتی ہوگی لیکن البتہ وہ فرحت تحریر و تقریر مین نہین آسکتی جسپر بیتی ہو وہ ہی جانے یا شاید حسن پرست تھوڑا بہت ایسے موقع کا مذاق سمجھتے ہونگے جیسا کہ کسی بدمست بادۂ الفت نے کہا ہے **شعر**

بے ریاضت نشود نشۂ عرفان حاصل	تا کہ د خشک نگردید می ناب نیافت

بہرصورت امیرزادہ تیمور (موافق قول

عوام کے) اوس رشک حور کی چشم مخمور دیکھتے ہی شیشۂ دل چور چور کر بیٹھا اور آہستہ آہستہ اوسکے نوک پیکان پر
یہہ شعر پڑہ پڑہ کر دم کرنے لگا **شعر** | ترچھی نظروں سے نہ دیکھو عاشق دلگیر کو || ایسے تیر انداز ہو سیدھا تو کر لو تیر کو |
مگر استغفر اللہ جس ستم شعار کو نئی نئی شوخیان ایجاد کرنے کا شوق ہو وہ ایسے باتون پر کب کان رکھتا ہے ابھی ایک
غمزہ صحیح نہونے پایا تھا کہ دوسرے کی تیاریان اور ہوگئین یعنی سیلان نے نشانہ اوڑا دینے کے بعد کچھ اپنی ماں کے
خوف سے کچھ تماشائیون کے ہجوم سے ایک جگہہ نظر کا قایم رکھنا مناسب نہ سمجھا اور یہہ بھی نہو سکا کہ اپنے شکار کو
نیم بسمل چھوڑ دے اسواسطے بلا لحاظ دعوی مسیحائی کے اپنی چشم مخمور کو بعینہ مثل جام بادۂ احمر کے گردش دینا شروع
کیا اسطرح کہ کبھی اپنی مان کو دیکھتی تھی کبھی رفقا کی طرف یکسانظر دوڑاتی تھی اور جب یہہ یقین ہو جاتا کہ اب
کسیکو گمان بد پیدا نہوگا تو یکبارگی شہباز تیز چنگال کیطرح یہہ شعر پڑہ کر امیرزادہ تیمور پر آن پڑتی تھی **شعر**
| صدنگہ جانئے کہ او باشد بہر سو میکنم || تا بہ تقریبے نگاہے جانب او میکنم | گر چشم فسون ساز کا یہہ دورا وس عرعت
کے ساتھہ طے ہوتا تھا کہ گویا کوئی اچھا پھکیت سیف آبدار کی ہاتھہ نکال رہا ہے یا کوئی سبکدست کاریگر تیغ اصفہانی
پر باڑہ چڑہا رہا ہے ابھی مجھپر تھی کہ طرفۃ العین مین دوسرے پر جا جمکی وہان ٹھہرنے نہ پائی تھی کہ تیسرے نے آواز دی وہ مارا
اسیطرح دو چار رگڑے پورے ہوگئے رہا سہا اوس مجروح دشنۂ محبت کا کام تمام ہوگیا دین و ایمان سے تو پہلے ہی
ہاتھہ دہو بیٹھا تھا اب زندگی کی بھی امید باقی نرہی مایوس ہو کر کہنے لگا **شعر** نرگسین آنکھین قہر آلودہ خاکین ہکو
ملائینگی ❊ نیچی نیچی نظرین یہہ کیا اوپر ہو کر جائینگی ❊ اور جو کبھی غیرون کے ساتھہ اوس التفات کا رشک پیدا ہوتا تھا
تو یون اپنے دل رنجور کو تسکین دیتا تھا **شعر** | گہ نظر بر غیر دارد گاہ بر ما چشم او || بسکہ بیمار است می افتد بہر جا چشم او |
لیکن افسوس اس چرخ کجرفتار کو کسی حال مین دو راست بازون کا ایک جگہہ جمع ہو کر بیٹھنا اچھا نہین معلوم ہوتا
ابھی وہان یہہ ہی ناز و نیاز ہو رہے تھے کہ مہد عروس چرخ چارمی قریب دولہا تھہ کے مطلع سے بلند ہوگیا یعنی پورا
قرص آفتاب کا پردۂ افق سے باہر نکل آیا اوسوقت غورہ نے اپنے دونون ہاتھہ تین بار بطور ڈنڈوت کیے پیشانی
سے لگا کر اول اپنی نماز مصنوعی کا سلام ادا کیا بعدہ اوس بہار بوستان دیدۂ عشاق کو بوے گل کی مانند تخت
صبا رفتار پر سوار کرکے حکم دیا کہ اس میدان کو پامال جور خزان کر دیا جاے اور تمازت آفتاب کے لحاظ سے یہہ
بھی فرمایا کہ تخت گاڑیون کے کھلے نرہنے چاہئین اس حکم بے معنی کے سنتے ہی امیرزادہ تیمور بکمال حسرت و یاس خورشید

جہانتاب کی طرف دیکھ کر کہنے لگا اے مغرور حسن بے فیض اگر آج تو تھوڑی دیر کیواسطے دریچہ مشرق سے سر نکالتا تو کیا اندھیر ہو جاتا واللہ تجھے ہرگز بسبب رشک و حسد کے ہم لوگون کا عیش و آرام منظور نہین شاید اسیواسطے عشاق نے اپنے وصل کے واسطے باوجود تاریکی کے رات کو پسند کیا ہے سو تو اوسے بھی ہمارے عداوت کے اسقدر کوتاہ کر دیتا ہے کہ مشتاق دل کی حسرت نہین نکلنے پاتی خیر خداوند کریم قیامت کے دن تجھ سے اسکا بدلا لے ہمارا سوا صبر و شکر کے کچھ بس نہین چل سکتا یہہ کہکر دونون ہاتھون سے اپنے کلیجہ کو تھام لیا اور چپکے چپکے یہہ شعر پڑہنے لگا شعر

دامن کشان ز صحبت من یار میرود | کارم ز دست و دست من از کار میرود

اتنے مین دروازے [illegible] کے بند ہوگئے اور راستہ مین گھوڑون کی اوٹھادی گئین پہر تو اور بھی امیرزادہ تیمور کو دل کا تھامنا مشکل پڑگیا اور دونون آنکھون کے جو آنسو تھوڑا عرصہ ہوا باعث تسکین دل مجروح تصور کیے جاتے تھے ایسی سوزش پیدا کرنی شروع کی کہ بے اختیار اضطراب طبیعت نے اوس مبتلائے رنج غم مہاجرت کو یہہ ہی صلاح دی کہ اگر زندگی منظور ہے تو سایہ کی مانند اسی صیاد ستم ایجاد کے پیچھے ہو لینا چاہیے ورنہ زمانہ مفارقت مین یہہ بیقراری بہت کچھ خراب کریگی مگر عقل رہنما نے جو ہنوز دم واپسین کیطرح سینۂ سوزان مین اٹکی ہوئی تہی اس امر کو منظور نفرمایا اور کہا کہ گو آتش دوری سے بیکلی تو یہہ ہی صورت ہے جو تونے بیان کی لیکن اکثر رفقا تاثیر جذب الفت سے بیانتک ناواقف ہین کہ اونہین یہہ بھی نہین معلوم کہ عشق و محبت اختیاری امر ہے یا غیر اختیاری پہر اگر تو اس برباد کنندۂ خانمان کے ساتھ ہو لیا تو اونکو بیشک یہہ ہی خیال گذریگا کہ تیمور نہایت سخت دل آدمی ہے جو یکبارگی شاہزادۂ عالم پناہ کے رنج و الم کو بالائے طاق رکھکر ایک معمار کی لڑکی پر اسقدر شیفتہ و فریفتہ ہو گیا کہ ہماری ہمراہی کو بھی جائز نرکھا اس سے بہتر یہہ ہے کہ اپنا مرنا قبول کر اور بالفعل رفقا کا ساتھ نہ چھوڑ وا اگر ایسا ہی وحشت دل نے ستایا تو خیر مجبوری پر پہونچکر دیکھا جائیگا شعر

کمال مرتبۂ عشق آن بود اے دل | کہ جان سپارد و اظہار مدعا نکند

یہہ سوچکر پہلے نگاہ حسرت سے دیر تک گاڑیون کیطرف دیکھتا رہا بعدہ نہایت جوانمردی سے یہہ شعر پڑھکر رفقا کے ساتھ ہو لیا شعر

رفتی ز برم عاقبت اے شوخ جفا کیش | از دیدہ برفتی و نرفتی ز دل ریش

اب یہہ [illegible] کہ باوجود اس ہنگامہ محشر بپا ہونیکے رفقا نے امیرزادہ تیمور کی خبر کیون نہین لی اوسکی وجہ یہہ ہوئی کہ سیلاب کی پیاری پیاری شوخیون نے کسی مین اسقدر ہوش و حواس باقی نرکھے تھے کہ وہ آپس مین ایک دوسرے کی

فیر لیسلئے اسواسطے اوس کیفیت حالی کے زایل ہونے تک کسیکو امیرزادہ تیمور کیطرف زیادہ توجہ نہوئی البتہ وزن
سے تہوڑی دیر آگے بڑہکر جب سبکے ہوش وحواس درست ہوئے اور امیرزادہ تیمور کا چہرہ کچہہ اوترا ہوا نظر آیا
تو کمال دلسوزی سے کہنے لگے اے امیرزادۂ تیمور ہمکو اسوقت تمہاری طبیعت کچہہ پریشان معلوم ہوتی ہے کہین
اوس نوجوان خطائی کے دام گیسو مین تو گرفتار نہین ہوگئے امیرزادہ تیمور نے کہا یہہ تو آپ بخوبی جانتے ہین کہ
مین حسن پرست آدمی ہون جہان کوئی کمان ابرو نظر آتا ہے خواہ مخواہ مشتاقانہ اوسکے تیر مژہ کا نشانہ بنجاتا ہون
الغرض اگر وہ تیر زخم کاری نہین کہا لیتا میرے سینہ کی خلش نہین مٹتی لیکن یہہ مجہے آجتک نہین معلوم کہ دام گیسو
مین گرفتار ہوجانا کسے کہتے ہین آیا آپکا یہہ مطلب ہے کہ مین شیلاف پر عاشق ہوگیا ہون پس اگر ایسا ہوتا تو آپکے
ہمراہی مجہے کیون پسند آتی کیا عاشقون کو معشوق کی مفارقت ناگوار نہین گذرتی یا باوجود ناگوار گذرنیکے وہ
اپنے درد دل کا علاج کرنا نہین چاہتے مین نے سُنا ہے حکما مرض عشق کو مالیخولیا سے منسوب کرتے ہین کیونکہ اسمین
عقل وخرد بالکل جاتی رہتی ہے اگر یہہ مسئلہ آپکے نزدیک بہی درست ہے تو ذرہ انصاف سے فرمائیے ابتدا اس مرض کی
لاحق ہے یا آپکے دشمنون کو واللہ صحیح وسالم آدمی کو بلا تشخیص مریض تصور کرلینا یہہ آپ ہی کا کام ہے اے حضرت
میرے سینہ حسینون کا آئینہ بنتے بنتے اسقدر صاف ہوگیا ہے کہ اب یکایک کسیکا تیر نظر اثر نہین کرسکتا شاید یہہ
شعر جو کسی نے خاص میری زبان سے کہا ہے آپکے گوش گذار نہین ہوا **شعر** از سینۂ صاف گذرد تیر ترحم
مانند نگاہے کہ بآئینہ بدنشیند۔ رفقا نے کہا اگر یہہ بات سچ ہے تو آپ اسقدر مشوش اور زلف پیچان کی مانند درہم
وبرہم کیون معلوم ہوتے ہین عشق نہسہی کوئی اور سبب ہوگا مگر ہم سے پوشیدہ رکہنے کی کیا وجہ اگر اپنا خدشہ دوستون
سے نہ بیان کروگے تو اور کس سے کہوگے **شعر**

غضر از شرم سکندر کرد رو پنہان ز خلق	بے رفیقان موافق آب خوردن

امیرزادہ تیمور نے جواب دیا بیشک یہہ آپنے درست فرمایا تشویش سے مین ہرگز خالی نہین اور تشویشین بہی کئی طرح کی
ہین اونمین سے زیادہ تر روح کی تحلیل کرنے والی تو شاہزادۂ والا دودمان کی جدائی ہے جو ہر وقت کلیجہ کو چاٹتی رہتی
ہے بعدہ غریب الوطنی کا رنج سفر کی تکلیف دنیا کے چہوٹ جانے کا صدمہ یہہ بہی اگر خیال کیجیے تو لوازمات عشق سے کچہہ
کم نہین لیکن بالفعل مین انکا بیان کرنا نہین چاہتا کیونکہ طبایع مختلف ہونیکے باعث گو یہہ ضرور نہین کہ ہر ایک کی
طبیعت نے یکسان اثر قبول کیا ہو لیکن شاید آپکو یہہ خیال آئیگا کہ اس مصیبت مین ہم سب شریک ہین اسواسطے مین

اس تمام ملال و کلال کو آپ ہی کی منصفی پر منحصر رکھکر صرف اوس تازہ فکر کا گذارش کرنا مناسب سمجھتا ہون جس نے
ابھی تھوڑی دیر ہوئی میری خاطر مین خطور کیا ہے وہ یہہ ہے کہ جب سے مین نے غورہ اور سیلاف کو آفتاب کی پرستش
کرتے دیکھا ہے اور میکسیکو کی رعیت کا حال سنا ہے کہ اوسنے اپنے بادشاہ قدیم کو معزول کرکے ایک اجنبی شخص کو
تخت سلطنت پر بٹھا دیا ہے یہہ خبط دلمین سما گیا ہے کہ اس ملک کا تھوڑا سا حال مع بیان کے اقوام مختلفہ اور مذاہب
متعددہ کی اپنے سفرنامہ کے ذیل مین اس طور پر قلمبند کرنا چاہیے کہ جو شخص اوسے ملاحظہ کرے بغیر صعوبت سفر کے
بخوبی امریکہ کے حالات سے واقف ہو جائے بشرطیکہ یہان کی گذشتہ تاریخ کا صحیح صحیح کہیں سے پتہ لگ جائے اور
یہہ بھی معلوم ہو جائے کہ رواج سلطنت اس ملک مین سب سے پہلے کس سے شروع ہوا تھا آپکے نزدیک یہہ خیال کسیطرح
پورا ہو جائیگا تو کیسا مفتاح الملک نے کہا فی الواقع بات تو آپ اچھی سوچے ہین لیکن بھائی جان مین کسی کتاب کے
تحریر کرنے کی ہرگز صلاح نہین دے سکتا بلکہ نصیحت کرتا ہون کہ آپ ہرگز تالیف یا تصنیف کا قصد نہ فرمائیگا شعر

| ترک گویائی و خیل نکتہ گیران رستن است | بستن لب خوشتر از مضمون رنگین بستن است |

امیرزادہ تیمور نے کہا کیا کسی نے یہہ مثل نہین سنی شعر

| نہ باشد نکتہ گیری آدمیت | کہ کار سگ بود آہو گرفتن |

اور مین نے جوابدیا کیون نہین سنی لیکن جو عیب گوئی کو اپنا ہنر جانتا ہو اور آہو گیری کو اعلی درجہ کا فخر سمجھتا ہو وہ ایسی باتون
پر کب کان رکھتا ہے اگر خدانخواستہ آپ گوہر سخن معرض بیان مین لائے تو دیکھیے کا کیا کیا گل کھلتے ہین اور کیسے
کیسے جوہری اوسکے پرکھنے کو جمع ہوتے ہین شعر

| نغز گفت آن حکیم دور اندیش | کہ ہنر ہر چہ بیش دشمن بیش - |

اور سچ ہے جسنے کبھی قلم ہاتھ مین نہ اوٹھایا ہو اور ایک رات بھی دود شمع سے اپنا دماغ تاریک روشن نہ کیا ہو وہ
کیا جانے کہ ہر شب چراغ کس دقت سے پیدا ہوتا ہے اور لخت جگر سے لعل بدخشانی کیونکر بناتے ہین اسکی قدر تو اوسی
دل برشتہ سے پوچھنی چاہیے جو کم سے کم ایک یا دو مرتبہ اس آفت مین مبتلا ہو چکا ہو واللہ جب تک کلک دو زبان کی
مانند کلیجہ شق نہین ہو جاتا ہرگز کوئی فقرہ آبدار قلم زرنگار سے صفحہ قرطاس تک نہین پہونچ سکتا شعر

| بگذر ز دوام سخنور را بخون خوردن مدار | سرخی منقار طوطی شاہد این نعمت است |

ایسے موقع پر امیرزادہ تیمور کا دل بہلانے کے لیے اور رفقا کو بھی مفتاح الملک کی تائید کرنی پڑی کہنے لگے آپکی اس تقریر سے ثابت ہوتا ہے کہ صرف
بے ہنر اس طریقہ کو اپنا پیشہ جانتے ہین ہم کہتے ہین آجکل کے ہنرمند بھی خاص اسی مرض مین مبتلا ہین گو اسوقت

کتابون کا نام یاد نہین رہا لیکن ہمکو اچھی طرح یاد ہے کہ اکثر مولفین نے بہی خوب دل کہول کہول کے آپسمین
لعن وطعن کیئے ہین پہر وہ قاعدہ کلیہ جو آپ ابہی بیان کر چکے ہین کہان باقی رہا اے مخدوم نا ہنرمند اور بے ہنر
کی قید نہ لگائیے یون فرمائیے شعر | صد نقش درست آید و کس را نظرے نیست || چون رفت خطائے ہمہ را چشم بران ست
مفتاح الملک لے ہنسکر جواب دیا نہین نہین اسکو اصول مذہبی کی پابندی تصور کرنا چاہیئے یا شاید بہ سبب اختلاف
تحریر کے وہ آپس مین ایک دوسرے کے کلام کا لطف نہ سمجھے ہونگے کیونکہ انشا پردازون نے نثر لکھنے کے مختلف طریقے
مقرر کیئے ہین اور مذاق اون سبکا علیحدہ علیحدہ ہے مثلاً جو بات مقفا یا مسجع یا مرجز وغیرہ مین پائی جاتی ہے وہ
عاری مین نہین ہے اور جو بے ساختگی عاری مین نکلتی ہے وہ اون مین نہین لیس اگر مقفا عبارت لکھون اور عاری
کو برا بتاؤن یا عاری لکھون اور مقفا سے ناک بہون چڑہاؤن تو کچھہ دانائی مین داخل نہین ہے جب تک رنگین
عبارت کے مقابلے مین رنگین اور سادی کے مقابلے مین سادی نہ رکہی جائے کیونکر کسیکا حسن و قبح دریافت ہو سکتا
ہے مین نے سنا ہے اکثر مقفا لکھنے والے بغیر امتحان کیے گمان کرتے ہین کہ عاری کا لکھنا کچھہ مشکل نہین ہے اور عاری لکھنے والے
ایسا ہی کچھہ اسکے برعکس خیال کرتے ہین حالانکہ یہہ بالکل غلط ہے عقلمندون کے نزدیک دونون مشکل ہین اور اپنے
خیال کو قلم سے نکالنا سب سے زیادہ مشکل ہے خواہ رنگین عبارت مین ہو خواہ سادی مین شعر
مرا شمار ز ورق لالہ این سخن معلوم || کہ فکر معنی رنگین دماغ می سوزد | اسواسطے مین امیرزادہ تیمور کی عمر کے
حالات لکھنے سے باز رکہنا چاہتا ہون کیونکہ اسمین بہ مقتضائے بشریت اکثر غلطیون کا واقع ہو جانا ممکن ہے
جسکو خورده بین اپنے ہنر ذاتی کی دستاویز تصور کرتے ہین شعر بدور این سخن سنجان ہبر سوئے رقم دستے
کہ انگشت ترا زخمی نسازد چون قلم دستے ؛ علاوه ازین اے امیرزادہ تیمور فی زمانناً ابنائے جنس ہزلیات اور
مسخرات کیطرف زیادہ مایل ہین اونکے سینۂ تنگ مین یکایک ایسے وسیع خیالات کا داخل ہونا معلوم پہر ناحق
خون جگر پینے سے کیا فائدہ مجھے یہہ خوف ہے شعر | خیال معنی رنگین ز بسکہ کرد ضعیف || الے چو نگہت گل نشنود کلام مرا
ہان اگر اس تالیف کے ذریعہ سے صرف طبیعت کا بہلانا منظور ہے تو کسی مشہور اور مفید کتاب کا اپنی زبان ترکی
مین ترجمہ کر ڈالو کہ عوام بہی پسند کرین اور تمہین بہی زیادہ دقت نہ پڑے کیا معنی اس قسم کے ترجمہ کیواسطے فقط
اسقدر استعداد اور محنت درکار ہے کہ زبان غیر کا کسیقدر مطلب سمجھہ مین آجائے باقی جتنے مرحلے انشا پردازی کے

وہ اگلا مولف آپ ہی طے کر لیتا ہے **شعر** من انچہ شرط بلاغ است با تو میگویم | تو خواہ از سخنم پند گیر خواہ ملال
آمیرزادہ تیمور نے کہا آپکا ارشاد میری سر آنکھون پر لیکن اساتذہ کے قول کو کیا کیا جائے وہ فرماتے ہین **شعر**
کہن جامۂ خویش آراستن | بہ از جامۂ عاریت خواستن
اور فی الواقع آپکے حکم کی تعمیل کرنے مین سوا اسکے کہ عروس
سخن کو دوسرا لباس پہنا دیا جائے اور کیا لطف نکلیگا اگر کوئی لطیفہ کوا دسے دیکھکر دل لگی کی راہ سے کہہ بیٹھا **شعر**
پھر کے قندیل سخن کو منڈھ لیا تو کیا ہوا | ڈبانچ مین تو ہین وہی اگلے برس کی تیلیان
تو برائے خدا ازرہ انصاف
سے فرمائیگا مین کیا جواب دونگا اس سے بہتر یہہ ہی ہے کہ موانعات ظاہری کے باعث اپنی کم ہمت نہ کھولون اور
جو زبان سے نکالا ہے ایکبار اوسے پورا کرنے کہاں آخر ایک نہ ایک کا ہنر تو اوس سے ضرور ہی ظاہر ہوگا یا نہ سہی
عیب جو یون کا سہی بقول شخصے **شعر** بہ گفتن من شد ہنر حاسد و منا | صد شکر کہ عیبم ہنر بے ہنران است
اور سنئے حضرت من مین خیالات کے تحریر کرنے مین صرف اسی بات کو غنیمت سمجھتا ہون کہ وہ خیال کسیطرح دوسرے
کی سمجھہ مین آجائے باقی ایک دریائے ذخار کا از سرتا پا موتیون سے پر ہونا بالکل ناممکن ہے **شعر**
نہ ہر حرفے کہ برگوش آید از لب دلنشین افتد | کہ از صد قطرۂ نیسان یکے در ثمین افتد
القصہ مختصر اس مباحثہ
نے یہان تک طول کھینچا کہ چوتھے روز وہ تمام رفقا جمبوری پر پہونچ گئے اور یہہ تقریر ختم ہونے مین نہ آئی **ملاقات**

کرنا مصاحبین شاہزادہ عالی تبار کا درویش گوشہ نشین سے اور منکشف ہونا بعض حالات امیر کبیر
کا اوسکی زبانی

کہتے ہین جمبوری پر پہونچنے کے بعد دوسرے روز علی الصباح جو حکیم صاحب کی تلاش مین یہہ سب رفقا
نکلے تو اوس چوٹی کو ایسا سرسبز و شاداب دیکھا کہ قدم قدم پر خودرو پھولون کی مہک سے دماغ معطر ہوا جاتا تھا سنبل
پیچان عنبرین مویون کے طرۂ تابدار سے ہمسری کا دعوی کرتا اور سرو آزاد قیامت قامتون کے قد برجستہ سے کچھہ بڑھ کر
موزونی کا دم بھرتا تھا گو نام کو وہ کوہ کارڈلی کی ایک چوٹی تھی مگر فی الواقع صانع حقیقی نے اوسے اپنی قدرت کاملہ کا
ایک گلدستہ بنایا تھا یا یون کہنا چاہیے کہ تمام زمانہ کی لطافت و خوبی وہین ایک جگہہ سمٹ کر جمع ہوگئی تھی **مثنوی**

صد ہزاران گلے شگفتہ درو	سبزہ بیدار و آب خفتہ درو
ہر گلے گونہ گونہ از رنگے	بوئے ہر گل رسیدہ فرسنگے
صد ورق باز کردہ دفتر گل	لالہ برکف گرفتہ ساغر مل
از شمیم شمال عنبر بیز	گشت اطراف آن عبیر آمیز

غرض یہہ کیفیت دیکھتے ہوئے جب رفقا آگے بڑھے تو ایک درویش کہن سال شیرین مقال خضر صورت فرشتہ سیرت

بلند مقام اَخنوخ شاہ نام سے کہ جسکے انفاس متبرکہ کو دم عیسوی سے نسبت دیجاوے تو کچھ بعید نہین کیسا ہی رنج و
الم ہو ممکن نہین کہ اوسکے شرف زیارت سے دور نہو جاوے اوسی چوٹی پر ملاقات ہو گئی اثناے گفتگو مین مفتاح الملک
نے امیرزادہ تیمور کیطرف اشارہ کرکے کہا کہ یہہ حضرت آپ سے اس ملک کی نسبت دو سوال کرنا چاہتے ہین - اول
یہہ کہ ملک امریکہ کب سے آباد ہے - دوم یہہ کہ یہان بناے سلطنت کس سے قایم ہوئی اگر براہ اخلاق مربیانہ آپ اس
عقدہ کو حل کر سکین تو غریب نوازی سے بعید نہوگا اوسنے تہوڑی دیر تامل کرکے جواب دیا صحیح حال یہان کی
آبادی کا آجتک کسی مورخ نے تحریر نہین فرمایا لیکن عقلاً ایسا معلوم ہوتا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کی چھٹی یا
ساتوین پشت مین یہہ ملک آباد ہو گیا تہا کیونکہ بعد طوفان حضرت نوحؑ کے حضر الموت کے وقت مین جب قبیلہ
سام سے چند شخص منتشر ہو کر یہان پہونچے تو اونہون نے حضرت مہلائیل بن قینان بن نوش بن شیث بن آدم
علیہ السلام کا پتلا سنگ سفید کا بنا ہوا کوہ الیاس کی ایک بلند چوٹی پر دبا ہوا پایا تہا جو ابتک بت پرستون کا
زیارت گاہ تصور کیا جاتا ہے اور حضرت مہلائیل کا پتلا بنائے جانے کی وجہ مورخین نے یون لکھی ہے کہ آپ اسقدر حسین
جمال تہے کہ اکثر بندگان خدا دور دور سے تحفہ تحایف لے لے کے آپکی زیارت کو حاضر ہوتے تہے اور وہ جمال
باکمال دیکھکر اپنی آنکھون کو منور کرتے تہے جب اونہون نے دار فانی سے کوچ فرمایا اور آمد و رفت لوگون کی کم
ہو گئی تو شیطان علیہ اللعن نے موقع پاکر فرزندان مہلائیلؑ کو یون ترغیب دینا شروع کیا کہ تم اپنے والد بزرگوار
کی ہمشکل ایک صورت پتہر کی بنا کے رکھہ چھوڑو ورنہ زایران مہلائیل تم سے منحرف ہو جائینگے اور یہہ دولت و
حشمت جو صرف اونکے اعتقاد کے باعث ہے آہستہ آہستہ تمام خاک مین ملجائیگی وہ بیچارے اوس ملعون سے یا اوسکے
فریب سے کیا واقف تہے کہنے لگے اچہا اگر تم اچہا جانتے ہو تو بنا دو اوسنے فوراً ایک پتہر کا پتلا حضرت مہلائیلؑ کی
ہمشکل تراش کر تیار کر دیا اور چہرہ پر اوسکے ایک نقاب ڈال دیا چند روز تو وہ پتلا صرف مشتاقون کا زیارتگاہ
رہا بعدہ عوام اوسکی پرستش کرنے لگے یہانتک کہ اوسی زمانہ مین اوس ایک پتلے کے کئی پتلے ہو گئے اور جو شخص بطور
سیاحت کسی دوسرے ملک مین گیا وہ تبرکاً و تیمناً اوسے اپنے ہمراہ لیتا گیا اس تقریر سے صاف ثابت ہے کہ قبل
طوفان حضرت نوح علیہ السلام کے یہہ سرزمین آباد ہو چکی تہی اور رواج سلطنت کی نسبت اکثر اہل تواریخ کا
اسپر اتفاق ہے کہ پہلے پہل نسل کیان سے کیخسرو بن سیاوش بن کیکاؤس یہان آیا ہے اور اوسنے باج و خراج

لیکن آہستہ آہستہ اسجگہہ جہانبانی کی بنا ڈالی ہے ورنہ اوس سے پیشتر یہہ بر اعظم بالکل وحشی قوموں سے آباد تہا اور حکومت کی بو کسی فرد بشر مین بہی نہ پائی جاتی تہی آیندہ العیب عند اللہ **شعر** درپس آئینہ طوطی صفتم داشتہ اند آنچہ اوستاد ازل گفت ہمان میگویم - یہہ گفتگو سنکر تمام رفقا آپسمین مین ایک دوسرے کی صورت دیکہنے لگے کہ یہہ کیا کہتے ہین کہان کیخسرو کجا ملک امریکہ اوس بیچارے کو از آسیاب کے ہاتہہ سے اتنی فرصت کب ملی جو وہ یہان آتا یا قوانین سلطنت کے اجرا مین کوشش فرماتا شاید ان شاہ صاحب کی تحقیقات افیونیون کی ترنگ ہے جو زبان پر آیا بیدہڑک کہنے بیٹہے نیک و بد سے کچہہ مطلب نہین ہم کہ بخوبی اوسکے حالات سے واقف ہین کیونکر اس امر کو تسلیم کر لین اس بولنے سے تو یہہ خاموش بیٹہے رہتے تو اچہا تہا **شعر** اگر در دست من افتد زبانش قطع میسازم سخن سازی کہ گوید چون قلم حرف نہ فہمیدہ ہا اس بے موقع تحیر سے اخنوخ شاہ فوراً سمجہہ گئے کہ انکو میرے کلام مین کچہہ لغزش معلوم ہوئی ہے جو اسطرح ایک دوسرے کا مونہہ گہور رہے ہین کہنے لگے اگر آپ صاحبون کو اس وقایع مین کچہہ شبہہ ہے تو پوست کندہ بیان فرمائے کیا عجب کہ مین آپکا اطمینان کر دون **شعر** بچشم کم منگر جسم خاکساران را کہ این [illegible] ملمان و دست نزدیک ست ثریا جاہ نے کہا البتہ ہم اس بیان کو باور نہین کر سکتے کیونکہ مستند تواریخ کی کسی تاریخ سے کیخسرو کا ملک امریکہ مین پہونچنا ثابت نہین ہوتا اگر آپ فرمائین تو مین اوسکا تہوڑا سا وقایع مع اوسکے باپ سیاوش کی خدمت عالی مین گذارش کرون اخنوخ شاہ نے جواب دیا بہت اچہا فرمائیے ثریا جاہ نے کہا محرران راست بیان تحریر فرماتے ہین کہ گیو اور طوس سرداران لشکر کیکاؤس ایک بار ایک عورت پریچہرہ ابرو کمان صیاد دل عاشقان کو (جو اپنے تئین شاپور فرمانروائے ملک بلغار کی بیٹی بتاتی تہی) کسی نخچیرگاہ سے گہیر لائے تہے اتفاق زمانہ سے وہ عورت کاؤس کی منظور نظر ہوئی اور چندے عرصہ بعد اوسکے بطن سے ایک ایسے بلند اختر رشک خورشید نور نے طلوع فرمایا کہ آجتک نسل کیان سے کوئی اوسکے ہم پلہ پیدا نہین ہوا **مثنوے**

ہے براوج سپہر کمال طالع شد ‖ ہر کس ندیدہ چنین ماہ در ہزاران سال
خجستہ طالع و روشن دل و مبارک پے ‖ فرشتہ طلعت و نیک اختر و ہمایون فال
ازان نہال شرف تازہ گشت گلشن ملک ‖ چنانچہ تازہ شود برگ گل ز باد شمال

کیکاوس نے موافق صلاح منجمان وقت کے سیاوش اوسکا نام رکہا اور رستم سا نامی پہلوان بہزار منت و سماجت اوسکی غور و پرداخت کا متکفل ہوا جب نام خدا وہ سن تمیز کو پہونچا تو اتفاقیہ سوداوبہ اوسکی سوتیلی مان اوسکا حسن و جمال دیکہکر عاشق ہو گئی اور ایسی خود رفتہ ہوئی کہ بلا لحاظ

ننگ و ناموس کے رات دن اپنی آتش مشتعل فرو کرنے کی تدبیرین سوچنے لگی یہانتک کہ ایک روز کسی پرستار کی معرفت خلوت مین بلا کے اپنے عندیہ سے اوسے آگاہ کیا اور بکمال جد و جہد شربت وصال کی طالب ہوئی **مثنوی**

بآہ و نالہ و زاری درآمد ‏ ‏ ز چشم و دل بخون باری درآمد
کہ ای خود کام من کام من سعی کن ‏ ‏ بوصل خویش درد مرا دوا کن
منم تشنہ تو آب زندگانی ‏ ‏ منم کشتہ تو جان جاودانی
چنانم از تو دور ای گنج نایاب ‏ ‏ کہ باشد کشتہ بیجان تشنہ بی آب
ز داغت سالہا در تاب بودم ‏ ‏ ز شوقت بی خور و بی خواب بودم
مرا زین بیشتر در تاب مگذار ‏ ‏ چنینم بی خور و بی خواب مگذار
بحق آن خدائی بر تو سوگند ‏ ‏ کہ باشد بر خداوندان خداوند
باین حسن جہانگیری کہ داد است ‏ ‏ باین خوبی کہ در عارض نہاد است
باین نوری کہ تابد از جبینت ‏ ‏ کہ دارد ماہ را سر بر زمینت
بابروی کمانداری کہ داری ‏ ‏ بسرو خوب رفتاری کہ داری
بمحراب کمان ابروی تو ‏ ‏ بقلاب کمند گیسوی تو
بجادو نرگس مردم فریبت ‏ ‏ بدیبا پوش سرو جامہ زیبت
باین موئی کہ میگوئی میانش ‏ ‏ بآن سری کہ میخوانی دہانش
بمشکین نقطہای بر روی گلرنگ ‏ ‏ بشیرین خندہ ات از غنچہ تنگ
بآب دیدہ من ز اشتیاقت ‏ ‏ بآہ گرمم از سوز فراقت
بحرمانی کہ زیر کوہم از وی ‏ ‏ گرفتار ہزاران اندوہم از وی
بہ استغنات از بود و نبودم ‏ ‏ باستیلای عشقت بر وجودم
کہ بر حال من بیدل ببخشای ‏ ‏ ز کار مشکلم این عقدہ بگشای
بدل عمریست تا داغ تو دارم ‏ ‏ ہوای بوی از باغ تو دارم
زبانی مرہمی داغ دلم شو ‏ ‏ ببوی رونق باغ دلم شو
ز قحط ہجر تو بس ناتوانم ‏ ‏ ببخش از خوان وصلت توشہ جانم
دو تا ای نخل تر خرما ز من سیر ‏ ‏ مکن در خوان نہادن ہیچ تقصیر
مرا از شیر خرما قوت جان دہ ‏ ‏ کہ جان دارم درین قحط امان دہ

سیاوش یہہ افسانہ ہوش ربا سنتے ہی سشسر ہو گیا اور مارے شرم و حیا کے آنکھین نیچی کر کے کہنے لگا افسوس آپ باوجود اس عقل و دانائی کے ایسا بیہودہ کلمہ زبان سے نکالتی ہین کہ ہرگز عقل مصلحت اندیش اوسکا استماع کرنا نہین چاہتی کیا مین کیکاؤس کے نطفہ سے نہین ہون یا اظہار شفقت مادری کے واسطے آپکی شریعت مین یہہ ہی الفاظ مقرر ہین جواب آپنے بطور نظم کے بیان فرمائے واللہ پردہ ناموس شاہی کو خنجر ظلم و ستم سے چاک کرنا اپنے خانہ عقبی کو آتش دوزخ سے بھرنا ہے خدا وہ دن نکرے کہ مجھسے اس حکم بے معنی کی تعمیل ظہور مین آئے اور دین و دنیا دونون جہان مین میرا مونہہ مع آپکے کالا ہو **شعر**

سیاوش بدو گفت کای خود مباد ‏ ‏ کہ از بہر دل من دہم دین بباد
چنین با پدر بیوفائی کنم ‏ ‏ ز مردی و دانش جدائی کنم
تو بانوی شاہی و خورشید گاہ ‏ ‏ سزد گر تو ناید بدینسان گناہ

یہہ کہکر سیاوش وہان سے اوٹھنا چاہتا تھا کہ سودا

نے افشاے راز کے خوف سے یکایک اپنا حال مظلوموں کا سا بنا کے شور و واویلا مچانا شروع کیا کہ سیاوش زبردستی میرے دامن عصمت کو گرد عصیان سے آلودہ کرنا چاہتا ہے خدا کے واسطے دوڑو اور مجھے اس ناحق شناس کے ہاتھ سے نجات دو نہیں کیا جانتی تھی دنیا میں ایسے ایسے لایق بھی بیٹے ہوتے ہیں کہ ماں باپ کی عزت و حرمت کا اصلا لحاظ و پاس نہیں کرتے ورنہ میری شامت آئی تھی جو اس محبت و شفقت سے اسے محلوں میں دخل دیتی اور دیدہ و دانستہ اپنے واسطے آفت مول لیتی شعر

نشاندم نخل خرما خار بر داد
فشاندم تخم مہر آزار بر داد
برسوائی مدہ پیراہنم را
بدست کس میالا دامنم را
دریغا بخت سستم سستی آورد
طلوع اخترم بدبختی آورد
خدا را ای فلک برمن ببخشای
بروی من درے از مہر بکشای

قضاعند اللہ کاؤس کے کانوں تک بھی یہہ آواز پہونچی وہ اوسی وقت محلوں میں دوڑا آیا اور پوچھا کیا ہوا سوداب نے کہا آپکے فرزند ارجمند نے ایک آفت برپا کر دی

درین خلوت براحت خفتہ بودم
درون از گردش محنت رفتہ بودم
خیالش آنکہ من از وی نہ آگاہ
بحرم گلستانم آورد راہ
چو دست آورد پیش آن ناخردمند
کہ بکشاید ز گنج وصل من بند
ہراسان گشتہ از بیداری من
گریزان شد ز خدمتگاری من
چو دزدان بر سر بالینم آمد
بقصد چیدن نسرینم آمد
باذن باغبان ناگشتہ محتاج
برد سنبل بغارت گل بتاراج
من از خواب گران بیدار گشتم
ز جام بیخودی ہشیار گشتم

کیکاؤس یہہ ماجرا سنکر سیاوش کو تخلیہ میں لے گیا اور فرمایا سچ کہو یہہ کیا معاملہ ہے اور کیونکر اسنے ظہور پایا اوسنے جواب دیا ایک عورت ناقص العقل کا کلام بجاے آیت و حدیث کے تصور کر لینا یہہ تو اور بات ہے ورنہ اصل اس قصہ کی یون ہے جو کمترین گذارش کرتا ہے یہہ کہکر تمام معاملہ من اولہ الی آخرہ جو کچہ گذرا تہا بے کم و کاست کہہ سنایا اور عرض کیا اگر حضور کو یہہ قول کا اعتبار نہیں تو اپنے طور پر تحقیق فرما لیجیے اگر اس میں ایک بال برابر فرق نکلے تو جو حال گنہگار کا وہ میرا شعر

مرا باور جز این کارے نبودست
برون زین کار بازارے نبودست
گرت نبود قبول این بیگناہی
الٰہی بسم اللہ اینک ہر چہ خواہی

چونکہ کاؤس بھی ایسا نادان نہ تہا سمجھ گیا کہ یہہ ساری خرابیاں سوداب ہی کی ہیں سیاوش کا اسمیں اصلا قصور نہیں فرمایا خیر جو ہوا سو ہوا اب اسکا تذکرہ زبان پر نہ لانا ایسا نہو یہہ بات شہرت پائے اور رفتہ رفتہ شاہ ہاماوران یعنی پدر سوداب تک اسکی خبر پہونچے اور یہہ ہی اوس گیسو بریدہ کو بھی سمجھا دیا لیکن وہ کب باز آتی تھی اوس روز سے اور بھی زیادہ سیاوش کے خون کی پیاسی ہو گئی ہر وقت اسی فکر میں رہنے لگی کہ کسطرح

اسے بادشاہ کے روبرو ذرک دیجیئے یا اپنا مطلب دلی حاصل کیجیے یہانتک کہ ایکبار کسی فاحشہ حاملہ کو مال و زر کی طمع سے گانٹھہ کے سیاوش کی نسبت ایک حرم خاص کے ساتھہ زنا بالجبر اور اسقاط حمل کا بہتان لگایا اور بادشاہ کو ایسا بہکا دیا کہ وہ بھی بیکایک مغز سخن کو نہ پہونچ سکا آخرش موافق رسم اوس زمانہ کے یہہ تجویز قرار پائی کہ اگر سیاوش سچا ہے تو جلتی ہوئی آگ مین ہوکر نکل جائے ورنہ اسکے مجرم ہونے مین کسیطرح کا شک نہین سیاوش نے بھی اس فیصلہ کو بخوشی خاطر منظور کرلیا اور حکم دیا کہ اچھا ایک میدان وسیع مین محلون کے قریب دود و فرسنگ تک لکڑیان جمع کرکے آگ لگا دی جائے جب وہ تمام سامان درست ہوگیا تو سیاوش مثل کفن کے ایک سفید پیرہن زیب تن فرماکے کیکاؤس کی خدمت مین رخصت کیواسطے حاضر ہوا اور اوس کوہ آتشین کی راہ سے خلد برین کی جانب جانے کی اجازت چاہی اوسوقت فرط محبت سے کاؤس کا بھی دل ایسا بھر آیا کہ بے اختیار دو تین آنسو آنکھون سے ٹپک پڑے اور مصمم ارادہ کرلیا کہ اگر یہہ تھوڑا سا بھی عذر کرے تو مین فوراً قبول کرلون لیکن سیاوش نے برعکس اوسکے منشا کے عرض کیا حضور کچھہ تردد نفرمائین اگر مین بیگناہ ہون تو پیدا کرنیوالا آب و آتش کا بہرحال مجھے اس نار گلنار سے محفوظ رکھیگا اور جو نہین تو مین خود اپنا مونہہ کسیکو دکھانا نہین چاہتا خداوند کریم اس آگ مین وہ تاثیر بخشے کہ ہرگز میرا قدم اس سے باہر نہ نکل سکے یہہ کہکر ایک اسپ صبا رفتار مشکین رنگ پر سوار ہوا اور بسم اللہ کرکے دفعتاً اوس آتش نمرودی مین داخل ہوگیا **شعر** | سیاوش سیہ را بر انسان بتاخت

تو گوئی کہ اسپش بہ آتش بساخت	زہر سو زبانہ ہمے بر کشید
کسے خود و اسپ سیاوش ندید	

اوسوقت کہتے ہین تمام مخلوق ایران کی گرد و پیش اوس آگ کے جمع تھی اور بادیدۂ پرنم نگاہ حسرت سے دیکھہ رہی تھی دیکھیے کب اور کسطرح وہ نہنگ بحر وغا اس دریاے آتشین سے باہر نکلتا ہے کہ اتنے مین سیاوش نے خورشید خاور کی مانند پردۂ شفق سے سر باہر نکالا اور گردن جھکاکے بصد عجز و نیاز درگاہ کریم کارساز مین سجدۂ شکر ادا کیا

چو او را بدیدند برخاست غو	کہ آمد ز آتش برون شاہ نو	اگر آب بودے مگر تر شدے	ہمہ بر تنش جامہ بے بر شدے
چنان آمد اسپ و قباے سوار	کہ گوئی سمن داشت اندر کنار	چو بخشایش پاک یزدان بود	دم آتش و باد یکسان بود

القصہ مختصر سودابہ ہمیشہ ایک نہ ایک ایسا ہی طوفان بناکر کھڑا کر دیتی تھی اور کیکاؤس جسے ایسے موقع پر زن مرید کہنا چاہیے بلا تحقیقات اوسے یقین کر بیٹھتا تھا آخرکار روز کی زق زق بق بق سے سیاوش کا بھی ناک مین دم آگیا

گھبرا کر اپنی مخلصی کی تجویزین سوچنے لگا اور نہایت تجربہ کاری سے یہہ رباعی زبان پر لایا **رباعی**

یاران جہان زاہمہ از کہتہ بامن
دیدیم بہ تحقیق درین ویران جا
بانکیکہ گر اختلاط چون بند قبا
دارند ولے نیند خالی ز گرہ

خدا کی قدرت تہ اوسی اثنا مین ترکستان سے خبر پہونچی کہ افراسیاب دوبارا سامان جنگ مہیا کرکے ایران پر حملہ کرنا چاہتا ہے سیاوش کو اس سے بہتر اپنا منشا پورا کرنیکا کوئی موقع نظر نہ آیا کیکاوس سے ملتجی ہوا کہ اسکے کمترین کو اس مہم کی اجازت دیجاے دیکھون افراسیاب کس قماش کا آدمی ہے اور اوسکی فوج کہان تک دم خم رکھتی ہے کیکاؤس نے بایاسے سودابہ بخوشی تمام اوسکی یہہ التجا قبول کی اور مع رستم پیلتن اوس صف شکن کو توران کی جانب روانہ فرمایا چونکہ فضل لایزال شامل حال تہا سیاوش نے جاتے ہی چند روز مین زنگہ اور طالقان وغیرہ صوبہ جات فتح کرکے فوج ظفر موج کو سیل فنا کی مانند آگے بڑہایا اور عجب تجویز کار پردازان لشکر کے خاص شہر بلخ پر حملہ کرنے کا حکم دیا اودہر سے گرسیوز افراسیاب کا بہائی اور بارمان صوبہ بلخ کا حاکم دونون بے شمار سپاہ اپنے ہمراہ لیکر سد راہ ہوئے لیکن رستم کے گرز کوہ شگاف اور سیاوش کے شمشیر خونش غلاف کے روبرو کسکے قدم جمتے تہے تین روز تک تو خیر اچہے دم خم رہے بعدہ ایسا حوصلہ پست ہوا کہ سب کے سب میدان جنگ چہوڑ کر ٹوک دم بہاگ نکلے سیاوش نے بلا تردد بلخ پر بہی اپنا قبضہ کرلیا اور کیکاؤس کو بعد حمد و نعت کے ایک تہنیت نامہ لکہا جسکا خلاصہ یہہ ہے **شعر**

ہمہ بلخ آمدم شاد و پیروز بخت
بفر جہاندار با تاج و تخت
سہ روز اندرین جنگ شد روزگار
چہارم بہ بخشید پروردگار
کنون تا بہ جیحون سپاہ منست
جہان زیر فر کلاہ منست
گر ایدونک فرمان دہد شہریار
سپہ بگذرانم کنم کارزار

کیکاؤس نے اسکے جواب مین بعد دعاے ترقی عمر و دولت کے لکہ بہیجا **شعر**

ازان پس کہ پیروز گشتی بجنگ
بکار اندرون کرد باید درنگ
مکن ہیچ بر جنگ جستن شتاب
بجنگ تو خود آید افراسیاب

غرض اودہر تو یہہ معاملہ گذرا اب ادہر کا حال سنئے جس روز گرسیوز نے شہر سغد مین پہونچکر افراسیاب کو یہہ خبر وحشت اثر سنائی اوسی رات اوسنے خواب مین دیکہا کہ ایرانی مجہے گرفتار کرکے کیکاوس کے روبرو لیگئے ہین اور ایک خوش رو کم سن جوان نے (جو اوسکے برابر تخت پر بیٹہا ہوا تہا) ایک ایسی تلوار لگائی جسکی سیر اغیار ترکیب معاف تن سے جدا ہوگیا ہے یہہ سانحہ قیامت خیز دیکہتے ہی بے اختیار نعرہ مارکر اچہل پڑا اور ارکان دولت کو جمع کرکے اپنے خواب کی نسبت گفتگو کرنے لگا کسی نے جان کی امان مانگ کے عرض کی خداوند نعمت بالفعل ایرانیون

سے برا ے چندے صلح کرلینا نہایت مناسب معلوم ہوتا ہے کیونکہ اگر خدا نخواستہ سیاوش نے اس مہم مین فتح پائی
تو نتیجہ اوسکا ظاہر ہے کہ تمام ملک توران یک لخت کف دست میدان ہوجائیگا اور جو بر تقدیر سیاوش حضور کے
ہاتھہ سے مارا گیا تو بجز اسکے کہ کیکاؤس کا کینہ کسیقدر زیادہ ہوجائے اور ہمارے ہاتھہ کیا آئیگا پھر ناحق دردسر
خریدنے سے کیا فائدہ افراسیاب نے کہا بیشک تو سچ کہتا ہے ہم بھی ایسے موقع پر آشتی کو جنگ و پیکار سے بہتر
سمجھتے ہین یہہ کہکر اوسی وقت ایک نامہ لکھا اور گرسیوز کو مع ہدیہ ہاے گران بہا سیاوش کی خدمت مین روانہ
فرمایا سیاوش نے موافق ہدایت رستم کے جواب دیا اگر افراسیاب اپنے عزیزون مین سے سو آدمی بطور فعل ضمانت
کے ہمارے سپرد کرنا چاہے اور ان شہرون پر سے اپنا قبضہ اوٹھا لے جنکو وہ زبردستی دبا بیٹھا ہے تو کیا
مضایقہ ہے مین صلحنامہ پر دستخط کرسکتا ہون ورنہ شمشیر آبدار سے بہتر کوئی منصف میری سمجھہ مین نہین آتا جو
یہہ فیصلہ کردے وہ ہم دونون کو منظور کرنا چاہیے **شعر** عزت مرد بمیدان ز ثبات قدم است
شمع ہر جا فشرد پاے سرافراز شود ✤ افراسیاب نے یہہ پیغام سنکر پہلے تو بہت پیچ و تاب کھایا بعدہ مجبور حکم دیا
اچھا بالفعل سمرقند و بخارا و سندہ و چاچ و سنجاب وغیرہ سے اپنا قبضہ اوٹھا لیا جائے اور سو آدمی بھی بطور
ضمانت کے اسیوقت روانہ کردئے جائین پھر جب زمانہ بر سر رحم آئیگا دیکھا جائیگا **شعر**

خوابے از بند رہانید مہ کنعان را	کار موقوف بوقت است کہ چون وقت رسید

القصہ سیاوش نے اپنی
دونون شرطین پورا ہوجانے کے بعد صلحنامہ پر دستخط کردئے اور رستم کو خوشخبری کیکاؤس کی خدمت
مین واسطے مطلع کرنے اس امر کے روانہ کیا جسوقت کیکاؤس نے رستم کی زبانی صلح کا حال سنا دونون ہاتھہ غصہ
سے زمین پر دے مارے اور کہا ہمنے مانا کہ سیاوش ناتجربہ کار ہے لیکن تجھے کیا ہوگیا کہ باوجود اس سن و سال
افراسیاب کے دہوکے مین آگیا اگر لڑائی سے مونہہ چھپاتا اور بستر راحت پر پاؤن پھیلا کر مرے اوڑا تا منظور
تھا تو حضور اینجانب کو اطلاع کی ہوتی صلح کرلینے کا کس نے حکم دیا تھا ہم ہرگز افراسیاب کا آرام سے بیٹھنا نہین
چاہتے بہتر ہے کہ سیاوش فوراً گرفتاران ملک توران کو ہماری خدمت مین بھیجدے اور آپ از سر نو دشمن سے
لڑنے کا سامان کرے رستم نے جواب دیا خداوند نعمت اگرچہ ملازمین ہردم قصور وار ہین لیکن تابعدار کو ایسا
یاد پڑتا ہے کہ جب شاہزادہ بلند اقبال نے بلخ فتح کرنیکے بعد آگے بڑھنے کی درخواست کی ہے تو حضور نے ارقام

انان لیکن چو پیروز گشتی بہ جنگ | بکار اندرون کرد باید درنگ | تکن ہیچ بر جنگ جستن شتاب | بجنگ تو خود آید افراسیاب

شاید اسی حکم کے لحاظ سے شاہزادہ ممدوح کو لڑائی مین سبقت کرنا مناسب نہین معلوم ہوا اور اخیر کو افراسیاب نے بجاے جنگ کے صلح کی التجا کی تو وہ بہی مجبور بشرایط معقول منظور کر لینی پڑی ورنہ خدانخواستہ ہنوز میرے دست و بازو مین کسیطور کا فتور واقع نہین ہوا جو مین جنگ و پیکار سے مونہہ چہپاتا یا بستر راحت پر پاؤن پہیلانے کی آرزو کرتا **شعر** آن نہ من باشم کہ بینی پشت من در روز جنگ | آن منم کاندر میان خاک و خون بینی سرے

لیکن اب البتہ صلح ہوجانے کے بعد افراسیاب کے لہو سے اپنے ہاتہہ آلودہ کرنا نہین چاہتا اور ایسے ہی کچہہ شاہزادہ والا صفات کی ذات سے امید رکہتا ہون کہ وہ بہی اپنی بات سے پہرنا نہ چاہیگا **شعر**

نہانی چرا گفت باید سخن | دریں کار کاندیشہ کرد ستشاہ
سیاوش ز پیمان نگردد ز من | براشوید آن نامور پیشگاہ
تکن بخت فرزند خود را دژم | بہ بینی دل خویش زین پس بغم

کیکاؤس نے کہا معلوم ہوا یہہ سب تیری ہی تن آسانی کا نتیجہ ہے خیر اب تو چندے آرام کر ہم بجاے تیرے طوس کو اس مہم کے واسطے مقرر کرتے ہین اگر سیاوش راہ راست پر آگیا فبہا ورنہ اوسکی بہی کچہہ پرواہ نہین تنہا طوس افراسیاب کے مقابلہ کو کافی ہے **شعر**

ترا دل بان خوبہتہ شاد شد | ہمہ جنگ در پیش تو باد شد | تو اید ربان تا سپہدار طوس | بہ بندد دریں کار بر پیل کوس

بہلا رستم ایسے کلمات سخت سنے کی کب تاب لاتا تہا فوراً چین بابرو ہوکر دربار سے اوٹہہ کہڑا ہوا اور رسید باید یہہ شعر پڑہکر سیستان کو چلا گیا **شعر** اگر طوس جنگی تر از رستم است | چنان دان کہ رستم بگیتی گم است | شرما جواہ کہتا ہے

میری دانست مین کیکاؤس نے سرداران لشکر مین سے طوس کو اسواسطے توران کیطرف بہیجنا مناسب سمجہا کہ اسکا باپ نوذر بن منوچہر افراسیاب کے ہاتہہ سے یازدہ رخ کی لڑائی مین قتل ہو چکا تہا اور طوس ہمیشہ اپنے پدر مقتول کے غم مین افراسیاب پر دانت پیسا کرتا تہا لیکن فی الواقع بقول رستم کے دشمنی کرنا اور بات ہے اور دشمن سے عوض لینے کی جرأت ہونا اور بات ہرچند طوس نے زور لگایا مگر تال اوسکا کیکاؤس کے حق مین بہتر نہوا اول ہی بسم اللہ یہہ غلط ہوئی کہ سیاوش رنجیدہ خاطر ہوکر اپنے پاؤن آپ نہنگ خونخوار کے مونہہ مین چلا گیا یہہ کسی نے نہ سمجہا **شعر** مرو در بزم دشمن گرچہ جان بخش است عالم را | کہ میرد آتش اندر چشمۂ آب بقا افتد | تفصیل اس اجمال کی یون ہے کہ جب سیاوش کو کیکاؤس کا یہہ پیغام پہونچا کہ یا افراسیاب سے لڑو یا سپاہ طوس کے حوالہ کرکے ہمارے پاس

چلے آو تو اوسنے اپنے دل مین سوچا اگر لڑتا ہون تو تمام جہان مین پیمان شکن مشہور ہوتا ہون اور جو نہین لڑتا ایران واپس چلا جاتا ہون تو ایسے موقع پر کہ باپ کے دل مین ایک طرح کی گرہ پڑگئی ہو سودابہ کے ہاتھ سے جان کا سلامت لیجانا بالکل ناممکن ہے اسسے بہتر یہہ ہے کہ دنیاے دنی کی محبت دل سے دور کیجیے اور گوشہ صحرا کو بدر نامہربان کے دامن عنایت سے ہزار درجہ اولی سمجھیے یعنی سپاہ اور لشکر کو چھوڑ جاؤ کر جدہر مونہہ اوٹھا ادہر چل نکلے

بود محبت نادان بلا که یوسف را	طرب سراے زلیخا تمام زندان است

یہہ سوچکر قبل پہونچنے طوس کے گرفتاران ملک توران کو رہا کردیا اور زنگہ بن شادران کی معرفت پوشیدہ افراسیاب کو کہلا بھیجا کہ کیکاؤس صلح کرنا منظور نہین کرتا بجاے میرے اور رستم کے طوس کو تیرے مقابلہ کیواسطے روانہ کیا ہے اب تو جان اور تیرا کام جانے مین بسبب عہد کے تجہپر حملکرنا نہین چاہتا یہانتک کہ تخت و تاج کا چھوڑ دینا قبول ہے اور عہد شکنی کی بدنامی اپنے ذمہ لینا منظور نہین انشاء اللہ تعالے زندگی ہے تو کسی ویرانہ مین بسر کرونگا ایران کا نام تک بھول کر اپنی زبان پر

از صحبت دوستان این درد خلاف	رمزے گویم اگر نگیری بگزاف
چون شیشہ ساعت اند پیوستہ بہم	دلہا ہمہ پرغبار و روہا ہمہ صاف

افراسیاب نے اوسکے جواب مین لکہا کیکاؤس کا حال معلوم ہوا خیر کیا مضایقہ ہے جو وقت پر بن پڑیگا دیکہا جائیگا تم ناحق اپنے تئین تشویش مین نہ ڈالو اگر ایران جانے کا ارادہ نہین ہے تو یہان چلے آو یہہ بہی تخت و تاج تمہارے ہی واسطے ہے خداوند کریم نے تمکو حکمرانی کے واسطے پیدا کیا ہے نہ جنگل کی پاسبانی کے لیئے رباعی

ای از تو بلند قدر کاشانہ ما	آباد بدولت تو ویرانہ ما
از سایہ نخل دولتت میخواہیم	ہمسایہ آسمان شود خانہ ما

سیاوش یہہ مژدہ رحمت انگیز پہونچتے ہی تین ہزار سوار اپنے ہمراہ لیکر بلا دغدغہ توران کیطرف روانہ ہوگیا اور افراسیاب کو بعد القاب و آداب کے لکھ بھیجا مثنوی

ازان آتش مغز شاہ جہان	دل من برافروخت اندر نہان
ببالیت برکوه آتش گذشت	بمن زار بگریست آہو بدشت
دو کشور بدین آشتی شاد گشت	دل شاه چون تیغ پولاد گشت
چو چشمش ز دیدار من گشت سیر	بر سیر گشته نباشم دلیر
ندانم کزین کار گردان سپہر	چہ دارد دربانہ اندرون جنگ و مہر
که من با جوانی خرد یافتم	ز کردار بد روی برتافتم
شبستان او درد من شد نخست	بخون دلم رنج بیالست شست
وزان تنگ سوزاری بجنگ آمدم	غریوان بجنگ نہنگ آمدم
نیامد ز من ہیچ کارش پسند	کشادن بہان و بہان نیز بند
ز شادی بساو دل او رہا	شدم من ز غم در دم اژدہا

الغرض جب افراسیاب کو سیاوش کے روانہ ہونے کی خبر

پہونچی تو اوسنے پیرآن دیسہ (وزیر اعظم ملک توران) کو شہر قاجار باشی تک واسطے استقبال کے روانہ کیا اور اچھی طرح سمجھا دیا کہ دیکھو شاہزادہ غریب الوطن اور شکستہ خاطر ہے ایسا نہو اوسکی طبیعت پر کسیطرح کا ملال آئے یا خدانخواستہ ہم سے رنجیدہ خاطر ہوجائے جہانتک ہوسکے لطف و مدارات مین کوشش کرنا اور قواعد تعظیم و تکریم مین کسی وجہ سے فرق نہ آنے دینا اکثر زبان کی سختی سے اپنا بیگانہ ہوجاتا ہے اور کلام کی نرمی سے بیگانہ اپنا حکما نے کہا ہے **شعر**

خواہی کہ دوستدار تو گردد جوان و پیر	چون نخل بر ثمر بہ تواضع خمیدہ باش

چنانچہ پیرآن دیسہ سے بوجہ احسن اس حکم کی تعمیل ظہور مین آئی ایسی جوانمردی اور ہمدردی سیاوش کے ساتھہ ظاہر کی کہ وہ ایک ہی ملاقات مین کیکاؤس کی تمام مہربانیون کو بہول گیا البتہ جو سامان پیرآن دیسہ نے اوسکی مہمانی کے واسطے مہیا کیا تہا اوسکو دیکھکر بیقرار سیاوش کا دل بہر آیا کیونکہ وہ سارا تزک ایرانی جلوس سے ازبس مشابہت رکہتا تہا اور یہہ قاعدہ کی بات ہے کہ جہان کہین اپنے وطن کا سامان نظر آئیگا باوجود تنفر کے طبیعت مین خواہ مخواہ ایکقسم کا جوش پیدا ہوجائیگا اسیواسطے سیاوش نے آبدیدہ ہوکر کہا اے پیرآن دیسہ جو لطف و مہربانی کہ تم اسوقت میرے نسبت ظاہر کرتے ہو مین اوسکے باعث تمہارا اور تمہارے بادشاہ کا ازبس ممنون و مشکور رہون لیکن یہہ خیال آتا ہے کہ رفتہ رفتہ انقلاب چرخ واژگون سے کہین یہہ حالت منقلب نہوجائے اگر ایسا کرنا چاہتے ہو تو مجہے آج ہی آگاہ کردو تاکہ مین دوسرے طور سے اپنا بند و بست کرلون اسوقت ہجوم رنج و الم کے سبب بوریائے گدائی کو تاج شاہی پر ترجیح دینا میرے نزدیک بہت آسان ہے پہر دوبارہ شاید نہوسکے **شعر** دل از یار کہن بر داشتن دشوار می آید۔ کشیدن مشکل است از زخم چندین سالہ پیکان را ٭ پیرآن دیسہ نے کہا استغفر اللہ آپ یہہ کیا فرماتے ہین افراسیاب کے دل سے آپ کی محبت کا کم ہوجانا کسیطرح میری سمجھہ مین نہین آتا اوسکے دل مین آپکی محبت اور شفقت اسقدر بیٹہ گئی ہے کہ اگر مین بیان کرنا چاہون تو ہرگز کسی قسم کی عبارت مین اوسے بیان نہین کرسکتا اور جو بالفرض آپکو یہہ ہی خیال ہے تو ایک لاکہ سوار خاص میری ذات سے تعلق رکہتا ہے اور بارہ ہزار عزیز و اقربا اسوقت میرے ساتھہ اپنا سر ہتہیلی پر رکہے موجود ہین مین اون سبکو آپکے سر پر سے تصدق کرتا ہون جہان چاہیے لے جایئے اور جس ملک کی خواہش ہو بلاشرکت غیرے اوسپر حکومت فرمایئے **شعر**

ز جہانیان ندارم بہ کسے جز از تو الفت	و گرم تو ہر نخواہی سر ما و بے سلامت

اس لطف آمیز تقریر سے سیاوش کے دل مین مطلق کوئی خدشہ تورانیون کیطرف سے باقی نرہا وہ رات تو بآرام تمام وہین بسر کی

شہر مین بسر فرمائی دوسرے روز بلاد خدعہ آگے کوچ نکلا جب اسیطرح منزل بمنزل آہستہ آہستہ قریب دار السلطنت کے پہونچا تو افراسیاب نے شہر سے باہر نکلکر واسطے اظہار خلوص اتحاد کے پیادہ پا استقبال کیا اور کہا **شعر**

آن دولتے کہ می طلبیدیم سالہا ‖ پرسید راہ خانہ وخود بر در آمدہ

سیاوش یہہ کلمہ سنتے ہی گھوڑے پر سے کود پڑا اور نہایت محبت سے اوسکے ہاتھہ کو بوسہ دیکر کہنے لگا **قطعہ**

زمہر لطف تو گر پرتوے بمن فتد ‖ برند روشنی از روزگار من مہ و مہر
ہمائے دولت ار سایہ افگند برمن ‖ بفر دولت تو بگذرد سرم ز سپہر

بعد اس گفتگو کے افراسیاب اوس گلبن حدیقۂ کیانی کو بکمال مہربانی اپنے ہمراہ شہر مین لے گیا اور تخت شاہزادگی پر اپنے برابر بٹھا کے مطربان خوش الحان کو رسم مبارکباد ادا کرنیکا حکم دیا اوس روز تمام شہر مین غلغلۂ شادمانی اور طنطنۂ کامرانی سے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا آج کسی نئے منصف رعیت پرور بادشاہ کے تخت نشینی کا جلسہ ہے یا کوئی زبردست ظالم غنیم مغلوب کیا گیا ہے کہ جسکی خوشی مین ہر ایک متنفس کا غنچۂ دل پھول کی مانند کھلا جاتا ہے جدھر دیکھیے سوائے چنگ و رباب کے کچھہ نظر نہین آتا جہان سنئے بجز اس نغمہ کے کسیکا لب دوسرے سخن سے آشنا نہین معلوم ہوتا **شعر**

بخانہ آمدنت عید عشرت افروز است ‖ مبارک است کہ امروز روز نوروز است

اے آفتاب شاہ مجھے اس بیان سے اپنی تقریر کو طول دینا منظور نہین ہے صرف یہہ جتانا چاہتا ہون کہ افراسیاب نے اوسی روز سے اپنی سچی مہربانیون کو سیاوش کے حق مین اسطرح ظاہر کرنا شروع کیا کہ روز بروز طرفین سے اتحاد باہمی کو ترقی ہونے لگی یہانتک کہ چند عرصہ مین وہ دونون یک جان دو قالب ہوگئے اور خدعہ بالکل ایک کو دوسرے کا باقی نرہا یہہ حال دیکھکر پیران بن ویسہ اپنا رتبہ بڑہانے کے لئے جھٹ پٹ اپنی لڑکی گلشہر نامی کو (جسے وہ پیار سے جریرہ کہتا تھا) شاہزادہ کے ساتھہ منعقد کر دیا اور کہا

بہر بلبل تحفۂ دیگر بدست ما نبود ‖ بوئے گل در دامن باد صبا پیچیدہ ام

اسکے تھوڑے دنون بعد اوسی عقل کے پتلے (پیران ویسہ) نے حاسدون کیطرف سے اطمینان کلی حاصل کرنے کیواسطے ایک دن موقع پاکر سیاوش کے روبرو فرنگیس بنت افراسیاب کی بہت کچھہ تعریف بیان کی اور کہا اگرچہ جریرہ آپکی شیرین کامی کیلئے ظاہرا کافی و وافی معلوم ہوتی ہے لیکن فرنگیس کے ذریعہ سے افراسیاب کے ساتھہ رشتۂ فرزندی پیدا کر لینا میری دانست مین نہایت مناسب ہے اول تو بلاتکلف زہرہ و مشتری کا قران ہوجائیگا دوم یہہ امر یقینی باعث ہوگا ازدیاد محبت کا **شعر**

چو با او تو پیوستہ خون شوی ‖ ازین پایہ ہر دم بافزون شوی

سیاوش نے جواب دیا نہبت اچھا آپ افراسیاب کو

راضی کیجیے مین بسر و چشم اس نصیحت کو قبول کرتا ہون پیران اوسیوقت افراسیاب کے پاس دوڑا گیا کہ سیاوش فرنگیس کی درخواست کرتا ہے اور کہتا ہے **شعر**

نوازش دل ما کن چو دل نواز توئی ‖ بساز کار فقیران کہ کارساز توئی

اگر تو بر سرم از لطف سایہ اندازی ‖ چو آفتاب کنم بر فلک سرافرازی

افراسیاب نے اس پیغام کے سنتے ہی پہلے تو عذر کیا کہ مجھے بقول منجمین کے فرنگیس کے عقد کرنے مین اپنی جان کا خوف ہے وہ کہتے تھے اسکے بطن سے ایک ایسا تند خو پیدا ہوگا کہ تمام ملک توران اوسکی آتش غضب سے خاک سیاہ ہوجائیگا لیکن اخیر کو پیران کے سمجھانے سے راضی ہوگیا یعنی فرنگیش کا سیاوش کے ساتھہ عقد کردیا اور ساتھہ ہی ملک چین بطور جہیز کے عنایت فرمایا کہ بعد متاہل ہوجانے کے سیاوش کے دل مین کسی قسم کی حسرت باقی نرہ جاے گویا فرنگیش کو بمنزلہ بلقیس کے سمجھنا چاہیئے کہ علاوہ دولت وصل کے ایک ایسا وسیع ملک اوسکے سبب سے سیاوش کے ہاتھہ آگیا کہ جہان خوب دل کھول کے حکومت کے حوصلے پورے ہوسکتے تھے اور یون حسن و جمال مین بھی (سنا ہے کہ) وہ ماہ کنعانی تمام ملک توران مین اپنا ثانی نرکھتی تھی ایسی عزیلا عورت تھی کہ جریرہ کے وصل کی لذت اوس شیرین دہن کی ایک بوسہ مین سیاوش کے دل سے دور ہوگئی بار بار شب وصال مین مختلف اعضا کیطرف میل کرتا تھا اور بکمال انبساط سے یہہ شعر پڑہتا تھا **شعر** گہ دہان یار میبوسم بہ مستی گاہ چشم پیش مستان ہیچ فرق از پستہ و بادام نیست بہ غرض رسوم زن و شوئی پورا ہوجانیکے بعد جب سیاوش لے ملک چین کا ارادہ کیا تو پیران ویسہ کو بھی (اس سبب سے کہ وہ خاص شہر ختن کا رہنے والا تھا) بحصول رخصت اپنے وطن مالوفہ تک شاہزادہ کے ساتھہ جانا پڑا اور وہان پہونچکر یہہ بھی سیاوش کی خدمت مین اوسکی طرف سے درخواست گذری کہ اگر حضور انور اس مقام کو اپنا مسکن قرار دین تو مین میری اور میرے خاندان کی عزت و حرمت کا باعث ہے لیکن بسبب قرب سمندر کے سیاوش کو وہان کی آب و ہوا موافق نہ آئی صرف ایک مہینہ اوس جگہہ قیام کرکے مغرب کی جانب روانہ ہوگیا اور جریرہ کو اس باعث سے کہ وہ اون ایام مین حاملہ تھی ختن مین پیران ویسہ کے پاس چھوڑ گیا تھا اتنا بیان کرکے ثریا جاہ نے افغونغ شاہ سے پوچھا آپ جانتے ہین ختن کہان ہے اور اوسکے مغرب مین کیا ہے اونہون نے جواب دیا ہان ختن جو اصل مین کین من کا معرب ہے تاتار چین کے گوشہ جنوب و مغرب مین واقع ہے اور اوسکے مغرب مین ایک ویران قطع لکھا [?] جسے تبت کہتے ہین ثریا جاہ نے کہا بہت درست فرمایا اب آپ بخوبی سمجھہ سکتے ہین کہ جب ختن مین اوس غزال وحشی کا دل نہ لگا تو تبت مین کیونکر لگ سکتا تھا تھوڑے عرصہ مین تمام اضلاع کی سیر کر ڈالی مگر کوئی جگہہ اپنے رہنے کے قابل اوسے نظر نہ آئی

آخر کار حسب نشاندہی کسی واقف کار کے جنوب کیطرف ایک وسیع میدان مین (جسکی آب و ہوا کہتے ہین گونہ معتدل تہی) عبور کر کے سکونت اختیار کی اور اوسی آب و جوار مین اوہین دو پہاڑون کے ایک نہایت مستحکم و پایدار قلعہ کی بنیاد ڈالکر گنگ دیشار اوسکا نام رکہا اگر آپ مجہسے اوس پہاڑ کا نام پوچہا چاہین جہان وہ قلعہ بنایا گیا تہا تو مورخین کی کوتہ قلمی کے سبب مجہے تہوڑی سی گردن نیچی کرنی پڑیگی لیکن تاہم رجماً بالغیب کہدونگا کہ اگر اونکے اشارات کی طرف اچہی طرح غور کیا جائے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ دور ہے کوہ ہمالیہ کے کسی سلسلہ کو انگلی اوٹہا اوٹہا کر بتاتے ہین گو صاف اوسکا نام اپنی زبان سے نہین نکال سکتے یہہ ہرگز نکہونگا کہ وہ دریاے گنگ کے کنارہ پر واقع تہا جن صاحبون نے بسبب رعایت نام کے ایسا خیال کیا ہے وہ محض اونکی موزونی طبیعت کا باعث ہے یہان او نہین یہہ سوچنا چاہئے تہا کہ سیاوش کو صرف ملک ختن جہیز مین دیا گیا تہا اور دریاے گنگ کے کنارے (جو ہندوستان کی شمالی ندیون مین سے ہے) اپنی سکونت کے مکانات کیون تعمیر کراتا علاوہ اسکے گنگ کو دریا گنگ نہ تصور کرنے کی ایک یہی دلیل ہے کہ اوس زمانہ مین اکثر شہرون کے نام لفظ گنگ سے مرکب ہوتے تہے جیساکہ افراسیاب کے پایہ تخت کو بہشت گنگ لکہا ہے جسکا ہندوستان مین واقع ہونا کسیطرح سمجہہ مین نہین آتا کیا معنی اگر دریاے جیحون کو عبور کر کے (جسکے جنوبی کنارہ پر بلخ واقع ہے) شمال کیطرف قدم بڑہائے تو بعد ختم ہوجانے سرحد ترکستان کے روس کا ملک شروع ہوجاتا ہے اور یہہ وہی راستہ ہے جدہر ہوکر سیاوش افراسیاب کے پاس گیا تہا پس معلوم ہوا کہ اوسوقت مین دار السلطنت توران اسی ملک کے کسی حصہ مین واقع تہا نہ دریاے گنگ پر پہر گنگ وز کیواسطے ناحق گنگا کا کنارہ تلاش کرنیکی کیا ضرورت ہے یہہ ہی کیون نہین کہدیتے کہ ملک ختن مین کسی مقام پر سیاوش نے اپنے رہنے کیواسطے ایک قلعہ بنوایا تہا موقع اوسکا ہم نہین بتا سکتے اب رہ گیا یہہ اعتراض کہ اگر توران کا پایہ تخت ملک روس مین ثابت کیا جاتا ہے تو انقلاب زمانہ کے سبب جسطرح آہستہ آہستہ ملک ایران کی وسعت خاص فارس کے قطع پر ختم ہوگئی اوسیطرح توران کی سلطنت روس پر کیون نہ تمام ہوئی ترکستان مین سمٹ کر چلے آنے کا کیا باعث اسکا مین یہہ جواب دے سکتا ہون کہ شاید بہشت گنگ چند روز کے واسطے پایہ تخت مان لیا گیا ہوگا ورنہ اصل دار السلطنت توران کا بلخ یا بخارا یا کاشغر وغیرہ کوئی شہر ترکستان کے شہرون مین سے ہونا چاہیے جو خاص تور کے حصے مین آیا تہا ایسے موقع پر بلالحاظ سمع خراشی کے مجہے تہوڑا سا حال ایران و توران کی سرحد کا بہی ضرور بیان کر دینا لازم آیا تاکہ میرے قول کو گونہ استحکام ہوجائے مورخین لکہتے ہین کہ کیومرث نے

عانث بن نوح کے وقت سے فریدون بن آبتین کے زمانہ تک تمام روے زمین پر نسلاً بعد نسلاً ایک ہی بادشاہ اولوالعزم
با اختیار سلطنت کرتا رہا ہے بعدہ فریدون کے تین لڑکے ہوئے سلم تور اور ایرج جسکے باعث اوسنے تمام ملک
محروسے کے تین ٹکڑے کرکے تینون لڑکون پر تقسیم کردیئے بڑے یعنی خاور زمین اپنے بڑے بیٹے سلم کو عنایت فرمائی توران زمین
مجھلے بیٹے تور کو دیا اور ایران چھوٹے بیٹے ایرج کو لیکن کسی صاحب نے یہہ نہین ارقام فرمایا کہ یہہ ملک کسطرف واقع
ہین اور حدود اونکی کیا ہین البتہ اگر اول سے آخر تک بغور ہر ایک کی تحریر کو دیکھا جاے تو یہہ سمجھہ مین آتا ہے کہ خاور
زمین جاپان ہے جس جگہہ ہو لیکن وہ سلم کے لاولد مارے جانے کے سبب تھوڑے ہی دن بعد ایران مین شامل ہوگئی تھی
اور ایران سے عرب فارس اور انگلستان مراد رکھی گئی ہے اور توران سے روس چین اور ہندوستان تک
تمام روے زمین جو اوس زمانہ تک ثابت ہو چکی تھی اس تقسیم مین شامل ہو جاے مین کہتا ہون نہین صحیح یون معلوم
ہوتا ہے کہ کیومرث سے لیکر فریدون کے وقت تک تمام بادشاہ صرف اوس قطعہ پر حکومت کرتے رہے ہین جو بالفعل
مشرق مین ہندوستان سے مغرب مین ایشیاے کوچک سے جنوب مین خلیج فارس سے اور شمال مین روس سے
محدود ہے (اس تمام قطع کو شاید اوس زمانہ مین فارس کہتے ہونگے) بعدہ جب فریدون نے ممالک محروسہ کو اپنی
اولاد پر تقسیم کرنا چاہا تو خاص اسی حلقہ کے (چھوٹے بڑے) تین ٹکڑے کرکے بڑا ٹکڑا مشرق کی طرف کا اپنے بڑے
بیٹے سلم کو دیا جسے مورخین نے مشرق کی رعایت سے خاور زمین لکھا ہے اور اب ہم اوسے بلوچستان اور افغانستان
کہتے ہین (اسکا طول ایک ہزار میل اور عرض سات سو اسی میل کا ہے) اس سے چھوٹا ٹکڑا شمال کیطرف کا اپنے
منجھلے لڑکے تور کو دیا جو اوسکے نام سے توران مشہور ہوگیا اور اب ترکستان کہلاتا ہے (اسکا طول نو سے پچاس
میل کا ہے اور عرض ساڑہے چھہ سو کا ہے) باقی زمین جو بیچ رہی وہ اپنے چھوٹے بیٹے ایرج کو دی جسکو ایرج کے
سبب سے ایران کہنے لگے اور اب تک اوسی نام سے مشہور ہے (اسکا طول نو سے میل کا اور عرض چھہ سو میل کا ہے
اب فساد باہمی کا حال سنئے جسکے باعث اس مقولہ کی زیادہ تر تصدیق ہو سکتی ہے کہتے ہین بعد تقسیم کے سلم و تور نے
اس بات پر رشک کیا کہ ہمارا ملک ویران اور ایرج کا سیر حاصل ہے ایرج کو کسی فریب سے اپنے پاس بلا کر مار ڈالا
مگر ابتک فریدون زندہ تھا وہ خود ایران کو سنبھالے ہوئے بیٹھا رہا جب ایک عرصہ بعید بعد ایرج کا نواسا
منوچہر پیدا ہوا تو اوسنے اپنے نانا کا بدلا لیا یعنی سلم و تور دونون کو مار ڈالا اور خاور زمین بھی دبالی اور توران پر بھی

اپنا قبضہ کرلیا جسکے باعث تورکے لواحقین و متوسلین بھاگ بھاگ کر روس و چین و ہند وغیرہ مین منتشر ہوگئے اور دربردہ فوج کے فراہم کرنے مین ہمہ تن مصروف رہے آخر ش نوذر بن منوچہر کے زمانہ مین افراسیاب بن پشنگ نے تھوڑی سی جمعیت سے ترکستان پر حملہ کرکے ایرانیون کا قبضہ اوس پر سے اوٹھا دیا کیونکہ نوذر کے وقت مین اوسکی بے عتدالیون کے سبب ملک بہت کمزور ہوگیا تھا پھر ایک زمانہ ایسا آیا کہ ایرانی دوبارا ترکستان پر قابض ہوگئے غرض اخیر تک اسی ایک چھوٹے سے ٹکڑے پر طرفین کا حملہ ہوتا رہا چنانچہ سیاوش کے وقت مین بھی دریاے جیحون کے جنوبی کنارہ پر کیکاوس کا لشکر فروکش تھا اور شمالی پر افراسیاب کا جیسا کہ مین ابھی بفصل آپکی خدمت مین گذارش کرچکا ہون اس تقریر سے بخوبی یہہ نتیجہ نکل سکتا ہے کہ تورانیون کو ترکستان کے ساتھہ کسی خاص قسم کا تعلق تھا ورنہ وہ بار بار اوسکے لینے پر کیون جان دیتے تھے کیا ایران پر افغانستان بلوچستان عرب فرنگستان وغیرہ کسی اور طرف سے حملہ نہین ہوسکتا تھا اور وہ تعلق اگر خیال کیا جاے تو یہہ ہی تھا کہ ترکستان ہمارے حصہ مین آیا ہے ہم اوسے ایرانیون کے قبضہ مین ہرگز نہین چھوڑ سکتے ہان اسکا مجھے ضرور قایل ہونا پڑے گا کہ ہندوستان چین اور روس یہہ تینون ملک مع اپنے متعلقات کے یا افراسیاب نے چند روز کے واسطے مصلحتاً اپنے قبضہ مین کرلیے تھے یا یہان کے حکام کسی امید خواہ بیم سے اوسے خراج دیتے تھے ورنہ ہر ایک جگہہ مورخین کے اقوال مین نئے طور کی تاویل کرنی پڑیگی لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم مین کیا کہتا تھا اور کیا کہنے لگا ناحق اپنا مغز بھی خالی کیا اور سامعین کا بھی سر پھرایا مجھے ان جھگڑون سے کیا مطلب صرف یہہ ہی بیان کیون نکردیا کہ آیندہ سیاوش کے ساتھہ کیا گذری خیر وہ اب سن لیجیے کہتے ہین ہنوز گنگ دژ کے مکانات اوس شاہزادہ ستودہ صفات کی خاطر خواہ تعمیر نہو چکے تھے کہ افراسیاب کیطرف سے اوسکا بھائی گرسیوز بطور مزاج پرسی کے ایک نامہ و تحفۂ خاص کا لیکر حاضر ہوا جسکا صرف شروع اور اخیر کا شعر مجھے یاد رہ گیا ہے باقی کا مضمون اسی پر قیاس کرلینا چاہیے۔

شروع کا شعر یہہ ہے	اے نور دیدہ رفتی و بے نور دیدہ ماند	مژگان چو آشیانۂ مرغ پریدہ ماند
اخیر کا شعر	گر شب ہجر سیاہی شود و آہ قلم	نامۂ شوق محال است بہ پایان آید

سیاوش نے وہ نامہ لیکر پہلے خوب اپنی آنکھون سے لگایا بعدہ حرف بحرف ملاحظہ کرکے کمال مسرت سے یہہ قطعہ پڑہا

رسید قاصد و آورد نامۂ از بر دوست	کہ گشت دیدہ منور ز صورت رقمش	چہ عذر خواہی قاصد کنم مگر گویم	ہزار جان گرامی فداے ہر قدمش

اتفاقات زمانہ سے جس روز کرسیوز یہہ نامہ لیکر آیا اوسی روز ختن سے خبر پہونچی کہ گلشہر کا غنچۂ مراد (جسکی نو مہینے سے دوستون کو امید تھی) آج بفضل خالق کون ومکان موافق مرضی کے کہل گیا یعنی لڑکا پیدا ہوا اور نام اوس نیک فرجام کا حسب رائے منجمین فرود رکہا گیا سیاوش ایک ہی دن مین متواتر ایسے دو مژدۂ فرحت انگیز سنکر مارے خوشی کے پیرہن مین نہ سماسکا حکم دیا اچہا جشن کی تیاری ہوا ور جشن بہی ایسا ہو کہ جشن جمشیدی اوسکے آگے گرد ہوجائے وہان کیا دیر تہی زبان سے نکالتے ہی وہ سامان مہیا ہوگیا کہ تورانیون کو کبہی خواب مین بہی نظر نہ آیا ہوگا کرسیوز عمارت کا ڈہنگ قلعہ کی تیاری فوج کی آراستگی وغیرہ تو پہلے ہی سے دیکہکر حیران تہا اب اس جلسہ نے اور بہی اوسکی آنکہیں کہولدین اپنے دل مین کہنے لگا اگر بادشاہ کا دست شفقت اسیطرح برابر اسکے سر پر رہا تو واللہ اعلم چند روز مین یہہ کیا کیا پاؤن نکالیگا اور پاؤن نکالے یا نہ نکالے ہم بیشک اسکی نظرون مین حقیر ہوجائینگے اوسیطرح یہہ ہوا کہ بعد اس جلسہ کے سیاوش نے سواران ایرانی وتورانی ایک میدان مین جمع کرکے پہلے کرسیوز کو اپنی گیند کہیلنے کے ہنر دکہائے بعدہ فن سپہ گری مین وہ وہ کام کئے کہ کسی تورانی پہلوانون سے اوسکا عشر عشیر بہی نہوسکا یہہ امر اور بہی اوسکی رگ حمیت کو حرکت مین لے آیا جلکر کہنے لگا اے شاہزادے آپ جانتے ہین آج کل ترکون مین میرا کوئی ہمتا نہین ہے اسیطرح یقین ہے ایرانیون مین آپ کا کوئی ہمسر نہوگا بس بہتر ہے کہ ہم دونون آپس مین اپنے اپنے زور آزما دیکہین اگر مین آپکو خانہ زین سے اوٹہالیجاؤن تو میرے شہ زور رہونے مین کچہہ شک نہین اور جو آپ مجہے اوٹہالین تو فی الواقع کوئی ترک آپکے مقابلہ مین سرسبز نہوسکیگا سیاوش نے نہایت آدمیت اوسکے جواب مین فرمایا

نبایدچنین گفت کاین مردنیست	مرا بانبرد تو خود پائے نیست	ہمان اسپ تو شاہ اسپ منست	کلاہ تو آذر گشسپ من است
زگیتی برادر توئی شاہ را	ہمی زیر نعل آوری ماہ را	نبرد دو تن جنگ میدان بود	پر از خشم اگرچہ خندان بود

ہان اگر ایسا ہی آپکو میرے زور کا امتحان کرنا منظور ہے تو بسم اللہ مین حاضر ہون سوائے اپنے چاہے جسے میرے مقابلہ مین کہڑا کردیجئے بلکہ ایک کے عوض دو ہون تب بہی کچہہ مضایقہ نہین کرسیوز کو تو ذلیل ہی کرنا منظور تہا اپنے پہلوانون کیطرف نگاہ اوٹہاکے کہا کوئی سیاوش سے مقابلہ کی جرأت کرسکتا ہے یہہ سنتے ہی دو پہلوان ہاتہہ باندہ باندہ کر آگے بڑہے ایک گروی زرہ دوسرا دمور جو کرسیوز سے کچہہ رشتۂ قرابت بہی رکہتے تہے سیاوش نے ہنسکر کہا ایک نہین دونون سہی غرض

مثنوی

برفتند پیچان دمور و گروی	سیاوش بآورد بنہاد روی

به بند میان کرده زره / وزان پس بپیچید سوی دسور
فرو برد چنگال و برزد گره / گرفتش برآورد از اندرو
ز زین برگرفتش به میدان فگند / پیچان خوارش از پشت زین برگرفت
نیازش نیامد به گرز و کمند / که مانند گردن کشان درگرفت

یہہ معاملہ دیکھکر ظاہرا تو گرسیوز سواے تحسین و آفرین کے کچھہ نہ کہہ سکا مگر دل مین کباب کیطرح جل کر رہ گیا آخرش جب لوٹ کر افراسیاب کے پاس پہونچا تو اوسی بغض و حسد کے باعث گنگ و ذرہ وغیرہ کی تعریف کے بعد بُری سی صورت بناکے کہنے لگا **شعر**

بچشم دلسوزی نبے باید ز دشمن داشتن / آستین کے پاک ساز داشک از رخسار شمع

افراسیاب نے کہا کیون کیا ہوا جواب دیا مجھے سیاوش کے رنگ ڈہنگ سے آج ہی کل آتش فتنہ و فساد تمام ملک توران مین مشتعل ہوتی ہوئی نظر آتی ہے رات دن وہ فوج کی آراستگی و پیراستگی مین مشغول ہے اور سنا ہے در پردہ کیکاؤس سے بھی نامہ و پیغام ہوتا رہتا ہے پھر مین کیونکر یقین لاؤن کہ وہ آپکا دشمن نہین ہے **شعر**

سنگین دل است ہر کہ بظاہر ملایم است / پنہان درون پنبہ نگر ہنبہ دانہ را

افراسیاب نے پوچھا پھر کیا کرنا چاہیے جواب دیا ظاہرا سواے قید و بند کے اور کوئی تدبیر نہین ہوسکتی **شعر** کام دل نتوان گرفتن از جہان بے روے سخت / آتش آوردن برون از سنگ کار آہن است

افراسیاب نے کہا نہین نہین مین نے اوسے فرزندون کیطرح پرورش کیا ہے اپنے ساتھہ تخت پر بٹھایا ہے معشوقون سے زیادہ ناز اوٹھایا ہے اب اوسکے ساتھہ اگر کچھہ بدی کرتا ہون تو تمام زمانہ مین بدنام ہوجاؤنگا لوگ فرزندکش مشہور کرینگے اس سے بہتر یہہ ہے کہ اوسے یہان بلاکر کہہ دون ۔ بس حضرت مین نے اپنا کیا پالیا اب آپ ایران کو تشریف لیجائیے مرا بخیر تو امید نیست بد مرسان گرسیوز نے کہا یہہ حضور نے

نباید کہ او سوے ایران شود / از و خویشتن را نگہدار باش
بر و بوم ما پاک ویران شود / شب و روز بیدار و ہشیار باش
ہر آنگہ کہ بیگانہ شد خویش تو / نہ بینی از و جز ہمہ درد و رنج
بدانست راز کم و بیش تو / پراگندن دودہ و نام و گنج

افراسیاب نے نہایت افسوس سے دانتون مین اونگلی دبا کر کہا بڑی مشکل پڑ گئی تیری ان باتون سے دمبدم انتشار بڑہتا جاتا ہے اور عقل کم ہوتی جاتی ہے یہہ بات آجکل پیران ویسہ بھی میرے پاس موجود نہین مین کس سے پوچھون کہ مجھے اس معاملہ مین کیا کرنا چاہیے یہہ کہکر خلوت مین چلا گیا اور کئی روز برابر اپنے دل سے مباحثہ کرتا رہا جب باہر آیا تو پھر وہی آستین کا سانپ (گرسیوز) پوشیدہ ڈنک مارنیوالا موجود تہا آخرش روزمرہ کی نئی نئی بندشون سے افراسیاب کا بھی دل بھر گیا ایک نامہ لکھکر گرسیوز کو دیا کہ اچھا جاؤ سیاوش کو ہمارے پاس بلا لاؤ دیکھین آکے

چو زد این کمی آشکارا شود | بناچار دل بے مدارا شود | کزین پس نکو ہش نباشد زکس | مکافات بد جز بدی نیست بس

کرسیوز خوشی خوشی وہ نامہ لیکر سیاوش کے پاس پہونچا اوس نے پہلے طور پر نہایت فخر سے نامہ کو آنکھون سے لگا کر
غنچۂ امید کیطرح کہولڈالا اوسمین یہ عنوان شایستہ کے لکہا تہا تمہارے دیکہنے کو ہمارا جی حد سے زیادہ چاہتا ہے اگر
چند روز کیواسطے یہانتک آکر بیٹے دیدار سے ہماری آنکھین منور کرو تو سعادتمندی سے بعید نہو گا **شعر**
خوب بے تکلفانہ بیا شاد کن مرا | از سنت ہزار کس آزاد کن مرا | سیاوش یہ مضمون دیکہتے ہی چلنے کو تیار ہوگیا اور کہا
شعر اگرچہ سر بسرم ہمچو اشک آبلہ پا | ارسید حکم گرازدن بچشم سر آیم | گرسیوز اپنے دل مین سوچا اگر بیٹے عذر میرے
ساتہہ ہولیا تو اچہی بات نہین ہے تمام میری رات دن کی محنت کی ہوئی ایک ہی ملاقات مین غارت ہوجائیگی کوئی ایسی
تدبیر کرنی چاہیئے کہ یہہ چلنے سے انکار کردے یہہ سوچکر فوراً آنکھون مین آنسو بہر لایا اور کمال حسرت سے سیاوش کا
مونہہ تکنے لگا اوسنے پوچہا خیر تو ہے آپ یکایک آبدیدہ کیون ہوئے جواب دیا ہان خدا خیر کرے مجہے افراسیاب کی اس
طلبی مین کچہہ فریب معلوم ہوتا ہے ایسا نہو خدانخواستہ آپکے ساتہہ کسی قسم کی بدی کر بیٹہے سیاوش نے کہا استغفر اللہ
آپ یہہ کیا فرماتے ہین مجہے اوسکی ذات سے ہرگز بدی کی امید نہین ہے **شعر** چو بر را آب زو مے نبرد باعہد چیست
شرمش آید ز فرو بردن پروردۂ خویش ؛ گرسیوز نے کہا یہہ خیال محال آپ اپنے دل سے دور رکہئے گا افراسیاب
وہ شخص ہے کہ جسنے ایک ادنی بات پر اپنے حقیقی بہائی اغریث کو اپنے ہاتہہ سے دو ٹکڑے کر ڈالا پہر کسی دوسرے کی کیا حقیقت
ہے خدا کیواسطے کہین دامادی کے بہروسے پر آپ اپنی جان نہ دے بیٹہنا **شعر** طبع دون از رہ تقلید بہ نیکان نرسد
پای گر خواب کند چشم نخواند درا سیاوش نے کہا پہر آپ میرے حق مین کیا بہتر سمجہتے ہین جواب دیا مین ابہی یقینی نہین
کہہ سکتا کہ اوسکے دل مین کیا ہے صرف بےسبب بلانے سے اسوقت یکایک یہہ خیال آیا ہے کہ مین نے آپکی طرف سے
کچہہ بہکا نہ دیا ہو اگر میرا زعم درست ہے تو سوا اسکے کوئی تدبیر نہین بتا سکتا کہ بالفعل آپ تشریف لے چلنے مین استغفار
تعجیل نفرمائین کچہہ بہانہ لکہہ بہیجین کہ فلان سبب سے چندے میرا آنا نہین ہوسکتا مین وہان پہونچکر انشاء اللہ تعالے بعد
تحقیقات کے جو اصل معاملہ ہوگا لکہہ بہیجونگا اوسوقت آپکو اختیار ہے جو اپنے حق مین مناسب سمجہئیگا کیجئے گا واللہ مین ہرگز
نہین چاہتا کہ آپکے دشمنون کو کسیطرح کا ملال پہونچے **شعر** ابسان تیر کہ گرید بہ در دہر عضوے | غمے بہر کہ رسد میکند ملول مرا
سیاوش نے اوس فقرے کے دم مین آکر بے محابا لکہہ دیا کہ آجکل فرنگیس کی طبیعت بسبب بار حمل کے جو قریب پانچ مہینے

کے پہونچ چکا ہے گو نہ علیل رہتی ہے اگرچہ نے اس حکم کی تعمیل سے تابعدار کو معذور رکہا جائے تو مین پرورش سے
مین اگر بطون گویت زسیم مگیر بر من | زادب کے پسندم بدریت غبار خود را | گرسیوز یہہ نامہ لیکر صرف تین دن
مین افراسیاب کے پاس جا پہونچا حالانکہ وہ راستہ بیس پچیس روز سے کسیطرح کم نہ تہا افراسیاب نے پوچہا اسقدر
جلد واپس آنے کا کیا سبب عرض کیا **مثنوی**

سیاوش نگرد ہیچ بر من نگاہ | پذیرہ نیامد مرا خود براہ
سخن نیز نشنید و نامہ نخواند | مرا زیر تختش بزانو نشاند
از ایران بدو نامہ پیوستہ شد | بما بر در شہر او بستہ شد
سپاہ از روم و سپاہ از چین | ہمی ہر زمان بر خروشند ازین
تو برکار او گر درنگ آوری | ہمہ با جا زین پس بجنگ آوری
اگر دیر سازی تو جنگ آوری | دو کشور بمردی بچنگ آوری

افراسیاب یہہ سنتے ہی غصہ سے کانپ اوٹہا یہہ بہی نہ دیکہا نامہ مین کیا لکہا ہے کیا نہین فوراً بے شمار سپاہ اپنے ہمراہ لیکر سیاوش کیطرف روانہ ہوگیا **مثنوی**

بگرسیوز از خشم پاسخ نداد | دلش گشت پر آتش و سر بباد
پر از خشم و کینہ سپہ را بخواند | بینداخت آن نامہ را و نخواند
بفرمود تا بر کشیدند نائے | ہمان سنج و شیپور و ہندی درا
بگفتار گرسیوز بد کنشت | درختے بہ سینہ ز کینہ بکشت

کہتے ہین جس روز افراسیاب نے گنگ دژ کا عزم کیا اوسی روز سیاوش کے دلکو خود بخود ایک وحشت سی پیدا ہوگئی نہ وہ رنگ رہا نہ وہ روپ رہا بار بار آسمان کیطرف دیکہتا تہا اور یہہ شعر پڑہتا تہا **شعر**

در روزگار مہر نماندہ ست با کسے | ترسم کہ آفتاب ہم از آسمان رود

فرنگیس نے یہہ حال دیکہکر عرض کیا اے خسرو خسروان رونق بزم جہان و جہانیان آج مین حضور کے دشمنون کو کچہہ متردد سا دیکہتی ہون نہین معلوم اس کا کیا سبب ہے سیاوش نے اوس کے لب لعل نوشین کو بوسہ دیکر کہا کچہہ نہین تم کسیطرح کی فکر نکرو صرف گرسیوز کے کہنے سے تہوڑا سا بادشاہ توران کی بدعہدی کا خیال ہوگیا ہے سو انشاء اللہ تعالےٰ اب رفع ہو جائیگا یہہ کہکر تمام و کمال حال گرسیوز کے آنے اور جانے کا جیسا کہ پیشتر مین بیان کرچکا ہون بیان کردیا اور کہا **شعر**

شکستہ است دلم از غم زمانہ چنان | کہ آرزو نتواند درو قرار گرفت

بہلا عورتون کا دل ہی سو کتنا فرنگیس نے یہہ غم کی داستان سنتے ہی اپنا مونہہ نوچ لیا اور کہا **شعر**

سوے روم رہ باد رنگ آیدت | سوے چین نہ بوئے کہ ننگ آیدت
ستم باد بر جان او ماہ و سال | کجا بر تن تو شود بدسگال
پدر خود دلے دار داز تو بدرد | از ایران نیاری سخن یاد کرد
زگیتی کرا گیری اکنون پناہ | پناہت خداوند خورشید و ماہ

سیاوش نے کہا اسقدر فکر اوس حالت مین مناسب ہے کہ جب

خدانخواستہ بالکل ہی معاملہ بگڑ جائے مین جانتا ہون کہ سیوز میرے واسطے ہرگز کلمۂ خیر سے درگذر نکریگا پہر اتنی تشویش کرنے سے کیا فائدہ **رباعی** | باگردش دہر خلق پر شور و شرش | کارے چو نداری چہ غم است از ضررش | خارے کہ تمام مایۂ آزار است | در پانہ خلد تا نہی پا بہ سرش | غرض سیاوش کو اسی غم و غصے مین چند روز گذرے ہونگے کہ کسی مخبر نے آکر خبر دی افراسیاب مور و ملخ سے زیادہ سوار و پیادہ لئے ہوئے سیل فنا کی مانند چلا آتا ہے سیاوش کے یہہ سنتے ہی ہوش اوڑ گئے فرنگیس سے کہا لو پیاری ہمارا عزرائیل آن پہونچا اب کسیطرح جان بچنے کی امید باقی نہین رہی جہان تم ہمین اسوقت بیٹہا دیکہتی ہو تہوڑی دیر بعد ہمارا مردہ پڑا پاؤ گی مگر خدا کے واسطے ہمارے لئے کچھہ رنج نکرنا ہماری قسمت مین یہہ ہی لکہا تہا کہ تاج و چتر سے مادر و پدر سے جدا ہو کر ایک جلاد خونخوار کے ہاتہہ سے ذبح کئے جائین **شعر** | زبس آوارگی شد قسمت مشت غبار من | نگیرد دامن آسودگی خاک مزار من | فرنگیس نے اشک سرخ آنکھون سے بہا کر کہا خداوند ماہ دہور تا یوم نشور آپکو زندہ و سلامت رکہے ایسا کلمہ سخت زبان مبارک سے نہ نکالئے ابہی وہ وقت نہین آیا ہے کہ خدانخواستہ اوسکا علاج نہو سکے جب تک افراسیاب یہان پہونچے آپ اسپ صبا رفتار پہ سوار ہو کر جسطرف مناسب سمجہئے تشریف لیجائیے لونڈی البتہ یہہ بوجہ لیکر حضور کے ہمراہ رکاب نہین چل سکتی سو خیر آپ سلامت چاہئین پہر جب کبہی تقدیر یاوری کریگی ملاقات ہو جائیگی سیاوش نے ایک آہ سرد بہر کر کہا اے مایۂ عیش و سرور بس ملاقات کا خیال اب دل سے دور رکہئے قضا و قدر کے آگے کسیکی پیش نہین چل سکتی مین اچہی طرح جانتا ہون کہ میرا پیمانۂ عمر لبریز ہو چکا ہے اب جو تدبیر کی جائے محض بیکار ہے اسی گرد و نواح مین آج یا کل میرا یہہ ہی سر جو اسوقت تاج و چتر کے قابل سمجہا جاتا ہے دشمنون کی ٹہوکر دن مین پہکا پہکا پہریگا لیکن مین تیرے حکم کو کسی حال مین رد کرنا نہین چاہتا لے مین جاتا ہون خدا تجہے صحیح و سالم رکہے اور تیرے بطن سے ایک ایسا ہنر پیشہ شجاعت ظہور مین لائے کہ جو دشمنون سے میرے خون کا عوض لے اگر موافق میری خواہش کے خالق زمین و آسمان تجہے لڑکا عنایت فرمائے تو نام اوس گلفام کا کیخسرو رکہیو انشاء اللہ تعالے وہ میرا نام روشن کریگا اور دشمنون کے قتل سے میری روح کو مسرت پہونچائیگا یہہ کہکر با دیدۂ پرنم گہوڑے پر سوار ہوا اور ہزار سوار ایرانی اپنے ہمراہ لیکر ایک سمت کو چل نکلا قضا و قدر کے کارخانے دیکہئے ہنوز پوری ایک فرسنگ زمین طے نکی ہوگی کہ ناگاہ افراسیاب سے دوچار ہو گیا ہر چند یہہ موقع ایسا تہا کہ بے تامل سیاوش اپنے ہمراہیون کو لیکر افراسیاب پر بجلی کی طرح ٹوٹ پڑتا لیکن اوسنے

اپنے اگلے عہد و پیمان کا خیال کرکے تمام ایرانیون کو روک دیا اور کہا **مثنوی**

بگو ہر بر آن روز جنگ آورم | کہ من پیش شہ بدیہ جنگ آورم | مرا چرخ گردان اگر بے گناہ | بدست بدان کرد خواہد تباہ
بمردی مرا روز آہنگ نیست | کہ با کردگار جہان جنگ نیست

بعدہ اپنا گہوڑا پرے سے آگے بڑہا کر افراسیاب سے کہا ای بادشاہ رونق دیہیم و کلاہ اپنے گہر دغا سے معاف ہلا کر بے جرم کسی مظلوم کا سر تن سے جدا کرنا کس بات و آئین مین روا ہے مین نے تیرا کیا قصور کیا ہے کہ تو ناحق میرے خون کا پیاسا ہو گیا ہے آیا تو نے مجھے اپنی پناہ مین نہین لیا اور اپنی زبان سے یہہ اقرار نہین کیا کہ مین تجھے اپنے فرزندون سے زیادہ عزیز رکہونگا پہر اب بے معنی ہنگامہ برپا کرنے سے

چرا جنگجو آمدی با سپاہ | چرا کشت خواہی مرا بیگناہ | سپاہ دو کشور پر از کین کنی | زمان و زمین پر ز نفرین کنی

ابہی افراسیاب نے اسکا کچھ جواب نہ دیا تہا کہ گرسیوز پاس سے بول اوٹہا اگر بادشاہ کے حکم کو رد کرنا اور مسلح ہوکر لڑنے کے ارادہ سے اوسکے مقابلہ مین آنا تیرے نزدیک بیگناہی ہے تو ہمارے مذہب مین ایسے بیگناہ کا سر تن سے جدا کر دینا عین ثواب ہے **مثنوی**

گر ایدر چنین بیگناہ آمدی | چرا با زرہ نزد شاہ آمدی
پذیرہ شدن زین نشان راہ نیست | کمان و زرہ ہدیہ شاہ نیست

سیاوش نے کہا بس چلو مین سمجہا یہہ تمام کارستانی آپ ہی کی ہے افراسیاب کا اسمین کچھ قصور نہین ہے روسیاہ تو نے خود مجھے پہلے بادشاہ کی خدمت مین حاضر ہونے سے روکا اور اب بہائی سے عدول حکمی کا الزام میری نسبت ثابت کرتا ہے خیر خدا تجہ اسکی جزا دے مین تو اپنا سر ہتیلی پہ لئے تیار ہی کہڑا ہون **شعر**

شکست شیشہ دل را اگرچہ صدائے نیست | کہ این صدا بقیامت بلند خواہد شد

گرسیوز نے جو دیکہا سیاوش میری قلعی کہولے دیتا ہے اپنے دل مین سوچا ایسا نہو افراسیاب کو اسکی باتون کا یقین آجائے اور اولٹے لینے کے دینے پڑ جائین لشکر کا سپہسالار تو تہا ہی دفعتہً حملہ کا حکم دیدیا یعنی سپاہیون سے کہا دیکہتے کیا ہو باگین کیون نہین اوٹہاتے کیا بادشاہ کو صاف صاف ایک گستاخ کی زبان سے گالیان سنوانا چاہتے ہو **شعر**

بلشکر بفرمود تا تیغ تیز | کشیدند و خروشند چون رستخیز

پہر بہلا وہان کون کسیکی سنتا تہا چشم زدن مین تلوارین کہنچ گئین اور دونون لشکرون مین خون کی ندیان بہنے لگین با اینہمہ اکثر لوگون کا مقولہ ہے کہ سیاوش نے اوس وقت بہی تلوار کے قبضہ پر ہاتھ نہین ڈالا بلکہ اپنے ساتہیون کو بہی لڑنے کا حکم نہین دیا یہہ ہی کہتا رہا چاہے جان جاتی رہے مگر مین اپنے قول سے پہرنا نہین چاہتا **شعر**

ازین حرف خود بہ تیغ نگردیم چون قلم | ہر چند ملدد و نیم بود حرف ما یکیست

آخرکار سواران ایران جو قریب ایک ہزار کے تھے کھڑے کھڑے اوسی میدان مین کٹ گئے اور سیاوش بے گناہ زخمی ہوکر مونہہ کے بل زمین پر گرا **مثنوی**

چو رزم دلیران سخت پیوسته شد ‌‌ سیاوش بجنگ اندران خسته شد
به تیر و به نیزه بشد خسته شاه ‌‌ نگون اندر آمد ز پشت سیاه

ایسی حالت مین عام دستور یہہ ہے کہ زخمیون کو آہستہ زمین سے اوٹھاکر کسی آرام کی سواری مین سوار کرتے ہین اور حتی المقدور اوسکے بدن کو کسی قسم کی ٹھیس نہین لگنے دیتے یہان برخلاف اوس رسم کے سیاوش کے گرتے ہی گروی زرہ نے چھاتی پر چڑھ کے مشکین باندھ لین اور شاید دستور گنہگارون کیطرح میدان کارزار سے کھینچتا ہوا اوس یادگار فصل فریدون تا گشتہ بجون افراسیاب کے روبرو لے گیا اوسوقت کا عالم عجیب ہوگا کہ ابتک اوسکے بیان سے بدن پر رونگٹے کھڑے ہوتے ہین مگر افسوس افراسیاب نے مطلق رحم نہ کھایا دیکھتے ہی حکم دیا زندہ ہمارے سامنے لانیکی کچھ ضرورت نہین ہے ہم صرف اسکا سر دیکھنا چاہتے ہین یہہ سنکر فرنگیش ننگے سر ننگے پاؤن محلون مین سے دوڑی ہوئی آئی اور زار زار بہار کیطرح روکر افراسیاب سے کہنے لگی

مکن بے گنہ بر تن من ستم ‌‌ که گیتی سپنج است بر باد و دم
یکے را بچاه افگند با کلاه ‌‌ یکے بے کله بر نشاند بگاه
سرانجام هر دو بخاک اندراند ‌‌ ز اختر بچنگ مغاک اندراند
سیاوش که بگذاشت ایران زمین ‌‌ همی بر تو کرد از جهان آفرین
بیازرد از بهر تو شاه را ‌‌ بماند افسر و گنج و هم گاه را
بیامد ترا کرد پشت و پناه ‌‌ کنون زو چه دیدی که برگشت راه
سر تاجداران نه برد کسے ‌‌ که با تاج بر تخت ماند بسے
بگفتار گرسیوز بدگمان ‌‌ درختی مکن خویشتن در جهان
که تا زنده ام بر تو نفرین بود ‌‌ چو مردی همان و دوزخ آئین بود

لیکن افراسیاب نے مطلق اوسکی فریاد وزاری پر خیال نکیا حکم دیا اس بچیا کو یہان سے لیجا کر کسی مکان مین بند کردو اور سیاوش کو ہمارے آگے بٹھا کے اسیجگہہ ذبح کر ڈالو قصہ مختصر فرنگیش وہان سے ہٹادی گئی اور سیاوش کو گروی زرہ نے پچھاڑ کر اوسکے گلے پر خنجر پھیر دیا **مثنوی**

بیفگند پیل ژیان را بخاک ‌‌ ز شرم آمدش زان سپهبد باک
یکے طشت بنهاد زرین برش ‌‌ بخنجر جدا کرد از تن سرش
چو از سرو بن دور شد آفتاب ‌‌ سر شهریار اندر آمد بخواب
چه خوابے که چندین زمان برگذشت ‌‌ نجنبید هرگز نه بیدار گشت

ہان یہہ کہنا مین بہول گیا جسوقت سیاوش ذبح کیا گیا ہے اوسوقت پیران کا بہائی پیلسم افراسیاب کی پس پشت کھڑا ہوا آہستہ آہستہ اظہار حسرت کے طور پر اپنے ہونٹھ چبا رہا تھا سیاوش نے اوسکی صورت دیکھکر ایک ٹھنڈی سانس بھری اور کہا اے پیلسم اپنے بہائی پیران بن ویسہ کو ہمارا سلام پہونچانا اور کہہ دینا ہمکو تمہاری ذات سے

یہہ امید نہ تہی کہ اسطرح وقت پر موںنہ چہپا جاؤگے افسوس ہم نے تمہاری باتون مین آکر مفت اپنی جان گنوائی اور تمنے ہماری بات بہی نہ پوچہی دو لاکہہ سوار کدہر گئے جنکا تمنے ابتدا مین وعدہ کیا تہا اور کہا تہا وقت پر یہہ تمہارے ساتہ اپنی جان لڑائینگے کیا اس سے زیادہ کوئی اور وقت بہی آنیوالا ہے کہ طشت وخنجر رو برو رکہا ہے اور گردن ہماری دشمنون کے ہاتہہ مین ہے ہیہات لاکہہ سوار چہوڑ اسوقت تمام توران مین ایک آدمی ایسا نظر نہین آتا کہ جسکی طرف مین ہمدردی کی امید پر نظر اوٹہا کر دیکہہ سکون بلکہ یقین یون ہے لاش گور وکفن کی محتاج ہوگی اور دشمن بجائے عافیۂ ماتم میرے سرہانے بیٹہہ بیٹہہ کے قہقہے لگائینگے خیر جو کچہہ ہونا تہا گذر گیا اب فرنگیش کو مین تمہارے سپرد کرتا ہون ممکن ہو تو اوسکی خبر رکہنا ایسا نہو غم فراق مین اپنی جان تلف کردے اور میری نسل ہمیشہ کے لیئے دنیا سے قطع ہو جائے **شعر**

لطفِ خاص وکرم عام تو ام درکار است	کار من خواہ درست آمد و خواہ غلط

اس نوحہ جگر گداز نے اکثر لوگون کے دل مین ایسا اثر پیدا کیا کہ اوسکے ذبح ہوتے ہی ایک خنجر ساد یکہنے اور سننے والون کے جگر کے پار ہو گیا خصوصاً فرنگیش نے جو اپنا حال بنایا وہ بیان کرنے کے قابل نہین ہے اول تو اوسپر عالم غشی ایسا طاری تہا کہ بیچاری خود دین و دنیا کی خبر نہ رکہتی تہی اور جو کبہی ہوش مین آتی تہی تو نالہ جانکاہ کہینچکر یا افراسیاب کی جان کو کوستی تہی یا دروازہ بند دیکہکر نہایت حسرت سے یہہ قطعہ پڑہتی تہی **قطعہ**

شرمندہ ام از انکہ درین تعزیت مرا	رخصت نشد کہ خدمت آن آستان کنم
اما بعذر خواہی این شعلہ ہاے آہ	قندیل وار جانب قبرش روان کنم

قضا عند اللہ کہین افراسیاب کے کان تک بہی اوس دلجلی کے رونے پیٹنے کی آواز پہنچگئی گرسیوز سے کہا معلوم ہوا فرنگیش کے دل سے ابہی سیاوش کی محبت دور نہین ہوئی اور سنا ہے پانچ چہہ مہینے کا حمل بہی رکہتی ہے ہماری دانست مین ایسی تکلیف دینا چاہیئے کہ حمل اوسکا گرجائے اور طبیعت سیاوش کی محبت سے پہرجائے **مثنوی**

بگو تا بگیرند موے سرش	بدرند بر تن ہمی چادرش
ز تن اش بپیچند تا تخم کین	بریزد برین بوم توران زمین
نہ خواہم ز بیخ سیاوش درخت	نہ شاخ و نہ برگ و نہ تاج و نہ تخت

یہہ حکم سخت سنتے ہی از فرط رنج والم سے پیلسم کا دل کانپ اٹہا اوسیوقت دو سوار تہاک اور خورشید دردا اپنے ہمراہ لیکر پیران کیطرف چل نکلا کہ سیاوش کے حال سے اوسے مطلع کردون اور کہدون ایسی حالت بیکسی مین بموجب وصیت شاہزادہ کے فرنگیش کی مدد تمہارے ذمہ لازم ہے خدا

کی قدرت سے پیران بن ویسیه خود اس معرکه کا حال سنکر یلغار چلا آتا تہا راسته مین پیلسم نے ملاقات کرکے تمام وکمال سیاوش کے مقتول ہونے کا حال اوسکے روبرو بیان کیا اور کہا

مثنوے

که دوزخ به از تخت افراسیاب | نشاید برین بوم آرام و خواب
یکی زاری رفت کاندر جهان | نه بینند کس از کهان و مهان
سیاوش را دست بسته چو سنگ | فگنده بگردنش بر پا لهنگ
پیاده همی تاخت او را گروی | سرش پر ز خاک و پر از آب روی
تن پیلوارش به آسنخاک گرم | فگندند و شستند از دیده شرم
یکی طشت بنهاد پیش گروی | به پیچید چون گوسفندانش روی
بریدآن سر تاجدارش ز تن | فگندش چو سرو سهی در چمن
همه شهر پر زاری و ناله گشت | بچشم اندرون آب چون ژاله گشت
ستمگاره چو پای بدشت قلو | همانا نبرد بد انسان گلو
چنان کو سر شاه ایران برید | کسے آن نه دید و نه هرگز شنید

پیران اب تک اس امید پر چلا آتا تہا که مین سیاوش کی سفارش کرکے افراسیاب کو اس حرکت سے روک دونگا یہان پہونچکر جو سنا قصه تمام ہو لیا یکبارگی ہوش اوڑگئے گہوڑے پر سے گرکے بسمل بیتاب کیطرح تڑپنے لگا اور کہا افسوس ہائے ہمارا صبر و قرار لوٹ لیگیا اب زندگی کا مطلق لطف باقی نرہا

شعر

واحسرتا که رشتهٔ دولت گسسته شد | پشت رجل ز بار مصیبت شکسته شد

پیلسم نے کہا وہ تو جو کچہہ ہونا تہا ہو لیا اب جلد خبر لیجیے که فرنگیس بہی ہاتہہ سے جاتی ہے حکم تہا اوسے محلون سے باہر نکالکر اسقدر مارو که حمل کا گمان غلط ہو جائے

مثنوے

بدرگاه آرند مویش کشان | همه روزبانان مردم کشان
همی ره دارد بگردن تباه | تو باید که جستی ازینجا بگاه

آخرکار پیران خاک سے اوٹہہ کر افراسیاب کی خدمت مین حاضر ہوا اور بہزار منت وسماجت اس شرط پر اوسکا قصور معاف کروایا که جب فرنگیس وضع حمل کریگی فوراً حضور کو اطلاع کر دیجائے گی اوس وقت بادشاہ کو اختیار ہے جو چاہے اوسکے حق مین حکم صادر فرمائے بعده فرنگیس کو اپنے وطن یعنی ختن مین لے گیا اور گلشہر کو واسطے اوسکی خدمت کے مقرر فرمایا

بخانه آمد بایوان به گلشهر گفت | که این خوبرو را بباید نهفت
همی باش پیشش پرستار وار | ببین تا چه بازی کند روزگار

لیجیے سیاوش کے حق مین تو دعاے خیر کیجیے اوس بیچارہ کا قصه تو آپکی عنایت سے تمام ہوا اب کیخسرو کا حال بیان کرتا ہون جسکو جناب سلطنت امریکه کا رواج دینے والا تصور کرتے ہیں اوساتہہ ہی رستم کے حمله کی کیفیت بہی سنانا منظور ہے جو اوسنے

بعد مرگ سیاوش کے توران پر کیا تہا لیکن آپ جانتے ہین دو بلکہ بے انتہا حادثون
کا ایک ہی وقت مین واقع ہونا ممکن ہے اور اونکا اوسی حالت مین اکٹھا بیان کرنا
ناممکن اسواسطے سلسلہ قایم رکھنے کے لئے پہلے مین کیخسرو کے پیدا ہونے کا حال مع
اوسکی پرورش پانے کے گذارش کرتا ہون بعدہ رستم کی داستان چھیڑونگا اب
آپ اپنے دلمین یہہ خیال کر لیجیئےگا کہ ان دونون معاملون کے ایک ہی وقت
مین ظہور رہا ہے گو شرما جاہ رہی بے استعدادی کے سبب ایک وقت مین بیان نہین کر سکا
مختلف کتب تواریخ کے دیکھنے سے ایسا ثابت ہوتا ہے کہ بعد قتل سیاوش کے افراسیاب کو گرسیوز کی فتنہ پردازی
کا حال بخوبی معلوم ہوگیا تہا کیونکہ وہ اپنی حرکت سے نادم ہوکر اکثر سیاوش کو یاد کرتا رہتا تھا اور گرسیوز کی صورت
دیکھنا نہین چاہتا تہا اوسی زمانہ مین خدا کی قدرت سے کیخسرو پیدا ہوا یون کہنا چاہئے کہ فرنگیس کے حمل کا نتیجہ ظہور
مین آیا پیران دیسہ تو ایک مزاجدان آدمی تہا سوچا کہ ایسے وقت مین اسے چھپا رکھنا عقل دورا ندیش کے نزدیک
بالکل خلاف ہے فوراً افراسیاب کو خبر پہونچائی کہ آج دوبارا سیاوش نے ملک عدم سے ساحت حدوث مین قدم
رکھا اسکی پرورش یقینی سیاوش کا داغ بادشاہ کی خاطر عاطر سے مٹادیگی اور چشم بد دور آنکھون کو وہ نور حاصل
ہوگا کہ سویدائے دل تک روشن ہوجائیگا وانشمند لڑکا نہین مہر سپہر حسن وجمال ہے از سرتا پا صورت اقبال ہے مثنوی

نماند بجز بلی بگیتی بکس ‏ ‏ تو گوئی که گهواره ماه بست و بس
اگر تور را روز باز آمدی ‏ ‏ بدیدار ردیش نیاز آمدی
فریدون گردهست گوئی بجاے ‏ ‏ [illegible]
برایوان نه بیند چنو کس نگار ‏ ‏ بدو تازه شد فره شهریار

افراسیاب کچھہ تو آپ ہی بہ نسبت پہلے کے ملایم ہوگیا تہا کچھہ پیران کی تقریر نے اثر کیا خوب غور و تامل کرکے کہنے
لگا اگرچہ افعی را کشتن و بچہ اش را نگاہ داشتن کار عقلمندان نیست لیکن ایکبار بے پدر کے خون سے کیا ہاتھ
سرخ کیا جائے غیر بالفعل اوسے گلہ بانان کوہ تیلو کے سپرد کردو تاکہ وہ اپنی اصل سے واقف ہوکر بشرط زندگی
خون سیاوش کے عوض لینے کا ارادہ نکرے مثنوی ‏ بداریدش اندر میان گلہ ‏ ز ستید نزد شبانان کوہ

بدان تا نداند کہ من خود کیم | بدیشان سپردہ ز بہر حہیم | نیاموز دا زکس خرد یا نژاد | ز کار گذشتہ نیا یدش یاد

پیران تو صرف اوسکی جان ہی بچانا چاہتا تہا اس حکم کو از بس غنیمت سمجھ کر پہلے سجدۂ شکر بجالایا بعدہ کیخسرو کو
شبانان کوہ قلو کے سپرد کرکے یہہ حکم سنا دیا کہ یہہ رشک قمر زیبندۂ تاج وچتر کیکاؤس کا لخت جگر اور افراسیاب
کا نور نظر ہے خبردار کسی قسم کی اسے تکلیف نہ پہونچنے پائے تمہارے سپرد فقط اس نظر سے کیا جاتا ہے کہ یہہ اپنی
نسل سے واقف ہوکر خون سیاوش کا دعوی دار نہ بن بیٹھے نہ اسواسطے کہ خدانخواستہ تم اس گنج گرانمایہ کو
اپنی غفلت سے مفت مین ضائع کردو **مثنوی** | نگاہش بدارید چون جان پاک | نہ باید کہ بیند ورا باد و خاک

برارید کاش بہ نیکی تمام | پرستش کنید ش ہمہ چون غلام | القصہ کیخسرو نے بموجب ہدایت افراسیاب کے ایک ایسی
وحشی قوم مین پرورش پائی شروع کی جو بقول شخصے الف کے نام بے بہی نہین جانتے تہے لیکن آپ جانتے ہین **شعر**
جوہر اصلی ندارد احتیاج تربیت | صورت آئینہ را نقاش کے پرداز کرد | ہنوز وہ نونہال بوستان سلطنت
پورا پانچ برس کا نہین ہوا تہا کہ خود بخود اوسکی طبیعت مین ایک طور کی امنگ پیدا ہوگئی اکثر گوشۂ تنہائی مین
بیٹھہ کر سوچنے لگا نہین معلوم میرے ماں باپ نے یہہ پیشۂ دنی کیون اختیار کیا ہے ہمت تو یہہ چاہتی ہے کہ اپنی
ہمقوم پر حکومت کیجیے اور جو یہہ نہو سکے تو خیر آزادی کیا بری چیز ہے لیکن مین انکو برخلاف اپنے خیالات کے
بے زبان جانورون کی تابعداری کرتے دیکہتا ہون بہلا یہہ مجھہ سے کسطرح ہوسکیگا **شعر**
ہمتم ہست رسا بخت اگر کوتاہ ہست | پشت با ہم رسد ار دست بدنیا نرسد | آخرکار قریب سات برس کے پہونچکر
بحکم کل اناء یترشح بما فیہ فن سپہ گری کی طرف مائل ہوا آٹہوین سال ہرن کا چوڑنگ اوڑایا دسوین مین قدم
رکہا تو شیر سے ہاتہا پائی کرنے لگا پہر تو تمام پہاڑ پر اوسکا رعب چہا گیا اور مجبور ہوکر ہر ایک کو یہہ اقرار کرنا پڑا
کہ بیشک نطفہ کا اثر پرورش کے اختلاف سے کسیطرح زایل نہین ہوسکتا **شعر**
دہد ثمر ز رگ و ریشہ درخت خبر | نہفتہا ے پدر از پسر شود پیدا | رفتہ رفتہ جب پیران ویسہ کو یہہ خبر پہونچی
تو وہ بکمال مسرت خود کیخسرو کے دیکہنے کو پہاڑ پر تشریف لے گیا شاہزادہ نے موافق راہ رسم تربیت یافتہ لوگون کے
چیند قدم استقبال کرکے اوسکے ہاتہہ کو بوسہ دیا اور کہا مجہے بڑا تعجب ہے کہ آپ ایک ادنی شاہزادہ کی ملاقات کو
اس خلوص محبت سے کیونکر تشریف لائے یہہ امر تو وزرا کی شان و شوکت سے نہایت بعید ہے **شعر**

عجب کہ شمع شبے در سرائے من سوزد | من آن نیم کہ کسے از برائے من سوزد | پیران نے یہ سنتے ہی گہوڑے

سے کود کر کیخسرو کو گلے سے لگا لیا اور کہا شعر | شبان نیست از گوہر تو کسے | و زین داستان ہست با من بسے

بعدہ اوسے اپنے ہمراہ افراسیاب کے پاس لے گیا اور بیان کیا کہ یہ وہی فرنگیش کا لڑکا ہے جو پیدا ہوتے ہی کوہ قلو پر بہیجدیا گیا تہا افسوس اسے پہاڑ کی آب و ہوا موافق نہین آئی چند روز تو وہان جا کر اچہا رہا بعدہ مرض جنون مین گرفتار ہو گیا اب جیسا اسکی نسبت ارشاد ہو عمل کیا جائے میری دانست مین اسکے ہوش و حواس اس قابل نہین ہین کہ خدانخواستہ جہان پناہ کے ساتہہ کسی قسم کی بدی کرے آیندہ حضور کو اختیار ہے اور کیخسرو کو پہلے سمجہا دیا تہا کہ افراسیاب تمہاری جان کا دشمن ہے وہان جا کر ہرگز کوئی بات عقلمندی کی زبان سے نہ نکالنا ورنہ تم بہی مارے جاؤگے اور ہمین بہی باغیون مین شمار کیا جاؤنگا چنانچہ امتحاناً افراسیاب نے جو ایک دو سوال کئے تو کیخسرو نے ایسا جواب دیا کہ جسکا ٹہکانا زمین پر لگے نہ آسمان پر آخرش افراسیاب نے ہنسکر پیران سے کہا یہ تو اپنے سر پاؤن کا بہی ہوش نہین رکہتا ہم سے عداوت کیا خاک کریگا جاؤ اسے فرنگیش کے سپرد کردو ہم نے اسکا قصور معاف کیا بلکہ گنگ دژ کے مکانات مدت سے ویران پڑے ہوئے ہین اگرچہ یہ اور فرنگیش دونون اوسجگہہ اپنے سکونت اختیار کرین تو یقین ہے وہ بہی آباد ہوجائینگے اور سیاوش کی بہی روح تازہ ہوگی پیران ویسہ نے شکریہ اداب بجا لا کر عرض کیا غلام کی بہی یہی تمنا تہی الحمد للہ بادشاہ عالم پناہ خود رحم و کرم کی صفات سے بخوبی آگاہ ہے اور اپنی ضعیف رعیت پر کسی حال مین سختی کرنا نہین چاہتا فی الواقع ایک سودائی لڑکا جسکے پاؤن مین زنجیر اصیان بہی ڈالدی گئی ہو کیونکر جبہ فرسایان آستان ملایک آشیان کے مقابلہ مین سر اوٹہا سکتا ہے حکما کا قول ہے شعر

دشمن خونخوار را کوتہ باحسان ساز دست | ہیچ زنجیرے بہ از سیری نباشد شیر را | یہہ کہکر کیخسرو کو مع فرنگیش

کے اپنے ہمراہ گنگ دژ مین لے گیا اور فوراً تمام سامان ضروری قابل شاہزادون کے مہیا کردیا **مثنوی**

در گنجہا سے کہن باز کرد	در ہر گونۂ شاہ را ساز کرد	ز دیبا و دینار و در و گہر	ز اسپ و سلاح و ز تاج و کمر
ہم از تخت وہم بدرہائے درم	ز گستردنیہا از بیش و کم	ہمہ پیش کیخسرو آورد زود	بداد و دہش آفرین بر فزود
ہمہ خار آن شہر شمشاد گشت	گیاہ در چمن سرو آزاد گشت	ز خاکے کہ خون سیاوش بخورد	با بر اندر آمد یکے سبز نرد
بر آمد درختے از آنجا یگاہ	ز خون سیاوش فرخندہ شاہ	نگار یدہ بر برگہا چہر اوے	ہمی بوے مشک آمد از مہر اوے

ز شاہ جہان چشم بد دور باد | ز روان سیاوش پر از نور باد

اب مین کیخسرو کو چہند سے اسی قلعہ مین چہوڑکر حسب وعدہ کیکاوس کے مطلع ہونیکے بعد رستم کے حملہ کا بیان شروع کرتا ہون آپ اسے اگلے ہی بیان کے شامل تصور فرمالین یعنی یون سمجہین کہ کیخسرو پیدا ہوکر کوہ قلو پر بہیجا گیا ہے تو اس لڑائی کی تدبیرین شروع ہو گئی تہین

مورخین نے لکہا ہے کہ بعد قتل ہما سیاوش کے جب کیکاوس نے سنا کہ وہ اختر برج جہانداری ہماے اوج کامگاری اس بیدردی اور ذلت و خواری کے ساتہہ افراسیاب خانہ خراب کے روبرو گروی بدذات کے ہاتہہ سے ذبح کیا گیا تو فرط محبت سے یکبار ہاے کا نعرہ مارکر تخت کے نیچے گر پڑا اور کہا ہر چند بالفعل سیاوش کی طرف سے میری طبیعت پر گونہ ملال تہا لیکن اسوقت ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا جگر کو کسی نے پاش پاش کرکے بجاے خون کے نمک بہر دیا افسوس وہ اس بیکسی کے ساتہہ ناکسون کے ہاتہہ گرفتار ہوکر بیگناہ قتل ہو جائے اور ہم چتر گوہر نگار کے نیچے آرام سے بیٹہے سلطنت کے مزے اوڑایا کرین یہہ ہرگز نہین ہوسکتا ایسے وقت مین افسران فوج اور سرداران لشکر کو بلا تامل اپنی شرافت ذاتی کے جوہر دکہانے چاہئین مگر ہیہات رستم سا نامی پہلوان کہان کہ بجاے پسینے کے اپنا خون گرائے اور خون سیاوش کے عوض ترکون کے لہو سے ملک توران مین خون کا دریا بہائے وہ جبہ دن سے رنجیدہ ہوکر گیا ہے آجتک خبر بہی نہین لی کہ سیاوش کہان ہے اور اوسپر کیا گذر رہی ہے خیر قضا و قدر سے چارہ نہین جو ہوا دیکہہ لیا اور جو ہوگا دیکہہ لین گے شعر

نماید گوشمال دہر ہشیار اہل غفلت را | چو بد ہوشی کہ از مالیدن اعضا بہوش آید

اس نالہ جانگداز نے اراکین سلطنت کے دلون پر ایسا اثر کیا کہ دفعتاً سب نے اپنے گریبان دامن تک چاک کرڈالے اور رعیت مین سے جس کسی نے سنا اوسی نے اوس آفتاب عالمتاب کے فراق مین شب ظلمانی کی مانند سیاہ ماتمی لباس پہنکر اکثر ملک ایران کے حصونکو رشک ظلمت کدہ ظلمات بنا دیا آخرش رفتہ رفتہ تہمتن یعنی رستم کو بہی سیستان مین خبر پہونچی کہ جس نونہال خوبی کو تو نے اپنے آغوش مین پرورش کیا تہا وہ دشمنان بیشہ ضلالت کے تیشۂ عداوت سے قطع ہو گیا وہ تو سیاوش کا عاشق زار تہا سنتے ہی کلیجہ کو پکڑکر اسطرح بیٹہہ گیا جیسے کوئی ناز پرورد میدان کارزار مین زخم شمشیر آبدار کہاکر بیٹہہ جاتا ہے اور اشک دریا رشک طوفان طوفان آنکہون سے بہاکے کہنے لگا جس بوقت

میںنے سہراب اپنے لخت جگر کی چہاتی پر چڑہ کر سینۂ مہر گنجینہ پر مبارزہ حریف کے دہوکے مین خنجر جفا چلایا ہے اور بعد آگاہی کے اوسکی لاش خون آلودہ پر ماتم زدون کی صورت بناکر بیٹہا ہون تو مینے خیال کیا تہا کہ اس سے بڑہکر کوئی صدمہ روز ازل کو کسی بندۂ گنہگار کے حق مین تجویز نکیا گیا ہوگا اور اگر مین یہہ کوہ غم اوٹہا کر سلامت بچ رہا تو یقین کرتا ہون کہ آیندہ تمام عمر کسی درد کی شکایت میری زبان پر نہ آئیگی لیکن واللہ اسوقت خیال مرگ سہراب کا دل اندوہ منزل یہہ جواب دیتا ہے کہ سیاوش سے شاہزادہ کی جان بچانے کے واسطے اگر ہزار سہراب ایک وقت مین مجہہ اپنے ہاتہہ سے ذبح کرنے پڑتے تو ہرگز اُف کا کلمہ میری زبان سے نہ نکلتا بلکہ ایسا آسان خون بہا دینا ازبس غنیمت سمجہتا ہے وہ ناز و نعمت کا پرورش یافتہ یون دور از دیار بے یار و مددگار مارا جائے اور مین باوجود دعوی تہمتنی کے اوسکا عوض لینے پر کمر نہ باندہون یہہ کہکر اوسیوقت جوشن و زرہ کے بدلے عبائے نیلگون پہنکر دار السلطنت ایران کو روانہ ہوگیا اور عہد کیا کہ بغیر توران کے خاک سیاہ کیئے ہرگز اپنا ماتمی لباس نہ اوتارونگا

که تا کینهٔ شاه باز آورم | سر دشمنان زیر گاز آورم
نه توران بمانم نه افراسیاب | ز خون شهر توران کنم رود آب
همه جنگ با چشم گریان کنم | جهان چون دل خویش بریان کنم
کله خود و شمشیر جام من است | هما ز و خم خام دام من است
مگر کین آن شهریار جوان | بخواهم از آن ترک تیره روان

اسی جوش و خروش مین جب قریب دار السلطنت کے پہونچا تو کیکاؤس نے حسب ضابطۂ قدیمی چند سرداران لشکر کو اوسکی پیشوائی کے واسطے روانہ کیا لیکن پہلے فوجی لباس اور جنگی باجون سے پیشوائی ہوتی تہی اب کے سینہ زنی اور سیاہ پیرہنی سے ملاقات ہوئی جسکو دیکہتے ہی رستم کا دل اور بہی بہر آیا گویا بہری ہوئی رگ مین کسی نے نشتر لگا دیا وہان سے تخت کاؤس تک اسطرح گیا جیسے طایر نیم بسمل شوق شہادت مین تڑپتا ہوا تیغ قاتل کیطرف جاتا ہے نوک زبان پر دود آہ و فغان تہا اور آنکہون سے خون کا دریا روان نہ سر کی خبر نہ پاؤن کا ہوش دین و دنیا دونون فراموش ایسے وقت مین کہان کا ادب کیسا لحاظ جاتے ہی بے باکانہ تمغہ سے سر پے مارا اور کہا دیکہا اپنی کوتہ اندیشی کا نتیجہ وہ پہلتن جس سے دیران انجمن کا کلیجہ کانپتا تہا کیا ہوا اور وہ رونق بزم جہانبانی جس سے کلاہ کیانی کو سرافرازی حاصل ہوتی کہان گیا افسوس ایک عورت ناقص العقل کی محبت نے بادشاہ کی آنکہون پر ایسا غفلت کا پردہ ڈالا کہ طرفۃ العین مین تمام جہان سیاہ ہوگیا اور کیقباد کا تخت

کسی کو بود مهتر انجمن | کفن بهتر او را ز فرمان زن
سیاوش ز گفتار زن شد بباد | خجسته زنی کو ز مادر نزاد

دریغ آن رخ و برز و بالای او | دریغ آن رخ خسرو آرای او
چو برگاه بودی بهاران بدی | به بزم افسر شهریاران بدی
دریغ آنچنان نامور شهریار | که چون او نه بیند دگر روزگار
برزم اندرون شیر و ببر پلنگ | ندیدست کس همچو او در جنگ
کنون من دل و مغز تا زنده ام | به کین سیاوش آگنده ام

یہ کہتا جاتا تہا اور متصل آنکھون سے ایسا خون کا دریا جاری تہا جس سے یہہ معلوم ہوتا تہا کہ عنقریب اعضاے رئیسہ لہو ہو کر دیدہ بلا دیدہ کی راہ بہہ جائینگے یہہ حال دیکہکر کیکاس نے مارے شرم وحیا کے مطلق کسی بات کا جواب ندیا خاموش سرنگون جسطرح بیٹہا تہا اوسیطرح بیٹہا رہا رستم نے جو موافق اپنے منشا رکے جواب نہ پایا سیدہا اوٹہکر سودابہ کے محل مین چلا گیا وہ اوسوقت نہایت تکبر وغرور سے تخت زرنگار پر بیٹہی ہوئی قہقہے لگا رہی تہی رستم نے پہونچتے ہی بالون سے پکڑ کر کہینچ لیا اور ایک ہی خنجر مین دو ٹکڑے کر کے شکار زبون کی طرح اوندہے مونہہ فرش خاک پر ڈالدیا وہان سے نکلکر ایک ہفتہ برابر روسا ایران کے ساتہہ نالہ وبکا مین مصروف رہا بعدہ آٹہوین روز لشکر فیروزی اثر آراستہ وپیراستہ کر کے توران کی جانب کوچ کیا جسمین مثل گیو وگودرز وفرہاد ورہام وشاپور وطوس وگرگین وخراد وفریبرز وبہرام وگستہم وزنگہ شاوران وشید وش وغیرہ کے بہت سے نامی گرامی اور آزمودہ کار سردار شامل تہے اور فرامرز رستم کا لڑکا اوس تمام لشکر کا سپہسالار غرض پہلے مورچہ پر ورازاد حاکم سنجاب نے جو خاص توران کی سرحد پر واقع ہے اوس لشکر کا مقابلہ کیا اور تہوڑی سی کوشش مین فرامرز کے ہاتہہ سے نیزہ کہا کر تخت مستقیم دار البقا کو کوچ کر گیا اوسکے بعد کسی کو حوصلہ جان دینے کا نہ کیا منتشر ہو کر پیٹہہ دکہا گئے اور افراسیاب کو کسی قاصد تیز گام کی معرفت کہلا بہیجا کہ رستم مور وملخ سے زیادہ سوار وپیادہ اپنے ہمراہ لئے ہوئے سیاوش کے انتقام لینے شیر گرسنہ کی مانند چلا آتا ہے عین موقع سرحد پر ورازاد نے نہایت جوانمردی سے مقابلہ کیا لیکن کچہہ نہو سکا آخرش جان شیرین بادشاہ پر تصدق کر گیا اب یہہ سیل فنا بغیر اقبال شاہی کے کسیطرح رکتا نظر نہین آتا جلد خبر لیجئے ورنہ ملک توران مین کسیکا نام ونشان باقی نرہیگا یہہ خبر وحشت اثر سنتے ہی افراسیاب نے سرخہ نامی پہلوان کو جو خاص اوسکے نطفہ سے تہا مع تیس ہزار جنگی سوار کے رستم کے مقابلہ کو روانہ کیا اور چلتے وقت سمجہا دیا کہ خبردار رستم اور اوسکا بیٹا فرامرز دونون آتش کا پرکالہ ہین آپ بہی نہایت ہوشیاری سے لڑنا اور اپنی فوج کو بہی بہت احتیاط کے ساتہہ لڑانا ایسا نہو کسی موقع پر دہوکہ کہا جاؤ اور ہمکو ناحق خون جگر پینا پڑے

مثنوی

فرامرز پور جهان پهلوان | دلیرست بیدار و نخجیر گوان | نباید که این سستی روز جنگ | که در رنگ سازی بود بیدرنگ
دلیری کن در رزم شیران بسیج | مشو این از کار ایشان تو هیچ | لیکن یہ تمام نصیحتین بیفائدہ تھین لڑائی کے ڈھنگ

کچھ ایسے مختلف ہین کہ کبھی یکسان واقع نہین ہوتے جسوقت دونون لشکرون کا مقابلہ ہوا فرامرز برق جہندہ کیطرح صمصام خون آشام کھینچکر بلا تامل میدان کارزار مین کود پڑا اور تھوڑے سے عرصہ مین چارون طرف خرمن ہستی اعدا کو جلا کر خاک سیاہ کے ڈھیر لگا دئے یہ جوش وجلادت دیکھی سرخہ کی رگ حمیت بھی حرکت مین آگئی فوراً فرامرز کے مقابلہ مین آکر اشعار رجز پڑھنے لگا فرامرز نے کہا بس بس اس بیہودہ گفتگو سے زبان روک ہان اگر کچھ قوت بازو رکھتا ہے تو سامنے آ پھر تو دونون طرف سے چوٹین ہونے لگین اور ایسی چوٹین ہوئین کہ دیکھنے والون کے جی چھوٹ گئے ہرچند سرخہ بھی تمام ملک توران مین اپنا نامی نر کہتا تھا مگر کہان پہلوان کہان شیر ژیان دو چار حملون کے بعد فرامرز نے زندہ گرفتار کرکے رستم کی خدمت مین حاضر کیا اور کہا اسکو دعوی پہلوانی حد سے زیادہ تھا اسواسطے سر میدان فوج حریف کو جینے یہ ہنر دکھایا کہ بلا تردد پرکاہ کیطرح خانۂ زین سے اوٹھا لایا رستم نے نہایت خوش ہوکر بیٹے کی پیٹھ ٹھونکی اور طوس کو حکم دیا کہ اگرچہ ایک ناچیز ترک کے قتل سے (گو وہ افراسیاب کا بیٹا ہی کیون نہو) خون سیاوش کی تلافی نہین ہوسکتی لیکن خیر طشت وخنجر لیکر مثل اوسی شاہزادہ پاک روان کے اس ناپاک سرشت کے بھی سروتن مین تفرقہ ڈال دینا چاہئے آخر کچھ تو افراسیاب کا کلیجہ کو بھی چوٹ لگے شعر

به بندند دستش بخم کمند | بالند برخاک چون گوسفند
بسان سیاوش سرش راز تن | به برند و کرگس بپوشند کفن

جب طوس واسطے تعمیل اس حکم کے سرخہ کو کشان کشان رستم کے سامنے سے لے چلا تو اوسنے رو کر کہا اے یادگار نوذر زر و منوچہر مین قسمیہ کہتا ہون کہ مجھکو ہرگز سیاوش کے ساتھ کسی قسم کی پرخاش نہ تھی بلکہ ابتک اوسکے فراق مین آنکھون سے خون کا دریا بہایا کرتا ہون رہ گیا لشکر ایران کے مقابلہ مین آنا یہ امور سلطنت سے متعلق ہے اسکو کوئی بُرا نہین کہہ سکتا پھر ناحق گلوے تشنہ کام پر خنجر چلانے سے کیا حاصل خدا کیواسطے میری جوانی پر رحم کھا اور اس ذلت وخواری کیساتھ میرا قتل کرنا گوارا نکر شعر

من بخود معذرت جرم نه دارم لیکن | چشم دارم که مر الطف تو دارد معذور

یہ سنکر طوس کو تھوڑا سا رحم آگیا رستم سے اوسکے حق مین سفارش کرنے لگا اور کہا قطعہ

چو قدرت داد ایزد بر گنهگار — بعفوش بند کن تا بنده گردد
که مجرم کشتهٔ افعال خویش است — چو بوی عفو یابد زنده گردد

رستم نے اس موقع پر ترحم سے نہایت برہم ہوکر جواب دیا یہہ میدان جنگ ہے نہ محفل رود و چنگ یہان تیغ و دم سے کام نکلتا ہے نہ اس قسم کے رحم و کرم سے اور جو ایسا ہی تمہارا نرم دل ہے تو وہ وقت کیون نہیں یاد کرتے کہ جب دو ماہ دو ہفتہ یعنی سیاوش سے مظلوم و ستم رسیدہ پامال ہوکر از سر تا قدم دریاے خون مین مثل لجہ شفق کے غرق کردیا گیا

بجان و سر شاہ ایران زمین — سرافراز کاؤس با فر دین
که تا من بگیتی بوم زنده را — نه ترکان اگر شاه وگر بنده را
هر آنکس که یابم سرش را زتن — ببرم زتن همچو زان انجمن

بعدہ زوارہ کیطرف اشارہ کیا اور اوسنے فوراً دشنہ خون تشنہ سرخہ کے گلے پر پھیر کر تیشہ زدن مین ہمیشہ کے لئے اوسکے سر و تن مین تفرقہ ڈالدیا جب یہہ خبر افراسیاب کو پہونچی تو وہ سنتے ہی درد فرزندی سے ایک آہ سینہ سوز کھینچکر مصیبت زدون کی طرح تخت پر اوندھا ہوگیا لیکن دشمن سر پر پہونچ گیا تھا اتنی فرصت کہان تھی کہ دل کھول کر بیٹے کو روسکتا دو چار روز تو موافق رسم اہل زمانہ کے گریہ وزاری کرتا رہا بعدہ مجبور لشکر بیقیاس لیکر خود رستم کے مقابلہ کو روانہ ہوا ثریا جاہ کہتا ہے میری دانست مین یہہ وہ زمانہ ہوگا کہ کیخسرو حسب تجویز پیران ویسہ قلعہ گنگ دز بھیجا جاچکا تھا ورنہ ایسے موقع پر یقینی اوسکے لئے کوئی اور جگہہ تجویز کی جاتی بہرصورت ادہر سے رستم بڑہا اور اودہر سے افراسیاب یہہ دونون لشکر توران زمین کے کسی خاص حصہ مین بارہا ابر غلیظ کی مانند ایک تاریخ جمع ہوئے اور برق و باران کے عوض پولاد درخشندہ چمکنے اور تیرون کا مینہ برسنے لگا چونکہ بفصل اس میدان کی مختلف لڑائیون کا حال بیان کرنے سے سواے سمع خراشی کے کچھ حاصل نہین اسواسطے بطور اختصار کے گذارش کیا جاتا ہے کہ انجام کار افراسیاب رستم کے متواتر حملون کا جواب نہ دے سکا ناچار توران سے بھاگ کر پوشیدہ ملک چین کی مشرقی سرحد کیطرف اوتر گیا اور رستم نے بفراغت تمام اوسکا تخت و تاج سنبھال لیا لیکن افراسیاب کو کیخسرو کا ہر دم دغدغہ لگا رہتا تھا جب یہہ توران چھوڑ کر دریاے چین کے کنارے پہونچا تو پیران سے کہا میری دانست مین اوس بدقدم لڑکے کو جسکے باپ کے سبب ترکون کو یہہ روز سیاہ نصیب ہوا اسی دریاے ناپیدا کنار مین لاکر غرق کردینا چاہیے ایسا نہو رستم پتہ لگاکر اوسے لیجائے اور ہم سرخہ کا کینہ حسب دلخواہ لینے سے محروم رہ جائین پیران ویسہ ایسے وقت مین کچھہ دم نہ مار سکتا تھا مجبور کیخسرو کو مع فرنگیس کے بلواکے سامنے کھڑا کردیا اور کہا یہہ گنہگار موجود ہین لیکن میری عقل ناقص مین یون آتا ہے کہ

ہنا انفصال اس مقدمہ کے انکی نسبت ایسا حکم صادر نہ فرمایا جائے کہ جسکے باعث خواہ مخواہ آتش مشتعل ہو رہی بھڑک اوٹھی **شعر**

خواہی زبان تیغ شود مدح خوان تو	شادی بہ قتل دشمن بیدست و پا مکن

افراسیاب نے بھی اس رائے کو بہتر سمجھا کہا اچھا بالفعل انکو دریاے چین کے پار کسی جزیرہ مین اوتار دیا جائے آیندہ جیسا موقع ہوگا دیکھا جائیگا چنانچہ کیخسرو اور فرنگیش دونون دریاے چین کے اوس پار کسی خاص جزیرہ مین پہونچا دیے گئے (جسکا نام کسی مورخ نے تحریر نہین فرمایا) اور افراسیاب مونہہ چھپا کے کسی گوشہ مین بیٹھہ رہا **شعر**

آہ ازین گردون کم فرصت کہ میگیرد سحر	در سر شب ہر کہ را چون شمع افسر میدہد

کہتے ہین رستم نے سلطنت توران پر قابض ہوجانیکے بعد اوسکے کئی ٹکڑے کر ڈالے تھے جنمین سے ملک چاچ طوس کو دیا تھا سنجاب و سغدی گودرز ختن گیو کو چگل فرابرز کو اور تخت چین پر آپ بیٹھا تھا کیونکہ وہان کی آب و ہوا اوسے نہایت پسند تھی لیکن ہر ایک سردار کو قطعی حکم دے رکھا تھا کہ جہان کہین کوئی ترکی نژاد نظر آئے فوراً قتل کردو یا افراسیاب کی خبر ملے تو بلا تامل اوسے گرفتار کر کے میرے پاس بھیجدو مگر اوسکی زندگی تھی کہ سات برس برابر رستم اوس جگہہ حکومت کرتا رہا اور کہین افراسیاب کا پتہ نہ لگا آخرش اس خیال سے کہ کیکاوس ایران مین اکیلا ہے ایسا نہو افراسیاب دہوکا دیکر کسی اور طرف سے اوسپر جا پڑے اور ایران کو اپنے قبضہ مین لے آئے شروع سال ہشتم مین رستم سلطنت توران کو سرداران لشکر کے سپرد کر کے آپ سیستان چلا گیا اور باقی فوج اور افسرون کو ایران کی جانب روانہ کر دیا وہ مرشد یعنی افراسیاب تو خاص اسی وقت کا منتظر تھا رستم کے جاتے ہی خدا جانے یکایک کہان سے نکل پڑا کہ نکلتے ہی اپنے تمام ملک پر بھی قبضہ کر لیا اور ایران کی سرحد کے بھی بہت سے حصے دبا لیے **مثنوی**

بر آراست از ہر سوی تاختن	نبود ہیچ ہنگام پرداختن	باسپ و سلیح و بہ مردان مرد	بہ کینہ ز ایران برآورد گرد
ہمہ سوخت آباد بوم و درخت	بر ایرانیان بر شد اینکار سخت	ز باران ہوا خشک شد ہفت سال	دگرگونہ شد رنگ و برگشت حال

خدا کی قدرت سے اوسی زمانہ مین گودرز نے عالم رویا مین دیکھا کہ کوئی شخص تخت نور پر بیٹھا ہوا کہہ رہا ہے اے گودرز افراسیاب کیطرف سے کیا تشویش کرتا ہے اگر ایران کا بچانا منظور ہے تو اپنے بیٹے گیو کو توران کی جانب روانہ کر دے تاکہ کیخسرو خلف سیاوش اوسکا منتظر ہے بغیر اوسکے قدوم میمنت لزوم کے زنہار اس ترک اہرمن نژاد سے تم لوگونکی نجات نہین ہو سکتی وہ ہی اپنے باپ کا بدلا لیگا اور اوسی کے ہاتھہ سے یہہ قصہ فیصل ہوگا یہہ خواب دیکھتے ہی

گودرز کی آنکھ کھل گئی اوسیوقت گیو کو بلاکر سارا حال بیان کیا اور کہا جسطرح اور جہان سے ہوسکے کیخسرو کو
ڈھونڈھ کر اپنے ہمراہ لا نہین رستم سیستان مین بیٹھا ہے بیشک یہہ ملک افراسیاب کے ہاتھہ سے برباد ہو جائیگا
اوسے جانے مین کیا عذر تھا صبح ہوتے ہی سلاح حرب اپنے جسم پر سجا تن تنہا اسپ صبارفتار پر سوار ہو توران
کیطرف چل نکلا **مثنوی**

بفرمان او گیو بستہ میان	ابیامد بکردار شیر ژیان
بتنہا ہمی رفت و کس را نبرد	تن ناز دیدہ بہ یزدان سپرد

القصہ گیو نے سرحد توران مین پہونچتے ہی ہر ایک سے
کیخسرو کا پتہ پوچھنا شروع کیا لیکن اتنی دانائی کی کہ جو شخص تنہا سر راہ ملتا تھا اوسی سے زبان ترکی مین پوچھتا تھا
کہ کیخسرو کہان مقیم ہے جب وہ لاعلمی بیان کرتا تھا یا موافق اپنے علم کے کسیقدر نشان دیتا تھا تو فوراً اوسکے دو ٹکڑے
کر ڈالتا تھا تاکہ میرا راز کسی پر افشا نہو جائے اسیطرح پتہ لگاتے لگاتے مدت دراز بعد کیخسرو سے جا ملا نہین
نہین بڑی غلطی ہوئی معاف فرمائیگا مین اصل بات بیان کرنا تو بھول ہی گیا
وہ یہہ ہے کہ جب افراسیاب نے دوبارا اپنے ملک پر قبضہ کیا اور تھوڑا سا ایران بھی دبا لیا تو بالکل بے خطر ہوکر
کیخسرو کا اوس جزیرہ مین رکھنا مناسب نہ سمجھا جہان وہ ابتدا مین رستم کے خوف سے بھیجدیا گیا تھا اسیواسطے چند
آدمی معتبر روانہ کرکے حکم دیا کہ اوسے توران مین ہمارے پاس لے آؤ اس بلانے مین شاید کوئی ملکی مصلحت سمجھی گئی ہو
یا قتل کردینے کا ارادہ ہوگا بہرطور کسی خاص وجہ کے سبب کیخسرو مع فرنگیس سپاہیان افراسیاب دریا مین
عبور کرنے کے بعد ختا و ختن وغیرہ طے کرکے توران کی سرحد مین پہونچایا گیا تھا دفعۃً ایک چشمۂ خوشگوار پر گیو نامدار
سے دوچار ہوگیا ورنہ البتہ اوس جزیرہ مین جہان وہ قید کیا گیا تھا گیو کا پہونچنا کو دشوار نہ تھا اس فقرہ بیان
کرنے سے میرا صرف یہہ مطلب تھا کہ کہین آپکو یہہ شبہ نہو کہ کیخسرو دریاے چین کے پار بھیجدیا گیا تھا تو توران مین
وہ کہان سے آگیا غرض گیو نے کیخسرو کو دیکھا تو باوجودیکہ اوسکے ہمراہ شاہزادون کا سا ساز و سامان بالکل نہ تھا
بلکہ قیدیون کیطرح چلا آتا تھا لیکن فرکیانی اور دبدبۂ جہانبانی کے سبب جو اوسکے بشرہ سے ہویدا تھا دیکھتے ہی
پہچان لیا کہ ہو نہو یہہ ہی میرا مطلوب ہے پوچھا کیا آپ جگرگوشۂ سیاوش ہین کیقباد کی اولاد مین کیخسرو نے گردن اوٹھا کر
کہا کیا تم گودرز کا بیٹا گیو ہے کاؤہ آہنگر کی نسل سے اوسنے عرض کیا اے شاہزادہ عالی تبار اگر مین نے حضور
کو پہچان لیا تو کچھہ تعجب نہین ہے کیونکہ آفتاب کی شناخت کو صرف اوسکی روشنی ہی کافی سمجھی جاتی ہے البتہ یہہ

حیرت کا مقام ہے کہ آپنے مجھ سے گمنام کو کیونکر پہچانا کیخسرو نے جواب دیا میرے باپ سیاوش نے قلعہ گنگ دژ مین تمام نامی سرداران ایران کی مثل رستم و طوس و فرامرز وغیرہ کی تصویرین کہچوائین تہین اور مفصل اونکا نام و نشان بہی اونکے ذیل مین درج کردیا تہا وہین مین نے تیری تصویر بہی دیکہی تہی اسلیئے بصورت دیکہکر خیال آگیا ہے کہ شاید یہہ ہی شخص ہے گیو نے یہہ سنتے ہی بے تابانہ قدمون پر سر رکہدیا اور کہا سچ ہے بیشک مین وہ ہی گیو آپکا غلام ہون اور آپ ہی کے لینے کو مجہے گودرز نے بہیجا ہے بسم اللہ تشریف لیچلیئے اور تخت ایران کو اپنے قدم سراپا کرم سے رونق بخشئے لیکن گستاخی معاف ہو اپنے اطمینان کے واسطے دست راست کا بازو دیکہا چاہتا ہون کہ اوسپر نسل کیان کی نشانی ہے یا نہین کیخسرو نے بازو کہولا تو اوسپر سیاہ داغ صاف نشانی نسل کیانی موجود تہی گیو نے اوس داغ کو بوسہ دیکر پہلے محافظان کیخسرو کا قصہ پاک کیا پہر اوس گلبن حدیقۂ کامرانی کو مع فرنگیس کے بدرگۂ گل کی مانند وہان سے لے اوڑا یہہ خبر پیران ویسہ کو جو پہونچی اوسنے افراسیاب کے خوف سے فوراً کلباد اور نستیہن نامی پہلوانون کو تین ہزار سوار جرار کی ہمراہی سے اونکے تعاقب مین روانہ کیا کہ جسطرح ممکن ہوسکے اونہین سے ایران تک زندہ نہ پہونچنے دیں لیکن ایک اکیلے گیو نے جسکو مازندران کا دیو کہنا چاہیئے سبکا مونہہ پہیر دیا صرف دو چار کشتون کے پشتے اور سرون کے ڈہیر لگے رہگئے باقی سب ہوا ہوگئے **شعر**

چنان بازگشتند ہر کس کہ زیست	کہ بریان و برشان بباید گریست

آخرش پیران ویسہ نے خود نصف راستہ کے قریب چہہ ہزار سوار کی جمعیت سے اون تینون کو جا گہیرا کیونکہ وہ فرنگیس کے سبب آہستہ آہستہ کوچ کرتے تہے اور پیران قریب سو سو کوس کے یلغار جاتا تہا جسوقت پیران نے مع اپنی فوج کے اونکا مقابلہ کیا گیو نے سر میدان نہایت چستی و چالاکی سے اوسے کمند مین پہنساکے کیخسرو کے حوالہ کردیا اور آپ بجلی کیطرح چمککر اسطرح لشکر پر گرا کہ ایک ہی حملہ مین سبکے سب پیٹہہ دکہاگئے جب وہ لوٹکر کیخسرو کے پاس آیا اور پیران ویسہ کو بدستور کمند مین پہنسا دیکہا تو عرض کیا اے شاہزادۂ جوان بخت بلند اقبال اس پیر بدخصال کو ابتک زندہ کیون رکہا **شعر**

دشمن چو بدست آمد و مغلوب تو شد	حکم خرد آنست امانش ندہی

فرنگیس نے کہا اسنے ہمارے ساتہہ کوئی بدسلوکی نہین کی ہے بلکہ میری اور کیخسرو کی جان بچائی ہے اسکے خون سے مین اپنے ہاتہہ بہرنا چاہتی ہون **شعر**

چنین گفت کاین پیر سر پہلوان	خرومند و راد است و روشن روان
پس از داور داد گر رہنمون	بدان کو رہانید ما را ز خون

گیو نے نیچے گردن کرکے نہایت تامل سے جوابدیا **شعر**

یکے سخت سوگند خوردم بماہ | بتاج و بہ تخت سرافراز شاہ
کہ گر دست یابم بروز کمین | کنم ارغوانی بخونش زمین

کیخسرو نے فرمایا اگر ایسا ہی قسم کا پاس ہے تو میرے نزدیک اسکے کان اپنے خنجر کی نوک سے چھید کر تھوڑا سا لہو زمین پر ٹپکا دو زیادہ تکلیف نہ پہونچاؤ آخر فرنگیس کو رنجیدہ کرنا بھی تو عقل سے نہایت دور ہے مجبور گیو کو اسی پر عمل کرنا پڑا یعنی اوسے حلقہ گیسو کی کے غلاموں کیطرح آزاد کر دیا اور آپ بلا تشویش کیخسرو کے ہمراہ آگے کو روانہ ہو گیا ہر چند بعد پیران کے افراسیاب نے بھی انکا تعاقب کیا لیکن باوجود تیز رفتاری کے اپنی سرحد میں نہ پکڑ سکا **شعر**

چنان برگذشتند ہر سہ سوار | کہ گفتی ہوا داشت شان در کنار

القصہ مختصر کیخسرو بفضل ایزد منان ان سب آفتون سے بچکر صحیح و سلامت خاص دار السلطنت ایران میں پہونچگیا اور گیکاؤس نے پہونچتے ہی اپنے ہاتھ سے اوسکے سر کو تاج شاہنشاہی رکھکر تمام ارکین سلطنت سے نذرین دلوادین **مثنوی**

چو تاج بزرگی بسر بر نہاد | ازو شاد شد تاج و او نیز شاد
فرستادہ آمد ز ہر کشورے | ز ہر نامدارے و ہر مہترے
بگسترد گرد جہان داد را | بکند از زمین بیخ بیداد را
جہان گشت پر چشمہ و رود آب | سر غم کنان اندر آمد بخواب

یہہ خبر فرحت اثر سنتے ہی زال و رستم بھی سیستان سے نہایت تزک و شان سے رسم تہنیت ادا کرنے حاضر ہوئے کیونکہ مدت مدید سے اون دونون نے گیکاؤس کی بدزبانی کے سبب کہ (جسکا مفصل حال پہلے بیان کر چکا ہون) ایران کا رستا چھوڑ دیا تھا لیکن کیخسرو اونکے ساتھہ اس خوش خلقی سے پیش آیا کہ وہ تمام کدورت ایکہی ملاقات مین اون دونون کے دلون سے دور ہو گئی بلکہ بدستور اوسکی متابعت کا دم بھرنے لگے یہہ کیخسرو کی دانشمندی کا پہلا کام تھا جو اوس سے تخت پر بیٹھنے کے بعد ظہور مین آیا بعدہ حسب ایماے گیکاؤس و رستم انتقام خون سیاوش کیواسطے کمر ہمت چست باندہ کر وہ سپاہ لیکر خود افراسیاب خانہ خراب کی جانب روانہ کی کہ جسنے تھوڑے ہی عرصہ مین بہت سا حصہ توران کا خاک سیاہ کرکے ہزارون نامی پہلوان مثل تژاو کہ داماد افراسیاب اور ارژنگ و اشکبوس و کاموس کشانی وغیرہ کے دریاے خون مین غرق کر دئے یہانتک کہ مجبور آ افراسیاب کو خاقان چین اور پولادوند سے باری باری مدد لینی پڑی اور انجام کار وہ بھی رستم کا لوہا مان گئے یعنی خاقان چین زندہ گرفتار ہوا اور پولادوند سرمیدان اوس ہزبر بیشہ شجاعت سے لومڑی کیطرح دم دبا کر بھاگ گیا لیکن افراسیاب کی عادتون سے تمام زمانہ واقف ہے وہ بھلا جیتی جی کب لڑنے بھڑنے سے باز آتا تھا باوجود ایسی ہزیمت فاش کے مطلق طبیعت پر میل

نہ لایا چپکے ہی چپکے کسی گوشہ مین بیٹھا ہوا اطراف وجوانب سے لشکر کے فراہم کرنے مین کوشش کرتا رہا جب دیکھا
کہ ہان جمعیت معقول ہوگئی ہے تو یکبارگی فتنہ خوابیدہ کیطرح چونک کر پچاس ہزار چیدہ سوار سے اپنے بیٹے
شیدہ کو خوارزم کی جانب روانہ کیا اور پچاس ہزار سے پیران کو ایران کیطرف بھیجکر کہا ایکبار کسیطرح ملک کیکاؤس
مین اس سرے سے اوس سرے تک ایسی آگ لگا دینی چاہئے کہ روز حشر تک دست قدرت کے بجھانے سے بھی نہ بجھ سکے
اب ہم ایرانیون کے ہاتھ سے بہت تنگ آگئے ہین جب تک انکا سر پر غرور رخاک مذلت پر نہ جھکایا جائیگا ہرگز یہ
اپنی قساوت قلبی سے باز نہ آئینگے شعر

شبیخون کنون تا درخان من — زایران بسازند بیجان من
برین کینہ گر کار سازیم زود — دگرنہ برآرند از بزم زود
زہنگام رزم منوچہر باز — دلاور شدند آن مردم نادلیر
تبہ دست ایران بہ توران رسید — گوزن اندر آمد ببالین شیر

غرض ادہر سے پیران روانہ ہوا ادہر سے کیخسرو نے گیو
اور گودرز وغیرہ کو بھیجا پہچین کسی خاص مقام پر سرحد ایران اور توران کے آس پاس ان دونون لشکرون کا مقابلہ
ہوگیا پہلے ہی میدان مین ہومان برادر پیران کا بہائی گیو کے بیٹے بیژن کے ہاتھ سے نہایت بیکسی کے ساتھ مارا گیا جسکے
سبب نستیہن نے جھلا کر دوسرے روز بیچ دوپہری مین آدہی رات کے قریب لشکر ایران پر شبخون مارا اگرچہ انجام کار نستیہن
بھی اوسی رات کو بیژن کے ہاتھ سے جان بحق تسلیم ہوا لیکن فوج طرفین کی اسقدر بعرض قتل مین آئی کہ میدان کارزار
کشتون سے کوچہ معشوق کیطرح کہچا کہچ بہرگیا اور خیمے دونون جانب کے سینہ عشاق کی مانند بالکل خالی ہوگئے
حتی کہ پیران کو افراسیاب سے مدد مانگنی پڑی اور کیخسرو خود بہ نفس نفیس لشکر فیروزی اثر اپنے ہمراہ لیکر گودرز
کی امداد کو تشریف لیگیا بعد پہونچنے کیخسرو کے یون تو کئی لڑائیان ہوئین اور بہت سے دریا خون کے بہہ گئے
لیکن یازدہ رخ کی لڑائی ایسی سب سے بڑی لڑائی ہوئی کہ جو آجتک مشہور چلی آتی ہے اسمین ایکہی دن گیارہ نامی
گرامی سردار افراسیاب کے ایرانیون کے ہاتھ سے قتل ہوگئے جنکی تفصیل اسطرح بیان کی گئی ہے فریبرز (خلف
کاؤس) کے ہاتھ سے گلباد نامی پہلوان مارا گیا گیو کے ہاتھ سے گروی زرہ (قاتل سیاوش) گرازہ کے ہاتھ
سے سیامک - فرہاد کے ہاتھ سے زنگلہ - رہام کے ہاتھ سے بارمان - بیژن کے ہاتھ سے روئین (پسر پیران)
ہجیر (پسر گودرز) کے ہاتھ سے سپہرم - گرگین (پسر میلاد) کے ہاتھ سے اندریمان - برتہ کے ہاتھ سے کہرم - زنگہ
شاوران کے ہاتھ سے اخواست - اور گودرز کے ہاتھ سے پیران بن ویسہ جسکی ذات پر تمام کاروبار لڑائی کا ملک

توران کی فرمانروائی کا منحصر تہا اب افراسیاب کو البتہ سنبہلنا مشکل ہوگیا لیکن پہلے مجہے یہہ بیان کرنا چاہیئے
کہ کیخسرونے پیران کی لاش کے ساتہہ کیا سلوک کیا پہر افراسیاب کا حال گذارش کرونگا مورخین کا مقولہ ہے
کہ جب کیخسرو کے روبرو مشرح یادرہ رزم کی کیفیت بیان کی گئی اور وہ تمام لاشین بہی فخریہ اوسکے سامنے لاکر رکہی
گئین تو چونکہ وہ ایک خداپرست آدمی اور بغض وکینہ سے بالکل بہرا تہا لاشون کو چشم عبرت سے دیکہکر نہایت متاسف
ہوا خصوصاً پیران کی لاش پر اسقدر رویا کہ روتے روتے گلے مین پہندہ پڑگیا آخرش اوسکے جسم بے حس کو مشک
وگلاب سے غسل دلواکر اپنے روبرو دیباے رومی مین لپیٹکر دفن کروادیا اور حکم دیا کہ یہان ایک عالیشان مقبرہ
بنادیا جائے تاکہ اوسکی مشت خاک گردش افلاک سے ہماری موجودگی مین یکایک برباد نہ جائے یہہ وہ شخص تہا
کہ جسنے ہمین پرورش کیا تہا اور سیاوش کیواسطے ہر دم دم سرد بہرتا تہا لیکن افسوس افراسیاب کی خبث باطنی نے
اوسے بہی زندہ نہ چہوڑا آہستہ آہستہ ہر وقت کی صحبت نے یہانتک تاثیر کی کہ اخیر کو خلاف اپنے جوہر ذاتی کے
ہم سے جنگ وپیکار کا قصد کرکے اس بیکسی کے ساتہہ میدان کارزار مین مارا گیا خیر خدا مغفرت کرے **مثنوی**

چنین است کردار چرخ دژم	بدام آورد شیر شرزہ بدم	بمردی نیابد کسے زور ہا	چنین آمد این تیز چنگ اژدہا
کشیدی ہمہ سالہ تیمار من	میان بستہ بودی بہر کار من	زخون سیاوش پر از درد بود	بدان کارکس زد دنیا زرد بود
مرا او بہا بردا ہرمن دل زجای	دگرگونہ پیش آمد آورد رای	ز اندیشۂ ما سخن درگذشت	فلک بر سرش بردگرگونہ گشت
تبہ کرد مہر دل پاک را	بزہر اندر آمیخت تریاک را	ز توران سنجیدہ آمد دمان	بترو ہمین گو درز بود دش زمان

یہہ تو کچہہ تہوڑا سا کیخسرو کے ملال وکلال کا حال تہا جو اوسکے دل پر شاید مدت مدید تک رہا ہوگا اب افراسیاب
کی کیفیت سنئے اوسکو جو مع دیگر لواحقین کے پیران ویسہ کے مارے جانے کی خبر پہونچی یک بیک تاج شاہی سر پر
سے اوتار کر پہینکدیا اور کہا اب میری زندگی کا کچہہ لطف باقی نہین رہا بہائی بیٹے اقربا رشتہ دار سپہ سالار سب کے
سب اوس دیو خونخوار کے ہاتہہ سے قتل ہوگئے مین تن تنہا تخت پر بیٹہہ کر کیا کرونگا بہلا مین نے تو سیاوش
کا گلا کٹوایا تہا اسواسطے کیخسرو میرے خون کا پیاسا ہوگیا پیران ویسہ نے کیا کیا تہا کہ یکبارگی اوسکے تمام حقوق تہا
دل سے بہلاکر ناحق بیچارہ کو زمین کا پیوند کردیا خیر ایک دفعہ اور قسمت آزمائی کرتے ہین یا جان گئی یا تمنا انتقام پوری ہوئی

بہ یزدان کہ بیزارم از تخت عاج	سرم نیز بیزار باشد ز تاج	قبا جوشن و اسپ تخت من است	کلہ خود و نیزہ درخت من است

ازین پس نخواہم جہید و چرید / دگر خوشتن تاج را پرورید
مگر کین آن نامداران من / جہانجوی و خنجرگذاران من
بخواہم ز کیخسرو ستوم زاو / کہ تخم سیاوش بگیتی مباد

تیہ کہکر دو لاکہہ کی جمعیت سے مع سرداران باقی ماندہ کے کیخسرو کیطرف کوچ کیا اور نہایت تہور سے بطور رجز کے سپاہ کے دلیر کرنے کو یہہ کلمہ زبان پر لایا **مثنوی**

شود کوہ آہن چو دریا آب / اگر بشنود نام افراسیاب
زمین بر نتابد سپاہ مرا / نہ خورشید تابان کلاہ مرا
نیاید ز شاہان کسے پیش من / جز این بدگہر بد رخویش من
کنون گاہ کین است و خون ریختن / بشمشیر یران اندر آویختن
ہمہ رنج مہر است و ہم رنج کین / ز سیران و از شاہ ایران زمین
سر آنرا بیاری برون آورم / بجوی اندرون آب خون آورم

ابھی زور و شور سے جب لشکر حریف کے مقابلہ مین پہونچا دور سے علم کیخسروی کا پرچم دیکھتے ہی ہوش اوڑ گئے بجاے جنگ و جدال کے خوبی اقبال کا خیال کرکے پشنگ عرف شیدہ اپنی نور دیدہ کی معرفت کیخسرو کو پیغام بھیجا کہ آئندہ ہم دونون کو آپسمین صلح کر لینا مناسب معلوم ہوتا ہے کیونکہ سیاوش کے مقدمہ مین جو کچہہ یزدان پاک کو کرنا منظور تہا وہ کر چکا اب ناحق فساد بڑہانے سے کیا فایدہ اگر تجھے بھی یہہ امر قرین مصلحت نظر آتا ہو تو شیدہ اور جہن میرے دونون نور العین ہمیشہ تیری خدمت مین بطور شرط عہدنامہ کے حاضر رہینگے بلکہ سرزمین توران سے جو قطعہ تجھے پسند آئیگا اوس سے بھی مین دریغ نکرونگا لیکن یہہ پیغام عجز و انکسار پر محمول نکیا جائے تو خود جہانستان مین وہ بلاے بے درمان ہون کہ جن و انس میرے نام سے پناہ مانگتے ہین صرف اس بات کا خیال ہے کہ ہماری آپس کی لڑائی سے بندگان خدا جو خالق بیچون و چرا کی کامل صنعتون مین سے ہین مفت ضایع ہوئے جاتے ہین انکا خون بیشک ہمارے نامۂ اعمال مین لکہا جائیگا پس ہمکو کسی حالت مین انجام کار سے غافل رہنا نہ چاہیے اور جو شاید تجھے اپنی درشت خوئی کے سبب یہہ فیصلہ منظور نہو تو خود میدان مین نکل ہم دونون تن تنہا آپس کا تصفیہ کر لین کسی دوسرے کو کیون تکلیف دین یا شیدہ تمام سرداران کا برگزیدہ آتا ہے اسی سے بخت آزمائی کر دیکھ جو جسے مار لے وہ ہی اوسکے تخت پر بیٹھ جائے **شعر**

ببینیم تا این سپہر بلند / کرا خوار دارد کرا ارجمند
بکام کہ امروز گردد سپہر / کرا بر نہد بر سر از تاج مہر

چونکہ کیخسرو بہی فن سپہ گری مین عاری نہ تہا دوسرے شیدہ بموجب ایما اپنے باپ کے خواہ مخواہ سر ہوا جاتا تہا ناچار کیخسرو کو اوسکی شرط منظور کرنی پڑی لیکن اسطرح کہ پہلے روز موافق دستور شاہزادون کے رسم مہمانداری نہایت خوش کرداری کے ساتہہ ادا کی دوسرے دن

مسلح ہوکر تن تنہا سامنے کہڑا ہوگیا کہ اگر تجہے اپنے زور بازو پر گہمنڈ ہے تو بسم اللہ مین بہی انکار نہین کرتا اور جو کچہہ تیرے دل کا حوصلہ ہو وہ پورا کر شیدہ نے خیال کیا ہتہیارون کے ساتہہ لڑنا صرف چستی وچالاکی کا کام ہے ایسا نہو کیخسرو کا کوئی وار زیادہ چل جاے کہا مجہے تیغ و تیر کے ساتہہ دعوی نہین ہے فقط کشتی لڑنا چاہتا ہون اگر ہزار بار خوشی ہو تو گہوڑے سے اوترئے اور میری التجا قبول کیجئے ورنہ آپ جانئے اور افراسیاب کیخسرو نے جواب دیا

زتخم کیان بیگمان کس نبود | کہ ہرگز پیادہ نبرد آزمود
ولیکن ترا گر چنین است کام | ز کام تو ہرگز نپیچیم لگام

یہہ کہکر فوراً گہوڑے پر سے کود پڑا اور اوسیوقت دونون مین باہم زور آزمائیان ہونے لگین آخرکار کیخسرو نے شعر

بکردار شیرے کہ بر گور نر | زند چنگ و گور اندر آرد بسر
گرفتش بہ جیب گردن و دست پشت | بر آورد و زد بر زمین بر درشت
ہمہ مہرۂ پشت او ہمچو نے | شد از درد و بریان گسستہ ز پے
یکے تیغ تیز از میان برکشید | سراسر دل نامور بر درید
بردو کرد جوشن بہ چاک چاک | بس انگاہ بر تاکش بخت خاک

یہہ خبر وحشت اثر سنکر افراسیاب کو تاب نہ آئی یا یہہ دعوی تہا کہ جو جسے مارلے وہ ہی اوسکے تخت پر بیٹہہ جائے یا کل اپنی سپاہ سے (جسکا بیان مین ابہی کرچکا ہون) دیوانون کیطرح سوگ پسر پر کیخسرو پر آن پڑا لیکن لڑنے کے واسطے دل چاہیے فوج کی زیادتی سے کیا ہوتا ہے وہ تمام پیڑہی دل رستم وغیرہ کے آگے سے تہوڑی دیر مین اسطرح سے بہاگ نکلا جیسے بکریون کا گلہ شیر کے آگے سے بہاگ نکلتا ہے اور لطف یہہ ہے قلعہ بہشت گنگ تک (جو کوہ گنگ پر واقع ہے) کسی نے پیچہے مڑکر بہی نہ دیکہا آگے آگے افراسیاب مع اپنی فوج کے تہا اور پیچہے پیچہے کیخسرو کا لشکر وہان جاتے ہی جان شیرین کے خوف سے قلعہ بند ہوا اور دو بار اپنے برادر رشیدہ کی معرفت صلح کا پیغام بہیجا لیکن کیخسرو نے منظور نکیا فرمایا اول سے آخر تک تمام تیرے سلوک وعہد و پیمان مجہے اچہی طرح یاد ہین مین ہرگز تیرے دم مین آنا نہین چاہتا شعر

ازین پس مرا جز بہ شمشیر تیز | نباشد سخن تیز بار ستیز
بکوشم بہ نیروے گنج و سپاہ | بہ نیک اختر و گردش مہر و ماہ
ہمی پیش یزدان بباشم بپاے | نخواہم بہ گیتی جز او رہنماے

ایسا جواب صاف سنکر بالکل افراسیاب کی امید منقطع ہوگئی مجبور قلعہ سے باہر نکلکر مقابلہ کرنا پڑا لیکن ہمت ہار جانے کے سبب کچہہ نہو سکا مین اور کرشیوز جہرو نامی سردار یا دلسوز رشتہ دار باقی رہ گئے تہے وہ بہی اب کی بار رستم کے ہاتہہ سے زندہ گرفتار ہوئے اور آپ شکست فاش کہاکر چین کیطرف بہاگ گیا پیر سیاوش نے اوسیدن نامۂ فیروزی دادا کے نام تحریر کیا اور آپ افراسیاب کے

پیچھے پیچھے آگے کو روانہ ہوا یعنی کیخسرو نے چین مین بھی اوس دل شکستہ کو چین سے نہ بیٹھنے دیا فغفور و خاقان و مکران وغیرہ جس جس نے اوسکی دستگیری کی سب نے مونہہ کی کھائی آخرش سپاہ توران نے روز کی دوا دوش سے عاری ہوکر کیخسرو کی متابعت قبول کرلی اور افراسیاب برگشتگی طالع سے بیتاب تن تنہا بوم شوم کیطرح کسی ویرانہ مین روپوش ہوگیا

شعر

چو افراسیاب آنچنان دید کار	ز برگشتن چرخ انجم نگار
بیکبار راه بیابان گرفت	همه کشورش مانده اندر شگفت
نشانے ندادش کس اندر جهان	بہ بیگونہ آوارہ شد ناگہان

القصہ مختصر کیخسرو اس فیروزی و فتح مندی کے بعد ایران واپس آیا اور سرداران لشکر کو حکم دے آیا کہ دوبارا ملک افراسیاب آباد کیا جائے کیونکہ متواتر لڑائیون نے توران کی حیثیت اسقدر بگاڑ دی تھی کہ انسان کو صرف اوسکے خیال کرنے سے عبرت پیدا ہوتی تھی کوئی شہر اور قلعہ ایسا نہ تھا جو ویران نہ پڑا ہوا اور جس جس باغ و بوستان مین ہمیشہ بلبل خوش ہو ہو کے چہچہاتے تھے وہان زاغ سیاہ رو ہر چہار سو ٹوٹی ٹوٹی منڈیرون پر پر پھیلائے ہوئے افراسیاب کے داغہاے دل کی شبیہہ دکھارہے تھے سچ ہے لڑائی کا انجام یہہ ہی ہے اور انتقام کینہ کی خواہش اسی بدبختی کے ساتھہ پوری ہوتی ہے **شعر**

نگہ کن کہ تا چند شہر فراخ	پر از باغ و میدان و ایوان و کاخ
شدہ اندرین کینہ جستن خراب	بہانہ سیاوش و افراسیاب

اب یہہ پوچھیے افراسیاب کا بھی کہین پتہ لگا یا نہیں کہتے ہین ملک بردع مین کوئی پہاڑ ہے رفعت مین ہمت جوانمردون کی مانند بلند اور سبزہ مین چرخ مینا رنگ سے دو چند اوسی کے کسی غار مین (جو ہنگ افراسیاب کے نام سے مشہور رہے) وہ توران کا تاجدار دنیا و اہل دنیا سے مونہہ چھپا کے بیٹھہ رہا تھا قضا عند اللہ وہین آس پاس کسی غار مین ہوم نامی ایک پہلوان بھی (جسے اکثر لوگ فریدون کی نسل سے بتاتے ہین) ہمیشہ اپنے یزدان پاک کی پرستش کیا کرتا تھا ایکبار آدہی رات کے قریب کیا سنتا ہے کہ کوئی شخص ترکی زبان مین اپنے تخت و تاج کے واسطے رو رو کر اس مضمون کی رباعیان پڑھہ رہا ہے **رباعی**

رباعی

افسوس کہ گشت عمر بیہودہ تلف	دنیا بہ تعب گذشت و دین رفت ز کف
رنجید خدا و خلق راضی نشدند	ضایع کردیم پارہ آب را لف
ایام شباب و وقت عشرت بگذشت	دوران طرب زمان راحت بگذشت
از رفتن هر چہ رفت غم نیست مرا	افسوس ز عمرے کہ بغفلت بگذشت

ہوم نے کہا ہو نہو یہہ تو افراسیاب ہے پاس جاکر دیکہا تو فی الحقیقت اپنے زعم کو درست پایا چونکہ یہہ بہی کسی زمانہ مین اوسکے ہاتہہ سے کچہہ ایذا پاچکا تہا فوراً کمند گلوگیر مین پہنساکر کیخسرو کے پاس لیگیا اور کہا یہہ قاتل اغریرث و نوذر و سیاوش حاضر ہے فلانے غار تیرہ و تار مین سے اس اژدر خونخوار کو گرفتار کرکے لایا ہون حضور ہمارا امل ایں شمشیر جہانگیر کو اس ملعون کے خون سے سرخرو فرمائین دشمن کو مار دم کو بیدہ کی مانند چہوڑ دینا کسی حالت مین بہتر نہین

درختے کہ تلخ است ویرا سرشت | گرش در نشانی بہ باغ بہشت
ور از جوے خلدش بہنگام آب | بہ بیخ انگبین ریزی و شہد ناب
سرانجام گوہر بکار آورد | ہمان میوہ تلخ بار آورد

بیان مورخین کے دو مقولے ہین بعضے تو کہتے ہین کیخسرو نے اپنے ہاتہہ سے اوسی وقت افراسیاب کو مع اوسکے بہائی گرسیوز کے (جو صرف اسی انتظار مین اب تک قید کیا گیا تہا) قتل کر ڈالا اور بعضون کا قول ہے نہین کیخسرو کا ارادہ ہوا تہا کہ درگذر کر جاے لیکن گودرز نے یہہ امر مصلحت ملکی کے خلاف سمجہہ کر بغیر اجازت بادشاہ کے آپ اون دونون کا سر تن سے جدا کر دیا ہر صورت آج افراسیاب کا قصہ پاک ہوگیا ملک کام آیا نہ مال کام آیا **شعر**

تہی ماند ازو تخت شاہنشہی | سرآمد بہہ روزگار بہی
ز کردار بد بر تنش بد رسید | ہمواے پسر بند بد را کلید

اس ہنگامہ کے تہوڑے ہی دن بعد کیکاوس نے بہی ملک ہستی سے عالم جاودانی کو کوچ کیا گویا وہ افراسیاب ہی کے مرنے کا انتظار کر رہا تہا بعد اوسکے کیخسرو نے ملک توران افراسیاب کے بیٹے جہن کو دیدیا اور آپ نہایت دہوم دہام سے ساٹہہ برس برابر بے غل و غش ایران کی سلطنت کرتا رہا جب ضعف پیری نے حواس ظاہری و باطنی پر غلبہ کیا تو خدا جانے کیا سوجہی کر ایک روز دربار عام مین تاج شاہی اپنے ہاتہہ سے کیکاوس کے داماد لہراسپ کے سر پر رکہدیا اور فرمایا مجہے ملہم غیبی نے عالم رویا مین اپنے وصال کا مژدہ سنایا ہے اور کہا ہے بس بہت دن بادشاہت کرچکا اب ہماری درگاہ کیطرف سر جہکا ہم نے تیری مہمانی کے واسطے اس سے بہی بہتر سامان مہیا کر رکہا ہے یعنی کوہ البرز کی فلانی چوٹی پر آکے ہمکو تلاش کر ہم تجہے ملین گے اسیواسطے عنقریب مین تم سب سے جدا ہوا چاہتا ہون میرا کہا سنا معاف کرنا اور تم سب آپس مین خوش و خورم رہنا یہہ کہکر یکبارگی حکومت سی چیز چہوڑ چہاڑ کوہ البرز کی جانب چل نکلا ہر چند تمام عمائدین سلطنت نے سمجہایا مگر کسیکا کہا نہ مانا ناچار زال عرف دستان اور رستم اور گیو و گودرز و بیژن و گستہم (پسر نوذر) و فریبرز اور طوس وغیرہ تمام سرداران ایران نہایت دلسوزی سے اسطرح اوسکے ساتہہ ہو لئے جیسے کوئی کسیکو دفن کرنے جاتا ہے وہان پہنچکر

خاص اوس پوتی کے اور جہان کی نسبت اوسنے ہدایت کی گئی تہی بعد غروب آفتاب کے سبکو مشفقانہ بہبودی عاقبت کی نصیحتین کین اور کہا قبل طلوع آفتاب کے مین تم سبسے جدا ہو جاؤنگا پہر یقین نہین کہ روز قیامت تک سوائے عالم خواب یا خیال کے دوبارا تم مجھکو دیکہہ سکو چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ صبح اوٹھکر دیکہا تو کہین کیخسرو کا پتہ نہ تہا اور نہ پہر آجتک

چو از کوه خورشید سر بر کشید — ز چشم نہان شاه شد ناپدید
ز خسرو ندیدند جائے نشان — ز ره بازگشتند چون بیہشان
بجستند از انجا که شاه جوی — بریک بیابان نہادند روی
ہمه تنگ دل گشته و تافته — سپرده زمین شاه نایافته

یہہ داستان تہی کیخسرو بن سیاوش کی جسکی نسبت آپ گمان کرتے ہین کہ وہ سلطنت امریکہ کا رواج دہنده ہے اور جو شاید آپ سیاوش کے دوسرے بیٹے کو کیخسرو سمجہے ہوئے ہین جسکا نام فرود تہا یعنی پیران ویسہ کا نواسہ وہ ان تمام جہگڑون سے پہلے ہی قلعہ کلات پر طوس کے ہاتہہ سے مارا گیا غرض سیاوش کے تخم سے ہرگز میری دانست مین کوئی اسطرف نہین آیا واللہ اعلم آپ کس دلیل سے اوسکا ادہر آنا اپنے زمین مین جمائے ہوئے ہین اخنوخ شاه نے کہا آپ اپنی کہہ چکے اب میری سن لیجئے اساتذہ کے نزدیک آزمایش نقد سخن کے واسطے صرف دو طریقے مقرر ہین ایک معترض بیان مین لانے والے کی ذات اصلی کیطرف رجوع کرنا کہ آیا یہہ کون ہے اور اپنے کلام خالص ہونیکی کیا دلیل رکہتا ہے دوسرے خاص اوس جوہر لطیف کلام پر نظر غور و تعمق دیکہنا کہ ظاہرا اسکا مقبول خاطر ہونا کسیطرح ممکن ہے یا نہین پس اس صورت مین قبل ظاہر کرنے دفینہ دیرینہ کے دو چار فقرون مین بطور اختصار کے مجہے اپنا حال بیان کرنا بہی ضرور لازم آیا تاکہ سلسلۂ کلام مین آپکو لقمہ دینے کی ضرورت باقی نرہے یہہ کہکر اپنے سینہ سے بازو پر ایک چہوٹا سا سیاه داغ دکہایا اور کہا یہہ وہی مہر کیانی ہے جسکو گیو نے دیکہکر کیخسرو کا بازو چوم لیا تہا یعنی مین بہی اوسی کی اولاد مین سے ہون لیکن واللہ باللہ اس بیان سے مجہے کسی قسم کا فخر جتانا منظور نہین ہے صرف آپکو یہہ یقین دلوانا چاہتا ہون کہ کسی خاص شخص کے اصلی حالات سے جیسا کہ اوسکے خاندان کا کوئی ادنی آدمی واقف ہوگا ویسا ہرگز کوئی دوسرا نہین ہوسکتا اور محروم الارث رہنے کی وجہ سوائے خواہش تحصیل علوم غریبہ اور کوئی کام بیان نہین کرسکتا سو یہہ تخصیص بہی میرے واسطے نہین ہے میرے خاندان کے اگلے بزرگون کیواسطے تہی تفصیل اس اجمال کی بطور اختصار کے یہہ ہے کہ کیخسرو کی چوتہی پشت مین شیدوش نامی ایک بزرگ جسکی نسل مین یہہ بندۂ گنہگار ہنوز زندہ بیٹہا ہے کسی زمانہ مین ملک ایکوڈر کا فرمانروا ہوچکا ہے اوسکو مسایل علم حکمت کی تحقیقات کا

ازبس شوق تہارا تدن مختلف تصانیف حکماے قدما کی دیکہہ دیکہہ کر اپنا دل بہلایا کرتا تہا اور جب طبیعت اونکی
باریکیون کیطرف غوض کرتے کرتے گہبراجاتی تہی تو چند روز کے واسطے صید وشکار سے اپنے مزاج سخت کوش کی اصلاح
کرلیا کرتا تہا ایک دن کا ذکر ہے کہ شیدوش اسی چوٹی کے قرب وجوار مین کہین شکار کہیلتا پہرتا تہا کہ ناگاہ دور سے
ایک ایسا شخص ضعیف الجثہ اوسے نظر آیا کہ جسکو وہ اپنی اصطلاح مین عجیب الخلقت کے لفظ سے تعبیر کرتا ہے اور یہہ
بہی لکہتا ہے کہ اوسے دیکہکر یکبیک تجہے یہہ خیال آیا کہ شاید یہہ مخلوق خالق ہیژدہ ہزار عالم نسل بنی آدم مین سے
نہین ہے کسیطور سے اسے زندہ گرفتار کرکے یا تیر وغیرہ کسی ایسے چہوٹے آلہ سے مارکے کہ جسکے زخم سے اسکے کسی عضو
مین زیادہ تبدل واقع نہو ملاحظۂ ناظرین کیواسطے عجائب گہر مین رکہہ چہوڑنا چاہئے لیکن جب اس خیال سے مین
اپنے گہوڑے کو جولان کرکے اوسکے نزدیک پہونچا تو معلوم ہوا کہ گو ہماری اور اوسکی شکل مین زمین و آسمان کا فرق
ہے لیکن آن خلق الانسان فی احسن تقویم کی تمام صنعتین اوسکے اون مختصر اعضا مین بہی بخوبی پائے جاتے ہین
پہر تو شیدوش اپنے اگلے ارادہ سے دانستہ باز آیا اور پوچہا تو کون ہے اور کہان کا قصد رکہتا ہے اوس نے
مطلق اسکا جواب نہ دیا بلکہ ایک نئے طور کی حیرت سے مونہہ تکنے لگا جسکے صاف یہہ معنی تہے کہ مین تمہاری زبان
نہین سمجہتا مجبور شیدوش نے دوبارہ اوسی مطلب کو اپنے اشارات مقررہ مین ادا کیا لیکن افسوس وہ اون
اشارات کو بہی نہ سمجہہ سکا کیونکہ شیدوش کے ہاتہون کی حرکت دیکہکر اوسنے اپنا دایان پاؤن زمین پر دے مارا
اُس سے اوسکی صرف یہہ غرض تہی کہ ہماری تمہاری ہر ایکقسم کی اصطلاح مین بہت بڑا فرق ہے ہم ہرگز اپنا مطلب ایکدیگر
آپسمین ایک دوسرے کو نہین سمجہا سکتے" مگر یہہ معما بہی کئی دن بعد حل ہوا تہا اوسوقت تو ایک ایسی عجیب صحبت تہی
جیسے دو دیوانے کسی خاص مقام پر جمع ہو کر بلا لحاظ اس امر کے کہ ہم کیا کہتے ہین اور کیا کہنا چاہئے ناحق بڑبڑ ہانکا
کرتے ہین نہ شیدوش اوسکی سمجہتا تہا نہ وہ شیدوش کی لیکن حتی المقدور دونون زبان اور اشارون سے
اپنا اپنا مطلب سمجہانے مین کوشش کئے جاتے تہے آخر ش اوسی اجنبی شخص نے اپنے ذہن کی رسائی سے شیدوش کے
مختلف اشارون کو تہوڑا بہت سمجہہ کے اور اونکا خلاصہ نکال کے اوسی حرکت کے موافق اس بات کے سمجہانے مین
سعی کی کہ مین کرۂ زمین کا رہنے والا نہین ہون اور رفتہ رفتہ اوسکا مطلب شیدوش کی سمجہہ مین بہی بخوبی آگیا
چونکہ شیدوش بموجب قواعد علم حکمت کے اچہی طرح جانتا تہا کہ جسقدر سیارات کرۂ زمین سے آفتاب کے گرد گردش کرتے

ہوئے دکہائی دیتے ہین ان سب کا بہت سی عقلی دلیلون سے آمادہ ہونا بہی ممکن ہے اسواسطے اوسنے اسبات کا کچہہ
زیادہ تعجب نکیا بلکہ نہایت خوش ہوکر اوسے اپنے ہمراہ دار السلطنت مین لے آیا تاکہ حکماکی فرضی تحقیقات کو جو اوسنے
صرف عقل کے ذریعہ سے حاصل ہوئی ہے ایک معتبر گواہ کی گواہی سے ثابت کرلے جب دو تین مہینے بعد اوس شخص کو تہوڑا
بہت یہان کی زبان پر عبور ہوگیا تو اوسنے ایاشندون اپنا نام بتایا (جسکا حکماے یونانی نے راصدین معرب
کرلیا ہے) اور کہا مین کرۂ قمر سے تمہارے اس ستارے کی اصلیت دریافت کرنے آیا ہون باقی اور تمام کیفیت بہی
اپنے اس سفر کی مع دیگر حالات متعلقہ کے مفصل تشیدوش کے روبرو بیان کی اور نہایت خواہش کے ساتہ یہ
جتایا کہ مین یہان مختلف منطقون اور ملکون وغیرہ کی سیر کیا چاہتا ہون اگر آپ میری اس تمنا کے پورا کرنے مین
کسیقدر مدد دے سکین تو بشرط زندگی کرۂ قمر مین پہونچکر مین آپکی مسافر نوازی کا اپنے ہم جنسون کے روبرو
اسقدر وصف بیان کرونگا کہ یقین ہے اوسکے قایم رہنے کے دن تک جسے یوم آخرت بہی کہہ سکتے ہین ہر
مرد وزن کی زبان پر کمال نیکی کے ساتہ آپکا نام جاری رہیگا اور یہ اتفاقیہ امر ہے کہ تشیدوش بفتح واو آپ
کی زبان مین چمکنے والی چیز کو کہتے ہین اور باشندگان کرۂ قمر بہ سکون واو اسی لفظ کو مسافر نواز کی جگہہ استعمال
کرتے ہین پس ہر طرح آپ قابل اسکے ہین کہ ہمیشہ آپکا نام پردۂ دنیا پر آفتاب کی مانند روشن رہے اور میری نسبت
خاص وہ بہی صفت ظہور مین آئی کہ جسکے معنی مین ابہی گذارش کرچکا ہون

شعر

آخوند کہتا ہے تشیدوش	این صید رام را بہ گمان میتوان گرفت	مارا بس است گوشۂ ابروے التفات

تو ایسے شخصون کی صحبت کا ہمیشہ ہی سے شوق رکہتا تہا یہ کلمہ سنتے ہی بلاتامل اپنا تمام ملک ومال ارکین سلطنت
کے سپرد کرکے خود اوسکے ہمراہ ہولیا ہرچند رشدون نے منع کیا کہ اس قسم کا سفر آپکے واسطے ہرگز مفید نہوگا لیکن
اوسنے مطلق ناصح مشفق کا کہنا نہ مانا آخرکار اوسیکا کہنا درست ہوا کہ تشیدوش کی غیبت مین جسکا زمانہ قریب
پچیس برس کے بیان کیا گیا ہے کوبلیا والون نے ایکو ڈر کو دباکر اپنا قبضہ کرلیا ہے جو چند متوسل اور اقربا رہ گئے
وہ خاص اس چوٹی پر جہان اسوقت ہم تم باہم بیٹہے باتین کررہے ہین آن بسے جب سرزمین یونان سے رشدون
اپنے کرۂ اصلی کو روانہ ہوگیا تو تشیدوش نے خاص امریکہ مین واپس آکر اپنا ملک دوسرون کے تصرف مین دیکہا
اور یہہ بہی سن لیا کہ میرے اہل وعیال مجبوری چوٹی پر جابسے ہین اس خبر کے سننے سے بجاے رنج وتشویش کے

او سے نہایت مسرت حاصل ہوئی بلکہ اوسی خوشی کی حالت مین یہہ کلمہ اوسکی زبان سے نکلا کہ مدت مدید بعد خداوند
کریم نے وہ خواہش آزادی جسکا مین ابتدا سے آرزومند تھا آج اپنے رحم وکرم سے پوری کی پہلے مین دوسرون کا
غم کہاتا تھا اب میرا غم دوسرون کو کہانا پڑا شکر ہے کہ خادم مخدوم ہوگیا اور مخدوم خادم **شعر**

شکر ایزد کہ باقبال کلہ گوشۂ گل	نخوت باد دی و شوکت خار آخر شد

اور دوسری وجہ خوشی کی یہہ بھی
تھی کہ اس عرصہ مین علم ہیئت کے بہت سے مسایل رشید وش نے حل کر لئے تھے اور رصد ون کی زبان سے یہہ
بھی سنا تھا کہ عمدہ موقع رصد کا اس کرہ سے یا بابل کا میدان ہے یا جمبوری کی چوٹی ہیں اور ہر رعیت کی حفاظت
سے سبکدوشی حاصل ہوگئی اور ہر جمبوری پر بنے بنائے مکان مل گئے اس سے زیادہ اور کیا خوشی کی بات
اوسکے واسطے ہوتی غرض یونان سے لوٹ کر رشید وش نے اسی مقام پر اپنی باقی عمر رصد وغیرہ لگانے مین تمام
کی اور بعد اوسکے اوسکی اولاد بہی نسلاً بعد نسلاً علم حکمت کے شوق مین بہت سی معقول کوششین کرتی رہی
اب البتہ دو تین پشت سے بالکل وہ سلسلہ منقطع ہوکر صرف تسبیح اور جبہ کا شوق رہ گیا ہے سو جسے یہہ بہی شوق

سوے مسجد ندہد نفس بدم راہ ہنوز	گرچہ از بار گنہ ساخت چو محراب مرا

یہہ جملہ معترضہ تو صرف اسواسطے
تہا کہ آپ میرے قول کو غلط نہ سمجھین باقی کیخسرو کا حال جسکے ثبوت کی نسبت مین گستاخانہ دعوی کر چکا ہون
آگے بیان کیا جاتا ہے مین یہہ نہین کہتا کہ آپنے خدانخواستہ کیخسرو کا حال غلط بیان کیا فی الواقع مورخین
ایشیا کی تحریر کا یہہ ہی منشا ہے کہ وہ چین مین پیدا ہوا اور کوہ البرز پر غایب ہوگیا لیکن نہیب خسروی دیکھنے
سے (جسمین اوسنے اپنے ہاتہ سے تمام اپنے سفر و حضر کی کیفیت رقم کی ہے) بخوبی ظاہر ہو سکتا ہے کہ وہ دوبارہ
ملک امریکہ مین آیا اور آخیر کو اسی جگہہ انتقال بہی کیا اگر بلا لحاظ آپکی خفگی کے مین یہہ سوال کرون کہ کیخسرو بعد
عبور کرجانے دریاے چین کے کہان گیا اور برابر عرصہ آٹہہ سات سال تک وہان کیا کرتا رہا یا یہہ کہ کوہ
البرز سے غایب ہونیکے بعد وہ کب تک زندہ رہا اور اوس زندگی مین کیا کیا حادثے اوسے پیش آئے تو بیشک
آپ یہہ ہی جواب دینگے کہ مورخین نے اس معاملہ مین کچہہ تحریر نہین فرمایا پس غور کرنے کا مقام ہے کہ جب آپ
اپنی زبان سے اپنے تواریخ نگارون کی کوتاہ قلمی کے قایل ہون تو دوسرون کے قول کو (گو وہ قابل اطمینان بہی
نہو) آپ کس دستاویز سے باطل کر سکتے ہین ہان یون فرمایئے کوئی تاریخ اس قسم کی آجتک ہماری نظر سے نہین

گذری جس سے سن وعمر حال کیخسرو کا معلوم ہوجائے یہ نہ کہئے وہ امریکہ مین نہین آیا ورنہ اپنے دعوی کو
ثابت کرنا پڑیگا اس تقریر کے بعد اموغ نے اپنے مطلب اصلی کیطرف اسطرح رجوع کیا کہ کیخسرو کی تحریر سے
ایسا ثابت ہوتا ہے کہ فرنگیش اوسے عہد طفولیت مین کیخسرو کے عوض اکثر کیفر کہا کرتی تہی اور یہی نام کیخسرو کی
کوشش سے ملک امریکہ مین بہی مشہور ہوا صرف اتنا فرق ہے کہ باشندگان امریکہ نے کیفر کو اپنے لہجہ کے موافق
کے فیروس کرلیا ہے (جسکے معنی کلید گنجینہ نور کے ہین) اور فرنگیش کا مطلب اس لفظ کے استعمال سے علاوہ
تسکین خاطر یا داش طلب یکہ اہل ایران و توران دونون کو دونین کے عندیہ کے موافق راضی رکہنا بہی منظور
تہا کیونکہ ایرانیون کے نزدیک کیفر کے اور فر دو لفظون سے مرکب ہے جسکے معنی باعث فر کیان سمجھے جاتے ہین
اور تورانی سیاوے کا زکے بعد کلمہ استعمال کرتے ہین جس سے صاف فرنگیش کی نفرت ثابت ہوتی ہے بہرصورت
کیخسرو اور کیفر دونون نام صحیح سمجھنے چاہئین گو مورخین ایشیا نے دوسرے نام کا (مشہور نہونے کے سبب) کہین
اپنی تصانیف مین ذکر نہین کیا آپ اپنے اس قول کو یاد کیجئے جو ابہی آپ فرما چکے ہین کہ کیخسرو بعد حملہ رستم
کے دریاے چین کے پاس کسی جزیرہ خاص مین بہیجدیا گیا تہا اور اوسمین اسقدر ایسی خاطر سے اور ترمیم
کر دیجئے کہ اوس زمانہ مین کیمس کٹیکا سے لیکر ملایا تک تمام مشرقی حصہ سمندر کا دریاے چین ہی کے نام سے
مشہور تہا اب تربیت یافتہ قومون نے تسہیل بیان کے سبب اوسکے مختلف نام مقرر کرلئے ہین غرض یہانتک
فریقین کا اتفاق ہے کہ افراسیاب نے رستم کی وحشت سے کیخسرو کو مع اوسکی ماں فرنگیش کے ایک جزیرہ مین
بہیجدیا تہا جو دریاے چین کے اوس پار واقع ہے اسکے آگے مجہ سے سنئے بالفعل وہ جزیرہ کیورل کے نام
سے مشہور ہے (جو کیو اور رل سے مرکب ہوکر چشمہ کیان کے معنی بخشتا ہے) اگر چین کی شمالی سرحد سے تہوڑا سا
اوپر بڑہکر سیدہا مشرق کیطرف جہاز چلایا جاے تو سب سے پہلے اوسیکی زمین نظر آئیگی قبل تشریف لیجانے کیخسرو کے
وہ جزیرہ بالکل غیر آباد تہا حتی کہ چرند و پرند کا بہی کہین نام و نشان نہ پایا جاتا تہا صرف جنگلی درختون کی سوزنی
اور خودرو پہولون کی بوقلمونی کسیقدر طایر نگاہ کی وحشت دور کرکے صبح و شام سبز باغ دکہادیا کرتے تہے
باقی اوس سے آگے بڑہئے تو سواے سمندر کی جنون خیز موجون کے کچہہ نظر نہ آتا تہا کیخسرو جو وہان پہونچا دوچار
ہی دن مین گہبرا کر ہجوم افکار سے انتشار طبیعت کی شکایت کرنے لگا کیونکہ وہ کوہ قلو اور کوہ گنگ پر رہ [illegible]

بسبب بیکاری کے شکار کا از حد عادی ہو گیا تھا اور وہان تمام جزیرے مین جانور بقول شخصے عنقا کا حکم رکھتا تھا
پھر دل لگتا تو کیونکر لگتا اور طبیعت بہلتی تو کسطرح بہلتی رفتہ رفتہ یہہ وحشت یہانتک بڑہی کہ خود بخود جنون کے
سے آثار پیدا ہو گئے کھانا پینا تو درکنار آہستہ آہستہ ہوا خوری بھی چھوٹ گئی اوسوقت دو چار دلسوز رفیقون
نے رنگ بیرنگ دیکھہ کر یہہ صلاح دی کہ ناحق عمر عزیز کو رنج و تردد مین برباد کرنے سے کیا فائدہ ہماری دانست
مین کبھی کبھی جہاز مین سوار ہو کر ہوائی جانورون کے شکار سے اپنی عادت پوری کر لیا کیجیے اگر جنگل مین کوئی
وحشی نظر نہین آتا نہ آئے سمندر تو حیوانات آبی سے خالی نہین ہو گیا یہہ تدبیر کیخسرو نے بھی نہایت پسند کی اور
فی الواقع اس علاج سے تھوڑے ہی دن مین اسقدر فائدہ ہوا کہ معجون مفرح سے شاید برسون مین نہوتا
پھر تو یہہ معمول ہو گیا کہ مہینے مین ایک ہفتہ فرنگیش کے پاس رہتا باقی تین ہفتے مع رفقا سمندر مین بسر کرتا ایکبار
کا ذکر ہے کہ کیخسرو کیورل سے گوشہ جنوب و مشرق مین قریب دو سو میل کے حسب معمول جہاز کو لنگر کیے شکار
کھیل رہا تھا اور ہوا بھی کچھہ تیز چل رہی تھی کہ ناگاہ رات کیوقت عالم بیخبری مین جہاز لنگر توڑا کر موجون کے ہچکولون
سے سیدھا اوسی سمت مین جو ابھی بیان ہو چکی ہے صبح ہوتے ہوتے کچھہ اوپر پانچسو میل راستہ طے کر گیا جب ملازمین
ہوشیار ہوئے اور وہ علامات مصنوعی و قدرتی جو اونہون نے اپنی سمجھہ کے موافق بنا رکھی تھین نظر نہ آئین تو
منزل مقصود پر پہونچنے کے لیے جہاز کا رخ پھیر لے مین یکایک کوئی جرأت نہ کر سکا کیونکہ اوس زمانہ تک جہاز
رانی کا فن ایسا کامل نہوا تھا کہ جدھر چاہین اپنی کشتی کو بلا تکلف لے جائین اور یہہ امر اتفاقیہ اور سنیے کہ شام
کو ہوا گوشہ شمال و مغرب کی تھی رات کو اوسکے برعکس گوشہ جنوب و مشرق کی ہو گئی جسنے تمام آدمیون کو سخت
دہوکا دیا کہ جہاز (وہی سمت قایم رکھنے کے سبب) کئی دن بعد پولن ایشیا کے کسی شمالی جزیرہ مین جا لگا اون دنون
مین سنا ہے وہ جزیرہ بھی ویران پڑا ہوا تھا کیخسرو نے اوسکا نام ہوائی تجویز کیا اسواسطے کہ ہوا نے اوسطرف بغیر
ارادہ پھینک دیا تھا وہان سے آگے بڑھے تو تین روز متواتر طوفان بادی کی اسقدر شدت رہی کہ جسکے خیال سے
انسان کے بدن پر رونگٹے کھڑے ہوتے ہین پر خیر اوس آفت ناگہانی سے جہاز کو کسی قسم کا ظاہری صدمہ نہین
پہونچا لیکن راستہ ایسا گم ہوا کہ باوجود تلاش کے پھر کہین پتہ نہین لگا ایک مہینا کامل یا کچھہ کم و بیش سبکے سب ایسی
مصیبت مین گرفتار رہے کہ نہ کسیکو کھانے کا ہوش رہا نہ پینے کی خبر اگر کھاتے تھے تو دریاے ناپیدا کنار کے طمانچے

کہاتے تھے اور پیتے تھے تو نہایت پشیمانی سے دو چار آنسو ٹپکر چپکے ہو رہتے تھے جہاز پیل مست کی مانند ہوا کے گھوڑے
پر سوار تھا نہ کوئی اوسے اپنے قابو مین کرنا چاہتا تھا نہ وہ کسی کے قابو مین ہو سکتا تھا تمام لوگ رفتار خاموش صورت
تصویر بیٹھے خدا کی قدرت کا تماشا دیکہہ رہے تھے کہ دیکھیے رشتۂ زندگی کہان پہونچکر منقطع ہوتا ہے اور بعد
موت کے کوئی رونیوالا بہی میسر آتا ہے یا نہین کہ اوسی حالت مایوسی مین خود بخود جہاز ایک خاکنا سے جا لگا
جو بہت بڑے دو جزیرون کو آپس مین ملاتی تھی اوسے دیکھتے ہی فرط انبساط سے سبکے مونہہ پر شفق پہول گیا
مدت مدید بعد زمین کا نظر آنا گویا تو دۂ اکسیر کا ملجانا تہا نہایت خوشی سے جہاز کو ایک معقول جگہہ لگا کے تمام اہل
جہاز کنارے پر آئے اور دیر تک سجدۂ سپاس کے بہانہ سے اپنی اپنی آنکہین اور پیشانی سطح خاک پر رگڑا کیے
بعد کیخسرو مع اپنے چند رفقا کے ایک سمت اس تلاش مین روانہ ہوا کہ آیا یہہ جزیرہ بہی آباد ہے یا نہین پہر قریبا ایک
میل کے نہ پہونچا ہوگا کہ دور سے کچہہ آدمی وحشی مزاج سمندر کے کنارے مچھلیان پکڑتے ہوئے نظر آئے لباس
اونکے پتون کے تھے اور ہتھیار خشک درختون کے نوکدار شاخون کے کیخسرو نے جلدی جلدی اوسطرف قدم بڑہا
کہ ان لوگون سے یہان کی آبادی کا ضرور مفصل حال معلوم ہو جائیگا لیکن ارہنون نے ایسی صورت شکل کے
کبہی آدمی کا ہیکو دیکھے تھے خصوصاً اوس قسم کی پوشش کا تو کبہی خواب مین بہی نام نہ سنا تہا دفعتاً پاؤن
کی آہٹ پاکر سبکے سب حیرت زدہ کیخسرو اور اوسکے ساتھیون کو اسطرح کہڑے ہو ہوکے گہورنے لگے جیسے ہرن
کا غول اپنے شکاری کو دیکھتا ہے اور تہوڑی دیر دیکہکر بعینہ اوسیطرح (اپنے اپنے لٹھ کندہون پر رکہکر)
بلاتحاشے جنگل کیطرف بہاگ نکلے کیخسرو اپنی تعجیل سے نہایت پشیمان ہوا کہ مینے ناحق انکے کام مین بہی خلل ڈالا اور میرا
مطلب بہی کچہہ نہ نکلا اب سوا اسکے کہ تنہا بہ لطف و مدارات ان وحشیونکو رام کیا جائے اور کوئی تدبیر ملاقات
کی سمجہہ مین نہین آتی **شعر** | از زبان نرم صورت می پذیرد کار سخت || خامۂ نقاش کو ہے را بمو لے می کشد | یہہ
سوچکر اپنے تمام رفقا کو جہاز کیطرف روانہ کر دیا اور آپ بہ نفس نفیس آگے کو چل نکلا تہوڑی دور جا کر کیا دیکھتا
ہے کہ آٹھہ دس آدمی اوسی رنگ ڈھنگ کے ایک صاف میدان مین نہایت خوشی کے ساتھہ آفتاب کی حرارت سے
اپنے جسم خس پوش کو بیٹھے سینک رہے ہین کیخسرو پہلی مرتبہ اونکی وحشت کا تماشا دیکہہ ہی چکا تھا اب جو وہی خوف سے
آہستہ آہستہ درختونکے پیچہے چھپا ہوا اسقدر اونکے نزدیک پہونچ گیا کہ اگر وہ بہاگنے کا ارادہ کرین تو یہہ بہی

بخوبی اونکا تعاقب کرسکے لیکن آپ جانتے ہین حکما کا قول ہے شعر
وقت ضرورت چو نماند گریز ‖ دست بگیرد سر شمشیر تیز

اگرچہ وہ لوگ بہ لحاظ عادت ظاہری کے جانورون سے کچہہ کم نہ تہے لیکن اپنا نفع نقصان تو بہر طور سمجہتے تہے
کیخسرو کو جو دبے پاؤن اپنی طرف آتے دیکہا سمجہہ گئے یقینا یہہ ہمارا کوئی دشمن ہے اور ساتہہ ہی یہہ بہی خیال
گذرا کہ اگر اب ہم بہاگتے ہین تو یہہ بہاگنے بہی نہ دیگا اسواسطے مجبور سب کے سب وہین بیٹہے بیٹہے اپنی زبان مین
زیادہ دیون کی مانند شور و غل مچانا شروع کیا وہ آواز سنتے ہی طرفۃ العین مین اوسی قسم کے بہت سے آدمی آس
پاس کے غارون مین سے نکل نکلکر جمع ہوگئے اور کیخسرو کو بیچ مین گہیر کر آپس مین اوسکے ایذا پہونچانے کی تجویز مین
کرنے لگے اگر کیخسرو چاہتا تو باوجود تنہائی کے اونکی تمام جماعت کو ایک دم مین اپنی شمشیر برق دم کی خونباری
دکہاکر منتشر کردیتا لیکن وہ اچہی طرح جانتا تہا کہ جوانمردی اور شجاعت سے بجز اپنی جان بچا لینے اور دوسرون
کی جانین ضایع کردینے کے اور کسی قسم کا کام نہین نکل سکتا اور وہ موقع اون وحشیون کے رام کرنے کا تہا نہ تیغ
جفا سے تمام کرنے کا اس خیال سے کیخسرو نے اونکی وحشیانہ جماعت دیکہکر بجاے حملہ کرنے کے مصلحتاً نہایت عاجزی
سے بذریعہ اشارون کے یہہ سمجہایا کہ مجہے تمہارے ساتہہ کسی قسم کی خصومت نہین ہے مین ایک غریب مسافر آدمی ہون
صرف بہوک کی شدت سے تمہین اس جگہہ کا رئیس سمجہکر دستگیری کی امید پر چلا آیا ہون اگر مثل آفتاب کے تمام
جہان مین اپنا نام روشن کرنا چاہتے ہو تو ایک قرص جوین سے بشرط موجودگی میری آتش مشتعل کو ٹہنڈا کردو شعر
ز احسان میشود صاحب کرم را دولت افزون تر ‖ بلے ہر چاہ را آب از کشیدن بیش میگردد
یہہ اشارہ دیکہکر
اونمین سے ایک پیر مرد سفید ریش نے اپنے دونون ہاتہہ اونچے کردیے جسکے باعث اوس غول بیابانی نے دفعتاً
کیخسرو کا محاصرہ چہوڑ کر تہوڑے سے ایسے الفاظ ملایم اپنی زبان مین بیان کیے جسکے ادا کرنے کے طریقہ سے صاف
عذر تقصیر کے معنی سمجہے جاتے تہے (کیونکہ وہ چہوٹی سی جماعت وحشیون کی اوس پیر مرد کو اپنا حاکم تصور کرتے تہے)
بعدہ وہی بڈہا کیخسرو کو اپنے ہمراہ ایک ایسے قدرتی سطح مایل دیوار کے قریب لیگیا کہ جسپر دور سے تشبیہاً خانہ زنبور
کا گمان ہوتا تہا یا یون کہنا چاہیے کہ جا بجا مشبک ہونے کے سبب وہ کسی وقت کی پرانی چاندماری معلوم ہوتی
تہی یعنی چہوٹے چہوٹے متعدد سوراخ اوسی قسم کے اوسمین کہدے ہوئے تہے کہ اگر ایک ایک مناسب اندازہ کا پتہر
اونکے مونہہ پر رکہہ دیا جائے تو ہرگز آمد و رفت کی جگہہ باقی نرہے بلکہ شاید ہوا کا بہی گذر نہوسکے آپ جانتے ہین

وہ سوراخ کیسے تھے وہ اون وحشیون کے سکونت کے مکان تھے لیکن اندر سے اسقدر وسیع تھے کہ دو یا تین
آدمی مع اپنے پتون کے بفراغت پاس پاس لیٹ سکین اور جو ضرورتاً بیٹھنے کی حاجت ہو تو چھت اونکے سر سے
نہ لگنے پائے باوصف اس تنگی کے اونکے ہر ایک گوشہ مین اسقدر آزادی کے ڈھیر لگے ہوئے تھے کہ جنکا گنگ دژ
کے مکانات مین کیخسرو نے عشر عشیر بھی نہ دیکھا ہوگا فی الحقیقت اگر قصر کے اصلی معنی کیطرف رجوع کیاجائے تو ضرور
قایل ہونا پڑے گا کہ جو مکان کی صفت اختصار مین ہے وہ طوالت مین ہرگز نہین حاصل کلام اوس پیرمرد نے
اپنے مکان کے دروازے پر پہونچتے ہی تکلفاً تھوڑی سی سوکھی گھاس بچھا کر کیخسرو کو اوسپر بٹھا دیا اور ایک بڑے
پتے پر چھوٹی چھوٹی خشک مچھلیان آگے رکھکر اشارہ کیا کہ نوشجان فرمائیے **شعر**

خشم است خوردن من و عیب است پوششم	انیست از زمانہ لباس و غذا مرا

نصیب خسروی کے مطالع سے قیاس
ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ پھوس کا فرش وہان بہت ہی بڑے تکلف مین داخل تھا کیونکہ اکثر لوگ اوسکے دیکھنے کو
نہایت ذوق و شوق سے کیخسرو کے پس و پیش جمع ہوگئے تھے اور وہ بیچارہ اس تردد مین گردن جھکائے ہوئے
بیٹھا تھا کہ مین اس لطیف غذا کو اپنے مونھہ تک کیونکر لیجاؤن اور اگر لیجاؤن تو حلق کے نیچے کون اوتاریگا اسی اثنا
مین خدا کی قدرت سے ایک عورت نے (جسکی عمر تخمیناً پندرہ سولہ برس کی ہوگی) کچھہ تازہ میوہ اوسی وقت کا توڑا ہوا
جنگل سے لاکر اوس پیرمرد کو دیا اوسنے وہ بھی اپنے مہمان عزیز کے آگے رکھہ دیا لیکن اب کہان کا میوہ کیسی مچھلیان
وہان کا تو کارخانہ ہی کچھہ اور ہوگیا کیخسرو اوس آفتاب محشر کا حسن جہان سوز دیکھتے ہی ایسا ازخود رفتہ ہوا کہ
مطلق نیک و بد کی تمیز باقی نہین رہی وہ سبز پتون کا ہرا ہرا لباس اور اوسمین وہ گل سا سرخ سرخ چہرہ (حسن
پرستون کی قوت نظر کا مجرب نسخہ) جسکے دونون طرف زلف سیاہ سنبل تر کی مانند ایڑیون تک پڑے پیچ و بل کھاتے
تھے یکبارگی جو دوبدو نظر آگیا ایسا معلوم ہوا جیسے حضرت رضوان نے کمال صنعت سے باغ جنان کا گلدستہ بنا کر
سامنے رکھدیا یا ماہ شب چہار دہم افق چرخ مینا رنگ سے برج سنبلہ مین ہو کر باہر نکل آیا اوس لطافت او زرنگت
پر ایک ایک گچھا چمیلی کی کلیون کا بھی کسی درخت کی باریک چھال مین گتھا ہوا اس انداز سے اوسکے کانون مین پڑا
ہوا تھا کہ جسکی تمنا سے حلقہ بگوشی مین عقد پروین کو تمام عمر ستارے ہی گنتے گذر جائے اور اگر گوہر سفتہ جا بجا
اوسکی جھلک دیکھہ پائے تو کبھی بھول کر بھی صدف سے باہر مونھہ نکالنے کا قصد نکرے لیکن اللہ رے کیخسرو کا جگر

ایسی معشوق طرحدار کا خنجر نگاہ کہا کر ایک بہی بوند لہو کی آنکھون سے نہ ٹپکنے دی نیچے گردن کرکے اوسی میوہ سے جو خاص دست دلدار کے عرق عنبر بو مین بسا یا گیا تہا آہستہ آہستہ جی بہلانے لگا اور یہہ رباعی زبان پر لایا رباعی

بلبل نیم کہ نالہ کنم درد سر کنم ۔ قمری نیم کہ طوق بگردن در افگنم
پروانہ نیستم کہ بیکدم شوم عدم ۔ شمعم تمام سوزم و دم برنیاورم

یہان بلا لحاظ تقدیم و تاخیر کے یہہ بہی ضرور بیان کر دینا چاہیئے کہ اوس پیر مرد کا نام یانامہ تہا اور وہ عورت جو حقیقت مین یانامہ کی لڑکی تہی آمریکہ نام سے مشہور تہی جسکی رعایت سے اس تمام بر اعظم کا نام امریکہ رکہا گیا اور خاص اوس خاکنائے کا نام جہان کینغسرو کا جہاز جا لگا تہا یانامہ مشہور ہوا علاوہ ازین یہہ بہی واضح رہے کہ یہہ تصرف لفظی صرف عشق کی رعایت کے سبب اپنی طرف سے کیا گیا ہے ورنہ کینغسرو کی تحریر کے یہہ الفاظ ہین کہ مجہاوس زمردین پوش یاقوت رخسار کے ساتہہ جوش جوانی کے باعث خودبخود ایک قسم کا انس پیدا ہو گیا مگر چونکہ اون لوگون کی راہ و رسم سے مین اچہی طرح واقف نتہا اسواسطے یک بیک اس راز کا افشا کرنا مناسب نہ سمجہا تہوڑا سا میوہ کہا کر بسبب ضعف کے اوسی گہاس پر جو خاص میرے واسطے بچہائی گئی تہی لیٹ رہا اور وہ تمام تماشائی سوائے اوس عورت کے حکما میرے آس پاس سے ہٹا دئے گئے" یہہ بے موقع لیٹ رہنا اور ضعف کا طاری ہو جانا صاف اس بات کی دلیل ہے کہ کینغسرو اوس آفت روزگار کو دیکہکر اپنی طبیعت نہ سنبہال سکا میوہ سے شغل کرتے کرتے بے اختیار ہوکر کہا کر فرش خاک پر گر پڑا جیسا کسی تجربہ کار نے لکہا ہے شعر نمی باشد عنان اختیار دل ضعیفان را بدنبال نگاہ خود در و ندانہ ناتوانی ہا ؛ بعدہ جب وہ بقول اپنے قیلولہ کرکے اوٹہا (جسے میری رائے مین عالم غشی سے تعبیر کرنا چاہیئے) تو یانامہ سے پوچہا یہہ عورت کون ہے اوسنے ہاتہون کی حرکت سے بتایا یہہ میری لڑکی ہے اور بالون کی طرف اشارہ کیا کہ ہنوز اسکی شادی نہین ہوئی کیونکہ ہماری قوم مین جب تک کوئی عورت کسیکے ساتہہ منسوب نہین ہو جاتی اوسکے بال اپنے ہی طرز خاص پر لٹکتے رہتے ہین سوائے اسکے ایک یہہ بہی پہچان ہے کہ ناکتخدا لڑکیان سوائے چہرہ کے اپنے اون اعضا کو جو پتون سے نہین چہپ سکتے ہمیشہ ایک قسم کا سبز رنگ ملکر چہپائے رکہتی ہین اگرچہ مین یہہ نہین کہہ سکتا کہ کینغسرو اس تمام عبارت کو پہلے ہی دن سمجہہ لیا ہوگا لیکن اتنا بیشک معلوم ہو گیا کہ یہہ اسی پیر مرد کی لڑکی ہے اسیواسطے یانامہ کے حق مین کسیقدر سلوک کرنا چاہا اور کہا اگر آپکو تکلیف نہو تو دریا کنارے تک میرے ساتہہ تشریف لیچلئے وہ بے تکلف مع دس بیس آدمیون کے

(جو اوسیوقت اوس دیوار قہقہہ سے آواز دیکر بلائے گئے تھے) ساتھ ہولیا راستہ مین کیخسرو نے ولولۂ شوق سے دل کرما کرکے اوسی جمیلہ کیطرف اشارہ کیا کہ اسے مجھے دیدیجئے پاتامہ سمجھا شاید اسکا نام پوچھتا ہے اسواسطے دو تین مرتبہ امریکہ امریکہ کرکے خاموش ہو رہا البتہ امریکہ خود سمجھ گئی کہ یہہ میری درخواست کرتا ہے کیونکہ حضرت عشق ایسے رہنما ہین کہ وحشی تو وحشی پتھر کو بھی اپنی راہ پہلے آتے ہین لیکن اوسنے دانستہ اس امر کا اظہار مناسب نہ سمجھا اسلئے کہ اون لوگون مین مرد کیطرف سے عورت کی درخواست گزرنے کا دستور نہ تھا تاہم اوسنے اتنا اپنے باپ کو بتا دیا کہ یہہ مثل مشہور ہے ناگفتہ معلوم ہوتا ہے اگر اسنے یہین کی سکونت اختیار کی تو مین اسکی نسبت کچھ عرض کرون گی اس پیش بندی سے اوسکا یہہ مطلب تھا کہ کوئی دوسری عورت اسکی درخواست نکردے اور کیخسرو کو بھی اپنی دانست مین کنایتاً سمجھا دیا کہ تو اس معاملہ مین دوبارا گفتگو نہ کیجیو مین آپ ہی سمجھ لونگی اگرچہ میرا سینہ میرے نور محبت سے لبریز ہے تو مین بھی تیری الفت سے خالی نہین ہون شعر

چشمان من بروئیت در عاشقی چنانند	از رشک یکدگر را دیدن نمی توانند

اسیطرح آپس مین رمز و کنایہ کرتے ہوئے آہستہ آہستہ جب وہ لوگ جہاز کے قریب پہونچے تو دفعتاً جہاز کو دیکھتے ہی ایسا تحیر اونہون نے اپنے چہرون سے ظاہر کیا کہ جسکا نقشہ الفاظ روزمرہ کے ذریعہ سے ہو بہو مین آپکے روبرو نہین کھینچ سکتا ہان اتنا کہہ سکتا ہون یہہ وہی لوگ تھے جنکے نزدیک پھوس کا فرش عجائبات روزگار مین داخل تھا آگے آپ خود قیاس کرلین کہ جہاز کو دیکھکر اونکی کیا حالت ہوئی ہوگی بہرصورت اوس جہاز نے چند لمحہ کیلئے اون سبکو ازسرتاقدم چشم صرعی بنا دیا نہ کوئی بولتا تھا نہ ہاتھ پاؤن ہلاتا تھا گویا جاگتے مین سوتون کی نقل کررہے تھے تھوڑی دیر مین جب خود بخود وہ کیفیت دور ہوگئی تو کیخسرو نے ایک نفیس فرش پر بٹھا کر سبکو عمدہ عمدہ کھانے کھلائے اور پاتامہ کو مع اوسکی لڑکی کے ازبس تکلف لباس پہنا کر یہہ درخواست کی کہ چند روز آپ یہین تشریف رکھین تاکہ مین یہان کی زبان سیکھکر بخوبی آپ لوگون سے گفتگو کرسکون اوسنے جواب دیا رہنے کا مضایقہ نہین لیکن مین ایکایک ایسے بڑے مکان مین آرام سے بسر نہین کرسکتا اگر اجازت ہو تمام دن آپکی خدمت مین حاضر رہون بڑی رات گئے اپنے خانۂ تاریک مین جاکر پڑ رہا کرون کیخسرو کو تو اپنے ہی مطلب سے مطلب تھا کہا جسطرح آپکی مرضی یہان رہئے خواہ وہان لیکن دل سے دور نہو جیئے شعر

قرب روحانی اگر ہست میان من و دوست	چہ تفاوت کند ار بعد مکانی باشد

غرضکہ دوسرے روز سے گجروؔ نے اوسی جنگلی قوم کو باپا تامہ کی معرفت جمع کرکے لب دریا ہر قسم کے مکانات بنوانے شروع کئے اور آپ بذات خود ہر وقت اونکے سر پر موجود رہنے لگا تاکہ مختلف لوگون کی باتین سننے سے جلد اوس زبان پر عبور ہو جائے نتیجہ یہ کہ تھوڑے دنون مین ایک مہینے مین بغیر مدد اشارون کے بخوبی اپنا مطلب ادا کرنے لگا اور وہ لوگ بھی رفتہ رفتہ کسیقدر مانوس ہو گئے اوسوقت اوسی معشوق زمردین پوش کو موافق اپنی راہ و رسم کے حبالۂ عقد مین لا کر قدسیہ بانو خطاب عنایت فرمایا اور یہ بہ مذاق عاشقی کے شاخ طوبی اوسکا نام رکھا بلکہ سنا ہے عین نکاح کے روز اوس نونہال خوبی نخوت شمشاد و رستاخیز [illegible] کو سبز پوشاک پہنا کر بکمال مسرت سے مطربان خوش الحان کو (جو بطور رجوکی کے ہمراہ تھے) حکم دیا کہ اس شعر کا مضمون اپنے ترانہ مین ادا کرین **شعر** لباس سبز دربر کردہ ماہ من برعنائی بر آمد آفتاب [illegible] الخ [illegible] اور آپ اکثر شب وصل مین یہہ شعر ورد زبان رکھتا تھا **شعر**

لباس سبز [illegible] مراد من	بحمد اللہ کہ آخر سبز شد نخل مراد من

بعد دور ہو جانے تحیر گجروؔ کے فوراً اپنے پیشہ [illegible] کیطرف رجوع ہو گیا یعنی نکاح کے دوسرے یا تیسرے روز باپا تامہ سے فرمایا تمہین اس جزیرہ کا کچھ حال معلوم ہو تو بیان کرو وہ اوسوقت اتفاقیہ مغرب کیطرف مونہہ کئے ہوئے بیٹھا تھا اپنے دونون ہاتھ اوٹھا کر کہنے لگا ہماری اس چھوٹی سی زمین کے ادہر اودہر دو ایسے بڑے بڑے جزیرے واقع ہین کہ اگر دو جوان آدمی صبح سے شام تک متواتر کئی روز برابر چلے جائین تو یقین ہے کچھ اوپر تین تین مہینے مین دونون طرف کے کنارون کو چھو لین ایکبار عالم شباب مین مجھے دائین طرف جانے کا اتفاق ہوا ہے اگر زمانۂ قیام کو میرے منزلون مین سے نکال ڈالا جائے تو قریب قریب اسی عرصہ کے میرا بھی سفر ختم ہوا تھا اور یہہ مین نے اکثر اپنے بزرگون سے زبانی سنا ہے کہ دائین طرف کا جزیرہ بائین طرف کے جزیرہ سے صرف تین یا چار ہی منزل چھوٹا ہے غرض ان دونون کا مختلف مقامون پر مختلف طور کا بیان کیا گیا ہے اوسکا اندازہ ٹھیک مین التماس نہین کر سکتا ہان اتنا جانتا ہون دائین طرف کے رہنے والے مہمان نواز آرام دوست اور خوش خلق آدمی ہین یہانسے تھوڑی دور تک تو اسی قسم کا نباتاتی لباس ہے اور خوراک بھی یہی ہے جو ہماری ہے اوس سے آگے بڑھئیے تو اکثر لوگ زمین کی چھاتی پھاڑ کر کسی قسم کا دانہ بوتے ہوئے نظر آتے اور درختون کی چھال اپنا کپڑا بنانے کے استعمال

مین لاتے ہین پہر جو زمین ملتی ہے وہان کے لوگ بسبب شدت سردی کے زیادہ محنت نہین کرسکتے بامثل ہمارے مچھلیان
کہاتے ہین یا جنگلی چوپایون کے گوشت پر اپنا گذارہ کرتے ہین اور پوشش بہی اونکی اونہین جانورون کی کہال ہے
جو شکار مین خوراک کیواسطے مارے جاتے ہین اس جزیرہ کا سب سے اگلا سرا اوس طرف سے جدہر آفتاب غروب ہوتا ہے
ایکاور جزیرہ سے ملا ہوا ہے صرف تہوڑا سا پانی بیچ مین پڑتا ہے مین تو اوسطرف نہین گیا لیکن سنا ہے بعض بعض
لوگ اودہر سے آکر اکثر کسی چیز کے تبادلہ مین وہان کے جانورون کی کہالین لے جاتے ہین بہر طور اودہر کے رہنے
والے جبتک اونہین اپنی محنت سے اپنی ضرورت کی چیزین میسر ہوسکین دوسرون کی محنت پر نظر نہین ڈالتے
برخلاف بائین طرف کے رہنے والون کے کہ کبہی اپنی محنت سے کوئی چیز پیدا کرنا نہین جانتے دوسرے لوگ جو اپنے
قوت بازو سے کوئی شے اپنے یا اپنے بچون کے واسطے جمع کرتے ہین وہ اوسی زبردستی چہین لیتے ہین حالانکہ اونہین
بہی اونہین بہت ہی محنت کرنی پڑتی ہے یہانتک کہ سیکڑون جانین مفت مین ضایع جاتی ہین اور وہ شے بہی اون
کے پاس دوسرے زبردست آدمیون کے ہاتھ سے بچنے نہین پاتی لیکن عقل کی کوتاہی سے مجبور ہین لڑائی کو اپنا
جانتے ہین صلح کے نام سے ناک بہون چڑہاتے ہین **رباعی** | این اہل زمانہ درد ناکم کردند | این ہیچ کسند عبث ہلاکم کردند
از چار طرف غبار دلہا چندان | برخاست کہ زندہ در ہلاکم کردند — انتہی رباعی کا مطلب یہہ ہے کہ ہم بہی مدت مدید
سے اسی آفت مین مبتلا ہین اب بمشکل صرف آیندہ کے لئے کسیقدر مچھلیون وغیرہ کا ذخیرہ تیار کیا ہے سو حساب کی
روسے دو تین ہی دن بعد وہ حضرات تشریف لاکر (اگر غالب ہوگئے تو) سبکو سمیٹ کر لیجائینگے **شعر**
روز یکے ما نشود آخر نصیب دیگران | طالع برگشتہ بہون آسیا داریم ما — اے کیفرو س ظاہرا ہم لوگ اون سے کسیطرح
طاقت مین کم نہین ہین لیکن جیسے ہماری لکڑیون مین قدرتی نوک نکلتی ہوئی ہے اوسیطرح کی وہ لوہے کی بناکر
اپنی لکڑیون پر چڑہا لیتے ہین جسکے زخم سے ہماری طرف کا آدمی دوبارا حملہ کرنے کے کام کا نہین رہتا کیخسرو نے
پوچہا تمہارے اس چہوٹے سے زمین کے ٹکڑے مین کسقدر آدمی ہونگے اوسنے جواب دیا عورت اور مرد ملاکر
قریب دس ہزار کے ہین لیکن لڑائی کے وقت عورتین بہی مثل مردون کے اپنے حریف سے مقابلہ کرتی ہین جان
دینے مین اونہین کسیطرح دریغ نہین ہوتا اور یہہ سب آدمی آپکی عنایت سے میرے ایسے مطیع ہین کہ اگر ایکبار
آگ کی طرف اشارہ کردون تو بے محابا کود پڑین مطلق دیر نہ لگائین **شعر**

مرا جمع است اسباب تعلق لیکہ آزادم | سراپا پنجہ ام چون سرو دامانی نمیگیرم | یہہ سنکر کیخسرو نے کچہہ آدمی شمالی امریکہ
کیطرف روانہ کئے اور وہان سے سامان کشاورزی لاکر خاکنائے پانامہ کے قرب وجوار مین قلبہ رانی کے ذریعہ سے
مختلف قسم کے اجناس پیدا کی اور آپ مع پانامہ کے سو آدمی کی جمعیت سے جنوبی امریکہ کی جانب کوچ فرمایا
ہنوز قریب پچاس کوس کے زمین نطے کی ہوگی کہ ناگہان ایک غول تخمیناً دس ہزار آدمی کا سامنے سے آتا ہوا
دکہائی دیا پانامہ نے اپنے آدمیون کی قلت پر خیال کرکے باواز بلند کہا آج انکے ہاتہہ سے ضرور بے موت اس
میدان مین مارے گئے خدا جانے کیخسرو کو کیا سوجہا کہ کل سو آدمی لیکر ایسے بڑے غنیم کے مقابلہ کو اوٹہہ کہڑا ہوا
اب دیکہین گے ان سے بہاگ کر کہان جاتا ہے شاید اسکے دل مین یہہ سمایا ہوا ہے کہ جسطرح عجز وانکسار سے
ہم وحشیان رم خوردہ کو رام کرلیا ہے اوسیطرح اونہین بہی دم دیکر تہ دام کرلیگا سو یہہ خیریت ہے **شعر**
نتوان بروز دشمن بہ تواضع جان را | قامت خم نرہاند ز اجل پیران را | کیخسرو نے ہنسکر فرمایا ہم جانتے تہے تم سے
لڑائی کے وقت ہمین بہت کچہہ مدد ملیگی مگر افسوس تم تو مرگ سے پہلے ہی واویلا مچانے لگے کسینے سچ کہا ہے **مثنوی**

چو پیر کہن گردد آزردہ پشت	ز نیزہ عصا بہ کہ گیرد بمشت	ز پیری نمونہ شود پاے لغز	فراموش کارے دراز دمغز
ز پیران دو چیز است با زیب و ساز	یکے در ستوران یکے در نماز	تن ناتوان کے سواری کند	سلاح شکستہ چہ یاری کند

بعدہ اپنے تمام ہمراہیون کو ایک صف مین کہڑا کرکے آپ تن تنہا اوس غول بیابانی کیطرف تشریف لیگیا اس عرصہ
مین وہ بہی بہت نزدیک آگئے تہے کیخسرو کو بیچ وبیچ سے جو اپنے طرف آتے دیکہا یکبارگی سبنے اسطرح حملہ کردیا
جیسے مکہیان شہد پر پرا باندہ کر ٹوٹ پڑتی ہین اوسوقت کیخسرو کو خیال آیا اگر خدانخواستہ ان وحشیون نے جان سے
ہاتہہ دہو کر نقطہ پرکار کیطرح مجہے بیچ مین گہیر لیا تو اکیلے دو ہاتہہ پاؤن سے مین کیا کرسکون گا حکما کا قول ہے **قطعہ**
پشہ چو پر شد بزند پیل را | با ہمہ تندی وصلابت کہ اوست | مورچگان را چو بود اتفاق | شیر ژیان را بدر آرند پوست
یہہ سوچکر آگے جانیکا قصد نکیا وہین سے اشہب برق خرام کو بجلی کی مانند چمکا کر کچہہ کم ایک پرتاب سے اسقدر
تیرون کا مینہہ برسایا کہ جو غبار بادل کیصورت اونکے سر پر چہایا ہوا نظر آتا تہا چشم زدن مین دریا خون کا ابر بن گیا

ز بس تیرباران کہ آمد بجوش	فگند ابر بارانی خود ز دوش	بہ ابرو در آمد کمان را شکنج	شتابان شدہ تیر چون مار گنج
زرہ پولاد پیکان پیکر شکن	تن کوہ لرزید بر خویشتن		

بہلا اون بیچارون کو اس قسم کی لڑائی کا کبہی کا ہیکو

اتفاق ہوا تھا ایک جوان کے ہاتھ سے جو اپنے پاؤن کے نیچے خون کا دریا بہتے دیکھا گھبرا کر کہنے لگے اول تو ممکن
ہی نہین اور جو بالفرض کسی حکمت عملی سے اس پرکالۂ آتش کو ٹھنڈا بہی کر دیا تو اوسکے ساتھیون کو جو وہ سامنے
ملک الموت کی مانند پر پہیلائے کہڑے ہین کون جواب دیگا واللہ یہہ آدمی نہین بلاے ناگہانی ہے اوسکے مقابلہ
کرنا مفت اپنی جان گنوانی ہے **شعر** | نمی آید بکار اسباب استعداد می باید | برین کار بالش نیست گرچہ بازو باشد
اس عرصہ مین سفہباز اجل نے دس بیس کو جو اور گرا دیا بلا تکلف سب کے پاؤن اوکہڑ گئے یعنی میدان کارزار
سے بہاگ نکلے لیکن اب کیخسرو کیسے جانے دیتا تہا فوراً تلوار آتشبار کہینچکر شعلۂ جوالہ کیطرح ایکہی سرے سے وہ آگ
لگانی شروع کی کہ آب دم شمشیر سے شہاب ثاقب کی مانند چنگاریان جہڑنے لگین پہر تو کسیکا کچہہ بس نہ چلا مجبور اپنے
اپنے ہتہیار پہینک کر بجز و سر کے بل زمین پر گر پڑے کیخسرو چونکہ اونکے اس اشارہ سے واقف تہا گہوڑے کو جولان
کرکے پاتامہ کے پاس آیا وہ کیخسرو کا کمال فن سپہگری دیکہکر اپنے ہی جوش و خروش مین متوالا سا کہڑا تہا صورت
دیکہتے ہی سینہ پر ہاتہہ رکہکر کہنے لگا یقین ہے آجتک عروس انبساط کی تصویر کسی نے نہ دیکہی ہوگی لیکن اگر
اسوقت پہلو چیرکر میرا دل نکال لیا جائے تو بجاے تصویر کے وہ خود اس آئینہ خانہ مین موجود ہے جسکا جی چاہے
بلا تکلف دیکہہ لے یہہ زور یہہ بازو دیکہنے مین کیا کبہی سننے مین نہین آیا ایک آدمی فوج تنہا دس ہزار کا موںنہہ
پہیر دے بخدا کسی کے آگے بیان کیجئے تو یقین نہ لائیگا **شعر** | فلک چون خاتمت زیر نگین باد | کلید عالمت در آستین باد
کیخسرو نے فرمایا شیر شرزہ کے نزدیک دس چہوڑ پچاس ہزار بکریون کے گلہ کا موںنہہ پہیر دینا کچہہ بات نہین ہے تم ناحق
تعجب کر رہے ہو یہہ بتاؤ اب یہہ لوگ کیا کہتے ہین اوسنے حلقۂ رکاب ظفر انتساب کو آنکہون سے لگا کر عرض کیا
قربانت شوم پناہ مانگتے ہین کیخسرو نے کہا بالفعل پناہ منظور ہے لیکن تم جاکر سمجہا دو آیندہ کیواسطے صلح اس شرط
پر ہوسکتی ہے کہ تا اطمینان کامل ہمیشہ ان کا سرگروہ مثل تابعدارون کے ہماری خدمت مین حاضر رہے ورنہ خیر
اب جائین پہر سمجہا جائیگا **رباعی** | ما عادت خود بہانہ جوئی نکنیم | جز راستی روی و نکوئی نکنیم
آنہا کہ بجاے ما بدیہا کردند | گر دست دہد بجز نکوئی نکنیم | پاتامہ نے بموجب زبان واجب الاذعان کے اس شرط
کو اون لوگون کے روبرو بیان کیا اونہون نے بدل و جان قبول کرکے اپنے سرگروہ کو بخوشی کیخسرو کے سپرد کر دیا اور
وہ سرزمین بہی اوسی کے قبضہ مین آگئے واضح ہو کہ رفقاے کیخسرو مین سے ایک شخص ہر ہرثامی نہبد اپنی لیاقت

ذاتی اور جوہر دور اندیشی و جان نثاری کے کیخسرو کی خدمت مین بہ نسبت اور رفیقون کے زیادہ ممتاز تہا اوسنے
اپنے آقا کی ایسی ہیوجم جرأت دیکہکر نہایت خوف پیدا ہوا کہ ابہی ظاہرا جنوبی امریکہ مین بہت سی لڑائیان ہونیوالی
ہین ایسا نہو شاہزادۂ ثریا جاہ اسیطرح ہر جگہہ دلیری کو کام فرماکر آپ بمقابلہ پیش آئے اور نصیب اعدا ان وحشیان
بہایم صفت کے ہاتہہ سے اتفاقیہ کسی مقام پر روح سیاوش کو صدمہ پہونچے یہہ سوچکر اوسنے بعد صلح ہوجانے
کے دست بستہ گذارش کی حضور کو ایک ادنی قوم کی گوشمالی کیواسطے ہم جان نثارون کی موجودگی مین اپنی صمصام
خون آشام میان سے باہر نکالنی نہین چاہیئے انکو تو اقبال خداوندی سے ہم بہی سمجہہ لین گے شمالی امریکہ کا تنہا
(بسبب اسکے کہ وہ کسیقدر تربیت یافتہ ہین) البتہ ہمارے قابو سے باہر ہے اگر یہہ مہم ہمارے سپرد فرماکر خود بدولت
اوسطرف تشریف لے جائین تو یقین ہے بہت جلد ان دونون ملکون کا فیصلہ ہوجائے آیندہ جیسی مرضی مبارک

شعر

تاکہ از جانب خورشید نباشد کششے | کوشش ذرۂ بیچارہ بجائے نرسد

کیخسرو نے اوسکے نثار دلی سے واقف
ہوکر فرمایا بہت اچہا ہم نے تمہاری اس التجا کو قبول کیا جاؤ خدا حافظ و ناصر لیکن پانچ نصیحتین ہماری یاد رکہنا
اول جو کوئی پناہ مانگے اوسپر بہول کر ہاتہہ نہ اوٹہانا دوم جسے پناہ دو اوسکی ذات پر یکایک اعتماد نکرنا سوم جس
گروہ سے صلح کرو اوسکے پیشرو کو گرفتار کرکے جزیرۂ پانامہ مین بہیجدینا چہارم جو قلعہ فتح ہوجائے اوسکی رعیت کو
مثل اپنے فرزندون کے سمجہنا پنجم جو زمین تمہارے قبضہ مین آجائے اوسکی آبادی کے لئے مثل زراعت وغیرہ کے ہر قسم
کی کوشش کرتے رہنا بعد اس تقریر کے ہتریہ کو پانچہزار کی جمعیت سے جنوبی امریکہ کی جانب روانہ کیا اور آپ
پانامہ کو لیکر شمالی امریکہ کیطرف تشریف لیگیا شاید مین یہہ پہلے بیان کرچکا ہون کہ ادہر کے لوگ جدال و قتال
کو پسند نہین کرتے بلکہ صلح اور امن و امان کو از حد عزیز رکہتے ہین اوسکا ثبوت یہہ ہے کہ جب کیخسرو ملک جزیرۂ
پانامہ کی شمالی سرحد پر پہونچکر پانامہ کی معرفت یہہ پیغام بہیجا کہ مجہے اس ملک کا اپنے طور پر انتظام کرنا منظور ہے
اگر بخوشی تم لوگ میری متابعت قبول کرتے ہو فبہا مین بہی تمکو اپنے لخت جگر سے زیادہ سمجہتا ہون اور جو نہین جسکو
حوصلہ ہو وہ مقابلہ کی تیاری کرے مین ایسے شریر بالذات کو جسکی شرارت عموماً باعث فتنہ و فساد عالم و موجب
تخریب ذات بنی آدم ہو ہرگز زندہ رکہنا نہین چاہتا تو اوس تمام قطعہ کے رہنے والون نے (جنکی راہ و رسم پانامہ
نے مثل اپنے بیان کی تہی) بخوشی کیخسرو کا غاشیۂ اطاعت اپنے دوش پر اوٹہالیا اور زبان حال سے یہہ کہا رباعی

روز ما بے تو سیاہ است بیا | حال ما بے تو تباہ است بیا | دیدہ ہا بسکہ بود در راہت | بادہ یک بند نگاہ است بیا

وہان سے آگے بڑہکر جب اون لوگون کو یہہ ہی پیغام بہیجا گیا جو بقول پادنامہ کے کچھ زراعت وغیرہ کلہ اونون سے بہی آگاہ تہے تو اونہون نے جواب دیا ہم مدت سے اسی تمنا مین ہین کہ کوئی لایق اور مدبر شخص حکومت کے قابل اس بار گران کو اپنی گردن پر اوٹہا کر ہمین رات دن کے رنج و تردد سے آزاد کرے لیکن افسوس آجتک ہماری یہہ آرزو پوری نہین ہوئی اب اگر تم انتظام ملک کا دعویٰ کرتے ہو تو ہم بشرطیکہ تمہاری متابعت قبول کرسکتے ہین یعنی چند روز تمہارے قوانین معدلت یا صناعات ملک کے امتحاناً پابندی کرینگے اگر اوسمین کسی قسم کی خرابی نظر نہ آئی تو سبحان اللہ گویا گہر بیٹہے خداوند کریم نے دولت بیدار بہیجدی اور جو نہین چند روز بعد ہم آپکو اطلاع دینگے اوسوقت یا آپکو یہہ ملک چہوڑ دینا پڑیگا یا بزور شمشیر از سر نو ہمکو مطیع کرنا ہوگا کیا سُنا نہین **شعر**

صحبت ناجنس آتش را بفریاد آورد | آب در روغن چو باشد میکند شیون چراغ

کیخسرو نے اونکی یہہ شرط سنکر نہایت لطف سے فرمایا مین اچہی طرح جانتا ہون کہ خداوند کریم نے بادشاہ کو رعیت مین بجاے دل کے پیدا کیا ہے بس جو رعیت کو تکلیف پہونچی وہ خاص بادشاہ کی ایذاے تن کا باعث ہے انشاء اللہ تعالیٰ نظام سلطنت کی بابت مین حتی المقدور کوئی دقیقہ مجہسے فروگذاشت نہوگا اول عدل و داد کو اپنا ہادی و رہبر بناؤنگا دوم اصناف خلایق کو مثل ارباب علوم و اہل سیف و تجار و مزارعہ وغیرہ کے ہمیشہ برابر و مساوی سمجہونگا سوم رعیت کے احوال و افعال پر نظر کرکے حسب استحقاق و استعداد اون کے ترقی مراتب مین روز و شب کوشش کرتا رہونگا چہارم اپنے توابعین کو کسی صورت مین محتاج و درماندہ نہونے دونگا کہ یہہ بہی ایک بڑا اجر و حکمرانی کا ہے کسی بزرگ کا قول ہے **شعر**

چو شاہین تراز دہر کہ رفعت در نظر دارد | زپا افتادگان را باد و دست از خاک بردارد

غرضکہ بعد تکمیل عہدنامہ باہمی کے اوسنے رعیت کے ساتہہ وہ رعایت کی کہ چند روز مین تمام ملک آنکہہ کی مانند روشن ہوگیا کہین ظلمت ظلم کا نام کو بہی نشان باقی نرہا **مثنوی**

جہان را خلعت امن آنچنان داد | کہ تیغ از تنگ عریانی بشد آزاد
ز عدلش جہان مظلومان سحرگاہ | تراشش کردہ تیر اندازئے آہ

اسیطرح آہستہ آہستہ دو سال مین تمام شمالی امریکہ پر اپنا قبضہ کرلیا اور تیسرے برس جنوبی امریکہ سے بہی ہر ایک عرصہ کے فتح ہونیکی خبر آگئی قصہ مختصر تہوڑے سے ہی عرصہ مین کیخسرو نے خوبی اقبال اور عنایت ذو الجلال سے اس تمام بر اعظم مین اپنی فرمانروائی کا جہنڈا گاڑ دیا اور

بہبودی خلایق کی ترقی مین ایسی کوشش کی کہ چہہ برس کے اندر اندر تمام لوگ تربیت یافتہ قومون سے ہمسری کا دعوی کرنے لگے سچ ہے شعر

ماتمس بانہ لطف مرنی آب و رنگے برکند	میتوان کردن بہ گرمی پختہ نارس چیدہ ا

ہان یہہ کہنا مین بہول گیا۔ کیخسرو کو امریکہ پہونچتے ہی مختلف تجربات تاثیر مقناطیسی کے ذریعہ سے یہہ امر تحقیق ہوگیا تہا کہ اگر ایک چہوٹی سی سوئی مقناطیسی کی (یا اوس لوہے کی جو خوب آگ مین سرخ کرکے پانی کے اسفنجون سے مقناطیس مصنوعی بنالیا گیا ہو) کسی باریک ریشم کے تار مین باندہ کر لٹکائی جائے یا کسی نوکدار چیز پر برابر ہموار رکہہ دی جائے تو اوسکا ایک سرا ہمیشہ شمال کیطرف پہر جائیگا اس تجربہ کی رہنمائی سے اوسنے ایک ایسا آلہ تیار کیا تہا کہ جوسواے اربعہ جہات عالم یعنی مشرق و مغرب و جنوب و شمال کے اور بہی تمام گوشے بخوبی بتا سکتا تہا اور بعد غور کرنے گردش آفتاب کے یہہ بہی معلوم کرلیا تہا کہ اگر کوئی جہاز گوشہ شمال و مغرب کے ایک خاص درجہ پر جزیرہ پانامہ سے چہوڑا جائے تو ٹہیک اوسی جگہہ پہونچ جائیگا جہان سے ہماری حماقت ہمکو یہان لے آئی ہے مگر چونکہ جہاز اوس زمانہ مین ایک ہی تہا اسواسطے مصلحتاً امتحان اس امر ظنی کا مناسب نہ سمجہا جب بخوبی تمام امریکہ پر تسلط ہوگیا اور جہاز بہی وہان کے کاریگرون کی مدد سے کئی ایک بنالیے گئے تو موافق اپنے خیال کے تحفی جزیرہ کو گوشہ شمال و مغرب کیطرف روانہ کیا اوسنے پورے برس دن بعد آکر خبر دی کہ رستم ملک توران کا تخت نشین ہوا اور افراسیاب اوسکے خوف سے خدا جانے کہان روپوش ہوگیا یہہ ذکر اوس زمانہ کا ہے کہ کیخسرو کے نطفہ سے ملک امریکہ مین دو لڑکے پیدا ہوچکے تہے جنمین چہوٹے کا نام کیموس تہا اور بڑے کا گے ریبس۔ کیخسرو ان دونون کو جزیرہ کے سپرد کرکے آپ اوسی روز شکار کے بہانے بکمال شوق منزلی بر اعظم کی جانب روانہ ہوگیا اور حکم دیا کہ جہاز پہلے کیورل جزیرہ سے لگایا جائے تاکہ سب سے اول والدہ ماجدہ کی قدمبوسی حاصل ہو خدا کی قدرت دیکہیے کیخسرو اوسوقت جزیرہ کیورل مین داخل ہوا کہ افراسیاب (بقول آپکے) دوبارہ اپنا ملک ایرانیون سے چہین کیخسرو اور فرنگیش کی طلبی کا حکم پیران ویسہ کو دے چکا تہا بلکہ ایسا اتفاق ہوا کہ ادہر کیخسرو فرنگیش کے پاس پہونچا اور ادہر لا زمین افراسیاب نے آکر دونون کو گرفتار کرلیا آپس مین دو گہڑی بہی ماں بیٹے جی کہولکر اپنا درد دل نہ بیان کرنے پائے ایسے موقع پر کہ تمام خوشیان یکبارگی رنج و غم کے ساتہہ مبدل ہوجائین ظاہر ہے کہ کیخسرو کا کیا حال ہوا ہوگا لیکن وہ نہایت صاحب حوصلہ تہا باوجود اس صدمہ کے مطلق طبیعت کو نہ بگڑنے دیا خاموش سر تسلیم جہکا کر

ظالمون کے ساتھ ہولیا البتہ درگاہ قاضی الحاجات مین اوسیوقت سے چپکے چپکے مناجات کرنی شروع کی کہ اے پروردگار عالم ہر چند میرے گنہگار اور سزا کے سزاوار ہونے مین کسیطرح شک نہین لیکن تو توستار وغفار ہے اپنی کریمی کے صدقے مین میرے گناہون سے درگذر اور کوئی ایسا سبب بنا کہ مین آوارۂ خانمان ان جفا پیشون کے ہاتھ سے رہا ہو جاؤن **رباعی** دریا گنہ شد دل مسکینم پست | یارب چہ شود اگر مرا گیری دست | اندر کرمت انچہ مرا باید ہست | اندر علم انچہ ترا شاید نیست | شان کریمی سے اس مناجات نے ایسا اثر بخشا کہ اوسی رات کو گودرز عالم رویا مین کیخسرو کے حال سے مطلع کیا گیا اور اوسکا بیٹا گیو موافق ہدایت اپنے باپ کے خاص سرحد توران مین سے دونون گرفتاران پنجۂ غم کو چھڑا لیگیا جیسا کہ ابھی آپ بیان کر چکے ہین اور باقی واقعات بھی جو کچھہ کیخسرو کی نسبت ایران مین پہونچنے کے بعد آپنے ارشاد فرمائے وہ سب درست ہین اونکے اعادہ کی مجھے ضرورت نہین البتہ اخیر کے دو ایک فقرون کو دوبارہ کہنا پڑیگا لیکن اسطرح کہ مہم افراسیاب سے فارغ ہونے کے عرصۂ بعید بعد کیخسرو نے ایک روز خواب مین دیکھا کہ شاخ طوبی بہار تازہ کی مانند کسی صحن گلستان رشک روضۂ رضوان مین ایک تخت زمردین پر بیٹھے ہوکے اپنے دونون لڑکون سے جو دست بستہ اوسکے سامنے کھڑے ہین بکمال تاسف کہہ رہی ہے افسوس کیخسرو کی آتش مفارقت سے میرا سینہ تنور کیطرح بھک ہی رہا تھا کہ تم دونون کے فساد باہمی نے اور بھی کلیجہ مین آگ لگادی اب مین اپنا درد وغم کسکے آگے بیان کرون اور پردہ کو ہے جو میرے حال زار پر رحم کھاکے تم دونون کی آپسمین صلح کرادے یہہ دیکھتے ہی تپش دل سے کیخسرو کی آنکھہ کھل گئی سمجھا شاید ملک امریکہ مین کچھہ فتور واقع ہوا کہ بعد سالہا سال کے شاخ طوبی اسقدر تشویش مین مبتلا دکھائی دی اب یہان قیام کرنا مصلحت دوراندیش سے نہایت بعید ہے جسطرح ہوسکے اپنے آپکو وہان پہونچانا چاہیے ورنہ یقینی تمام ملک برباد ہوجائیگا یہہ سوچکر علی الصباح روساے ایران سے فرمایا رات کو مجھے ملہم غیبی سے ہدایت ہوئی ہے کہ بس بہت دن بادشاہت کرچکا اب ہماری طرف رجوع کر تم تجھے اس جہانبانی کا وہ صلہ عنایت فرمائینگے کہ تو سلطنت کا آرام بھول جائیگا بس اب مین تم لوگون سے علحدہ ہوکر ایک گوشۂ عافیت مین اپنے معبود مطلق کی عبادت کرنا چاہتا ہون کہ بغیر اسکے دولت عقبی کا حاصل ہونا کسیطرح ممکن نہین **شعر** بیک دل کے توان اندیشۂ دنیا و دین کردن کہ نتوان ہر دو دست خویش در یک آستین کردن ۞ چہ سکر رستم و زال وگیو وگودرز وغیرہ نے ہر چند اپنے طور پر

سمجھایا کہ ہم لوگون کو بغیر تقاضاے شدید ملک الموت کے عمداً درگاہ بے نیاز کا قصد کرنا زنہار لازم نہین ہے لیکن
کیخسرو نے شاخ طوبیٰ کی محبت سے کسیکا کہنا نہ مانا دوسرے روز تخت کیانی لہراسپ کے سپرد کرکے آپ کوہ البرز کو چلا گیا
خدا کی قدرت سے اوسی رات کو پہاڑ پر اسقدر برف گرا کہ جو لوگ اوسکے ہمراہ گئے تھے اونہین اپنے تن بدن کا بھی
ہوش باقی نرہا کیخسرو کو تو اپنا غایب ہی کرنا منظور تھا ایسے موقع کو از بس غنیمت جانکر فوراً کوہ البرز سے نیچے اوتر گیا
پھر لباس و ہیئت تبدیل کرکے چند روز مین جنگل ہی جنگل ملک روس کی سیر کرتا ہوا رودبار بیرنگ کی راہ شمالی آمریکہ
کے شمال مین جا نکلا وہان پہونچتے ہی سنا کہ شاخ طوبیٰ نے جنت الماویٰ کو کوچ کیا اور کیموس و کے رییس دونون بھائی
جنوبی آمریکہ مین باہم سرگرم معرکہ جدال و قتال ہین تفصیل اس اجمال کی پوچھیے تو راوی نے یون بیان کی کہ بعد
بالغ ہوجانے دونون شاہزادون کے ہٹریر نے اپنے ملک کی راہ و رسم کے موافق جنوبی آمریکہ (جو شمالی سے کسیقدر
بڑی ہے) بڑے شاہزادہ کے رییس کے سپرد کردی اور شمالی آمریکہ چھوٹے شاہزادہ کیموس کے دامن دولت سے باندہ دی
لیکن یہہ ظاہر ہے کہ جنوبی امریکہ کے رہنے والے نہایت سرکش اور کم عقل آدمی ہین کے رییس باوجود کوشش و محنت
شاقہ کے مدت مدید تک اونہین اپنی راہ پر نہ لاسکا اور شمالی امریکہ مین باشندگان ملک کے حسن لیاقت کے سبب
روز بروز وہ ترقیان ہوئیں کہ آج جسکا نظیر روے زمین پر پیدا نہین ہوسکتا چونکہ جنوبی امریکہ کی آب و ہوا گرمسیر
کے مزاج مین بہت اثر کر گئی تھی اسلیے اوسنے اپنے چھوٹے بھائی کی حکومت پر رشک کہا کر ہٹریر کو پیغام بھیجا کہ مین اپنا
ملک شمالی امریکہ کے ساتھ تبدیل کرنا چاہتا ہون تمہین یہہ فیصلہ کیموس کو سمجھا کر اسطرح کرا دینا لازم ہے کہ باہم کسی
قسم کی نزاع واقع نہو ہٹریر نے لکھا آپ کا یہہ سوال آئین ملکداری کے بالکل خلاف ہے اگر آپکو جنوبی امریکہ کی
حکومت منظور نہ تھی تو تقسیم کے وقت فرمایا ہوتا اب میرا کیا کچھہ نہین ہوسکتا یہہ جواب دیکھتے ہی کے رییس بے انتہا
فوج لیکر شمالی امریکہ پر چڑھ آیا لیکن یہان کی تھوڑی سی تربیت یافتہ سپاہ نے ایکہی مہینے کے اندر اوسے پسپا
کر دیا اس امر سے اور بھی اوسکی آتش غضب مشتعل ہوگئی دوبارہ پھر جمعیت کثیر سے حملہ آور ہوا مگر مثل مشہور ہے دو صد
را میتوان زد باوجود کوشش کے پھر اوسکے پاؤن نہ جم سکے پہلے ہی طور پر شکست فاش کہا کر بھاگ گیا اسیطرح عرصہ
بعید تک ہنگامہ کارزار گرم رہا لیکن سواے جان سی عزیز چیز ضایع ہونیکے کوئی عمدہ نتیجہ کسی لڑائی کا ظہور مین
نہ آیا آخرش قدسیہ بانو نے چھوٹے شاہزادہ کیموس سے فرمایا ناحق بندگان خدا کے گلے کٹوانے سے کیا فائدہ تم ہٹریر

سمو لیکر خود کے رئیس کے پاس چلے جاؤ اور کہو مجھے بہرطور آپکی رضامندی منظور ہے اگر صرف شمالی امریکہ کیواسطے یہ تمام ظلم و تعدی ہے تو بسم اللہ اوسے لیجئے غریب رعیت کو مفت مین برباد نکیجئے اس تدبیر سے تعجب نہین کہ شمالی امریکہ کا خیال اونکے دل سے جاتا رہے اور آپس کا فتنہ و فساد بہی دور ہو جائے آخر تمکو تو خداوند کریم نے جوہر عقل عنایت فرمایا ہے تم نادانون سے بجز لطف و مدارا کے لڑنے بہڑنے کا کیون قصد کرتے ہو

شعر

نادان کار دانا مہربانی است	دل بینا بہ نابینا بہ سوزد

ہرچند کیموس جانتا تہا کہ انتہاے عداوت کے بعد دشمن کے آگے سر تسلیم جہکانا عقل کا کام نہین ہے لیکن مجبور بموجب حکم والدہ ماجدہ کے ہنری کو ہمراہ لیکر کے رئیس کے پاس تشریف لیگیا اوس ناعاقبت اندیش نے جاتے ہی کیموس کو قید کر لیا اور ہنری کو اپنے ہاتھ سے قتل کر ڈالا ملکہ معظمہ تو خنجر مفارقت کے زخم کاری سے پہلے ہی کوچ کی تیاری کئے بیٹھی تہین اس خبر وحشت اثر کے سنتے ہی ایسا طبیعت کو صدمہ پہونچا کہ اوسی روز بار ہستی سے سبکدوش ہو گئین لیکن عالم نزع مین کے رئیس کو لکہہ بہیجا کہ تمہاری آتش عداوت اور شعلہ مفارقت نے آج ہماری مشت استخوان کو جلا کر خاک کر دیا اور آیندہ نہین معلوم اس خاک کے ساتہہ کیا سلوک کیا جائے یعنی عالم باقی مین بہی تمہارے ہاتہہ سے ہماری روح کو آرام ملے یا نہ ملے اگر اپنے ذمہ تہوڑا بہت بہی ہمارا حق سمجہتے ہو تو للہ اس کینہ دیرینہ سے باز آؤ نہین خیر ہم جاتے ہین تم جانو اور تمہارا کام جانے

شعر

تغافل نیست در تپ ہجران زتپ مرا	از فرقت تو خیمہ زدہ جان بلب مرا

یہہ وصیت نامہ دیکہکر کے رئیس نے کیموس سے کہا اگرچہ والدہ ماجدہ صاحبہ کی خاطر سے مین تمکو چہوڑے دیتا ہون لیکن یہہ یاد رہے جب تک شمالی امریکہ پر اپنا تسلط نکر لون گا مجہہ چین نہ آئیگا کیموس نے جواب دیا مین تو خود ہی یہہ پیغام لیکر آیا تہا کہ مین بہی حاضر ہون اور میرا ملک و مال بہی حاضر ہے بار بار اسکے زبانے کی کیا ضرورت ہے کے رئیس نے کہا تمہارا دیا ہوا ملک میرے کسیکام کا نہین مین بزور شمشیر اوسپر قبضہ کرنا چاہتا ہون جاؤ اور اپنی فوج آراستہ و پیراستہ کرکے میرے حملہ کے منتظر ہو انشاء اللہ تعالے اب کے شمالی امریکہ مین وہ خون کے دریا بہائے ہون گے کہ رنگ شفق جنکی حسرت مین تمام عمر لہو کے گہونٹ پیتا رہیگا کیموس نے کہا جناب ملکہ معظمہ روضہ افروز اور رنگ مغفرت کی وصیت کا مضمون یہہ نشا ہے کہ باہمی فساد باہمی کے سبب رعیت کی جان و مال کا کسیطرح نقصان نہو بس مین ہرگز بندگان خدا کی خونریزی مین جرأت نہین کر سکتا ہان اگر آپکو صرف اپنی تلوار کا لوہا آزمانا منظور ہے تو بسم اللہ کلہ سے ہو جائیے ایک جان کے

ضایع ہونے مین یقینی دونون ملکون کا تصفیہ ہو جائیگا یہہ راے کے رئیس کو بہی بہت پسند آئی اوسیوقت دونون بہائی مسلح ہو کر دشمن جانی کیطرح آپس مین خون کے فوارے اوچہالنے لگے سب سے پہلے نیزہ بازی ہوئی پہر گرز گران سنگ کے حملے دکہائے گئے اوسکے بعد تلوار جو چلی طرفۃ العین مین دونون شاہزادون کے جسم نازنین زرہ بکتر کے نیچے گل صد برگ کی مانند زخمون سے چور چور ہو گئے یہانتک کہ ادہر کے رئیس بیہوش ہو کر گہوڑے سے نیچے گرا اودہر کہموس عالم غشی مین خانہ زین سے فرش زمین پر آ رہا اوسوقت جو کوئی اونہین خاک و خون مین آلودہ دیکہتا تہا کمال افسوس سے انگشت حیرت دانتون مین دبا کر یہہ شعر پڑہتا تہا شعر

فلک بجنگ فگندہ است تاجداران را	خروس بازئی این پیر را تماشا کن

المختصر اسقدر مجروح ہونے کے بعد دونون گلشن سلطنت کے نہال کامرانی بصد جانفشانی قطرہ ہاے اشک چشم عاشقان خونین پیرہن کی مانند میدان جنگ سے اوٹہائے گئے اور علحدہ علحدہ دونون کا باحتیاط تمام علاج ہونا شروع ہوا جب کچہہ اوپر دو مہینے مین دونون نے غسل صحت کیا تو پہر مثل سابق کے میدان کارزار مین وہی تیغ و خنجر کی تقریب سے باہم ملاقات نصیب ہوئی اور بدستور کمال فن سپہ گری دکہانے کے بعد دونون دریاے خون مین غرق ہو کر جدا جدا جراحون کے سپرد کئے گئے اسیطرح آج گیارہ مہینے مین چار مرتبہ مقابلہ ہو چکا ہے لیکن ہنوز دونون مین سے کوئی غالب یا مغلوب نہین ہوا آیندہ دیکہئے کیا ہوتا ہے اور کیونکر یہہ فیصلہ قرار پاتا ہے اتنا ہم خوب جانتے ہین شعر

فلک بامردم ممتاز خصمے بیشتر دارد	کمان اول کند آوارہ چہرہ رو گر ترکش را

کیخسرو یہہ داستان غم و الم استماع فرما کر بہت دیر تک شاخ طوبی کے فراق مین چشمۂ سلسبیل کیطرح آب صفا آنکہون سے بہاتا اور یہہ شعر زبان پر لاتا رہا شعر

آہ این چہ حال بود کہ عالم خراب شد	دلہا ز آتش غم و حسرت کباب شد

پہر یہہ خیال کر کے کہین لڑ کر بہی میرے تغافل مین ضایع نہو جائین اوسیوقت یلغار جنوبی امریکہ کو روانہ ہو گیا جس وقت وہ وہان پہونچا اوسی روز شاید پہر میدان کی تیاری تہی لیکن اوسنے جاتے ہی دونون کو اپنے روبرو بلوا کر فرمایا افسوس تمہین دولت دنیوی کیواسطے آپس مین ایکدوسرے پر ہاتہہ اوٹہاتے ہوئے شرم نہین آتی شاید تم دنیا کے حاصل کرنے مین اپنی جان کا ضایع ہونا عین جوانمردی خیال کرتے ہو حالانکہ یہہ بالکل غلط ہے اسکا طالب دونون جہان مین ذلیل اور خاص اس قصہ کی آنکہون مین حقیر ہے کیا سنا نہین مثنوی

نا بہ سے شد بخواب در فکرے ۔ او دید دنیا بصورت بکرے
گفت زاہد کہ تو بہ زینت وفر ۔ بکر چونی بکثرت شوہر
گفت دنیا کہ با تو گویم راست ۔ کہ مرا ہر کہ مرد بود نخواست
آنکہ نامرد بود خواست مرا ۔ زین بکارت از آن بجاست مرا

اور یہہ تو خیال کرو ملک یا مال نے کسکے ساتہہ وفا کی ہے جو تمہارے ہی ساتہہ کریگا یا تھوڑے عرصہ مین کسی وجہ سے یہہ خود تمہین چھوڑ دیگا یا تم آپ اسے چھوڑ کر عالم جاودانی کو روانہ ہو جاؤگے پہر ایسی ناپایدار اور بیوفا چیز سے دل لگانا کس مذہب و آئین مین درست ہے **رباعی**

تا کے طلب روزی ہر روزہ کنی ۔ اسباب طرب لعل و فیروزہ کنی
در چشمۂ حیوان اگر آید اجلت ۔ مہلت ندہد کہ آب در کوزہ کنی

علاوہ اسکے حکومت کا بوجہ تمہاری گردن پر صرف بندگان خدا کو آرام پہونچانے کے لئے رکہا گیا ہے نہ اپنا تزک و شان بڑہانے کیواسطے ہان اگر کوئی غنیم اپنے ملک پر حملہ کرے تو کیا مضایقہ ہے بیشک لڑنا چاہیئے ورنہ جنگ و جدال وہ قہر ذوالجلال ہے کہ جسمین اول گوہر جان نثار کرنا پڑتا ہے بعدہ آنکہین کہولکر دیکہیئے تو تمام ملک مین سوا ویرانی اور بربادی کے کچہہ نظر نہین آتا پہر نتیجہ اس جانفشانی کا وہی دو دن کی حکومت ہے باقی پیغام اجل پہونچا تو ہرگز اوسکا علاج کسی تدبیر سے ممکن نہین **رباعی**

از قعر گل سیاہ تا اوج زحل ۔ کردم ہمہ مشکلات عالم را حل
بیرون جستم ز قید ہر مکر و حیل ۔ ہر بند کشودہ شد مگر بند اجل

اس قسم کی نصیحتین سنتے ہی دونون لڑکون نے کیخسرو کے قدمون پر سر رکہدیا اور کہا بیشک اغوائے اہرمن کے سبب ہم سے وہ جرم سرزد ہوا ہے کہ ہرگز قابل بخشایش نہین لیکن امید ہے آپ محبت پدری سے ہماری تقصیر معاف فرمائینگے اور آپکی دعا سے یزدان پاک بہی بلا محاسبہ ہمین بخشدیگا **شعر** آنجا کہ کمال کرم تو باشد ۔ عصیان چہ غبار یست کہ از پا نہ نشیند ۔ کیخسرو نے دونون کو چہاتی سے لگا کر اپنے پاس بٹہالیا اور فرمایا اگر تم نے صدق دل سے توبہ کی تو بیشک تمہاری توبہ قبول ہو گئی اب جاؤ اور اپنے اپنے ملک کی پاسبانی مین کوشش کرو ہم باقی انفاس گوشۂ عافیت مین بیٹہہ کر تمام کرنا چاہتے ہین لیکن تمکو یہہ نصیحت کرتے ہین کہ آیندہ اپنی اولاد کے نامون کے ساتہہ لفظ کے داخل نکرنا اور رعیت کو اسقدر آرام پہونچانا کہ وہ تمہاری شفقت کے سبب ہمارا نام بہولکر بہی اپنی زبان پہ لانیکا قصد نکرے سبب اسکا یہہ ہے کہ مین مشرق بر اعظم کا رہنے والا ہون اور وہان کے باشندے آجکل اسقدر جوانمرد اور شجاع مشہور ہین کہ تمام زمانہ اونکے آگے گردن تسلیم خم کئے ہوئے ہے اگر خدانخواستہ آیندہ کسی زمانہ مین اونکو تمہاری اولاد کے نام سنکر معلوم ہو گیا کہ امریکہ بہی کسل

کیقباد سے کیسکے قبضہ مین ہے تو وہ بیشک اسے اپنے ملک کے ساتھہ ملانیکا قصد کرینگے اسیواسطے ہمنے آج تک دشمن
ایرانیونکو اس برأعظم کی حقیقت سے آگاہ نہین کیا اور تم سے اپنا اصلی حال اسلیئے چھپایا تہا کہ تمہین بعد ہمارے
ملک ومال کی طمع سے (جیساکہ ابہی ظہور مین آچکا ہے) ایران وتوران کو اپنے قبضہ مین لانیکا خیال پیدا ہو کہ مفت
مین یہہ بہی ملک تمہارے ہاتھہ سے جاتا رہے بہرصورت مصلحتاً یہہ راز آجتک پوشیدہ رکہا گیا تہا اسوقت اسکو
سے ظاہر کردیا کہ تم اب بخوبی دنیا ے دنی کی بیوفائیون سے آگاہ ہوگئے ہو آیندہ یقین نہین کہ بے سبب تمہاری
تلوار میان سے باہر نکلے اور اگر نکلے تو خود پشیمان ہوگے ہمارا کیا جائیگا یہہ کہکر نبیب خسروی (کہ جسکا ذکر مین پہلے
کرچکا ہون) اپنے چہوٹے لڑکے کیمیوس کو عنایت فرمائی اور آپ دونون ملکون کی سرحد پر ایک چہوٹا سا مکان بنوا کے
عبادت پروردگار مین مشغول ہوگیا شاید آپکو یہہ بہی سننے کا اشتیاق ہو کہ دوبارا کیخسرو ملک امریکہ مین پہونچکر
کب تک زندہ رہا اور بعد اوسکے کیربیس اور کیمیوس نے وصیت پدری پر کیا عمل کیا اسلیئے مین خود بیان کرتا ہون
کہ بعد ترک سلطنت کے وہ سرِ دبستان مملکت پانچوین برس عازم گلگشت گلشن فردوس ہو کر بلاتکلف شاخ طوبیٰ
سے واصل ہوگیا یعنی کیخسرو نے دوبارا ملک امریکہ مین پہونچکر پانچوین سال جہان فانی سے عالم جاودانی کو کوچ فرمایا
اور اوسکا دخمہ وہی مکان تجویز ہوا جہان وہ مکروہات دنیوی سے منہ موڑکر عبادت الٰہی مین مشغول ہوا تہا
بعد اوسکے کیربیس اور کیمیوس دونون بہائی قریب چالیس چالیس برس کے اس محبت اور سلوک کے ساتھہ حکومت
کرتے رہے کہ گویا دونون ملکون پر ایک ہی بادشاہ کا حکم جاری تہا اور یون بہی سنا ہے کہ اخیر عمر مین یہہ دونون
ہی اپنے اپنے ملک اپنی اپنی اولاد پر تقسیم کرکے جیتے جی مثل اپنے باپ کے یزدان پاک کیطرف رجوع ہوگئے تہے لیکن
کسی معتبر مورخ نے اس امر کا تذکرہ نہین کیا ہان یہہ بخوبی ثابت ہے کہ کیربیس نے ایک سو سترہ برس کی عمر مین چہہ لڑکے
چہوڑکر انتقال کیا اور کیمیوس نے ایک سو اکیس برس کی عمر مین تین لڑکے چہوڑکے رحلت فرمائی جنکے نام بموجب وصیت
کیخسرو کے اسی ملک کی راہ ورسم کے موافق رکھے گئے اور جو قطعات زمین بطور ترکہ پدری یا سپاہی رعیت کیواسطے
اونکے حصے مین آئے وہ اونکی نیک نیتی اور داد و دہش کے سبب اونکے نامون سے ایسے مشہور ہوئے کہ آجتک اوسی
طرح برابر مشہور چلے جاتے ہین چنانچہ کیمیوس کے بڑے لڑکے کا نام بیلی فیکس تہا منجہلے کا درجینا اور چہوٹے کا میکسی کو
اور وہ ہی ٹکڑے زمین کے اونکے حصے مین آئے تہے جو آجکل خود انہین نامون سے مشہور ہین اور کیربیس کے بڑے

لڑکے کا نام بریزل تہا باقی اوس سے چہوٹے پانچ اور تہے کولمبیا - لاپلاٹا - پیرو - بولیویا - اور پاٹاگونیا - جنکی عمر کا اصلی حال زمین کے ٹکڑون کی حیثیت سے بخوبی واضح ہوسکتا ہے یعنی کون چہوٹا تہا اور کون بڑا اور چلی کی نسبت (جو جنوبی حصے کے مغرب مین واقع ہے) بعضون کا یہہ قول ہے کہ وہ کیموس کی لڑکی تہی بولیویا کے ساتہہ منعقد ہونیکے سبب یہہ ٹکڑا رونمائی کے طور پر اوسے دیا گیا تہا جسکے باعث اوسکے نام سے مشہور ہوگیا اور بعضے کہتے ہین نہین وہ بہی خاص کیریبس ہی کی لڑکی تہی اگر موافق رسم پارسیون کے اپنے بہائی بولیویا کے ساتہہ منعقد کیگئی ہو کیا تعجب ہے غرض بالفعل جو نام ملکون کے مشہور ہین وہ اصل مین کیریبس اور کیموس ہی کی اولاد کے نام سمجہنے چاہئیین جو حقیقت مین آمریکہ یعنی تدسیو بانو کے بطن سے پیدا ہوئے ہین اور یہہ بہی واضح ہو کہ کیریبس اور کیموس کی نسل ابتک جنوبی اور شمالی امریکہ مین موجود ہے گو نطفہ ضعیف ہوجانے کے سبب اکثر آوارہ اور راد باش لوگون مین وہ داغ جسکے باعث وہ گئے مشہور تہے باقی نہین رہا اور یہہ بہی سب جانتے ہین کہ اصل مین یہہ لوگ بر اعظم ایشیا کیطرف سے یہان آکر آباد ہوئے ہین اسلیئے خاص باشندگان امریکہ کو ہندی کہتے ہین کیونکہ ہندوستان بر اعظم ایشیا مین سب سے زیادہ مشہور ملک ہے اگر یہ غدر بقول آپکے ادہر نہین آیا تو آپ ہی فرمائیے کیریبس اور کیموس یہہ دونون قومین کس بادشاہ کیانی کی نسل سے ہین اور ہندی یہہ لوگ کیون کہلاتے ہین اے ثریا جاہ بے محابا کسی امر کا دعوی کر بیٹہنا بہت آسان ہے اور اوسکا ثابت کرنا ازبس مشکل کیا خوب ہوتا کہ آپ بخوبی امریکہ کا حال تحقیق کرلیتے پہر مجہپر اعتراض فرماتے شعر سخن گفتہ دگر بار نیاید بدہان اول اندیشہ کند مرد کہ عاقل باشد - رفقا نے یہہ سنتے ہی بسبب ندامت کے نیچی گردن کرکے نہایت شرم سے جواب دیا فی الواقع ہم تیمور کے حال سے مثل آپکے واقف نہ تہے بڑی غلطی کی کہ بغیر تحقیقات آپ سے اولجہہ پڑے مگر آپکی خوش اخلاقی کے ساتہہ اگر ہم اپنی اس تہوڑی سی گستاخی کا موازنہ کرتے ہین تو امید کامل ہوتی ہے کہ بلا عذر ہماری تقصیر معاف ہوجائیگی شعر | پیشانی عفو ترا پُر چین نہ سازد جرم ما || آئینہ کے برہم خورد از زشتی تمثالہا | اسکے بعد وہ مجلس برخاست ہوئی یعنی رفقا بسبب رات ہوجانیکے وہان سے اوٹھکر اوس مکان عالیشان کیطرف تشریف لیگئے جو اغتوغ شاہ کی جانب سے اونکے رہنے کو تجویز کیا گیا تہا اب دو کلمے امیرزادہ تیمور کی نسبت بیان کیے جاتے ہین وہ بہی قابل سننے کے ہین قاعدہ کلیہ ہے کہ عشاق کو مرض عشق مین مبتلا ہونیکے سبب سوا اپنے قصہ کے

اور کسی کی بات اچھی نہین معلوم ہوتی کیونکہ وہ رات دن ظاہر و باطن اپنے ایک اوسی خیال کے پختہ کرنے مین مصروف
رہتے ہین جو آہستہ آہستہ اخیر کو اونکے تمام جسم مین روح کے عوض حلول کرجاتا ہے چنانچہ امیرزادہ تیمور بھی جس
روز سے سیلان کا خنجر نگاہ کہا بیٹھا ہے صرف دو باتین پسند کرتا ہے یا موافق اپنے عقیدے کے عشق و محبت
کی تعریف سنتا یا تصور دلدار مین پیچ و تاب کہا کہا کر تنہا گردن جھکائے بیٹھے رہنا سو آج یہان یہہ دونون
باتین میسر نہین اودہر سیاوش کا ذکر ہوتا تھا ادہر اسکے کلیجہ پر خنجر سا چل رہا تھا مگر مجبور کیا کر سکتا بار بار حسرت
سے اخنوخ شاہ اور ثریا جاہ کا مونہہ تکتا تھا اور اندر ہی اندر دل مین پیچ و تاب کہا کہا کر کہتا تھا واللہ علم
ان لوگون کو کیا سودا ہو گیا ہے کہ ناحق ایک ادنی بات پر ایران و توران کے پرانے مردے بیٹھے اوکھاڑ رہے
ہین کیخسرو ملک امریکہ مین آیا تو کیا نہ آیا تو کیا وہ ذکر کیون نہین کرتے جس سے دل مغموم کو گونہ فرحت حاصل ہو
یعنی یا میگسی کو کا حال بیان کرین جہان میری پیاری معشوقہ شیلان رہتی ہے یا مجہہ سے میرے سفر کا قصہ
چہیڑدین جو ۲۸ اکتوبر تک کا وقایع بطور اختصار کے دو فقرون مین ختم کرکے آیندہ کا حال ایسا مفصل و مشرح
بیان کرون کہ بغیر افشاے راز کے تمام میرے دل کی بہڑک زبان کے راستے نکل جائے لیکن شعر

کہ می آید بسر وقت دل ما جز پریشانی | کہ می پرسد بغیر سیل راہ منزل ما را

پہر آپ ہی کہتا نہین نہین رفقا کی
چشم پوشی کا شکوہ بالکل بیجا ہے مین خود اپنا حال بیان کرنا نہ چاہون تو وہ بیچارے کیا کرین آخر اخنوخ شاہ کے
ساتہہ بہی میری ہی پاس خاطر سے مباحثہ ہو رہا ہے اگر مین اپنی محبت کا حال صاف صاف اونپر ظاہر کردیتا تو کیا یہ
میری تیمارداری مین سعی نہ فرماتے لیکن جیسا مین نے کیا ویسا میرے آگے آیا بلکہ مین جانتا ہون جو شخص یاران ہمدم
سے بے سبب کسی ایسے امر کو چہپائے گا جسکے پوشیدہ رکہنے مین سوائے نقصان کے کسی قسم کا فائدہ نہو اوسکو یقینی
میری ہی طرح تمام دنیا کی تکلیفون پر صبر کرنا پڑیگا جیسا کوئی بیمار کہ اگر اپنا اصلی حال طبیب کے روبرو بیان کرنے
سے پرہیز کرے اوسے شاید مرض کا ضرور متحمل ہونا چاہئے بلکہ دواے تلخ کا استعمال بغیر امید منفعت کے اوسپر
دوسرا طرہ ہے مثلاً اسوقت کیخسرو کی داستان (کہ جسے سوہان روح سے تشبیہ دینی چاہئے) خاص میرے فائدہ کے
لئے بیان کی جاتی ہے اور جو فائدہ اوس سے مترتب ہے وہ میرا ہی دل خوب جانتا ہے واللہ اگر سپیدہ فام کے جنون
کا خیال نہوتا تو ابہی اخنوخ شاہ کی چہاتی پر چڑہ کے گدی کی راہ اوسکی زبان نکال لیتا اور کہتا شعر

طبع خاموشان مکدر میشود از گفتگو | میشود باد نفس بر دل غبار آئینہ را | غرض امیرزادہ تیمور بعد ملاقات اختر
شاہ کے تمام دن اسی حیص بیص مین مبتلا رہا رات کو جب وہان سے لوٹ کر اپنے ٹھکانے پر پہونچا تو البتہ کسیقدر
دل مضطر نے قرار پایا اور زیادہ تر تسکین اوسوقت حاصل ہوئی کہ تمام احباب بے خبر اپنے اپنے بستر پر پڑ کر سو رہے
کیونکہ محراب ابرو مین سجدہ کرنیوالون کی عبادت کا خاص یہہ ہی وقت مقرر ہے یہہ تنہائی کو تصور دلدار کا قاصد
جانتے ہین اور خاموشی کو عالم خیال مین دربدو گفتگو کرنے کا ذریعہ سمجھتے ہین ابہی وہ ہی امیرزادہ جو آدمیون مین
بیٹھا وحشیون کیطرح اپنے کپڑے پھاڑ رہا تہا لوگون کے آرام کرتے ہی نہایت خوشی سے تجدید بیعت عشق کا سامان
کرنے لگا یعنی لذت درد زخم تازہ کی واقفیت کے باعث آنکھین بند کرکے از سر نو ابتداے گرفتاری دل کے خیالات
مین مصروف ہوا اسطرح کہ گویا اونیس اکتوبر کو علی الصباح سیلاف اونڈ کے میدان مین تشریف لائی ہے اور یہہ
مجروح دشنۂ محبت آہستہ آہستہ اپنا گھوڑا بڑہا کر اس امید پر اوسکے قریب پہونچا ہے کہ اوسی گردش چشم کا (جسکے باعث
ہنوز سینۂ گنجینہ مین سوراخ پڑے ہوئے ہین) دوبارہ لطف حاصل کرکے آہستہ سے کنایتاً یہہ شعر سنائے **شعر**
دل در خیال چشم تو از دست دادہ ام | یک شیشہ را بدست دو بدمست دادہ ام | کہ یکایک اوس تصور کامل بندہ جانے
کے سبب ستواتر تیر مژگان کی بوچہار سے ایسی کلیجہ پر چوٹ لگی کہ بے اختیار بسمل بیتاب کیطرح بستر پر لیٹے لیٹے اوچہل
پڑا اور بآواز بلند آہ کا نعرہ مارکر کہا **شعر** بسکہ بر سینۂ من تیر پیے تیر آید | نفس از دل چو کشم نالہ ز نخچیر آید | ناگاہ
اس آہ دردناک سے مفتاح الملک کی آنکھہ کہل گئی گھبرا کر کہنے لگا اے دوست خیر تو ہے کیا کوئی خواب پریشان دکہائی
دیا کہ دفعتاً مجروحون کی مانند سوتے سوتے چیخ مار کر اوچہل پڑے امیرزادہ تیمور کو اوسوقت کسیکا بولنا کیون اچہا
معلوم ہوتا تہا پہلے تو سوچا اسے اپنے راز سربستہ سے آگاہ کرکے تہوڑی دیر کے واسطے خاموش کردینا چاہیے تاکہ
اوس کیفیت ملال مین جو مدت مدید بعد حاصل ہوئی ہے کسیطرح کا خلل واقع نہو پہر خیال آیا نہین ایکبار کسی خاص
امر سے انکار کرکے دوبارہ اوسکا اقرار کرنا بڑی بدنامی کی بات ہے خیر جو ہونا تہا ہو لیا اب وہ تدبیر کیجیے کہ اس بلا سے
جلدی نجات ملجائے بزرگونکا قول ہے **شعر** رفیق اہل غفلت عاقبت از کار می ماند | چو یک پا خفت پاے دیگر از رفتار می ماند
یہہ سوچکر نہایت تامل و تحمل سے جواب دیا اے مفتاح الملک کہین سوتے اور جاگتے بہی برابر ہوئے ہین ہنوز ہجوم
افکار سے میری آنکھہ بہی نہین لگی پہر خواب کہان سے دیکہا اور بغیر خواب دیکہے ظاہر ہے کہ بیہوشون کی مانند بستر پر سے جست

پر اوچھل پڑنا بالکل ناممکن ہان یہہ معلوم ہوتا ہے آپ عالم رویا مین میری یہہ کیفیت دیکھکر ایسے مضطر ہوئے ہین کہ باوجود آنکھہ کھل جانے کے اب تک وہ ہی خیال ہے کہ تیمور اپنے بچھونے پر پڑا تڑپ رہا ہے اگر یہہ صحیح ہے تو مین آپکے اس خواب کی تعبیر البتہ موافق اپنے ذہن کے تھوڑی بہت بتا سکتا ہون اوس وہم کی دوا میرے پاس نہین جو بالفعل آپکے دشمنون کو لاحق ہوا ہے اور سب سے بہتر تو یہہ ہے کہ اسوقت آرام فرمایئے مجھکو بھی نیند آرہی ہے صبح اوٹھکر جیسا ہوگا دیکھہ لیا جائیگا **شعر**

بیدماغان را رنجاندن بصحبت تہمت است ‖ پیش عزلت دوستان تقصیر خدمت سنت است

مفتاح الملک نے ہنسکر کہا اگر یہہ ہی حال ہے تو آپ اپنی نیند آنیدیجئے مین تو صبح چھوڑ صبح قیامت تک آنکھہ لگ جائے تو غنیمت سمجھیے **شعر**

فراق دوست اگر اندک است اندک نیست ‖ درون دیدہ اگر نیم موست بسیار است

اور میرے خواب کی نسبت جو آپنے تعبیر بتانے کا وعدہ کیا ہے اوسکی تکلیف مین اوسیوقت تک دے سکتا تھا کہ مجھہ اپنی بیداری کا احتمال تھا اب جو آپنے مجھے میری غفلت پر آگاہ کر دیا تو کچھہ دریافت کرنے کی ضرورت نرہی کیونکہ اگرچہ مین نے اس قسم کا خواب کبھی نہین دیکھا لیکن اورونکو بہت دیکھتے سنا ہے شاید خواب زلیخا بھی انہین صفات سے موصوف تھا مگر استغفر اللہ ہم جیسے انسان ضعیف البنیان اپنے خوابون کی سچی تعبیر کے کب متحمل ہوسکتے ہین **شعر**

عشق را با ہر دلے نسبت بقدر جوہر است ‖ قطرہ بر گل شبنم و در قعر دریا گوہر است

اے امیرزادہ تیمور ظاہرا عالم رویا مین تمہارا تڑپتا ہوا دکھائی دینا صاف اس امر کی دلیل ہے کہ تمہارا دل تمہارے سینہ مین کسی ایسی جراحت کے سبب بیکلی کر رہا ہے کہ اوسکا آرام یا التیام بغیر ایک خاص قسم کے مرہم کے ممکن نہین لیکن اگر تم ہی جیسے مریضون کے حال پر نظر کیجائے تو اوس مرہم کا دستیاب ہونا ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے چشمۂ حیوان کی تلاش مین مفت جان عزیز کو برباد کرنا یا پارۂ کمند کے ذریعہ سے بام فلک پر پہونچنے کی امید رکھنا ہان دوسرا سہل علاج اوسکا صبر جبر ہے سو تم سے ایسی دوائے تلخ کا استعمال کب ہوسکا بلکہ ایسے موقع پر اگر تم یہہ شعر پڑھ دو تو کچھہ تعجب نہین ہے **شعر**

دل خستہ ایم دادیم جان بود عوض کردیم ‖ چیزیکہ دوست خواہد صبر است ما نداریم

امیرزادہ تیمور نے جھنجھلا کر کہا شاید ہنوز خواب شیرین کی کیفیت آپکی طبیعت سے زایل نہین ہوئی کیونکہ از سرتا پا آپکے کسی فقرہ کا مضمون سمجھہ مین نہین آتا یا دانستہ کوئی ایسا ادق معما بیان کرنیکا ارادہ ہے کہ جسکا افشا ہونا آپکو خود منظور نہین ہے اے صاحب صاف صاف فرمایئے کہ جسکو دوسرا شخص بھی سمجھہ کر جواب شافی دے سکے کیا اس عبارت سے آپکا ارادہ ہی

منشا ہے جو بعد ملاقات ملکہ سیگ سیگو کے بیان کیا گیا تہا پس اوسکا جواب مین پہلے ہی دے چکا ہون اور اب ہی گذارش کرتا ہون کہ اگر اتفاقیہ مین دام محبت مین گرفتار ہو جاتا تو اب لوگون سے ہرگز پوشیدہ نرکہتا اول تو اس واسطے کہ یہہ امر اختیاری نہین ہے دوم ایسے بہاری بوجہہ کو اوٹہا کر اپنے دوستون سے مدد نہ لینا بہت بڑی کم عقلی کی بات ہے تیسرے یہہ فرمائیے عشق مین کیا عیب ہے کہ جسکے چہپانے کو مین ہنر جانتا اور اپنی جان جانیکا مطلق افسوس نکرتا بخدا عشق محبوب پروردگار عالم ہے عشق باعث فخر بنی آدم ہے رباعی

ازسوختگان تپش	خورشید قیامت کہ کند داغ جہانرا	خورشید جہانتاب نگین خانۂ عشق است	گردون صدف گوہر یکدانۂ عشق است
در دو عالم ہر مین جہ غوغا شد	مطرب عشق خواند یک نغمہ	حسن پنہانش آشکارا شد	یار آہنگ عشق بازی کرد

قصہ مختصر اس قیل و قال مین طرفین سے اس قسم کے جہگڑے واقع ہوئے کہ آہستہ آہستہ اور رفقا کی ہی آنکہہ کہل گئی پہر تو تمام رات کسیکو نیند نہ آئی آپس مین باتین کرتے ہی کرتے صبح ہو گئی ہر چند اخنوخ شاہ کل شام کو اپنا حال بطریق اجمال خود رفقا کے روبرو بیان کر چکے ہین لیکن جو امر خاص راوی کو ناظرین با تمکین کی خدمت مین گذارش کرنا منظور ہے اوسے وہ دانستہ زبان پر نہین لائی اسلیئے ایک جملہ مین اوسکی توضیح اسمقام پر ضرور لازم آئی تا کہ آیندہ کا غلجان جاتا رہے بعدہ اونکا تشریف لانا رفقا کی ملاقات کو اور امیرزادہ تیمور کا سوال کرنا سلطنت سیگ سیگو کی نسبت بیان کیا جائیگا واضح ہو کہ یہہ شاہ صاحب جو کچہہ اپنی نسبت اوپر بیان کر چکے ہین وہ سب درست و بجا ہے فی الواقع چند پشتون کے بعد کیخسرو سے انکے خاندان کا سلسلہ جا ملتا ہے اور رشید وش کے زمانہ سے بعد ترک سلطنت یہہ ہی پہاڑ انکا مسکن و ماوا مقرر ہو گیا ہے لیکن یہہ بذات خود حکیم آقا لیموس آلہی صاحب سلطان الحکما سے واسطہ شاگردی رکہتے ہین نام انکا مانوش ہے اور خطاب اخنوخ شاہ کیونکہ جب سے انکے بزرگون نے حکمت کو درویشی سے ملا دیا ہے موافق عام قاعدہ کے دو نام رکہنے پڑتے ہین ایک خاص وقت ولادت کے برج طالع کو دیکہکر دوسرا جو مرشد کامل عنایت فرمائے غرض یہہ حضرت بسبب واسطہ شاگردی کے مدت مدید سے اپنے اوستاد نیک نہاد کی خدمت نیضمند رجت مین حاضر رہکر دونون نعمتین ایک ہی ساتہہ حاصل کیئے رہتے تہے جب جناب ممدوح یعنی حکیم آقا لیموس آلہی صاحب نے بطریق دورہ یا بطور سیاحت جمہوری پر تشریف لا کر حکیم سقلاط صاحب عرف سقلیاس الحکمت کو شہر نیو یورک کی جانب روانہ فرمایا (جیسا کہ پہلے حسب موقع و محل

کئی مرتبہ ذکر ہو چکا ہے) تو اخنوخ شاہ کو حکم دیا کہ تم برائے چندے اس جگہہ قیام کرو زایچہ کی رو سے یا عام اشراق کے ذریعے سے ایسا ثابت ہوتا ہے کہ شاہزادہ ثریا جاہ فلک بارگاہ منصور الزمان تاج بخش گیتی ستان خلد اللہ ملکہ کے رفقا تھوڑے دن کے واسطے یہان آکر ٹہیرینگے اونکی مہمانی اور مدارات تمہارے ذمہ واجب ہے بلکہ اور بہی بہت سی باتین سمجہا مین کہ جنکا ذکر انشاء اللہ تعالے آیندہ کیا جائیگا لیکن شاہزادہ موصوف کے حالات سے آگاہ کرنیکی مصلحتاً ممانعت کلی کردی گئی تہی اسیواسطے اخنوخ شاہ نے اصلی سرگذشت اپنی بیان نہین کی صرف یہہ ہی کہہ دیا کہ درویشانہ مین اس چوٹی پر بسر کرتا ہون اور لوازمات مہمانداری موافق اونکے مرتبہ کے پہلے ہی سے مہیا کر لئے گئے تہے یعنی ایک باغ علحدہ امیرانہ طور پر آراستہ و پیراستہ کر رکہا تہا بعد ملاقات کے وہ ہی اونکے رہنے کو خالی کرادیا اور کہدیا جس چیز کی ضرورت ہو بلا تکلف یہان سے لیکر اپنے استعمال مین لائیے مین بہی آپہی کا ہون اور یہہ مکان بہی آپہی کا ہے شعر

میان اہل محبت تعارف ازلی ہست	کہ بے وسیلۂ نام و نشان سخن گویند

حاصل کلام بالفعل وہ تمام رفقا اوسی باغ مین فروکش تہے اور سوائے امیرزادہ تیمور کے سب اخنوخ شاہ کے احسانات کے ممنون کیونکہ بغیر اونکی ذات کے ایسے ویران پہاڑ پر اسطرح کا آرام ملنا ہرگز ممکن نہ تہا اسیواسطے کہا ہے شعر

بے ابر صدف قطرۂ از بحر نیابد	در عالم امکان نتوان ترک سبب کرد

اب یہہ سنئے کہ اخنوخ شاہ انہین وجوہات سے دوسرے روز علی الصباح بعد ادائے نماز فجر بطور بازدید کے رفقا کی ملاقات کو تشریف لیگئے اوسوقت تک وہ سب ایک ہی مصلے پر بیٹہے ہوئے درود وظایف مین مشغول تہے امیرزادہ تیمور نے جو دور سے اونہین آتے دیکہا اپنے پہلے ہی خیالات کے موافق ایسا بدحواس ہوا کہ سبحان اللہ پڑہتے پڑہتے باواز بلند لاحول ولا قوت لاحول ولا قوت پڑہنے لگا جسکے باعث کسی رفیق سے ہنسی ضبط نہو سکی بعدہ اپنے دل سے مخاطب ہو کر کہا اے دل اگر یہان کی نماز کا یہہ ہی انجام ہے تو میرا ایسی نماز کو سلام ۔ ہم سنا کرتے تہے جہان خدا کا نام لیا جاتا ہے وہان نیکی کے فرشتے نازل ہوتے ہین یہہ خلاف قیاس عذاب کا فرشتہ کدہر سے آپہونچا کہ جسکی صورت دیکہتے ہی باوجود تسبیح کے روح تحلیل ہونے لگی سچ اگر مجہے پہلے سے ان حضرت کی تشریف آوری کا حال معلوم ہوتا تو یاد دوسرکا بہانہ کرکے کہین علحدہ کسی گوشہ مین پڑ رہتا یا یہان سے اوٹہکر کہین اور چلا جاتا اب سوائے اسکے کہ مفت کی بک بک کو ملغ پریشان ہو اور کوئی بات سمجہہ مین نہین آتی کیون میرے اللہ کیا یہہ بلا خاص میرے ہی لئے پیدا کیگئی تہی ہر چند میرے

گنہگار ہونے مین کسیطرح کا شک نہین لیکن ایسے عذاب سخت کا تو مستوجب نہین ہون کہ ایک غیر جنس سفید ریش کی صحبت سے میری زندگی مجھپر حرام کردی جائے یہہ لوگ بزرگ منش جنہین اکثر زاہد و متقی بھی کہتے ہین بایں شکل نورانی و داغ پیشانی اس قابل ہین کہ بہشت کے عجائب خانہ کو ان سے زیب و زینت بخشی جائے نہ کہ ہم جیسے رندان بد اعمال کے زیر مشق ہون کہ جہان جبہ و دستار کے بھی تبرک ہوجانیکا کچہ خوف نہین بھلا ہم سوا بے ادبی کے ان کی کیا خدمت کرسکتے ہین اور ان سے بجز دل شکنی کے ہمین کیا فائدہ

رباعی

زاہدتے خشک کہ ہستید اندر تب و تاب | من سرخوش و تر دماغ از بادۂ ناب | او جنت شمار گشتہ و من بادہ گسار | او عالم خاک جست و من عالم آب

اتنے مین وہ مقدس قریب پہونچگئے کہ زبان سے ان خیالات کے بیان کرنے کا موقع جاتا رہا مفتاح الملک - ثریا جاہ - بہرام ردمی - اور رشاد بن رشید وغیرہ نے تا لب فرش استقبال کرکے خاص مقام صدر اونکے بیٹھنے کو تجویز کیا لیکن امیرزادہ تیمور اپنی جگہہ سے نہ ہلا صرف تسبیح کے چند دانے دونون ہاتہون سے پکڑکر دکہادئے کہ ہنوز مجہے تہوڑا سا وظیفہ باقی ہے تعظیم و تکریم معاف فرمائیگا اور اپنے دل کے پہپولے توڑنے کو آہستہ آہستہ یہہ شعر پڑہنے لگا

شعر

من از چہ پیش مردہ دلان سر خم برم | چون سجدہ بر جنازہ نباشد نماز ما

جب وہ بیٹھہ گئے تو خیال آیا کہین میری خاموشی مین کل کیطرح آج بھی کوئی ایسی بے معنی داستان نہ چہیڑدین جو میرے حق مین لیس سے بڑہکر ہوجائے اسلئے فوراً اٹھہ بیٹھہ موڈہہ جہوچہا کرکے قبلہ کیطرف پیٹھہ موڑ بیٹھا اور اپنی تسبیح کیطرف اشارہ کرکے کہا

شعر

دانہ بسیار در کار است بہر صید خلق | توبدست زاہد است از سبحہ را صد دانہ ساختہ

بعدہ اپنی سیہ کاری اور رندانہ مغزلی کی تہوڑی سی مذمت بیان کرکے عرض کیا کل حضرت سیاوش اور کیخسرو کی داستان مین ایسے مصروف تہے کہ ہم غریبون کو بات کرنے کی بھی نوبت نہ پہونچی لیکن شکر ہے کہ آپ چلے گئے وہ جہگڑا باقی نرہا ورنہ یہیدن بھی قیامت کے دن سے کچہہ کم نگذرتا اب مین ایک عقدہ حضور کے ذریعہ سے حل کرنا چاہتا ہون اگر ناگوار خاطر نہو تو گذارش کرون افسوخ شاہ نے جواب دیا ضرور فرمائے امیرزادہ تیمور نے کہا انتیس ۲۹ اکتوبر سنہ ۸۶۶ء کا ذکر ہے کہ ہم لوگ بڑی تیزی سے بطریق تعجیل جمہوری کی جانب چلے آتے تہے کہ راستہ مین سرحد ایکوئیڈر کے نزدیک اتفاقیہ دو ایسی حسین عورتون سے ملاقات ہوگئی کہ جنکو اگر زاہد خشک دماغ دیکہہ لیتا تو بیشک حور جنان کے دہوکے مین تسبیح و جبہ جہوڑ جہاڑ اپنی عبادت و ریاضت کے قبول ہوجانے کا خیال کر بیٹہتا لیکن ہم دنیاداروں کی نظر سے چونکہ ایسے نرم گرم

صورتین اکثر گذرتی رہتی ہین اسلیئے اونکے حسن وجمال کیطرف چندان توجہ نہوئی البتہ یہہ دل چاہا کہ انکا اصلی حال کسیطرح دریافت کرنا چاہیے پس ایک شخص سے جو مجانفلون کسطور پر اونکے ہمراہ تہا شاید بہرام رومی نے پوچہا یہہ کون ہین اوسنے ایسی واہیات نقل بیان کی کہ جسکا مخمصہ ہنوز دلپر باقی ہے یعنی کہا یہہ دونون ما بیٹیان ہین انہین سے بڑی کا نام غورہ ہے اور چہوٹی کا سیلان ابہی چند روز ہوئے کہ میگسیکو کی رعیت نے اپنے اگلے بادشاہ کو معزول کرکے غورہ کے خاوند کو تخت سلطنت پر بٹھا دیا ہے جو پہلے وہان کی مجلس قانونی کا ممبر اعلی تہا اور اوس سے پہلے شہر لما دار السلطنت ملک پیرو مین معماری کا کام کیا کرتا تہا یہہ سنکر مجھے نہایت تعجب پیدا ہوا کہ رعیت کو بادشاہ کی معزولی و تقرری سے کیا علاقہ اور پہر بادشاہ بہی بنایا تو ایسے رذیل شخص کو کہ جو کسی زمانہ مین ادنی ادنی آدمی کا دست نگر ہوگا اگر آپکو کوئی وجہ خاص اس تبدل تغیر کی معلوم ہو تو براہ عنایت ہمین بہی مطلع فرمائیے کہ طبیعت کا خلجان دور ہو جائے کیونکہ یہہ امر آئین جہانداری کے بالکل خلاف ہے خصوصاً تاریخ سلطنت کیانی مین آجتک ایسا وقایع میری نظر سے نہین گذرا بعدہ اون عورتون کے طریق پرستش کی نسبت بہی تہوڑی سی گفتگو کرونگا آخنوخ شاہ نے جوابدیا پہلے یہہ سمجہہ لیجیے کہ جو حال امریکہ کا نہیب خسروی کی رو سے کل مین نے آپکے روبرو بیان کیا تہا اوسکو کئی ہزار برس کا عرصہ منقضی ہوچکا اب بجز اسکے کہ کے ریبس اور کیموس دو قومین شمالی اور جنوبی امریکہ مین بطور یادگار کے موجود ہین یا ہیتی جمیکس ورجینیا ۔ برزیل ۔ اور کولمبیا وغیرہ ملک بعض بعض واقفان اسرار کو اونکی اولاد کے نام یاد رہگئے ہین کہین سلطنت کیانی کا تمام امریکہ مین نشان بہی باقی نہین رہا بلکہ مین جانتا ہون اگر خاص خاندان کیریبس اور کیموس سے پوچہا جائے کہ تم کسکی اولاد مین سے ہو تو وہ ہرگز اپنا اصلی ٹہکانا نہ بتا سکینگے سبب اسکا مین نے اپنے بزرگون سے یون سنا ہے کہ کیخسرو کے اس انتظام نے کہ ہر ایک ملک بعد انتقال صاحب ملک کے اوسکی اولاد پر موافق سلسلہ عمر کے تقسیم کردیا جائے اوسی زمانہ مین ملک کی حیثیت کو بگاڑ دیا تہا کیونکہ اولاد کی کثرت سے روز بروز ہر ایک حصہ کے ایسے چہوٹے چہوٹے ٹکڑے ہوتے چلے گئے کہ کسی رئیس کو بجاے خود اپنی ریاست کے انتظام کی بہی قوت باقی نرہی اور جب شمالی امریکہ والون نے قومی ہمدردی کے خیال سے یہہ تدبیر نکالی کہ بڑا لڑکا تخت پدری پر جلوس فرمائے اور چہوٹون کو موافق مرضی رئیس کے خواہ گذارہ ملے خواہ سلطنت

کے عمدہ کام بطور ماتحتی کے تفویض فرمائے جائین تو رسم جدید کے باعث یہہ امر اور بہی زیادہ خرابی ملک کا باعث
ہوگیا یعنی اول طمع نفسانی اور اغوائے شیطانی کے سبب برادران حقیقی مین تلوار کہینچنے کی نوبت پہونچی بعدہٗ ہم
جدی بہائی سرحدات کے تصفیہ پر اپنی اپنی فوج لیکر کہڑے ہوگئے جسکا نتیجہ یہہ نکلا کہ تہوڑے ہی دن مین جنگ
وجدال کی کثرت سے ہر ایک فریق اسقدر کمزور ہوگیا کہ چہوٹی چہوٹی سرکش قومون نے جو مدت مدید سے ایسے
ہی موقع کی منتظر بیٹہی تہین اطراف و جوانب سے اوٹہکر حصہ رسد تمام ملک دبالیا اور رہے سہے رئیس و کیمپوس کی اولاد کو
غار اور پہاڑ کے کہین اتنی جگہہ میسر نہ آئی کہ فقیرانہ طور پر بہی اپنا گذارہ کرسکین آخرش تین یا چار سو برس کے
اندر اندر پہر امریکہ وہی امریکہ ہوگئی جو قبل تشریف آوری کیتہسروکے تہی یعنی سوائے چند قومون کے نہ کہین
علم و ہنر کا چرچا باقی رہا نہ کوئی زراعت کرتا ہوا نظر آیا وہی جہیلی یا میوے کی خوراک تہی اور وہی سبز پتون
کی پوشاک بقول شخصے **شعر**

آب گردد گرچہ آہن بازہ آہن میشود	سخت جانانرا بہ گرمی نرم کردن مشکل است

الغرض (میری دانست مین) اہل امریکہ قریب دو ہزار برس کے ایسے آفت جہل مین مبتلا رہے کہ اپنی پچہلی تاریخ کا یاد
رکہنا تو درکنار کم سخنون کو یہہ بہی ہوش نرہا کہ ہم کون ہین اور اپنی بہبودی کے لئے ہمین کیا کرنا چاہیئے لیکن
یہہ ظاہر ہے کہ ہمیشہ کسی ملک کی یکسان حالت نہین رہتی جب یون ہی ایک زمانہ گذر گیا تو خود بخود باشندگان
ورجینیا سے (جو خاص منطقہ معتدلہ کے رہنے والے ہین اور بالفعل وہ تمام قطع سلطنت جمہوری (یاپونائٹیڈ
اسٹیٹ) کے نام سے مشہور ہے) آدمیت نے خروج کیا اور آہستہ آہستہ انتظام ملکی کا قدم اونکی کوشش سے آگے
بڑہنے لگا یہانتک کہ دوبارہ تمام ملک آئینہ کی مانند چمک اوٹہا البتہ بعض بعض قومون پر نہ اونکی تقریر نے اثر کیا نہ زبان
شمشیر سے کچہہ کام نکلا مثلاً پلکنے کو نیا والے کہ آجتک اپنی اوسی وحشت مین گرفتار ہین بلکہ خلاف عقل و نقل شایستہ
قومون کو ایسا برا جانتے ہین کہ اونکی تربیت قبول کرنا نہین چاہتے چنانچہ آیندہ اونکا حال انشاء اللہ تعالے
مع ایک عجیب و غریب نقل کے بیان کرونگا بالفعل مجہے صرف یہہ جتانا منظور ہے کہ کیتہسرو کے زمانہ سے ابتک یہہ بر اعظم
کس رنگ بدل چکا ہے تاکہ میگسیکو کے بارہ مین آپکا وہ اعتراض رفع ہوجائے کہ تاریخ سلطنت کیانی مین آجتک
ایسا وقایع میری نظر سے نہین گذرا اور یہہ بہی واضح رہے کہ ہر چند صاحب تخت و تاج کے حکم سے کسی فرد بشر کو کہنے
کی مجال نہین لیکن اسے امیر زادہ تیمور کوئی بادشاہ بغیر مرضی رعیت کے حکمرانی نہین کرسکتا کیونکہ بادشاہت

کچہہ مخصوص نہین ہے خلقت کو اپنی محافظت کا اختیار ہے جسکی ذات پر نظم و نسق کا بخوبی بہروسا ہو اوسیکو اپنا بادشاہ بنالے چنانچہ کتب اخلاق مین مسطور ہے کہ انسان کا کام بغیر ایک دوسرے کی مدد کے نہین چل سکتا اور مدد کیواسطے اجتماع اور اطمینان درکار ہے پس ہر ایک فرقہ کو لازم ہے کہ اپنے ادنی اور اعلی انتظام کیواسطے (مثل تصفیہ معاملات امید و بیم اور دفعیہ غنیم کے) کسی ایسے شخص کو بطور حاکم یا بادشاہ کے مقرر کرے جو تمام قوم مین کامل تر و عاقل تر ہوتا کہ صناعات ملک مین کسی طور کا خلل واقع نہو اور احکام اوسکے بلاعذر و حیلہ و حوالہ مانے جائین گو کوئی حکم اپنی طبیعت کے خلاف ہی کیون نہو کیونکہ بعد تقرری کے اوسکی متابعت فرض ہو جاتی ہے کما قال اللہ تعالے اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم اور حدیث شریف مین آیا ہے اسمعوا واطیعوا وان استعمل علیکم عبد حبشی (یعنی سنو اور فرمانبرداری کرو امیر کی اگرچہ تم پر حاکم کیا جاے غلام حبشی) البتہ خلاف شرع اوسکا کوئی حکم ماننا نہ چاہیے جیسا کہ فرمایا ہے فاذا امر بمعصیۃ فلا سمع ولا طاعۃ (یعنی اگر بادشاہ یا امیر حکم کرے واسطے گناہ کے تو جایز نہین سماعت اور اطاعت اوسکی) اس تقریر سے بخوبی ثابت ہے کہ حاکم رعیت کا بنایا ہوا ہے نہ رعیت حاکم کی بنائی ہوئی اور یہہ ہی جملہ آپکے اوس شبہ کو رفع کر سکتا ہے جو ابہی آپنے حاکم میکسیکو کی نسبت فرمایا تہا کہ "یہہ امر آئین جہانداری کے بالکل خلاف ہے" اب مین بعد اس تمہید کے مختصر حال میکسیکو کا بیان کرتا ہون جسکے واسطے آپ دیر سے کان کہولے ہوئے بیٹھے ہین سنئے حضرت گوٹیمالا اور میکسیکو دونون ملک مدت مدید سے ایک ہی قلمرو مین داخل ہین طول انکا شمال سے جنوب کو دو ہزار آٹھہ سو میل کا ہے اور عرض سو میل سے آٹھہ سو میل تک کا (یعنی کہین کم ہے کہین زیادہ) آبادی یہان تخمیناً ایک کرور آدمی کی ہے اور معدن سیم خام اس جگہہ اس کثرت سے ہین کہ جنکی سالانہ آمدنی سوا دو کرور روپیہ سے کچہہ اونچی شمار کی گئی ہے میرے خیال مین یہہ دونون ملک ساڑہے تین سو برس کے قریب ایک ہی خاندان کے زیر حکم رہے ہین جسمین سب سے پہلے بادشاہ کا نام آزادبہمن ہے اور خطاب وآرلسے گونہ (جسکو اہل امریکہ گوتا کہتے ہین اور جو شہر اس نام کا خلیج کیلی فورنیا کے شرقی کنارہ پہ واقع ہے اسیکا آباد کیا ہوا بتاتے ہین) مذہب اسکا اگرچہ اختراعی تہا مگر ظاہرا پارسیون کے دستور العمل سے بہت ملتا ہوا تہا اور اسکے نام اور خطاب سے یہہ بہی بخوبی ثابت ہے کہ یہہ اپنے زمانہ مین حکمت کے رتبہ کو پہونچ چکا ہے کیونکہ آزادبہمن کے معنی جوہر فرد کے ہین اور وآرلسے گونہ رب النوع کو کہتے ہین بعد آزادبہمن کے گیارہ پشت تک برابر سلطنت کا سلسلہ منقطع نہین ہوا یعنی نسلاً

بعد نسلاً اوسی کی اولاد حکومت کرتی چلی آئی اب البتہ پورے دس برس نہین گذرے کہ ۱۷ جون ۱۸۵۶ء چہارم
محرم ۱۲۷۳ ہجری روز جمعہ کو مہراس نامی بادشاہ کے لاولد مرجانے سے (جسکو امریکہ والے میٹی موراس کہتے ہین اک
جو شہر اوسنے اپنے نام پر خلیج میگسیکو کے مغرب مین آباد کیا تہا اور سے بہی اسی نام سے مشہور کرتے ہین) یہہ سلطنت
اوسکے خاندان مین منتقل ہوگئی تفصیل اسکی یہہ ہے کہ بعد انتقال مہراس کے اراکین سلطنت نے خاندان شاہی
مین کسیکو اس قابل نہ پایا کہ بلا تکلف ایسا بہاری بوجہ اوسکی گردن پر رکہہ دیا جاتا اسواسطے یہہ صلاح ٹہرائی
کہ اپنے اور بیگانہ پر نظر کرنا نہ چاہیے جسکو اکثر روسا ملک اور اہالیان مملکت منظور کرین اوسیکو تخت میگسیکو
پر بٹہا دیا جائے چنانچہ موافق دستور عام کے خاص خاص لوگون سے اسبارہ مین راے طلب کیگئی قضاعنہ اللہ
ایک شخص پابند شریعت عیسوی کولمبس نامی اپنے بزرگون کے وقت سے اس سلطنت مین عہدہ سپہ سالاری سے
ممتاز چلا آتا تہا اور بادشاہ مہراس کی نظرون مین اسنے اور اسکے خاندان نے بسبب بردباری اور علم و دیانت
کے اسقدر وقعت پائی تہی کہ کوئی کام ملکی یا مالی بغیر اوسکے مشورہ کے نہ کیا جاتا تہا بنا بر علیہ اکثر دانشمندون کو
ایسے عالم مجبوری مین اوسکی صفات ظاہری کے ساتہہ بہی مباحثہ کرنا پڑا جب کولمبس کو کسی آشنائے قدیم کی زبانی
یہہ خبر پہونچی کہ تو بہی بعض بعض کے نزدیک تخت نشینی کے قابل سمجہا جاتا ہے تو اوسنے نہایت ہوشیاری سے اپنے
اخلاق عارضی کو گونہ وسعت دیکر تمام افسران جنگی کو اسبات پر راضی کرلیا کہ ہم سواے تیرے ہرگز کسیکو حکمرانی کیواسطے
منظور نکرینگے بلکہ دس بیس روساے سلطنت کو بہی آہستہ آہستہ ایسا اپنی پٹی پہ چڑہایا کہ وہ بدل وجان اوسکی
طرفداری کو مستعد ہوگئے اور خود ایک روز اوس دربار عام مین جو بالمرہ اس تجویز خاص کیواسطے منعقد ہوتا تہا
کولمبس نے ایک ایسی معقول تقریر کی کہ حاضرین مجلس کا دہ چند اوسکی نسبت اعتقاد زیادہ ہوگیا **خلاصہ**
اوس تقریر کا یہہ ہے بادشاہ کون ومکان نے سلطنت کا رتبہ ایسا عالی بنایا ہے کہ باوجود حرص و طمع
کے کسی فرد بشر کے کمند خیال بہی وہانتک نہین پہونچ سکتی پس جہان وسعت خیال کا یہہ حال ہو وہان خود انسان
کا پہونچنا بغیر دستگیری بخت بلند کے کسیطرح سمجہہ مین نہین آسکتا بلکہ میری دانست مین اوس رتبہ کے لایق کسی
خاص شخص کو تجویز کرنا یہہ بہی طاقت بشری سے باہر ہے کیونکہ جن جن حقوق کے ادا کرنیکی شرطین صاحب تاج وتخت
کے ذمہ واجب کرلی جاتی ہین اونکا احاطہ قوت فکری کے ذریعہ سے اگر اوسمین ارباب عقول کا اجتماع ہی کیون نہو

ہرگز ممکن نہین نہ کسی متنفس کے ظاہر و باطن اور حال و مآل کے یکسان ہونیکی نسبت کوئی دعوی کرسکتا ہے اس سے
بہتر یہہ ہے کہ ایسے معاملون مین جزئیات پر نظر کرکے ناحق وقت کو ہاتھ سے نہ دیا جائے اگر باوجود تمام خوبیون
کے ایک آدہ عیب بھی کسی مین پایا جائے تو چندان اوسکا خیال لازم نہین کیونکہ بجز ذات پاک اوس وحدہ لاشریک
لہ کے آجتک کوئی بے عیب پردۂ دنیا پہ ہستی مین نہین آیا اور یہہ بھی بزرگون کا قول ہے کہ جو شخص مساعدت
بخت سے پایۂ بلند پر پہونچتا ہے وہ خود بخود اپنا اتالیق ہوکر وہ کام کرنے لگتا ہے جو خاص اوسکی ذات کے واسطے
لایق و شایان ہین البتہ جوہر حلم و مدارا اس رئیس کی ذات مین ہونا چاہیئے کہ حکما نے اسکو عدل و انصاف
وجود و سخا و شجاعت و عفت وغیرہ سب پر ترجیح دی ہے اور فرمایا ہے عدل مخصوص ہے مظلومون کے واسطے سخاوت
محتاج ہے محتاجون کے لئے شجاعت برسون بعد غنیم کے مقابلہ مین کام آتی ہے عفت متعلق ہے اپنی ذات خاص سے
یعنی ہر ایک فضیلت جدا جدا موقع و محل پر صاحب فضیلت کو عمل پر مجبور کرتی ہے برخلاف حلم و مدارا کے کہ اسکی
ضرورت ہر وقت پڑتی ہے اور یہہ ہر متنفس کے مقابلہ مین کام آتی ہے اگر بالفرض رئیس کی سخاوت مین قصور اور
شجاعت وغیرہ مین فتور رہے تو بھی وہ حلم اور مدارا سے رعیت کو رام کرکے اپنا کام نکال سکتا ہے مگر معاذ اللہ
حلم مین ناکارہ ہو تو زنہار کوئی تدبیر نہین بن پڑتی اسیواسطے کہا ہے

شعر

ہیچو تار سبحہ گر ہموار سازی خویش را | میتوان در یکدم از صد عقدۂ مشکل گذشت

اور یہہ بھی واضح رہے کہ دانشمندان
کے سوائے صفات متذکرہ بالا کے آجتک کسی رئیس کے مذہب کی نسبت مباحثہ نہین کیا اس سے صاف ظاہر ہے کہ رعیت
کو اپنا ہم مذہب بادشاہ تلاش کرنے کی چندان ضرورت نہین صرف عقیدۂ استقلال سلطنت درست دیکھہ لینا
چاہیئے یعنی مدبر و منتظم ہو مذہب خواہ کیسا ہی رکھتا ہو اور بادشاہ کو بھی لایق ہے کہ حتی المقدور تمہید عدالت سے
غرض رکھے نہ تبلیغ رسالت سے ہرچند بعض بعض موقع پر یہہ امر گونہ نفس کو ناگوار گذریگا لیکن جب یہہ خیال
کیا جائیگا کہ کونسے حقوق ادا کرنیکو مجھے یہہ رتبہ عطا فرمایا گیا ہے تو بیشک کیفیت تعصبی اوسکی طبیعت سے زایل
ہوجائیگی اور اگر بر تقدیر پابندی شریعت کسی وجہ سے قوت حمیت کا مغلوب ہونا قبول نکرے تو یہہ خیال کرنا
لازم ہے کہ حق تعالے نے بادشاہ کو اپنی ذات سراپا صفات کا مظہر بنایا ہے پس جسطرح وہ اپنی مخلوق مختلف المذاہب
کے ساتھہ بالفعل عالم اسباب مین حقوق مالکیت ادا کرتا ہے بعینہ اوسیطور سے ہمکو بھی ادا کرنے چاہئین تاکہ

الملک یبقی مع الکفر ولا یبقی مع الظلم صادق آئے اور رعیت کی طبیعت مین کسی قسم کا فتور رواقع نہو شعر

ازان بہ شکل ناخن یانت ابرو | کہ بکشاید گرہ از جبہ سخویش

یہانتک سلسلۂ کلام کو پہونچا کر کہا یا ایہا العاقل

اخیر مین بلا شائبہ نفسانیت مین اپنی تقریر کا یہ نتیجہ نکال سکتا ہون کہ اس تمام سمع خراشی سے میری غرض صرف اتنی ہے کہ ایسے وقت مین عاقل و فرزانہ پر نظر چاہیے نہ خویش و بیگانہ پر جیسا کہ حکمانے کہا ہے شعر

سفلہ را منظور نتوان ساختن گو خود روا است | ہیچ را در دیدہ نتوان کو فتن گو از تند است

تقدیر الٰہی سے اس تقریر نے لوگون کے دلون پر ایسا اثر پیدا کیا کہ نصف سے زیادہ شرکا رجلسہ نے کوملبس کے نام پر دستخط کر دیے آخر کار کثرت رائے کی وجہ سے سب کا منظور کرنا پڑا اور بائیس ۲۲ اگست ۱۸۵۶ء روز دوشنبہ کو کوملبس تخت سلطنت پر بٹھا دیا گیا بعد جلوس کے (مین یہہ نہین کہہ سکتا) کہ کوملبس نے "تالیف قلوب یا آئین معدلت کا خیال نہین کیا لیکن البتہ بہ نسبت بہبودی خلایق کے ترقی ملک و مال کیطرف اوسے زیادہ توجہ پیدا ہوئی اور یہہ ایک بات شاید تقاضاے بشریت سے رہ گئی کہ جو روسا شہر سے حالت سپہ سالاری مین وعدے کیے گئے تھے وہ فوراً پورے پورے ادا نہین ہوسکے اس سے کسیقدر اوسکی بدنیتی کا لوگون مین چرچا ہونے لگا اور ابتدا مین عوام کے خیالات بگڑ جانے سے آپ جانتے ہین کہ انجام کار کسی خاص قسم کی ایسی خرابی پیدا ہوجاتی ہے کہ جسکی اصلاح پھر کسی صورت سے ممکن نہین موافق قول دانشمندون کے شعر

جو سعادت طالع دہی کہ فرصت رفت | چو سر بریدہ شود سایۂ ہما چہ کند

القصہ کوملبس نے بعد تخت نشینی کے اگرچہ اپنا اعتبار بڑھانے مین کوشش نہین کی لیکن ملک اسقدر بڑھایا کہ میری دانست مین ہمیشہ کے لیے تاریخ امریکہ کو اوسکے ساتھ ایک قسم کی نسبت پیدا ہوگئی یعنی جلوس کے دوسرے سال سے ساتوین سال تک صرف چھ برس کے عرصہ مین تقریباً میکسیکو کو لڑ بھڑ کے دو چند کر لیا پہلے گوئٹیمالا کا وہ جنوبی حصہ جو کسی زمانہ مین کوملبیا والون نے دبا لیا تھا اپنی حسن تدبیر اور زور شمشیر سے میکسیکو مین شامل کیا بعدہ ورجینیا پر حملہ کر کے نہایت جوانمردی و جانفشانی سے قریب پانچسو میل کے اپنی سرحد کو شمال کیطرف بڑھایا پھر اپنی شرقی جانب کے کئی جزیرہ مثل کیوبا اور ڈومنگو وغیرہ کے فتح کیے جو کہ مابین ۱۹ درجہ اور ۲۴ درجہ عرض شمالی خط الارض اور ساٹھہ اور اسی ۸۰ مغربی خط طول کے واقع ہین ان مختلف لڑائیون مین یہ کسی محقق کی زبانی نہین سنا کہ روپیہ کسقدر صرف مین آیا لیکن قیاساً ایسا معلوم ہوتا ہے کہ شاید سلطنت مقروض ہوگئی ہوگی کیونکہ اول زبردست بادشاہون سے مقابلہ

تہا دوم کولمبس خود مع حشم وخدم ہر ایکمہم پہ جاکر اپنے طور پر میدان کارزار کا بندوبست کرتا تہا تاکہ فتح وشکست
دونون صورتون مین تا استمزاج شاہی تدبیر مناسب مین تعویق واقع نہو اور یہہ بہی اوسکا قول تہا شعر

مرد کامل در وطن ہرگز نمیگیرد قرار	میوہ چون پختہ شود از شاخ میگردد جدا

حکیم مانوش یعنی اخنوخ شاہ فرماتے ہین اگر کولمبس اس سے زیادہ ملک بڑہانے کی ہوس نکرتا تو میری دانست مین کسی قسم کا فتور اوسکی حکومت مین واقع نہوتا اب باوجود اس کوشش اور کامیابی کے اگر مین دفعتًا کہدون کہ ایسا جفاکش بادشاہ اخیر کو ترک سلطنت کیواسطے مجبور کیا گیا تو سوائے تعجب کے یقینًا آپ تاسف بہی کیجئے گا اسلئے بالتفصیل بیان کرتا ہون تاکہ بخوبی واضح ہوجائے کہ بغیر رعیت کی دلجوئی کے ہرگز کوئی بادشاہ ظاہر یا باطن کسیطرح کا اقتدار حاصل نہین کرسکتا - ای امیرزادہ تیمور ہرچند مین نے گذشتہ لڑائیون کا حال بہ لحاظ طوالت عام داستان گویون کے مانند اسطرح نہین کیا کہ فلان بن فلان نے ایکطرف سے نکلکر اشعار رجز پڑہنے کے بعد مبارز طلب کیا اور دوسری طرف سے فلان بن فلان خود و زرہ و جوشن و بکتر وغیرہ پہن کر اور تیر و کمان و گرز و شمشیر وغیرہ لگاکر اوسکے مقابلہ کو نکلا اور بعد کشش و کوشش بے نہایت کے فلان مقام پر زخم کاری کہاکر میدان سے فرار ہوا یا فلان نامی عیار اوسکی نعش کو خون آلودہ لیکر بہاگ گیا لیکن ہر ایک معرکہ رزم کے خیال کرنے سے خود بخود سمجھ مین آسکتا ہے کہ ایسے مقام مین بجز جانفشانی یا موج خون کی طغیانی کے دوسرا نتیجہ نہین نکل سکتا پس غور کرنے کا مقام ہے کہ جہان چہہ برس برابر یہہ ہی ہنگامہ دار و گیر برپا رہا ہو وہان کسقدر سپاہ کام آئی ہوگی اور باخیر کو باقیماندون کے خیالات مین کسقدر تبدل واقع ہوگیا ہوگا یعنی باوجود جوہر شجاعت کے آپکی دانست مین کوئی ایسا شخص ہے کہ مدت مدید تک متواتر تیر بلا سینہ پر روکے اور تہوڑے دن آرام سے بیٹھنے کی خواہش نکرے نہین ہرگز نہین ہے خصوصًا آمیکسیکو کی سپاہ (جسنے سوائے میدان قواعد کے کبہی حربگاہ کا نام بہی نسنا تہا) زنہار ایسا نہین کرسکتے تہے چنانچہ جزایر ورجین وغیرہ فتح کرنے کے بعد جب کولمبس کا لشکر دار السلطنت کو واپس آیا تو اوسنے یہہ گمان کیا تہا کہ آیندہ شاید تمام عمر کے لئے ہمکو وہ ہی آسایش دیجائیگی جو پہلے کسی زمانہ مین مل چکی ہے لیکن خلاف اوسکے عندیہ کے کولمبس نے جشن فتح سے فارغ ہوتے ہی مخفی اراکین سلطنت سے کہا شکر ہے خدائے بلند و برتر کا کہ اوسکے فضل و کرم

تھوڑے عرصہ مین مجھہ جیسے ناچیز کے ہاتھہ سے وہ کارنمایان ظہور مین آئے کہ جنکا پچھلے تین سو برس کی تاریخ مین کہین نام و نشان بہی نہین پایا جاتا اور یاوری بخت سازگار سے یقین کامل ہے کہ آیندہ بہی جو کچھہ قصد کرونگا انشاء اللہ تعالےٰ وہ پورا ہوگا اسلئے بالفعل کولمبیا والون سے مین اوس کینۂ دیرینہ کا عوض لینا چاہتا ہون جو پہلے کسی زمانہ مین گوئٹیمالا کا جنوبی حصہ دبانے مین اونکی طرف سے ظہور مین آچکا ہے آیا تم لوگون کی اس باب مین کیا رائے ہے

امیدم چنان شد بہ نیروی بخت | کہ بستانم از دشمنان تاج و تخت
شمار زیرکان از سر یاوری | چہ گویند و چون باشد این داوری

اونہون نے دعاے ترقی عمر و دولت کے بعد گذارش کیا

مثنوی

ترا این کلاہ آسمان دوختہ است | ستارہ چراغ تو افروختہ است
تو شاہی قیاس تو افزون کنم | حساب تو با دیگران چون کنم

فی الحقیقت جو بندگان عالی نے ارشاد فرمایا وہ درست و بجا ہے شاہ گوآما کے وقت سے ہیٹی لوراس کے زمانہ تک کوئی صاحب تاج و شمشیر ایسا نہین ہوا کہ جسنے اسقدر اپنے ملک کے بڑہانے مین کوشش کی ہو اب فضل لایزال اور حضور کے اقبال سے میکسیکو و میکسیکو ہے کہ اگر تمام شاہان امریکہ اوسکے حال پر حسد کرین تو زیبا ہے لیکن ترقی خواہان ملک و مال کی عقل ناقص مین محض واسطے تکمیل آرزوے جہانگیری کے اسقدر نفس نفیس پر جبر کرنا لازم نہین چھہ برس برابر شمشیر جہانگیر کا میان سے باہر رہنا بہت ہے اب تھوڑے دن جنگ و جدال کو موقوف کرکے ملک کی اصلی حالت پر غور فرمائیے کہ رعیت والی ملک کی غیبت مین توہمات بے معنی کے سبب اکثر بے اطمینان ہوجاتی ہے اور عموماً اہل لشکر کے اخبار جو سننے مین آئے تو ظاہرا اون کا منشا بہی چندے آرام ہی کرنے کا معلوم ہوتا ہے کہ جسنے جواب دیا سلاطین کو استیصال دشمن کے باب مین ہرگز عواقب امور پر نظر کرنا یا میدان رزم کی تکلیفون سے ڈرنا نہ چاہیے میری دانست مین جو عروس مملکت کی سچی خواہش رکھتا ہوگا اوسے پہلے محراب ابروے شمشیر مین گردن جھکانی پڑیگی پھر کہان کا آرام اور کیسی راحت کسیکو بغیر تلخی ہجر کے معشوق کا وصل حاصل ہوا ہے جو مین عیش و عشرت مین مشغول رہکر یہہ امید رکھون کہ فلان ملک خود بخود بلا نون کی دعا سے مفتوح ہوجائیگا واللہ میرا آرام یہی ہے کہ صمصام خون آشام ہاتھہ مین ہو اور سامنے سے برابر تیرون کی بوچھار مونہہ پر پڑرہی ہو

شعر

آنرا کہ زور بازو و کسب ہنر بود | دست پر آبلہ صدف پر گہر بود

یہہ کہکر افسران جنگی کو طلب کیا اور کہا ہم نے سنا ہے تمہارا لشکر آرام کرنیکی خواہش رکھتا ہے لیکن آرام دو طرح کا ہے ایک وہ جو معشوقان گلبدن کیساتھ

مخصوص ہے یعنی رات دن پہولون کی سیج پہ پڑا رہنا اور دردمندون کی نظر محبت کو ایسا سمجہنا جیسا کسی دشمن نے تیر مارا
بقول کسی شاعر کے **شعر** | بود نزاکت او آنقدر کہ میگردد | ز باد جنبش مژگان کبود یا سمنش | دوسرا وہ جو مردان تیغ
زن کے واسطے بنایا گیا ہے یعنی میدان کارزار کو کوچۂ دلدار سے بہتر تصور کرنا اور دشمن کے خنجر آبدار کو اسطرح سینہ
پر روکنا کہ گویا کسی محبوب کجکلاہ کی ترچہی نگاہ ہے پس اسوقت بفضل ایزد منان یہہ دونون آرام میرے اختیار مین ہین
جسکی زیادہ تمنا ہو وہی عنایت کیا جائے **شعر** | پنہان نمی نمایم چون غنچہ من زر خویش | چون گل برا طالب دارم بکف نثارش |
افسرون نے ملکر جواب دیا ہماری سپاہ استعارات شاعرانہ اور کنایات معشوقانہ سے بالکل بے بہرہ ہے اگر کسی مہم
کی تیاری ہے تو صاف صاف حکم ہو کہ دو چار دن پہلے اونہین مطلع کر دیا جائے ورنہ بستر خاک پر بجائے بالش
اپنی کلائی سر کے نیچے رکہکر پڑے رہنا سپاہی کے حق مین پہولون کی سیج سے بہتر ہے اور کسیکی ٹیڑہی بات بے سبب تصفیہ
(امیر ہو خواہ غریب) تیر کیا نیزہ سے بدتر اسیواسطے کہا ہے **قطعہ** | بد میاموز نیک خوبان را | تا جہان بد ترا نہ سازد نیک
نیک را چون تو باز گو نہ کنی | آئین شود سینۂ تو بگزاید | کولمبس نے کہا جزاک اللہ فی الدارین خیر انی الحقیقت فوجی آدمی
اسی کلہ و جبڑہ کے ہونے چاہئین اب ہمکو تمہاری ذات سے یقین ہوا کہ ہم جس مہم کا قصد رکہتے ہین وہ انشاء اللہ تعالیٰ
بہت جلد تمہاری ہمت سے سر ہو جائیگی بعدہ اوس راز سربستہ سے آگاہ کیا یعنی کہا بالفعل ہمین کولمبیا والون کو زک
دینا منظور ہے اور چونکہ خاکنائے پانامہ کیطرف سے بسبب انتظام سرحد کے یکایک فوج کا گذرنا گونہ دشوار نظر آتا ہے
اسواسطے ارادہ ہے کہ خلیج میکسیکو کی راہ دریا دریا خاص گوآنا کی مشرقی سرحد مین ہوکر اوتر چلین تاکہ تمکو بہی روز
کے کوچ و قیام سے آرام ملے اور دشمن بہی دفعتاً اپنے ملک کو ہمارے حملہ سے نہ بچا سکے بس جاؤ اور مخفی سامان جنگ
مہیا کرنے مین کوشش کرو عنقریب ہم کوچ کا حکم دیا چاہتے ہین ایسے دور و دراز سفر کا نام سنتے ہی تمام سپاہ کے حواس
باختہ ہوگئے لیکن بحکم المامور معذور سوائے سر تسلیم جہکا دینے کے اور کچہہ نہ بن پڑا فقط یہہ شعر پڑہکر خاموش ہو رہے
شعر | سخت دل کے میر ساند پیرو خود را بکام | آب پیکان تر نمی سازد لب سوفار را | قصہ مختصر بلا رضامندی اہالیان
مملکت شروع سال ہشتم مین کولمبس چالیس ہزار جنگ آزمودہ سپاہی چالیس جنگی جہازون مین سوار کر کے خلیج میکسیکو
کی راہ گوآنا کی جانب روانہ ہوگیا (جو خاص وینیزیولا کے مشرق مین اور بریزل کے شمال مین واقع ہے) راوی کہتا
ہے اوس زمانہ مین سوائے ایکوڈر گرینڈ اور وینیزیولا کے یہہ قطعہ بہی سلطنت کولمبیا ہی سے تعلق رکہتا تہا اگر

اب یہان ڈچ - انگریز اور فرانسیس وغیرہ حکومت کرتے ہین لیکن آباد اسمین ہمیشہ سے صرف وہی ٹکڑے ہین جو سمندر کے کنارے سے لگے ہوئے ہین یا جنکو دریاے ایسے کوئی بو اور سری نام وغیرہ سیراب کرتے رہتے ہین باقی جنگل ہی جنگل پڑا ہے جہان یکایک انسان کا گذر ہونا بھی محال ہے غرض بقول حکیم مانوش کے کولمبس نے وہان پہونچتے ہی قریب بندرگاہ کے اپنے جہازون کو لنگر کرکے اوسی طرف سے ملک کا دبانا شروع کردیا یہانتک کہ شاہ کولمبیا کے سنبھلتے سنبھلتے (جسکا کیولیما نام ہے اور ظاہرا کیوان کا معرب معلوم ہوتا ہے) تمام گوآنا کو فتح کرکے وینی زیولا کی بھی چند مشرقی حصون پر اپنا قبضہ کرلیا جب یہہ نوبت پہونچی تو کیوان خود لشکر بے انتہا لیکر دارالسلطنت بوگوٹا سے کولمبس کے مقابلہ کو سوار ہوا اور شاہ برزیل کو لکہا کہ ایک گراز کہ دندان بالفعل دشت بیکسی کو ہے ہمارے ملک مین آگیا ہے ہرچند ہم نے اوسکے شکار کا قرار واقعی بندوبست کرلیا ہے لیکن اگر براہ دوستی آپ بہی تہوڑی سی مدد کرین تو نہایت مناسب ہے کیونکہ لہو مونہہ سے لگا ہوا (آپ جانتے ہین) برا ہوتا ہے ایسا نہو ہماری شمشیر جہانگیر سے رم دیکر آپکی طرف اودہر جائے اور پھر یہہ موقع جواب حاصل ہے (یعنی دو طرف سے گہیر لینے کا) مفت ہاتھہ سے جاتا رہے شعر

علاج واقعہ قبل از وقوع باید کرد | دریغ سود ندارد چو کار رفت از دست

سنگوریدیا تماروغ (بادشاہ برزیل) نے یہہ پیغام سنکر اپنے دلمین خیال کیا مبادا کوئی جاسوس دشمن کا بہ تبدیل ہیئت اس مجلس مین موجود ہو اور کولمبس ہمارے مشورہ سے آگاہ ہو کر کوئی اور صورت اپنے بچاؤ کی نکال لے اسلئے ظاہرا بسر دربار مدد دینے سے انکار کردیا بلکہ نہایت عاجزی سے کہا ہم بے سبب ایسے جوانمرد بادشاہ سے جنگ وجدال کا ارادہ نہین کرسکتے حکما کا قول ہے شعر

ہران کمتر کہ با بہتر ستیزد | چنان افتد کہ ہرگز بر نخیزد

لیکن درپردہ اوسکے استیصال مین ایسی کوشش کی کہ فی الواقع قابل تحسین و آفرین کے ہے یعنی ستیارہ یا ستیارہ اپنے بحری سپہ سالار کے نام پوشیدہ ایک فرمان واجب الاذعان اس مضمون کا لکہا کہ کولمبس کے تمام جہاز جو گوآنا کے مشرقی کنارہ پر صرف چند آدمیون کی محافظت مین کہڑے ہین بلاتامل تباہ کردو اور اپنے شمالی فوج کے سرداران لشکر کو مخفی حکم دیا کہ جہان کہین مناسب سمجھو اپنی تمام سپاہ (خواہ صرف سوار) جمع کرکے دفعتاً وینی زیولا کی مشرقی سرحد سے غنیم پر جا پہونچو ہم بہی عنقریب معقول جمعیت سے تمہاری مدد کو پہونچتے ہین چنانچہ ان دونون حکمون کی اس خوبصورتی سے تعمیل کیگئی کہ باوجود ہوشیاری اور بیدارمغزی کے مطلق کولمبس کو خبر نہوئی مین اوسوقت آنکہہ کہلی کہ لشکر برزیل اور کیوان نے ہر چہار طرف سے

نقطۂ پرکار کی مانند گھیر لیا لیکن تاہم اوسنے اپنے اوسان نہ بگڑنے دیے نہایت مستقل مزاجی سے لشکر کے دو ٹکڑے
کرکے دونون کے مقابلہ کو موجود ہوگیا اور افسران فوج سے کہا خبردار حریف کی جمعیت دیکھکر ہرگز نہ گھبرانا یہہ سمجھنا
کہ خداوند کریم یہہ سامان محض ہماری نام آوری کیواسطے پیدا کرتا جاتا ہے کیا معنی مقابلہ کیواسطے طرفین کی قوت
برابر ہونی چاہیے اور جس حالت مین ایک کیواسطے دس جمع ہوجائین تو شکست کی بدنامی اوسکے ذمہ سے دور ہوجاتی
ہے پس مین شکر کرتا ہون خالق جہان آفرین کا کہ جسنے میرا رعب دشمن کے دل مین اسقدر بٹھا دیا ہے کہ جسکے خوف سے
روز بروز وہ اپنی جمعیت زیادہ کرتا جاتا ہے بلکہ باینہمہ وہ اپنے آپکو ہمارے مقابلہ کے قابل نہین سمجھتا ورنہ (تھہین
تجامئا بریزل سے مدد مانگنے کی کیا ضرورت تھی واللہ ایسی صورت مین اگر تمام بادشاہان آمریکہ سمٹکر ایک جگہہ جمع
ہوجائین تو بھی مین مطلق اونکی اصل و حقیقت نہین سمجھتا **مثنوی** نہ بینی کہ یک ضربت تیغ تیز | فگند چہ هم صدگاو را ریز ریز
یکے گرگ را کو بود خشمناک | ز بسیاری گوسپندان چہ باک | اس دم ولاسا سے فوج کی کچھہ ایسی ہمت بندھی کہ کئی روز
برابر مرداشوار لشکر حریف سے مقابلہ کرتے رہے لیکن ساتھہ ہی اسکے آہستہ آہستہ مشرق کیطرف (جدہر جہاز لنگر
تھے) قدم بڑہانے شروع کیے تاکہ وقت پر اونکا لینا مشکل نہ پڑجائے اتنے مین کسی مخبر نے کولمبس کو خبر دی کہ سپہ
سالار بریزل نے فلان تاریخ چالیسون جہاز سمندر مین غرق کروا دیئے اور اوسیوقت دوسرے مخبر کی زبانی یہہ بھی
سنا گیا کہ کیوان نے خاکناے پانامہ کا ایسا بندوبست کرلیا ہے کہ نہ ادہر کی فوج اودہر جاسکے نہ اودہر کی ادہر آسکے
یہہ دونون متوحش خبرین ایکہی مرتبہ سنکر تمام مردانگی کولمبس کی ختم ہوگئی نہایت پریشانی سے غریبا گردن جھکا کر کہا
شعر سینہ کند ند پر عبشا از غم برائے عز و جاہ | چون نگین شد ہر کہ نام آور بود در ویش سیاہ | افسوس نہ ملک
بڑہانے کی ہوس میرے دلکو پیدا ہوتی نہ ان ناشدنیون کے زبانی ایسا افسانہ ہوش ربا سنکر آج مجھے خون جگر پینا
پڑتا فی الحقیقت دنیا اسی کا نام ہے اور حرص و طمع کرنیوالون کا یہہ ہی انجام **شعر** از بہر جمع زر چو شود آرزو مرا
انند بسان کیسہ رسن در گلو مرا ؁ آخرش وہ تمام دن اسی غم و غصہ مین تدبیرین سوچتے اور منہہ نوچتے گذر گیا رات
اتفاقیہ عالم رویا مین کیا دیکھتا ہے کہ چند آدمیون نے جمع ہوکر زبردستی تاج سلطنت میرے سر سے اوتار لیا ہے پھر تو کب
بھی ہوش و حواس جاتے رہے اوسیوقت تخلیہ کرکے افسران فوج سے کہا بالفعل اس لڑائی کا نتیجہ مجھے اچھا نہین معلوم
ہوتا بہتر ہے کہ تم چند روز اپنے طور پر غنیم سے حیلہ و حوالہ کرتے رہو مین تن تنہا (یا ایک دو رفقا کے ہمراہی مین)

بوتبدیل لباس میگسیکو جاکر لشکر کو ہ شکن انیکا بند وبست کرتا ہون سوا میرے اور کسی سے یہ کام نہوسکیگا اور اس خراب
پریشان کی نظر سے مین اپنا بیان کا ٹہرانا مناسب بہی نہین سمجہتا غرض باینہمہ لاف وگذاف کو لمبس اوسی رات کو اپنی جان
بچاکر زمینداروں کے بہیس مین خشکی کی راہ اپنے تخت گاہ کو روانہ ہوگیا اور بعضون کا یہ بہی قول ہے کہ نہین اوس نے
کسیکو اپنے منشا سے مطلع نہین کیا پوشیدہ لشکر سے نکلکر بہاگ گیا بہر طور کو لمبس خاکنا یا نامہ کے کسی غیر متعارف راستے
ہوکر چند روز بعد قریب شہر گری کے جانکلا جو گوٹیمالا کے جنوبی حصہ مین مشرق کی جانب واقع ہے وہان کسیکو گمان بہی نہتہا
کہ بادشاہ کو لمبیا سے ادہر ہوکر تشریف لائیگا تمام حکام ضلع اپنے اپنے کام مین مصروف تہے جب کو لمبس نے خود ایوان عدالت
مین پہونچکر حاکم شہر سے کہا کہ ہمکو فلان مقام تک ڈاک کی ضرورت ہے تب معلوم ہوا کہ اے لو بادشاہ سلامت تشریف لائے
ہین پہر تو سب نے دوڑ دوڑکر بجاے پایۂ تخت کے خاک سم توسن بادپا کو آنکہون سے لگایا اور حسب دستور نذرین وغیرہ
دکہاکر لشکر موجودہ مین سلامی کا حکم بہیجا وہان سے دوگہنٹہ بعد بسبیل ڈاک کو لمبس آگے کو روانہ ہوا اور تیسرے یا چوتہے
روز بآرام تمام منزل مقصود پر پہونچ گیا لیکن بسبب عجلت کے پیشوائی یا سلامی خاص دارالسلطنت مین بہی موقع سے
نہوسکی بلکہ اکثر عام لوگون نے جو دفعتاً شہر مین غل سنا (بادشاہ آگیا بادشاہ آگیا) ادنہین یہ گمان ہوا کہ شاید کسیکا
نیل بگڑا ہے بادشاہ نہین آیا کیونکہ جس تزک وشان سے کو لمبس چالیس ہزار نامی پہلوان لیکر کو لمبیا کیطرف روانہ ہوا تہا
اور ہر ایک موج سمندر خوشی سے اوچہل اوچہل کر اوسکے دل کا عالم جتاتی جاتی تہی وہ جلسہ ہنوز اہل شہر کی آنکہون مین پہر رہا
تہا اور سبکا یہ ہی اتفاق تہا کہ جب بادشاہ کو لمبیا سے واپس آئیگا تو یقینی اس سے کئی حصے زیادہ جلوس اوسکے ساتہ
ہوگا برخلاف اونکے زعم کے وہ اس حیثیت سے تشریف لائے کہ کسیکو یقین ہوا کسیکو نہوا اور جب اصلی کیفیت اونکے تشریف
آوری کی معلوم ہوئی تو جسقدر خوشی ہر ایک کے دل مین بہری ہوئی تہی وہ طرفۃ العین مین زایل ہوگئی علی الخصوص اہل
لشکر کا یہ ارادہ ہوا کہ اگر بادشاہ اپنی زبان سے ہمین کو لمبیا جانیکا حکم دے تو فوراً استعفا دیدیجیے اور اپنے چالیس ہزار آدمی
کے خون کا مردانہ وار اس سے دعوی کیجیے **شعر**

سخت گفتن ہمچو ہرزہ خوشنا باشد	ہر سخن وقتے و ہر نکتہ مکانے دارد۔

سوا اسکے ایک اور تقدیری معاملہ سنیے - کو لمبس کو جب کبہی کسی مہم پر جانیکا اتفاق ہوتا تہا تو
انتظام سلطنت چند لایق ارکین مملکت کے سپرد کر دیا جاتا تہا کہ وہ متفق ہوکر بجاے بادشاہ کے خاص خاص کامون مین
حکم دیتے رہین اب کے (کو لمبیا جاتے وقت) خباثت اعمال سے لارنس نامی اپنے ایک رفیق بے توفیق کو (جو بسبب عیاشی اور شراب

نجاری کے اکثر لوگون مین سے دہ آتش کا تر ابہ مشہور تہا) نایب سلطنت قرار دیکر یہہ حکم دے گیا تہا کہ کوئی کام بغیر اجلاس
کامل کے نہ کیا جائے اور اجلاس کامل اوس اجلاس سے مراد رکہی گئی تہی کہ جسمین تمام شرکا مع لارنس کے شامل ہون قضاءً عنداللہ
بعد روانہ ہوجانے کونسل کے تین یا چار مہینے بعد ایک سنگین مقدمہ مین کسی معزز پارسی کی ناکتخدا لڑکی ہیرینہ نامی
مصلحتاً واسطہ حاضری عدالت کے مجبور رکیگئی اور کوئی خاص نشان دیکہنے کے لئے پردۂ نقاب بہی اوسکے چہرہ سے اوٹہایا گیا
چونکہ لارنس اوسوقت بہی موافق اپنے معمول کے نشے مین چور بیٹہا تہا وہ حسن توبہ شکن اور چشم مخمور دیکہتے ہی کچہہ ایسا متوالا
ہوا کہ مقدمہ چہوڑ چہاڑ بلا لحاظ اپنے اور بیگانہ کے اوسکی آنکہون مین آنکہین گاڑ کر کہنے لگا **شعر**

کہ چون سبو بمیکدہ بر دوش من در آ | گاہے چو مے بہ شیشہ در آغوش من در آ

اور جب اوس نے شرما کر اپنا چہرہ دوبارا پردۂ نقاب سے چہپا لیا تو یہہ شعر پڑہا **شعر** بہر خدا کہ دور کن از رخ نقاب را | در پردہ کس نہان نکند آفتاب را یہہ کلمات
خلاف تہذیب سنکر ہیرینہ نے اوسوقت تو توہین عدالت کے خوف سے مطلق دم نہ مارا لیکن دوسرے روز اوسی عدالت
عالیہ مین جو اجلاس کامل کے نام سے مشہور تہی لارنس پر ہتک عزت کا استغاثہ کیا اور کنایۃً ایسے الفاظ اپنی عرضی مین درج
کئے جس سے صاف اس شعر کا مضمون سمجہہ مین آتا تہا **شعر** من از بیقدری خار سر دیوار دانستم | کہ ناکس کس نگردد ہرگز از بالا نشستن
اوس گیدی نے بجائے استمالت کے خلاف قانون مجریہ مینگیسی کو بغیر اتفاق رائے شرکار جلسہ صرف اپنے حکم سے تمام مستغیثون
کو قید کر دیا اور کہا خاص ہمارے مقدمہ مین سوائے بادشاہ کے کسیکو تجویز کا اختیار نہین اگر دوبارا کبہی اس
معاملہ مین جرأت کی تو ہم نہین کہہ سکتے کہ کیا حکم ہماری زبان سے نکل جائے اسپر تمام قوم پارسی متفق ہوکر بغاوت پر
مستعد ہوگئے لیکن شرکار عدالت عالیہ نے کمال دانشمندی سے مصلحتاً بڑے چندے مستعفی ہوکر سبکو سمجہایا کہ یہہ
وقت آپس مین ایک دوسرے سے دشمنی کرنیکا نہین ہے اگر خدانخواستہ تمہارے سبب انتظام سلطنت مین کسی قسم کا
فتور واقع ہوا اور قرب وجوار کے بادشاہون کو خبر پہونچی کہ بالفعل والی ملک اپنے مقام پر موجود نہین اور رعیت
بگڑی بیٹہی ہے تو ادہر بادشاہ مع چالیس ہزار سپاہ کے یقینی کام آئیگا اور ادہر ہمارے گہر بار دوسری قومون
کے ہاتہ سے مفت خاک سیاہ ہوجائینگے اس سے بہتر یہہ ہے کہ چندے صبر کرو ہم تمہارے ساتہ ہین انشاء اللہ
تعالےٰ بادشاہ کی تشریف آوری پر اسطرح تمہارا انصاف کیا جائیگا کہ ہرگز کسی کے دل مین کدورت کا نام بہی
باقی نرہیگا اس تدبیر سے خدا خدا کرکے وہ آتش فتنہ و فساد ٹہنڈی ہوئی یعنی بمشکل پارسیونکو سمجہا بجہا کر اوس

بیہودہ ارادہ سے باز رکہا آخرکار جب کولمبس دار السلطنت مین واپس آیا تو سب سے پہلے یہہ ہی مقدمہ پیش ہوا لیکن
وہ اپنے کولمبیا کے جہگڑے مین پہنسا ہوا تہا ظاہرا اوس نے اس معاملہ کو خفیف جانکر کچہہ توجہ نہ کی بلکہ بہ سردری
کہا بالفعل ہمکو ایسے واہیات افسانے سننے کی فرصت نہین بہتر ہے کہ مستغیث دوبارا اپنی بک بک سے ہمارا دماغ
پریشان نکرین یہہ سنکر تمام پارسی (جو اصل باشندے اوس ملک کے ہین) آگ ببولا ہوگئے دوسرے روز بیس ہزار
آدمیون نے متفق ہوکر لارنس کے ٹکڑے ٹکڑے اوڑا دئے اور بادشاہ کو خاص غسل خانہ مین گہیر کر کہا یا ایکیکو
کی سلطنت ترک کیجئے ہم جسے چاہین گے اپنے طور پر حاکم بنالین گے یا آب شمشیر موجود ہے سر جہکائیے کہ ہم اپنے ہاتہ سے
دریائے خون مین نہلا کر ہمیشہ کے لئے آپکو ٹہنڈا کردین شعر | خوش ہست سفلہ کہ باخاک رہ بود یکسان | زبان بہ بید رسد از غبار برخیزند |
اوسوقت تنہا بادشاہ کیا کرسکتا تہا ارکین سلطنت آپکو بگڑے بیٹہے تہے افسران لشکر آپکو مونچہون پر تاؤ دے رہے تہے
مجبور کولمبس نے ترک سلطنت منظور کرکے درخواست خلع ریاست پر دستخط کردئے اور یہہ آرزو بیان کی کہ اگر مجہے نظر بند
رکہنا منظور ہے توکسی دوسرے جزیرے مین بہیجدو بعد حکومت کے اس ذلت و خواری کے ساتہ یہانپر رہنا قبول نہین کرسکتا
پارسیون نے اوسکی یہہ درخواست پذیرا کرکے اوسیدن حراستاً جزیرہ کو با کو روانہ کردیا (جو کسی زمانہ مین
خود اوسی کی قوت بازو سے سر ہوا تہا) اور ایک ہفتہ کے اندر اندر یہہ امر بہی طے ہوگیا کہ تیس لاکہہ روپیہ سالانہ فلان
رقم سے بطور خرچ کے اسے دینا چاہئے اور چار ہزار آدمی سے زیادہ کسی حالت مین یہہ اپنے پاس رکہنے کا مجاز نہو
بعدہ تمام روسا رملکت یکجمع ہوکر (جسمین اہل سیف و قلم وغیرہ سب شامل تہے) چند لایق آدمیون کے نام قرعہ پہینکا
اونمین خدا کی قدرت سے اوسی شخص کا نام نکلا جسپر آپ اعتراض کرتے ہین کہ ایسے نا اہل کو کیون بادشاہ بنایا یعنی
غورہ کے خاوند (مہرایزد) کا جو اصل مین پیرو کا معمار ہے اور اب بہت دن سے بیگسی کو مین مجلس قانونی کا مددگار
تہا لیکن یہہ شرط ہوگئی ہے کہ اگر تمہاری اولاد لایق اور قابل نکلے تو البتہ تخت سلطنت کی مستحق سمجہی جائیگی ورنہ بعد
تمہارے ہم ملک کا شل درجینیا یا ہیلی فیکس کے بندوبست کرلین گے تمہاری اولاد کو تخت پر نہ بٹہائین گے وجہ اسکی
یہہ ہے کہ ظاہرا مہرایزد کا لڑکا فرزند بارجو بالفعل موجود ہے بسبب جوش جوانی کے کسیقدر متلون مزاج معلوم ہوتا ہے
ابہی پرسون سنا تہا کہ بغیر اجازت ماں باپ کے تن تنہا کہین نکل کہڑا ہوا ہے ہر چہار طرف آدمی ڈہونڈہتے پہرتے ہین
کہین پتہ نہین لگتا باقی مہرایزد کے لایق و فایق ہونے مین کسیطرح شک و شبہ نہین باوجودیکہ اوسکے جلوس کو

آٹھہ مہینے سے زیادہ نہین ہوئے مگر اسی عرصہ مین تمام رعیت کا دل اسطرح اپنے ہاتھہ مین لے لیا ہے کہ ہر ایک اوسیکا
کلمہ پڑہتا ہے اور سب سے زیادہ فوج اوسکی شکرگذار ہے کیونکہ اوسنے تخت پر بیٹھتے ہی بادشاہان کولمبیا و برزیل
سے صلح کر کے اپنی اوس تمام فوج کو صحیح وسلامت نکال لیا جسے کولمبس ہہنسا آیا تہا اور پہر کہین چڑہائی کا بہی اتفاق
نہین ہوا مزے سے رات دن سب کے سب اپنے اپنے بستر پر پڑے آنینڈا کرتے ہین یہہ داستان تہی سلطنت میگسیکو
کی بدل جانے اور ہمارے پیرو کے بادشاہ ہو جانیکی اب تو آپکا تردد رفع ہوا ہنوز امیر زادہ تیمور کچھہ جواب
نہ دینے پایا تہا کہ ثریا جاہ نے کہا کیون جناب شاہ صاحب درجینیا و ہیلی فیکس
کے انتظام کا کیا دستور ہے اگر بار خاطر نہو تو تہوڑا سا حال وہان کا بہی سنا دیجئے
علم شئے بہ از جہل سنئے ہم آپکے ممنون احسان ہونگے - حکیم بانوش نے فرمایا درجینیا مین اوس
ملک سے مراد رکہتا ہون جو میگسیکو کے اوتر مین ما بین چونتیس اور اونتالیس خط الارض شمالی کے واقع ہے پہلے وہاں کی
حکومت مثل اور ملکون کے ایک مستقل بادشاہ کے اختیار مین تہی اب نوے برس سے وہان کا دستور العمل بالکل بدل گیا ہے
سبب اوسکا یہہ ہے کہ ۱۸۰۰ء کے شروع مین جب وخشور نامی وہان کے بادشاہ نے ایک پنجسالہ لڑکا نوشاد نام چہوڑ کر
دار فانی سے کوچ کیا تو ہیربد اوسکا وزیر اعظم (جو بہر صفت موصوف تہا) موافق وصیت سلطان مغفور کے شاہزادہ
نوشاد کو اپنی گود مین لیکر تخت سلطنت پر بیٹھہ گیا قضائے آلہی سے نوشاد نے قبل پہونچنے سن بلوغ کے کسی مرض مہلک مین
مبتلا ہو کر انتقال کیا جسکے باعث بادشاہت بلا تردد خاندان ہیربد مین منتقل ہو گئی لیکن ہیربد نے صرف اپنی ذات سے
درجینیا کی سلطنت کی اوسکے بعد کوئی اوسکا وارث جانشین نہوا اسلئے کہ ہیربد کا لڑکا ذوذنابہ نام گو اپنے باپ کی
آنکہون کی پتلی کا تارا تہا لیکن حکمرانی کی لیاقت کسیطرح نرکہتا تہا یعنی بد مزاج تند خو غافل اور کینہ ور آدمی تہا اور
ہیربد باوصف مہر فرزندی کے رعیت پروری اور خدا ترسی کے سبب یہہ ہرگز نہین چاہتا تہا کہ درجینیا کی مخلوق بعد
میرے ایسے بد نفس آزار مجسم کے ہاتہہ مین گرفتار کی جائے کہ جسکے باعث مجہے ہمیشہ روز قیامت تک لعن وطعن کا تحفہ
پہونچتا رہے اسواسطے اوسنے اپنے انتقال سے دو برس پیشتر تمام اختیارات سلطنت رعیت کو تفویض کر دئے حتی کہ
منصب تخت نشینی بہی خاص کسیکی ذات پر منحصر نرکہا رعیت کو اختیار دیدیا جسے وہ چاہے بادشاہ بنائے جسے چاہے
معزول کر دے تاکہ بعد اوسکے ذوذنابہ کسیطرح سلطنت کا دعوی نکر سکے اور یہہ بہی اوسنے تجویز کر دیا کہ تکمیل

ان احکام کی کیونکر ہونی چاہیئے اوسکے واسطے ایک بہت بڑا قانون بہ قیود شرایط بنایا گیا تھا جسکا منشا رہے ہے کہ تمام
رعایا بالاتفاق رو سار ملک سے ۴۲ آدمی ایسے لیئق ہوشیار دانا آزمودہ کار راست گو امین خداترس شریف اور
خلیق تجویز کرے جو دو طرح انتظام ملک مین مدد دے سکین ایک فریق ۲۱ آدمی کا اونمین ایسا ہو کہ ہمیشہ بہبودی خلائق
کے لئے آئین معدلت و معاہدہ و تجارت و خراج گیری وغیرہ حسب رواج ملک و استرضاے رعیت بناتا رہے اور نئی
نئی چیزون کے ایجاد سے (جسمین علم و فن کو ترقی ہو) کسیوقت اپنے تئین غافل ہونے دے۔ دوسرا فریق ایسا ہونا چاہیئے
کہ اوس قانون مجوزہ کے اجرا مین کوشش کرے اور بادشاہان قرب و جوار کو اپنی سرحد سے آگے قدم نہ بڑھانے دے
لیکن ہر ایک نیا قانون یا حکم صلح اور جنگ کسی ایک ایسے شخص کی منظوری کے بعد جاری ہونا چاہیئے جسے اون بیالیسون
آدمیون نے (یا نصف سے زیادہ نے) صرف پانچ برس کے لئے بطور مدبر سلطنت یا بادشاہ کے اپنا حاکم مان لیا ہو (ان مین
سے پہلا فریق رعیت کا خیرخواہ اور دوسرا ملک کا تھامنے والا کہلاتا ہے اور دونون ملکر عہدہ وزارت سے تعبیر کیئے
جاتے ہین) بعد منقضی ہو جانے میعاد معین کے پہلا بادشاہ معزول کیا جائیگا اور بجاے اوسکے وہ شخص مقرر ہوگا
جسپر مثل سابق کے اکثر شرکا جلسہ کا اتفاق ہو اس تدبیر سے رعیت کو اسقدر آرام ملا کہ کوئی وضیع یا شریف اب تک
ہیربد کو کسی حال مین بغیر دعاے مغفرت کے یاد نہین کرتا گویا وہ دنیا مین اپنے واسطے ایک ایسا خزانہ جمع کر گیا ہے کہ
جسکا منافع بغیر نقصان اصل کے رات دن اوسکو پہونچتا رہتا ہے اور ہیلی نیکس چونکہ دو سو برس پیشتر خاص ورجینیا کی
سلطنت سے متعلق تھا اور خیالات اون لوگون کے آپس مین ازبس مطابقت رکھتے تھے اسواسطے بعد ہیربد کے اونھون
نے بھی آزادی کی قدر معلوم کر کے اپنے ملک کا انتظام مثل ورجینیا ہی کے کر لیا یعنی پانچ برس کے بعد وہ بھی اپنے بادشاہ
کو محض اپنے اختیار سے بدل دیتے ہین صرف اتنا فرق ہے کہ اہل ورجینیا بشرط اظہار لیاقت بعض اوقات مکرر سہ کرر ایک
ہی شخص کو اپنا حاکم بناتے چلے جاتے ہین اور ہیلی نیکس والے کہتے ہین بغیر مجبوری کے ہمین اپنا قانون توڑنے کی کیا ضرورت ہے
جب تمام ملک مین کوئی دوسرا لیئق نہ ملیگا تب دیکھا جائیگا **راوی کہتا ہے** ۔ ناظرین باتمکین کو یاد ہوگا
جب شاہزادہ سبحان نقاب پوش نے بادشاہ پولینڈ کے روبرو اپنی مصنوعی سرگذشت بیان کی تھی تو مصلحتاً اپنے باپ کو
ہیلی نیکس کا بادشاہ قرار دیا تھا اور کہا تھا جب باشندگان ہیلی نیکس نے اپنے قانون کے موافق میرے باپ کو معزول
کر دیا تو اوسنے سلطان روم کی ملازمت اختیار کر لی تھی اوس تقریر کو اگر اسوقت یاد کیا جائے تو بلاشبہ شاہزادہ ممدوح

کی عقل کا بخوبی اندازہ ہوسکتا ہے کیا معنی درجنیا اور ہیلیےفنیکس دونون ایک ہی قانون کے پابند ہین اگر وہ اپنے
باپ کو ملک درجنیا کا حاکم قرار دیتا تب ہی اوسکا مطلب پورا پورا حاصل تہا لیکن البتہ اوسکے باپ کی لیاقت محدود خیالی
اب کوئی نہین کہہ سکتا کہ وہ دوبارہ تخت پر بیٹہنے کی لیاقت رکہتا تہا یا نہین اور یہہ معما بہی حکیم مانوش صاحب کی
توجہ سے حل ہوا ورنہ ہم کیا جانتے تہے ہیلیےفنیکس کے تعین مین کیا نکتہ ہے اور یہہ شاید اب تک کسیکو نہ معلوم ہوگا
کہ ہیلیےفنیکس کس ملک سے مراد ہے اسواسطے مجہے یہ بہی لکہنا لازم آیا کہ آخیر کو حکیم صاحب موصوف نے فرمایا
ہیلیےفنیکس اگرچہ ایک مشہور بندرگاہ کا نام ہے جو اسکوشیا کا دار السلطنت کہلاتا ہے لیکن مین اس لفظ سے
تمام اوس ملک کا احاطہ کیا چاہتا ہون جو درجنیا کے شمال مین ۴۵ خط الارض شمالی سے دایرہ قطبی تک پہیلا ہوا
ہے یہان تک اخنوخ شاہ یا حکیم مانوش نے بیان کرکے کہا چونکہ آپنے صرف انتظام سلطنت درجنیا و ہیلیےفنیکس
کی نسبت استفسار فرمایا تہا اسلئے مین نے وہان کا تاریخی قصہ چہیڑنا مناسب نہین سمجہا اگر پہر کسی وقت سننے
کی چاہا تو انشاء اللہ تعالی مفصل بیان کیا جائیگا بالفعل حسب وعدہ تہوڑا سا حال باشندگان پاٹے گونیا کا
گذارش کرتا ہون سنو صاحبو جو ملک جنوبی امریکہ جنوب مین مابین ۴۲ و ۵۴ خط الارض جنوبی کے واقع ہے اوسے
پاٹے گونیا کہتے ہین اگر بالفرض آپ اوس ملک مین اس سرے سے اوس سرے تک سفر کرین تو نہ کہین آپ کو
کوئی شہر نظر آئیگا نہ کسی پر فزا باغ کو دیکہکر آپ کے دل و دماغ کو تازگی حاصل ہوگی صرف دو ایک دریا مثل نیگرو
اور چیپٹ وغیرہ کے مشرق کی طرف بہتے ہوئے ملینگے یا مغرب کی طرف اونچے اونچے پہاڑ آسمان سے باتین کرتے ہوئے
دکہائی دینگے اس سے میرا یہ مطلب نہین ہے کہ وہ تمام قطع ویران پڑا ہوا ہے بلکہ یہ مراد ہے کہ وہان ایسے جاہل
اور ناتربیت یافتہ آدمی بستے ہین جو فوایدِ تمدن سے واقف ہونا تو درکنار خدا کی قدرت سے سلیقے کے مکان
بہی بنانا نہین جانتے اکثر تو اونمین مثل جانورون کے چہوٹے چہوٹے بہٹے اپنے رہنے کو زمین مین کہود لیتے ہین
اور جو ذرہ اپنی دانست مین شایستہ ہین وہ بڑے بڑے درختون کے نیچے گہاس یا پہوس جمع کرکے اس قسم کے
جہونپڑے بناتے ہین جنسے صاف یہہ ہی سمجہ مین آتا ہے کہ انہون نے کسی پرندکے گہونسلے کی نقل کرنا چاہا تہا مگر
پوری پوری نہو سکی ہان لوٹنا کہسوٹنا اچہی طرح جانتے ہین لڑنے بہڑنے کے قاعدون سے بخوبی واقف ہین
آدمی کا مار ڈالنا اونکے نزدیک ایسا ہے جیسے کسی آزار دہندہ جانور کو مثل پشہ وغیرہ کے مسل ڈالا پہر اسمین کوئی اپنا ہو

یا بیگانہ غصے کے وقت دونو یکسان ہین اور ظاہر اونکی لڑائی کا سبب سوائے اسکے کہ دو مختلف قومین آپسمین اپنا اپنا
زور آزمائین یا تفریحاً اسکے ذریعہ سے دو چار گہڑی دل بہلائین اور کچہہ سمجہہ مین نہین آتا لیکن اس دل لگی کی لڑائی کا بہی
انجام یہہ ہوتا ہے کہ جب کوئی شخص اپنے دشمن کو زیر کرکے اوسے حلال کرتا ہے تو تبرکاً و تیمناً ایک گہونٹ اوسکے لہو کا
ضرور پی لیتا ہے اور اوسکی نعش گہسیٹ کر اوس بت کے آگے پہینک دیتا ہے جسکی پرستش اوسنے اپنے ذمہ فرض کر رکہی ہے
کیونکہ وہ تمام لوگ متفرق بتون کو پوجتے ہین اور اونہین کو اپنا فتح و شکست دینے والا تصور کرتے ہین باوجود اسکے
ہمدردی کا یہ حال ہے کہ اگر اونکے ملکی آدمی کو کسی غیر شخص کے ہاتہہ سے ایک ذرا بہی نقصان پہونچ جائے تو مشرق
سے مغرب تک اور شمال سے جنوب تک تمام قومین کمر باندہ باندہ کر اپنی جان دینے کو مستعد ہوجائینگی اور جب تک خاطرخواہ
اوسکا عوض نہ لے لینگے کہانا پینا اپنے اوپر حرام سمجہینگے اسی سبب سے بعد زوال سلطنت کیانی آج تک وہ لوگ کسی سے
مغلوب نہین ہوئے جب کوئی غنیم اونکے ملک کا قصد کرتا ہے سب مردانہ وار جمع ہوکر مرنے مارنے کو تیار ہوجاتے ہین
اور خداوند کریم نے اوس خطہ کی آب و ہوا کو بہی یہ تاثیر بخشی ہے کہ وہان کا سا قوی ہیکل جوان نہ کبہی امریکہ کے کسی دوسرے
حصے مین پیدا ہوا ہے اور نہ شاید آیندہ کبہی پیدا ہوگا خصوصاً چلی کے جنوب مین جو آوارہ کنعان ایک قوم رہتی ہے
اوسکے قد و قامت اور زور و قوت کا یہ حال سننے مین آیا ہے کہ خاص باشندگان پاٹے گونیا بہی اوس سے آنکہین
چراتے ہین پہر اور کسی کی کیا حقیقت ہے جو اوس سے مقابلہ کرے اور اس زور و قوت اور قد و قامت کی نسبت
دو صحیح قول مشہور ہین ایک یہ کہ اصل مین یہہ لوگ عوج بن عنق کی اولاد مین سے ہین پہلے ملک کنعان مین رہتے تہے
جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے مصر کو فتح کرکے کنعان مین دخل کیا تو یہہ لوگ ایلبا و بلقا و عمّا و حصیون و اردی
و سلم وغیرہ مین متفرق ہوگئے لیکن اونکے جانشینون نے وہان بہی انہین چین سے نہ بیٹہنے دیا یعنی بعد حضرت
موسیٰ علیہ السلام کے یوشع بن نون اور کالوت بن یوقنا وا نے تمام ملک شام پر قبضہ کرکے اسقدر قلع قمع کیا
کہ ایک بت پرست کا بہی کہین نام کو نام باقی نرہا یا حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ملت مین داخل ہوگئے یا مکانات
چہوڑ چہوڑ کر دور دراز ملکون مین نکل نکل گئے چنانچہ یہ لوگ بہی وہین کے بہاگے ہوئے ہین اور اسیواسطے
آوارہ کنعان کہلاتے ہین دوسرا یہہ کہ ماژندران اور یہ سرزمین (دو چار درجے کم یا زیادہ) ایک ہی خط الارض
مین واقع ہین صرف اتنا فرق ہے کہ وہ خط استوا کے شمال مین ہے اور یہ جنوب مین سو مسائل علم طبعی سے بخوبی

ثابت ہے کہ اس وجہہ سے آب وہوا مین مطلق تغیر وتبدل واقع نہین ہوسکتا رہ گئی مازندران کی تعریف وہ آپ نے ہی سنی ہوگی مشہور ہے **شعر** | زمازندران ناید الا دو چیز | یکے دیو مردم دوم دیو نیز | بہ صورت اونکے قومی ہیکل زورآور اور شجاع ہونے مین کسی طرح کا شک نہین اگر کوئی تلوار کے زور سے اونہین زیر کرنا چاہے تو میری دانست مین بالکل ناممکن ہے اونکو معرکہ جدال وقتال مین ایسا سمجھنا چاہئے جیسے رستم وزال وسام ونریمان وغیرہ پہلے کسی زمانہ مین گذر چکے ہین بلکہ رستم اپنے ایک مفت کے لڑکے سہراب کو قتل کرکے مدت دراز تک خون کا دریا آنکھون سے بہاتا رہا تہا وہ تمام اعزا کو حلال کر ڈالین اور اُف کا کلمہ زبان سے نہ نکالین اونکا قول ہے رحم مخصوص ہے واسطے عورتون کے مرد ہوکر اپنی نسبت اس قسم کا حمل کرنا بڑی بے معنی اور لغو حرکت ہے **شعر** | ہر کہ باشد در جہان مشتاق ہمرنگ خود است | کاہ در پرواز می آید چو بیند کہربا | علاوہ مردون کے وہان کی عورتین بہی فن سپہ گری مین عاری نہین خنکار تو گویا اونکا ہمیشہ ہی کا شغل ہے وقت پر میدان کارزار مین وہ ہتیار کرتی ہین کہ اچھے اچھون کا جی چھوٹ جاتا ہے اور پہر اونکی نزاکت ولطافت اور موزونی قد وقامت قابل اسکے ہے کہ آدمی آٹھون پہر بیٹھا دیکھا کرے **شعر** | بقامت از قیامت قرہ دادہ | بہ بالا از بلا حرفے زیادہ | اگر آپکو ملک امریکہ مین تشریف لائے بہت دن ہوئے تو اتفاقیہ شاہزادہ لاپلاٹا کے تعشق کے گیت عام لوگون کی زبان سے کہین نہ کہین ضرور سنے ہونگے وہ گیت وہین کی ایک عورت صیفورہ نامی کے حسن وجمال کا نتیجہ ہین ہرچند بڈہے آدمی کو داستان تعشق جوانون کے روبرو اپنی زبان پر لانا زیبا نہین مگر چونکہ مین عادات باشندگان پاٹے گونیا کی نسبت اپنے قول کو تصدیق کرنا چاہتا ہون اور تصدیق اوسکی اسی قصہ سے متعلق ہے اسواسطے مجبور صیفورہ کے حال سے شروع کرتا ہون غور فرمانا اور نتیجہ نکالنا آپ کے اختیار مین ہے آے ہادیان سبیل مرافقت ورہنمایان طریق موافقت پاٹے گونیا کی شمالی سرحد مشرق کی جانب لاپلاٹا کی جنوبی سرحد سے ملی ہوئی ہے قریب بیس یا بائیس برس کے ہوئے کہ خاص اسی سرحد پر دریاے نیگرو کے شمال مین سمندر کے قریب بت پرستون کا ایک بہت بڑا معبد بیت المبوط کے نام سے بنا ہوا تہا جہان اکثر بہو جوار کی قومین خسوف وکسوف کے دن جمع ہوکر اپنے طور پر کچہہ عبادت کیا کرتی تہین جب سے وہ مندر دریا برد ہوگیا ہے قصداً کوئی وہان جانیکا ارادہ نہین کرتا البتہ اتفاقیہ اوس طرف گذر جاے تو غسل کر لینا اب بہی اوس مقام پر بہتر سمجہا جاتا ہے اور شاہزادہ آئین ہوش لاپلاٹا کے ولیعہد نے (جو بالفعل تخت پدری پر متمکن ہے)

اوسی کے قریب مابین دریاے کولوریڈو اور ننگرو کے ایک معقول رمنا اپنے شکار کھیلنے کو نبار کہا تہا ایکبار سنہ ۱۶۸۲ء
کا ذکر ہے کہ صیفورہ بنت آذر رئیس قوم آوارہ کنعان معہ دس پانچ عورتون کے بیت العبوط کی زیارت
سے فارغ ہوکر اپنے مکان کو واپس جاتی تہی اور آئین ہوش موافق معمول کے اوسی شکارگاہ مین جسکا مین
ابہی ذکر کرچکا ہون شکار کھیل رہا تہا کہ ناگاہ ایک ہرن شاہزادہ کے ہاتہ سے اوچٹتا ہوا زخم کہاکر پانی کی
تلاش مین خاص صیفورہ کے سامنے ہوکر گذرا چونکہ وہ بہی شکار کا ازبس شوق رکہتی تہی ہرن کو زخمی دیکہتے ہی
اوسکے پیچہے ہولی اور جنگل مین گہستے ہی شست وشست ملا ایک ایسا ہاتہ جہانگیر اوسکے اگلے جوڑ پر لگایا کہ ہرن
اوسی جگہہ قلابازی کہاکر اوندہے مونہہ زمین پر گر پڑا ابہر تو صیفورہ نے گہوڑا جہٹا کر بآسانی اوسے کمند
پیچ وخم مین پہنسا لیا اور گردن اوٹہا اوٹہا کر اس امید پر ادہر ادہر دیکہنے لگی کہ کہین کوئی آدمی چلتا پہرتا
نظر آئے تو اوسے بلاکر بخوبی اسے اپنے قابو مین کرلون کیونکہ جو عورتین اوسکے ہمراہ تہین وہ بسبب
دوا دوش کے بہت دور رہ گئین تہین اور ہرن باوجود زخم کاری کہانے کے تڑپ تڑپ کر کمند کے ٹکڑے
کئے ڈالتا تہا اتنے مین آئین ہوش بہی آہستہ آہستہ علامات خون ملاحظہ کرتا ہوا اوسی طرف جا نکلا صیفورہ نے
دور سے دیکہتے ہی آواز دی او جوان جلد قدم اوٹہا ہم تجہہ سے کچہہ مدد لیا چاہتے ہین شکار مارا ہے مگر قابو سے
نکلا جاتا ہے شعر | دریاب کنون کہ مید ہد دست || فرما کرمے چو دسترس ہست | شاہزادہ نے یہ گفتگو سنکر پہلے تو
بہت پیچ وتاب کہایا کہ یہ کون شوخ چشم ہمارے شکار کو اپنا کیا چاہتا ہے لیکن جب پاس جاکر وہ طلعت زیبا
صورت ناشکیبا زلف مشکبار ابروے خمدار مژگان تیز نگاہ خونریز دیکہی تو یکبیک یہ شعر پڑہ کر دونو ہاتہون سے
کلیجہ کو تہام لیا شعر | کدامین سخت جان را صید بسمل کردہ ظالم || دم برگشتہ دارند خنجرہاے مژگانت | بعدہ
اپنے دل کو سنبہال کر کہا اے صید افگن مرہم زخم عاشقان خونین پیرہن ایک طایر بیباک قابل زیب فتراک
آرزوے آبپیکان مین ادہر بہی مرغ بسمل کی مانند در پردہ بال و پر مار رہا ہے اگر دانستہ ایک دو ناوک غمزہ
اوسکی طرف بہی چہوڑ دیئے جائین تو تا ابد الآباد اوسکا احسان میرے ذمہ رہیگا شعر | رخصت آشتی بدہ غمزہ نیمزدہ آے را
مہربان دل مکن نرگس نیم ساے را | صیفورہ نے کبہی اس قسم کے کنائے کاہیکو سنے تہے جواب دیا ہمکو اسوقت
زیادہ فرصت شکار کہیلنے کی نہین ہے یہ ہرن جو میری آنکہون کے سامنے پڑا تڑپ رہا ہے اگر ہوسکے تو دو ٹکڑے

کرکے ہمارے مرکب پر رکہدے ورنہ صاف جواب دے کہ ہم بجائے خود کوئی اور تدبیر سوچین آئین ہوش نے کہا
شعر | صیدت نیان نہ بہر خلاصی ز بند تست | می قصد از نشاط کہ صید کمند تست | صیفورہ سمجہی شاہد یہ کوئی دیوانہ
ہے مین کچہہ کہتی ہون یہ کچہہ کہتا ہے اس سے ہرگز مدد کی امید رکہنا نہ چاہئے یہہ سوچکر آپ گہوڑے پر سے کود پڑی
اور بہ لحاظ حمیت صیادی کہ اونکے طریق مین صیدگاہ سے خالی ہاتہہ پہرنا بالکل ناروا ہے اوسکی دونو ٹانگین
کا مگر شکار بند سے باندہ لین اور سوار ہوکر طرفتہ العین مین چلتی پہرتی نظر آئی شاہزادہ ششدر و حیران اوسیجگہ
تصویر پشت آئینہ بنکر رہ گیا تہوڑی دیر بعد جب آثار بیخودی دور ہوئے تو پہلے آہ سرد سینۂ پر درد سے کہینچی
یہ اشعار پڑہے **رباعی** | دلم در حلقۂ زلف سیہ آویختی رفتی | بیک جلوہ ہزاران فتنہ ہا انگیختی رفتی | چہ دلگیرانست آن ظالم چہ بیدردی
زدی لبتی شکستی خون ناحق ریختی رفتی | بعدہٗ دل کیطرف مخاطب ہوکر کہنے لگا اے دل اب بتا مجہے کیا کرنا چاہئے وہ تو ابتک
عشق و محبت کے طریقہ سے بالکل بے خبر معلوم ہوتا ہے اگر اوسکے ساتہہ جانے کا قصد کرتا ہون تو جو الفاظ اظہار درد
محبت کیواسطے قدمانے مقرر کئے ہین وہ اوسکی سمجہہ مین نہین آتے پہر تشخیص مرض کی کیا صورت نکلیگی اور جو نہین جاتا
تو بغیر طبیب حاذق میرا اچہا معلوم **رباعی** | از گرمی سینہ ام نفس می سوزد | بر نالۂ من دل جرس می سوزد
در دام محبت منم آن مرغ اسیر | کز شعلۂ آہ من قفس می سوزد | علاوہ ازین جو تند خو التجاسے ناوک جگر دوز سے
جواب مین آنکہین نیچی کرکے یہہ فرمائے "ہمین زیادہ شکار کہیلنے کی فرصت نہین" اوس سے رحم و کرم کی امید
کیونکر ہوسکتی ہے **شعر** | شرم از نگاہ آن گل سیراب می چکد | زان تیغ الحذر کہ از و آب می چکد | شاہزادہ
آئین ہوش ابہی اسی تشویش مین اپنی جگہہ پر کہڑا ہوا دل سے مختلف قسم کے مباحثے کررہا تہا کہ ناگہان ایک رفیق
شادکیش نام بہی ڈہونڈہتے ڈہونڈہتے اوس طرف جا نکلا دیکہتا کیا ہے شاہزادہ عالم سکوت مین انگشت حیرت
دانتون کے نیچے دبائے گوشۂ جنوب و مغرب کی طرف (جدہر صیفورہ گئی تہی) بنگاہ حسرت و یاس دیکہہ رہا ہے
اور رنگ رخسار بہی کسیقدر متغیر ہے دعا دیکر ملتمس ہوا خداوند نعمت خیر تو ہے حضور کے دشمن اسوقت اس قدر
پریشان کیون معلوم ہوتے ہین شاہزادہ نے اوسی ہرن کی طرف انگلی اوٹہاکر جواب دیا اے شادکیش یہہ جانور
قابل ترحم ہے یا نہین اوسنے کہا بیشک ہے فرمایا پہر اسی کو دیکہہ لو زیادہ پریشانی کا حال نہ پوچہو شادکیش نے
عرض کی اے جہان پناہ یہہ معما تو میری سمجہہ مین نہین آیا جواب دیا یہہ اور مین دونو ایک ہی ستمگار کے مجروح

کیٔے ہوئے ہین پس اگر اسکی پریشانی کا حال بغیر استفسار تجہپر منکشف ہوسکتا ہے تو مجہہ سے سوال کرینگی کیا ضرورہے
البتہ اتنا فرق ہے یہہ مجروح دشنۂ عنایت ہے مین کشتۂ تیغ تغافل ہون اسنے صرف بدن پر نوک پیکان کے ایک
یا دو چرکے کہائے ہین میرا دل ناوک مژگان سے از سرتا پا چور چور ہوگیا ہے اسکے جراحت مرہم زنگاری سے
دو دو دن مین خشک ہوسکتے ہین میرے زخم سوزن مسیح سے بہی قیامت تک نہین سل سکتے اوسپر ایک نیا تماشا سنئے
مین دیدۂ حسرت سے غبار سم توسن بادپا کا عالم خیال مین تصور کر رہا ہون اور نہین دکہائی دیتا اور اسکے
دو عضو اس حیثیت سے زیب فتراک ہین کہ یقینی ہر جوان ہین حلقۂ رکاب کو بوسے دیتے جاتے ہونگے پہر تمہین بتاؤ
مین پریشان نہون تو اور کون ہو یہہ کہکر خود بخود پایٔے گوئیا کی طرف سر جہکا دیا اور کہا **شعر**

منم چون صید بر فتراک آن مہ غرق خون گشتہ | پئے بوسیدن پائے سمندش سرنگون گشتہ

اسکے بعد مفصل اپنی
گرفتاری کی داستان اوسکے روبرو بیان کی یعنی کہا ایک عورت پانزدہ سالہ رشک حور غیرت بدر بدور
(جسکا لباس ظاہرا باشندگان پایٔے گوئیا سے از بس مشابہت رکہتا ہے) بیت الہبوط کی طرف سے تشریف
لائی اور خنجر نگاہ سے میرے طایر دل کو مجروح کرکے گوشۂ جنوب و مغرب کے جانب چلی گئی **غزل**

بربود دلم عشوہ گرے آفت جانے	یاقوت لبے سنگدلے تنگ دہانے	جادو فگنے رنج تنے فتنہ پرستے	زرین کمرے سیمبرے موے میانے
عیسی نفسے خضر بہے یوسف عہدے	جم مرتبہ تاجورے شاہ نشانے	سنگے شکرینے چو شکر در دل خلقے	شوخے نمکینے چو نمک شور جہانے
بیدادگرے کج کلہے عربدہ جوئے	لشکر شکنے تیر قدے سخت کمانے		

اور سب سے زیادہ خرابی کی یہ بات ہے کہ معشوق ہے مگر
راہ و رسم معشوقی سے بالکل ناواقف ہے اتنا ہی نہین جانتی کہ تیر جفا عاشقون کی اصطلاح مین کسے کہتے ہین اور
اوس کہنے سے اونکی اصلی غرض کیا ہے آیا حقیقت مین کہین کہاؤ پڑجاتا ہے یا اس ذریعے سے کسی خاص مرہم کی
خواہش جتانا منظور ہوتا ہے نہین نہین یہ تقریر میری قابل اعتبار کے نہین خداوند کریم نے حسن دیا ہے تو اوسکے
لوازمات ضرور عنایت فرمائے ہونگے البتہ یہہ کہنا چاہیے رحم و کرم اوسکی ذات مین مطلق پیدا نہین کیا گیا چنانچہ
یہہ صید بے خطا میرے دعوی کا گواہ موجود ہے اور یہہ بہی اسکی شہادت سے بخوبی ثابت ہوسکتا ہے کہ بعد قتل
کے خون بہا دینا اوسکے نزدیک اداے دیت سے بہتر ہے اور خنجر جفا گلوے تشنہ کام پر چلا کر دانستہ خبر نلینا
اوسپر دوسرا ظلم۔ شاد کیش نے عرض کیا پہر حضور نے اوس ستم شعار آفت روزگار کے وصل کی کیا تدبیر سوچی

ہنسکر جواب دیا عشاق کے نزدیک شکوہ درد فراق سے بہتر وصل کی کوئی تدبیر نہین جب زیادہ طبیعت گھبراتی
ہے ہائے فراق ہائے فراق زبان کے لئے تسبیح ہوجاتی ہے اگر ہم اسکے سوائے کسی اور لائق ہوتے تو آج ہجر کا
نام پردۂ دنیا پر کیون باقی رہتے ویسے شاید تمنے کبھی مریضان محبت کی تیمارداری نہین کی اور جو کی ہے تو حالت اضطرار
مین اونکی زبان سے یہ اشعار نہین سنے **اشعار**

بجا روم چکنم حال خود کرا گویم | کہ داد من بستاند بدست فراق
مبادا کس چو من خستہ مبتلای فراق | کہ عمر من ہمہ بگذشت در بلای فراق
فراق را بفراق تو مبتلا سازم | چنانکہ خون بچکانم ز دیدہای فراق

بعدہ فرمایا اے شادکیش میرے اس بے معنی جواب دینے سے تم یہ خیال نکرنا کہ تمہارا سوال میری سمجھ مین نہین آیا
واللہ تم کیا کہتے ہو مین خود اقرار کرتا ہون ایسے بیدرد سر کہ جنہین سے شربت وصال کی امید رکھنا ارض ظلمات مین
آب حیات تلاش کرنا ہے لیکن ابھی پند و نصیحت سے معاف رکھو تازہ زخم کلیجہ پر کھایا ہے یک بیک خون بند نہین ہوسکتا
آہستہ آہستہ جیسا ہوگا دیکھا جائیگا شادکیش نے عرض کیا استغفر اللہ غلام کی کیا طاقت کہ حضور کے کسی فعل
پر اعتراض کرسکے وہ کون کام ہے کہ جسکے ایک دو پہلو بڑا مشکل ہم تابعدارون کی سمجھ مین آئین اور خداوند نعمت
کے ضمیر منیر پر تمام اوسکے نکات پہلے سے حل نہوگئے ہون البتہ کمترین یہ گذارش کرنا چاہتا تھا کہ اگر اس جنگل بیابان
سے حضور پرنور دار السلطنت کو تشریف لے چلین تو عجب نہین کہ وہان کوئی معقول تدبیر اس مہم کی سمجھ مین
آجائے یا سیر و تماشے مین طبیعت بہل جائے لیکن اب مین اپنے اوس خیال کی نسبت بھی معافی کی درخواست
کرتا ہون انشاء اللہ تعالی آئندہ اس قسم کا واہمہ ہرگز طبیعت پر نہ گذرنے پائیگا **شعر** تقصیرے کہ از حد بیش دارم | خجالت را شفیع خویش دارم

شاہزادہ نے کہا ہم تمہاری اس رائے کو پسند کرتے ہین بسم اللہ یہان سے کوچ
کی تیاری کرو لیکن دیکھو خبردار شیخی مین آکر یہ داستان کسی کے آگے نہ لے بیٹھنا ہمین حتی المقدور اپنا راز افشا
کرنا منظور نہین آئندہ تقدیر کے ہاتھ ہے شادکیش تو خدا سے یہ چاہتا تھا اوسی روز شاہزادہ آئین ہوش
کو شکارگاہ سے شہر ہونسن (دار السلطنت ملک لاپلانڈ) کی طرف واپس لے گیا مگر عاشق مزاج اچھی طرح جانتے
ہین یہ مرض بہ نسبت ویرانے کے کسی خاص سبب سے آبادی مین بہت جلد ترقی پکڑتا ہے شاہزادہ دار السلطنت مین
پہونچتے ہی ایسا تپ فراق مین مبتلا ہوا کہ یکبیک ہاتھ پاؤن ڈال کر صاحب بستر ہوگیا اور لطف یہ کہ جسقدر
علاج کیا گیا اوسی قدر طبیعت زیادہ بگڑتی گئی یہانتک کہ چھ مہینے کے عرصہ مین خود شاہزادہ کو اپنی زیست کی

امید باقی نرہی ایکدن شاد کیش کو تخلیہ مین بلاکر کہا اے شاد کیش ہماری ناطاقتی کا حال دیکہتے ہو روز بروز
کیا صورت پیدا کرتی جاتی ہے بعد اجس دل پر ہمکو یہہ گمان تہا کہ کوہ غم ہی اوٹہا لینا اسکے نزدیک کچہ مشکل نہین
وہ خیال مژدۂ وصل سے اب پہرون اپنے قابو مین نہین رہتا اور سانس لینا تو ایسا ہے جیسے کسی بہاری مہم کا
سر کرنا **شعر** زضعف رشتۂ آہم گسستہ مے آید | نفس زسینہ بصد جان شستہ می آید | شاد کیش نے عرض کیا پہر
جو حضور ارشاد فرمائین تابعدار بسر وچشم بجالائے جواب دیا بس یہہ ہی فرمانا ہے ایک بار یہہ مشت غبار کسیطرح
در دلدار تک پہونچ جائے تو بہتر ہے ہمنے سبطرح سوچ لیا سوائے دیدار یار کے کوئی تدبیر جان بچنے کی
نظر نہین آتی پہر ناحق بستر فراق پر پڑے پڑے گوہر جان نثار کرنے سے کیا فایدہ شاد کیش نے کہا بہت بہتر
مبارک ہو تشریف لے چلئے غلام سایہ کی مانند حضور کے قدمون کے ساتہ ہے جواب دیا بیشبہہ ہم تمکو
اپنے ساتہ لے چلتے مگر چونکہ بالفعل ہمارا ارادہ بہ تبدیل لباس پوشیدہ جانے کا ہے اسلئے تمہارا اس جگہہ رہنا
مناسب معلوم ہوتا ہے کہ شاید پیچہے جہان پناہ درد فرزندی سے ہماری نسبت کچہہ تردد فرمائین تو تم معقول
دلیلون سے تا اونکی تسکین دیکر سنبہالتے رہو اور جو یون نہو تو ہمیدن رکہو **شعر** نمیخواہم کہ باشد سایہ دنبال حبیب من
کہ ترسم گردد از بخت سیاہ ہم رقیب من | قصہ مختصر شاہزادۂ آئینہ ہوش ۲۰ جون ۱۸۴۳ عیسوی کو شکار کا
بہانہ کرکے چلے اوسی میدان مین پہونچا جہان تخم محبت کہا کر کہیت رہا تہا بعدہ کسی خاص قسم کے لباس مین
تن تنہا پاتے گونیا کی جانب اوتر گیا اور خوبی قسمت سے رفتہ رفتہ اوسی سرزمین مین جانکلا جہان قوم
آوارہ کنعان آباد تہے (خواہ اسے کشش محبت سے تعبیر کیجئے خواہ ایک امر اتفاقی سمجہ لیجئے) وہان پہونچکر
شاہزادہ کیا دیکہتا ہے ایک پیر مرد خضر صورت قریب دامن کوہ کے ایک گلہ مویشی کا چراتا پہرتا ہے شاہزادہ
نے دوڑ کر اوسے سلام کیا اور کہا اے بزرگ منش اگر یہان کوئی غریب الوطن اتفاقیہ گردش فلکی سے آنکلے
تو چندروز آرام سے بیٹہنے کے لئے اوسے کوئی جگہہ معقول دستیاب ہوسکتی ہے یا نہین اوس بڈہے نے
کہ جسکا نام سامری تہا پوچہا تو کون ہے اور کہان سے آیا ہے شاہزادہ نے کہا مین ایک غریب آدمی
لاہلٹا کا رہنے والا ہون بہت دن سے امراض مزمنہ مین گرفتار ہون ہرچند اطبا نے علاج کیا کچہ فایدہ
نہ بخشا اب بجبور اکثر دانشمندون نے اس ملک کی آب وہوا میری صحت کے واسطے تجویز کی ہے اگر آپ بندہ نوازی

فرماکر تہوڑی سی جگہہ اسی قرب و جوار مین میرے پڑ رہنے کو بتادین تو گویا دوبارہ ایک مردہ آپکی مسیحائی سے زندہ ہوتا ہے
سامری نے یہہ سنکر پہلے تہوڑا سا دودہ شاہزادہ کی نذر کیا بعدہٗ اپنے ہمراہ ایک اوسی قسم کی جہونپڑی مین لیجا کر
(جسکی تعریف مین پہلے بیان کرچکا ہون) کہا کہ یہہ خانہ بے تکلف موجود ہے جتنے دن چاہئے آرام سے اسمین
بسر کیجئے ہم دو تین آدمی آپ کی خدمت کو موجود ہین حتی المقدور کسی قسم کی تکلیف آپکو نہ پہونچنے دینگے شاہزادہ چونکہ
ہر دم خیال یار مین مبتلا رہنے کے سبب کسی کا بولنا یا اپنے پاس رہنا پسند نہین کرتا تہا اور اوس مختصر جگہہ مین سوا
سامری کے ایک اوسکی بی بی اور دو چہوٹے چہوٹے لڑکے اور بہی رہتے تہے اور نصف سے زیادہ جہونپڑا اونکے ایک
مصنوعی معبود نے گہیر رکھا تہا اسلیئے شاہزادہ کو وہانکا رہنا اچہا نہ معلوم ہوا کہا مین آپکو زیادہ تکلیف دینا نہین چاہتا
فلان درخت کے نیچے جو یہان سے سامنے نظر آتا ہے اپنا بستر لگائے لیتا ہون جب آپ یاد کیا کیجئیگا بلا تکلف
چلا آیا کرونگا سامری نے کہا یہہ ہرگز نہین ہوسکتا کہ مہمان درخت کے نیچے رات کو شبنم کے اور دن کو دہوپ کے صدمے
اوٹہائے اور ہم مزے سے اپنے مکان مین پاؤن پہیلائے سویا کرین ہان اگر آپکو ہمارے پاس رہنا منظور نہین تو خیر
ہم اوسجگہہ آپکے لئے ایک مکان تیار کئے دیتے ہین یہہ کہکر اون تینون چارون نے اپنا تمام کاروبار چہوڑ چہاڑ شام تک
ایک مختصر جہونپڑا اوسی درخت کے نیچے شاہزادہ کے لئے تیار کردیا اور کہا **شعر** | کہ از اوار طلب شان بزرگانہ نست |
| گر خود از لطف قدم رنجہ کنی خانہ تست | شاہزادہ نے اونکو اسقدر سرگرم لطف و مدارات دیکہکر کہا گستاخی معاف ہو ہم
اپنے گہر بیٹہے سنا کرتے تہے باشندگان پاٹے گونیا از حد بیرحم خونخوار کینہ ور اور مردم آزار آدمی ہین اب جو اپنی
آنکہہ سے دیکہا تو بالکل اوسکے برعکس پایا نہین معلوم کیا یک وہ عادتین آپ کی بدل گئین یا شائستہ قومون نے
بسبب بغض و حسد کے ناحق آپکو بدنام کر رکہا ہے مگر تہوڑا بہت اسکا سبب بیان کیجئے کہ طبیعت کا خلجان
دور ہو جائے سامری نے مسکرا کر کہا البتہ ہم لوگ جسقدر دوستون کے مقابلہ مین نرم ہین اوسیقدر دشمنون کے
مقابلہ مین سخت ہین لیکن یہہ تمام الفاظ توصیفی جو آپنے ہماری نسبت بیان کئے صرف ایک اوس کلمہ کے معنی
بخشتے ہین جسکو تربیت یافتہ قومین اپنے لئے شجاعت کے لفظ سے تعبیر کرتے ہین پہر ہمین ناحق الزام دینے سے
کیا فایدہ فرض کرو نفرا اپنا دل خوش کرنے کو کاہلی کا نام توکل مجبوری کا نام قناعت اور اولوالعزمی کا نام
حرص وغیرہ رکہہ لین تو بیشک ممکن ہے لیکن معنی تو کسی صورت سے نہین بدل سکتے اے میرے پیارے مہمان

کیا تمہاری شایستہ قومین کبھی ترقی ملک کے لالچ سے یا کسی اور سبب سے ایک دوسرے پر حملہ نہین کرتین اور اوس حملہ مین کیا ہزارون آدمیون کا لہو پانی کی طرح میدان کارزار مین نہین بہایا جاتا یہہ بڑے افسوس کی بات ہے وہ ظلم تو تمہارے نزدیک انتظام یا عدل مین داخل ہو اور ہمارے ہاتھہ سے اتفاقیہ کبھی ایک دو خون ہو جائین تو اوسکا نام بیرحمی خونخواری مردم آزاری جو تمہارا دل چاہے رکھہ لو اگر ہم بھی خدانخواستہ اپنا ملک بڑہانا چاہتے یا تمہاری طرح گلے کٹوانیکے لئے فوجین بہرتی کرتے تو واللہ اعلم ہمارے واسطے کیا کیا خطاب تجویز کئے جاتے رباعی

اے در طلب کمال سرگرم شتاب ‖ در صورت کس مبین و معنی دریاب ‖ ہرچند عقیق است بآتش ہمرنگ ‖ دارد بدہان تشنہ خاصیت آب

یہہ جواب دندان شکن سنکر شاہزادہ نے نیچی گردن کرلی اور کہا فی الواقع مختلف قومون کے مختلف اوضاع و اطوار بلا رو و رعایت دیکہنے یا سننے سے بخوبی ثابت ہو سکتا ہے کہ کوئی قوم ایسی نہین ہے جسنے اپنی عادت کے موافق تھوڑے یا بہت تہذیب اخلاق کے قاعدے نہ مقرر کر رکہے ہون لیکن وہ قاعدے چونکہ ہمارے طریقون سے مطابقت نہین رکہتے اسواسطے مجبور ہین اونکو وحشی کہنا پڑتا ہے اور یہہ بھی اسوقت مین دلیرانہ کہہ سکتا ہون کہ نہ زمانہ اور کسی ملک مین اسقدر شایستہ کوئی قوم نہین ہو سکتی کہ اصلا ناشایستگی کی بو اوسمین نہ پائی جائے اور نہ اسکے خلاف کسی ایسی جاہل قوم کا ہونا ممکن ہے جسنے کبھی تہذیب کا نام بھی نہ سنا ہو حتی کہ حیوان مطلق بھی اس تعریف مین شامل ہو سکتے ہین اے سامری سچ تو یون ہے اگر ہم تمہاری عادتون کے ساتھہ اپنی عادتون کو ملائین تو تمام شائستگی کا نام بھی زبان پر نہ لائین چنانچہ میرا سوال خود میری ناشائستگی کا گواہ ہے مگر تمہاری عمیم الاخلاقی سے امید کامل ہے کہ تم اوسے معاف فرماؤ گے شعر

لطفی نمودہ کہ ندارم زبان عذر ‖ این عذر را حوالہ لطف تو میکنم

سامری نے کہا مین ایک جاہل قوم کا آدمی ہون زیادہ چنان و چنین نہین جانتا جو میری زبان پر آیا بلا تکلف کہہ دیا اب آپ اوس قصہ کو جانے دین یہہ فرمائین اگر ہم آپکو مثل آپکے گھر کے آرام پہونچانا چاہین تو کس کس ضروری چیز کے مہیا کرنے مین ہمکو کوشش کرنی چاہیئے شاہزادہ نے کہا سبحان اللہ شاید آپکی دانست مین میرے آرام پہونچانے کی ابھی کوئی چیز مہیا نہین ہوئی بخدا لے لایزال جو سامان عیش و آرام مجہے اسجگہہ نظر آتا ہے وہ کبھی اپنے گھر خواب مین بھی نہین دکہائی دیا بس اب آپ زیادہ تکلف نہ فرمائین جس چیز کی مجہے ضرورت ہوگی مین آپ ہی بیان کردونگا شعر

چون محبت درمیان باشد تکلف گو مباش ‖ شیر مادر در حلاوت بے نیاز از شکر است

غرض آئین [illegible]

سلطنت سی چیز چھوڑ کر اس امید پر اوس ویرانہ مین سامری کے دروازہ پر جا بیٹھا تھا کہ شاید اوس گنجینۂ مراد کا اتفاقیہ کسی سے
پتہ لگ جائے یا جذب الفت کے اثر سے خود وہ آہوے وحشی کسی دن رم خوردہ اپنے کشتۂ چشم مخمور کی طرف
آنکلے لیکن افسوس وہان سواے خاندان سامری کے عرصہ دراز تک کسی کی پرچھائین بھی نظر نہ آئی دیدۂ طلب
روتے روتے بے نور اور حلقہ ہاے چشم الماس اشک کی تیزی سے خانۂ زنبور ہوگئے جو آنسو کی بوند آنکھون سے
ٹپکتی تھی بوندی کی کٹاری تھی اور جو آہ شرربار اوسکے ساتھ کلیجہ سے نکلتی تھی تیغ اصفہانی پر بھاری پہر اوس پر
نہ وہان کوئی رازدار تھا جس کو طبیعت کا حال سناتا نہ کوئی صلاح کار تھا جس سے وصل دلدار کی تدبیر پوچھتا
آپ ہی آپ اپنی تنہائی پر آہ و فغان کرتا تھا اور یہہ رباعی پڑھ کر خاموش ہو رہتا تھا رباعی

گر مونس و ہمدمے یافتمے
زو چارۂ عمر ہیچ ہمے یافتمے
در آتش غم سوختمے سرتاپا
در دیدہ اگر نمے یافتمے

اور جو کبھی آہ جگرسوز کے ساتھ
اوس نے خانہ کا خیال آجاتا تھا (جو اوسکے رہنے کے لئے تجویز کیا گیا تھا) تو کہتا تھا یا الٰہی تیری قدرت کا تماشا
ہے کہ تو نے آگ کو پھوس مین لپیٹ رکھا ہے ورنہ یہہ نالۂ آتشین (جسکا سنگ خارا مین رکنا محال ہے) اس
مشت خاشاک کی کیا اصل و حقیقت سمجھتا ہے مین تیرے عزت و جلال کی قسم کھا کر کہتا ہون شعر

اگر دست از دہان آہ آتشبار بردارم
مشبک ہمچو مجمر میتوانم ساخت گردون را

اور جو کبھی ضعف و نقاہت کے
سبب اوٹھنا بیٹھنا مشکل معلوم ہوتا تو براہ طنز حضرت دل سے مخاطب ہو کر کہتا تھا شعر

آنکہ ظرفان چہ لطیف بقدر تن شدہ ایم
دانۂ اشکیم ما را گردش چشم آسیاست

اسی طرح رفتہ رفتہ جب بہت حالت ردی ہوگئی اور صبر و استقلال نے بالکل
دست شفقت اوٹھا لیا تو ایک دن شاہزادہ نے سامری سے کہا کیون میرے مہربان کیا تمہاری قوم مین
باہم ایک دوسرے سے ملاقات کرنا کچھ عیب مین داخل ہے مجھے آپکی خدمت مین نیاز حاصل ہوئے قریب تین
مہینے کے ہوگئے اس عرصہ مین نہ کبھی کوئی دوست تمہارے مزاج پرسی کو آیا نہ ظاہرا کہین آپکو آتے جاتے دیکھا
واللہ اعلم یہہ کیا معاملہ ہے شاید آپ لوگون کا کسی وحشی مزاج کے اس شعر پر عمل درآمد ہے شعر

یاد از نگاہ گیر طریق سلوک را
در عین آشنائی مردم رمیدہ باش

سامری نے کہا مین کبھی یقین نہین کرسکتا
کہ آپنے کسی وحشی کو اپنے ہم جنس سے بھاگتے ہوئے دیکھا ہو البتہ تربیت یافتہ لوگ ایسا کرتے ہون تو تعجب نہین
کیونکہ اونہین ہر فرد بشر کو اپنے علم و ہنر کے زعم مین دوسرون سے ایک قسم کی غیریت حاصل ہوجاتی ہے

اور غیر شخص کی صحبت ظاہر ہے کہ عقلمند تو عقلمند بیوقوف بھی پسند نہین کرتے جیسا کہ عوام مین وحشیون کی نسبت
مشہور ہو رہا ہے اور آپ لوگ یون کہتے ہین شعر | اہل را صحبت نا اہل زیانہا دارد | آب در کوزۂ ناپختہ گل آلود شود
اور جنکا علم وہنر محدود ہے یا جو ہماری طرح جاہل مطلق ہین وہ (میری دانست مین) کسی طرح گوشۂ تنہائی
مین بیٹھا ہوا مخواہ اپنے تئین مفید نہین کر سکتے پس ہماری وحشت یا جہالت خود آپکے اس اعتراض کو
رفع کر سکتی ہے رہ گیا یہ امر کہ مین کسی کے مکان پر کیون نہین جاتا یا کوئی میرے مکان پر کیون نہین آتا
اسکا سبب یہہ ہے کہ ہمارے ملک کے آدمی اگرچہ آپ صاحبون کو نہایت اشتیاق سے اوسی تعجب کی نظر
سے دیکھنا چاہتے ہین جسطرح کہ وہ گاہ بگاہ آپکے ملکون مین آنکھین پہاڑ پہاڑ کر دیکھے جاتے ہین لیکن
یہہ امر چونکہ ظاہرا تہذیب اخلاق کے خلاف معلوم ہوتا ہے اسلئے آپ کی موجودگی مین دانستہ وہ ادہر آنیکا
قصد نہین کرتے اور مین اسواسطے نہین جا سکتا کہ ہماری قوم مین اپنے مہمان عزیز کو تنہا چھوڑ دینا بہت
بڑی کج اخلاقی مین داخل ہے بلکہ جو کوئی ایسا کرے اوسے برا جانتے ہین اور کہتے ہین شعر | اعتبار پست فطرت یک دو ساعت
بیش نیست | گردد آخر تہ نشین دُردیکہ شد بالا نشین | اب آپ یہہ فرمائین کہ اس استفسار سے آپکا کیا مطلب ہے
تا کہ مین اوسی قسم کا جواب عرض کرون شاہزادہ نے کہا مین نے ایکبار اپنے وطن مالوفہ مین اتفاقیہ اسی ملک کے
ایک آدمی کو دیکھ لیا تہا اوس سے ملاقات کرنا چاہتا ہون سامری نے پوچھا اوسکا نام کیا ہے جواب دیا
نام تو نہین جانتا البتہ صورت دیکھکر پہچان سکتا ہون یہہ سنکر اوس غریب میزبان نے تہوڑی دیر کے لئے
اپنی آنکھین بند کر لین بعدہ کچھ اونگلیون پر شمار کرکے کہا آج سے بیس روز بعد فلان پہاڑ کی چوٹی پر
ہماری قوم کے چند آدمی ایک شادی کی تقریب سے جمع ہونے والے ہین اگر آپ وہان تشریف لے چلین
تو شاید یہہ عقدہ حل ہو جائے شاہزادہ یہہ فقرہ اوسکی زبان سے نکلتے ہی دفعتاً مارے خوشی کے اوچھل پڑا
مگر پھر بیس روز کا خیال کرکے کہنے لگا شعر | گفتہ آیمت بعید دگر | آہ اینہم بعید افتادہ | اور فی الحقیقت
مژدۂ وصل یار کے ساتھ ایک میعاد خاص کا مقرر ہو جانا عشاق کے لئے وہ سوہان روح ہے جو ہر سانس
مین دل اور جگر کے ٹکڑے اوڑاتا رہتا ہے پہلے تو فقط غم ہجر یار ہی کا رونا تہا اب خلش خار انتظار نے
شاہزادہ کو ایسی آفت مین مبتلا کر دیا کہ اوس گریہ وزاری اور اختر شماری کا بھی لطف جاتا رہا رات دن

بستر فراق پر سیماب بیتاب کی طرح تڑپتا تہا اور کہتا تہا **رباعی** | شب قصۂ ہجران جگر سوز کنم | روز از رو‌ے وصال افروز کنم
القصہ کہ بے تو من بصد خون جگر | روزے بشب آرم و شبے روز کنم | اسیطرح خدا خدا کرکے وہ بیس دن جیسے
بیس برس کی کیفیت دکہا کر گذر گئے تو آئین ہوش امید و یاس کے مخمصہ مین پہنسا ہوا سامری کے ساتہہ
اوس جلسہ مین تشریف لے گیا وہان جاکر کیا دیکہتا ہے عورت و مرد ملاکر قریب پچاس یا ساٹہہ آدمی کے
جمع ہین مگر اوس برباد کنندۂ خانمان کا کہین پتہ نہین بس یہہ دیکہتے ہی ہوش اوڑ گئے پہلے تو سینہ پر
ہاتہہ مار کر یہ شعر پڑہا **شعر** | مرا عشق تو کا ہے پروردگہ استخوان سوزد | ہمان آتش کہ دارد شمع را روشن ہمان سوزد
بعدۂ سامری سے کہا اے شفیق حال مستمندان و اے رفیق طریق دردمندان وہ زینت انجمن غیرت نسرین و
نسترن آپکی اس محفل مین نہین ہے اب فرمائیے مین اوسے کہان تلاش کرون سامری نے کہا آپ حاضرین جلسہ
کے روبرو اوسکا حلیہ بیان کرین شاید انہین سے کوئی اوسے جانتا ہو شاہزادہ نے بموجب اس ہدایت کے اوس
جماعت کی طرف مخاطب ہوکر کہا اے صاحبو مین مدت مدید سے ایک شخص کا متلاشی ہون اگر آپ براہ مہربانی
میرے حال زار پر رحم فرماکر اوسکے گہر کا پتہ بتا دین تو تا قیام قیامت مین آپکا ممنون احسان رہونگا
اونہون نے پوچہا اوسکا نام کیا ہے جواب دیا اوسکے نام سے تو واقف نہین لیکن تصویر اوسکی ہو بہو
آئینۂ دل پر کہنچی ہوئی ہے اگر ممکن ہو میرا سینہ چیر کر دیکہہ لیجئے نہین چند اشعار اوسکے سراپا مین ایسے سناتا
ہون کہ یقینی اوسکی صورت آپکی آنکہون کے آگے پہر جائیگی اور یہہ بہی مجہے اچہی طرح معلوم ہے کہ وہ اسی
سرزمین کا رہنے والا ہے البتہ اوسکے سراپا پر تہوڑا سا غور آپکو منظور کرنا پڑیگا سنئے **اشعار**

قدش نخلے ز رحمت آفریدہ	بہ بستان لطافت سرکشیدہ	بفرق‌ش موے دام ہوشمندان	از و تا مشک فرق اما نہ چندان
سراوان موشگافی کرد شانہ	نہادہ فرق نازک درمیانہ	ز فرق او دو نیمہ نافہ را دل	وز و در نافہ کار مشک مشکل
فرو دآویختہ زلف سمن سائے	فگندہ شاخ گل را سایہ در پائے	دو گیسویش دو ہندوے رسن ساز	ز شمشاد سر فرازش رسن باز
فلک درس جمالش کرد تلقین	نہادہ از جبینش لوح سیمین	ز طرف لوح سیمینش نمودہ	دونون سرنگون از مشک سودہ
بزیر آن دو نون طرفہ دو دالش	نوشتہ کلک صنع اوستادش	ز حد نون او تا حلقۂ میم	الف واری کشیدہ بینی از سیم
فزودہ بر الف صفر دہان را	یکے دہ کردہ آشوب جہان را	شدہ کاہیش عیان از لعل خندان	کشادہ میم را عقدہ بدندان

زبستانِ ارم رویش نمونہ — درو گلہا شگفتہ گونہ گونہ
زنخدانش کہ سیم بے زکوٰۃ است — درو چاہے پراز آبِ حیات است
قرارِ دل بود نایاب آنجا — کہ ہم چاہ است وہم گرداب آنجا
برو دوشش ز نہ طلعت سمن را — گل اندر جیب کردہ پیرہن را
دو نارِ تازہ بر رستہ زیک شاخ — کفِ امیدشان ناسودہ گستاخ
پئے تعویذ آن پاکیزہ چون دُر — دل پاکان عالم از دعا پر
زتاراج سران تخت و دیہیم — دو ساعد آستینش کردہ پر سیم
دل از ہر ناخنش بستہ خیالے — فرودہ بر سر بدرے ہلالے
میانش موئے بل کز موئے نیمے — زباریکی بردہ از موئے بیمے
شکم چون تختۂ قاقم کشیدہ — بنرمی دایہ نافِ او بریدہ
سخن را ثمر زساق [illegible] — بنائے حسن را سیمین ستون نشست

پر دہر جانب از خانے نشانے — چو زنگی بچگان در گلستانے
بزیرِ غبغب ردا نا برد راہ — بود گرد آمدہ رشحے از ان چاہ
بیاض گردنش صافی تر از عاج — بگردن آورندش آہوان باج
دو پستان ہر یکے چون قبۂ نور — حبابے خاستہ از عین کافور
زبازو گنج سیمین در بغل بود — عیار سیم پیشش او دغل بود
پرِ پیروزیان بجان کردہ سپندش — رگ جان ساختہ تعویذ بندش
کفش راحت دہ مجروح نیشش — نہادہ مرہمے بر ہر دل ریشش
بہ پنج انگشت مہ را برد پنجہ — ززور پنجہ مہ را کرد رنجہ
نیا رستے کمر از موئے بستن — کز ان مو بود نش بیم گسستن
سرینش کوہ اما سیم سادہ — چو کوہے کز کمر زیر اوفتادہ

یہ اشعار سنتے ہی یکبارگی وہ جماعت کی جماعت قہقہہ مار کر اوچہل پڑے اور کہنے لگے ہم نہین کہہ سکتے کہ اس قسم کا آدمی کبھی پردۂ دنیا پر پیدا ہوا ہوگا اور اگر پیدا ہوا ہو یا آیندہ پیدا ہو تو اوسے آدمی کہنا ہماری دانست مین بالکل عقل کے خلاف ہے بھلا اگر ایک خیالی تصویر اسی ہیئت کی جسکی کمر بال سے باریک تر اور سرین کوہ سیمین کی برابر ہون عالم خیال مین اپنے روبرو بنا کر کھڑی کیجائے تو اوسکا کوئی عضو ہمارے اعضا سے مل سکتا ہے یا نہین ”ظاہرا ہرگز نہین مل سکتا“ پھر فرمائیے اوسے آدمی کیونکر کہہ سکتے ہین اور جو کہہ سکتے ہین تو ضرور اس بات کا اقرار کرنا پڑیگا کہ ہم آدمی ہونیکی قابلیت نہین رکھتے سامری نے کہا بس بس تم میرے مہمان عزیز کو ناحق کیون شرمندہ کیا چاہتے ہو اصل یون ہے تربیت یافتہ لوگون کو جب کسی حسین عورت یا مرد کا ذکر کرنا منظور ہوتا ہے تو وہ اوسکا حلیہ اکثر اسی قسم کے استعارات مین بیان کیا کرتے ہین تاکہ الفاظون کی موزونی اور عبارت کی شیرینی سے کانون کو زیادہ پیارا معلوم ہو گو عقل اوسے تسلیم نہ کرے یا آنکھین اوسکے دیکھنے کی گواہی نہ دے سکین ہان ہم بیوقوف چہرہ کو سوائے چہرہ کے کچھ نہین کہہ سکتے اور نہ قد و قامت کی تشبیہہ سرو و شمشاد سے سنکر

بغیر سو شاخسانے نکالے خاموش رہ سکتے ہین اسیواسطے کہا ہے **شعر** معنی رنگین بناز کرد لِ سا دہ خویش را | بادۂ گلگون ندارد بہتر از مینا نقاب | اسکے بعد شاہزادہ کی طرف مخاطب ہو کر کہا اے جوان رعنا ہم صحرائی آدمی تیرے ان مضمون کو ہرگز نہین سمجہ سکتے اگر سوا اسکے کوئی اور وصف اوسکا تجہے معلوم ہو تو بیان کر شاہزادہ نے کنایتاً اپنی طرف اشارہ کرکے کہا اور اوسکا وصف یہہ ہے کہ شکار کرتا ہے اور شکار کو جنگل مین پہینک کر چلا جاتا ہے **شعر** | میشود صیاد پنہان میکند انگاہ صید | میکند آن ماہ صید انگاہ پنہان میشود | یہہ تعریف سنتے ہی ایک عورت اوسی جماعت مین سے بولی آہا مین سمجہ گئی شاید یہہ صیفورہ بنت آذر کو دریافت کرتا ہے اے جوان وہ ہمارے رئیس کی لڑکی ہے مگر افسوس آجکل بہت شدت سے بیمار ہے تو اوس سے ملاقات نہین کرسکتا شاہزادہ نے گہبرا کر پوچہا کیا بیمار ہے اوس نے جواب دیا مفصل یون ہے پارسال وہ بیت المقدس کی زیارت کو گئی تہی مین بہی معہ چند عورتون کے اوسکے ہمراہ تہی لوٹتے وقت دریاے نیگرد کے قریب ناگہان ایک ہرن زخم خوردہ اوسکے آگے ہو کر نکلا وہ مشتاقانہ تیر و کمان سنبہالکر اوسکے پیچہے ہولی جب وہان سے واپس آئی تو صرف دو راتین ہرن کی اوسکے شکار بند سے بندہی ہوئی تہین اور آپ کچہ گہبرائی ہوئی سی باربار پیچہے مڑ مڑ کر دیکہتی جاتی تہی ہمنے جانا شاید اسکا شکار کسی نے چہین لیا ہے یا تنہائی کے سبب ادسے اوٹہا کر اپنے مرکب پر نہین رکہہ سکی اسلئے اس حالت مین مبتلا ہے خیر تہوڑی دیر بعد آپ ہی یہہ خیال جاتا رہیگا لیکن برخلاف ہمارے قیاس کے اوسکا اضطراب آہستہ آہستہ اور زیادہ ہوتا گیا اور گردن کے پہرنے کا یہہ عالم تہا کہ گویا کسی نے کل لگا دی ہے جسکے سبب ایک حالت پر قایم نہین رہ سکتی یہانتک کہ قریب دو کوس کے چلکر پہلے اپنے سینے کو دل کے مقام پر دونو ہاتہون سے خوب دبایا بعدہٗ پیچہے کیطرف گہوڑے کی باگ موڑ کر خاموش صورت تصویر کہڑی ہو رہی پہر تو ہم ساتہ والیون کو بہی خلجان پیدا ہوا پوچہا اے صیفورہ اسوقت تیرا کیا حال ہے آیا شکار کے رہجانیکے سبب آگے چلنے کو جی نہین چاہتا یا کسی نے کچہہ برا بہلا کہا ہے جواب دیا نہین شکار کا تو کچہہ خیال نہین نہ کسی نے برا بہلا کہا البتہ جس جگہہ یہہ ہرن تیر کہا کر گرا ہے وہان اتفاقیہ ایک دیوانہ آنکلا تہا اوسکی صورت ابتک میری آنکہون کے آگے پہر رہی ہے اور خواہ مخواہ یہہ ہی دل چاہتا ہے کہ ایک بار پہر اوسے کسی طرح دیکہنا چاہیے ہمنے کہا وہ تو دیوانہ نہین تہا مگر تمہارے دیوانہ ہونے مین کچہہ شک نہین کہ ناحق اپنا راستہ کہوٹا کرتی جاتی ہو بس چلو جانے دو خدا جانے کون تہا کون نہین اپنے مطلب سے مطلب رکہو پرایا دیس ہے اگر خدانخواستہ کسی آفت مین پہنس گئے تو گہر والون کو خبر ہوتے ہی ہوتے

کام تمام ہوجائیگا صیفورہ نے کہا سوا اسکے اور نہ کبھی تمنے کبوتر شکار کرکے اوسے تڑپتے دیکھا ہے ہمنے کہا ہان
بارہا دیکھا ہے کہا بس اوسی طرح میرے سینہ مین کوئی جانور تڑپ رہا ہے ہرچند دونو ہاتہون سے دباتی ہون مگر
اوسکا اوچھلنا موقوف نہین ہوتا ہمنے کہا یہان ہماری ہی عقل حیران ہے نہ کبھی ہمارا یہ حال ہوا نہ کسی دوسرے کا یہ حال
ہوتے ہوئے سنا بہر طور تمہین اپنے گہر جلد پہونچنا چاہیے تاکہ بزرگون سے یہ ماجرا بیان کرکے کچھ علاج معالجہ کیا جائے
صیفورہ ملول ہی صورت بناکر ہمارے ساتھ ہولی راستہ مین یہ حال ہوا کہ ہم اوسکا دل بہلانے کو ہنستے تھے تو وہ
اپنے ہونٹہ چبانے لگتی تھی ہم کچھ بات پوچھتے تھے تو وہ مُنہہ دیکھکر رہجاتی تھی شام کو منزل پر پہونچکر موافق معمول کے
اوسکے آگے کہانا رکہا تو کہا پیٹ بہرا ہوا ہے پانی پینے کو پوچھا تو جواب دیا جی نہین چاہتا آخر ہمنے اوسکے لیے بچھونا کردیا
کہ تم چپکی ہوکر سو رہو شاید نیند آنے سے طبیعت سنبھل جائے مگر واللہ اعلم کیا سبب ہوا کہ باوجود راستہ کی ماندگی کے
رات بہر اوسنے پلک سے پلک ہی نہین جھپکائی یا جلدی جلدی ادہر اودہر کروٹین بدلتی تھی یا آسمان کو دیکھکر کہتی تھی
خدا جانے صبح کتنی دیر مین ہوگی ہم مین سے ایک ایک عورت باری باری اوسکے ساتھ جاگتی رہی باقی مجبور سب کی سب
بیخبر ہوکر سو رہین قصہ مختصر اسی مصیبت سے بمشکل ہم اوسے گہر لیکر پہونچے یہان اوسکی حالت دیکھتے ہی سب نے کہا
شاید اس سے بیت المبروط مین کوئی بے ادبی ہوگئی ہے وہان دوبارہ جاکر اسے اپنی تقصیر معاف کرانا چاہیے ہمنے
کہا نہین بیت المبروط مین کچھ بے ادبی نہین ہوئی اصل قصہ یون ہے کہ فلان جنگل مین یہ ایک دیوانہ کو دیکھکر
دیوانی ہوگئی ہے اسپر اکثر عقلمندون نے جادو تجویز کیا اور اوسی قسم کے علاج بھی ہونے لگے لیکن صیفورہ روز بروز
بگڑتی ہی گئی حتی کہ ہولے ہولے اوٹہنا بیٹہنا بھی مشکل ہوگیا اور جب کبھی اوسکی طبیعت کا حال پوچھا گیا یہی کہا
"اور تو مین کچھ نہین جانتی مگر اوس دیوانہ کی صورت کسی وقت دل سے نہین بُہلائی جاتی" اے جوان جب یونہین
قریب چھ سات مہینے کے گذر گئے تو ایک بڈہے آدمی نے اول سے آخر تک اوسکا قصہ سنکر کہا میری دانست مین
یہ وہ مرض ہے جو اکثر گرم ملکون مین صفراوی مزاج والون کو خشکی اور حرارت کی زیادتی سے کبھی کبھی ہوجاتا ہے
اور ایک سے دوسرے پر اسقدر جلد عود کرتا ہے کہ جسکی سرعت کسی طرح سمجھ مین نہین آسکتی وہ شخص جسے تم دیوانہ بتاتے ہو
یقینی اسی مرض مین مبتلا ہوگا اور اوسی کی مخالطت یا مجالست نے اس بیچاری ناتجربہ کار کو بھی دین و دنیا کے کامون
سے کہو رکہا ہے اب یہ دونو جب تک آپسمین ملکر اپنی حرارت کو درجہ اعتدال پر نہ پہونچائینگے ہرگز آرام کی صورت

پیدا نہین ہوسکتی گو میرا یہہ اعتقاد نہین ہے کہ سوا اس علاج کے حرارت کا کسی دوسری دوا سے زایل ہونا ممکن نہین
لیکن البتہ اس مسئلہ پر سب کا اتفاق ہے کہ بغیر اعتقاد اور توجہ کامل کے دوا کا موثر ہونا محال ہے اور یہہ مرض تمام
قواے ظاہری و باطنی کو اسقدر اپنے قابو مین کرلیتا ہے کہ کسی وقت طبیعت کو کسی دوسرے کام کی طرف مایل نہین ہونے دیتا
اسلئے اطبا نے اس مرض خاص کا علاج سوا مقاومت کے دوسرا تجویز نہین کیا اور یہہ بہی اوسی بزرگ کا قول ہے
کہ یہہ مرض ہرچند اقسام مالیخولیا مین داخل ہے لیکن تربیت یافتہ لوگ اسے مرض عشق کے نام سے تعبیر کرتے ہین
اور اسمین مبتلا ہونا کسی خاص سبب سے اپنے نزدیک وہ اسقدر فخر سمجہتے ہین کہ اگر اتفاقیہ اس رسوا کنندہ جہان کے ہاتہہ سے
بچ رہین تو حالت تندرستی کو برا جانکر حتی المقدور بطلاقت لسانی سے دوسرون کو یہہ جتانا چاہتے ہین کہ ہم بہی اوسی
علت مین گرفتار ہین جسکا نتیجہ سوا بدنامی کے دوسرا سننے مین نہین آیا بلکہ اونکا مقولہ ہے **شعر**

بے ملامت نشود آئینہ دل روشن	زخم شمشیر زبان صیقل زنگار دل است

غرض یا اوسی دن سے صیفورہ کا علاج معالجہ
بند کردیا گیا ہے اب سوا ذات لات و منات دوسرے سے صحت کی امید نہین ہے **شعر** کسے کہ کشتۂ کارت بدست تدبیر است

خیال فاسد او چون بر آب تصویر است — حکیم مانوش فرماتے ہین یہہ افسانہ اوس سرگشتۂ وادی محبت کے حق مین افسون
سے زیادہ اثر کرگیا یک بیک دل نے کلبلا کر سینہ مین برہمی شروع کی اور زبان سے نکلا **شعر** برسینہ زدم چاکہ کہ آہنگ نبا شم

فریاد کہ از بہر من آن ہم قفسے شد — لیکن شاہزادہ نے بمشکل دل کو تہام کر سامری سے پوچہا کیون حضرت آذر کا مکان
یہان سے کتنی دور ہے اوسنے جواب دیا اگر کوئی آرام سے جانا چاہے تو دو منزل سے زیادہ نہین ہے کہا اگر اجازت ہو
مین وہان تک ہو آؤن سامری نے کہا بہت اچہا تشریف لے جائیے مین آپکو نہین روک سکتا بلکہ حکم ہو تو مین خود
ہمراہ رکاب چلون شاہزادہ نے کہا نہین آپکو تکلیف کرنیکی چندان ضرورت نہین جب وہ یہان کا رئیس ہے تو مین اکیلا
بہی نام پوچہتے پوچہتے پہونچ سکتا ہون یہہ کہکر اوسی وقت چل نکلا کہ لو خدا حافظ و ناصر اب میرا اس جگہہ قیام کرنا کسیطرح
ممکن نہین **شعر**

دنیا خوش است لیکہ باندازۂ وجود	پیراہن زیادہ ز قامت بریدہ نیست

خدا کی قدرت سے جب
دولت سراے خاص قریب پانچ چہہ میل کے رہ گئی تو دفعتاً اضطراب دل نے صیفورہ کا دامن استقلال جنگل کیطرف
کہینچنا شروع کیا کہ اوٹہہ تہوڑی دیر لالۂ صحرائی کے داغ جگر کا تماشا دیکہہ گوشۂ تنہائی مین کب تک پڑی پڑی
سینۂ مہر گنجینہ کو ہدف غم کا نشانہ بناتی رہیگی جو ہاتہہ پردۂ ننگ و ناموس کی دہجیان اوڑانیکو بنائے گئے ہون

اونہین کتاب متبرک کی طرح بغل مین دباکر کمہ چہوڑنا کب زیبا ہے اور جو پاؤن وحشت مین خار مغیلان کی تیزی آزمانے کو عنایت فرمائے گئے ہون اونہین کو جیبِ کفش سے باہر نہ نکالنا کس ملت مین روا ہے **شعر** خبر آمدن لشکر خار است بدشت خیمۂ آبلہ گردست دہد برپا کن ناچار صیفورہ کشش محبت کے اثر سے اوس ضعف و نقاہت پر لڑکہڑاتی ہوئی اوٹہی اور ایک اسپ صبا رفتار پر بوئے گل کی طرح سوار ہو تن تنہا طبیعت کی رہنمائی سے ایک طرف کو چل نکلی تہوڑی دور جاکر کیا دیکہتی ہے وہی میرا دیوانہ چلا آتا ہے بس پہر کہان تاب تہی فوراً گہوڑے سے گہوڑے کو ملاکر کہڑی ہوگئی اور نہایت سادگی سے کہنے لگی اے جوان ہمارا دل تیرے دیکہنے کو بہت چاہتا تہا بارے یہ بیان کر اوس مرض مہلک مین تو اب تو گرفتار نہین ہے جسمین ہم دیکہ آئے تہے شاہزادہ نے بہزار دقت طبیعت کو اپنے قابو مین کرکے جواب دیا **شعر** خواہم کہ بہ آن سینہ نہم سینۂ خودرا | تا دل بہ تو گوید غم دیرینۂ خودرا صیفورہ نے کہا معلوم ہوا ابہی وہ جہک مٹی نہین اور تعجب ہے کہ تو بہی علاج مین کوشش نہین کرتا افسوس ہمین تیری صورت دیکہکر یہ خواہش پیدا ہوئی تہی کہ چند روز تجہے اپنے پاس سے جدا نہ کرین لیکن ایسے از خود رفتہ کی صحبت سے کیا طبیعت کو حظ حاصل ہوسکتا ہے شاہزادہ نے اپنے دلمین کہا یا الٰہی اچہے ہولے بہالے معشوق سے پالا پڑا جو ہوش و حواس کی باتون کو بہی دیوانگی پر محمول کئے جاتا ہے خیر اس سے اسی کے ڈہنگ پر گفتگو کرنا چاہئے یہ سوچکر کہا اے مسافر نواز سچ یون ہے کہ مین سوائے مرض عشق کے کسی مرض مین مبتلا نہین اور ہماری اصطلاح مین بدرجہ افراط باہم انس پیدا ہو جانیکو عشق کہتے ہین مثلاً آپکا یہ کلام کہ ہمارا تیرے دیکہنے کو بہت دل چاہتا تہا ایک قسم کی محبت مین داخل ہے اگر اسی خواہش دلی کو ایسے درجۂ اعلی پر پہونچا دیا جائے کہ اوس سے زیادہ کسی فرد بشر کے امکان مین یا خیال مین نہو تو ہم اوسے عشق کہینگے اور اوسکی خواہشون کو ایسے الفاظون مین بیان کرینگے کہ سننے والا سوائے دیوانگی کے اور کچہ قیاس نہ کرسکے پس اگر میرا کوئی کلام خاطر عاطر پر ناگوار گذرا ہو تو اوسے براہ عنایت و مہربانی معاف فرمائیے کہ مین اپنے روزمرہ سے مجبور ہون یعنی یکایک اوسے ترک نہین کرسکتا صیفورہ نے پوچہا پہر تو اس قسم کا اُنس کسکے ساتہہ رکہتا ہے شاہزادہ نے کہا ہیہات آپ مجہے میرے محاورہ کے مواق گفتگو نہین کرنے دیتین ورنہ طراق سے کہدیتا **شعر** مرجانیکا قاتل نے نرالا ڈہب نکالا ہے | مجہی سے پوچہتا ہے کسکو کسنے مار ڈالا ہے یا یون کہتا **شعر** تغافل تو مرا خوش نماید از لطفت | کہ این بہر کس و آن خاصۂ از برائے منست

یا زیادہ گستاخی کا لحاظ نہ کرتا تو اس طرح بہی کہہ سکتا تہا شعر | قسمت ما ز جہان غیر پشیمانی نیست | سر نوشت من ز زلف تو یک مضمون است

اب تجہ سے اسکے کیا عرض کرون کہ مین وہ اُنس آپ ہی کے ساتہہ رکہتا ہون اور آپ ہی کی بدولت اپنا گہر بار چہوڑ کر یہان حاضر ہوا ہون صَنِیفورہ نے کہا اچہا اگر ہم سے وہ اُنس رکہتا ہے تو اسوقت اپنی طبیعت کا حال بیان کیا ہے شاہزادہ نے کہا گویا ہفت اقلیم کی سلطنت مل گئی یا حیات جاودانی کا کسی نے مژدہ سنادیا اور جو آیندہ کی تمنا پوچہتی ہو تو یہہ جی چاہتا ہے کہ اب یہہ صحبت قیامت تک اسی طرح برقرار رہے صَنِیفورہ نے کہا البتہ میری اور تیری حالت کا نتیجہ ظاہرا ایک ہی معلوم ہوتا ہے صرف اتنا فرق ہے کہ تو تہوڑی سی تعلّی کی لیتا ہے اور مین مطلق مصیبت پر فخر کرنا نہین چاہتی یا یہہ سبب ہے کہ بہت دن ایک قسم کا صدمہ اوٹہاتے اوٹہاتے تجہے عافیت کا لطف یاد نہین رہا اور مجہے بخوبی یاد ہے اسواسطے مین اچہی طرح خیال کرکے کہہ سکتی ہون کہ اسوقت میرے دل کا وہی عالم ہے جو تیرے دیکہنے سے پہلے کسی زمانہ مین تہا اور اسمین بہی کسی طرح کا شک نہین کہ جو نوبت ابہی ان چند روز مین میرے اوپر گذر چکی ہے دوبارہ مین اوسمین مبتلا ہونا ہرگز نہین چاہتی کیونکہ وہ حیات چند روزہ کے واسطے نہایت مضر ہے خیر اب یہہ بتا تو مجہسے شادی کرنا چاہتا ہے یا نہین شاہزادہ نے کہا دل وجان سے بلکہ اگر یہہ معاملہ نہوا تو آپکے روبرو خنجر سے اپنا گلا کاٹ کر مر جاؤنگا شعر

سایۂ اقبال و تشریف ہمای وصل تو	آفتاب طالع بخت ہمایون منست

بعد اس گفتگو کے صَنِیفورہ شاہزادہ کو اوسی حیثیت سے اپنے مکان پر لیگئی اور باپ سے ملاقات کرواکے کہا یہہ وہی دیوانہ ہے جسکا ذکر اکثر حالت مرض مین آپنے میری زبان سے سنا ہوگا اب مین نہایت ادب سے اسکے ساتہہ اپنی شادی ہوجانے کی خواہش آپ کی خدمت مین ظاہر کرتی ہون کیونکہ اس سے بہتر دوسرا علاج اوس مرض گمنام کے استیصال کا میری سمجہہ مین نہین آتا ابہی صبح تک آپنے ملاحظہ فرمایا ہوگا مجہے اپنے بستر پر بسبب ضعف و نقاہت کے کروٹ بلنا بہی محال تہا اسوقت دیکہہ لیجئے ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے کبہی بیمار ہی نہین ہوئی تہی یہہ فقط اسی کی صورت دیکہنے کی تاثیر ہے پہر مجہے ناحق اس سے جدا ہوکر کسی دوسرے طبیب کی التجا کرنے سے کیا فایدہ اور التجا تو جب کرون جب دس بارہ مہینے خوب تمام جہان کی خاک نہ چہان لی ہو یہہ سنکر آذر نے شاہزادہ سے پوچہا آپکا نام کیا ہے شاہزادہ نے جواب دیا مین ولیعہد لاپلاٹا کا ہمنام ہون یعنی آئین ہوش مجہے کہتے ہین

اوراس امید پر یہان حاضر ہوا ہون کہ آپ مسافر نواز آدمی ہین مجہے اپنی غلامی سے ضرور سرفراز فرمائینگے شعر

گرچہ من حاجت طلب از شرمساری نیستم || لیکن آخر خالی از امیدواری نیستم

آذر نے کہا بس یہہ ہی ہمین دریافت کرنا تہا کہ تم بہی صیفورہ کی درخواست قبول کرنا چاہتے ہو یا نہین اب ہم کسی طرح کا عذر نہین کرسکتے جاؤ اوسے اپنے تصرف مین لاؤ ہماری رسم و آئین کے موافق ایجاب و قبول ہو گیا پہر ہنسکر کہا ہان تصرف سے پہلے مرد کو اپنی حیثیت کے موافق دوستون کی دعوت معہ تہوڑی سی خوشی کے ضرور کرنا چاہیے سو تم مسافر ہو ہم تمکو اس بارہ مین مجبور نہین کرسکتے خیر ایک شادی یون ہی سہی شاہزادہ ہنوز اسکا کچہہ جواب نہ دینے پایا تہا کہ صیفورہ اوسکا ہاتہہ پکڑ کر ایک علیحدہ مکان مین لیگئی اور کہا اے میرے پیارے اگر تجہے کسی چیز کی ضرورت ہو تو بلا تکلف بیان کرین بشرط موجود گی ہرگز اوسکے حاضر کرنے مین دریغ نہ کرونگی شاہزادہ نے کہا شعر

دو دوست است کہ یکبار آرزو دارم || تو در کنار من و شرم از میان رفتہ

صیفورہ نے کہا میری یہہ غرض نہین ہے مین اوس ضرورت کی نسبت گذارش کرتی ہون جسکی فرمائش آذر نے کی ہے یعنی کچہہ روپیہ پیسا درکار ہو تو ارشاد فرما شاہزادہ نے کہا بیشک مین آپکا خزانہ اپنا ہی تصور کرتا ہون لیکن تقصیر معاف ہو مین اوسپر ایک ایسا مار طلسمی بٹہایا چاہتا ہون کہ جسکے باعث بیک خیال کا بہی اوسمین گذر نہ ہوسکے یہہ نہین چاہتا کہ خواہ مخواہ تصرف بیجا سے اوسکا قفل جہوٹا کر دیا جائے یہہ کہکر بیک بیک ہنس پڑا اور اوسی حالت تفرح مین صیفورہ کو چہاتی سے لگاکر پہلے بہت دیر تک کچہہ مذاق عاشقانہ کرتا رہا بعدہٗ کہا اے جان من آپکے احسانات اسقدر میرے ذمہ ہین کہ مین اوسکا شکریہ روز قیامت تک بہی ادا نہین کرسکتا اب اور زیادہ آپ مجہے محجوب کرنا کیون چاہتی ہین البتہ اگر آپکو اپنے باپ کے حکم کی تعمیل منظور ہے اور میرا بہی ندامت سے آزردہ کرنا مرکوز خاطر نہین تو جو مین عرض کرون وہ قبول فرمائیے صیفورہ نے پوچہا وہ کیا جواب دیا براہ عاشق نوازی غریب خانہ تک تشریف لیچلئے کہ مین خاطر خواہ اپنے دل کا حوصلہ پورا کرسکون شعر

سایۂ بر خاکم افگن چون شدم خاک درت || سرمۂ اہل نظر کن خاک راہ خویش را

صیفورہ نے کہا واہ کیا اچہی عرض کی ہے اے میرے دل کے ٹکڑے مین تو پہلے بہی تیرا حکم کسی طرح رد نہین کرسکتی تہی اور اب تو بقول شخصے ناخریدہ کنیز ہون جہان جی چاہے لیچل پوچہنے کی کیا حاجت ہے شعر

آنقدر آرزوے سجدۂ کویت کہ مراست || در ہمہ روے زمین نقش نبود گنجائے

البتہ آزردہ کی اجازت لے لینی چاہیئے کہ وہ اپنے دل مین آزردہ نہو حالانکہ مجھے اوسکے آزردہ ہونیکی بہی چندان پروا نہین یہہ کہکر اوسی وقت اوٹھہ کہڑی ہوئی اور اپنے باپ پاس جاکر با مین شائستہ آئین ہوش کی درخواست بیان کی اوسنے تہوڑی دیر سوچکر جواب دیا اگر اوس پانچ روز اپنے اس ارادہ کو ملتوی رکھو تو اچہا ہے کہ ایسی جلدی مہمان کے رخصت کر دینے کا دستور نہین آیندہ تمہین اختیار ہے اب مین تمہارے معاملات مین دخل دینا مناسب نہین سمجہتا صیفورہ نے کہا بہتر ہے مین آئین ہوش کو سمجہائے دیتی ہون وہ ہرگز آپکے خلاف مرضی کوئی کام کرنا نہین چاہتا القصہ شاہزادہ ایک مہینہ کامل اوسی جگہہ مقیم رہا بعدہٗ وہان سے چلکر دو روز سامری کے مکان پر ٹھہرا پہر سامری سے رخصت ہوکر ۱۴- اکتوبر ۱۸۴۳ء کو بخیریت تمام معہ اوس صیاد ستم پیشہ کے جسنے بے اندیشہ ایسے غزال وحشی کو نخچیر بنالیا تہا اپنے شکارگاہ مین داخل ہوا آب تہوڑا حال ادہر کا سنئے کہ وہ بہی لطف سے خالی نہین ہے کہتے ہین شاہزادہ ہنوز اوس مقام تک نہین پہونچا تہا جہان اس صحرا نوردی کا سلسلہ منتہی ہوتا تہا (یعنی جس جگہہ صیفورہ نے اپنے ناوک مژگان کو خون چٹایا تہا) کہ یکایک دور سے شادکیش آتا ہوا دکہائی دیگیا شاہزادہ نے خوش ہوکر صیفورہ سے کہا الحمد للہ کہ مدت مدید بعد آج ایک دوست کی صورت نظر آئی اے برباد کنندہ خانمان یہہ وہ شخص ہے جسنے ابتدائی مرض مین ہمارے زخم جگر پر مرہم لگایا تہا اگر یہہ تمہاری جدائی مین ہمارے دل مضطر کو تسکین نہ دیتا یا تسکین کے قاعدے تلقین نہ کردیتا تو آج دوبارہ اس تزک وشان سے ہمارا اس شکارگاہ مین داخل ہونا ممکن نہ تہا گو مسیحائی خاص تمہارے ہی لعل شکرفام سے ظہور مین آئی لیکن مسیحا کے قدم لما پہونچانے والا مین اسی کی ذات والاصفات کو تصور کرتا ہون اور اب بہی دیکہو ہماری دوری مین کسطرح جنگل کی خاک چہانتا پہرتا ہے گویا ہماری ہی طرح یہہ بہی ہوش وحواس سے جاتا رہا ہے اتنے مین شادکیش نے پہچان کر گہوڑا جہپٹایا اور بنہایت تمنا سے خاک سم توسن باد پا کو بوسہ دیکر دونو طالب ومطلوب کو نذرین دکہائین شاہزادے نے گلے سے لگاکر کہا اے شادکیش تمہاری خیریت تو معلوم ہوگئی اب یہہ کہو ظل سبحانی اور ملکہ زمانی کا کیا حال ہے اوسنے حسب قاعدہ بعد دعاے عمر و دولت کے عرض کی اے باعث رونق بزم جہانبانی واے موجب زینت مسند کامرانی خلاصہ اون دونو ہماے چتر سلطنت کی اضطرابی اور بیتابی کا یہہ ہے کہ جس روز سے حضور پرنور کے غائب ہوجانیکی خبر سنی ہے تمام کاروبار سلطنت چہوڑ چہاڑ اسی ویرانہ مین

تشریف لے آئے ہین اگر غلام عقیدت التیام بدلائل روشن جناب اقدس کی صحت مزاج سراپا ابتہاج سے
روزمرہ مطلع نہ کرتا رہتا تو واللہ اعلم آج تک تپش دل سے کیا نوبت پہونچی ہوتی با این ہمہ ہر دم آپ ہی کا ذکر
رہتا ہے اور دونو وقت بلاناغہ جہان پناہ حضور انور کے خیمہ خاص مین تشریف لاکر ایسے کلمات حسرت دیاس
زبان فیض ترجمان سے ارشاد فرماتے ہین کہ مطلق جنکے سننے کی طبیعت کو تاب نہین ہو سکتی الحمد للہ کہ حضور
عین موقع پر تشریف لے آئے ورنہ خاکسار کچھہ گذارش نہین کر سکتا کہ آج ہی کل نصیب دشمنان اس
دوری و مہجوری کا کیا نتیجہ ظہور مین آتا شاہزادہ نے فرمایا اسوقت جہان پناہ بدولت و اقبال کہان تشریف
رکھتے ہونگے التماس کیا حضور کے خیمون سے شمال کی جانب پانچ چھہ میل کے فاصلہ پر خیام فلک احتشام
نصب کئے گئے ہین اسوقت اوسی جگہہ زیارت نصیب ہو سکتی ہے پوچھا اسقدر فاصلہ پر قیام فرمانیکا کیا باعث
جواب دیا ارا کین سلطنت نے دانستہ وہ مقام اسواسطے تجویز کیا ہے کہ ہر وقت خداوند نعمت کا جاہ و حشم مد نظر
رہنے سے زیادہ طبع نازک کو صدمہ نہ پہونچے اب حضور جلد تشریف لیچلین کہ یقینی بادشاہ عالم پناہ کو ایک ایک
ساعت کاٹنا ایک ایک سال سے زیادہ مشکل ہو رہا ہے شاہزادہ نے کہا اس صورت مین یکایک ہمارا روبرو جانا
مصلحت نہین معلوم ہوتا بالفعل ہم اپنے خیمہ گاہ مین قیام کرتے ہین تم جاکر ہماری طرف سے بعد ادائے آداب
کورنشات گذارش کر دو کہ وہ مشتاق دیدار فیض آثار ہی آستانۂ اقدس ہمپایۂ بیت المقدس پر حاضر ہو چکا ہے
عنقریب جاشیہ نشینان بساط سراپا انبساط کے سجدۂ غلامی سے مشرف ہوا چاہتا ہے کسل راہ کے باعث تھوڑی
دیر کے لئے اپنے خیمہ مین اوتر پڑا ہے شاد کیش نے بسبب سلسلہ خادمی و مخدومی کے اس تقریر کا جواب دینا مناسب
نہ سمجھا جسطرح ارشاد ہوا تھا بعینہ اوسی طرح بادشاہ کی خدمت مین حاضر ہو کر عرض کر دیا بہلا بادشاہ کو
اسقدر انتظار کی کہان تاب تھی وہان تو یہہ حال تھا شعر | سایۂ خوشدلی آنجاست کہ دلدار آنجاست | سکینم سعی کہ خود را مگر آنجا فگنم
یہہ مژدۂ جان بخش سنتے ہی خود سوار ہو کر بے تابانہ شاہزادہ کے دیکھنے کو چلا گیا آئین ہوش نے جو دفعتاً آمد آمد کی
خبر سنی پیشکل در خیمہ تک استقبال کیا اور محجوبانہ گردن جھکا کر خطاوارون کی مانند دست بستہ تخت کے روبرو
کہڑا ہو گیا بادشاہ نے محبت پدری سے فوراً ہاتھہ پکڑ کر کلیجہ سے لگا لیا اور کہا واہ اچھے گئے کہ تمام دنیا کے
عیش و آرام ہمارے اوپر حرام کر گئے یارے یہہ تو کہو کہان گئے تھے اور کیون گئے تھے شاہزادہ نے پایۂ تخت کو

بوسہ دیکر پہلے صیفورہ سے نذر دلوائی بعدہٗ بادب تمام اوّل سے آخر تک موبمو اپنی سرگذشت بیان کی اور
کہا اگر یہہ کمترین عقیدت آئین اسطرح پوشیدہ نہ چلا جاتا تو جہان پناہ یقینی تصور فرمائین کہ آج تک اس
مشت استخوان کا زندہ رہنا کسی صورت سے ممکن نہ تہا کیا معنی حضور انور کمترین کا تنہا جانا منظور نفرماتے
اور وہ قوم ایسی سخت ہے کہ وہان زور و زر سے کسی طرح کام نہ نکل سکتا بجز اسکے کہ تلخی ہجر سے مفت
گہر بیٹھے جان شیرین برباد جاتی اور کچہہ بہی حاصل نہوتا اب حضور کے اقبال سے بلا خلش وہ کانٹا سینے سے
نکل گیا صرف ایک وہ ہی طعن آذر کا باقی رہ گیا ہے جو اوسنے عقد کے وقت دعوت احباب کی نسبت کیا تہا
سو اب ظاہرا اوسکا بہی دور ہو جانا مشکل نہین ہے جہان یہہ مرحلہ طے ہوا ہے انشاءاللہ تعالی وہ بہی ہو جائیگا **شعر**

خدا ساز است ہر کاری کہ از مردم نمی آید
بعالم ہیچ چیز آسان تر از مشکل نمیدانم

بادشاہ نے وہ داستان رنج والم سنکر
دوبارہ شاہزادہ کو چہاتی سے لگا لیا اور کہا فی الواقع تو نے اس چہوٹی سی عمر مین محبت کے باعث وہ صدمے
اوٹہائے ہین کہ ہمارے خاندان مین آج تک کسی نے کسی کی دشمنی کے سبب بہی نہ اوٹہائے ہونگے مگر شکر کرنیکی جا ہے
کہ بہت جلد یہہ قصہ فیصل ہو گیا ورنہ اس بحر ناپیدا کنار کے ڈوبے ہوئے ہمنے قیامت تک اوچہلتے نہین سنے **رباعی**

پیچیدن سر از دو جہان افسر عشق است
برخاستن از جان علم لشکر عشق است
گلگونہ رخسار گہر گرد یتیمی است
خواری و غم بے پدر و مادر عشق است

صیفورہ بولی اے بادشاہ جو کچہہ آئین ہوش نے ہمارے ملک کی سختیان یا ہماری بے اعتنائیان بیان کین وہ سب
درست ہین لیکن آذر نے جو دعوت کی نسبت ایک کلمہ کہا تہا وہ صرف ہنسی کی راہ سے تہا نہ اسواسطے کہ شاہزادہ سے
طعن تصور کرکے آج تک اپنے دل سے دور نہ کرے خیر جو کچہہ ہوا وہ ہوا اب خواہ مخواہ اوسکے ذکر سے کیا فائدہ
بادشاہ نے کہا اے صیفورہ بہت بڑی خوشی کا مقام ہے کہ دوبارہ خداوند دوجہان نے اس طالع بیدار کو شاہزادہ
آئین ہوش سے ملایا اور زیادہ تر خوشی کی یہہ بات ہے کہ دوچند کرکے ملایا یعنی تمہارا دیدار بہی نصیب ہوا جسکے
باعث ہمین اس قند مکرر کی حلاوت موافق اپنی رسم و آئین کے ایک جشن شاہانہ مین حاصل کرنی لازم ہو گئی اور جشن کے
معنی یہہ ہین کہ تمام احباب کسی مقام پر جمع ہوکر اپنی اپنی خوشی ایک دوسرے پر ظاہر کرین تاکہ زیادہ تر طبیعت کو مسرت
حاصل ہو لیکن تمکو بخوبی معلوم ہے کہ اس عنایت بے غایت کے بعد آذر سے بڑہکر ہمارا دوست دنیا مین کوئی
نہین ہو سکتا پس اگر وہ بہی براہ نوازش و کرم اس تقریب مین شامل ہو تو کیا بری بات ہے اوّل تو اوسکے سبب

ہمارے جشن کی رونق دوبالا ہوجائے گی دوم اگر آئین ہوش اوس ہنسی کو طعن ہی سمجھے ہوئے ہے تو اوسکا برا چاہتے ہے وہ کدورت بہی جاتی رہیگی بقول کسی دانشمند کے شعر | جامۂ دوستی ار پارہ شود باز بدوز | میوۂ خوش دہد آن نخل کہ پیوند کنند

صیفورہ نے کہا اگر آپکی یہہ ہی مرضی ہے تو مین منع نہین کرسکتی لیکن اتنا پہر بہی سنائے دیتی ہون وہ ذرا موٹی عقل کا آدمی ہے دوسرے اپنی قوم کا رئیس بہی ہے تعجب نہین کہ پاٹے گونیا کی سرحد سے آگے قدم بڑہانیکا ارادہ نہ کرے میری دانست مین حتی الامکان اس جشن کے واسطے ایسا مقام تجویز کرنا چاہیے کہ آپکو خفتی کے عوض ان سے اوٹہانا پڑے بادشاہ نے اوسکی اس رائے کو پسند کرکے اوسی وقت حکم دیدیا کہ دریائے نیگرو کے کنارے (جو دونو ملکون کی سرحد پر واقع ہے) کسی میدان پر فزا مین بہت جلد سامان جشن مہیا کیا جائے اور دوسرے روز خوب سوچ سمجہکر دو معزز اہلکار جدا جدا آذر اور سامری کے پاس معہ ایک ایک نامہ محبت شمامہ کے روانہ کئے جنکے مضمون کا خلاصہ یہہ ہے آپ صاحبون نے شاہزادہ آئین ہوش پر بغیر معرفت سابقہ اسقدر عنایت و مہربانی فرمائی کہ ہم اوسکا شکریہ اگرچہ گل صدبرگ کی مانند سوزبانین پیدا کرکے بہی ہزار برس تک ادا نہین کرسکتے تاہم آپکے احسانات خاص سے جو ہمارے دل محبت منزل پر اثر پیدا ہوا ہے ہم اوسکو ایک دربار عام مین بالمشافہ ظاہر کرنا چاہتے ہین اگر آپ سرحد پاٹے گونیا تک معہ دیگر رؤسا مملکت کے قدم رنجہ فرما دین تو یہہ سمجہنا چاہیے کہ ہر گام پر گویا آپنے اپنے احسانات پر ایک صفر زیادہ کردیا شعر | بیا اے نو گل خندان رنگین ساز باغم را | برنگ غنچہ کن لبریز بوے خود دماغم را | جسوقت یہہ تحریر آذر اور سامری کی نظر سے گذری اونہون نے اوسیوقت نہایت آدمیت سے اوسکے جواب مین لکہہ بہیجا شعر

بشوق بزم وصالت دویدہ می آئیم | زہر دیدن رویت بدیدہ می آئیم | قصہ مختصر بعد رسم پیغام و سلام کے تاریخ معین پر (جو اسوقت علت پیری کے سبب مجہے یاد نہین رہی) اودہر سے آذر اور سامری معہ دیگر رؤسا اقوام مختلفہ کے مقام معہود پر پہونچے ادہر سے بادشاہ معہ صیفورہ و شاہزادہ آئین ہوش وغیرہ کے بعد جلوس شاہانہ تشریف لیگیا ایک ہی دن بلکہ ایک ہی وقت دونو ملکون کے رئیس دریائے نیگرو کے کنارے مجمع البحرین کی طرح مل گئے جنکے اختلاف عادات کا حال بہی اسی مثال سے بخوبی ثابت ہوسکتا ہے اب یہہ سننا چاہیے نتیجہ اوس جلسہ کا کیا نکلا کہتے ہین بادشاہ نے بعد ادائے رسومات معمولی (جسکی تکمیل مین شاید پانچ چہ روز سے زیادہ نہ صرف ہوئے ہونگے) ایکدن بر سر دربار آذر و سامری کے ایک ایک احسان کا ذکر کرکے پہلے معقول الفاظون مین

اونکا شکریہ ادا کیا بعدہ کہا گوان احسانات کا عوض نہ ہم دے سکین نہ دینا چاہین لیکن اپنی سچی محبت اور خلوص نیت جتانے کو
دو باتون کی آپ صاحبون سے درخواست کرنا چاہتے ہین اور یقین ہے آپ اپنی عنایت بے غایت سے اون دونو کو
منظور فرمائینگے اوّل یہہ کہ تمام باشندگان پاٹے گونیا کم سے کم ایک مہینے کے لئے ہماری دعوت قبول کرین دوم کچھ روپیہ
انتظام مدارس کے واسطے ہمارے بیت المال سے علٰحدہ کیا گیا ہے اسوقت ہمارا جوش ہمدردی اس بات کی ہمکو
رغبت دلاتا ہے کہ وہ روپیہ اسی کار خیر مین خاص آپکے ملک مین صرف کیا جائے تو بہتر ہے یعنی ہمارا یہہ جی چاہتا ہے
پاٹے گونیا کے مختلف مقامون پر موافق آپکی صلاح و مشورہ کے چند مدرسہ ایسے مقرر کئے جائین کہ جہان ہمیشہ کے لئے
خاص ہماری نگرانی مین آپکے لڑکے تربیت یافتہ قومون کے علوم و ہنر کی تعلیم پاتے رہین تاکہ آپکے جوہر ذاتی کو
ایک سے دس حصہ رونق زیادہ ہوجائے شاید آپنے سنا ہنین کسی حکیم نے بطور نصیحت کے اپنے لڑکے سے کہا تہا
بیٹا علم سیکھو کہ بغیر اسکے حیوان ناطق و مطلق مین مطلق تمیز ہنین ہوسکتی اور اخیر کو اس مقولہ پر اپنا قول ختم کیا تہا

شعر

آدمی زادہ نادان بسچہ ماند دانی	نسخہ معتبر و خوش خط و بسیار غلط

رؤسا پاٹے گونیا نے اس تقریر کے
جواب مین تہوڑی دیر تامل کرکے کہا دعوت کے باب مین جو آپنے ارشاد فرمایا وہ محض تکلف مین داخل ہے جب ہم آپکے
خوان نعمت سے لذت یاب ہوچکے تو تمام باشندگان ملک کے مدعو کرنیکی کیا ضرورت ہے اور اگر ایسا ہی آپکو اپنے نام کا
خیال ہے تو خیر ہم بطور خود اسکا سرانجام کرلینگے آپ ناحق تشویش نفرمائین رہ گیا دوسرا امر تعلیم اور تربیت کا اوسکی
نسبت ہم نہایت خوشی سے اوسی قدر آپکا شکر ادا کرنا چاہتے ہین جسقدر اس حکم کی تعمیل کے بعد ہمارے ذمہ واجب
ہونا چاہئے کیونکہ ہم اچھی طرح جانتے ہین جو علم یا ہنر آپ ہمکو سکہانا چاہتے ہین وہ آپکے نزدیک بدرجہ غایت
آدمی کو اوجلا کردینے والے ہین اور یہہ بہی ظاہر ہے کہ ایسے امر عظیم کی تکمیل علاوہ محنت و جانفشانی کے بغیر صرف
کثیر کے ممکن ہنین پس اگر ان تمام مدارج پر غور کیا جائے تو بہت آسانی سے آپکی سچی محبت کا اثر ہمارے دل تک
پہونچ سکتا ہے اور وہ اثر خود بخود ہمکو اس بات کی ترغیب دلاتا ہے کہ ہم کسی عمدہ قسم کے الفاظ مین اپنا مشکور
و ممنون ہونا آپ پر ظاہر کردین لیکن خدا کی عنایت سے آپ شایستہ قوم کے ایک اعلیٰ رکن ہین آپکو بخوبی معلوم ہوگا
کہ مختلف قومون کے خیالات بہی مختلف ہوتے ہین اور اونکا اختلاف اگر سوچا جائے تو ہرگز مصلحت سے خالی نہین
اس صورت مین اگر ہم صاف صاف کہدین کہ آپکے طریقہ تعلیم سے ہماری رائے اتفاق ہنین کرسکتی تو یقین ہے

آپ اس کلام کو ناشایستگی پر محمول نفرمائینگے اسپر ہمکو ایک نظیر بیان کرنی پڑی تاکہ بوجہ احسن آپکو ہمارے انکار کا
سبب ظاہر ہو جائے کچھہ اوپر سو برس کا عرصہ ہوا کہ ایک شخص نعبان نامی جزیرۂ ٹرا ڈیل فیگو کا رہنے والا جو ہمارے
ہی ملک کے جنوبی حصہ مین واقع ہے اتفاقیہ اوائل عمر مین اپنے خاندان کے کسی معزز آدمی سے ناراض ہو کر ملک
برزیل کی طرف چلا گیا تہا اوس زمانہ مین حمشاسپ نامی بادشاہ وہان کی فرمانروائی کرتا تہا اور پانڈا اور پیونس
یہہ دونو علاقے بہی اوسی کے قلمرو مین شامل تھے جب نعبان چند روز بعد اپنا غصہ دور ہو جانیکے باعث وہان سے
واپس آیا تو اوسنے اپنے شوقین دوستون کے روبرو باشندگان ملک برزیل کی ایسی ایسی عجیب و غریب نقلین بیان
کین کہ جنکو ہرگز اون بہولے بہالے آدمیون کی محدود عقل باور نہین کر سکتی تہی ازانجملہ ایک دن اوسنے تذکرتاً
ایک مجمع کثیر مین یہہ کہانی چہیڑی کہ ایک بار مین شہر نوپلو سے ریچاناو دار السلطنت ملک برزیل کیطرف جاتا تہا کہ ناگہان
دور سے دیکہتا کیا ہون چار شخص ایک چہوٹی سی رنگی ہوئی کاٹہ کی کوٹہری نہایت ذوق و شوق سے اپنے کندہون پر
اوٹہائے ہوئے جلدی جلدی جنوب کی جانب چلے جاتے ہین اور اوس کوٹہری کے دائین بائین دو دروازے بہی
ہین جنمین ایک قسم خاص کے دو پردے پڑے ہوئے ہین مین سمجہا شاید یہہ کوئی تماشا ہے کیونکہ آٹہہ دس آدمی
اوس کوٹہری کے چارون طرف اور بہی پیچہے ہوئے چلے جاتے تہے اونکی دیکہا دیکہی مین بہی اپنا راستہ چہوڑ کر ازدحامی
خانۂ بے تکلف یا قفس سراپا تاسف کے ساتہہ ساتہہ ہو لیا تہوڑی دور جا کر اون تماشائیون مین سے چار آدمیون
نے زبردستی اوس کوٹہری کو پہلے آدمیون سے چہین لیا اور اونہون نے بہی اوسکے دینے مین کچہہ حجت نہ کی تب تو مجہے
اور بہی زیادہ غلجان پیدا ہوا کہ واللہ اعلم یہہ کیا شئے ہے اور بایں ہیئت یہ اسے کہان لئے جاتے ہین ابہی وہ
غلجان دور نہوا تہا کہ اون چارون آدمیون سے بہی وہ کوٹہری چہین گئی اسی طرح باری باری چار آدمی اوسے
اوٹہاتے تہے اور چار دوڑ کر پہر چہین لیتے تہے جب کئی مرتبہ یہہ ہی معاملہ میری نظر سے گذرا تو یہہ خیال مین آیا کہ
شاید اسکے کندہے پر رکہنے سے کوئی عجیب کیفیت محسوس ہوتی ہے ورنہ ظاہرا یہہ آدمی سودائی نہین معلوم ہوتے
کہ اس ذوق و شوق سے اسکے اوٹہانے کا ارادہ کرتے چلو تم بہی چلکر تہوڑی دیر کے واسطے آزما دیکہو لیکن جب
اس ارادہ سے مین بہت نزدیک پہونچا تو اون پردون مین سے اوس کوٹہری کے اندر ایک آدمی لیٹا ہوا نظر آیا
جسکے دیکہتے ہی فوراً میری سمجہہ مین آگیا کہ یہہ شخص بیمار ہے اور یہہ کوٹہری کسی خاص قسم کی سواری ہے جو بیمارونکو

ایک جگہہ سے دوسری جگہہ لیجانیکے لئے اس ملک مین استعمال کیجاتی ہے تاہم تفتیش حال کے لئے مین نے اوسکا پیچہا
نہ چہوڑا جسطرح ہوسکا اوسی کے ساتہہ ساتہہ بہاگتا ہوا چلا گیا قریب پانچ چہہ میل کے پہونچکر ایک نہایت سرسبز
باغ نظر آیا اوس باغ کے بیچ مین چہوٹا سا ایک بنگلا تہا اور بنگلہ کے برآمدہ مین ایک بہت مکلف پلنگ بچہا ہوا
تہا وہ کوٹہری اوسی پلنگ کے قریب جاکر زمین پر رکہہ دی گئی مین اپنے دلمین سوچا اب ضرور یہہ عقدہ کہلنے والا
ہے کہ اتنے مین ایک جوان آدمی اوسمین سے نکلکر اوسی پلنگ پر پاس کے پاس لیٹ گیا اور دو شخص داہین بائین
بیٹہکر آہستہ آہستہ اوسکے پاؤن دبانے لگے اوسوقت نہایت ہمدردی سے میری آنکہون مین آنسو بہر آئے
کہ واللہ اعلم یہہ کس مرض مہلک مین گرفتار ہے کہ باوجود ایسے آرام کی سواری کے صرف پانچ چہہ میل مین اسقدر
مضمحل ہو گیا ہے کہ اگر تندرست ہوتا تو شاید زیادہ یا پچاس میل چلکر بہی اس نوبت کو نہ پہونچتا اب اسکی عیادت
میرے ذمہ واجب ہو گئی یہہ سوچکر مین نے اوسکے ساتہہ والون سے کہا اے صاحبو تم جانتے ہو اگر خالق کون و
مکان چاہے تو مردہ صدسالہ کو ایکدم مین زندہ کردے اوسکے نزدیک اس جوان کو کہ ابہی فضل آلہی سے جسکے
سانس آتی جاتی ہے اچہا کر دینا کیا بڑی بات ہے بہرطور تمہین اسکی طرف سے کسی طرح مایوس ہونا نہ چاہیئے
انشاءاللہ تعالیٰ یہہ بہی عنقریب تندرست ہوکر اپنے پاؤن سے دوڑتا پہریگا اور تمہاری محنت کا ثمرہ حاصل ہو جائیگا
لیکن ظاہرا تمہاری تیمارداری میری سمجہہ مین نہین آتی بخدا اسے لایزال اسطرح ہاتہہ پاؤن دبانے اور کندہون پر
لئے پہرنے سے مرض کا دور ہونا بہت مشکل ہے میری دانست مین کسی طبیب حاذق کو دکہاؤ تاکہ وہ نبض و قارورہ
دیکہکر اسکے واسطے کوئی مجرب نسخہ تجویز کرے یا مجہہ سے کہو مین اپنی سمجہہ کے موافق کوئی جڑی بوٹی بتادون اس
کلمہ خیر کے جواب مین وہ ایسی دشمنی سے میرے ساتہہ پیش آئے کہ گویا مین نے اونکے کلیجہ مین برچہی ماری
اور بڑی ذلت و خواری کے ساتہہ لات مکا کرتے ہوئے مجہے باغ کی حد سے باہر نکال آئے مین مجبور ایک جگہہ
بیٹہکر بڑی دیر تک رویا کیا اور پہر ایک سے اپنا قصہ بیان کرتا رہا کسی نے تو از سرتاپا میری رام کہانی سنکر کہا یہہ
پہیلی ہماری سمجہہ مین نہین آتی کوئی بولا شاید یہہ دیوانہ ہو گیا ہے اخیر کو ایک شخص نے کہا اے بیوقوف وہ
جوان بیمار نہین ہے اپنی قوم کا رئیس ہے یہان کے امرا اپنے ہاتہہ پاؤن کو کسی قسم کی تکلیف دینا نہین چاہتے
اور اس حرکت سے اونہین صرف اپنی نزاکت جتانا منظور ہوتا ہے نہ یہہ کہ کوئی بیمار سمجہے تونے بڑا جہک مارا جو

اوسکی عیادت کی خیر آیندہ ایسا نہ کیجیو اب جا اپنا راستہ پکڑ جیسا تونے کیا تہا ویسا تیرے آگے آیا یہہ سنکر مین بہی اپنی بیوقوفی پر بہت نادم ہوا اور چپکا ہی اوٹھکر وہان سے ریحانا کو چلا گیا اے فرہنگ ثردہ (بادشاہ دلاپلا) اس داستان حیرت بیان کے سنتے ہی ایک شخص غزنی نامی امرائے بریزل کے دیکھنے کا اسقدر مشتاق ہوا کہ وہ اوس مجلس عالی کے برخاست ہوتے ہی سیدہا دار السلطنت ملک جمشاسپ کی جانب روانہ ہوگیا

چونکہ دراصل ہمین ان لوگون کی سرگذشت بیان کرنے سے صرف اپنے مطلب کی طرف رجوع کرنا منظور ہے

اسلئے ہم یہہ پہلے جتائے دیتے ہین کہ آپکو ہماری تقریر کے سلسلہ پر نظر رکہنی نہ چاہئے یعنی یہہ اعتراض نہ فرمائیگا کہ

غزنی حسب اشتیاق مین بریزل گیا تہا وہ کیفیت کیون نہین بیان کیگئی ہم بطور اختصار کے فقط اوسی حال کا

خلاصہ سنانا چاہتے ہین جو تہوڑا بہت ہمارے مطلب سے تعلق رکہتا ہے اور وہ یہہ ہے کہ جب غزنی اپنے وطن مالوفہ سے سخت سفر نین طے کرتا ہوا جنگل ہی جنگل شہر ریحانا مین پہونچا (جسے اکثر اہل تحقیق ریوجانیرو بہی کہتے ہین) تو اوسنے وہان کے ایک پہلے مالس سے اپنے ملک کے قاعدے کے موافق کہا اے صاحب مین اس شہر مین بالکل ایک اجنبی آدمی ہون اور چند روز اسی جگہہ قیام کرنا چاہتا ہون اگر آپ براہ مہربانی اس بارہ مین مجہہ غریب کی دستگیری فرمائین تو مین نہایت تمنا سے ایسے موقع کا متلاشی رہونگا کہ اسی قسم کی ضرورت مین بلا درخواست مین آپکو مدد دے سکون اور جو بالفرض ایسا موقع پیش نہ آیا تو آپکا یہہ احسان ہمیشہ کے لئے مین اپنی سر آنکہون پر رکہونگا اوس اخلاق مجسم نے اس تمام لجاجت کے جواب مین بڑی مہربانی سے فرمایا یہان سے سیدہے بازار ہی بازار چلے جاؤ آگے بڑہکر داہنے ہاتہہ کو ایک راستہ موڑیگا وہان ایک مہمانسرائے آستان مہ آباد کے نام سے مشہور ہے (جسکے دروازہ پر سنہری حرفون کا ایک بہت بڑا تختہ لگا ہوا ہے) اوسمین بلا تکلف تم جاکر اوترپڑنا وہان کی برابر کہین اور میری دانست مین مسافر کو آرام نہین مل سکتا غزنی سمجہا شاید مہ آباد اسی بزرگ کا نام ہے اور وہ مکان اسنے اپنی سیر چشمی کی نظر سے مسافرون کیواسطے ہموار کہا ہے حالانکہ آستان مہ آباد ایک بہت بڑا مسافر خانہ تہا جسمین بہ نسبت تمام شہر کے کرایہ زیادہ لیا جاتا تہا اور اسی لئے اکثر غریب غربا کا اوسمین کم گذر ہوتا تہا تو گویا اوس بزرگ صورت نے اپنی دانست مین غزنی کے ساتہہ دل لگی کی کیونکہ اوسکی ظاہری لیاقت وہان ٹھہرنے کے قابل نہ تہی اوّل تو اوسکا لباس ہمارے عام ملکی آدمیون کے رواج کے موافق تہا

جسکو وہان کے لوگ یقینی ایسا معیوب سمجھتے ہونگے جیسا ہم اونکے لباس کو دوم سفر دور و دراز کے باعث
کسی قدر میلا بھی ہو رہا تھا تیسرے ایک بہت بڑی بہاری گٹھری اوسکے سر پر رکھی ہوئی تھی جسمین علاوہ دو چار
کپڑون کے کچھ پیسا کا بھی دہندا تہا تا کہ حاجت کے وقت ادہر اودہر دوڑنا نہ پڑے غرض غزؔی اوسی ہیئت گدائی
سے ایک رہنماے شایستہ کی ہدایت کے موافق پوچھتا پوچھتا آستان مہ آباد مین پہونچا وہان کے لوگ تو
اپنی عادت سے مجبور ہی تھے ایک اجنبی سیدھا سادہا آدمی دیکھکر خواہ مخواہ اوسے مسخرا بنانے لگے لیکن اوس
غریب نے کسی کے رمز و کنایہ پر خیال نہ کرکے صاف صاف اپنا مطلب بیان کیا اور آخیر کو یہہ بھی کہدیا مجھے خود
مہ آباد نے اس مکان جنت نشان مین ٹھہرنے کی اجازت دی ہے اگرچہ اس کلمہ سے غزؔی کی نسبت دروغ گوئی
کا الزام عاید ہو سکتا ہے لیکن فی الواقع اوسے اس ذریعہ سے کسی کو دہوکا دینا منظور نہ تھا بلکہ یہہ صرف
اوسکے ذہن کی غلطی تھی کہ ایک سرِشتہ بلیش پیر نابالغ کو زبردستی اپنے گمان مین مہ آباد بنا بیٹھا تھا بہر طور
منتظمان مسافرخانہ نے مہ آباد کا نام سنتے ہی بہہ قیاس لڑایا کہ شاید آقا نعمت نے دو گھڑی اپنا دل
بہلانیکے واسطے اس جانور کو یہان ٹھہرنے کی اجازت دی ہے اس لحاظ سے جبراً و قہراً ایک ایسی جگہہ بتا دی
جو کسی قدر اوسکے میلے کپڑون سے مناسبت رکھتی تھی اور پوچھا اے پائے گوشیا کے وحشی کہانا تو اپنا کہا ئیگا یا
اوسکا بھی ہم بندوبست کردین غزؔی نے اپنے دل مین خیال کیا ہرچند مہمان سے ایسے امور کے پوچھنے کی کچھ ضرورت
نہین ہوتی مگر شاید یہان کا یہہ بھی دستور ہوگا اسواسطے بلا تکلف کہا یا تو کہانے کا بھی آپ ہی صاحبون کو
بندوبست کرنا پڑیگا قصہ مختصر غزؔی پورے ایک مہینے باشندگان ریحانا کا سیر و تماشا دیکھتا رہا یا یون
کہنا چاہیے وہ خود اونکا تماشا بنا رہا کیا معنی جدہر وہ جاتا تھا لوگ جوق جوق اوسکے دیکھنے کو جمع ہوجاتے
تھے اور اکثر ایسے اول جلول سوال کرتے تھے کہ اگر اونکو عقلمند سمجھا جاے تو اون سوالون کی نسبت ضرور کوئی
نہ کوئی تاویل کرنی پڑیگی آخرش غزؔی نے اونکی عادات بے معنی سے گھبرا کر اپنے وطن کا ارادہ کیا اور بدستور
گٹھری بغچی باندہ منتظمان مسافرخانہ سے کہا لو حضرات مین آپکا شکریہ ادا کرتا ہون اور امید رکھتا ہون آپ
بخوشی مجھے یہان سے کوچ کرنیکی اجازت عنایت فرمائینگے اونہون نے کہا بیشک تجھکو کوچ کرنیکا اختیار ہے
مگر پہلے دورہ پیہ روز کے حساب سے اپنی خوراک وغیرہ کے دام ادہر رکھ دے پہر جدہر منہہ اوٹھے اودہر چلا جا

یہ سنکر عزمی کے ہوش اوڑ گئے کہ این یہہ کیا معاملہ ہے ہمارے ملک مین کوئی مسافر جاتا ہے تو ہم اوسپر اپنی جان تک نثار کر دینے کو بڑی بات نہین سمجھتے یہہ کیسی شایستہ قوم ہے کہ صرف ایک مہینے کا کھلایا پلایا حلق مین اونگلی ڈالکر زبردستی باہر نکالنا چاہتی ہے اور جو یہہ کہئیے ہر ملکے دہر سمیت تو واللہ سر دست میرے پاس اسقدر دینے کی گنجایش نہین معلوم ہوتی البتہ پہلے سے یہان کا یہہ طریقہ معلوم ہوتا تو کسی قدر زر نقد اپنے ہمراہ گھر سے لیتا آتا اب دیکھئیے انکے ہاتھ سے کیونکر نجات ملتی ہے کیونکہ جن لوگون کو مہمان سے خوراک کے دام مانگتے ہوئے شرم نہین آتی اونکے نزدیک کسی کی عزت بگاڑ دینی کیا بڑی بات ہے اس تشویش نے آہستہ آہستہ یہان تک عزمی کے حواس ظاہری پر غلبہ کیا کہ بلا تحاشا اوسکی زبان سے نکل گیا "خدا ایسی بیرحم قوم سے کسی کا پالا نہ ڈالے" یہہ کلمہ حق اون کارپردازان باحیا کو ایسا ناگوار گذرا کہ اوس بیچارے پنچھی کو زبردستی گرفتار کرکے عدالت مین لیگئے اور علاوہ اپنے اصلی دعوی کے براہ خبث باطنی و دغا فریب مداخلت بیجا ازالہ حیثیت عرفی وغیرہ خدا جانے کیا کیا جرم اوسکی نسبت بنا کر کھڑے کر دئے کہ جسکی پاداش مین عزمی ایک میعاد معین کے لئے قید ہو گیا اور اسباب اوس مظلوم کا عدالت سے جبراً نیلام کرا دیا گیا لیکن کہتے ہین عزمی نے باوجود جہالت کے تردید دعوی مدعی مین برسر اجلاس ایسی معقول تقریر کی تھی کہ اچھے اچھے قانون دان جسکا جواب دیتے ہوئے آنکھین نیچی کرتے تھے اسی لئے اوسکے مقدمہ نے معہ نتیجہ کے ایسی جلد شہرت پائی کہ تھوڑے ہی دن مین برزیل سے لاپلاٹا پہونچی لاپلاٹا سے چلی گئی اور چلتے چلتے اتفاقیہ تمام قوم آوارہ گنعان مین مشہور ہو گئی چونکہ باشندگان پاٹے گونیا ابتدا سے اپنے کسی دوست کو آفت سخت مین مبتلا نہین دیکھ سکتے اسلئے فوراً روسا روقت نے متفق ہو کر یہہ صلاح کی کہ عزمی کو کسی طرح اس بلاے ناگہانی سے سلامت نکال لانا چاہئے اور ساتھہ ہی آستان سہ آباد از سر تا پا منہدم کر دیا جاے کہ اوسکی وجہ سے دوبارہ کسی شہری کو ذلت نہ اوٹھانی پڑے چنانچہ اس مشورہ کے دوہی تین ہی دن بعد چار ہزار آدمی ایسے جری اور تجربہ کار روانہ کئے گئے جو بہت عرصہ قلیل مین محبس شاہی توڑ کر عزمی کو بھی نکال لائے اور آستان سہ آباد کا بھی نام ونشان مٹا آئے اے فرہنگ نژدہ اگر جمشاسپ تھوڑا سا عقل کو کام فرماکر یہہ خیال کرتا کہ پاٹے گونیا کی طرف سے یہہ معاملہ بطور پاداش کے ظہور مین آیا ہے نہ بطریق عداوت کے تو بس یہہ قصہ یہین تک طے ہو گیا تھا زیادہ قلع وقمع کی نوبت نہ پہونچتی لیکن افسوس اوسنے بجاے خود اس امر کو ایک گناہ عظیم

قرار دیکر اوّل حیلتاً رؤسا ملک سے شر کا رجرم کو طلب کیا اور جب اودہر سے جواب صاف ملا تو اپنے زور وزر کے
گہمنڈ پر بذریعہ شمشیر جانگیر انتقام لینے کو اوٹہہ کہڑا ہوا ہر چند باشندگان پاٹے گونیا اوسکے اس ارادہ کا مزا
خاص اوسی کے ملک مین چکہا سکتے تہے لیکن مصلحتاً اونہون نے ایسا نہ کیا بلکہ اپنے ملک مین ہی دانستہ تہوڑی
تہوڑی جگہہ دیتے چلے گئے کیونکہ ہم لوگ کوئی جائداد اس قسم کی نہین رکہتے جسکے چہوڑ دینے کا ہمکو غم ہو یا
غنیم اوسپر قبضہ کرکے اپنی فتحمندی تصور کرسکے حد کو یہ ہے جس جہونپڑے مین رہتے ہین اوسے آگ لگادی
یا جسکے پاس کچہہ مویشی ہوے اوسنے جنگل مین ہانک دئے اسی طرح آہستہ آہستہ جب حمشاسپ معہ اپنی
فوج ولشکر کے وسط ملک مین پہونچ گیا تو دلاوران پاٹے گونیا نے ایک ایسے میدان خشک مین چارون طرف
سے اوسے گہیر لیا کہ جہان دانہ پہونچ سکے نہ پانی اور سرحد کا اس طرح بندوبست کردیا کہ اپنے ملک سے بہی
کسی قسم کی مدد نہ منگا سکے اس تدبیر سے خود بخود حریف ایسا قبضہ مین آگیا کہ دو چار ہی مہینے مین تمام اوسکا
پیچ وخم نکل گیا لڑنے کی طاقت تو درکنار بہاگنے کی بہی قوت باقی نرہی البتہ پہلے پہلے خوب اوچہلا کودا اور ہر ایک
طرف سے نکل جانیکا بہی ارادہ کیا مگر استغفراللہ صاتا روہن ہین پہنسکر بکریون کا گلہ کب جان سلامت لیجا سکتا ہے
کچہہ تو تلوارین کہا کر سیر ہوگئے کچہہ بہوک کی شدت سے مرگئے اخیر کو مجبور ہوکر حمشاسپ نے صلح کا پیغام بہیجا
اور کہا ہم ہمیشہ کے واسطے عہد کرتے ہین کہ ہرگز کسی حال مین پاٹے گونیا پر حملہ نہ کریگا بلکہ بالفعل جو ہماری
فوج کشی سے تمہارا نقصان ہوا ہے وہ بہی ہمارے ہی ذمہ ہے جسقدر زر نقد کہو تمہارے خزانہ مین داخل
کردین لیکن للہ اتنی جگہہ دو کہ ہم اپنے ملک کو واپس چلے جائین یہ پیغام سنتے ہی رؤسا ورفت نے شمال کی
طرف اوسے راستہ دیدیا اور کہلا بہیجا ہمکو اپنے نقصان کے عوض روپیہ لینے کی کچہہ ضرورت نہین اور نہ ہمیشہ
کے لئے ہم صلح کرنا چاہین ہم ایک آزاد آدمی ہین کسی قسم کی پابندی اپنے واسطے بہتر نہین سمجہتے شاید ہمارے
ہی کسی بہائی کو کسی زمانہ مین ہرتزل پر حملہ کرنیکی ضرورت پڑی تو ہم کیونکر وعدہ کرسکتے ہین کہ وہ ہماری صلح
کے لحاظ سے اپنی ضرورت کو ملتوی کردیگا اور ایسا ہی آپکو اپنے جانشینون کا حال تصور کرلینا چاہیئے
بہرصورت ہم بغیر کسی شرط کے نہایت خوشی سے آپکو راستہ دیتے ہین بسم اللہ جدہر چاہئے تشریف لیجائیے
اب ہمارے ملک مین آپکی کوئی مزاحمت کرے تو ہم ذمہ دار ہین اسپر حمشاسپ نے دوستانہ رؤساء پاٹے گونیا

سے ملاقات کی اور موافق قاعدہ شرفا کے اونکے احسانات کا شکریہ ادا کرکے یہہ ہی کلمات بیان کئے جو اس وقت
آپ فرما رہے ہین یعنی بعد ایک طول طویل تقریر کے کہا اے پاٹے گونیا کے رہنے والو ہمارا علم و ہنر سیکھنے مین کوشش
کرو تاکہ روز بروز تمہاری قوم ترقی پکڑتی جاوے اور رفتہ رفتہ تم بہی مثل ہمارے ایک شایستہ ملک کے رہنے والے مشہور ہو جاؤ
چونکہ اوسوقت تک اس قسم کے امور کا تجربہ حاصل نہوا تہا اسلئے امتحاناً دو چار طالب علم جبشاسپ کے ساتھ کر دئے گئے
کہ بعد انکی تربیت کے جیسا مناسب ہو گا ویسا بندوبست کیا جاویگا لیکن افسوس جب وہ پورے دس برس بعد تمام علوم مروجہ
مین کامل ہو کر واپس آئے تو اس قابل نہ تہے کہ باشندگان پاٹے گونیا اونسے کسی طرح کی راہ و رسم رکہہ سکتے اول
تو ایک قدرتی ذریعہ ہماری اور اونکی جدائی کا یہہ ہو گیا تہا کہ وہ پاٹے گونیا کی زبان اچھی طرح نہ بول سکتے تہے دوم
اونکے دماغ مین خود پسندی کی بو اسقدر سما گئی تہی کہ معاذ اللہ منہا ممکن نہ تہا کہ کوئی اونہین سلام کرے اور وہ خوش
ہو کر جواب دین یا کوئی اونکی ملاقات کو جاوے اور وہ اوسکے ساتھہ آدمیت سے پیش آئین ہمیشہ خاموشی سے ربط تہا
یا گوشہ نشینی کا خبط جیسا کہ اب بہی بعض بعض نو دولت اسی مرض مہلک مین گرفتار نظر آتے ہین اور جو قضا عند اللہ کبہی
ہوا خوری وغیرہ کو نکلتے بہی تہے اور اپنے کسی ہمجنس کیطرف مخاطب بہی ہوتے تہے تو سواے نصیحت بے معنی کے یہہ
خیال ہرگز نہین کرتے تہے کہ یہہ کس مصیبت مین گرفتار ہے اور اسکی دستگیری ہمکو کیونکر کرنی چاہئے علاوہ اسکے
بداخلاقی کے ہمنے اپنے بزرگون سے یہہ بہی سنا ہے کہ وہ جنگل مین رہنے کے قاعدے سے بالکل ناواقف ہو گئے تہے
یعنی نہ مثل ہمارے دوڑنیکی عادت رکہتے تہے نہ متواتر سردی یا گرمی کی برداشت کر سکتے تہے نہ یہہ جانتے تہے دشمن کو
کیونکر مارتے ہین نہ یہہ سمجھتے تہے ہرن کسطرح پکڑتے ہین یہانتک کہ اپنے ہاتھ سے اپنے رہنے کا جھونپڑا بہی نہ بنا سکتے
تہے پہر اوسپر یہہ فخر تہا کہ ہم علامہ روزگار ہین غرض ہمارے نزدیک وہ دو بول پڑہکر ایسے جانورون مین داخل ہو گئے تہے
جو سواے کہانے یا پینے کے کسی قسم کا کام نہین دے سکتے اسی لحاظ سے ہمارے بزرگون نے اونہین جزیرہ فوک لینڈ
مین اوتروا دیا تہا جو ہمارے ملک سے مشرق کی جانب قریب پالنوسیل کے واقع ہے تاکہ اونکی خراب عادتین رفتہ رفتہ
دوسرے لوگون مین اثر نہ کرین پس اے ہمارے سچے مہربان بادشاہ لا محالہ غور کرنیکا مقام ہے کہ ہم ایسے عمدہ تجربہ کے
بعد کیونکر آپکی راے سے اتفاق کر سکتے ہین البتہ اگر آپ اپنے ملک کے دو چار لڑکے ہمارے سپرد کر دین تو ہم وعدہ
کرتے ہین کہ ہم آپکے اس احسان کے عوض ہم بہت جلد اونہین آدمی بنا کر آپکے پاس واپس بہیجدینگے فرہنگ بڑودہ نے

اسکے جواب مین کنایتاً اپنی طرف اشارہ کرکے فرمایا **شعر** | تہیدستان قسمت راچہ سود از رہبر کامل | کہ خضر از آب حیوان تشنہ می آرد سکندر را

بعد اس تقریر کے وہ مجلس برخاست ہوئی اور دوسرے یا تیسرے روز مہمان اور میزبان اپنے اپنے ملک کو تشریف لے گئے

یہانتک **حکیم مانوش نے یہہ قصہ بیان کرکے فرمایا** افسوس باشندگان پاٹے گونیا ناحق ایک خبط بے ربط مین گرفتار ہو گئے ہین ورنہ ظاہرا اونکا جوہر ذاتی اس قابل معلوم ہوتا ہے کہ بہت تہوڑی سی توجہ مین مثل آئینہ کے صاف اور مجلی ہوکر تمام ملک امریکہ کو اپنی روشنی مین دبا سکتا ہے کیونکہ آمیزہ بنت صیفورہ جو اکتوبر سنہ ۱۸۴۶ عیسوی مین آئین ہوش کے نطفہ سے پیدا ہوئی ہے (سنا ہے) صرف زبانی تربیت کی وجہ سے علم حکمت مین اوسنے وہ ملکہ بہم پہونچایا ہے کہ آج دور دور اپنا جواب نہین رکہتی اور حسین بہی اس درجہ ہے کہ اکثر حسن پرست نادیدہ اوسکے دیدار کے مشتاق ہین خصوصاً شاہزادہ چلّی بسبب محبت دلی کے کئی بار اوس سے شادی کی درخواست کرچکا ہے مگر آئین ہوش نے اسوجہ سے منظور نہین فرمائی کہ آمیزہ موافق راہ ورسم پاٹے گونیا کے خود اس مرحلہ کو طے کرنا چاہتی ہے **امیرزادہ تیمور** جو بڑی دیر سے حکیم صاحب کو اپنی طرف مخاطب کرنا چاہتا تہا اور صرف اتنی تمنا رکہتا تہا کہ کسی بہانہ سے دو چار بار سیلاف کا نام اپنی زبان سے لیکر تہوڑی بہت دل مضطر کو تسکین بخشے ایسا موقع دیکہکر خاموش نہ رہ سکا دانستہ کہنے لگا اجی جناب شاہ صاحب ذرہ سنئے تو سہی گو آپکا قطع کلام ہوتا ہے لیکن آپ ہی اچہی طرح جانتے ہین جب تک آدمی بخوبی ہر ایک رمز وکنایہ سے واقف نہو جائے تاریخ کا لطف حاصل نہین ہوتا اسواسطے مین نہایت ادب سے گذارش کرتا ہون کہ آمیزہ کا وجہ تسمیہ میری سمجہہ مین نہین آیا بلکہ یہہ بہی نہین معلوم اسکے معنی کیا ہوئے البتہ صیفورہ کی نسبت کہہ سکتا ہون کہ یہہ عوج بن عنق کی مان کا نام ہے اگر قوم آوارہ کنعان نے تبرکاً وتیمناً اپنے خاندان مین کسی کو اس نام سے پکارا ہو تو کچہہ تعجب نہین ہے آپ خدا کے واسطے آمیزہ کے حسن وجمال کی تعریف ہم جوانون کے روبرو نہ کیجئے صرف یہہ سمجہا دیجئے ان عصمت مآبکے معنی کیا ہوئے آخنوخ شاہ نے جواب دیا اے صاحب زادے آمیزہ زبان دری مین آمیختہ کا مترادف ہے اور چونکہ بنت صیفورہ دو مختلف قومون کی آمیزش سے پیدا ہوئی ہے اسلئے اوسکا نام آمیزہ تجویز کیا گیا ہے امیرزادہ تیمور نے یکبیک بشاش ہوکر کہا سبحان اللہ یہہ تو عجیب معما آپنے حل کیا مین جانتا ہون شاید ملک امریکہ مین بالفعل اور نام بہی اسی قسم کے رعایت سے رکہے جاتے ہونگے بہلا غورہ اور سیلاف کی نسبت کچہہ تحقیق ہوا ہو تو ارشاد فرمائیے آخر وہ بہی ایک مشہور خاندان کی عورتین ہین آخنوخ شاہ نے فرمایا مین نے ایک محقق کی زبانی سنا ہے کہ غورہ کا باپ کیفی شراب انگوری کا

اسقدر شوقین تہا کہ رات دن جام و صراحی اپنے ہاتہہ مین لئے ہوئے یہہ شعر پڑہا کرتا تہا **شعر** | می چنان کردہ بدم کہ گر بیشوم
در قلم جائے عصا گردن مینا باشد | اور اگر کوئی اپنا یا بیگانہ نصیحتاً یا دوستانہ اس حرکت سے اوسے باز رکہنا چاہتا تہا تو کہتا تہا

رباعی | زاہد زمئے ناب نخواہیم گذشت | زین گوہر نایاب نخواہیم گذشت | ہر چند کہ این آب گذشت از سر ما | ما از سر این آب نخواہیم گذشت

قضا عند اللہ اوسی عالم مین اوسکے ایک لڑکی پیدا ہوئی اوسنے نہایت محبت سے بنت العنب اوسکا نام تجویز کیا اور یہہ شعر
زاہد تقوی گر دبادہ و جام است اینجا | تسمیہ بیٹی سے دعشوق حرام است اینجا | لیکن سنا ہے بنت العنب لڑکپن مین الیسی
تند خو اور بدمزاج تہی کہ کوئی ہمجولی اوسکے ساتہہ کہیلتا نہین چونکہ ہنتی تہی اسیواسطے اکثر اہل محلہ اوسے غورہ کہا کرتے تہے
(جسکے معنی انگور ترش کے ہین) اور رفتہ رفتہ یہہ نام اسقدر زبانون پر چڑہہ گیا کہ خاص گہر والے بہی بنت العنب کو بجز
غورہ ہی کہنے لگے آخر ش جب وہ جوان ہوئی اور خداوند کریم نے اوسی کی صورت ایک لڑکی اوسے عنایت فرمائی تو
بعض بعض موزون طبع لوگون نے سیلاف اوسکا نام رکہدیا جسکے معنی چکیدہ انگور کے ہین) اور ایک وجہ اسکا یہہ بہی بیان
کہ غورہ کی آنکہین حسن کے نشے مین ایسی چور ہین کہ یک بیک اونہین دیکہکر آدمی اپنے ہوش مین نہین رہ سکتا اور
ساتہہ ہی اوسکے پیشانی مین ہمیشہ تہوڑی سی چین بہی پڑی رہتی تہی اسی لئے لوگون نے اوسے غورہ مشہور کردیا ہے
آئیدہ النفیس عند اللہ تیمور نے کہا غورہ کو تو مین نے غور سے نہین دیکہا جو عرض کرون البتہ سیلاف کی آنکہون کا
یہی حال ہے جو آپ ارشاد فرماتے ہین بجا ہے **شعر** | اے غیر بادہ ہی اوس شوخ خود پرست کی آنکہہ | نشے مین چور ہین ایسی کہ جیسے مست کی آنکہہ
خسرو شاہ نے کہا غورہ یا سیلاف پر کیا منحصر ہے میری دانست مین کسی شماسی کی آنکہہ اس صفت سے خالی دیکہنے مین
نہین آئیگی اسی لحاظ سے مین نے اس قول کو ضعیف طور پر بیان کیا ہے کہ تمام وصف خاص شخص کے نام کی شہرت کا
باعث نہین ہوسکتا امیرزادہ تیمور نے پوچہا شماسی کسے کہتے ہین جواب دیا پارسیون کا ایک فرقہ ہے جو آفتاب کی
پرستش کرتا ہے جیسا کہ آپ غورہ اور سیلاف کو دیکہہ چکے ہین مگر جو بت پرست اونکی دیکہا دیکہی سورج کی پرستش
کرنے لگے ہین وہ بے اصول ہونے کے سبب شماسی نہین کہلاتے امیرزادہ تیمور نے کہا کیا پارسی سوا اسے آگ کے
ستارون کی بہی پرستش کرتے ہین حکیم مانوش نے فرمایا ہان یہہ آگ کو تو زردشت کے زمانہ سے پوجنے لگے ہین (جسے اکثر
یزدانی وخشور سیمیاری یعنی نبی رمزگو بہی کہتے ہین) ورنہ قبل اسکے سب ستارون ہی کی پرستش کرتے تہے اور اب بہی
ازروے اصول مذہبی ستارون کی عظمت خصوصاً آفتاب کا جلال یہہ ہرگز اپنے دل سے دور نہین کرسکتے شاید کتب

مذہب پارسیا آنکی نظر سے نہین گذرین اسواسطے ابتدا مین ارشاد ہوا تہا مین غور ہ اور سلاف کے طریق پرستش کی نسبت بہ نوبت فرصت کچہہ گفتگو کرونگا اب امیر زادہ تیمور کو اخوند شاہ سے گفتگو مین مشغول رکھکر شاہزادہ سبحان کے سفر انگلستان کا حال بیان کیا جاتا ہے کہ آوے مع دوستان خوشخصال وہان پہونچکر کسطرح بزور شمشیر دو کشتگان فراق مجروحان وشنہ اشتیاق کا علاج کیا۔ شعر بسیار ردیدہ ام کہ ہمکہ رادو کند تیغ دواے تیغ عشق بین کہ دو تن را یکے کند۔ القصہ بعد واپس جانے ابو سعید ابراہیم ترک کوہ پیکر کے ۱۱۔ اگست ۱۸۹۶ء بروز پنجشنبہ کو شاہزادہ سبحان والا دودمان نے ملک فرانسیس کا انتظام فیوزن آشفتہ حال کے سپرد کرکے بہ تبدیل لباس معہ تمامی یاران حق شناس ایک سوداگری جہاز مین کارنوال کی راہ لندن کو کوچ فرمایا جب رود بار انگلستان کو طے کرکے پلائی موتہ مین پہونچا تو سنا کہ فایر بال مہدلیس بہی چند روز سے یہین ملک انگلستان مین موجود ہے اور اب شاید کنگ ولیم کو نصف ملک پر راضی کرکے اپنی مدد کے واسطے آمادہ کر لیا ہے کیونکہ ابہی کل پارسون ابن لینن ابن فاکار توال کو حکم ہوا ہے کہ پچاس جہاز جنگی اوسکے ہمراہ لیکر فرانسیس کو جاوے اور حتی المقدور بادشاہ ایران کے خون کا فرانسیسیون سے عوض لیوے یہہ خبر متوحش سنتے ہی شاہزادہ سبحان کا رنگ فق ہوگیا فرمایا فیوزن ناتجربہ کار ہے اور ہم مین سے کوئی ملک فرانس مین موجود نہین دیکہیئے انجام اس مہم کا کیا ہو ابو سعید نے عرض کیا بالفعل بفضل الہی سے اسقدر فوج ظفر موج ہمارے قبضہ مین ہے کہ سور دیلم سے بہی اوسے تشبیہ نہین ہوسکے بدشگونی معلوم ہوتی ہے ظاہرا سمجہہ مین نہین آتا کہ کوئی اودہر کا ارادہ کرسکے یا الہی فوج کا مقابلہ یکدم ہوسکے اور جو بر تقدیر کسی کی موت دامنگیر ہو کر ایسے ہی گئی تو گو فیوزن کبہی کسی مہم پر تن تنہا نہین بہیجا گیا لیکن یہہ کب ہوسکتا ہے کہ غنیم حملہ کرے اور وہ ہاتہ پر ہاتہ رکہے بیٹہا رہے آخر تو حضور ہی کے قدمون مین پرورش پائی ہے اور متواتر لڑائیون کے رنگ ڈہنگ دیکہتا رہا ہے البتہ دشمن کے ارادہ سے اوسے مطلع کردینا ضرور چاہیے کیونکہ یکایک غنیم کے پہونچ جانے سے بعض وقت آدمی کے ہاتہ پاؤن بہول جاتے ہین اور پہر کوئی تدبیر پیش نہین جاتی مبادا یہہ ہی حال اوسکا بہی ہو جاسے حالانکہ بڑی قوی دلیل اقبال وظفر کی یہہ ہے کہ ہم قبل حملہ غنیم کے یہان پہونچکر اوسکے ارادہ سے آگاہ ہو گئے ورنہ آج تک کسے معلوم تہا کہ فایر بال کدہر گیا اور اب وہ کیا بند و بست کر رہا ہے شاہزادہ نے فرمایا اگر فیوزن کو مطلع کرنیکا ارادہ ہے تو پہلے یہہ بات دریافت کرنی چاہیے کہ غنیم

کسطرف ہوکر اپنی فوج فرانسیس پر لیجائیگا کہ اوسی مقام پر اوسے لام باندہنے کا حکم بہیجدیا جائے ابراہیم نے گذارش کیا مین جانتا ہون پرنس اوف کارنوال نے ہنوز اس راز سے کسی فردبشر کو آگاہ نہ کیا ہوگا اور شاید اخیر تک آگاہ نہ کرے البتہ ابوسعید کی ذرہ ڈاڑہی دہوکا دینے والی ہے اگر یہہ کسی ترکیب سے اوسکے پاس ہوپہنچ جائین اور کوئی نیادم دیکر دریافت کرلین تو کچہہ تعجب نہین ابوسعید نے کہا مینے یہان ہوپہنچتے ہی پرنس کی ملاقات کا ارادہ کیا تہا لیکن ایک معتبر شخص نے بیان کیا کہ جب سے پرنس کا ایک لوتا بیٹا ڈیوک اوف ڈیولن مرض عشق مین گرفتار ہوکر بحالت جنون لندن چلا گیا ہے اوسنے مطلق اپنے اور بیگانہ کی ملاقات ترک کردی ہے رات دن گوشۂ تنہائی مین پڑا رویا کرتا ہے اور خداوند کریم کی درگاہ مین اوسکی صحت کے واسطے دعا کرتا رہتا ہے اسیواسطے باوجود تاکید اکید کے ہنوز فرانسیس جانیکا کچہہ بندوبست نہین ہوا افسران فوج اپنے طور پر تیاریان کررہے ہین جب مہینے دو مہینے بعد سارا سامان مہیا ہوجائیگا یہہ بہی خبر اوڑہر اوسا تہہ ہولیگا شاہزادہ نے فرمایا پہر اسقدر تردد کرنیکی کچہہ ضرورت نہین صرف اتنا ہی فیوزن کو لکہہ بہیجنا چاہئے کہ فاریر ہل بادشاہ انگلستان کی حمایت سے عنقریب فرانسیس پر حملہ کرنا چاہتا ہے تم ردوبار انگلستان کے تمام بندرگاہون پر مثل ڈایپ چیربورگ اور برلیسٹ وغیرہ کے اسقدر فوج جمع رکہنا کہ یکایک اسکا قابو نہ چل سکے اور بہتر ہوگا کہ وکٹورس بہی اوسکی مدد کے واسطے بہیجدیا جائے کیونکہ یہہ ملک فرانسیس کی راہ و رسم سے بخوبی واقف ہے بشرطیکہ شاہزادہ فیچرسن کو اوسکے جانے سے کسی طرح کی تکلیف نہ پہونچے فیچرسن نے کہا استغفراللہ حضور کے قدمون مین رہکر سوا ے راحت کے تکلیف کس بات کی۔ بیشک بہیجدیا جاے بالفعل اوسکے چلے جانے سے میرا کچہہ ہرج نہین ہے چنانچہ اوسی روز کہ شاید ۲۱۔ اگست کی تہی وکٹورس کو فرانسیس روانہ کرکے آپ شاہزادہ عالی تبار نے لندن کی طرف کوچ فرمایا راستہ مین ٹوٹ ہینس۔ ایکسیٹر۔ سیلس بے۔ اینڈور۔ اور کنگسٹن وغیرہ کی سیر کرتا ہوا دسوین روز مع الخیر شہر لندن مین داخل ہوگیا وہان پہونچکر ابراہیم ترک اور ابوسعید وغیرہ تو موافق حکم محکم کے اہل سیف و اہل قلم کے حالات دریافت کرنے مین مصروف ہوے اور فیچرسن نے سب سے علیحدہ ہوکر تو لین کے خیال مین رونے کی عادت بڑہانی شروع کردی یہانتک کہ پانچ چار ہی روز مین ایسا کمال بہم پہونچایا کہ جاگتے سوتے ہر وقت آنکہون سے آنسو جاری رہنے لگے یہہ حال دیکہکر شاہزادہ سبحان نے فرمایا دیکہو آدمی بنو ہوش مین آؤ

دل کو سمجھاؤ یہہ کیا واہیات ہے رونے کے واسطے بھی ایک حد چاہئے اگر اسی طرح دریائے اشک طوفان رشک برابر
دونو چشمون سے اُبلتا رہا تو زورق دل کا ساحل سینہ پر کاہے کو پتہ لگیگا آخر یہہ ساری تدبیرین تمہارے ہی
وصل کے واسطے کیجاتی ہین تمہین چاہئے ہماری کچھہ مدد کرو نہ کہ یون رو رو کر اور رہے سہے اوسان باختہ کرو
شعر | تان پس کہ تو کار خویش نتوانی ساخت || کارے دگرے چگونہ خواہی پرداخت | فیچرسن نے کہا اے
شاہزادے مین خود اپنی حرکت سے نادم ہون مگر کیا کرون طبیعت نہین مانتی آپ ہی آپ دل اُمڈا آتا ہے
خفقان کا زور ہے کلیجہ جاتا ہے کسی طرح تڑپ کر مُنہہ کے باہر نکل آوٗن آنکھین کہتی ہین ہر نوک مژہ سے
خون کا فوارہ جاری ہو جائے تو اچھا ہے پر مین اکیلا ان بلاؤن کو کہانتک سنبھالون ہان اگر ایکبار روزن دیوار
سے بھی وہ پری رخسار اپنے عارض پر انوار کی جھلک دکھا دے تو عجب نہین کہ یک لخت یہہ رونا موقوف ہو جاوے
سوائے اسکے اور کوئی تدبیر تو میری سمجھہ مین نہین آتی جیسا کہ کوئی رونے والا مجھسے پہلے کہہ گیا ہے شعر
ساکن نمی شود بہ سخن آب چشم من || کین درد عاشقی بملامت فزون شود | شاہزادہ سبحان نے ماجد بن مجید
کی طرف دیکھکر فرمایا بھلا تمہاری دانست مین کسی تدبیر سے فیچرسن بلا مضرت اپنی تمنا پوری کر سکتا ہے
یا نہین اگر کر سکتا ہے تو تمہین کوشش کرنی چاہئے کیونکہ بالفعل ہم جس کام کی طرف متوجہ ہین اوسے
ادہورا چھوڑنا نہین چاہتے ماجد بن مجید نے عرض کیا خداوند نعمت اگر شاہزادہ فیچرسن زیادہ ہوس کو کام
نہ فرمائین فقط تسکین خاطر کے واسطے ایک نظر دیکھہ لینا کافی سمجھین تو البتہ کمترین ایک معقول تدبیر گذارش
کر سکتا ہے فیچرسن یہہ سنتے ہی اوچھل پڑا اور کہنے لگا واللہ اگر ایکبار سے زیادہ دزدیدہ نگاہ سے بھی دیکھنے
کی ہوس کرون تو جو حال چور کا وہ میرا آپ جلد براہ مہربانی اوسکی ملاقات کی صورت بیان فرمائین کیا ہے
ماجد بن مجید نے کہا مین یکشنبہ گذشتہ کو اتفاقیہ یہان کے بڑے کلیسا کی طرف جا نکلا تھا اوس جگہہ بولین اور
ایلزبیتھہ کو آتے ہوئے دیکھہ آیا ہون کسی قدر تزک و شان سے ایک جم غفیر کے ساتھہ چہرون پر نقابین ڈالے ہوے
برق رفتار گھوڑون پر سوار آتی ہین اور نماز پڑھہ کر چلی جاتی ہین لوگ کہتے تھے ان دونو کو سوائے گرجا گھر
کے کہین آنے جانے کی اجازت نہین ہے کیونکہ ایلزبیتھہ تو اس شخص پر عاشق ہے جو گرجا گھر کی دیوار سے
پیٹھہ لگائے ہوے بیٹھا ہے (یہہ ڈیوک اوف ڈیون کی طرف اشارہ تھا) اور بولین شاید کسی شاہزادہ سے

محبت رکھتی ہے پس اگر آپ صرف قامت دلجو دیکھنے کی آرزو رکھتے ہین تو بسم اللہ پرسون اتوار کے روز میرے ہمراہ چلکر مثل ڈیوک آوف ڈیون کے دور سے ایک نگاہ دیکھ آئیے فیچرسن نے کہا جب ایک نگاہ کی شرط ٹھہرچکی تو اب نزدیک و دور کی قید لگانی کیا ضرور ہے مین چاہتا ہون کسی ایسے موقع پر چلکر کھڑا ہون کہ پولین کی نظر بھی مجھہ پر پڑ جاے تاکہ آیندہ وہ بھی میری پریشانی و جانفشانی سے غافل نرہے غرض تیسرے روز اتوار کے دن گیارہوین ستمبر کو فیچرسن فقیری لباس زیب تن کرکے معہ ماجد بن مجید نماز کے وقت سے تھوڑی دیر کے پہلے عین گرجا گھر کے دروازہ مین جا بیٹھا جسوقت دونو شاہزادیون کی سواری نزدیک آئی فیچرسن فوراً ٹوپی اوتار کر کھڑا ہوگیا اور اپنی آواز سنانے کو کچھہ دعائیہ اشعار بھی زبان انگریزی مین پڑھنے لگا لیکن اوسکی ہیئت اور آواز ضعف و نقاہت کے باعث اسقدر تبدیل ہوگئی تھی کہ پولین اچھی طرح نہ پہچان سکی صرف شبہ مین دوراً تک مڑ مڑ کر دیکھتی ہوئی چلی گئی جب نماز سے فارغ ہوکر بیرحرم گرجا سے باہر نکلی تو فیچرسن یہ خیال کرکے کہ شاید پولین نے لباس ظاہری بدل جانے کے باعث پہچانا نہین کتابِ "انجیل" کو وہ کے چوبیسوین باب کا اونتالیسوان درس یعنی فقرہ باواز بلند پڑھنے لگا جسکا مضمون یہ ہے میرے ہاتھون اور پانون کو دیکھو کہ مین ہی ہون اور مجھے ٹٹولا اور دیکھو کیونکہ روح کو جسم اور ہڈی نہین جیسا دیکھتے ہو کہ مجھکو ہے۔ بعدہٗ یوحنا کے مکاشفات کے باب دوم کا چوتھا فقرہ سنایا جسکی عبارت یہ ہے۔ پر مجھے تجھہ سے مجھکو گلہ ہے کہ تو نے اپنی اگلی محبت چھوڑ دی۔ ان دونو فقرون کے سنتے ہی پولین نے پہچان لیا کہ بیشک یہ فیچرسن ہی ہے فقط میری کشش محبت اسے تخت سلطنت سے اوٹھا لائی ہے مگر وہ موقع چونکہ لطف و مدارات کا نہتھا اسواسطے صرف جتانے کے لئے ایک گوشۂ نقاب چہرۂ رشک آفتاب سے اوٹھاکر کن آنکھون سے اوسکی طرف دیکھا اور اظہار حسرت کے طور پر ہونٹھ دانتون کے تلے دباکر سیدھی آگے کو چل نکلی بہلا یہ انداز معشوقانہ عاشق خستہ جگر کو کب اپنے قابو مین رہنے دیتے ہین فیچرسن تمام عہد و پیمان جو شاہزادہ سبحان کے روبرو کئے گئے تھے طاق نسیان پر رکھکر ایک حالت مدہوشی مین سواری کے ساتھہ ہولیا ہرچند ماجد بن مجید نے منع کیا مگر مطلق اثر نہوا تھوڑی دور جاکر پولین کی جو اوسپر نگاہ پڑ گئی خوف سے تھرتھر کانپنے لگی کہ کہین ایسا نہو اضطراب طبیعت کے باعث اسکے منہ سے کوئی محبت آمیز

کلمہ نکل جاسے اور لوگ ہم دونو کی جان کے دشمن ہوجائین فوراً ایک خواص کو حکم دیا کہ اس فقیر کو ہماری سواری کے ساتھہ نہ آنے دو اور سمجھا دو کہ اگر یہہ درد افلاس مین مبتلا ہے تو یکشنبہ آیندہ کو اسی کلیسا مین حاضر ہوکر موافق اس ملک کے راہ و رسم کے اپنا علاج کرے ہم خلاف قانون ایک حبہ کسی کو نہین دلا سکتے فیچہ سن اس حکم سے مطلع ہوکر ملول و مغموم اوسی جگہہ بیٹھہ گیا اور ماجد بن مجید سے کہنے لگا کہ شاید شاہزادی نے مجھے پہچانا نہین اور جو پہچان لیا ہے تو وہ محبت نہین رہی خیر ہکو کسی کی محبت اور عداوت سے کیا غرض اگر اب کے اتوار تک زہر غم مفارقت نے اثر نہ کیا تو انشا اللہ تعالی ہم خود اسی میدان مین اپنا سر اوسکے خاک کف پا پر نثار کرکے حق وفا سے سبکدوش ہو جاینگے شعر

دل چہ باشد کان بپاے دلبرے توان فگند	چہ بسا نقد جان کہ توان کرد بر جانان نثار

ماجد بن مجید نے اس بیہودہ گفتگو کا سواے اسکے مطلق جواب دینا مناسب نہ سمجھا کہ زبردستی فیچہ سن کو وہان سے اوٹھا کر شاہزادہ سبحان کی خدمت مین لے گیا شاہزادہ نے صورت دیکھتے ہی فرمایا تمکو کیا معاملہ گذرا فیچہ سن نے ایک ٹھنڈی سانس بھر کر عرض کیا شعر

آتشے دارم کہ بر آب روان سوزد مرا	اشک چشمم باعث تسکین سوز دل نشد

اے شاہزادہ ثریا جاہ جنکی خدمت مین ہم قدردانی کی امید پر یہہ صورت بنا کر حاضر ہوئے تھے اونہون نے ہمین اس قابل ہی نہ سمجھا کہ دو قدم اپنی سواری کے ساتھہ چلنے دین دیکھتے ہی حکم دیا کہ اس فقیر سے کہدو اگر کچھہ روپیہ پیسہ کی خواہش رکھتا ہے تو یکشنبہ آیندہ کو یہان کے دستور کے موافق سوال کرے یہہ دستور مانگنے کا نہین ہے اب سواے اسکے کچھہ سمجھہ مین نہین آتا کہ اگلے اتوار کو بموجب حکم کے جائے اور یہہ دل غمگین اونہین کے سپرد کر آئیے آخرش اس صورت مین جان کا بچنا تو ممکن نہین ہے مطلوب ہی کے قدمون پر نثار کردی جائے تو کیسا۔ شاہزادہ نے مسکرا کر فرمایا ہان صلاح تو میری بھی یہی ہے کیونکہ جب تک عاشق معشوق کا حکم رد کرنیکی کامل قدرت حاصل نہ کرے عاشقی کے درجہ اعلی تک نہین پہونچ سکتا اگر یولین کا یہہ مطلب ہے کہ آپ گرجا مین حاضر ہوکر اپنی خواہش کے موافق اوس سے سوال کرین تو بیشک جواب اوسکا یہی ہے ہمارے نزدیک معشوقون سے سوال کرنا بڑی ننگ و عار کی بات ہے ہم خدا کی عنایت سے خود اس مرتبہ کو پہونچ گئے ہین کہ آج جان سی عزیز چیز تمھین دیدینے کا ارادہ رکھتے ہین اے فیچہ سن افسوس ہے تمھاری عقل و دانش پر

کر ایسا بیہودہ کلمہ زبان سے نکالتے ہو معلوم ہوا یہہ عادت تمہاری آیتنی کی محبت نے بگاڑ دی ہے مگر اتنا
توسوچنا چاہیے کہ اینی عاشق تہی اور بولین معشوق۔ عاشقون کا کام ہے سر تسلیم و رضا جہکانا
معشوقون کا احترام ہے خنجر ظلم وستم آزمانا۔ بہلا جب اینی حکماً فرانسیس سے جلا وطن کی گئی تہی
توکیا وہ شدت غم والم سے اپنی جان آپ پر نثار نہین کر سکتی تہی لیکن وہ جانتی تہی کہ عاشق مجبور رہے
اور معشوق ممتاز مین محکوم ہون اور شاہزادہ حاکم با اختیار اگر مین نے کچہہ بہی اوسکے حکم مین چون وچرا
کی تو بیشک دفتر عشاق سے میرا نام نکال ڈالا جائے گا پہر بڑی شرم کی بات ہے کہ ایک ادنیٰ عورت
اسطرح میدان عاشقی مین تمہارے ہاتہہ سے گوئے سبقت لے جائے اور تم بیٹہے ڈنڈے بجاتے رہو شاید
سنا نہین شعر | بہ دُرد وصاف ترا کار نیست دم درکش | کہ ہرچہ ساقی ما ریخت عین الطاف است | فیچرسن نے
یہہ لعن وطعن سنکر مارے شرم کے گردن نیچی کر لی اور عرض کیا فی الواقع مین ہرگز بولین کے حکم مین کمی بیشی
کرنیکا مجاز نہین ہون یہہ بہی ایک سودے کی جہک تہی جو حضور کی عنایت سے مٹ گئی اب انشاء اللہ تعالیٰ
جیسا ارشاد ہوا ہے بسر وچشم اوسی طرح بجا لاؤنگا شعر | سر ارادت ما وآستان حضرت دوست | کہ ہرچہ بر سر ما میرود ارادت اوست |
قصہ مختصر یکشنبہ آیندہ کو فیچرسن دوبارہ ماجد بن مجید کے ہمراہ اوسی گرجا مین جہان بولین نماز ادا کرنے
آتی تہی گیا اور ایک خادم کلیسا سے بیان کیا کہ مین بہ سبب غریب الوطنی اور سقیم الحالی کے صاحبان
جود وسخا کی خدمت مین اپنی دستگیری کی نسبت کچہہ گذارش کیا چاہتا ہون امیدوار ہون کہ آپ براہ مہربانی
یہان کی گدائی کا طریقہ بوجہ احسن مجہے تعلیم فرمادین وہ یہہ سنکر فیچرسن کو صدر دروازہ کے قریب لیگیا
جہان کئی ایک چہوٹے چہوٹے مکلف برج علیحدہ علیحدہ بنے ہوئے تہے اور اونمین ایک ایک سوراخ
اس قسم کا رکہا ہوا تہا کہ اندر سے آدمی کہڑا ہوکر بآسانی اپنے دونو ہاتہہ اونکی راہ باہر نکال سکے خادم کلیسا
نے جبکا آرچ ڈیکین نام تہا اونمین سے ایک برج کی کنجی فیچرسن کو دیکر کہا اسمین کہڑے ہوکر اندر سے
دروازہ بند کر لینا اور ہاتہون پر سیاہ تہیلیان ابریشم کی چڑہا کر (جو برج کے اندر اسی مطلب کیواسطے
رکہدی گئی ہین) دونو ہاتہہ سوراخ سے باہر نکال دینا جو کوئی شخص اس ہیئت سے تمکو کہڑا دیکہیگا
موافق اپنے مقدور کے روپیہ ہو خواہ اشرفی ایک کاغذ کے پرچہ مین لپیٹ کر تمہارے ہاتہہ پر رکہدیگا

اس احتیاط سے صرف یہہ غرض ہے کہ سائیں کا حال کسی پر منکشف نہو اور یہہ بہی نہ معلوم ہو کہ مین نے کیا دیا اور تم نے کیا دیا
جب وہ یہہ طریقہ بتا کر چلا گیا فیچرسن ماجد بن مجید کے پاس آن بیٹھا اور کہنے لگا میرا ارادہ ہے کہ ایکبار شاہزادی کو
آتے ہوے دیکہہ لون تب اس برج مین داخل ہون کیونکہ گرجا سے لوٹتے وقت پہر مجہے دیدار میسر نہوگا ماجد بن مجید نے
کہا اسمین البتہ میری بہی راے متفق ہے اسواسطے کہ شاید پولین نے درپردہ اس حکم مین کوئی مصلحت سوچی ہو تو پہلے ایکبار
اوسے اپنی صورت دکہا دینا ضرور چاہیے بلکہ جس برج مین داخل ہونیکا ارادہ ہے اوسکے طرف بہی اشارہ کر دینا لازم ہے
تاکہ اوسے اپنا منشا ظاہر کرنے مین کسی قسم کا تردد لاحق نہو ابہی یہان یہہ ہی باتین ہو رہی تہین کہ دفعۃً اوس
رشک پری کی سواری تخت سلیمان کی طرح آن پہونچی فیچرسن تو اپنے دل مین یہہ سمجہا ہوا تہا کہ شاید مثل پہلے روز کے آج بہی
گوشہ نقاب اوٹہا کر جمال جہان آرا سے مشرف کیا جاؤنگا لیکن ظاہرا اوسنے یہہ بہی نہ دیکہا کہ کوئی ہمارا طالب دیدار یہان
بیٹہا بہی ہے یا نہین بیگانہ وار آتے ہی کلیسا مین داخل ہو گئی یہہ امر گو فیچرسن کو حد سے زیادہ ناگوار گذرا مگر ماجد بن مجید
کے باعث دم نہ مار سکا چپکا ہی اوٹہکر برج مین جا کہڑا ہوا اور اندر سے دروازہ بند کر کے دونو ہاتہہ موافق تعلیم کے سوراخ
سے باہر نکال دیے بعد ادائے نماز جو شخص اوس برج کے قریب ہو کر نکلا موافق اپنی توفیق کے کسیقدر زر نقد ایک کاغذ
مین لپیٹ کے فیچرسن کو دیتا ہوا چلا گیا اسی طرح پولین نے بہی اپنی باری پر ایک کاغذ کی گولی بنا کے اوسکے ہاتہہ پر رکہدی
لیکن ساتہہ ہی تہوڑا سا ہاتہہ کو دبا بہی دیا جسکے باعث فیچرسن نے پہچان کے اپنے دونو ہاتہہ اندر کہینچ لئے اور فوراً وہ
گولی جیب مین ڈال کر پہر بدستور ہاتہون کو باہر نکال دیا تاکہ شاہزادی کو معلوم ہو جاے کہ ہماری امانت پہونچ گئی
غرض جب شاہزادی چلی گئی اور کوئی اور بہی متنفس گرجا گہر مین باقی نرہا تو فیچرسن خوشی خوشی برج سے باہر نکلکر معہ ماجد
بن مجید شاہزادہ سجان کی خدمت مین حاضر ہوا اور جاتے ہی وہ گولی آنکہون سے لگا کر شاہزادہ کے آگے رکہدی کہتے ہین
اوس پرچہ کاغذ مین ایک انگوٹہی لپٹی ہوئی تہی اور یہہ عبارت مندرج تہی ۔ اے میرے پیارے اوّل مین اپنی اوس
گستاخی کی نسبت معافی چاہتی ہون جو یکشنبہ گذشتہ کو دانستہ آپکے حق مین مجہسے صادر ہوئی تہی بعدہٗ کمال اعتقاد و اتحاد
کے ساتہہ سر تسلیم خم کر کے اپنے ادن خیالات کی طرف رجوع کرتی ہون جنہون نے تمام میری زندگی کے لطف کہو رکہے ہین یہہ
مین کیونکر کہون کہ آپنے ادا دانا مجہے آفت ہجر مین مبتلا کر کے آج تک خبر نہین لی لیکن ہان اسمین شک نہین کہ آپ قریب
قریب اسقدر دل کے سخت ہین جسقدر مین طبیعت کی نرم ہون نہین نہین آپ تو اپنی مہر و وفا کا ذکر پہلے ہی آپنی کے قصہ مین

بیان فرما چکے ہین یہہ کچہہ میری ہی ایامون کی گردش ہے کہ فرآسیس ہونچکر آپکو مطلق کوہ پیکر کا وعدہ یاد نہین رہا اسلیئے
مجہے وہ تکلیف گوارا کرنی پڑی کہ میری دانست مین ہرگز انسان کے سہنے کے قابل نہتی بلکہ مین یقین کرتی ہون کہ اگر یہہ
بوجہہ کسی پہاڑ کی چہاتی پر رکہدیا جاتا تو بیشک اوسکی کمر کے بہی دو ٹکڑے ہوجاتے اب یہہ پوچہئے مین اس بار گران کو اوٹہکر
کیون صحیح وسلامت بیٹہی رہی " صرف وصل کی امید پر " مگر اے کاش اگر پوری پوری وصل کی امید بہی ہوتی تو مین اوسکی
خوشی مین یکایک اس حالت کو نہ پہونچ جاتی جسمین دو بار آپ ملاحظہ فرما چکے ہین اس بیان سے میرا یہہ مطلب نہین ہے
کہ مجہے خدانخواستہ اپنے اوس حسن وجمال کا خیال یا ملال ہے جو آپکی فرقت مین برباد کر چکی ہون بلکہ یہہ غرض ہے کہ آپکی
محبت نے رفتہ رفتہ ہمین بہی بہن ایلزبیتہہ کے ساتہہ سودائی بنا کر اسیر کرا دیا اب دل مین خیال زلف گرہ گیر ہے اور پاؤنمین
بہاری لوہے کی زنجیر صرف آج کے دن یعنی اتوار کو اسقدر مہلت ملتی ہے کہ گرجا گہر تک آئین اور اپنے رشک مسیحا کی یاد مین
زلف چلیپا کا تصور کرکے صلیب کو بوسہ دیجائین بااینہمہ مجہے ہرگز افسوس نہین کہ انجام کار میری جان حزین پر کیا
نوبت گذریگی ہان رنج ہے تو اس بات کا کہ آپ ناحق اس جگہہ کیون تشریف لاے کیونکہ میرا باپ بالفعل فائیرہل کے
بہکانے سے (اور کچہہ میرے خیال سے) آپکی جان شیرین کا دشمن ہوگیا ہے رات دن ارکین سلطنت سے یہی مشورے
رہتے ہین کہ کسی طرح فیتچرسن گرفتار ہو یا نصیب دشمنان تہ تیغ آبدار ہو کہ تمام ملک فرآسیس معہ آلیمان کے بلا عذر
مشقت ہمارے ہاتہہ آجاے جسمین سے نصف ہم لین اور نصف فائیرہل کو بخشدین اس صورت مین ہرگز آپکا یہان ٹہہرنا
مناسب نہین جسطرح ہو سکے آج ہی یہان سے تشریف لیجائیے بس ایک ہمکو شربت دیدار کی تمنا تہی سو خدا نے پوری
کردی اب تاوقتیکہ بالکل اس دوا کی کیفیت طبیعت سے زائل نہو جاے مطلق مرض مفارقت کے عود کرنیکا خوف نہین
اور یہہ انگوٹہی میری بہن کی جو اس پرچہ مین ملفوف ہے اسے براہ مہربانی ڈیوک اوف ڈیون کو دیکر ایلزبیتہہ کا سلام کہنا
اور اوسکی طرف سے یہہ پیغام پہونچا دینا کہ بالفعل ہمکو سواے اس رنج کے کوئی رنج نہین کہ ہمیشہ آپکو ایک حالت جنون مین
دیکہتے ہین اور متواتر آپکی پریشانی وسرگردانی کے اخبار موحش سنتے رہتے ہین اگر بدل ہمسے محبت رکہتے ہو تو تمہین ہماری
چشم نرگسین کی قسم یک لخت اس وحشت کو اپنے جی سے نکال ڈالو اور ہوش وحواس مین اگر یہہ بدنامی اپنے ذمہ سے
دور کردو تاکہ ہم بہی تمام رنج وملال صفحہ خاطر سے مٹ جانے کے بعد طبیعت کو یکسو کرکے کوئی وصل کی تدبیر نکالین اور
تمہاری عنایت سے اپنے مقصود اصلی کو پہونچ جائین باقی سب ہجر کی داستان اگر جامع المتفرقین نے دل کا ارمان

پورا کردیا تو بالمشافہ گذارش کیجائیگی - یہہ رقعہ پڑھکر شاہزادہ سبحان نے فیچرسن سے فرمایا اب تمہارا فرانسیس ہی چلا جانا مناسب ہے کیونکہ اوّل تو معشوق کی عدول حکمی لازم نہین دوم ایسی صورت مین کہ غنیم حملہ کا ارادہ رکہتا ہو تو والی ملک کو اپنے مقام پر موجود ہونا ضرور چاہیے سوم یہان کے رہنے مین ایک اور کا خدشہ جو تمہاری جان کا متصور ہے وہ بہی جاتا رہیگا فیچرسن نے کہا معشوق کے حکم کی تعمیل اوس شخص کی ملازمت پر مقدم نہین ہے جسکے وسیلہ سے معشوق کا دیدار نصیب ہو سکے اور ملک کا انتظام اس رنج و آلام مین ظاہر ہے کہ مجہہ سے ہو نہین سکتا رہی جان کی حفاظت وہ خاص آپکی ذات پر منحصر ہے پس جہان آپ وہان مین البتہ اس خیال سے کہ مبادا میرے ظاہر ہو جانیکے باعث آپکے دشمنون کو کچہہ ضرر پہونچے مین وعدہ واثق کرتا ہون کہ انشاء اللہ تعالےٰ آج سے بغیر حضور کی اجازت حاصل کیے ہرگز گہر سے باہر قدم نہ نکالونگا چونکہ شاہزادہ عالی تبار کو فیچرسن کی دل شکنی کسی حالت مین منظور نہ تہی فرمایا خیر آپکو اختیار ہے جو بہتر سمجہئے وہ کیجئے بعدہٗ ابو سعید اور ماجد بن مجید وغیرہ کی طرف متوجہ ہو کر کہا اب آپ صاحب یہان کے معاملہ مین کیا ارشاد فرماتے ہین یہہ تو بخوبی ثابت ہو چکا کہ بادشاہ اس ملک کا آئین ریاست اور نظام سیاست سے کسی طرح غافل نہین خدا کی عنایت سے اراکین بہی قابل تحسین رکہتا ہے فوج بہی جرار ہے افسر بہی آزمودہ کار اور رعیت جسکی ذات پر تمام ملک کی رونق اور بہبودی منحصر ہے بادشاہ کی خوش نیتی کے باعث ایسی مطیع اور فرمانبردار ہے کہ ہرگز کسی غیر شخص کی متابعت قبول کرنا جایز نہین رکہتی پہر جہان نہ تدبیر کام دے سکے نہ شمشیر وہان ایسے کار دشوار کی عقدہ کشائی کیونکر ممکن ہے یہہ سنکر سب نے عالم سکوت مین اپنی گردنین نیچی کرلین کسی کا یہہ حوصلہ نہوا کہ تیغ زبان نیام دہان سے نکالکر اپنی عقل و دانش کا جوہر ظاہر کرے آخر شاہزادہ سبحان نے فرمایا میری دانست مین پرنس آوف کارنوال کی دوستی اس عقدہ کو بآسانی حل کرسکتی ہے کیونکہ وہ فوج بحری کا افسر ہونیکے سبب کسی قدر صاحب قوت بہی ہے اور بادشاہ کی طرف سے گونہ ملال بہی رکہتا ہے ابو سعید نے عرض کیا اوسکا دوست بنانا کونسا آسان ہے جواب دیا دیکہو ہم انشاء اللہ تعالیٰ ڈیوک کے ذریعہ سے دوست کیسا اوسے اپنا تابعدار کیے لیتے ہین یہہ کہکر تنہا ڈیوک آف ڈیون کی تلاش مین دریاے ٹیمس کی جانب تشریف لیگیا اوسکا قاعدہ تہا ہمیشہ دریا کنارے آبادی سے دور ایلزبیتہہ کے خیال مین سر جہکاے بیٹہا رہتا تہا نہ کسی سے بولتا تہا نہ کوئی مارے خوف کے اوسکے پاس جاتا تہا یہانتک کہ پرنس اوف کارنوال نے جو دس بیس آدمی اوسکی حفاظت اور ضروریات کی خبر گیری کو مقرر کر رکہے تہے

وہ بہی بروقت دور ہی بیٹھے اوسکے تیور دن کو دیکہا کرتے تہے شاہزادہ سبحان نے جاتے ہی بے تکلف موافق وہان کی
راہ ورسم کے ہاتہ سے ہاتہ ملا کر فرمایا اے ڈیوک مین تیرے حال پر رحم کہا کے آیلزبیتہ کے پاس سے ایک پیغام لایا ہون
ذرہ ہوش مین آ اور میری ملاقات کو غنیمت سمجہہ وہ آیلزبیتہ کا نام سنتے ہی اوچہل پڑا اور تعظیماً اپنا سر قدمون پر
جہکا کر ملتمس ہوا فرمائیے کیا ارشاد ہے شاہزادہ نے جواب دیا معشوقون کا پیغام ایسی جلدی اور ایسے بیہودہ
مقام پر مجہے زبان سے نکالتے ہوئے شرم آتی ہے اگر اوسکے سننے کا تو سچا اشتیاق رکہتا ہے تو میرے ساتہ چل
اور غسل کرکے یہہ کثیف پوشاک اپنے جسم زار سے دور کرتا کہ تیرا ظاہر و باطن معشوق کا کلام لطیف سننے کے قابل
ہوجاوے ہان اگر اطمینان خاطر کیواسطے کوئی نشانی چاہئے تو لے یہہ موجود ہے یہہ کہکر وہی انگوٹہی جو آیلزبیتہ
نے بہیجی تہی ڈیوک کے حوالے کردی وہ اوسے دیکہہ کے ایسا خوش ہوا کہ گویا تخت سلیمان ہاتہ آگیا فوراً حلقہ
دلدار کے تصور مین نگین آسا اوسے اپنے سینہ سے لگا کر کہنے لگا اب دل بیقرار کو مطلق ضبط کی تاب و طاقت باقی
نہین رہی للہ پیغام زبانی سے بہی جلد مشرف فرمائیے مین ہر طور تابعداری مین موجود ہون جہان حکم ہو ساتہ چلا چلون
شاہزادہ نے اوسیوقت اوسے اپنے مکان مین لیجا کر (جہان کہین وہ ٹہہرا ہوا تہا) پہلے اوسکی پوشاک تبدیل کروائی بعدہٗ
کہانا کہلا کے نہایت شفقت و دلداری سے پوچہا سچ سچ کہنا بالفعل اصلی کیفیت تمہارے دل کی کیا ہے ڈیوک نے
موافق قاعدۂ عشاق کے بڑی تعلی سے اپنی بیتابی بیخوابی صحرا گردی کوہ نوردی نالہ فروشی خانہ بدوشی
تشنہ لبی گریۂ نیم شبی وغیرہ کا حال بیان کرنا شروع کیا شاہزادہ نے فرمایا مین یہہ نہین پوچہتا یہہ بتاؤ کچہہ وصل
کی آرزو بہی رکہتے ہو یا نہین جواب دیا اگر وصل کی آرزو نہوتی تو ان ساری بلاؤن مین جو ابہی گزارش کرچکا ہون
کیون مبتلا ہوتا شاہزادہ نے فرمایا بہلا تمکو یہہ بہی معلوم ہے دولت وصل کا میسر آنا معشوق کی رضامندی پر منحصر ہے
یا ان بلاؤن کے التزام پر جنمین تم گرفتار ہو عرض کیا نہین صرف معشوق کی رضامندی پر شاہزادہ نے فرمایا پہر اس
رونے پیٹنے سے کیا حاصل خصوصاً لباس درویشی پہننے سے کیا فایدہ آخر دل کی کیفیت تو کسی طرح تبدیل نہین ہو سکتی
خواہ تخت شاہی پر بیٹہئے خواہ بوریاے گدائی پر یعنی نہ معشوق کی یاد مین فرق آتا ہے نہ اپنے نالہ و فریاد مین کاہش
اگر یہہ بہی ہوتا کہ اس تبدیلی کے باعث کچہہ لذت دیدار کی کیفیت بڑہہ جاتی نالہ و فغان کا زور و شور کم ہوجاتا تو کیا مضایقہ
تہا ہم خود تمام جہان مین منادی کروا دیتے کہ تجربہ کی رو سے ثابت کیا گیا ہے جو شخص اپنی اصلی حالت کو چہوڑدیگا

وہ ہی جلد معشوق کے وصال سے کامیاب ہوگا جہانتک ہوسکے کپڑون کی دہجیان اوڑائیے گریبان کو تارتار کرکے دامن
سے ملائیے مگر یہہ صرف لوگون کی خام خیالی ہے اس بہروپ کے بہرنے سے میری دانست مین ظاہرا سوا اسکے کچہہ حاصل
نہین کہ معشوق بیچارہ ناحق بدنام ہوا اور آپ دیوانہ مشہور ہوکر مطعون خاص وعام ہو ڈیوک نے تہوڑی دیر
تامل کرکے عرض کیا بیشک حضور کا فرمانا درست وبجا ہے ہم ناتجربہ کارون کو سواے ٹھنڈی سانسین بہرنے کے
اور معشوق کی شکایت کرنیکے کچہہ نہین آتا جو لوگ عاشقی کے قاعدون سے بخوبی واقف ہین وہ ہرگز اس طریقے کو
پسند نہ فرماتے ہونگے خیر آدمی بغیر رہنمائی کے راہ راست پر نہین آسکتا آیندہ مین اس معاملہ مین حضور سے بیعت
کرتا ہون جیسی ہدایت ہوا وسپر عمل کرون شاہزادہ نے وہ ہی پرچہ نکالکر ڈیوک کے سامنے رکہدیا اور
فرمایا آیلزبیتہہ تمہاری اس نامعقول وضع سے نہایت رنجیدہ ہے تمکو چاہیے اس دیوانہ پن چہوڑ کر آدمیت کے
برقع مین آؤ اور وہ تدبیر کرو جس سے مطلوب کا وصال حاصل ہو ڈیوک یہہ سنتے ہی رونے لگا اور ملتمس ہوا
اے ہادی وصل کی تدبیر تو تادم اخیر ہی مجہسے ممکن نہین اگر اسی قابل ہوتا تو ابتک اس مصیبت مین کیون پہنسا رہتا
شاہزادہ نے فرمایا ہمنے ایک بہت سہل وصل کی تدبیر بموجب ارشاد آیلزبیتہہ کے نکالی ہے بشرطیکہ تم ہی اوسمین کچہہ
مدد کرو جواب دیا ہان مدد کے واسطے مین بسر وچشم موجود ہون یہانتک کہ جان بہی مانگیے تو حاضر ہے شاہزادہ سبحان
نے کہا پہلے تم اپنی اصلی ہیئت شاہزادگی مین آیلزبیتہہ سے ملاقات کرو تاکہ اوسے یقین ہو جاے کہ میرے عاشق
نے میری نصیحت کو قبول کرلیا بعدہٗ جو تدبیرین وصل کی اوسنے بیان کی ہین وقتاً فوقتاً اونپر عمل کرنیکی تمکو ہدایت
کیجائیگی ڈیوک نے کہا بہت بہتر اور اوسی روز سے یکلخت ظاہری گریہ وزاری موقوف کرکے مثل رؤساے لندن
دو تو وقت ہواخوری کو جانے لگا لوگ یہہ معاملہ دیکہکر نہایت متحیر ہوے کہ دفعتہً ڈیوک کا سودا کیونکر جاتا رہا خصوصاً اوسکے
محافظین کو تو یہہ گمان ہوا کہ شاید یہہ طبیب رومی (یعنی شاہزادۂ عالیجاہ) کچہہ کرامات رکہتا ہے ورنہ ایسی جلدی
ایسے بگڑے ہوے مریض کا سنبہلنا ناممکن نہین ہے اسیواسطے اون لوگون نے شاہزادہ سبحان کی تابعت
اپنے اوپر فرض عین کرلی اور پرنس آوف کارنوال کو لکہہ بہیجا کہ اب صاحبزادہ خدا کی عنایت سے ایسا تندرست ہے
کہ کسی طرح بیماری کا اوسپر شک نہین ہوسکتا جب اسی صورت سے پانچ چہہ روز گذر گئے اتوار کے روز ڈیوک اوف
ڈیون کو حسب ہدایت شاہزادۂ عالی تبار گرجا گہر جانیکا اتفاق ہوا تو آیلزبیتہہ جو ہمیشہ اوسکی صورت دیکہکر

آنسو بھرلاتی تھی دو نو مرتبہ آتے جاتے ایسی خوش ہو کر مسکرائی کہ ڈیوک اپنی اگلی حالت سے بالکل متنفر ہوگیا بلکہ عہد کیا کہ اب ہرگز لباس درویشی کی طرف آنکھ اوٹھا کر بھی نہ دیکھونگا ہاتھ لگانیکا تو کیا ذکر ہے اور بجنسہ تمام وہ ماجرا شاہزادہ کی خدمت مین حاضر ہو کر گزارش کردیا شاہزادہ نے فرمایا اب اگر وصل حقیقی منظور ہے تو برائے چندے اس صورت پرستی کو موقوف کرکے پلائی موتھہ اپنے والد کے پاس تشریف لیچلیئے کیونکہ ملاقات کی دو ایک تدبیرین خاص اونہین کی ذات پر منحصر ہین اور وہ (اسا ہے) عنقریب فرانسیس جانیوالے ہین ڈیوک نے بکمال اعتقاد اس حکم کو بھی منظور کرلیا چنانچہ دوسرے روز ۲۹ ستمبر کو شاہزادہ سبحان نے معہ تمام اپنے رفقا کے پلائی موتھہ کیجانب کوچ فرمایا جب بندرگاہ صرف ایک منزل رہ گیا تو ڈیوک آوف ڈیون نے پرنس کو اپنے آنے سے مطلع کیا اور لکھا کہ وہ طبیب حاذق بھی جسکی عنایت سے مین نے دوبارہ زندگی پائی ہے میرے ساتھہ تشریف لاتا ہے بہرصورت آپکو تعظیم وتکریم اوسکی واجب ہے یہ مژدہ سنتے ہی پرنس اوف کارنوال خاص ڈیون پورٹ تک پیشوائی کرکے نہایت عزت وتوقیر سے اوس تمام قافلہ کو پلائی موتھہ لیگیا اور اپنے بیٹے کو حالت تندرستی مین دیکھکر اسقدر شاہزادہ کا ممنون ومشکور ہوا کہ تحریر وتقریر مین نہین آسکتا سنتے ہین کہ جسروز شاہزادہ پلائی موتھہ مین داخل ہوا اوسکے دوسرے روز پرنس اوف کارنوال بسبب مہیا ہوجانے سامان جنگ اور تقاضاے شدید اوس بےنام وننگ (یعنی فایر ہل کے) فرانسیس کیجانب کوچ کرنے والا تہا لیکن شاہزادۂ بلند اقبال کے پہونچ جانے سے ایک ہفتہ اور اوسنے اوس جگہہ مقام کیا بعدہٗ اپنے مہمان عزیز سے رخصت چاہی اور کہا ہرچند آپ سے جدا ہونیکو جی تو نہین چاہتا لیکن فایر ہل نہایت عجلت کررہا ہے اسواسطے مین مجبور ہون امید ہے کہ آپ میرے عذر کو قبول فرمائینگے شاہزادہ نے فرمایا بسم اللہ آپ تشریف لیجائیے لیکن اپنے صاحبزادہ کے زندہ رہنے کی بھی کوئی صورت نکالی یا نہین جواب دیا ہم تو اوسکی زندگی سے اوسی روز ہاتھہ دہو چکے تھے جسروز اوسنے اپنی عنان اختیار ایلزبتھہ کے ہاتھہ مین دی تھی مگر تمکو خدا سلامت رکھے کہ کسی حکمت عملی سے اوس ظالم بیرحم کے پیچ سے نکالا اب ہمکو کس بات کا خوف رہ گیا شاہزادہ نے فرمایا ڈیوک کی اس چندروزہ صحت کا اعتبار کرنا نہ چاہیے کیونکہ عشق کا پھندہ وہ پھندہ ہے جسکا اولجھا ہوا قیامت تک نہین نکل سکتا کیا عجب ہے کہ پھر یکایک وہی مرض عود کرے اور سردست اوسکی دوا ہم پہونچانا ناممکن ہو پرنس نے کہا اگر ہنوز یہہ اندیشہ باقی ہے تو ہم ہرگز

اوسکے علاج مین مبادرت نہین کر سکتے کیونکہ مرض عشق کی دوا سارے زمانہ مین ایک ہی ہے یعنی وصل محبوب اور
اوسکے حاصل کرنیکی تدبیر یہہ ہی تہی کہ ابتدا مین بادشاہ انگلستان کو بہنے شادی کا پیغام بہیجا تہا مگر اوسنے
ازروے تکبر و غرور سلطنت منظور نہ فرمایا ایکنا معقول سا عذر کر دیا پہر دوسری صورت ہم اوسکی زندگی کی
کیا نکالین شاہزادہ نے فرمایا تعجب ہے کہ ولیم آپکو سلطنت کی دہمکی دکہاے اور آپ اوسکا غرور کم کرنیکی
کوئی تدبیر نکرین حالانکہ میری دانست مین آپکے والد بزرگوار نے ولیم کو تخت انگلستان پر بٹہاکے اختیارات
فوج بحری صرف اسواسطے آپکے سپرد کئے ہین کہ بادشاہ کسی حال مین آپ پر ازراہ نفسانیت دست تعدی
دراز نہ کر سکے اور جو مبادا کرے تو آپ اپنی قوت ذاتی سے اوسے جواب دے سکین پرنس نے کہا کئی بار ارادہ
تو ہوا تہا کہ بزور شمشیر اس رشتہ کو قایم کیجئے لیکن پہر خیال آیا لوگ کہینگے ایک ادنی بات پر پرنس اپنے بہائی سے
بگڑ بیٹہا اسواسطے خاموش ہو رہا شاہزادہ نے کہا کہ اوّل تو جس بات مین اپنے لخت جگر کی جان جانیکا خوف ہو
اوسکو ادنی کیونکر سمجہنا چاہیے دوم بنا شر کی خاص بادشاہ ہی کی طرف سے ہوئی ہے یعنی بلا سبب اوسنے
رشتہ سے انکار کیا اور یہہ بہی مشہور ہے کہ بادشاہ اوسی عداوت کے باعث اکثر آپکو مہمات سخت پر بہیج چکا ہے
چنانچہ اب بہی مہم فرانسیس پر بہیجنا خالی از علت نہین ہے کیونکہ جس غنیم نے اوسے سر کیا ہے وہ ایک عالم کو
تہ تیغ بیدریغ کر چکا ہے بلکہ آپنے بہی سنا ہوگا کہ تمام اہل یورپ ڈراون سورڈ کے نام سے اوسے مشہور کرتے
ہین پہر ایسے دشمن جانی سے غافل رہنا اور خلق خدا کے طعن و تشنیع کا خیال کرنا کس مذہب و آئین مین روا
علاوہ ازین کیا لوگ یہہ نہین جانتے کہ اگر بادشاہ کو اپنے بہائی اور بہتیجی کی جان عزیز ہوتی تو بلا عذر ایلزبیتہ
کو ڈیوک کے حوالہ کر دیتا جب اوسنے ایسا نہ کیا تو مجبور حفاظت نفس کے واسطے پرنس کو صمصام خون آشام
میان سے نکالنی پڑی اسمین بدنامی اور بغاوت کی کیا بات ہے خدا کی قدرت سے یہہ تقریر سنتے ہی پرنس کا
دل دفعتہً بادشاہ کی متابعت سے پہر گیا کہنے لگا ہر طور مین آج سے تمہارا تابعدار ہون جسطرح حکم ہو بجا لاؤن
شاہزادہ نے کہا اوّل تمہارا دشمن فایرہل ہے جو زبردستی گلا کٹوانے کو فرانسیس لئے جاتا ہے سب سے پہلے
اسی پر ہاتہ صاف کرنا چاہیے اور سہل ترکیب ہاتہ صاف کرنیکی یہہ ہے کہ یہان سے دس بیس کوس نکل جانیکے
بعد ملاحان متعینہ جہاز فایرہل کو حکم دیدیجئے کہ اوسکا جہاز معہ اوسکے توابعین کے سمندر مین غرق کر دین

بعدہٗ آپ واپس آتے ہی بلاد غدغا اون ملکون پر جو سمندر کے کنارہ پر ہین اپنا قبضہ کرکے خشکی کی لڑائی
شروع کردیجیئے اسمین ایک یہہ بہی فایدہ ہے کہ اکثر وہ افسر اور سپاہی جنکو آپ اپنے خلاف سمجہتے ہون خاص
فایربل کے جہاز مین سوار کرکے باسانی تباہ کیئے جاسکتے ہین پرنس اوف کارنوال نے اس مشورہ کو بدل
جان قبول کرکے فایربل کو معہ دیگر مخالفین بلا تامل ایڈسٹون کے قریب غرق کروادیا اور آپ اوٹہتے ہی
پندرہ اکتوبر تک تمام جنوبی اضلاع پرشل کارنوال - ڈیون - ڈورسیٹ اور سسسکیس وغیرہ کے قبضہ کرلیا
کیونکہ اسطرف فرانسیس کے خوف سے کسی قدر جہازی فوج زیادہ رہتی تہی لعدہٗ لندن کو چہوڑکر اوسکے
شمال مین سف فولک اور نورفولک کو جا دبایا جنکا انتظام خاص پرنس ہی کی ذات پر منحصر تہا اور ساتہہ ہی
ایک افسر کلان سیلر نامی کی ماتحتی مین تیس جہاز جنگی بہیجکر تمام اون مغربی اضلاع پر جو رودبار برسٹل
کے شمال مین واقع ہین اپنا تہانہ بٹہا دیا یعنی گلیمورگین پیم بروک کارڈیگن اور منٹگمری وغیرہ سے لیکر
فلینٹ تک اپنے تحت مین کرلیا ہرچند بادشاہ نے ہاتہہ پاؤن مارے مگر دفعتہً اسقدر فوج بگڑ جانیکے باعث
کچہہ بس نہ چل سکا آخر ش ۲۷ - اکتوبر کی کمیٹی مین یہہ ہی صلاح ٹہری کہ ان بغاوت پیشہ لوگون کی تنبیہ کیواسطے
تین لام مختلف مقامون پر باندہنے چاہئین ایک صوبہ ویلز مین مغربی کنارہ کے انتظام کیواسطے دوسرا
کیمبرج مین سف فولک اور نورفولک کے آتش فتنہ وفساد فرو کرنیکے واسطے تیسرا اولٹشایر مین جنوبی
کنارہ کا حملہ روکنے کے واسطے اور احتیاطاً والیٔ ملک اسکاٹلینڈ سے بہی تہوڑی بہت سپاہ مدد کیواسطے
منگائی جاوے یہہ اخبار سنکر پرنس اوف کارنوال کو گونہ تشویش پیدا ہوئی شاہزادہ سجان سے کہنے لگا اگرچہ
ہمنے انگلستان کے اکثر حصون پر قبضہ کرلیا اور اسیطرح چاہین تو اور بہی کنارے کنارے دباتے چلے جائین
لیکن اب انکا ہاتہہ مین رہنا ذرا مشکل معلوم ہوتا ہے کیونکہ ہماری سپاہ میدان کی لڑائی مین فوج شاہی کا
مقابلہ ہرگز نہین کرسکتی البتہ کسی کنارہ پر اتفاق ہوجاوے تو ایک لاکہہ آدمی کے واسطے (مین جانتا ہون)
صرف ایک جہاز کافی ہے جسمین کلہم اجمعین ہزار آدمی ہوتے ہین مگر ایسا موقع کیون پڑنے لگا شاہزادہ نے
فرمایا بغیر لڑے بہڑے آپکو اسطرح حوصلہ پست کردینا نہ چاہیئے کیا جسنے ہمکو ان حصون پر قبضہ دلایا وہ انکے
محفوظ رکہنے کی کوئی فکر نہ کریگا آخر جو فوج شاہی کے چار ہاتہہ پاؤن ہین وہ ہی ہمارے بہی ہین -

اور جب آدمی جان دینے پر مستعد ہو گیا تو تری و خشکی سب اوسکے نزدیک یکسان ہے آپ خدا کے واسطے اسقدر تردد نفرمائیے دیکھئے خداوند کریم کیا کرتا ہے ابھی یہان یہہ ہی باتین ہو رہی تہین کہ گشتی جہازون کے ایک افسر اعلی نے پرنس کی خدمت مین حاضر ہو کر عرض کیا عنقریب ملک فرانسیس سے چالیس جنگی جہاز انگلستان مین پہونچا چاہتے ہین اونکی نسبت کیا حکم ہوتا ہے یہہ سنتے ہی پرنس کے اور بہی ہوش و حواس جاتے رہے کہنے لگا اب کیسی ہوگی شاہزادہ نے فرمایا مصرعہ بر سر فرزند آدم ہر چہ آید بگذرد - ادہر تو شاہزادہ کی زبان سے یہہ مصرعہ نکلا اودہر فیچرسن مارے ہنسی کے بیتاب ہو گیا کیونکہ شاہزادہ سجان بعد فتح ہو جانے اضلاع جنوبی کے فیوزن کو لکہہ بہیجا تہا کہ جسقدر سوار بالفعل رود بار انگلستان کے مختلف بندرگاہون پر قریب قریب موجود ہون اون سب کو فوراً ہماری طرف روانہ کردو اور آیندہ جس جس جگہہ سے ممکن سمجہو دو لاکہہ سوار جمع کرکے وقتاً فوقتاً بغیر طلب یہان پہونچاتے رہو ہمنے غنیم کے روکنے کا بندوبست کر لیا ہے اب تمہین صرف یہہ ہی خدمت سپرد کیجاتی ہے چنانچہ فیوزن بموجب حکم محکم کے چالیس ہزار سوار چالیس جہازون پر روانہ کر چکا تہا اور یہہ وہ ہی جہاز تہے جو برابر دہاوا کئے ہوئے چلے آتے تہے مگر چونکہ پرنس کو بالکل یہہ حال معلوم نہ تہا اسواسطے فیچرسن کی بے موقع ہنسی کو اپنی تحقیر کا باعث سمجہا اور کہنے لگا رباعی

عیب است بزرگ برکشیدن خود را | و ز جملہ خلایق بر گزیدن خود را
از مردمک چشم بباید آموخت | دیدن ہمہ کس را و ندیدن خود را

اوسوقت شاہزادہ سجان کو مجبور اپنا حال بیان کر دینا پڑا اور کہا یہہ ملک فرانسیس کے فرمانروا ہین عین وقت پر مدد پہونچ جانیکے سبب شاید انبساط طبیعت کے باعث ہنسی کو ضبط نکر سکے آپ للہ رنجیدہ خاطر نہون اور ہماری کوشش کا حال یہہ ہے کہ صرف دو عاشق و معشوق کو ملانا چاہتے ہین ملک خدا کی عنایت سے خود ہمارے پاس اتنا ہے کہ دوسرون کو بانٹتے پہرتے ہین یہہ سنکر پرنس نے شاہزادہ سجان کے دونو ہاتہہ چوم لئے اور عرض کیا آج مین اپنی خوبی قسمت پر ناز کرتا ہون کہ جس دولت بیدار کی ہر شب شام سے صبح تک تمنا کرتا تہا وہ خدائے بزرگ و برتر نے گہر بیٹہے مجہے پہونچا دی اب یقین ہے ڈیوک اوف ڈیون بہی اپنی مراد کو پہونچ جائیگا اور مین بہی مخالفون کی عداوت سے بچ رہونگا شعر

بعد ازینم چہ غم از تیر کج انداز حسود | چون بہ محبوب کمان ابروے خود پیوستم

اسکے دوسرے ہی روز یکم نومبر کو وہ جہاز بہی پہونچ گئے شاہزادہ نے اونمین سے پچیس ہزار سوار ممالک مقبوضہ کے مختلف مقامون مین کہیلا دئے اور پندرہ ہزار ابراہیم ترک کی ماتحتی مین بحیرہ ارش کی راہ نورتہیمبرلینڈ کو روانہ کر دئے تاکہ اسکاٹلینڈ کی فوج چیویاٹ پہاڑی سے انگلستان کی طرف نہ اوترنے پاوے ابراہیم نے جاتے ہی پہاڑی کا بندوبست کرکے کمبرلینڈ اور ڈرہم کو بہی

اپنے قبضہ مین کر لیا جسکے باعث بادشاہ انگلستان کو یورک شایر مین بہی کسی قدر فوج جمع کرنیکی ضرورت پڑگئی لیکن
فوج کے جمع ہوتے ہوتے چالیس ہزار سوار فرانسیس سے اور ہوپنچ گئے جنمین سے پندرہ ہزار سوار شاہزادہ عالی تبار نے
ابراہیم کی مدد کو بہیجدیے اور پچیس ہزار اپنے ہمراہ لیکر دہم نومبر کو صوبہ ویلز کی جانب کوچ فرمایا (جہان بادشاہی
لام بہرہ چکا تہا) خدا کی قدرت سے دو تین ہی لڑائیون مین یہہ سارا حصہ شاہزادہ کے قبضہ مین آگیا مطلق افسران
لشکر انگلستان کا کچہہ زور نہ چلا وہان سے شاہزادہ نے موتن موتہہ کی راہ گلوسیسٹر ہوکر ولٹ شایر پر حملہ کیا اور
وہ بہی اقبال کی یاوری سے ایسی جلدی فتح کر لیا جیسے ویلز کو کیا تہا بلکہ اوسکے ساتہہ ہی برگ شایر۔ سری اور کینٹ کو
دباکر ۲۴ نومبر تک شہر لندن کے قریب خاص گرین وچ مین اپنا لشکر ہوپنچا دیا جہان ہوکر اول خط معدل النہار انگریزی
نقشون کا گذرتا ہے جب یہانتک نوبت پہونچ گئی تو کنگ ولیم نے خواب غفلت سے جاگ کر بذات خود اس مہم کا بندوبست کیا
اور ایسا بندوبست کیا کہ باوجود لندن کے نیچے پہونچ جانیکے ایک قدم غنیم کی فوج کا آگے نہ بڑہ سکا یعنی لندن سے لیکر
گلوسیسٹر تک دریاے تہیمس کے کنارے کنارے دوہری اور تہری باڑ توپون کی لگواکر ایک صورت قلعہ کی بنالی اور
حکم دیدیا کہ برابر رات دن غنیم پر گراب کی بوچہار ہوتی رہے اسی طرح دریاے ڈو اور ٹرینٹ وغیرہ کے مختلف کنارون سے
لیکر ہمبر کے دہانہ تک اژدہاے آتش فشان کی بانبیان کہدوا کے مغربی اور شمالی فوج کے حملہ سے بہی اطمینان حاصل کر لیا
اس بندوبست کے بعد البتہ شاہزادہ سبحان نے خود حریف پر حملہ کرنا مناسب نہ سمجہا کیونکہ اوسکی سپاہ صرف تیر جانگیر یا
شمشیر برق تنویر چلانیکی مشتاق تہی نہ وہان اجل مین اپنے پاؤن سے جانیکی مشتاق ہرچند بسبب شدت سردی کے دریا بہی
جمکر عبور کے قابل ہوگیا لیکن شاہزادہ ثریا جاہ نے ایک مہینے تک ہرگز فوج کو آگے بڑہنے کی اجازت نہ دی جب کسی نے

اس معاملہ مین گفتگو کی یہہ ہی فرمایا شعر

چو در طاس رخشندہ افتاد مور	رہانندہ را چارہ باید نہ زور

وفات پانا کنگ ولیم کا ڈاکٹرون کی کم علمی سے اور فتحیاب ہونا شاہزادہ سبحان کا ملک انگلستان پر

ابناے زمانہ مایہ شور و شر اند	انبا شتہ نفاق و عین ضرر اند
مانند قطار شتر این فرقہ دون	بایکدگر اند و در پئے یکدگر اند

لکہا ہے کہ بادشاہ انگلستان نے اس ہنگامہ کے ابتدا مین ارا کین سلطنت کے مشورہ سے احتیاطاً اپنی بی بی کوئین رینڈس
کو معہ ایلزبیتہہ اور تولین کے اپنے پہوپہی زاد بہائی کنگ ریچارڈ کے پاس آئرلینڈ بہیجدیا تہا کہ اگر خدا نخواستہ لڑائی نے
طول کہینچا اور پہیلتے پہیلتے یہہ آگ خاص لندن تک پہونچ گئی تو اوسوقت ان لوگون کا سنبہالنا سب سے زیادہ مشکل پڑجائیگا

لیکن بادشاہ کو ملکہ کے ساتھہ اسقدر محبت تہی کہ رات دن اوسی کے خیال مین غلطان وپیچان رہتا تہا یہانتک کہ مفارقت کا صدمہ اوٹہاتے اوٹہاتے ریمی ٹینٹ فیور یعنی اوس بخار مین جو ہر وقت رہتا ہے اور شدت غم والم سے پیدا ہوتا ہے مبتلا ہوگیا ہر چند ڈاکٹرون نے زور لگایا مگر کچہہ فایدہ نہ بخشا روز بروز مرض ترقی ہی کرتا گیا آخرکار ایکدن بادشاہ نے اپنی زندگی سے بیزار ہوکر حالت کرب وشدت بخار مین یہہ حکم دیا کہ اگر ہفتہ آیندہ تک ہم غسل صحت نہ کرلینگے تو جسقدر ڈاکٹر ہمارے ملازم ہین اون سب کو سولی چڑہا دینگے اور ساتھہ ہی یہہ بہی فرمایا کہ اب ہمکو ڈاکٹرون کا کچہہ اعتبار نہین رہا آج سے کوئی دوا کہانے یا پینے یا مالش وغیرہ کی استعمال مین نہ لائی جاے اس حکم سخت کے سنتے ہی تمام ڈاکٹرون کا رنگ فق ہوگیا کہ اوّل تو یہہ مرض کسی خلط کے فساد سے معلوم نہین ہوتا ہم پہلے ہی اوسکے علاج مین متحیر تہے دوم جب دوا کا استعمال نہ کیا گیا تو فایدہ کیونکر ہوگا خیر بادشاہ زبردستی ہمکو حلال کرنا چاہتا ہے کر ڈالے مظلوم سواے سر تسلیم جہکانے کے اور کیا کرسکتا ہے **مصرع** گر گناہ اینست نتوان کرد استغفار ازو۔ قضا عند اللہ یہہ خبر ایک مخبر کی زبانی عین وقت پر پرنس اوف کارنوال کو بہی پہونچ گئی اوسنے بجاے خود ایک تدبیر سوچ کے شاہزادہ فیچرسن کو اس کیفیت سے مطلع کیا اور کہا مین نے سنا ہے کہ ایک ڈاکٹر ٹریزن نام آپکے فرانسیس کا رہنے والا خاص لندن کے پاگلخانہ مین ملازم ہے اگر ایسے وقت مین وہ آپکے لحاظ سے ہمکو کچہہ مدد دے سکے تو بعد طے ہوجانے کنگ ولیم کے بہت سہل مین ملک انگلستان پر اپنا قبضہ ہوسکتا ہے اگرچہ بدل مین اس بات کو پسند نہین کرتا لیکن جب تک اوسکی جان یا میری جان ضایع نہوے گی ہزارون بلکہ لاکہون جانون پر نوبت پہونچ جائیگی پہر ایک جان کا جانا اچہا یا لاکہون کا فیچرسن نے کہا بیشک بات تو معقول ہے آج پوشیدہ میری طرف سے اوسے پیغام بہیجا جاتا ہے دیکہئے کیا جواب دیتا ہے یقین تو ہے بلا تکلف منظور کرلے کیونکہ اوّل تو وہ ہماری رعایا مین سے ہے دوم بالفعل تمام ڈاکٹر اپنی زندگی سے ہاتہہ دہوے بیٹہے ہین خدا سے چاہتے ہونگے کہ ہم کسیطرح اسکے ہاتہہ سے مخلصی پائین لیکن آپ ابہی فرما چکے ہین کہ بادشاہ نے ہر ایک قسم کی دوا کا استعمال چہوڑ دیا ہے پہر اگر اوسنے ہمارے حکم کو قبول بہی کرلیا تو بادشاہ پر قابو کیونکر پاسکیگا یہہ سنکر پرنس نے اپنی گردن نیچی کرلی کچہہ جواب نہ دیسکا اتنے مین آبوسعید اور ماجد بن مجید بہی ٹہلتے ٹہلتے اوسی طرف آنکلے پوچہا آپ دونو صاحب متردد کیسے بیٹہے ہین فیچرسن نے وہ تمام کیفیت اون دونو کے روبرو بہی بیان کی ماجد بن مجید نے کہا مین ایک تدبیر تو ایسی بتا سکتا ہون کہ نہ دوا کہائی جاے نہ پی جاے نہ لگائی جاے اور پہر اپنا پورا اثر دکہا جائے

مگر شاہزادۂ عالی تبار کی خفگی کا خوف ہے وہ ہرگز اس بات کو پسند نہ فرمائیگا اور بیشک کسی ملک کو دغا سے دبا لینا جوانمردی
کے بالکل خلاف ہے شاہزادہ فیچرسن اور پرنس اوف کارنوال نے کہا ملک گیری اور کشورکشائی کے واسطے دغا اور
فریب اور ظلم وستم سب کچھہ جایز کیا گیا ہے اگر آپکو یقین نہو تو ہم ابھی بیسیون تواریخ کی رو سے ثابت کردین ممکن نہین کہ
شاہزادہ ہماری اس تجویز سے آشفتہ خاطر ہو مطلب تو صرف دشمن کے زیر کر لینے سے ہے خواہ کسی تدبیر سے ہو جسے
آپ دغا کہتے ہین خواہ آب شمشیر سے جسکا نام تھوڑی دیر بعد ظلم وستم رکھا جائیگا علاوہ ازین یہہ کیا ضرور ہے کہ ہم
شاہزادہ کو بھی اپنے عندیہ سے اسی وقت مطلع کردین جب سبطرح کام ٹھیک ٹھاک ہوجائیگا موقع دیکھینگے گذارش
کردینگے نہ دیکھینگے نہ کرینگے یہہ سنکر ماجد بن مجید نے ابوسعید کی طرف دیکھا ابوسعید نے کہا ہان درست ہے مین بھی انکی
راے سے اتفاق کرتا ہون اب آپ وہ تدبیر بتائیے جس سے یہہ عقدہ حل کیا جاے ماجد بن مجید نے کہا مین نے دیلڈیا
پہاڑی پر حکیم استقلیمون صاحب کی زبانی سنا ہے کہ سطح جہان کی ہوا دو ہواؤن سے مرکب ہے جسمین سے ایک اوکسیجن ہے
دوسری نائیٹروجن اگر پانچ حصہ سطح جہان کی ہوا لیجاے تو اوسمین ایک حصہ اوکسیجن نکلیگی اور چار حصے نائیٹروجن
اور یہہ دونو ہوائین علم کیمیا کے ذریعہ سے جدا جدا بھی کیگئی ہین اور خواص بھی ان دونو کے علیحدہ علیحدہ ہین چنانچہ
نائیٹروجن کے خواص بالکل ہمارے مطلب کے موافق ہین یعنی یہہ ہوا شفاف بیرنگ بے بو اور بے ذائقہ ہے
جو کسی طرح کسی فرد بشر سے پہچانی نہین جاسکتی اور ساتھہ ہی اسکے قاطع روح بھی ہے یعنی جو کوئی ذی روح خالص
اس ہوا کو سونگھ لے فوراً مر جاے ہان یہہ خالق برحق کی شان ہے کہ جب اوکسیجن کے ساتھہ مقدار مذکورہ بالا مین
ملجاتی ہے تو زہر کا اثر نہین بخشتی بلکہ اولٹا خون کو صاف کرکے باعث حیات انسانی ہوجاتی ہے کیونکہ جب خون شریانون
کی راہ تمام بدن مین گردش کرکے بذریعہ ورید کے دل کی طرف لوٹتا ہے تو اپنا لب لباب مختلف مقامون مین خرچ
کردینے کے سبب کمزور اور بدرنگ ہوجاتا ہے اور اس قابل نہین رہتا کہ دوبارا گردش کرکے جسم کے کسی حصہ کو تازگی
بخشے اسواسطے وہ آہستہ آہستہ دوسرے راستون سے ہوکر پھر دل کی طرف چلا آتا ہے جہان نائیٹروجن اوسکو اپنے
زہریلے اثر سے (جو اندرونی سانس لینے مین سطح جہان کی ہوا کے ساتھہ پھیپھڑون کے ذریعہ سے دل تک پہونچتی ہے)
ویسا ہی صاف کردیتی ہے جیسا وہ پہلے تھا اور وہ صاف ہوتے ہی پھر مثل سابق کے شریانون کی راہ گردش کرنیکو تیار
ہوجاتا ہے لیکن اس فعل کے پورا کرنے مین اوکسیجن بالکل صرف ہوجاتی ہے اور نائیٹروجن کسی قدر مقدار مین کم ہوجانیکے بعد

بیرونی سانس کے ساتھ مُنھہ یا نتھنون کے راستے نکلکر پھر سطح جہان کی ہوا مین ملجاتی ہے اسیواسطے اگر کسی تنگ مکان
مین جہان کوئی ذریعہ بادکشی کا نہو بکثرت آدمی جمع ہوجائین تو آخرکار دم گھٹنے لگتا ہے کیونکہ جسقدر اوکسیجن اوس
مقام پر سطح جہان کی ہوا مین شامل ہوتی ہے وہ متواتر دم کشی کے باعث خرچ ہوجاتی ہے اور نائیٹروجن مقدار
معینہ سے زیادہ رہ کر طبیعت کو پریشان کرنے لگتی ہے اسواسطے کہ لسبب سمیت کے پھیپھڑے اوسکا پینا قبول نہین
کرتے اس بیان سے صاف ظاہر ہے کہ اگر بادشاہ کو تھوڑی دیر کے واسطے ایک حمام مین بند کرواکے یہہ ہوا سطح جہان
کی ہوا کے ساتھ بکثرت ملادی جاے تو وہ کسیطرح جان بر نہین ہوسکتا پرنس نے پوچھا یہہ ہوا سطح جہان کی ہوا سے
جدا ہوکر جمع کیونکر کیجاے جواب دیا بہت سہل ترکیب سے یعنی ایک برتن مین پانی بھرکر اوسکے اوپر ایک ظرف
پیالے وغیرہ کی قسم سے تیرا دیا جاے اور اوس پیالے مین گندھک جلاکر اوسپر ایک گلاس اس قسم کا اوندھا دیا جاے
کہ وہ پیالہ اوسکے اندر آجائے تو جسقدر اوکسیجن اوس بند کی ہوئی ہوا مین ہوگی گندھک مین حل ہوکر سلفورس ایسڈ
بناویگی (جو خودبخود پانی مین جذب ہوجائیگا) اور خالص نائیٹروجن گلاس مین بھری رہجائیگی جسکو کسی نلی کے ذریعہ
سے پانی کو دباکر شیشے مین بھرسکتے ہین - یہہ تدبیر سب نے پسند کرکے اوسی روز ایک شیشی خالص نائیٹروجن کی تیار کی
اور شاہزادۂ فرانس کی طرف سے ایک مخبر کی زبانی ڈاکٹر ٹریزن کو کہلا بھیجا کہ تم چونکہ ملک فرانس کے رہنے والے
ہو اور ہمیشہ سے تمھارے بزرگ خاندان شاہی کی عمدہ خدمتین کرتے رہے ہین اسواسطے تمکو خاص اپنا خیرخواہ
سمجھکر پوشیدہ ایک امر کی فرمایش کی جاتی ہے اگر تمنے بخلوص نیت اوسے پورا کردیا تو اچھی طرح یقین رکھو کہ اینچاب
علاوہ خلعت بے بہا عنایت فرمانیکے ایک معقول جاگیر تمھارے واسطے ملک فرانس مین تجویز کرینگے یا جزایر آئرلینڈ
عطا فرمائینگے جو ملک برطانیہ کے شمالی جانب بحر اطلانٹک مین واقع ہے جسکا طول دوسو اسی میل کا ہے اور
عرض دوسو دس میل کا ہے باانیہمہ فرمایش صرف اتنی ہے کہ تم کسی حکمت عملی سے بادشاہ کو ایک گرم حمام مین
بند کرواکے یہہ شیشی جو سربمہر بھیجی جاتی ہے کھلی ہوئی اوسکے قریب رکھدو پھر جو کچھ کرنا ہوگا ہم آپ ہی کرلینگے یہہ
پیغام سنتے ہی ٹریزن نے وہ شیشی لیکر اپنی جیب مین رکھ لی اور کہا میری طرف سے دست لبستہ شاہزادۂ فیحرسن
کی خدمت مین گذارش کردینا کہ مین حضور کی ایک ادنی رعیت مین سے ہون اگر اس حکم کی تعمیل مین میری جان
بھی جاتی رہیگی تو انشاءاللہ تعالی دریغ نہ کرونگا بعدہٗ اوسی وقت بادشاہ کی خدمت مین حاضر ہوکر گذارش کیا

خداوند نعمت یہہ بخار جو نامی فواڈ فیور کے نام سے مشہور ہے بغیر خوب پسینا آئے ہرگز مفارقت نہین کرسکتا اور
پسینا آنیکی تدبیر بلا استعمال کسی دوا کے یہہ ہی سمجھہ مین آتی ہے کہ جہان پناہ دو گھنٹے کامل ایک گرم حمام مین
قیام فرمایئن آیندہ جیسی حضور کی مرضی خدا کی قدرت سے بادشاہ کو بہی اوسکی یہہ تجویز پسند آگئی اور بادشاہ
کی مرضی دیکھہ کے دوسرے ڈاکٹرون کو بہی بحکم اس شعر کے **شعر** اگر شہ روز را گوید شب است این بباید گفت
اینک ماہ و پروین مجبوراً ہان مین ہان ملا دینی پڑی غرض ٹرپزن نے کنگ ولیم کو ترغیب دے دلاکر ۲۸ دسمبر
کو اوسی ترکیب سے جو اوپر بیان کیگئی ہے ایک گرم حمام مین بند کروا دیا اور آپ گھوڑا دوڑا کر دریائے تہیمس کے
پار جہان فرانسیس کی فوج پڑی ہوئی تہی شاہزادہ فیچرسن کو خبر دی کہ مین حضور کے حکم کی تعمیل کر آیا اب
جو کچھہ آپ سے ہوسکے آپ کیجئے اوسنے فوراً شاہزادہ سبحان کی خدمت مین عرض کیا کہ ابہی ایک مخبر کی زبانی
معلوم ہوا ہے کہ بادشاہ حالت نزع مین ہے اور تمام اراکین سلطنت اور افسران فوج اوسی کے گرد و پیش
جمع ہین اگر ایسے وقت مین حملہ کا حکم دیدیا جائے تو یقین ہے کسی طرح وار خالی نہ جائے شاہزدہ سبحان تو اصل
معاملہ سے بالکل ناواقف تہا اوسی وقت پچاس ہزار سوار لیکر آفت آسمانی کے طرح غنیم پر ٹوٹ پڑا ہرچند طرف ثانی
نے بہی حتی المقدور کوشش و جانفشانی کی مگر بسبب پریشانی و بے سروسامانی کے مطلق کسی کی پیش نہ گئی ایک دو
فیر مین جو گرگئے وہ گرگئے باقی سب کے سب خاص شہر لندن مین داخل ہوگئے اوسوقت تک (کہتے ہین) بادشاہ نے
انتقال نہین فرمایا تہا یکایک جو دار و گیر کی آواز سنی آنکھین کہول دین اور فرمایا یہہ کیسی چارون طرف سے شور و
غل کی آواز چلی آتی ہے اراکین سلطنت نے عرض کیا خداوند نعمت ڈراون سورڈ پچاس ہزار سوار لیکر لندن مین
داخل ہوگیا یہہ کلمہ استماع فرماتے ہی ایک ٹہنڈی سانس بہر کر کہا بس اب بندگان خدا کا ناحق خون بہانے سے
کچھہ فائدہ نہین مین ہرگز اپنے بچنے کی امید نہین کرسکتا اور نہ یہہ تمنا رکہتا ہون کہ دوبارا تخت سلطنت پر بیٹھکر
تم لوگون پر حکومت کرون فقط ڈراون سورڈ کو میرا سلام کہکر پیغام پہونچا دینا کہ افسوس میری تقدیر مین یونہین
لکہا تہا کہ ایک ڈاکٹر اپنی نمک حرامی سے دہوکا دیکر میرا کام تمام کرڈالے ورنہ معلوم ہوجاتا کہ ملک اسطرح فتح کیا کرتے
ہین اب اگر تجہسے ہوسکے تو میرے ہی خاندان مین سے کسی کو تخت پر بیٹھائیو اور ٹرپزن سے میرے خون کا عوض لیجیو
تاکہ آیندہ کوئی اس قسم کا حوصلہ نکرے یہہ کہکر آنکھین بند کرلین اور طائر روح قفس کالبد سے پرواز کرگیا اتنے مین

شاہزادہ بہی اوسکے سرہانے جاپہونچا حاضرین مجلس کو روتا دیکہکر پوچہا کیا بادشاہ انتقال کرگیا اونہون نے عرض کیا
ہان ابہی انتقال فرمایا ہے اور یہ پیغام ہماری معرفت حضور کو دے گیا ہے شاہزادہ نے کمال افسوس سے بادشاہ کا
منہہ کہولا اور کہا اے ولیم خدائے لایزال کو گواہ کرکے کہتا ہون کہ مجہے مطلق اس معاملہ کی خبر نہ تہی ورنہ ہرگز
یہانتک نوبت نہ پہونچنے دیتا کیا تجہے نہین معلوم کہ مین ملک ومال کی خواہش نہین رکہتا اور جسکو ملک و مال کی
خواہش نہوگی وہ کیون کسی بادشاہ کا خون بہانا جایز رکہیگا البتہ دو مریضان درد مہاجرت کے خیال سے
یہان آیا تہا سو تیرے انتقال نے ایسا صدمہ میرے کلیجہ کو پہونچایا کہ شاید روز قیامت تک بہی اسکا علاج مجہسے
نہوسکے خیر جو ہوگیا سو ہوگیا اب میری کوشش چونکہ تجہے زندہ نہین کرسکتی اسواسطے تیری روح پاک کو خدا کے
سپرد کرتا ہون اور قبل اسکے کہ تو پردۂ دنیا سے ناپید ہو بموجب تیری وصیت کے تیرے دشمن کو ناپید کئے دیتا ہون
یہہ کہکر ٹریزن کے دو ٹکڑے کرڈالے اور دونو ٹکڑے بادشاہ کے دفن ہونے سے پیشتر اوسکی قبر کے سرہانے اور
پائینتی دفن کروادئے بعدہٗ دوسرے روز ابوسعید کی معرفت ملکۂ انگلستان کو جو ملک آیرلینڈ مین موجود تہی
بولین اور ایلزبتہہ کی شادی کا پیغام بہیجا اوسنے جواب دیا اگر زبردستی شادی کرنا منظور ہے تو دونو لڑکیان
موجود ہین بسم اللہ آپ لیجائے جسکے ساتہہ چاہئے عقد کردیجئے اور جو میری رضامندی کا خیال ہے تو اوسکا
حال یہہ ہے کہ پہلے جب پرنس اوف کارنوال نے ڈیوک کی طرف سے ایلزبتہہ کا پیغام بہیجا ہے تو بادشاہ خلد آرامگاہ
نے صرف ڈیوک کی دیوانگی کے باعث منظور نہین فرمایا تہا اب سنا ہے کہ ڈیوک تندرست ہوگیا اسواسطے مین
ایلزبتہہ کی نسبت کچہہ عذر نہین کرسکتی ہان ایلزبتہہ خود یہہ کہتی ہے کہ جب تک میری بہن بولین کی شادی فیچرسن
کے ساتہہ نہولیگی اپنا عقد نہ کرونگی اور اوسکے عقد کی شرط کنگ ولیم نے ایسی سخت مقرر کی ہے کہ مین جانتی ہون
بولین کی اخیر عمر تک بہی فیچرسن سے پوری نہوسکیگی "یعنی ملک ہندوستان کی فتح" جسکو مین بعد انتقال فرمانے
بادشاہ کے اپنے جیتے جی رد نہین کرسکتی اور شاید آپ بہی اس معاملہ مین زیادہ مجہے مجبور نفرمائینگے البتہ یہہ کہہ سکتی
تہی کہ اگر مثل کنگ ولیم کے میرا بہی قصہ پاک کردیا جائے تو بادشاہ کی نصیحت و وصیت کی پابندی بعد میرے کسی
دوسرے کے ذمہ واجب نہین رہ سکتی لیکن مشکل یہہ ہے کہ بولین نے بجائے خود اپنے عقد کی ایک ایسی شرط مقرر
کررکہی ہے کہ اوسکا پورا ہونا بہی کسی طرح سمجہہ مین نہین آتا یعنی وہ کہتی ہے جب تک اپنی میرے پاس نہ آجائیگی

اور مین اوسکا عقد موافق اپنے وعدہ کے فیچرسن سے نکرونگی ہرگز اپنی شادی کے واسطے راضی نہونگی اور اوسکی
کا یہ حال ہے کہ مین نے اوسے ماہ جون سنہ ۸۶۴ ء مین خفا ہوکر سینٹ ہلینا بہیجدیا تہا پہر جو بولین کی اضطرابی
و بے تابی دیکہکر مسٹر لوزن حاکم سینٹ ہلینا کو لکہا گیا تو اوسنے جواب دیا کہ اینی یہان روز بروز فساد آب ہوا
کے باعث زرد پڑتی جاتی تہی اسواسطے مین نے اوسے ضایع ہوجانیکے خیال سے اوسی زمانہ مین آسرتیلانی
کی جانب روانہ کردیا تہا (جو افریقہ کے عین جنوب مین واقع ہے) پہر تلاش کیا گیا تو وہان اوسکا پتہ نہین لگا
واللہ اعلم مرگئی یا کوئی بردہ فروش پکڑ کر لیگیا اب کہو مین بولین یا ایلزبتہ کی شادی اپنی مرضی سے کیونکر کردون
ابوسعید نے کہا ہمارا شاہزادہ کسی کے ساتہ زبردستی کرنا نہین چاہتا خصوصاً خاندان شاہی کا تو اسقدر لحاظ
و پاس رکہتا ہے کہ مین کچہ عرض نہین کرسکتا آپ بلا دغدغہ یہان سے لندن تشریف لیچلئے اور شاہزادہ سے
ملاقات کرکے صاف صاف اپنا عذر بیان کردیجئے یقین ہے یا وہ آپکی شرطین پوری کریگا یا پرنس وغیرہ کو
سمجہا کر باہم صفائی کرادیگا یہ سنکر ملکہ نے کنگ ریچارڈ والی ملک آیرلینڈ سے صلاح لی اوسنے کہا بیشک
آپکا لندن تشریف لیجانا نہایت مناسب ہے بلکہ مین بہی ارادہ رکہتا ہون کہ آپکے ہمراہ رکاب چلکر شاہزادہ
سبحان کی قدمبوسی حاصل کرون کیونکہ سنا ہے جارج والی اسکاٹلینڈ بہی بعد فتح انگلستان کے وزیرون
کی صلاح سے لندن تشریف لیگیا ہے غرض ملکہ کو اوسکے سمجہانے سے مجبوراً ابوسعید کے ساتہ لندن جانا پڑا
اور ریچارڈ بہی اوسی کے ہمراہ ہولیا جب شاہزادہ سبحان کو ملکہ کی تشریف آوری کی خبر پہونچی تو وہ آپ
بنفس نفیس اکسفرڈ تک استقبال کرکے بتعظیم و تکریم اوسے لندن مین لے آیا اور لاتے ہی ۲۲ جنوری سنہ ۸۶۸ ء
کو تخت شاہی پر بٹہاکے تمام ارکین سلطنت سے نذرین دلوادین ملکہ نے اوسکے اس احسان و اکرام سے
نہایت مشکور ہوکر کہا اگرچہ مین بولین اور ایلزبتہ کی نسبت بہت سے معقول عذر رکہتی ہون جیسا کہ پہلے
ابوسعید کے روبرو بیان کرچکی ہون لیکن اب آپکو اختیار دیتی ہون جیسا آپ اونکے حق مین مناسب سمجہئے کیجئے
شاہزادہ نے فرمایا اگر آپ مجہے اونکا اختیار دیتی ہین تو مین بغیر سوچے سمجہے اس مقدمہ مین دست اندازی نہین
کرسکتا انشاءاللہ تعالے اپنے رفقا سے بخوبی صلاح و مشورہ کرکے آپ کو جواب دونگا یہ کہکر فرمایا سنا ہے
کنگ جارج اپنے ملک سے آتے وقت جیویاوٹ پہاڑی کے ایک غار مین گہوڑے سے گرکے مرگیا اگر آپکی مرضی ہو

تو پرنس ادف کارنوال کو اسکاٹلینڈ کی حکومت سپرد کر دیجاے اور والی ملک آیرلینڈ چونکہ اولاد نرینہ نہین رکہتا اسواسطے میرا ارادہ ہے کہ اوسے اپنی طرف سے تاج بخشی کر کے یہہ حکم دیدون کہ بعد انتقال کرنے ریچارڈ کے آیرلینڈ انگلستان مین شامل کرلیا جاے ملکہ نے کہا بہت بہتر ہے مجہے یہہ دونو حکم بدل وجان منظور ہین چنانچہ اسی طرح وہان کا بندوبست کر کے شاہزادہ اپنے ذرایعٔ سے سبکدوش ہوگیا اب **فیچرسن کا** حال سنئے کہ اوسکے قصہ نے کیونکر فیصلہ پایا اور شاہزادہ عالی تبار لنڈن سے کدہر **تشریف لیگیا** کہتے ہین کہ اوس سرگروہ عاشقان قبلۂ امن وامان یعنی شاہزادہ سبحان بعد انتظام ممالک انگلستان کے اپنے تمام رفقا کو تخلیہ مین جمع کر کے فیچرسن سے فرمایا کہو اب تمہاری کیا مرضی ہے آیا کچھ درد والم کم بہی ہوا یا نہین اوسنے جواب دیا اے شاہزادہ ثریا جاہ بلندبارگاہ حضور کی عنایت فرمانے مین توکچھ شک نہین لیکن ہم بدقسمت اپنے ستارہ کی گردش کو کیا کرین جو تدبیر اپنی بہبودی کی کرتے ہین وہ ہی اولٹی پڑجاتی ہے آج تک ملاحظہ فرمائیے کیا کیا اور پہر کچہہ نہوا **شعر**

بخت بد بنگر کہ دوش از بیخودی در بزم وصل | صد سخن گفتیم و آخر مدعا ناگفتہ ماند

اب یہہ ہی ارادہ ہے کہ سنگ در یار کو اپنا تخت بنائیے اور خاک کف پا بجاے تاج شاہی زیب سر کر کے یہہ زندگی دو روزہ اسی آستانہ پر کاٹ ڈالئے **رباعی**

تا کے غم این خورم کہ دارم یا نہ | این عمر بخوشدلی گذارم یا نہ | پرکن قدح بادہ کہ معلوم نیست | کین دم کہ فرو برم برآرم یا نہ

شاہزادہ سبحان نے فرمایا شاید آپکو ایلزبیتھ کے وہ فقرے یاد نہین رہے جو اوسنے ڈیوک کی نسبت آپکی چٹھی مین تو مین سے لکھوا دے تھے افسوس تم جیسا عقلمند ایسی مایوسی کے کلمے اپنی زبان سے نکالے اگر آستانۂ محبوب پر پڑے رہنے سے وصال یار نصیب ہوجایا کرتا تو ایسا آسان طریقہ چھوڑ کر لوگ اپنے تئین زیادہ دقت مین کیون ڈالا کرتے میری دانست مین محبت کرنے کے واسطے عاشق کا کلیجہ ایسا سخت پتھر سا ہونا چاہیئے جیسا معشوقون کا دل ہوتا ہے تا کہ سنگ مہاجرت کے صدمے ہرگز خیال مین نہ آئین واللہ یہہ بہت کڑی منزل ہے اور اسکا کاٹنا ہی سخت ہے جگروالون کا کام ہے بس بس طبیعت کو سنبہالو اور وہ تدبیر کرو جس سے یار بہی خوش ہو اور اپنی مٹی بہی ٹہکانے لگے فیچرسن نے کہا وہ تدبیر تو صرف ہندوستان کی فتح پر منحصر ہے اور ہندوستان کی فتح آپ جانتے ہین میرے اختیار مین ہے نہین شاہزادہ نے فرمایا یہہ شرط تو آپ دوسری بیان کرتے ہین جسکو بالفعل کوئین ریڈس معاف بہی کرسکتی ہے مقدم آپ اینی کی تلاش سمجہئے جو خاص حضور انور کا حکم ہے اور کسی طرح ٹل نہین سکتا مگر مین اوسکے ٹالنے کی بجاے خود یہہ تدبیر سوچا ہون کہ آپ تو مین کو ایک چٹھی انتیاقیہ اس مضمون کی تحریر کرین کہ مین مبتلاے درد مہاجرت اپنی اس حیثیت سے جو بالفعل آپکی دوری مین رکہتا ہون ہرگز امید نہین کر سکتا

کہ بموجب فرمان واجب الاذعان کے اپنی کو ڈہونڈہون اور وہ مجھے ملجاسے ہان اگر شربت وصال (جو بیرے مرض خاص کے واسطے اکسیر کی خاصیت رکہتا ہے) آپ براہ مہربانی عنایت فرمائین تو کیا عجب ہے کہ اپنی اصلی تاب وطاقت حاصل کرکے جہان کہین پردہ زمین پر اپنی کا پتہ پاؤن پیدا کرلاؤن یعنی عقد ہوجانیکے بعد اس شرط کے پورا کرنیکی قید لگائی جاسے تو بہتر ہے لیکن اگر یہہ چہٹی اسی جگہہ بیٹہکر لکہی گئی تو پولین کو یہہ گمان ہوگا کہ شاید فیچرسن نے اس خیال سے یہہ سوال کیا ہے کہ اگر بسہولیت میرا کام نکل آئے تو بہتر ہے ورنہ بزور شمشیر جیسا کہ ملک کو سر کیا ہے اوسی طرح پولین کو بہی چہین کر فرانسیس لے چلون فیچرسن نے کہا پہر حضور کی کیا راے ہے فرمایا فرانسیس پہونچکر یہہ چہٹی لکہی جاسے تو مناسب ہے اسمین سارے شک وشبہے بہی جاتے رہینگے اور درد مفارقت کا بہانہ بہی درست ہوجائیگا عرض کیا بہت اچہا مین حضور کے ہمراہ ہون جہان چاہیے تشریف لے چلیے **شعر**

چون ذرہ بہ خورشید رخت مہر بہ بستم
گر تیغ زنی از تو بخواہیم بریدن

ہنوز یہہ گفتگو ختم نہولی تہی کہ لارڈ کوی انگ بادشاہان پرتگیز وہسپانیہ کیطرف سے عرضی لیکر حاضر ہوا جسکا مضمون یہہ تہا کہ ہم دونو حضور کی قدمبوسی کا اسقدر اشتیاق رکہتے ہین کہ تحریر یا تقریر کے ذریعہ سے بیان نہین کرسکتے اگر اجازت ہو خلیج بسکی کی راہ دو ایک روز کے واسطے خدمت اقدس مین حاضر ہوکر اپنی تمنا پوری کرجائین اور سبب اس عرضی کے لکہنے کا یون بیان کیا گیا ہے کہ شاہزادہ سبحان والا دودمان نے بعد فتح ملک فرانسیس کے لارڈ پیچر متعینہ مہم کوہ پرنیز کو لکہہ بہیجا تہا کہ بادشاہان پرتگیز وہسپانیہ ہمارے دوست ہین اونکے مقابلہ مین اب فوج رکہنے کی کچہہ ضرورت نہین تم بہی چلے آؤ اور افسران لشکر راس روکا کو بہی ہماری طرف سے حکم بہیجدو کہ اپنی فوج بدستور خلیج بسکی مین ہوکر بے یونی کی جانب لے آوین جب لارڈ پیچر نے اخیر ماہ اکتوبر تک اس حکم محکم کی تعمیل کرکے بادشاہان پرتگیز وہسپانیہ کو مطلع کیا کہ شاہزادہ سبحان سرتاج خسروان نے تم دونو کو اپنے دامن حمایت مین لے لیا ہے اب اس طرف سے بے فکر ہوکر باطمینان تمام اپنے اپنے ملک کے انتظام مین مشغول ہوجیے تو اس عنایت بے غایت کے عوض مین بادشاہان پرتگیز وہسپانیہ نے خود شاہزادہ سبحان کی خدمت مین حاضر ہوکر قدمبوسی حاصل کرنا چاہا لیکن جب اس ارادہ سے دونو ایک جگہہ میڈرو مین جمع ہوگئے تو وزرا نے عرض کیا کہ بغیر اجازت آپکو ایسے وقت مین کہ وہ خود ایک مہم کے باعث متردد ہے تشریف لیجانا مناسب نہین اسلیئے چند روز اون دونو کو اوسی جگہہ قیام کرنا پڑا جب سُن لیا کہ انگلستان فتح ہوچکا تو چند تحایف بطریق نذر لارڈ کنوی انگ کی

معرفت شاہزادۂ بلند اقبال کی خدمت مین روانہ کرکے لکھا کہ ہم دونو حضور کی خدمت اقدس مین حاضر ہونا چاہتے
ہین امید کہ براہ پرورش ہماری درخواست قبول فرمائی جاے اس عرضی کو شاہزادۂ سبحان نے ملاحظہ کرکے اپنے
رفقا سے فرمایا کہ اگر فیچرسن اور ڈیوک کی جلدی کا خیال نہوتا تو ہم خود بادشاہان پرتگیز و ہسپانیہ سے ملاقات
کرکے پہلے اونکی تمنا پوری کردیتے بعدہٗ فرانسیس تشریف لے چلتے ماجد بن مجید نے عرض کیا خداوند نعمت صرف
اتنی سی بات پر اپنے عزم بالجزم کو ملتوی رکہنا کیا ضرور ہے حد کو یہ ہے کہ وہ چٹھی جسکا مضمون حضور نے ابہی ارشاد
فرمایا تہا جہاز پر سوار ہوتے وقت فیچرسن سے لکھواکر نپولین کی خدمت مین روانہ کردی جاے اس راے کو سب رفیقون
نے پسند کیا بلکہ فیچرسن و ڈیوک بہی اس سبب سے کہ قریب کے قریب شاہزادی کو چٹھی پہونچ جائیگی راضی ہوگئے
پہر تو شاہزادۂ عالی تبار معہ یاران غمگسار جنہین ڈیوک اوف ڈیون بہی شامل ہوگیا تہا بلا تکلف ۲۴ جنوری ۱۸۶۸ء
کو لندن سے رخصت ہوکر ۲۵ کو پورٹس موتہ مین پہونچا اور ۲۶ کو وہان سے نپولین کے نام چٹھی لکھواکر خلیج
بسکی کی راہ بذریعہ جہازون کے ہسپانیہ کی جانب روانہ ہوگیا **پہونچنا شاہزادۂ سبحان** کا دار الدولہ میڈرڈ
کا شہر میڈرڈ دار السلطنت ملک ہسپانیہ مین اور بہیجنا ابو سعید کا شاہزادی لارڈلی کے پاس تشخیص مرض کے واسطے
لکہا ہے کہ شاہزادۂ ثریا جاہ عالم پناہ ۲۶ جنوری ۱۸۶۸ء کو پورٹس موتہ سے روانہ ہوکر بارہوین روز شہر بلبوا
مین پہونچا اور بلبوا سے موافق التماس لارڈ کنوی انگ کے چہوٹی چہوٹی منزلین کرتا ہوا دسوین روز گوڈیکشیا
مین داخل ہوا (جو خاص دار السلطنت سے مشرق کی جانب قریب پچیس میل کے واقع ہے) یہان بادشاہان پرتگیز
و ہسپانیہ پہلے سے بطور استقبال کے آگئے تہے شاہزادۂ سبحان کے پہونچتے ہی شرف دیدار سے مشرف ہوے اور
اوسی وقت اوسے اپنے ہمراہ لیکر میڈرڈ کو روانہ ہوگئے یون تو اہالیان ہسپانیہ نے وہ تمام راستہ ہی باغ ارم
کا نمونہ بنادیا تہا مگر میڈرڈ سے ایلولا تک جو قریب دس میل کے ہے وہ تکلف کیا تہا کہ دیکہکر انسان کی عقل حیران
ہوتی تہی اوسی گذرگاہ خاص مین مخمل کاشانی کا فرش بچہوا کے اوسپر ریشمی شا[illegible]ن کہچوادئے تہے اور سایبانون کے
گرد تازے پہولون کے ہار اس خوبصورتی سے ڈلواے تہے کہ بالکل قدرتی چہدار بیلون کا گمان ہوتا تہا اون مین
کہین گندہی ہوئی کلیون سے دعائیہ اشعار کے عبارت پیدا ہوتی تہی اور کہین پہولون کے گچہون سے قریب قریب
شاہزادے کی تصویر کہچی ہوئی معلوم ہوتی تہی اونکے دونو طرف برابر برابر جنگی فوجون کے پرے جمے ہوئے تہے

اور جا بجا انگریزی باجے والے کمرین کسے ہوئے اپنے اپنے مقام پر مختلف قسم کی مبارکبادیان گا رہے تھے اوسوقت چونکہ شام ہوگئی تھی چارون طرف سپاہ کا ہجوم دیکھکر یہہ شبہہ ہوتا تھا کہ شاید رنگ برنگ کے بادل زمین پر پانی پینے اوتر آئے ہین اور یہہ باجون کا شور و غل نہین ہے صرف انکے گرجنے کی آواز ہے اوسپر ننگی تلوارون کی سلامی بعینہ ابر غلیظ مین بجلی چمک جانیکا عالم دکھاتی تھی اور یہہ معلوم ہوتا تھا کہ اب مینھہ برسا چاہتا ہے شاہزادہ سبحان یہہ سارا سامان ملاحظہ فرماتا ہوا غروب آفتاب کے بعد شہر پناہ کے اندر داخل ہوا لیکن روشنی کی کثرت اور عمارت کی صفائی سے وہان اوسوقت بھی گویا ٹھیک دوپہر ہو رہی تھی کوئی دوکان ایسی نہ تھی جہان کم سے کم دس بیس جھاڑ گیس کے نہ جل رہے ہون اور کوئی گلی ایسی نہ تھی جسکو گلاسون کی چمک دمک نے کہکشان سے بہتر نہ بنا دیا ہو کہین کوئی روشنی کے غبارے چھوڑ رہا تھا کہین کوئی آتشبازی کا سامان کر رہا تھا اور خلقت کا تو یہہ حال تھا کہ باوجود پولس کی روک ٹوک کے شاہزادہ کے دیکھنے کو چارون طرف سے سڑک پر ٹوٹی پڑتی تھی اور صدا‌ے تہنیت سے یہہ ارادہ تھا کہ آج ہی آسمان کو زمین پر گرا دیجیے غرض اسی دھوم دھام سے آہستہ آہستہ سواری نو بجے کے قریب خاص ایوان شاہی مین پہونچی وہان اوترتے ہی پہلے تو ارکین سلطنت سے شاہزادۂ عالی تبار کو نذرین دلوائی گئین بعدہٗ کھانا کھلوا کے تھوڑی دیر تفنن طبع کے واسطے مختلف قسم کے تماشے ہوتے رہے پھر بادشاہان پرتگیز و ہسپانیہ رخصت ہوئے اور شاہزادہ بلند اقبال خوابگاہ مین تشریف لیجا کر حسب معمول تصور دلدار مین خاموش پلنگ پر لیٹ رہا ناگہان قریب صبح کے کروٹین بدلتے بدلتے آنکھہ جو لگ گئی تو عالم رویا مین دیکھتا کیا ہے کہ ایک شخص نہایت نحیف و نزار فقیرون کی شکل بنائے ہوئے میرے پائینتی بیٹھا یہہ اشعار پڑھ رہا ہے نظم

یارب غم بیرحمی جانان بکہ گویم
جان از غم او رفت غم جان بکہ گویم
نے یار نہ غمخوار نہ کس محرم اسرار
از نجوری و مہجوری حرمان بکہ گویم
گویند طبیبان کہ بگو درد خود اما
دردیکہ گذشت است ز درمان بکہ گویم

شاہزادہ نے اوسی حال مین نہایت مہربانی سے فرمایا اے شخص تو کون ہے اور کیون میرے دل مجروح کو پاش پاش کر رہا ہے اوسنے جواب دیا اے قبلۂ عالم حضور اپنے خادم باوفا کو اتنے ہی دن مین بھول گئے مین وہی ولیم ہون امریکا کا رہنے والا جو موافق ارشاد حکیم سقراط الامراض صاحب کے جزیرہ سیلان مین حاضر ہوا تھا اور حضور نے ازراہ پرورش سنگ یرقان مرحمت فرمایا تھا لیکن باوجود اس لطف و کرم کے ہنوز وہ خار الم میرے کلیجہ سے نہین نکلا بلکہ اب تو اوسکی خلش نے

اسقدر ترقی کی ہے کہ جان کا بچنا ہی دشوار معلوم ہوتا ہے دیکھیے کبھی حضور کو غریبون کی طرف توجہ ہوتی ہے یا نہین
یہہ سنتے ہی شاہزادۂ سبحان کی ایسی طبیعت بے چین ہوئی کہ مارے بیقراری کے اوسی وقت آنکھہ کھُل گئی گھبراکر
ماجد بن مجید کو بلوایا اور فرمایا اے ماجد مین نے ابھی ویلکم کو خواب مین دیکھا ہے اور ایسے کلمات پاس اوسکی زبان
سے سُنے ہین کہ بے اختیار کلیجہ مُنہہ کو چلا آتا ہے نہین معلوم وہ کہان ہے اور کس مصیبت مین گرفتار ہے کوئی
ایسی تدبیر بتاؤ کہ اوسکی شکایت ہمارے ذمہ سے دور ہو جاے لیکن ہم کسی کے کام مین کوشش کیا خاک کرین
ہیش تو ایک ہی نہین جاتی دیکھو ابتدا سے ۱۲۵۲ھ ہجری سے اب تک کس کس کے لئے کمر ہمت باندہی اور ایک کی مراد
پوری نہوئی نہ فیوزن کو مس روزی کی ملاقات میسر آئی نہ شمعون کو لیبا خاتون کی نہ آئیلین کو مس ورڈم کی نہ
ڈلو کو آنیما کی نہ آبونشاط کو مٹیلڈا کی نہ سمنٹا کو پیرس کی نہ آینی کو فیچرسن کی نہ فیچرسن کو پولین کی نہ ڈیوک
کو ایلزبتھہ کی نہ ویلکم کو لارڈلی کی نہ تمکو خورشید لقا کی نہ ہمکو اپنے محبوب بے وفا کی بلکہ اکثر تو انمین سے ہماری
کوشش کے بعد ایسے غایب ہوئے ہین کہ آج تک اونکا پتہ ہی نہین لگا جیسے مس روزی - شمیم - پیرس - آینی
مٹیلڈا - شمعون اور لیبا خاتون وغیرہ - ماجد بن مجید نے عرض کیا انمین سے کوئی ایسا نہین ہے جو ایک ایک یا
دو دو مرتبہ اپنے محبوب کے قدمبوسی سے معزز و ممتاز نہو چکا ہو البتہ واجب الرحم ہین تو ہم دو آدمی ایک ویلکم
جو علاوہ صدمۂ مہاجرت کے لارڈلی کی بے التفاتی کا چرکا بھی کلیجہ پر کہائے بیٹہا ہے دوسرا مین کم بخت کہ
باوجود معشوق کی نظر عنایت کے چورون کی طرح مُنہہ چھپا کر لزبن سے بھاگ آیا اور لطف یہہ ہے کہ حضور کو بھی
غیرون کی مدارات سے کبھی اتنی فرصت نہین ملی کہ خدام کے حال زار پر توجہ فرمائی جاتی شاہزادہ نے مسکرا کر فرمایا
یہہ شکایت تمہاری جب لازم آتی کہ ہم اپنا علاج کر لیتے اور تمکو بھول جاتے آخر تم تو ایک بار صورت بھی دیکھ آئے ہو
یہان تو ابتک نہ نام سے واقف ہین نہ نشان سے پہر کہو تمہین ہماری تسکین کرنی چاہیے یا ہمین تمہاری ماجد نے عرض کیا
یہہ سب سچ ہے لیکن ظاہرا حضور کی ذات پاک مین تمام جہان کا صبر و سکون و تحمل و قرار و ثبات و وقار پیدا کر دیا گیا ہے
وہ ہم کہان سے لائین جو بشکل بلبل تصویر رات دن خاموش بیٹھے رہین یہہ بھی غنیمت سمجھیے کہ آج تک
اورون کی طرح شور و غل نہین مچایا ورنہ دل شوریدہ کا سینہ سوزان مین یہہ حال ہے جیسے گرم دیگ مین پارا
بھر دیا ہو واللہ نہ بیٹھتے چین ہے نہ اوٹھے آرام اب بھی اگر خبر لینی ہے تو لیجیے نہین حضرت دل خدا جانے کیا کیا آفتین

شاہزادہ نے فرمایا | پیش ازان روزیکہ کارمن زمرہم بگذرد | مرہمے نہ بردل افگارمن بہر خدا | **شعر** برپا کرینگے
جب تنیم خود تمہارے دیدار کی مشتاق ہے پھر تم کیون ایسے بے چین ہوئے جاتے ہو ذرا صبر کرو آج ملاقات
نہوئی کل ہوجائیگی کل نہوئی پرسون ہوجائیگی البتہ ویلکم بیچارے کی مشکل ہے کہ لارڈلی بسبب غرور حسن کے
مطلق اوسکی صورت دیکھنا نہین چاہتی بلکہ دوبار صرف محبت کے جرم مین ایسی سخت سزائین دے چکی ہے کہ اگر
تم ہوتے توشاید مرتے دم تک بہی بہول کر اوسکی گلی مین قدم نہ رکہتے یہہ کہکر ابوسعید کو بلوایا اور سارا قصہ ویلکم
کا از الف تا یا اوسکے روبرو بیان کرکے فرمایا ہم چاہتے ہین کسی تدبیر سے تم لارڈلی کے پاس جاؤ اور یہہ دریافت
کرو کہ وہ ناحق اپنے عاشق صادق سے کیون اسقدر پرخاش رکہتی ہے اگر کوئی بے معنی سبب ہے جیسے ملک و مال
کا غرور یا حسن وجمال کا خیال تو اوسے سمجہانا چاہئے کہ یہہ دونو نعمتین ایک نہ ایک روز فنا ہوجانے والے ہین
اوپر گہمنڈ کرنا صرف حمقا کا کام ہے جہان تک ہوسکے ویلکم پر مہربانی کیجئے کہ محبت کرنیوالا (اگر مہر و ماہ کا چراغ
لیکر ڈہونڈہئے تو) دونو جہان مین نہین مل سکتا علاوہ ازین لطف وکرم ایسے بردل عزیز چیز ہے کہ تمام انبیا
مرسلین اور بادشاہان روے زمین نے اوسے لپسند فرمایا ہے تم کس لئے ناحق نفرت کرتی ہو کیا سنا نہین کسی نے
کہا ہے **قطعہ** | گر روے زمین سراسر آباد کنی | زان بہ نبود کہ خاطرے شاد کنی | گر بندہ کنی بلطف آزادے را
بہتر کہ ہزار بندہ آزاد کنی | ابوسعید نے عرض کیا بہت بہتر غلام ابہی جاکر جہانتک ہوسکتا ہے اس معاملہ مین پیروی
کرتا ہے آیندہ ویلکم کی قسمت یہہ کہکر اوسی وقت چارلس والی ملک ہسپانیہ کی خدمت مین پہونچا اور کہا شاہزادہ جہان
سرتاج خسروان نے بعد سلام کے فرمایا ہے ہمارا ایک دوست ویلکم جسکو ہم مثل اپنے بہائیون کے سمجہتے ہین آپکی
غلامی سے سرفراز ہونا چاہتا ہے اگر ازراہ کرم اوسکی یہہ درخواست منظور فرمائی جاے تو تا دم واپسین آپکا یہ احسان
ہماری گردن پر رہیگا چارلس نے جواب دیا مین بہی شاہزادہ کا ہون اور لارڈلی بہی اوسی کی ہے مجہے اوسکے حکم سے
کسی طرح عذر نہین جسے چاہے بلا تکلف بخشدے لیکن وہ کم بخت اوّل توشادی کے نام سے نفرت رکہتی ہے دوم
تین یا ساڑہے تین برس سے ایسی سخت بیمار ہے کہ مطلق کسی کو اوسکے بچنے کی امید نہین خدا جانے کیا بیماری ہے
کہ جون جون علاج کیا جاتا ہے زرد پڑتی جاتی ہے ابوسعید نے کہا شاہزادۂ عالم پناہ توفرماتے تہے کہ شاہزادی
صرف مرض یرقان مین مبتلا ہے پہر آپ ایسے کلمات یاس کیون فرماتے ہین جواب دیا ہان تبانے کو توسب یرقان ہی

بتاتے ہین مگر فائدہ کسی کے علاج سے بہی نہین ہوتا ابو سعید نے کہا اگر اجازت ہو تو مین بہی کہڑے کہڑے ایک نظر اوسے دیکہہ آؤن گو فن طبابت میرا پیشہ نہین ہے مگر شاہزادہ دام اقبالہ کے فیضان صحبت سے بالکل ناواقف بہی نہین ہون شاید میرے ہی ہاتہ سے خداوند کریم نے شفا لکہی ہو اور ساتہ ہی اس قطعہ کا مضمون بہی سنا دیا **قطعہ**

گہ بود کز حکیم روشن رائے || بر نیاید درست تدبیرے
گاہ باشد کہ کودکے ناوان || بغلط بر ہدف زند تیرے

چارلس نے یہہ تقریر سنکر صرف اس خیال سے کہ شاید مرض یرقان کا کوئی مجرب نسخہ اسکے پاس ہو فوراً ابو سعید کو لارڈلی کی خدمت مین پہونچا دیا لیکن وہان یرقان کا یا خفقان کا کیا کام تہا وہ بیچاری تو صرف مرض عشق مین مبتلا تہی یعنی جو زردی شدت تپ مہاجرت کی باعث اوسکے چہرہ پر پہوٹ نکلی تہی اوسی کو ڈاکٹرون نے اپنی بیوقوفی سے یرقان تجویز کر رکہا تہا ابو سعید نے یہہ صورت دیکہکر اطبا کی تشخیص پر نہایت تعجب کیا اور اپنے دل مین کہنے لگا افسوس شاہزادۂ عالی تبار کو تو یہہ گمان ہے کہ لارڈلی غرور سلطنت کے باعث ویلکم کی طرف متوجہ نہین ہوتی اور یہہ دل افگار خود کسی کے خنجر ظلم و ستم کی ایسی مجروح ہے کہ شاید اپنے تن بدن کا بہی ہوش نرکہتی ہو اب مین کرون تو کیا کرون اگر حسب منشاء آقائے نامدار ویلکم کا ذکر اسکے آگے چہیڑتا ہون تو شاید یہہ مجہسے بات بہی نہ کرے اور جو بغیر تحقیقات کامل یہان سے لوٹنے کا ارادہ کرتا ہون تو سراسر میری حماقت ثابت ہوتی ہے بہرحال پہلے کسی تدبیر سے یہہ دریافت کر لینا چاہئے کہ یہہ کسکے دام الفت مین اسیر ہے پہر جیسا کچہہ ہوگا دیکہا جائیگا یہہ سوچکر لارڈلی کے پاس جا بیٹہا اور کہا اے شاہزادی ظاہرا آپکو میڈرڈ کی آب و ہوا موافق نہین ہے اور بیشک یہان کی آب و ہوا ایسی ناقص ہے کہ اکثر لوگ اس سرزمین کا رہنا پسند نہین کرتے واللہ اعلم آپ کیا سمجہکر یہان پڑی ہوئی ہین اس چہیڑ چہاڑ سے ابو سعید کا صرف یہہ مطلب تہا کہ اگر باشندگان ہسپانیہ مین سے کسی پر لارڈلی مفتون ہوگی تو بیشک اسکو یہہ گفتگو ناگوار گذریگی لیکن اوسنے برخلاف اسکے ابو سعید ہی کے کلام کی تائید کی یعنی بڑی حسرت سے کراہ کر جواب دیا پہر مجبور کہان جائیے آخر جہان کی مٹی لکہی ہوتی ہے وہین انسان رہتا ہے بقول شخصے **شعر**

پابند ہوس حاجت زنجیر ندارد || دام است ہمین بوے عسل پاے مگس را

چونکہ اس جواب سے بخوبی ثابت ہوگیا کہ اہل ہسپانیہ مین سے کسی کے ساتہ اسکو تعشق نہین ہے اسواسطے ابو سعید نے اچہی طرح چہرہ پر نظر جما کے تقریباً اوسکے روبرو اور اور ملکون کے نام لینے شروع کئے تاکہ خاص مقام معشوق پر کلیجہ کے

دہڑکنے اور مضمون کے پہر کہنے سے با آسانی چور پکڑ لیا جائیگا یعنی کہا اے شاہزادی آپ ماشاءاللہ ایسی عقلمند ہوکر
یہہ کیا فرماتی ہین کیا حضر مین کسی قسم کی تکلیف ہو تو سفر کرنا کچھہ بُری بات ہے البتہ ہند کے باشندے اس طرح اپنی
مجبوری بیان کرین تو ہوسکتا ہے کیونکہ اونکے مذہب مین شاستر کی رو سے خاص حدود اربعہ کو چھوڑکر دوسرے
ملک مین جانا بالکل منع ہے نہ وہ بیچارے شمال مین ہمالیہ کے پار ملک چین و تبت و تاتار وغیرہ کی سیر کرسکتے ہین
نہ مشرق مین برہما ـ سلہٹ ـ سیام ـ جاپان و ملاکا مین قدم رکہہ سکتے ہین نہ مغرب مین دریاے سندہ کو عبور
کرکے ملک فارس کے کسی حصے کو مثل افغانستان ـ بلوچستان ـ ایران و توران وغیرہ کے دیکہہ سکتے ہین اور
جہاز پر سوار ہونا تو بالکل ہی دوکش ہے پہر اون ملکون مین جانا کہان نصیب جنکو سمندر نے جدا کردیا ہے باوجود اسکے
مین نے اپنے ایک دوست روسی کی زبانی ایک ایسا عجیب وغریب قصہ سنا ہے کہ شاید آپ بہی اوسے استماع فرماکر
نہایت متعجب ہونگی وہ کہتا تہا مین نے کسی تاریخ مین لکہا دیکہا ہے کہ بہارت برش کا راجہ چندسروپ (جو کسی زمانہ
مین بہت بڑا راجہ ہوگیا ہے) اپنی ایک رانی مدہ مالتی نام سے اسقدر محبت رکہتا تہا کہ رات دن اوسکی ناز برداری
کرتے کرتے اکثر ہندوستان کے بڑے بڑے حصون مین تریا سیوک نام سے مشہور ہوگیا تہا اور وہ رانی غرور حسن کے
باعث کبہی اچہی طرح اوس سے بات بہی نہ کرتی تہی التفات کرنیکا تو کیا ذکر ہے بلکہ بجاے خود محبت کے نام کو ایسا بُرا
جانتی تہی کہ اگر احیاناً کوئی کسی عاشق و معشوق کا ذکر اوسکے روبرو کر بیٹہتا تہا تو وہ ناک بہون چڑہا کے اپنے پاس سے
اوٹہا دیتی تہی اتفاقیہ ایک روز اوسی خر دماغ کی سواری کہین باہر سے محلون مین آتی تہی کہ ایک بہروپیا کایا پلٹ
نام اوسی راج کا ملازم کسی رومی جوان کا بہروپ بہرکر مین راستے مین آن کہڑا ہوا اور موافق دستور بہروپیون کے
خوش طبعی کی راہ سے کہنے لگا اے مہارانی مین ایک غریب سوداگرزادہ ہون عرب کا رہنے والا ترکی نژاد قلب ماہیت
میرا نام ہے بہت دن ہوے کچہہ اسباب انگلستان سے لیکر یہان آیا تہا وہ مہاراج نے پسند فرماکر خرید بہی لیا ہے
مگر ہنوز قیمت عنایت نہین فرمائی امیدوار ہون کہ حضور میرے حال زار پر رحم فرماکر اپنی جیب خاص سے اوسکی قیمت
دلوادین اس آواز کے لگاؤ پر یکایک رانی کی نظر جو اوسپر جاپڑی بس پڑتے ہی دل کے سو ٹکڑے ہوگئے گویا پہلو مین
شیشہ تہا کہ محبت نے پلکون سے اوٹہا کر دور سے پتہر پر چہوڑ دیا یا آنکہون مین جادو بہرا ہوا تہا کہ ایک آئینہ رو کا
سہارا پاکے اپنے ہی اوپر لوٹ پڑا یعنی مدہ مالتی باوجود اس تکبر و تنفر کے اوسکی مصنوعی صورت پر ایسی فریفتہ ہوئی

کر محلون مین پہونچتے پہونچتے سارے عشق کے آثار اوسکے چہرہ پر نمودار ہو گئے ہرچند طبیعت کو روکا دل کو سمجھایا
مگر مطلق پیش نہ گئی سینے مین آگ کے شعلے بھڑکنے لگے اور آنکھون سے (روکتے روکتے) دو ندیان گنگا اور جمنا
کی طرح پھوٹ بہین اوسوقت سوائے اسکے کچھ بن نہ آیا کہ لوگون سے علالت طبع کا بہانا کرکے ایک گوشہ مین
جا پڑی اور قلب ماہیت کی یاد مین اسقدر پھوٹ پھوٹ کر روئی کہ دیدہ ملا دیدہ مین ایک بوند آنسو کی باقی
نہ رہی ہوتے ہوتے قریب شام کے راجہ کو بھی خبر پہونچ گئی کہ آج رانی صاحبہ کی طبیعت نہایت بے چین ہے اوسنے
گھبرا کر بیدون کو دکھلایا اونھون نے دو چار ہی پہر کی تپ مہاجرت کو نورانی جوری سمجھکر مالتی بسنت و چندر اودے
اور پورنکس وغیرہ تجویز کیا لیکن کسی بس یا شتہ سے ایسے کشتہ فراق کو کیا خاک فائدہ ہوتا تھا جون جون دوا
کی گئی آپ ہی کی طرح اوسکی بھی طاقت طاق ہوتی چلی گئی یہانتک کہ آٹھ دس روز کے عرصہ مین کروٹ بدلنا تو
درکنار ہچکاری کو آہستہ سے کراہنا بھی دشوار ہو گیا پھر تو مجبور کسی طرح اوسنے اپنے راز کو چھپانا نامناسب سمجھا
چپکے سے اپنی ایک سہیلی من موہن کو تخلیہ مین بلا کر ساری اپنی تعشق کی داستان اوسکے روبرو بیان کی اور کہا
اے من موہن جب سے مین نے اوس سوداگر زادہ کو دیکھا ہے میرا دل میرے قابو مین نہین معلوم ہوتا ہاتھ تو
سکتے ہین کہ گریبان کے ٹکڑے اوڑا دیئے اور کلیجہ اوچھل رہا ہے کہ میری تسکین منظور ہے تو انہین سینہ پر سے نہ اوٹھائیے
اب پرمیشر کے لئے کوئی ایسا بچار کر کہ یہ ہردے کی لگی ہوئی آگ ٹھنڈی ہو جائے نہین یہ میری آتما کو میرے ہی
سریر کی چتا بنا کر ایک نہ ایک روز ضرور بھسم کر دیگی **دوہا** | جیرا بہ سنگت پنڈوان ہیو ہیم نبد چھور | تن برنس پرکا ہیو الکہ
برہنہ سور | اوسنے عرض کیا اے مہارانی آپ یہ کیا فرماتی ہین ایسے وشٹ سے پیت کرنا کونسے دیس کی ریت ہے دیکھیے
آپ چھتری اوجیارے اور اندھیرے کی کیا برابری اگر ایسا ہی سبھا کی سو بہا سے من اوچاٹ ہے تو اپنے نرنکار
سے چت لگائیے جو دین و دنیا دونو سنسار مین اوسکا پھل پائیے جواب دیا **شعر** | منکے پھیرت جگ گیو ٹونہ من کو پھیر |
| کرکے منکے چاند گے من کے منکے پھیر | اے پاپن تو نے اپنی ساری عمر مالا جپنے مین گنوائی مگر افسوس من کا پھیرا ابتک
نہ آیا بھلا یہ وقت کتھا سنانے کا ہے یا دہکتی ہوئی آگ بجھانے کا دین دکھیاری اپنی جان سے تنگ بیٹھی ہون
تجھے دل لگی سوجھی ہے دیکھئے ایسی بیکسی اور بے بسی مین کوئی منتری میرا ساتھ بھی دیتا ہے یا نہین **دوہا**
| ہاسے دئی کا سے کہون بیری مورے بھاگ | برا بری جیو مہت ہے یہ ہردے کی آگ | غرض دو چار باتین ایسی

پڑی ہی سنا ئین کر تن موہن اپنی نصیحت سے شرمندہ ہوکر سیدہی قلب ماہیت کی تلاش مین کاروان سراے کی طرف
دوڑی گئی قضا عند اللہ سراے کے دروازہ پر وہ ہی کایا پلٹ بہروپیا کہڑا تہا من موہن نے جاتے ہی پہلے تو اوسی
قلب ماہیت کا حال دریافت کیا اوسنے کہا ہان ایک سوداگر اسی نام کا ٹھہرا ہوا تو تہا مگر کئی روز ہوے اپنے اسباب
کی قیمت راجہ سے وصول کرکے فرنگستان کی طرف چلا گیا من موہن نے بجنسہ یہہ ہی تقریر پدمالتی کی خدمت مین حاضر ہوکر
گذارش کردی وہ سنتے ہی فرط غم سے پچہاڑ کہا کر گر پڑی اور کہا **دوہہ** بہتر ری بچھوا پنکلا آہ کرت جیو دینہ
ہون پاپن جو جیت ہون بہئی دوس ہم کینہ اے من موہن اب زندگی کا کچھہ لطف نہین رہا یا تہوڑا سا زہر لا دے کہ
مین کہا کر آرام سے سو رہون یا کوئی ایسی صورت نکال کہ مین بدنام بہی نہون اور ایک بار اوسکے قدمون تک پہونچ جاؤن
اوسنے عرض کیا یہہ تو مین نہین کہہ سکتی کہ عشق کرکے آپ بدنامی سے بچ رہین کیونکہ اگر بالفرض محال آپنے زبان سے
اپنا حال نہ بیان کیا تو علامات عشق کا (مثل آہ و فغان وغیرہ کے) کیا علاج کیجئیگا لیکن حتی المقدر مین وہ ہی
تدبیر نکالتی ہون جسمین راز فاش نہو آیندہ گوسیّان کے ہاتھ ہے یہہ کہکر دو ایک روز مین کسی خواص کی معرفت
راجہ کے دل مین یہہ بٹہا دیا کہ مہارانی کو صرف آسیب کا خلل ہے اگر بیدون کے عوض سیانون کا علاج کیا جاتا تو
اب تک کبہی کا آرام ہوگیا ہوتا اور آپ تمام سیانون کو کچھہ لالچ دیکر یہہ سمجہا رکہا کہ اگر مہاراج تمکو یاد فرمائین تو
علاوہ دان کے اس روگ کا اُپاؤ گنگا ساگر کا اشنان تجویز کرنا چنانچہ یہہ ہی ہوا کہ جب راجہ نے سیانون کو
بلواکے رانی کا حال سنایا تو اونہون نے موافق تعلیم من موہن کے کپل منی کے مندر کا اشنان تجویز کیا اور
راجہ بہی ہم خرما و ہم ثواب سمجہکر بلا تکلف اس علاج پر راضی ہوگیا یعنی بخوشی خاطر پدمالتی کو ہزار آدمی کی جمعیت سے
گنگا ساگر کی طرف روانہ کر دیا لیکن اوس زمانہ مین چونکہ خشکی کا راستہ نہایت دشوار گذار تہا اسواسطے اکثر عمائدین
اور رؤسا بہاگیرتی مین ہوکر پہلے چندر نگر جاتے تہے (جو اسی چندر سروپ کا بسایا ہوا ہے) بعدہٗ جہازون پر سوار ہوکر
دو چار روز مین گنگا ساگر جا پہونچتے تہے تاکہ سندربن کی آفتون سے بہی محفوظ رہین کیونکہ انکے مذہب مین جہاز پر
سوار ہونا اوسی حالت مین دوش ہے کہ کچی رسوئی وہان بیٹھکر کہائی جاے باقی جہاز کے مس کرنے سے کچھہ
گناہ لازم نہین آتا غرض جب پدمالتی اس تدبیر صایب سے جہاز پر سوار ہوکر قریب گنگا ساگر کے پہونچی تو من موہن
نے ناخدا کو چپکے سے ایک توڑا ہزار اشرفی کا دیکر کہا مہارانی فرماتی ہین ہمکو ملک فرنگستان کے دیکہنے کی ازبس تمنا ہے

اگر تم ہمارے ساتھ والون کو کسی بہانے سے راستہ مین اوتار کے صرف ہم دونو کو مقام مقصود تک پہونچا دو تو ہم
تمکو بہت کچھ انعام دیوانیں لیکن کسی کو یہہ ثابت نہو کہ خود مہارانی نے یہہ حکم دیا ہے ورنہ لوگون کو مذہب ترک کردینیکا
گمان ہوگا اوسنے تہوڑی دیر تامل کرکے جواب دیا بہت خوب انشاء اللہ تعالی کسی کے فرشتون کو بہی ثابت نہوگا
اور وہین سے جہاز کا رخ پہیر کر یکایک غل مچا دیا کہ باد مخالف کے باعث خود بخود جہاز جنوب کی طرف بہتا چلا جاتا
ہے اب میرا کچھ بس نہین چل سکتا دیکہئیے یہان سے صحیح سلامت نکلنا بہی ہوتا ہے یا نہیں یہہ سنتے ہی سب کے سب
مارے خوف کے تہر تہر کانپنے لگے خصوصاً برہمن دیوتاؤن کا تو گنوما نا کی طرح دہوتیون مین پیشاب خطا ہوگیا
نہ کسی کو بدن کا ہوش رہا نہ جنیو کا دوش بار بار حیرت زدہ سطح آب کو دیکہتے تہے اور ہر گنگا ہر گنگا کا شور مچا مچا کے
جہاز کو سر پر اوٹہائے لیتے تہے لیکن ایسے دریاے ناپیداکنار مین گنگا بیچاری کا کیا بس چلتا تہا وہ اپنا ہی بھجن
گاتے رہے اور ناخدا دانستہ جہاز کو قریب جزیرہ نکوبار کے لے پہونچا (جو خلیج بنگالہ کے جنوب مین واقع ہے) کئی روز
بعد جو زمین کی صورت دکہائی دی سب نے گہبرا کر ناخدا کے قدمون پر سر رکہ دیا اور کہا اے مہادیو جی بہگوان
کی سورت جو تم اپنی کرپا سے ہمین دو چار روز کے لئے بہی اس ٹاپو مین اوتار دو تو مانو ایک بڑتی کے جیوہن کرنیکا
گوسیان کے گہر سے پہل پاؤ دہ تو آپ ہی اونکی فکر مین لگا ہوا تہا سواے مدہ مالتی اور من موہن کے سب کو اوس
جزیرہ مین اوتار کے سیدہا فرنگستان کی طرف ہولیا اور بموجب ارشاد مہارانی کے چند روز بعد جہاز کو پرتگال
کے ایک جنوبی راس ونسینٹ نامی کنارے جا لگایا وہان پہونچکر دونو نے مردانہ بہیس بدلا اور دو یا تین برس تک
برابر تمام فرنگستان کی خاک چہانی یعنی پرتگال۔ ہسپانیہ۔ فرانسیس۔ اٹلی۔ سوئٹزرلینڈ۔ جرمنی۔ بلجیم۔
انگلینڈ۔ اسکاٹلینڈ۔ آیرلینڈ۔ پروشیا۔ ڈنمارک۔ نوروے۔ سویڈن۔ لیپ لینڈ۔ رشیا۔ پولینڈ۔
آسٹوریا۔ ترکی وغیرہ ایک ایک ملک مین قلب ماہیت کو تلاش کیا مگر کہین اوس کمبخت کا پتہ نہ لگا جس سے
پوچہا اوسنے یہہ ہی جواب دیا ہم اوسے نہین جانتے شاید کوئی چہوٹی پونجی والا آدمی ہوگا آخرش یونان کے
ایک ملک التجار ابو الفضائل نام نے کہا اے صاحبو مین جانتا ہون تمکو یہہ نام کسی نے دل لگی سے بتا دیا ہے
یا خود تمہین کو یاد نہین رہا کیا معنی ترکستان کے ایک ایک سوداگر سے مین واقف ہون اور افریقہ مین بربر۔ مصر۔ نوبیا
اباسینیا۔ زنگبار۔ نوزیقو۔ حبش۔ سنی گیمبیا۔ گونیا۔ کینگو۔ مراکو۔ کفرستان اور صحرا وغیرہ سارے ملک

میرے دیکھے ہوے ہین کہین قلب ماہیت آج تک کسی کا نام سننے مین نہین آیا بہتر ہے کہ تم اوسکی ملاقات سے ہاتھہ
دہو بیٹھو یا یہہ کرو کہ چند روز کے واسطے مکہ معظمہ چلے جاؤ وہان ایام حج مین اکثر کل قومین جمع ہوتی ہین خصوصاً
عرب اور ترکستان کا کوئی ایسا سوداگر نہین ہے جو وہان نہ جاتا ہو کیا عجب ہے کہ تمہارا مطلوب بہی آجاے اور
تم اوسکی صورت دیکھکر پہچان لو یہہ راے مدہ مالتی کو بہی بہت پسند آئی اوسی روز یونان سے روانہ ہوکر دو مہینہ
بعد مکہ معظمہ مین پہونچی اور ایام حج تک طواف کعبہ مین مشغول رہی لیکن قلب ماہیت کی زیارت وہان بہی نصیب
نہوئی قصہ مختصر جب سب جگہہ تلاش کر لیا اور کہین پتہ نہ پایا تو مجبور ہو کر موافق رسم اہل ہند کے جوگی کا لباس
پہن کے شہر عدن کے کسی مشہور گہاٹ پر اس خیال سے ہو بیٹہین کہ اگر وہ بموجب اپنے قول کے عرب کا رہنے والا ہے
تو کبھی نہ کبھی اس بندر پر بہی ضرور ہی تشریف لائیگا بقول کسی شاعر کے **شعر** | اوس ابسے مل ہی جائیگا جو کبھی تو نا
شوق فضول و جراٴت رندانہ چاہیے | اب راجہ چندر سروپ کا حال سنئے ادہر تو مدہ مالتی اپنے
فرضی محبوب (قلب ماہیت) کی تلاش مین اسطرح دیس بدیس خاک چہانتی پہرتی تہی اودہر چندر سروپ مدہ مالتی
کے فراق مین مرغ بسمل کی طرح تڑپ تڑپ کر ایک ایک گہڑی کاٹتا تہا خصوصاً جب سے یہہ سن لیا تہا کہ جہاز
بحر اعظم مین پڑکر یا دبان کے باعث کسی طرف کو بہہ گیا قرط رنج و الم سے تمام سلطنت کا کاروبار چہوڑ دیا تہا
کہانے کا ہوش تہا نہ پینے کی خبر ہر ایک آنے جانے والے سے مدہ مالتی کا حال پوچہتا تہا اور رات دن رو رو کر
یہہ دوہہ پڑہتا تہا **دوہہ** | میری گت ایسی بہئی تم بنا رے پیو | جیسے کہال لوہار کی سانس لیت بن جیو | اور کبہی کہتا تہا
دوہہ | ہار بہئے رے ہا کنکری نسین میہن سب نانت | رد نون رد نون نن دہن اوٹے کہون تہا یہہ بہانت | جب
اسی طرح کئی سال گذر گئے تو اوسکے نالہ بے اثر نے اثر کیا یعنی ایک سوداگر فخور نام ملک عرب سے کچہہ گہوڑے لیکر
چندر سروپ کی خدمت مین حاضر ہوا راجہ نے حسب عادت اوس سے بہی مدہ مالتی کا حال دریافت فرمایا اوسنے
جواب دیا مدہ مالتی سے تو مین واقف نہین لیکن دو جوگی البتہ خاص ہند کے باشندے عرصہ دراز سے عدن کے
کنارے دہونی رما ئے بیٹہے ہین واللہ اعلم اونمین کوئی مدہ مالتی بہی ہے یا نہین یہہ حکایت سنتے ہی چندر سروپ نے
اپنے ایک دیوان سیہا سنگہہ کو حکم دیا کہ جسقدر جلد ممکن ہو تم بذات خود اون جوگیون کا حال تحقیق کر کے
ہماری خدمت مین عرض کرو مبادا جہاز تباہ ہو کر ادہر جا لگا ہو اور مدہ مالتی نے کسی سبب سے اپنا لباس

تبدیل فرمایا ہوا اگرچہ سبہا سنگم عرب کا جانا گناہ عظیم کا باعث سمجھتا تھا لیکن مجبور راجہ کے حکم سے معہ چند ملازمین کے روانہ ہوا اور عدن مین پہونچکر اون دونو جوگیون کو تلاش کیا دیکھا تو فی الحقیقت ایک مدہ مالتی ہے اور ایک اوسکی چیری ہے من مو ہن پوچھا اے مہارانی تم یہان کہان یہ سنکر رانی صاحبہ کا تو خون خشک ہوگیا مگر من موہن نے نہایت آداب سے ڈنڈوت کے لیے سر جہکا کے کہا اے دیوان صاحب سچ تو یون ہے آپکا وقت پر پہونچ جانا ہماری زندگی کا باعث ہوگیا ہے مہاراج کے چرنون سے جدا ہوکر رانی صاحبہ نے آج تک جو جو مصیبتین اوٹہائین مین کچھہ عرض نہین کرسکتی خیر چندر نگر تک تو جو کچھہ تکلیف ہوئی وہ قابل شکایت نہین ہے وہان سے جب جہاز مین سوار ہوکے ہم لوگ آگے کو روانہ ہوے تو یکایک باد مخالف چل نکلی جسکے باعث خود بخود جہاز ایک جزیرہ غیر آباد مین جا لگا آپ جانتے ہین ہم مین سے کبھی کوئی جہاز پر کاہیکو سوار ہوا تہا مدت بعد جو زمین کی صورت دکہائی دی سبنے ناخدا سے اوس جزیرہ مین اوترنے کی درخواست کی اوس بیچارے نے رحم کہا کے بلا عذر سب کو اوتار دیا صرف ایک مہارانی اور ایک مین باقی رہ گئی تہی کہ دور سے ایک جہاز ہماری طرف آتا ہوا دکہائی دیا ناخدا نے گہبرا کر کہا یہ جہاز سمندری ڈکیتون کا ہے اگر یہ لوگ قریب پہونچ گئے تو بیشک مال و اسباب بہی لوٹ لینگے اور جہاز کو بہی تباہ کردینگے مناسب یہ ہے کہ جہاز کا لنگر یہان سے اوٹہا دیا جاے آیندہ تمکو اختیار رہے پہلے تو مجھے ساتھہ والون کا خیال آیا پہر سوچی ہماری رانی صاحبہ سلامت رہین تمام ہم جیسے ایک نہین ہزار ہوجاینگے یہہ خیال کرکے مین نے جہاز کا لنگر اوٹہوا دیا تاہم اون کم بختون نے ہمارا پیچہا نہ چہوڑا اونکی رو برابر ساتھہ ساتھہ چلے گئے آخرش ایک مقام پر جہاز کو آملایا اور تمام اسباب لوٹکر ہم دونوکو بہی گرفتار کرلیا لیکن اتنی خیر ہوئی کہ افریقہ میں پہونچکر ہمین ایک سردار عرب کے ہاتہ بیچ ڈالا اور اوسنے عدن مین آتے ہی ہمکو آزاد کردیا کیونکہ عین جہاز کے لنگر ہوتے وقت کسی نے اوسے لڑکا پیدا ہونیکا مژدہ سنایا تہا غرض یہ ہیشر کی دیا سے ہماری جانین تو بچ رہین لیکن اپنے ملک مین پہونچنے کی کوئی تدبیر نہ بن پڑی آخرش بیٹہے بیٹہے ایک روز یہہ سمجہہ مین آیا کہ جوگیا لباس پہن کے سرراہ ہو بیٹہے شاید رفتہ رفتہ مہاراج کو خبر ہو پہنچے اور وہ ہمارے ڈہونڈہنے کو کسی معتمد کو روانہ فرماے چنانچہ ایسا ہی کیا اور نتیجہ اوسکا یہہ نکلا کہ آج عرصہ دراز بعد آپکے چرن دیکہنے مین آے اب جسطرح ہوسکے مہارانی صاحبہ کو یہان سے لے چلیے کہ انکے مرض کا کچھہ علاج کیا جاے ہنوز یہہ اوسی آسیب مین گرفتار ہین

اور رات دن رو رو کر اپنی آدہی جان کہئے ڈالتی ہین یہہ سنکر سہا سنگم نے مدہ مالتی کو جہاز مین سوار کیا اور چند روز بعد اوسی لباس سے مہاراج کی خدمت مین پہونچا کے ساری سرگذشت جو تن موہن کی زبانی سنی تہی وہو اوسکے روبرو بیان کر دی مہاراج نے اس کار نمایان کے صلہ مین ایک معقول جاگیر اوسے عنایت فرمائی اور از سر نو بیدون کو طلب فرما کے مدہ مالتی کا علاج کرنا شروع کیا لیکن مرض عشق کی دوا آج تک سوائے وصل یا وصال کے دوسری پیدا نہین ہوئی جسقدر دوڑ دہوپ کیگئی اوسی قدر سودا بڑہتا گیا یہان تک کہ ایک ہی دو مہینے مین کہانا پینا اوٹہنا بیٹہنا ہنسنا بولنا سب کچہہ چہوٹ گیا فقط ایک قلب ماہیت کا نام یاد رہ گیا سو بہی جب کبہی زبان پر آتا تہا پہر دن دل ناکام سینہ مین تڑپتا رہتا تہا جب رفتہ رفتہ یہہ خبر عام ہوگئی تو کایا پلٹ نے اپنے دل مین کہا ظاہرا مہارانی اوسی خیالی تصویر کی محبت مین مبتلا ہین جسکا مین نے ہنسی سے قلب ماہیت نام بتا دیا تہا اگر پہر وہی بہروپ بہر کر دکہایا جاے اور اوسکی اصلیت سے بہی آگاہ کر دیا جاسے تو یقین ہے یہہ ساری بیماریان ایک ہی دن مین جاتی رہین یہہ سوچکر راجہ صاحب سے عرض کیا ان داتا مجہے ایک آزمودہ عمل بہوت پلید اوتارنیکا یاد ہے اگر اجازت ہو مہارانی پر بہی اوسے آزما دیکہون ارشاد ہوا کیا مضائقہ ہے جسکے علاج سے آرام ہو جاے اچہا ہے غرض کایا پلٹ مہاراج سے اجازت حاصل کرکے دوسرے روز علی الصباح در دولت پر گیا اور ایک علیحدہ کمرے مین اوسی رومی جوان کا بہروپ بہر کر دفعتاً مدہ مالتی کے روبرو جا کہڑا ہوا چونکہ اوسے خواب وخیال مین بہی وصال محبوب کی امید نہ تہی آنکہہ سے آنکہہ ملتے ہی مارے خوشی کے کلیجہ پہٹ گیا صرف اتنا تو اپنی زبان مین کہنے پائی **شعر**

وقت مردن دامن قاتل بدست آمد مرا	حیف بوقت آرزوے دل بدست آمد مرا

باقی یہہ کچہہ نہ معلوم ہوا کہ کیا اوسکے دل پر صدمہ گذرا اور کیونکر وہ جہان فانی سے کوچ کر گئی جب یہہ ماجرا راجہ سے بیان کیا گیا تو اوسنے اوسی وقت اوسکے غم مین جوگیا لباس پہن لیا اور حکم دیا کہ کایا پلٹ کو بہی زندہ اوسی کی چتا مین جنکر پہونک دو قصہ مختصر عشق ناکام کا انجام یہہ ہوا کہ دونون عاشق ومعشوق دم بہر مین خاک کی ڈہیری بنکر رہ گئے گو معشوق اصلی نہ تہا مگر نام کی تاثیر نے اوسے بہی زندہ نہ چہوڑا سچ ہے **شعر**

کشتۂ کہ عشق دارد نہ گذارد ت بدینسان	بجنازہ گر نہ آئی بمزار خواہی آمد

یہہ حکایت عجیب دروایت غریب اول سے آخر تک سنکر لارڈلی نے منہہ پہیر لیا اور کہا **شعر**

عشق ازین بسیار کرد است وکند	سبحہ را زنار کرد است وکند

یہہ حضرت عشق ہین انکی جہانتک تعریف کیجئے تہوڑی ہے اور جسقدر انکو بڑہاتے چلے جائیے

ہمارے نزدیک بہت کم ہے کیا سنا نہین **شعر**

اگر عشق نبودے و غم عشق نبودے || چندین سخن نغز کہ گفتے کہ شنیدے

اسپر ابو سعید کو بڑا تعجب ہوا کہ یہہ عورت باوجودیکہ از سرتاپا عشق مین ڈوبی ہوئی معلوم ہوتی ہے لیکن کسی طرح اپنے معشوق کا پتہ نہین لگنے دیتی سواے امریکہ کے تمام ملکون کے نام اسکے سامنے لئے گئے اسنے کسی پر بہی گردن ہلائی اسکا کیا سبب ہے شاید شاہزادہ عالی تبار کا یہہ گمان غلط ہے کہ لارڈلی کو ویلکم کے ساتھ محبت ہے اون آؤ چلتے چلتے اوسکا بہی ذکر چہیڑ دیکہو جو کچھہ معاملہ ہوگا آپ ہی ظاہر ہو جائیگا یہہ سوچکر کہا بیشک آپ سچ فرماتی ہین عشق بہت بری بلا ہے مین روسیاہ بہی اوسی کے طفیل اس بڑہاپے مین دربدر مارا پہرتا ہون لارڈلی نے مسکراکر کہا ماشاءاللہ کیا آپ بہی کسی کی زلف مسلسل مین گرفتار ہین جواب دیا مین تو نہین ہون لیکن جسکے واسطے بن امریکہ چہوڑکر یہانتک آیا ہون اوسے البتہ لوگ کسی کا عاشق بتاتے ہین بس امریکہ کا نام سنتے ہی دل بے چین ہو گیا کلیجہ الٹنے اوچہلنے لگا لیٹے لیٹے گہبراکر اوٹھہ بیٹھی اور پوچہا وہ کون ہے جسے لوگ عاشق مشہور کرتے ہین ابو سعید نے کہا ملکہ شاہزادی تفصیل یون ہے کہ مین بیچارہ بڈہا تجارت پیشہ آدمی ہون نیویارک کا رہنے والا خداوند کریم نے مجہے ایک لڑکا عنایت فرمایا ہے نہایت حسین زہرہ جبین رشک خورشید غیرت ناہید گل اندام ویلکم نام جسکی زلف معنبر کو شب دیجور کہون تو بیجا ہے اور چہرۂ منور کو شمع نور سے تشبیہہ دون تو روا ہے **نظم**

رخے چون گل و آب گل ریختہ || میان لاغر و سینہ انگیختہ
جمالے چو در نیم روز آفتاب || بشیرینی از گل شکر تو نشتر
کرشمہ کنان نرگس نیم خواب || چنہ می زگل نازک آغوش تر

قریب تین برس کے ہوے کہ وہ بیدار ہوکر بطریق سیر ملک فرنگستان مین وارد ہوا تہا نہین معلوم کیا ایسی پڑا کہ خاص آپکے شہر میڈرڈ مین پہونچکر بیمار ہو گیا اور ایسا بیمار ہوا کہ ساتہہ والون کو بالکل اوسکے بچنے کی امید جاتی رہی جب یہہ خبر مجہے پہونچی تو مین خود امریکہ سے آکر اوسے اپنے ہمراہ لیگیا اور اطباء حاذق کو جمع کرکے موافق اپنی استطاعت کے علاج معالجہ کرنا شروع کیا لیکن افسوس فایدہ ہونا تو درکنار کسی طبیب یا ڈاکٹر کی یہہ بہی سمجہہ مین نہ آیا کہ یہہ مرض کیا ہے ڈہائی برس تک برابر نسخہ پر نسخہ بدلا گیا مگر مطلق صورت بہبودی کی نہ نکلی آخر کار مجھے ایک شخص نے صلاح دی کہ تم ملک یونان کو چلے جاؤ وہان ایک حکیم ہے افلاطون اوسی کی نسل سے وہ صرف مریض کا کپڑا سونگہکر مرض بتا دیتا ہے اور جو کچھہ دوا وہ تجویز کرتا ہے پہر اوسکے بدلنے کی نوبت نہین پہونچتی اوسی کے استعمال سے مریض تندرست ہو جاتا ہے مین یہہ سنتے ہی یونان کی طرف روانہ ہوا اور ایک رومال بہی ویلکم کے ہاتہہ کا

اپنے ساتھ لیتا گیا اوس یونانی حکیم نے رومال کے دیکھتے ہی فرمایا یہہ شخص کسی کے خنجر ابرو کا مقتول ہے سواے مرہم
دست دلدار کے کوئی اور دوا ہم اسکے حق مین تجویز نہین کرسکتا جاؤ ممکن ہو تو یہہ ہی علاج کرو ورنہ ناسور غم
فرقت چند روز بعد اسکے کلیجہ کو خانۂ زنبور بنا کے دار فنا سے ملک بقا کی طرف متعدد روزن کہول دیگا مجھکو اوسکے
اس کلام سے اور بہی زیادہ تشویش پیدا ہوئی اپنا سا مُنہہ لیکر وہان سے چلا آیا اب رات دن اس فکر مین ہون
کہ اوسکے معشوق کا نام کس سے پوچھون اور کہان جا کر تلاش کرون اگر بالفرض محال کسی نے بتا بہی دیا اور وہ
مل بہی گیا تو معشوقون کا مزاج (آپ جانتی ہین) چوتہے آسمان پر ہوتا ہے مجھ غریب کی طرف اسقدر توجہ کون کریگا
کہ مین اپنا مطلب زبان تک لاؤن اور وہ قبول کرلے لارڈلی یہہ سنتے ہی آنکھون مین آنسو بہرلائی اور پوچھا
آپکا نام کیا ہے اوسنے کہا مجھے جیہودا کہتے ہین لیکن شاہزادہ عالی تبار نے ابوسعید کا خطاب دے رکہا ہے
فرمایا اے جیہودا شاید اوس حکیم یونانی سے مرض تشخیص نہین ہوسکا لاوہ رومال مجھے دکہا مین بہی اس فن مین
تہوڑا بہت کمال رکہتی ہون خدا نے چاہا تو تجہ کو بہی تیری تشفی کردونگی ابوسعید نے اپنی جیب سے اپنا ہی رومال
نکال کے اوسکے حوالے کردیا لارڈلی نے ویلیم کے دہوکے مین پہلے خوب اوسے آنکھون سے لگایا بعد ہ کلیجہ پر
رکھکر کہنے لگی یہہ شخص خود کہین عاشق نہین ہے بلکہ کسی عاشق کے تیر آہ نے اسکے کلیجہ کو مشبک کردیا ہے اور ایسا
مشبک کیا ہے کہ طالب و مطلوب مین اصلا فرق نہین رہا بقول شخصے **شعر** | من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جان شدی |
| تا کس نگوید بعد ازین من دیگرم تو دیگری | ابوسعید نے کہا پہر اوسکے عاشق کو کہان تلاش کرون جواب دیا وہ عاشق
مین ہی ہون لیکن خود رفتہ ہون تم تلاش کرنے کہان جاؤگے یہہ کہکر بے اختیار ابر بہار کی طرح رونے لگی اور
ایک رباعی اس مضمون کی اپنی زبان مین پڑہی **رباعی** | ہر چند بگریہ گشتہ شور انگیز | با چشم من آ سحاب نیسان مستیز |
| بربا درد ی ازین تمنا محال | اے روسیہ آب خویش برخاک بریز | ابوسعید نے کہا اے شاہزادی مین نے سنا ہے جب وہ
یہان آیا تہا تو آپنے اوسے تین روز متواتر بہوکا پیاسا ایک گلاس سر پر رکہکر پانی مین کہڑا رکہا تہا اور دو بار
رات بہر اوسکے گرد آگ جلوائی تہی بہلا عشاق معشوقون کے ساتہہ یہہ ہی سلوک کرتے ہین لارڈلی نے کہا استغفراللہ
بہوکا پیاسا رکہنے کے کیا معنی مین خود اپنے سر پر خوان اوٹہا اوٹہا کے دو راتین برابر اوسے کہانا کہلاتی رہی ہون
البتہ پانی مین کہڑا رکہنے کا جرم میرے ذمہ عاید ہوسکتا ہے سو میری اصلی غرض اوس سے بہی تکلیف پہونچانیکی نہین تہی

واقعی امر یہہ ہے کہ جب وہ پہلی دفعہ یہان تشریف لایا ہے اور مین اوسکے تیر مژگان سے گہایل ہوئی ہون
تو مجہے یہہ خیال آیا کہ اسکی ایک صحیح تصویر پوشیدہ اپنے ہاتہہ سے تیار کر رکہنی چاہیئے تاکہ وہ ایام مہاجرت مین
دل مجروح کے کام آوے ایسا نہو رفتہ رفتہ تپ جدائی سے گہبرا کر کوئی کلمہ بے موقع میری زبان سے نکل جاے
اور لوگ کہین یا شاہزادی کو محبت کے نام سے تنفر تہا یا ایسی مبتلا ہوئین کہ اپنے بیگانون کا بہی لحاظ طبیعت
سے نکال ڈالا یہہ سوچکر مینے اورون کے دکہانے کو تعزیراً اوسے پانی مین کہڑا کرکے ایک گلاس سر پر رکہوا دیا
تاکہ اودہر اودہر حرکت نکر سکے اور خود سامنے دریچہ مین بیٹہہ کر صرف چہرہ ہی چہرہ کی تصویر اوتار لی جب وہ
تصویر تیار ہو گئی تو ایک بہت بڑا عیب اوسمین یہہ رہ گیا کہ اوسکی آنکہین نیچے کو تہین اور مین چاہتی تہی
ہمیشہ نگاہ سے نگاہ لڑی رہے اسلیئے تیسرے روز دانستہ گلاس اوسکے سر پر نہ رکہوایا جسکے باعث ولیم
نے گردن اونچی کی اور مین نے خاطر خواہ اپنی تصویر پوری کر لی لیکن جب اوسکو تصویر کے بہروسے پر
رخصت کر دیا تو معاذ اللہ منہا دیدہ بلا دیدہ نے یہہ رونا مچایا کہ تمام کپڑے سر سے پاؤن تک ابر مردہ کی
طرح آنسوؤن مین تر بتر ہو گئے اور وہ تصویر بہی جسے تسکین خاطر کے لئے سینے سے لگا رکہا تہا اشک
دریا رشک مین بہیگ کر داغون کی کثرت سے بعینہ میرے دل پژمردہ کا نمونہ بنگئی اب مجہے یہہ فکر ہوئی
کہ پہر اسے کسیطرح درست کرنا چاہیئے لیکن بغیر ولیم کے یہہ ممکن کب تہا ہر چند عالم تصور مین اوسے روبرو
بٹہا بٹہا کے قلم ہاتہہ مین اوٹہایا مگر کچہہ فائدہ نہ بخشا کئی روز اسی تردد مین پلنگ پر مونہہ اوندہائے ہوئے
پڑی رہی آخرش ایک دن شام کے وقت دیکہتی کیا ہون کہ خود ولیم میری کشش کے اثر سے چلا آتا ہے مجہکو
تو ایک ایک گہڑی کاٹنی مشکل پڑی تہی اوسیوقت اوسکے چارون طرف لکڑیان روشن کرواکے رات بہر
مین تصویر کو درست کر لیا گو یہہ امر خلاف محبت کے وقوع مین آیا مگر شکر ہے خداے بزرگ و برتر کا کہ مجہے
اپنا منشا پورا کرنے کے واسطے اپنا راز کسی پر ظاہر نکرنا پڑا بلکہ آجتک باوجود اس حال کے کوئی یہہ گمان نہین
کر سکتا کہ یہہ کسی پر عاشق ہے مگر صرف اسوقت آپکو ایک غیر ملک کا باشندہ اور بزرگ منش سمجہہ کر اپنے درد دل
سے آگاہ کیا ہے اور سچ یون ہے کہ اب ضبط کی طاقت بہی نہین رہی ابو سعید نے کہا اگر آپ اسقدر اپنی طبیعت
پر جبر نکرتین تو یقین ہے اس نوبت کو بہی نہ پہونچتین چاہے ہو یا نہین ایسے جلد بگڑ جانے کا سبب یہہ ہوا

ایک روز اونہین ایام مین مین دیدار یار کی ہوکی سبب پوشیدہ مردانہ بہیس بدلکر ویلکم کے مکان پر گئی
تہی وہان کسی ظالم نے کہدیا "آج ایک ہفتہ ہوا کہ اوسکے رفقا اوسے امریکہ لیکر چلے گئے کیونکہ وہ شدت سے بیمار
ہو گیا تہا اور کوئی صورت اوسکے بچنے کی نظر نہین آتی تہی" یہہ کلمہ سنتے ہی میری روح صلب ہو گئی بدقت تمام
روتی پیٹتی گہر تک پہونچی اور آتے ہی ایسی پلنگ پر گری کہ آجتک اوٹہنا نصیب نہوا بہلا اسے جیسو ا جسکے دل
مجروح کو یکایک ایسا صدمہ پہونچیگا وہ کیا خاک اپنے تئین سنبہال سکیگا پہر لطف یہہ ہے کہ سوائے تیرے آجتک
کسی نے اوسکا نام بہی میرے سامنے نہین لیا ذکر کرنے کا تو کیا ذکر ہے ہان ایک بار خواب مین البتہ اوسے دیکہا
تہا سو بات کرنے کی نوبت نہین پہونچی ابو سعید نے پوچہا خواب مین کیونکر دیکہا تہا جواب دیا ابہی چند روز
ہوئے کہ مین تنہا ویلکم کے خیال مین اپنے پلنگ پر لیٹی ہوئی تہی ناگہان اوسی حال مین آنکہہ جو لگ گئی تو دیکہتی کیا
ہون وسط دریا مین ایک خشک میدان ہے نہایت وسیع اوسکے چار دنطرف مختلف قسم کے مکانات بنے ہوئے ہین
اور ہر ایک مکان مین علحدہ علحدہ شکل و شمایل کے آدمی آباد ہین لیکن گوشہ شمال و مغرب اور گوشہ جنوب
و مغرب مین میدان کی حد دریا کے پانی سے ملی ہوئی ہے یعنی اودہر کوئی مکان نہین ہے اور صورت اوس
مجموعہ کی قریب قریب تین مثلثون کے معلوم ہوتی ہے بشرطیکہ جنوبی قطعہ علحدہ کرکے باقی ماندہ کے پہر دو حصے
کر دئے جائین اور ایک راستہ بہت تنگ گوشہ شمال و مشرق سے کسی دوسرے میدان کیطرف جاتا ہے جسکی ہیئت
اچہی طرح میری سمجہہ مین نہین آئی غرض اوسی میدان مین مشرق کی جانب ایک مکان ہے اور اوس مکان کی
چہت پر ویلکم سرنگون بیٹہا ہوا میری طرف دیکہہ رہا ہے یکایک جو اوسکا تیر نظر میرے کلیجہ پر آکر لگا فوراً صدمہ
سے آنکہہ کہل گئی بہر ہر چند چاہا کسیطرح نیند آجائے لیکن استغفر اللہ نیند کہان تہی مجبور ہتوڑی دیر بعد تڑپ
تڑپ کے اوٹہہ بیٹہی اور اوس میدان کا نقشہ مع مکانات کے (جو اوسوقت تک بجنسہ میری آنکہون مین پہر رہا
تہا) تسکین خاطر کے لئے درست کرکے اپنے پاس رکہہ چہوڑا یہہ کہکر ایک پرچہ کاغذ کا اپنے تکیہ کے نیچے سے نکالا
اور کہا دیکہو وہ نقشہ یہہ ہے ابو سعید نے اوسے شاہزادہ عالی تبار کے دکہانے کو مانگ لیا اور کہا آپ شاہزادی
اب وصل کا ہونا نہونا صرف آپکی رضامندی پر منحصر ہے کیا معنی شاہزادہ سبحان والا در دمان نے (جسے آپ
لوگ ڈراون سورڈ کہتے ہین) اپنی طرف سے ویلکم کی شادی کا پیغام آپکے والد ماجد کو دیا تہا اوس نے

دو عذر بیان کیئے ایک یہہ کہ لارڈلی شدت سے بیمار ہے دوسرے یہہ کہ اوسے شادی کے نام سے تنفر ہے اگر
آپ میری بوڑہی ڈاڑہی پر رحم کہاکر کسیطرح بادشاہ سلامت کو اپنے منشاء دلی سے مطلع کردین تو یقین ہے دو
بندگان خدا کی مفت مین جان بچ جاے (ایک میری ایک ونلکم کی) لارڈلی تو آپ ہی شادی کو تیار بیٹھی تہی
اوسیوقت دوات قلم منگاکر ایک عرضی اس مضمون کی اپنے باپ کے نام تحریر کی اُے پاپا جیہو وا کی تعریف کسیطرح
میری زبان سے بیان نہین ہوسکتی اسکے ایک تعویذ نے مجھے اسقدر فائدہ بخشا کہ مین جانتی ہون دو چار ہی
دن مین یرقان کا (یا اوس مرض کا جسمین مین مبتلا ہون) کہین نام ونشان بہی باقی نرہیگا اب بہرطور مجھے
اسکی خاطر منظور ہے یعنی جو کچھہ اسنے ڈراون سورڈ کیطرف سے حضور کی خدمت عالی مین گذارش کیا ہے مین
اوسے جبرًا و قہرًا قبول کرتی ہون بشرطیکہ آپکے خلاف مرضی نہو جسوقت یہہ عرضی ابوسعید نے بہار رس سے منظور
کرواکے شاہزادہ بلند اقبال کی خدمت مین پیش کی اوسنے نہایت مسرور ہوکر ابوسعید کو چہاتی سے
لگالیا اور کہا سچ ہے شعر

بر ہدف دستہ ندارد تیر بے زور کمان	ہمت پیران جوانان را بمنزل مے برد

بعدہ اوس نقشہ کو (جو لارڈلی نے اپنے خواب کے ذریعہ سے کہینچا تہا) ملاحظہ کرکے فرمایا اے ابوسعید مجھے اچہی
طرح یاد پڑتا ہے کہ جب مین نے کوہ اطلس پر حکیم اسقلیمون صاحب سے ملاقات کی ہے تو وہ اسی قسم کا ایک نقشہ
ملاحظہ فرمارہے تھے اور عندالدریافت اونہون نے ارشاد فرمایا تہا کہ یہہ خاص بر اعظم افریقہ کا نقشہ ہے جو اہی
تاجوج و ماجوج نے تیار کرکے دیا ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ بیشک ونلکم افریقہ کے کسی نکسی حصہ مین موجود
ہے آو چند روز کیواسطے افریقہ بہی ہوتے چلین کہتے ہین یہان سے اوسکا راستہ رود بار جبل طارق مین
ہوکر بہت نزدیک ہے ہنوز کسی رفیق نے شاہزادۂ فرخندہ خصال کے اس سوال کا جواب نہین دیا تہا کہ ایک
قاصد لندن سے شاہزادی بولین کی چٹھی لیکر آیا جب اوسکا لفافہ کہولا گیا تو اوسمین سے وہ ہی چٹھی نکلی جو
۲۶ جنوری کو پورٹس موتہہ سے فیرسن نے بولین کے نام تحریر کی تہی فقط اوسکی پشت پر بولین نے پنسل سے
اتنا لکھہ دیا تہا "کوشش کر اے پیارے فیرسن کوشش کر" یعنی بغیر اپنی کے تلاش کیئے مین ہرگز عقد کا اقرار
نہین کرسکتی اوسکو دیکھتے ہی شاہزادہ نے فرمایا بس اب افریقہ کے جانے مین کسی کا حیلہ و حوالہ پیش نہین جاسکتا

آپنی بھی یقینی قبول کو ٹمین رئیس کے اوسیجگہہ موجود ہے جب ایک سفر مین دوکشتگان خنجر فراق کی جان بچتی ہو تو
اپنی طرف سے کوتاہی کرنا ہزار حیف ہے لیکن جب تک ہم آپنی کو تلاش کرین فیچرسن کو فراسیس کا بند وبست
کرنا چاہیئے اور فیوزن کو ہمارے پاس روانہ کردے یہہ سنکر فیچرسن نے عرض کیا اے شاہزادہ عالم یہ ابا
لطف وکرم یہہ حکم میری نسبت نہایت سخت ہے کیا معنی اول تو میری ہمت تقاضا نہین کرتی کہ حضور صرف
میری خاطر اسقدر تکلیف اوٹھائین اور مین موہنہ چھپاکر فراسیس مین بیٹھہ رہون دویم آپکی دوری
مین صدمۂ مجبوری بھی المضاعف ہو جائیگا اوسکا تحمل مجھسے کب ممکن ہے شاہزادہ نے فرمایا جب ہم تمہاری
خاطر اسقدر تکلیف اوٹھاتے ہین تو تمکو ہماری خاطر فراسیس جانے مین کچھہ عذر کرنا نہ چاہیئے رہی صدمۂ
مجبوری کی شکایت یہہ بالکل بے معنی ہے عاشق ہوکر ہجر سے ڈرنا کسیکے نزدیک روا نہین اے بھائی جسقدر
تپ فراق کے صدمے اوٹھائے جائینگے اوسیقدر شربت وصال کی لذت زیادہ ہوتی جائیگی مین کہانتک
تمکو سمجھاؤن بس اسی گفتگو پر وہ مجلس ختم ہوئی اور شاہزادہ سبحان سرگروہ عاشقان نے دوسرے روز
اسکے فیچرسن کو فراسیس روانہ کرکے آپ افریقہ کی جانب کوچ فرمایا اللہ بس باقی ہوس شعر

نمی گردید کوتہ رشتۂ معنی رہا کردم	حکایت بود بے پایان بخاموشی ادا کردم

التماس مؤلف

اگرچہ اصلی مطلب اس قصہ کا ہنوز سامعین کی سمجھہ مین نہین آیا ہوگا مگر چونکہ شاہزادہ سبحان والا
دودمان مع یاران غمگسار و دوستان جان نثار براعظم یورپ سے افریقہ کی جانب تشریف لے گیا
اسواسطے اس جلد کو اسیجگہہ ختم کردینا پڑا تاکہ براعظم افریقہ کا حال علحدہ ہو جائے آیندہ انشاء اللہ تعالے
عنقریب حکیم منقیاس الحکمت صاحب جنکا مشہور نام سقلاط ہے شاہزادہ عالی تبار سے ملاقات کرکے
تمام عقدے اس جلد کے حل کردینگے فقط

تمّت

غلطنامہ وقایع شاہزادہ منصور الزمان

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
٤	٨	عاد	ہود	٨٤	١٠	اینے پاس	اپنے پاس
٧	١٧	حنوب	جنوب	٩١	١٦	ضبط	خبط
١٠	٦	حمال	جمال	٩٢	٣	اسی	اسے
٢١	٣	قو	تو	٩٤	١٧	ہ نسبت	بہ نسبت
"	"	بر	بڑ	١٠٨	٤	افریقہ کی	افریقہ کے
٢٥	٤	لو	تو	١١٦	١٨	تقسوبر	تقسویر
٢٩	١٨	طلے	چلے	١١٨	١٠	ریگیر	رہگیر
٣٠	١٥	صنوری	حضوری	١٢٢	١٨ اور ١٩	وسیع کے	وسیع کی
٣٢	١٩	کیاب	کباب	١٣٢	١٩	مرص	مرض
٣٣	١	بکمشت	یکمشت	١٣٤	١٠	سیدہی	سیدہے
"	٢١	ستے	سے	"	١٨	دیانت کا	دیانت کو
٤٣	٦	چلو	جلو	١٣٦	٢	اکثر	اگرچہ
٤٨	١	پس ماہے	پس ازماہے	١٣٩	١	عظمی واصل کرے	عظمی حاصل کرے
٤٩	٩	پرنور	پُرنور	"	١٧	ملا	مُلّا
٥٨	١٣	بدلنا	بدلتا	١٤٩	٩	نہو	نہوا
"	١٨	ہی	سی	١٥٧	"	راحیل کی	راحیل کے
٦٨	١٨	مغرت	مغربی	"	١١	تہی	تھے
٧٥	٤	بحت	بحث	١٥٨	٢	باہر	بار

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۶۲	۲	غیعاب	عبعاب	۲۸۳	۱۴	فکرو	فکرکرو
۱۶۶	۲۰	نہ نکلاللا اور	نہ نکلا لا اور	۲۹۰	۱۵	کہہ سکتے	کہہ سکتے ہیں
۱۷۱	۱۸	کھیلتی کودتی	کھیلتے کودتے	۲۹۱	۱۴	جنگ آید	جنگ یاد آید
۲۲۱	۲۰	موجود تھا	موجود نہ تھا	۳۰۸	۱۷	نکلا	نہ نکلا
۲۲۷	۱۲	مانضر	حاضر	۳۱۱	۱۱	پڑے	بڑے
۲۴۲	۲۰	سیرد	سپرد	۳۴۱	۷	کرتے رہے	کرتی ہے
۲۴۵	۲	اسی	اسے	″	۱۹	بجا پروری	بجان پروری
۲۵۸	۱۴	مزاعمت	مزاحمت	۳۵۸	۲۱	دوبایا	دوبارا
۲۶۷	۲	برابر	برآر	۳۶۶	۱۴	خففکان	خفتگان
۲۶۸	۱۵	آنا	آتا	۳۶۷	۱۴	چلی آتا	چلی آنا
۲۶۹	۱۳	کرد	کرو	۳۶۸	۸	اندر لے گیا	اندر لے لیا گیا
۲۷۱	۲۰	خاصنی	خاصی	۳۷۰	۱۱	مہاجرت کنزخم	مہاجرت کا زخم
۲۷۲	۱	رقت	رفت	۳۷۶	۱	مہیا کرے	مہیا کرکے
″	۱۴	فیجرسن	فیجرسن	۳۹۳	۴	بلکہ عین	بلکہ عین
۲۷۳	۲۱	سومحلہ	سومحلے	۴۱۲	۴	ابھی طرح	اچھی طرح
۲۷۸	۱۲	لو	کو	۴۲۱	۱۷	ر شرم	نہ شرم
۲۸۱	۹	ہارن فنیس	ابوٹ فنیس	۴۲۲	۳	حسان	جان
″	۷	اسلو	سلو	۴۲۶	۱۱	اگرچہ	اگر
″	۱۲	ہافنکواٹر فیس	اوٹ ورڈس فیس	۴۲۸	۵	سجالے	بچانے
″	۲۱	ابوت ہافنکوائرفیر	اسٹیپ بیک	۴۲۹	۵	کیکاس	کیکاڈس

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴۲۹	۱۵	لینے	لینے کو
۴۳۳	۱۵	اس فقرہ	اس فقرہ کے
۴۴۳	۹	پائے جاتے ہین	پائی جاتی ہین
۴۴۶	۱۹	کرتے تھے	کرتی رہتی
۴۵۰	۱۶و۱۷	پڑے پیچ دبل کہاتے تھے	پڑی پیچ دبل کہارہی تھی
۴۵۱	۱۶	ہالون	باتون
۴۵۴	۴	فس	دس
״	۷	جانا	جاتا
۴۵۸	۱۲	بابت	باپ
״	۱۸	تنگ	ننگ
۴۶۳	״	قسمہ	قصہ
۴۶۷	۱۳	بیچاے	بیچارے
۴۶۲	۹	نوع	نزع
۴۶۵	۲۰	بیلی	بہنی
۴۷۰	۱	میگ یگو	میگ سیکو
״	۱۳	״	״
۴۷۲	۱۱	سرخرد	سرخرو
۴۷۴	۲۰	سرتابے	سرتابی
۴۷۹	۱۴	بخر	بجز
۴۸۱	۲۱	سریدا	گرونڈا
۴۹۵	۱۵	کہاہین	کہانہین
۴۹۶	۴	لے	نے
״	۱۱	تا وابہی	تا وابسی
״	״	نمانو تو	نمانو تو
״	۲۱	دبجور	مجبور
۴۹۸	۶	تشتہ	تشنہ
۵۰۵	۶	اتفافیہ	اتفاقیہ
۵۰۶	۱۳	یون	تو یون
۵۰۸	۶	دینے	نہ دینے
۵۰۹	۱	آزردہ	آذر
״	״	آذررہ	آزردہ
״	۳	ادس	دس
۵۱۰	۴	سنتے	سننے
۵۱۷	۳	گذائی	کذائی
۵۲۲	۶	کہیاتا	کہیلنا
۵۲۳	۵	بزدر	بروز
״	۸	ہند	ہنڈ
״	۱۳	فوخ	فوج
״	۱۴	فوج کا	فوج کے
۵۲۶	۶	دیرسکے پہلے	دیر پہلے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵۳۵	۱۸	متعابعت	متابعت
۵۳۷	۳	اوکی	اونکی
"	۱۱	جلق	خلق
۵۴۵	۵	سبحان	سبحان نے
۵۴۶	۹	کوی انگ	کنوی انگ
"	۱۳	لارڈدیہچر	لارڈ ڈیبچر
"	۱۵	"	"
۵۴۹	۳	پاس	یاس
"	۲۱	بیٹھنے	بیٹھے
۵۵۰	۱	بیشش	پیشش
"	۱۱	مرسلین	مرسلین
"	۱۲	گنی	کنی
۵۵۱	۱۴	ظاہرا	ظاہرا
۵۵۲	۱	پہرکنے	پہڑکنے
"	۱۲	بڑا	بُڑا
۵۵۳	۷	پہوتاتہا	ہوناتہا
"	۲۰	سوجی	سوجہی
"	۲۱	میت	لیت
۵۵۴	۶	بہی	یہی
۵۵۵	۱۴	پرنکال جالگایا	پرجالگایا
"	۱۷	لڑکی	رڑکی
"	۲۱	ورنیفو	نورنیفو
۵۵۶	۱۸	درار	دراز
۵۵۷	۱۸	ایک رور	ایک روز

اعلان

شایقین داستانہاے رنگین کو مژدہ تازہ ہو کہ یہہ کتاب لاجواب جسکا مدت دراز سے ہر شخص کو انتظار تھا ورہنو لا چھپ کر تیار ہو گئی ہے سیکڑون طرح کے فسانے نظر سے گذرے ہونگے مگر اسکا طرز سب سے جداگانہ ہے بعد ملاخطہ خود حال معلوم ہو جائیگا چونکہ اسکا حق تصنیف محفوظ ہے کوئی صاحب اسکے چھاپنے یا چھپوانے کا ارادہ نکرین جسقدر کتابین مطلوب ہون مقامات ذیل سے طلب فرمائین پٹیالہ سید عنایت علی صاحب جرنیل فوج آگرہ سید تعمون حسین خلف الرشید مصنف مرحوم و مغفور واضح ہو کہ یہہ کتاب کاغذ ولایتی اور کاغذ سری رام پوری دونون پر طبع ہوئی ہے اس کاغذ کے کتاب کی قیمت مع محصول ڈاک عبقہ مقرر ہے

۱۸۸۸ عیسوی

ماہ جنوری